۲

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

تفسیر راہنما

قرآنی موضوعات اور مفاہیم کے بارے میں ایک جدید روش

دوسری جلد

مؤلف: آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی

اور

مرکز فرہنگ و معارف قرآن کے محققین کی ایک جماعت

مترجم: معارف اسلام پبلشرز

ناشر:نور مطاف

جلد: دوسری

اشاعت:اول

تاریخ اشاعت:شوال المکرم ١٤٢٤ھ_ق

Web :www.maaref-foundation.com

Email:info@maaref-foundation.com

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں_

چند اہم نکات:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و صلی اللہ علی سیدنا و مولینا ابی القاسم محمد و علی اهل بیته الطاهرین و لعنة اللہ علی اعدائهم اجمعین

یا ایها الناس قد جائتکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور و هدی و رحمة للمؤمنین

(یونس/۵۸)

۱) آیات کا ترجمہ مرحوم حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید ذیشان حیدر جوادی صاحب کے قرآنی ترجمہ سے لیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے اگر ترجمہ اور تفسیر میں کہیں کہیں اختلاف رائے نظر آئے تو یہ طبیعی ہوگا۔

۲) کتاب کے حواشي (Foot Notes) اس بات کے شاہد ہیں کہ اس تفسیر کے مایہ ناز مفسر اور ان کے معاون علماء کی ٹیم کی یہ کوشش رہی ہے کہ جامع و متنوع موضوعات اور اشاریوں کے ذریعے اس تفسیر کی انفرادیت کو باقی رکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر معروف و اہم تفاسیر سے بھی استفادہ کیا جائے۔

۳) توجہ رہے کہ متن میں جن مطالب کے سامنے ستارے کی علامت * کا استعمال ہوا ہے، ان مطالب کو ایک احتمال کے طور پر بیان کیا گیا ہے لہذا محققین ان نکات میں خود غور فرمائیں۔

٤) تفسیر کے ترجمہ میں اشاریوں کو اردو حروف تہجی کے مطابق مرتب کردیا گیا ہے۔

٥) اس نفیس تفسیر کی اساس و بنیاد، جلیل القدر عالم اور عظیم الشان محقق حضرت آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی کی

جدید اور کم نظیر عالمانہ تحقیقات کا نتیجہ ہے اور آپ کے زیر نظر "مرکز فرہنگ و معارف قرآن" کے محققین نے اپنی کاوشوں کے ذریعہ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا_

٦) یہ تفسیر ترتیبی و موضوعاتی ہونے کے ساتھ ساتھ ایسے بعید موضوعات کے لئے ایک راہنما کلید ہے جنہیں سخت کاروکاوش کے بعد تلاش کیا جاسکتا ہے_ ان موضوعات کو جامع مفید اور متنوع اشاریوں کی صورت میں دست رسی اور استفادے کے قابل بنادیا گیا ہے_

٧)فارسی تفسیر کے متن میں موجود روایات بغیر ترجمہ کے ذکر کی گئي ہیں جبکہ تفسیر کے اردو ترجمہ میں بہتر استفادہ کیلئے روایات کا اردو ترجمہ بھی کردیا گیا ہے_

٨)ترجمہ کرنے والے گروہ نے سعی و کوشش کی ہے کہ یہ ترجمہ نقائص اور خامیوں سے محفوظ ہو لیکن پھر بھی مؤسسہ معارف اسلام پبلشرز تفسیر کے شائقین اور اپنے قارئین کو پیش کش کرتا ہے کہ اگر کسی قسم کی خامی اور نقص کی جانب متوجہ ہوں یا کوئي مفید مشورہ ہو تو مؤسسہ کو آگاہ فرمائیں، آپ کی آراء کو مؤسسہ خوشی سے قبول کرے گا_

آخر میں تمام محققین محترم کے شکر گزار ہیں جنہوں نے تفسیر راہنما کی اس جلد کے ترجمہ، تصحیح اور نظر ثانی کے امور کو انتہائي دقت اور محنت سے انجام دیا_

بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ امام عصر حضرت بقیۃ اللہ الاعظم (ارواحنا فداہ) کے زیر سایہ اسلامی علوم و معارف کی ترویج اور نشر و اشاعت کی راہ میں ہمیں دن دگنی اور رات چگنی ترقی عنایت فرمائے_بحق محمد: و آل محمد(علیھم السلام)

معارف اسلام پبلشرز

وَأَتِمُّواْ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلاَ تَحْلِقُواْ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضاً أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۱۹۶)

حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے تمام کرو اب اگر گرفتار ہو جاؤ تو جو قربانی ممکن ہو وہ دے دو اور اس وقت تک سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنی منزل تک نہ پہنچ جائے_ اب جو تم میں سے مریض ہے یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہے تو وہ روزہ یا صدقہ یا قربانی دیدے پھر جب اطمینان ہو جائے تو جس نے عمرہ سے حج تمتع کا ارادہ کیا ہے وہ ممکنہ قربانی دیدے اور قربانی نہ مل سکے تو تین روزے حج کے دوران اور سات واپس آنے کے بعد رکھے کہ اس طرح دس پورے ہو جائیں_ یہ حج تمتع اور قربانی ان لوگوں کے لئے ہے جن کے اہل مسجد الحرام کے حاضر شمار نہیں ہوتے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ یاد رکھو کہ خدا کا عذاب بہت سخت ہے_

۱_ اعمال حج و عمرہ کا مکمل طور پر انجام دینا واجب ہے_ و اتموا الحج و العمرة لله

۲_ حج و عمرہ کی ادائیگی صرف خدا کی خوشنودی کے

لیئے ہونی چاہیئے_و اتموا الحج و العمرة لله

۳_جسے حج و عمرہ سے روک دیا گیا ہو احرام سے خارج ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جوچوپایا (گائے، اونٹ، گوسفند) اسے آسانی سے میسر ہو، اس کی قربانی کرے_فان احصرتم فما استیسر من الهدي

محصور اس مُحرم کو کہتے ہیں جو مرض یا دشمن کے روکنے کی وجہ سے حج و عمرہ کے اعمال کو مکمل نہ کرسکے_

٤_جو شخص احرام باندھنے کے بعد محصور ہوجائے اس پرحج و عمرہ کے اعمال کی تکمیل واجب نہیں ہے_و اتموا الحج ... فان احصرتم فما استیسر من الهدي

۵_قربانی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے محصور کیلیئے سر منڈانا حرام ہے_ولاتحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الهدی محله

٦_قربانی جب قربان گاہ پر پہنچ جائے تو سر منڈوا کر احرام کھول سکتا ہے_فان احصرتم فما استیسر من الهدی و لاتحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الهدی محله اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ قربانی کو قربان گاہ تک پہنچا کر سر منڈانا احرام کھولنے کیلئے ضروری ہے نہ کہ محصور کے لیے خاص شرعی حکم_

۷_قربانی کو صرف قربانگاہ میں نحر یا ذبح کیا جاسکتا ہے_حتی یبلغ الهدی محله

۸_جو محرم بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا سکتا ہے_ولا تحلقوا رؤسکم ... فمن کان منکم مریضاً یہاں پر "مریض" سے مراد اسکی قسیم (او بہ اذی من راسہ) کو دیکھتے ہوئے، وہ مرض ہے جس کا علاج صرف سر منڈوانے سے ہوسکتا ہو نیز "بہ اذي" سے مراد وہ تکلیف ہے جو مرض کے علاوہ کسی دوسری چیز سے ہو جیسے مُحرم کے سر میں جوؤں کا ہونا_

۹_بیماری، شرعی فریضے میں تخفیف کا موجب ہے_فمن کان منکم مریضاً او به اذًی من راسه ففدیة

۱۰_محرم کے معذور ہونے کی صورت میں قربانی سے پہلے سر منڈانے کا فدیہ (کفارہ) روزہ، صدقہ یا قربانی ہے_ فمن کان منکم ... ففدیة من صیام او صدقة او نسك

۱۱_عمرہ کی تکمیل کے بعد سے مناسک حج شروع ہونے تک احرام کے تمام محرمات حلال ہوجاتے ہیں_

فاذا امنتم فمن تمتع بالعمرة الی الحج

۱۲_حج تمتع میں عمرہ کے اعمال حج سے پہلے انجام دیئے جاتے ہیں_فمن تمتع بالعمرة الی الحج

۱۳_حج تمتع میں قربانی واجب ہے_فمن تمتع ... فما استیسر من الهدي

۱٤_جو شخص کسی وجہ سے قربانی نہ کرسکے تو اس پر تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے واپس لوٹنے پر واجب ہیں_(پورے دس دن کے روزے)_فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام فی الحج و سبعة ... تلك عشرة كاملة

۱٥_حج تمتع مکہ سے باہر رہنے والوں کا فریضہ ہے_ذلك لمن لم یکن اهله حاضری المسجد الحرام

۱٦_مکی وہ شخص ہے جو اہل و عیال کے ساتھ مکہ میں رہائش پذیر ہو_ذلك لمن لم یکن اهله حاضری المسجد الحرام

۱۷_حج کے اعمال کی انجام دہی میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے_واتقوا الله

احکام حج بیان کرنے کے بعد تقوائے الہی کا حکم دینا اعمال حج کو اسی طرح انجام دینے کی تاکید ہے جس طرح خداوند عالم نے حکم دیا ہے_

۱۸_تقوي کی رعایت ضروری ہے_واتقوا الله

۱۹_تقوي شرعی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں ممد و معاون ہے_و اتموا الحج و العمرة ... و اتقوا الله

۲۰_خداوندعالم سخت عذاب دینے والا ہے_ان الله شدید العقاب

۲۱_اعمال حج کو مکمل طور پر انجام نہ دینا سخت سے سخت عذاب الہی میں مبتلا ہونے کا سبب بنتا ہے_واتموا الحج ...واعلموا ان الله شدید العقاب

۲۲_شدت عذاب کی طرف توجہ، احکام خدا کے مکمل طور پر انجام دینے کا باعث ہے_و اتموا الحج والعمرة ... واعلمو ا ان الله شدید العقاب

۲۳_خدا تعالی کے سخت عذاب کی طرف توجہ تقوي کا سبب بنتی ہے_واتقوا الله واعلموا ان الله شدید العقاب

یہ مطلب اس صورت میں ہوسکتاہے کہ "و اعلموا ..."،"واتقوا الله" کیلئے علت ہو_

۲٤_تقوي سے بے اعتنائي اور خداوندعالم کے احکام کی نافرمانی سخت عذاب کا موجب ہے_و اتموا الحج ... واتقوا الله و اعلموا ان الله شدید العقاب

۲۵_ صدر اسلام کے مسلمانوں میں اعمال حج کی مخالفت کے اسباب پائے جاتے تھے_و اتموا الحج ... و اتقوا الله و اعلموا ان الله شدید العقاب احکام حج بیان کرنے کے بعد آیت کا یہ دھمکی آمیز انداز بتلاتا ہے کہ بعض مسلمان احکام حج کی مخالفت یا ان پر بالکل عمل نہ کرنے کے خیالات رکھتے تھے_

۲۶_ حقیقت میں حج کی تکمیل اور اس کا کمال، امام (ع) سے ملاقات میں ہے_و اتموا الحج امام محمد باقر (ع) کی حدیث ہے_"تمام الحج لقاء الامام" (۱) ترجمہ: حج کی تکمیل ملاقات امام (ع) ہے_

۲۷_ حج میں محصور کا ایک مصداق مریض بھی ہے_فان احصرتم امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا: "...المحصور المریض" (۲)

۲۸_ کم از کم قربانی، ایک گوسفند ہے_فما استیسر من الهدي امام رضا(ع) نے فرمایا: فما استیسر من الهدي، یعنی شاة (۳)

۲۹_ قربانی سے پہلے سر منڈوانے کا کفارہ، تین روزے یا چھ مسکینوں کو صدقہ دینا یا ایک گوسفند کی قربانی کرنا ہے_

فمن کان منکم مریضاً ... او صدقة او نسك امام صادق (ع) نے فرمایا: ... وجعل الصیام ثلاثة ایام والصدقة علی ستة مساکین لکل مسکین مدین و النسك شاة ... (٤) روزے تین ہیں اور صدقہ چھ مسکینوں کو دینا ہوگا، ہر مسکین کو دو مد اور "نسک" سے مراد گوسفند ہے...

۳۰_ ہر وہ شخص مکی کہلائے گا جو مسجد الحرام کے چاروں طرف اٹھارہ میل کے اندر رہتا ہو_لمن لم یکن حاضری المسجد الحرام مندرجہ بالا آیت کے بارے میں امام صادق (ع) نے فرمایا_من کان منزله علی ثمانیة عشر میلاً من بین یدیها و ثمانیة عشر میلاً من خلفهاوثمانیة عشر میلاً عن یمینها و ثمانیة عشرمیلاًعن یسارها فلامتعة له... (۵) جس کا گھر مسجد الحرام کے آگے، پیچھے دائیں اور بائیں چاروں اطراف میں اٹھارہ میل کے اندر ہو تو اس کیلئے حج تمتع نہیں ہے_

---

۱) کافي، ج ٤، ص ٥٤٩، ح ۲، نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۸۳، ح ٦٥٠_ ۲) کافي، ج ٤، ص ۳٦۹، ح ۳، نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۸۳، ح ٦٥٤_

۳) عیون اخبار الرضا(ع)، ج ۲، ص ۱۲۰، ح ۱، نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۸٥، ح ٦٦٠_ ٤) کافي، ج ٤، ص ۳٥۸، ح ۲، نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۸۷، ح ٦٦٤ و ٦٦٦_

٥) کافي، ج ٤، ص ۳۰۰، ح ۳، نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۹۲، ح ٦۹۲_

۳۱_ حج میں قربانی کے وجوب کی حد اس کا آسانی سے میسّر ہونا ہے_ فمن تمتع ... فما استیسر من الهدي

۳۲_ میقات کے علاوہ کسی اور جگہ سے مُحرم ہونا اور خصی حیوان کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے_ واتموا الحج و العمرة

امام رضا (ع) سے روایت ہے کہ لایجوز الاحرام دون المیقات قال الله عزوجل "واتموا الحج والعمرة لله " ولایجوز ان یضحی بالخصی لانه ناقص ... (٦) میقات کے علاوہ کسی اور جگہ سے احرام باندھنا جائز نہیں ہے کیونکہ الله تعالی کا فرمان ہے " و اتموا الحج و العمرة لله " اور خصی جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ناقص ہے_

۳۳_ اہل مکہ اور اس کے قرب و جوار میں رہنے والوں کے علاوہ کسی اور کے لیے حج قران اور افراد جائز نہیں ہے_

واتموا الحج والعمرة لله امام رضا(ع) سے مروی ہے: لا یجوز القران والافراد الذی یستعمله العامة الا لاهل مکه وحاضریها ... قال الله تعالی "و اتموا الحج و العمرة لله ..." (٧) اہل سنت جو حج افراد یا قرآن انجام دیتے ہیں وہ صرف اہل مکہ اور مکہ میں رہنے والوں کیلئے جائز ہے ... کیونکہ الله تعالی کا فرمان ہے " و اتموا الحج والعمرة لله ..."_

۳٤_ حج و عمرہ کی تکمیل اس وقت ہوگی جب نازیبا کلام، خدا تعالی کی نافرمانی اور جھگڑے سے پرہیز کیا جائے_

واتموا الحج والعمرة لله_ امام محمد باقر (ع) اور امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے_ ... فان تمام الحج و العمرة ان لایرفث و لایفسق و لایجادل (٨) ... حج و عمرہ کی تکمیل نازیبا کلام، خدا کی نافرمانی اور جھگڑے کو ترک کرنے کے ساتھ ہے_

۳۵_ حج و عمرہ کی تکمیل کیلئے اس کے اعمال کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ احرام کے محرمات سے پرہیز بھی ضروری ہے_ واتموا الحج و العمرة لله امام صادق (ع) سے مروی ہے_ "... یعنی بتمامهما اداؤهما و اتقاء ما یتقی المحرم فیهما" (٩)" ... حج و عمرہ کو تمام کرنے سے مراد یہ ہے کہ حج و عمرہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ان تمام چیزوں سے بچے جو احرام کے محرمات ہیں"_

۳٦_ حج کی طرح عمرہ بھی واجب ہے_ واتموا الحج و العمرة لله

امام صادق (ع) نے فرمایا: "العمرة واجبة علی الخلق بمنزلة الحج ... لان الله

٦و٧) عیون اخبار الرضا(ع)، ج ٢، ص ١٢٤، ح ١، ب ٣٥_ نور الثقلین، ج ١، ص ١٨١، ح ٦٤١_

٨) تفسیر عیاشي، ج ١، ص ٨٨، ح ٢٢٥، نور الثقلین، ج ١، ص ١٨١، ح ٦٤٢_

٩) کافي، ج ٤، ص ٢٦٤، ح ١، تفسیر برهان، ج ١، ص ١٩٣، ح ٢_

عزوجل يقول واتموا الحج والعمرة لله"(١) عمرہ بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح حج ... کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے " و اتموا الحج والعمرة لله"

٣٧_ اونٹ، گائے بھیڑ اور بکری حج تمتع میں قربانی کی اقسام میں سے ہیں_ فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الهدي

امام صادق (ع) نے فرمایا:"...فما استیسر من الهدی امّا جزور و امّا بقرة و امّا شاة" (٢)"... قربانی سے مراد اونٹنی گائے یا گوسفند ہے"_

٣٨_ جو شخص قربانی ساتھ لایا ہو اس کیلئے جائز نہیں کہ قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا کر مُحلّ (احرام سے خارج) ہوجائے_ و لاتحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الهدی محله

امام صادق (ع) نے فرمایا: قال رسول الله (ص) ... و لم یکن یستطیع ان یحل من اجل الهدی الذی کان معه ان الله عزوجل یقول و لا تحلقوا رؤسکم ...(٣) رسول اللہ (ص) کا فرمان ہے کہ حاجی اپنی قربانی ساتھ لانے کی وجہ سے محل ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا_

٣٩_ مجبوری کی بنا پر سر منڈانے کیلئے اگر روزہ رکھنا مشکل ہو تو اس کا کفارہ صدقہ ہے_ ففدیة من صیام او صدقة او نسك امام رضا(ع) اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں : "فاقام الصدقة مقام الصیام اذا عسر علیه" (٤) اگر روزے مشکل ہوں تو اس کی جگہ پر صدقہ دے دے_

٤٠_ حج کے اعمال انجام دینے سے پہلے عمرہ تمتع بجالانا واجب ہے_ فمن تمتع بالعمرة الی الحج

امام صادق (ع) سے مروی ہے:"ان الحج متصل بالعمرة لان الله عزوجل یقول "فاذا امنتم فمن تمتع ... " فلیس ینبغی لاحد الا ان یتمتع" (٥) حج عمرہ سے متصل ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے "فاذا امنتم فمن تمتع..." پس یہ سزاوار نہیں کہ حج سے پہلے عمرہ تمتع انجام نہ دے_

---

١) علل الشرائع، ج ٢، ص ٤٠٨، ح ١، کافي، ج ٤، ص ٢٦٥، ح ٤_ ٢) تفسیر عیاشي، ج ١، ص ٩٠، ح ٢٣٣، تفسیر برهان، ج ١، ص ١٩٧، ح ١٧_

٣) کافي، ج ٤، ص ٢٤٨، ح ٦، علل الشرائع، ص ٤١٢، ح ١، ب ١٥٣_ ٤) عیون اخبار الرضا(ع)، ج ٢، ص ١١٨، ح ١، علل الشرائع، ص ٢٧١، ح ٩ باب ١٨٢_

٥) علل الشرائع، ص ٤١١، ح ١، ب ١٤٩، نور الثقلین، ج ١، ص ١٨٨، ح ٦٦٩_

۴۱_ حج میں قربانی کا مکمل بدل دس روزے ہیں : فمن لم یجد ... تلك عشرة كاملة

امام صادق (ع) سے مروی ہے: "...الكامل كمالها كمال الاضحية سواء اتيت بها او اتيت بالاضحية تمامها كمال الاضحية" (۱) کامل سے مراد قربانی کا کامل ہونا ہے چاہے قربانی کی جگہ پر روزے رکھے یا خود قربانی کرے ، ان دونوں چیزوں کا کامل ہونا قربانی کا کامل ہونا ہی ہے_

۴۲_ جو شخص قربانی پر قادر نہ ہو وہ سات ذی الحجہ، آٹھ ذی الحجہ (یوم الترویہ) اور نو ذی الحجہ کو تین دن تک ایّام حج میں روزے رکھے گا_ فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام فی الحج امام صادق (ع) سے اس حاجی کے بارے میں سوال کیا گیا جو قربانی پر قدرت نہیں رکھتا تو آپ (ع) نے فرمایا: "یصوم ثلاثۃ ایام فی الحج یوماً قبل الترویۃ ویوم الترویۃ ویوم عرفۃ" (۲) وہ تین دن روزے رکھے سات ، آٹھ اور نو ذی الحجہ_

۴۳_ جو شخص قربانی نہ دے سکے اس پر تین روزے ایام حج میں اور سات روزے گھر واپس آکر رکھنا واجب ہیں_

فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام فی الحج و سبعة اذا رجعتم امام صادق(ع) سے حج تمتع کرنے والے اس حاجی کے بارے میں پوچھا گیا جو قربانی نہیں کرسکتا تو آپ (ع) نے فرمایا: "یصوم ثلاثۃ ایام بمکۃ و سبعۃ اذا رجع الی اهلہ" (۳) تو تین روزے مکہ میں اور سات روزے گھر پلٹنے کے بعد رکھے_

۴۴_ حج تمتع کا حکم اس شخص کے لیے ہے جس کے گھر والے مکہ یا اس کے اردگرد اڑتالیس میل کی حدود سے باہر رہتے ہوں_ ذلك لمن لم یکن اهله حاضری المسجد الحرام امام باقر (ع) اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں :یعنی اہل مکۃ لیس علیہم متعۃ کل من کان اہلہ دون ثمانیۃ و اربعین میلا ذات عرق و عسفان کما یدور حول مکۃ فھو ممن دخل فی ھذہ الآیۃ (۴)

۴۵_ حج تمتع اس شخص کے لیئے خاص ہے جس کے گھر والے مواقیت اور مسجد الحرام کے درمیانی علاقے میں نہ رہتے ہوں_

---

۱) تھذیب شیخ طوسي، ج ۵، ص ۴۰، ح ۴۹، ب ۴، نور الثقلین ج ۱ ص ۱۸۹ ح ۶۷۳_

۲) کافي، ج ۴، ص ۵۰۸، ح ۳، نور الثقلین، ج ۱، ص ۱۹۰، ح ۶۷۷ و ۶۷۹_ ۳) تھذیب شیخ طوسي، ج ۵، ص ۲۳۴، ح ۱۲۸ ب ۱۶ ، استبصار ج ۲ ص ۲۸۲ ح ۲ ب ۱۹۴_

۴) تھذیب شیخ طوسي، ج ۵ ، ص ۳۳ ، ح ۲۷ ، استبصار ، ج ۲، ص ۱۵۷ ، ح ۳_

ذلك لمن لم يكن اهله حاضرى المسجد الحرام مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ما دون المواقيت الى مكه فهو حاضرى المسجد الحرام (۱) مکہ اور مواقیت کے درمیان رہنے والے لوگ حاضرین مسجد الحرام میں شمار ہوتے ہیں۔

٤٦۔ عمرہ تمتع کی ادائیگی کا وقت صرف حج کے مہینوں میں ہے۔ فمن تمتع بالعمرة الى الحج

امام باقر (ع) نے فرمایا: ان العمرة واجبة بمنزلة الحج ... والعمرة فی اشهر الحج متعة (۲) حج کی طرح عمرہ بھی واجب ہے اور عمرہ تمتع حج کے مہینوں میں ہے۔

احرام: احرام کے احکام ۳۲; احرام کے محرمات ۳۵; احرام کے میقات ۳۸

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ١٤، ١٥، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳٦، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ٤٠، ٤١، ٤٢، ٤٣، ٤٤، ٤٥، ٤٦،

احکام ثانوي: ۳، ۳۹

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲٥

اسماء و صفات: شدید العقاب ۲۰

اضطرار: اضطرار اور شرعی فریضہ کا اٹھ جانا ۹

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲٤

امامت و ولایت: ۲٦

انفاق: مساکین پر انفاق ۲۹

.بیمار: بیمار کے احکام ۸، ۲۷

تربیت: تربیت کا طریقہ ۲۲

---

۱) استبصار، ج ۲، ص ۱٥۸، ح ٤، تھذیب شیخ طوسي، ج ٥، ص ۳۳، ح ۲۸، تفسیر عیاشي، ج ۱، ص ۹٤، ح ۲٤۸۔

۲) تفسیر عیاشي، ج ۱، ص ۸۷، ح ۲۱۹، تفسیر برھان، ج ۱، ص ۱۹٤، ح ١٤۔

تقوي: تقوي سے منہ پھیرنا ٢٤; تقوي کا پیش خیمہ ٢٣; تقوي کی اہمیت١٨ ; تقوي کے اثرات ١٩

حج: احکام حج ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٣، ١٤، ١٥، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣١، ٣٢، ٣٣، ٣٤، ٣٦، ٣٥، ٣٧، ٣٨، ٣٩، ٤٠، ٤١، ٤٢، ٤٣، ٤٤، ٤٥، ٤٦، حج افراد٣٣; حج تمتع ١٢، ٤٥، ٤٤، ٣٧; حج قران ١٥، ٣٠، ٣٣; حج محصور ٤، ٥; حج میں احرام ٦، ; حج میں جدال ٣٤; حج میں سر منڈانا٦، ٨، ١٠، ٢٩، ٣٨; حج میں قربانی ٣، ٥، ٧، ٨، ٩، ١٣، ١٤، ٢٨، ٢٩، ٣١ خوف: خوف کے اثرات ٢٢، ٢٣

روایت: ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣٢، ٣٣، ٣٤، ٣٥، ٣٦، ٣٧، ٣٨، ٣٩، ٤٠، ٤١، ٤٢، ٤٣، ٤٤، ٤٥، ٤٦

روزہ: روزے کا کفّارہ ٤٢، ٤١، ٣٩، ٣٨، ٢٩، ١٤، ١٠

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ١٩، ٢٢; شرعی فریضہ کی استطاعت ٣١

صدقہ: صدقہ کا کفارہ ٣٩، ٢٩، ١٠

عبادت: عبادت میں اخلاص ٢

عذاب: عذاب کے موجبات ، ٢١، ٢٤

عرفات :٤٣

علم: علم و عمل ٢٢، ٢٣

عمرہ: عمرہ تمتع ٤١، ٤٧; عمرہ کے احکام ١، ٢، ٣، ٤، ١١، ١٢، ٣٤، ٣٥، ٣٦، ٤٠

فدیہ: ١٠

فقہی قواعد: ٩

قرباني: قربانی کا کفّارہ ١٠

کفّارے: ١٠، ١٤، ٢٩، ٤٠

محرمات: ٥ مضطر: مضطر کے احکام ٣٠

مقدس مقامات: ١٦، ٣٠، ٤٥، ٤٤

نافرماني: نافرمانی کی سزا ; ٢١، ٢٤ واجبات: ١٣، ١٤، ٣٦، ٤٠، ٤٢

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّهُ وَتَزَوَّدُواْ فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُوْلِي الأَلْبَابِ (۱۹۷)

حج چند مقررہ مہینوں میں ہوتا ہے اورجو شخص بھی اس زمانے میں اپنے اوپرحج لازم کرلے اسے عورتوں سے مباشرت ،گناہ اور جھگڑے کی اجازت نہیں ہے اور تم جو بھی خیر کروگے خدا اسے جانتا ہے _ اپنے لئے زاد راہ فراہم کرو کہ بہترین زاد راہ تقوی ہے او راے صاحبان عقل ہم سے ڈرو_

۱_ ضروری ہے کہ حج کے اعمال اپنے خاص مہینوں میں انجام پائیں_الحج اشهر معلومات

۲_حج میں ہر قسم کی نازیبا گفتگو (رفث) حرام ہے_فمن فرض فيهن الحج فلارفث ...فى الحج

۳_حج میں ہر قسم کی نافرمانی (فسوق) حرام ہے_فمن فرض فيهن الحج فلا رفث و لافسوق ... فى الحج

٤_حج میں ہر قسم کا جھگڑا (جدال) حرام ہے_فمن فرض فيهن الحج ... و لاجدال فى الحج

٥_ خداوند عالم کے نزدیک حج کی قدر و منزلت اور اہمیت_الحج اشهر معلومات ...و لاجدال فى الحج

اس آیت اور دیگر آیات میں لفظ "الحج ..."کے تکرار ،اور جدال سے روکنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا وند متعال کی نظر میں حج بہت ہی قابل قدر اور اہم عمل ہے_

٦_ خداوند عالم کا علم انسان کے تمام نیک اعمال پر محیط ہے_و ما تفعلوا من خير يعلمه الله

۷_ نیک اعمال کرنے والوں کو خدا وند متعال کی طرف سے جزا کی ضمانت _و ما تفعلوا من خير يعلمه الله

یہاں پر"یعلمه الله "کا جملہ انسان ک-ے نیک اعمال پر خدا کے احاطہ علم کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی نیکی پر جزا کی ضمانت سے بھی کنایہ ہے_

٨_ حج، نیک اعمال کے انجام دینے اورتوشہ آخرت کے حصول کا مقام ہے_و ما تفعلوا من خير يعلمه الله و تزودوا

٩_ انسان کا اپنے اعمال کے سلسلے میں خدا کو حاضر و ناظر سمجھنا اسکے نیک اعمال بجالانے کا باعث بنتا ہے_

فمن فرض فيهن الحج ... و ما تفعلوا من خير يعلمه الله

١٠_ حج میں نیک اعمال انجام دینے کی رغبت دلانا_ فمن فرض فيهن الحج ... و ما تفعلوا من خير يعلمه الله

١١_ آخرت کیلئے زاد راہ (تقوی اور اعمال خیر) فراہم کرنا ضروری ہے_و تزودوا فان خير الزاد التقوي

١٢_ انسان دنیا میں ایک مسافر کی مانند ہے_و تزودوا فان خير الزاد التقوي

"تمزوّدوا " کے استعمال سے یہ معلوم ہوتاہے کہ انسان کو ایک مسافر سے تشبیہ دی گئي ہے کہ جیسے زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے_

١٣_ حج کیلئے ضروریات سفر کا آمادہ کرنا واجب ہے (جیسے لباس، کھانا اور دوسری ضروریات)_و تزوّدوا

یہ تفسیر مجمع البیان میں منقول شان نزول سے استفادہ ہوتاہے_

١٤_ زہد میں افراط کی مذمت_و تزودوا یہ مطلب بھی مجمع البیان میں اس آیت کے ذیل میں نقل کئے جانے والے شان نزول کی بنیاد پر ہے کہ کچھ لوگ زاد راہ کو پھینک دیتے تھے تو اس آیت میں ان لوگوں کے مقابل میں کہا گیا "تمزودوا ..."_

١٥_ تقوي بہترین توشہ ہے_فان خير الزاد التقوي

١٦_ تقوائے الہی کی رعایت ضروری ہے_و اتقون

١٧_ خداوند عالم نے صاحبان عقل (اولی الالباب) کوتقوي اختیار کرنے کی دعوت دی ہے_واتقون يا اولى الالباب

١٨_ عقلمندی کا تقاضا ہے کہ تقوي اختیار کیاجائے_واتقون يا اولى الالباب

١٩_ عقل کی اہمیت و منزلت_و اتقون يا اولى الالباب

٢٠_ حج ادا کرنے والے افراد عقلمند ہیں_الحج اشهر معلومات ... فمن فرض ... يا اولى الالباب

۲۱_ حج کے مہینے شوال، ذی قعد اور ذی الحج ہیں ان کے علاوہ کسی اور مہینے میں حج صحیح نہیں ہے_ الحج اشہر معلومات امام صادق(ع) نے فرمایا:"الحج اشھر معلومات" شوال و ذیقعده و ذوالحجة لیس لاحد ان یحج فی ما سواھن (۱) حج کے مہنے شوال، ذیقعد اور ذی الحج ہیں ان کے علاوہ کسی اور مہینے میں حج کرنا صحیح نہیں ہے_

۲۲_ حج میں جماع، جھوٹ، گالی دینا اور "لاوالله و بلی والله " کے الفاظ سے قسم کھانا حرام ہے_ فلا رفث و لا فسوق و لا جدال فی الحج امام صادق (ع) نے فرمایا: ...و"الرفث"، الجماع و"الفسوق" الکذب و السباب و "الجدال" قول الرجل لا و الله و بلی والله "(۲)"رفث" سے مراد جماع، "فسوق" سے مراد جھوٹ بولنا اور گالیاں دینا اور "جدال" سے مراد" لا واللہ" اور "بلی واللہ " کے الفاظ سے قسم کھانا ہے_

۲۳_ حج کا آغاز تلبیہ، اشعار اور تقلید سے ہوتا ہے_ فمن فرض فیھن الحج امام صادق(ع) نے اس آیت "الحج اشھر معلومات ..." کے بارے میں فرمایا: والفرض التلبیة و الاشعار و التقلید فای ذلك فعل فقد فرض الحج (۳) حضرت(ع) نے فرمایا: تلبیہ، اشعار اور تقلید فرض ہے ان میں سے جس نے کسی ایک کو بھی انجام دے دیا اس نے اپنے اوپر حج فرض کرلیا_

۲٤_ حج میں پے درپے تین سچی قسمیں اور ایک جھوٹی قسم کھانا جدال کے مصادیق میں سے ہے_ و لا جدال فی الحج امام صادق(ع) یا امام باقر(ع) فرماتے ہیں:"اذا حلف ثلاث ایمان متتابعات صادقا فقد جادل ... و اذا حلف بیمین واحدة کاذبا فقد جادل"(٤)"جب کوئی تین پے درپے سچی قسمیں کھائے تو اس نے جدال کیا ہے اور اگر کوئی ایک جھوٹی قسم کھائے تو اس نے بھی جدال کیا ہے"_

۲۵_ عورت کو کنائے سے جماع کے لیئے راغب کرنا اور ہر قسم کی معصیت کی دعوت دیناحج میں حرام ہے_
فلا رفث و لا فسوق و لا جدال فی الحج

"فلارفث" کے بارے میں آنحضرت (ص) نے فرمایا: الرفث الاعرابة والتعریض للنساء بالجماع و 'الفسوق" المعاصی کلھا (۵) "رفث" یعنی عورت کو اشارے کنائے

---

۱) کافی ج ٤ ص ۲۸۹ ح ۱، تفسیر نورالثقلین ج ۱ ص ۱۹۳ ح ٦۹۷_ ۲) کافی ج ٤ ص ۳۳۷ ح ۳، نورالثقلین ج ۱ ص ۱۹٤ ح ۷۰٤_

۳) کافی ج٤ص ۲۸۹ ح ۲، تفسیر برھان ج ۱ص ۱۹۹ ح ۲_ ٤) کافی ج ٤ ص ۳۳۸ ح ٤، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۹۵ ح ۲۵۸_ ۵) الدرالمنثور ج ۱ ص ۵۲۸_

سے جماع کے لیے آمادہ کرنا اور فسوق ہر قسم کی نافرمانی ہے۔
آخرت: توشہ آخرت ۸، ۱۱
احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ۱۳، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵ افراط و تفریط: ١٤
اللہ تعالی: اللہ تعالی کا احاطہ ٦، اللہ تعالی کا علم ٦، ۹
تحریک: تحریک کے اسباب ۹
تربیت: تربیت کا طریقہ کار ۹
تقوی: تقوی کی اہمیت ۱۱، ١٦، ۱۷، ۱۸؛ تقوی کی قدر و منزلت ١٥
جھوٹ: ۲۲، ۲٤
حج: احکام حج ۱، ۲، ۳، ٤، ۱۳، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵؛ اوقات حج ۱، ۲۱؛ حج کا توشہ ۱۳؛ حج کی اہمیت ۸؛ حج کی قدر و منزلت ٥؛ حج میں تلبیہ ۲۳؛ حج میں جماع ۲۲، ۲۵؛ حج میں جھگڑا و نزاع ٤، ۲۲، ۲٤؛ حج میں جھوٹ ۲۲، ۲٤؛ حج میں فسق ۲، ۳؛ حج میں قسم ۲۲، ۲٤
خیر: خیر کی طرف رغبت دلانا ۱۰
دنیا: دنیا و آخرت ۸، ۱۲
ذی القعد کا مہینہ: ۲۱
روایت: ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲٤، ۲۵
رہبانیت: رہبانیت کی سرزنش ١٤
شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ۹ شوال کا مہینہ ۲۱
عقل: عقل کی قدر و قیمت ۱۹
عقلاء: ۱۷، ۲۰
علم: علم و عمل ۹
عمل: عمل صالح ٦؛ عمل صالح کی اہمیت ۱۱؛ عمل کی جزا ۷

غور و فکر: غور و فکر کی اہمیت ۱۸، ۱۹

قرآن کریم: قرآن کریم کی تشبیہات ۱۲ قسم: ۲۲، ۲٤

نیک لوگ: نیک لوگوں کی جزا ۷

واجبات: ۱۳

وقت شناسي: ۱، ۲۱

ہمبستري: ۲۲

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُواْ فَضْلاً مِّن رَّبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُواْ اللّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّآلِّينَ (۱۹۸)

تمھارے لئے كوئي حرج نہيں ہے كہ اپنے پروردگار كے فضل و كرم كو تلاش كرو پھر جب عرفات سے كوچ كرو تو مشعر الحرام كے پاس ذكر خدا كرو اور اس طرح ذكر كرو جس طرح اس نے ہدايت دى ہے اگرچہ تم لوگ اس سے پہلے گمراہوں ميں سے تھے_

۱_ مناسك حج كى ادائيگى كے دوران تجارت اور كسب و كار كرنا جائز ہے_ الحج اشهر معلومات ... ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا اس آيت ميں جملہ "ليس عليكم ..." حج كے دوران تجارت اور كمائي كرنے كى طرف اشارہ ہے كيونكہ اسے حج كے احكام كے درميان ذكر كيا گيا ہے_ جبكہ حج كے علاوہ ديگر اوقات ميں تجارت اور كمائي كرنے كے بارے ميں شك و شبہ ہى نہيں ہے كہ اس كے صحيح يا غلط ہونے كو ثابت كيا جائے_

۲_ صدر اسلام كے بعض مسلمان يہ غلط سوچ ركھتے تھے كہ حج كے دوران ميں اقتصادى سرگرمياں ناجائز ہيں_

ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا

بعض مسلمان حج كے دوران خريد و فروخت كو گناہ سمجھتے تھے اس آيت ميں ان كے اس خيال كو رد كيا گيا ہے_ مجمع البيان (۱)

---

۱) مجمع البيان ج ۲ ص ۵۲۷، تفسير برہان ج ۱ ص ۲۰۱ حديث ۲_

٣_ تجارت اور کسب و کار کی اہمیت اور قدر و قیمت_ ان تبتغوا فضلا من ربکم اس آیت میں تجارت اور کام کے نفع کیلئے "فضلا من ربکم" کے الفاظ کا استعمال اس کی اہمیت اور قدر و قیمت پر دلالت کرتا ہے_

٤_ انسان کو رزق اور روزی دینا خداوند متعال کا فضل و کرم ہے_ فضلا من ربکم

٥_ خداوند متعال کا بندوں پر فضل و کرم اس کی ربوبیت کا پرتو ہے_ فضلا من ربکم

٦_ عرفات میں وقوف مناسک حج میں سے ہے_ فاذا افضتم من عرفات عرفات سے کوچ (افاضہ) عرفات میں وقوف کی صورت ہی میں ہوگا_ اسی وجہ سے عرفات میں وقوف کو مسلم لیا گیا ہے_

٧_ عرفات میں وقوف کے بعد مشعر الحرام کی طرف جانا اور وہاں پر وقوف کرنا واجب ہے_ فاذ ا افضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر الحرام عرفات میں وقوف کے بعد، مشعر الحرام میں ذکر خدا کے واجب ہونے کا لازمہ مشعر الحرام کی طرف جانا اور وہاں وقوف کا واجب ہونا ہے_

٨_ مشعر الحرام میں خدا کا ذکر واجب ہے_ فاذكروا الله عند المشعر الحرام

٩_ مشعر الحرام مقدس سرزمین ہے_ فاذكروا الله عند المشعر الحرام

"مشعر" کے ساتھ "الحرام" کی صفت لانا اس سرزمین کے تقدس اور خاص احترام پر دلالت کرتا ہے_

١٠_ مشعر الحرام میں ذکر خدا کا طریقہ، خدا کے حکم کے مطابق ہونا چاہیئے_ فاذكروا الله ... و اذكروه كما هداكم

"کماھداکم" کے معنی "کما علّمکم" کے ہیں یعنی ویسے ہی ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں تعلیم دیا ہے_

١١_ ذکر خدا کی کیفیت الہی تعلیمات کے مطابق ہونی چاہیئے_ و اذكروه كما هداكم سابقہ نکتے کی وضاحت کی بنیاد پر_

١٢_ ہدایت جیسی نعمت کے مقابلے میں خدا کا ذکر ضروری ہے_ و اذكروه كما هداكم اس بنا پر کہ "کما" میں "کاف" تعلیل کیلئے ہو_

١٣_ ذکر خدا کے لئے ضروری ہے کہ ہدایت الہی والی

نعمت سے مناسبت رکھتا ہو_ و اذکروہ کما هداکم

۱٤_ خداوند متعال انسانوں کا ہادی اور معلم ہے_ کما هداکم

۱٥_ انسان ہدایت الہی کے بغیر گمراہی میں ہے_وان کنتم من قبله لمن الضالین

۱٦_ اسلام سے پہلے لوگ گمراہ تھے_وان کنتم من قبله لمن الضالین

۱۷_ ایام حج میں خرید و فروخت کے جواز کا وقت، مناسک حج کی تکمیل اور احرام کھولنے کے بعد ہے_لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم آیت "لیس علیکم..."کے بارے میں امام صادق (ع) فرماتے ہیں: "الرزق اذا احل الرجل من احرامه وقضی نسکه فلیشتر و لیبع فی الموسم" (۱)یعنی طلب رزق اس وقت جائز ہے جب آدمی احرام سے نکل آئے اور مناسک ادا کرلے تو اس کے بعد وہ خرید و فروخت کرسکتا ہے_

۱۸_ حضرت جبرائیل (ع) کا حضرت ابراہیم (ع) کو عرفات میں یوں خطاب کرنا "اعرف بہا مناسکک و اعترف بذنبک" اس مقام کا عرفات نام پڑنے کا موجب_ فاذا افضتم من عرفات امام محمد باقر (ع) اور امام جعفر صادق (ع) نے ارشاد فرمایا:فقال جبرئیل(ع) هذه عرفات فاعرف بها مناسكك و اعترف بذنبك فسمّی عرفات (۲) جبرئیل (ع) نے حضرت ابراہیم (ع) سے کہا یہ عرفات ہے اپنے مناسک کو پہچان لیں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کریں پس اسے عرفات کہا جانے لگا_ احکام: ۱، ٦، ۷، ۸، ۱۰، ۱۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت ٥; فضل الہي٥;نعمات الهي١٢، ١٣;ہدایت الہی ١٤، ١٥

انسان: انسان کی روزی ٤

جاہلیت: تاریخ جاہلیت ١٦، عقیدہ جاہلیت ٢

جبرائیل (ع): ١٨

حج: احکام حج ٧،٦، ١، ٨، ١٠، ١٧;حج میں خرید و فروخت ١، ٢، ١٧;حج میں کام ١

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص٩٦ ح ٢٦٢، تفسیر برہان ج ۱ ص ٢٠١ ح ١ _

۲) کافی ج ٤ ص٢٠٧ ح ٩، علل الشرایع ج ٢ ص ٤٣٦ ح ١ باب ١٧٣ _

حضرت ابراہیم (ع) : حضرت ابراہیم (ع) اور جبرئیل (ع) ۱۸

ذکر: ذکر خدا ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ زمانہ بعثت کے قریب کی تاریخ: ۱٦

عرفات: عرفات کانام رکھنا ۱۸; عرفات میں وقوف ٦، ۷

کام: کام کی اہمیت ۳

گمراہي: گمراہی کے اسباب ۱۵

مشعر الحرام: مشعر الحرام میں ذکر ۸، ۱۰; مشعر الحرام کا تقدس ۹; مشعر الحرام میں وقوف ۷

معاملہ: ۱۷

مقدس مقامات: ۹

نام: نام کا کردار ۱۸

واجبات: ۷، ۸

ہدایت: ہدایت کی نعمت ۱۳

ثُمَّ أَفِيضُواْ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۹۹)

پھر تمام لوگوں کی طرح تم بھی کوچ کرو اور اللہ سے استغفار کرو کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے _

۱_ مشعر جانے کیلئے ضروری ہے کہ دوسرے لوگوں کی طرح عرفات سے کوچ کریں_ ثم افیضوا من حیث افاض الناس بعض کے نزدیک جملہ "ثم افیضوا"عرفات سے کوچ (افاضہ) کی تاکید ہے، "من حیث" کے قرینے سے کیونکہ قریش اوران

کے حلیف عام لوگوں کے برعکس، عرفات سے کوچ نہیں کرتے تھے_

٢_ عرفات میں وقوف، مناسک حج میں سے ہے_ ثم افیضوا من حیث افاض الناس اس لحاظ سے کہ اگر افاضہ سے مراد عرفات سے کوچ کرنا ہو تو اس کا لازمہ یہ ہوگا کہ عرفات میں وقوف کیا جائے_

٣_ عام لوگوں کے ہمراہ مشعر الحرام سے کوچ کرنا ضروری ہے_ ثم افیضوا من حیث افاض الناس اس آیت میں "ثم"کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ افاضہ سے مراد مشعر سے کوچ کرنا ہے_

٤_ حج میں کسی قبیلہ یا گروہ کو ایک دوسرے پر کسی قسم کی برتری اور فوقیت حاصل نہیں ہے_ ثم افیضوا من حیث افاض الناس آیہ کریمہ کے ذیل میں منقول اس بات کے پیش نظرکہ قریش کے کچھ لوگ اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے جدا سمجھتے تھے اور عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے_

٥_ مشعر الحرام کا وقوف حج کے مناسک میں سے ہے_ ثم افیضوا من حیث افاض الناس اس صورت میں کہ جب"ثم افیضوا" مشعر الحرام سے متعلق ہو_

٦_ بارگاہ خداوندی میں توبہ اوراستغفار ضروری ہے_و استغفروا الله ان الله غفور رحیم

٧_حج میں اپنی امتیازی حیثیت کا خیال رکھنے والے قریش کیلئے خدا تعالی کا حکم ہے کہ اس امتیازی حیثیت اپنانے کے گناہ سے استغفار کریں *_ ثم افیضوا من حیث افاض الناس و استغفروا الله امتیازی حیثیت (من حیث افاض الناس) کو رد کرکے، استغفار کا حکم دینا اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ یہ عمل گناہ ہے اور اس پر استغفار کرنا ضروری ہے_

٨_ عرفات اور مشعر سے کوچ کرتے وقت استغفار کرنا ضروری ہے_ ثم افیضوا ... و استغفروا الله

اس مطلب میں جملہ "ثم افیضوا" کے بارے میں مذکورہر دو نظریات (افاضہ عرفات یا افاضہ مشعر) کا خیال رکھا گیا ہے_

٩_ خداوند عالم غفور و رحیم ہے_ان الله غفور رحیم

١٠_ استغفار کرنے والوں کے لئے رحمت اور بخشش کا خداوند متعال نے وعدہ کیا ہے_و استغفروا الله ان الله غفور رحیم اگرچہ مذکورہ بالا آیت عرفات اور مشعر سے کوچ کرنے والوں کے بارے میں ہے لیکن"ان

الله غفور رحیم"کی علت عام ہے لہذا بخشش اور رحمت کا وعدہ بھی تمام استغفار کرنے والوں کو شامل ہوگا_

۱۱_ حضرت ابراہیم (ع)، حضرت اسماعیل (ع)، حضرت اسحاق (ع)، اور دیگر حاجیوں کی طرح عرفات سے کوچ کرنا ضروری ہے_ ثم افیضوا من حیث افاض الناس امام صادق (ع) آیت "ثم افیضوا ..." کے بارے میں فرماتے ہیں:

یعنی ابراهیم و اسماعیل و اسحاق فی افاضتهم منها و من کان بعدهم_ (۱)

۱۲_ قریش سمجھتے تھے کہ ان پر عرفات سے کوچ کرنا ضروری نہیں ہے_ ثم افیضوا من حیث افاض الناس

امام صادق (ع) نے فرمایا: اولئك قریش کانوا یقولون: نحن اولی الناس بالبیت و لایفیضون الا من المزدلفة، فامرهم الله ان یفیضوا من عرفة(۲) "یہ قریش تھے جو کہتے تھے ہم بیت اللہ پر دیگر لوگوں کی نسبت زیادہ حق رکھتے ہیں وہ صرف مزدلفہ سے کوچ کرتے تھے خداوند عالم نے انہیں حکم دیا کہ عرفات سے کوچ کریں"_

۱۳_ عرفات اور مشعر سے کوچ کرتے وقت خدا سے مغفرت طلب کرنے والے خدا کی رحمت و مغفرت سے بہرہ مند ہوتے ہیں_ ثم افیضوا ...واستغفروا الله ان الله غفور رحیم

۱٤_ عرفات سے اہل بیت (ع) کی طرح کوچ کرنا لازمی ہے_ ثم افیضوا من حیث افاض الناس

امام حسین (ع) نے فرمایا: ...فنحن الناس و لذلك قال الله تعالی ذکره فی کتابه: "ثم افیضوا من حیث افاض الناس" (۳) الناس سے مراد ہم اہل بیت (ع) ہیں اور اسی وجہ سے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے پھر کوچ کرو وہاں سے جہاں سے لوگ کوچ کریں"_

احکام: ۱، ۲، ۳، ۵

استغفار: استغفار کی اہمیت ٦، ۷، ۸، ۱۰، ۱۳

اسماء و صفات: رحیم ۹، غفور ۹

---

۱) کافی ج ٤ ص ۲٤۷ ح ٤; نور الثقلین ج ۱ ص ۱۹٦ ح ۷۱۹_

۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۹٦ ح ۲٦۳، نور الثقلین ج ۱ ص ۱۹۵ ح ۷۱۰_

۳) کافی ج ۸ ص ۲٤٤ ح ۳۳۹، تفسیر برھان ج ۱ ص ۲۰۱ ح ۲_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی بخشش ۱۰، ۱۳ ; اوامر الہی ۷; رحمت الہي۱۰، ۱۳; وعدہ الہي۱۰

اہل بیت (ع) : اہل بیت (ع) کو نمونہ عمل قرار دینا ١٤

حج: حج کے احکام ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۱; مناسک حج ٤، ۵، ۸

حضرت ابراہیم (ع) : حضرت ابراہیم (ع)حج میں ۱۱

حضرت اسحاق (ع) : حضرت اسحاق (ع)حج میں ۱۱

رحمت: رحمت جن کے شامل حال ہے ۱۳

روایت: ۱۱، ۱۲، ١٤

عرفات: عرفات میں استغفار ۸، ۱۳; عرفات میں وقوف ۲، ۱۱، ١٤

قریش: قریش کا احساس برتري۷; قریش کا عقیدہ ۱۲; قریش اور عرفات ۱۲

گناہ: گناہوں کی مغفرت ۱۰; گناہوں سے استغفار ۷

مشعر الحرام: مشعر الحرام میں استغفار ۸، ۱۳; مشعر الحرام میں وقوف ۱، ۳، ۵

مقدس مقامات: ۱، ۲، ۳، ۵، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ١٤

نسلی امتیاز: نسلی امتیاز کی نفی ٤

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُواْ اللّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ (٢٠٠)

پھر جب سارے مناسک تمام کر لو تو خدا کو اسی طرح یاد رکھو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ پروردگار ہمیں دنیا ہی میں نیکی دے دے اور ان کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں ہے_

١_ مناسک حج کی تکمیل کے بعد خدا کا ذکر ایسے ہی کرو جیسے اپنے آباء و اجداد کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ کرو_
فاذا قضیتم مناسککم ... او اشد ذکرا

٢_ مناسک حج کے بعد آباء و اجداد پر فخر و مباہات کرنا زمانہ جاہلیت کے طور طریقے تھے_ فاذکروا الله کذکرکم آبائکم

٣_ دعا کے آداب میں سے ہے کہ خدا کی ربوبیت پر خاص توجہ ہو_ من یقول ربنا آتنا

٤_ ان لوگوں کی مذمت جو مناسک حج کی ادائیگی کے بعد خداوند عالم سے صرف دنیاوی منافع طلب کرتے ہیں_
فمن الناس من یقول ربنا اتنا فی الدنیا

٥_ دنیادار حسن و زیبائي کو صرف دنیاوی وسائل اور اس کے منافع کے حصول میں خیال کرتے ہیں_ فمن الناس من یقول ربنا اتنا فی الدنیا کیونکہ انہوں نے اپنی دعاؤں میں "حسنۃً" کا لفظ ذکر نہیں کیا_ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی اس دنیا میں ہے وہ ان سب کو خوبصورت گمان کرتے ہیں_

٦_ دنیا کے طالب آخرت کی نعمتوں سے محروم ہونگے_ و ما لہ فی الاخرۃ من خلاق بعد والی آیت اس بات کا قرینہ ہے کہ دنیادار لوگ وہ ہیں جو آخرت کی طرف کسی قسم کی رغبت نہیں رکھتے اور دنیا کے طالب ہیں چاہے خداوندعالم راضی ہو یا ناراض_

٧_ دنیا دار حاجی اخروی نعمتوں سے محروم ہونگے_

فاذا قضيتم مناسككم ... فمن الناس من يقول ربنا ... و ما له فى الاخرة من خلاق

۸_ بعض لوگ خدا وند عالم سے صرف دنیا طلب کرتے ہیں_ و من الناس من يقول ربنا اتنا فى الدنيا

کیونکہ بعد والی آیت میں جس گروہ کا ذکر ہوا ہے وہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کے بھی طلب گار ہیں لہذا قرینہ مقابلہ کے مطابق پہلا گروہ صرف دنیا کا طالب ہے_

۹_ خداوند متعال سے دعا اور درخواست کرنا اس کا ذکر ہے_ فاذكروا الله ... فمن الناس من يقول ربنا

۱۰_ دنیا طلب حاجیوں کی دنیاوی حاجات اور دعائیں قبول ہوجاتی ہیں_ فمن الناس من يقول ربنا آتنا فى الدنيا و ما له فى الاخرة من خلاق جملہ "و ما لہ ..." میں "واو عاطفہ" سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں "نؤتیہ" (ہم اسے دنیا میں عطا کریں گے) جیسا جملہ محذوف ہے اور آخرت سے اسے کچھ نہیں ملے گا_

۱۱_ حج کی ادائیگی کے بعد اپنے آباء و اجداد پر فخر و مباہات کی بجائے خدا کا ذکر کرنا چاہیئے_ فاذا قضيتم مناسككم فاذكروا الله امام باقر (ع) فرماتے ہیں: ...و يعدّون مفاخر آبائهم ... فامرهم الله سبحانه، ان يذكروه مكان ذكرهم آبائهم فى هذا الموضع(۱) اپنے آباء و اجداد کے کارناموں کا ذکر کرتے تھے ... تو خداوند متعال نے انھیں حکم دیا کہ وہ انکے ذکر کی بجائے اس مقدّس مقام پر خدا کا ذکر کریں_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت ۳

جاہلیت: جاہلیت کی رسوم ۲

حج: حج میں تفاخر ۲، ۱۱; حج میں دعا ۱۰; حج میں دنیا طلبی ٤، ۷; حج میں ذکر ۱۱

دعا: دعا کی قبولیت ۱۰; دعا کے آداب ۳; دعا میں دنیا طلبی ۸، ۱۰;

دنیا: وسائل دنیا ٥

دنیا پرست: دنیا پرستوں کا طرز تفکر ٥; دنیا پرستوں کی آخرت فروشی ٦; دنیا پرستوں کی محرومیت ۷

دنیا پرستي: دنیا پرستی کے اثرات ۷; دنیا پرستی کی سرزنش ٤

---

۱) مجمع البیان ج۲ ص ٥۲۹، نور الثقلین ج ۱ ص۱۹۸ ح ۷۲۲_

ذکر: دعا کے ساتھ ذکر ۹ ;ذکر خدا، ۱، ۹، ۱۰، ۱۱;ذکر کی اہمیت ۱

روایت: ۱۰، ۱۱

فخر و مباہات: اپنے آبا و اجداد پر فخر و مباہات کرنا ۲، ۱۱

معاشرتی گروہ: ٤، ٥، ۸

وِمنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲۰۱)

اور بعض کہتے ہیں کہ پروردگار ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہم کو عذاب جہنم سے محفوظ فرما _

۱_ ان لوگوں کی تعریف و تمجید جو مناسک حج کی ادائیگی کے بعد دنیا و آخرت کی بھلائي اور جہنم کی آگ سے نجات کے خواہاں ہیں_ و منهم من يقول ربنا آتنا فی الدنيا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار

۲_ خدا وند متعال کے مقام ربوبیت سے مانگنا دعا کے آداب میں سے ہے_ ربنا آتنا

۳_ خدا وند عالم سے مانگنے اور دعا کرنے کا طریقہ سکھلانا_ و منهم من يقول ربنا آتنا فی الدنيا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار

٤_ آخرت کی خواہش اور دنیا کی طلب کے درمیان کوئي تضاد نہیں ہے_ و منهم من يقول ربنا آتنا فی الدنيا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار

٥_ ہر قسم کا آرام و آسائش مذموم نہیں ہے_ ربنا آتنا فی الدنيا حسنة

٦_ دنیا میں حسنہ سے مراد وسیع روزی اور اچھا اخلاق ہے جبکہ آخرت میں حسنہ کا مطلب خداوند عالم کی رضا اور جنت ہے_ ربنا آتنا فی الدنيا حسنة

امام صادق (ع) "ربنا آتنا" کے بارے میں فرماتے ہیں: رضوان الله و الجنة فی الاخرة و السعة فی الرزق و المعاش و حسن الخلق فی الدنيا (۱)_ رضائے الہی اور جنت آخرت میں اور وسعت رزق و معاش اور حسن خلق دنیا میں

---

۱) معانی الاخبار ص ۱۷٥، نور الثقلین ج ۱ ص ۱۹۹ ح ۷۲٥ و ۷۲۸_

آخرت: آخرت کا دنیا سے رابطہ ۱ آخرت طلبي: آخرت طلبی اور دنیا طلبی ٤

آسائش: جائز آسائش٥

اخلاق: پسندیدہ اخلاق ٦

جنت: ٦

حج: حج میں دعا ۱

حسنہ: اخروی حسنہ ٦; دنیاوی حسنہ ٦

خدا تعالی: خدا تعالی کی ربوبیت ۲; رضائے الہی ٦

دعا: دعا کے آداب ۱، ۲، ۳

روایت: ٦

روزي: وسیع روزي٦

معاشرتی گروہ: ۱

أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُواْ وَاللّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ (۲۰۲)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کی کمائي کا حصّہ ہے اور خدا بہت جلد حساب کرنے والا ہے _

۱_ جو لوگ دنیا اور آخرت میں حسنہ کے طالب ہیں انہوں نے جو کچھ انجام دیا ہے اس کا انہیں فائدہ ہوگا_

و منهم من يقول ربنا آتنا ... اولئك لهم نصيب مما كسبوا

۲_ مقصد وہدف تک پہنچنے کیلئے دعا کا اثر_ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة ... اولئك لهم نصیب

۳_ مقصد کو پانے کیلئے دعا کے ساتھ سعی و کوشش بھی

شرط ہے_ ربنا آتنا ... اولئك لهم نصيب مما كسبوا یہ اس صورت میں ہے کہ"مما کسبوا" سے مراد ان کی دعا ہو_

٤_ دعا کرنا بھی ایک قسم کی کمائی ہے_ ربنا ... اولئك لهم نصيب مما كسبوا

٥_ صرف انہی لوگوں کو اپنے حج سے فائدہ پہنچے گا جو حج کی ادائیگی کے بعد دنیا و آخرت کی بھلائی کے طالب ہوں_ فاذا قضيتم مناسككم ... اولئك لهم نصيب مما كسبوا یہ اس صورت میں ہے کہ"مما کسبوا" سے مراد فریضہ حج کی ادائیگی ہو_

٦_ خداوند عالم بہت تیزی سے حساب لینے والا ہے_ و الله سريع الحساب

٧_ خداوند عالم تمام انسانوں کے اعمال کا ایک ساتھ حساب کرے گا_ و الله سريع الحساب

امیرالمومنین (ع) نے فرمایا:"...معناه انه يحاسب الخلق دفعة كما يرزقهم دفعة[1] خدا تعالی تمام مخلوقات کا حساب ایک ساتھ اسی طرح کرے گا جس طرح سب کو رزق ایک ساتھ دیتا ہے_

اسماء و صفات: سریع الحساب ٦، ٧

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا بندوں سے حساب لینا ٧

ترقي: ترقی کے اسباب ٢، ٣

حج: حج میں دعا ٥

حسنہ: اخروی حسنہ ١، ٥; دنیاوی حسنہ ١، ٥

دعا: دعا اور عمل ٣; دعا کی حقیقت ٤; دعا کی شرائط قبولیت ٣، ٥; دعا کے اثرات ١، ٢

روایت: ٧

عمل: عمل کا حساب کتاب ٧ ; عمل کی جزا ١، ٥

---

١) مجمع البیان ج ٢ ص ٥٣١، نور الثقلین ج ١ ص ٢٠٠ ح ٧٣١_

وَاذْكُرُواْ اللّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَى وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (٢٠٣)

اور چند معین دنوں میں ذکر خدا کرو_ اس کے بعد جو دو دن کے اندر جلدی کرے گا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو تاخیر کرے گا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ پرہیزگار رہا ہو اور اللہ سے ڈرو اور یہ یاد رکھو کہ تم سب اسی کی طرف محشور کئے جاؤ گے_

١_ حاجی پر کچھ معین دنوں (ایام تشریق) میں خدا کا ذکر کرنا واجب ہے_ و اذکروا الله فی ایام معدودات

ان معین دنوں سے مراد ایام تشریق (گیارہ، بارہ، اور تیرہ ذی الحج) ہیں_

٢_ حج کے دوران ذکر خدا انتہائي اہمیت رکھتا ہے_ فاذکروا الله ... و اذکروہ ... فاذکروا الله ... و اذکروا الله

٣_ معین دنوں (ایام تشریق) میں مني میں رہنا حج کے مناسک میں سے ہے_ و اذکروا الله فی ایام معدودات فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه و من تاخر فلا اثم علیه

٤_ حاجی کو اختیار ہے کہ مني سے بارہ ذی الحج کو کوچ کرے یا تیرہ ذی الحج کو، بشرطیکہ تقوي کي پابندی کرے_ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه و من تاخر فلا اثم علیه لمن اتقي

٥_ خوف خدا اور تقوي کی پاسبانی ضروری ہے_ و اتقوا الله

٦_ تقوي الہی فریضہ حج کی ادائیگی کا پیش خیمہ ہے_ و اتقوا الله اس بات کے پیش نظر کہ مناسک حج بیان کرنے کے بعد تقوي کا ذکر کیا گیا ہے_

٧_ سب لوگوں کا حشر و نشر اور بازگشت صرف خداوند عالم کی طرف ہوگي_ و اعلموا انکم الیه تحشرون

٨_ قیامت اور خداوند عالم کی جانب بازگشت پر توجہ

تقوي کی رعایت کا باعث بنتی ہے_فاذا قضیتم مناسککم ... و اتقوا اللّٰہ و اعلموا انکم الیہ تحشرون

۹_ قیامت کی یاد، مناسک حج کی ادائیگی میں مددگار ثابت ہوتی ہیں_و اعلموا انکم الیہ تحشرون کیونکہ مناسک حج کے بیان کرنے کے بعد قیامت کا ذکر ہوا ہے_

۱۰_ حاجیوں کا اجتماع، میدان محشر میں انسانوں کے جمع ہونے کی یاد دلاتا ہے_و اعلموا انکم الیہ تحشرون

۱۱_ اگر حج میں تقوي کی رعایت کی جائے (جیسے محرمات احرام سے پرہیز) تو حج گناہوں کی بخشش کا باعث بنتا ہے_

فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ و من تاخر فلا اثم علیہ لمن اتقي مذکورہ بالا مفہوم کی تائید امام صادق (ع) سے مروی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں آپ(ص) نے "فمن تعجل في ..."کے بارے میں فرمایا:"یرجع لاذنب لہ" (۱) حاجی گناہوں سے خالی ہوکر واپس پلٹتاہے_

۱۲_ "ایام معدودات" سے مراد ایّام تشریق ہیں_و اذکروا اللّٰہ فی ایام معدودات حضرت امام صادق(ص) اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ھی ایّام التشریق (۲)

۱۳_ جس حاجی کو ایّام تشریق میں موت آجائے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں_فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ امام صادق (ع) آیت"فمن تعجل"کے بارے میں فرماتے ہیں: من مات قبل ان یمضی فلا اثم علیہ(۳) جو شخص ایام تشریق گزرنے سے پہلے مرجائے اس پر کوئي گناہ نہیں ہے_

۱٤_ اگر حاجی گناہان کبیرہ سے پرہیز کرے تو وہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے_و من تاخر فلا اثم علیہ لمن اتقي

امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ...و من تاخر..."فلا اثم علیہ" اذا اتقی الکبائر (٤) اس پر گناہ نہیں ہے اگر وہ گناہان کبیرہ سے اجتناب کرے_

احکام: ۱، ۳، ٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی طرف بازگشت ۷

---

۱) کافی ج ٤ ص ۳۳۷، نور الثقلین ج ۱، ص ۲۰۳ ح ۷٤٤ و ۷٤۵_

۲) کافی ج ٤ ص ۵۱٦ ح ۳، نور الثقلین ج ۱، ص۲۰۰ ح ۷۳۲_ ۳) کافی ج ٤، ص ۵۲۱ ح ۱۰ ،نور الثقلین ج ۱، ص۲۰۱ ح ۷٤۰_

٤) مجمع البیان ج ۲ ص ۵۳۲_

انسان: انسان کا انجام ۷; انسان کا محشور ہونا ۷، ۱۰

ایام تشریق: ۱، ۳، ۱۲، ۱۳

ایمان: آخرت پر ایمان کے عملی اثرات ۸، ۹; ایمان و عمل کا رابطہ ۸، ۹

تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ۸; تقوي کی اہمیت ٤، ٥;تقوي کے اثرات ۳، ١٦

حج: احکام حج ۱، ۳، ٤;حج کی اہمیت ٦;حج میں اجتماع ۱۰;حج میں ذکر ۱، ۲;حج میں موت ۱۳

حجاج: حجاج کی بخشش ۱۳

ذکر: ذکر خدا ۱، ۲;ذکر کی اہمیت ۲; قیامت کا ذکر ۱۰

روایت: ۱۱، ۱۲، ۱۳

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ٦، ۹

علم: علم و عمل کا رابطہ ۸، ۹

گناہ: گناہان کبیرہ ۱۳;گناہوں کی بخشش ۱۳، ١٤

مني: مني میں وقوف ۳، ٤

واجبات: ۱

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ (٢٠٤)

انسانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی باتیں زندگانی دنیا میں بھلی لگتی ہیں اور وہ اپنے دل کی باتوں پر خدا کو گواہ بناتے ہیں حالانکہ وہ بدترین دشمن ہیں۔

۱۔ بعض لوگ مسلمانوں سے دشمنی کے باوجود ان کے دنیاوی امور کی اصلاح کے لئے مکارانہ

منصوبے پیش کرتے ہیں_ و من الناس من يعجبك قوله فى الحيوة الدنيا ... و هو الد الخصام اس صورت میں کہ"فی الحیاۃ" "قولہ" کے متعلق ہو_

۲_ بعض لوگوں کی دھوکہ اور فریب پر مبنی گفتگو سے نبی اکرم(ص) کا حیرت زدہ ہونا_ و من الناس من يعجبك قوله فى الحيوة الدنيا یہ مفہوم مطلب نمبر ایک کی وضاحت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے_

۳_ منافق ریا کار اور تظاہر کرنے والے ہیں_ و من الناس من يعجبك قوله فى الحيوة الدنيا ... و هو الد الخصام

٤_ ریاکاری اور دوسروں کو دھوکہ و فریب دینا صرف دنیا میں ممکن ہے_ و من الناس من يعجبك قوله فى الحيوة الدنيا

یہ مطلب اس صورت میں ہے کہ"فى الحياة الدنيا"،"یعجبک" کے متعلق ہو یعنی ان کی گفتگو کی دلچسپی اور حیرت انگیزی صرف دنیا تک محدود ہے_ کیونکہ آخرت تو حقیقتوں کے منکشف ہونے کا دن ہے_

٥_ پیغمبر اکرم(ص) لوگوں کی ظاہری گفتگو پر توجہ فرماتے تھے_ و من الناس من يعجبك قوله فى الحيوة الدنيا

٦_ پیغمبر اکرم (ص) کے علم کی محدودیت_ و من الناس من يعجبك قوله فى الحيوة الدنيا

۷_ منافقین اپنے اظہارات کو ثابت کرنے کیلئے خدا تعالی کو شاہد بناتے ہیں اور اس کی قسم کھاتے ہیں_
و يشهد الله على ما فى قلبه

۸_ منافقین اپنے اغراض و مقاصد تک پہنچنے کیلئے مومنین کے اعتقادات اور مقدسات سے استفادہ کرتے ہیں_
و يشهد الله على ما فى قلبه

"خدا کی قسم" مسلمانوں کے مقدسات میں سے ہے جسے بعض لوگ اپنے بے بنیاد عقائد قبول کروانے کیلئے ایک حربہ کے طور پر

استعمال کرتے ہيں_

٩_ منافقين، مسلمانوں اور اصلاح معاشرہ كے سخت ترين دشمن ہيں_و من الناس ... و هو الد الخصام

"الخصام" خصم كى جمع ہے جو كہ دشمن كے معنى ميں ہے_

١٠_ مسلمانوں كے ساتھ سب سے زيادہ جنگ و جدال كرنے والے منافق ہيں_و من الناس ... و هو الد الخصام

اس صورت ميں كہ "الخصام" مصدر ہو اور خصومت و جدال كے معنى ميں ہو_

١١_ پيغمبر اكرم (ص) كيلئے بعض منافقين كے چہروں سے الله تعالى نے نقاب اتاردي_و من الناس ... و هو الد الخصام

١٢_ لوگوں كے اصلى عقائد جاننے كيلئے ان كا ظاہرى طور طريقہ اطمينان بخش معيار نہيں ہے_
و من الناس من يعجبك قوله فى الحيوة الدنيا ... و هو الد الخصام

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) اور لوگ ٥; آنحضرت (ص) كا تعجب ٢; آنحضرت (ص) كا علم ٦; آنحضرت (ص) كى سيرت ٥

اسلام: صدر اسلام كى تاريخ ١١

تظاہر: تظاہر كى حدود ٤

دشمن: دشمن اور اصلاح ٩; دشمنوں كا مكر و حيلہ ١; دشمنوں كى سازش ١

دنيا: دنياوى زندگى ٤

طور طريقہ: طور طريقہ كى بنياديں ١٢

عقيدہ: عقيدہ كى درستى كا معيار١٢

قسم: خدا كى قسم٧

مسلمان: مسلمان اور منافقین ۱۰; مسلمانوں کے دشمن ۹، ۱۰; مسلمانوں کے ساتھ دشمنی ۱
معاشرتی گروہ: ۳
مقدسات: مقدسات سے سوء استفادہ ۷، ۸
مکر: مکر کی حدود ٤
منافقین: منافقین کا افشا ۱۱; منافقین کا جھگڑنا ۱۰; منافقین کا فساد برپا کرنا ۹; منافقین کا مکر ۷، ۸; منافقین کی دشمنی ۹،۰ ۱; منافقین کی ریاکاری ۳; منافقین کے برتاؤ کا طریقہ ۳، ۸،۷

وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيِهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الفَسَادَ (۲۰۵)

اور جب آپ کے پاس سے منھ پھیرتے ہیں تو زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کھیتیوں اور نسلوں کو برباد کرتے ہیں جب کہ خدا فساد کو پسند نہیں کرتا ہے _

۱_ اگر منافقین حکومت حاصل کر لیں تو وہ زمین میں فساد اور کھیتی اور نسل بشریت کی تباہی و بربادی کی کوشش کرتے ہیں_و اذا تولى سعى فى الارض ... الحرث و النسل اس صورت میں کہ "تولي" کے معنی حکومت

حاصل کرنے کے ہوں_

۲_ منافقوں کا حکومت حاصل کرنے سے پہلے اصلاح طلبی کا اظہار کرنا اور حکومت کے بعد فساد برپا کرنا_

و من الناس من يعجبك ... و اذا تولى سعى فى الارض ليفسد فيها

۳_ منافق جب پیغمبر اکرم(ص) سے ملتے تو اصلاح طلبی کا اظہار کرتے اور آپ(ص) کی محفل سے اٹھتے ہی فساد کی کوششوں میں مشغول ہو جاتے_*و من الناس من يعجبك ... و اذا تولى سعى فى الارض اس صورت میں کہ جب "اذا تولّي"کے معنی پلٹنے کے ہوں_

٤_ کھیتی باڑی کو تباہ و برباد کرنا اور نسل کشی کو رواج دینا، روئے زمین پر فساد کی روشن اور واضح مثالیں ہیں_

ليفسد فيها و يهلك الحرث و النسل اس صورت میں کہ"و یھلک الحرث و ..." جملہ"ليفسد فيها"کی تفسیر و بیان ہو_

٥_ کھیتی باڑی ، زراعت اور افرادی قوت کی غیر معمولی اہمیت اور معاشرے کے استحکام میں ان کا بنیادی کردار_

و اذا تولي ...و يهلك الحرث و النسل اس اعتبار سے کہ ان دونوں کی تباہی و بربادی کو زمین کی تباہی و بربادی قرار دیا گیا ہے ان کی بنیادی حیثیت و اہمیت واضح ہوجاتی ہے_

٦_ اصلاح معاشرہ، کھیتی باڑی اور نسل انسانی کی حفاظت صالح حکومت کی خصوصیات میں سے ہے_

و اذا تولى ... ليفسد فيها و يهلك الحرث و النسل خداوند متعال نے فتنہ و فساد جیسے امور کو منافقوں کا کام شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صالحین کی حکومت میں ایسے کام نہیں ہوتے_

۷_ غیر صالح (کرپٹ) سیاست دانوں کے اقتدار تک پہنچنے کیلئے منافقت سیڑھی کا کام دیتی ہے_ اس مفہوم میں "تولّي"کے معنی حکومت تک پہنچنے کے کئے گئے ہیں_

۸_ حکومت اور اقتدار، انسان کی پوشیدہ خصلتوں کو آشکار کردیتا ہے_و اذا تولى سعى فى الارض ليفسد فيها و يهلك

۹_ خداوند عالم زمین میں فساد کو ناپسند کرتا ہے_و الله لایحب الفساد

۱۰_ فساد کرنے والا مبغوض خدا ہے_و الله لایحب الفساد

۱۱_ کھیتی باڑی اجاڑنا اور نسل کشی کرنا خداوندعالم کی نظر میں مبغوض ہے_و اذا تولی ... و یهلك الحرث و النسل والله لایحب الفساد

۱۲_ منافقوں کی حکومت کا نتیجہ روئے زمین پر فساد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے_و اذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیها

اس بنا پر کہ "تولي" کے معنی حکومت تک پہنچنے کے ہوں_

۱۳_ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ زراعت، اور افرادی قوت کی حفاظت کرے اور انکی اصلاح میں کوشاں رہے_
و اذا تولی سعی فی الارض

۱٤_ روئے زمین پر تباہی و بربادی، بُرے اور بدکردار لوگوں کے اعمال اور ناصالح حکومتوں کی وجہ سے ہوتی ہے_
و اذا تولی ... لیفسد فیها

۱۵_خداوند عالم نے خبردار کیا ہے کہ ہر کس و ناکس جو اصلاح طلبی کا نعرہ لے کر اٹھے، اس سے دھوکا نہ کھاؤ_
و من الناس من یعجبك ... و اذا تولی سعی فی الارض لیفسد

۱٦_ فاسد اور فساد برپا کرنے والے حکم راں خدا کے مبغوضهیں_و اذا تولی ... و الله لایحب الفساد

۱۷_ اخنس ابن شریق منافق، دشمن، فسادي، متکبر اور نصیحت قبول نہ کرنے والا تھا_و من الناس ... و اذا تولي
بعض مفسرین کے نزدیک مذکورہ بالا آیت اخنس ابن شریق کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو منافقانہ طرز عمل رکھتا تھا (مجمع البیان)_

۱۸_ منافقوں کا طریقہ کار عوام اور انکے دین کی تباہی ہے_و اذا تولی ... و یهلك الحرث و النسل
امام صادق (ع) فرماتے ہیں کہ ان "الحرث "فی هذا الموضع الدین و "النسل" الناس_یہاں پر "حرث" سے مراد دین اور "نسل" سے مراد لوگ ہیں_

---

۱) مجمع البیان ج۲، ص٥۳٤، نور الثقلین ج ۱ ص۲۰٤ح ۷٥٤ و ۷٥٥_

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) اور منافقین ۳ اخنس ابن شریق: ۱۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ۱۷

اصلاح: اصلاح کی اہمیت ۱۳

اعلان: ۱۷

الله تعالی: الله تعالی کاخبردار کرنا ۱۵؛ الله تعالی کا غضب ۱۰، ٦،۱۱ ۱؛ الله تعالی کی محبت ۹

انحطاط: انحطاط کے اسباب و عوامل ۱، ۱۱، ۱٤

انسان: انسانی صفات ۸

حکومت: حکومت کی ذمہ داری ۳،٦ ۱؛ فاسد حکومت کے اثرات ۱٤

روایت: ۱۸

زراعت: زراعت کو تباہ و برباد کرنا ٤، ۱۱؛ زراعت کی اہمیت ۵، ٦، ۳،۱۱ ۱

عمل: عمل کے اثرات ۱٤

فاسد راہنما: فاسد راہنماؤں کا فساد پھیلانا ۱٦؛ فاسد راہنماؤں کا مبغوضہونا ۱٦

فساد: فساد کی ناپسندیدگی ۹؛ فساد کے اسباب ۳، ۱۱، ۱۵؛ فساد کے موارد٤ فسادی عناصر: ۱۸ فسادی عناصر کا مبغوض ہونا ۱۰

قدرت: قدرت کے اثرات۸

مسلمان: مسلمانوں کے دشمن ۱۸

معاشرہ: معاشرتی ڈھانچہ ۵؛ معاشرے کی اصلاح کی اہمیت ٦؛ معاشرے کی تشکیل کے عوامل ۵

منافقین: ۱۸

منافقین اور دین ۱۸؛ منافقین کا برتاؤ ۱، ۲، ۳، ۷، ۱۲؛ منافقین کا فساد پھیلانا ۱، ۲، ۳؛ منافقین کا نسل کشی کرنا، ٤، ۱۱ ؛منافقین کی حکومت ۱، ۱۲؛

منافقین کی قدرت طلبی ۷; منافقین کے دعوے ۲، ۳

نسل: نسل کی حفاظت ٦

نسل کشي: نسل کشي کا مبغوض ہونا ٤، ۱۱

نفاق: نفاق کا محرک ۷

وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (۲۰٦)

جب ان سے کہاجاتا ہے کہ تقوی الہی اختیار کرو تو غرور گناہ آڑے آجاتا ہے ایسے لوگوں کے لئۓ جہنم کافی ہے جو بدترین ٹھکانا ہے _

۱_ اصلاح طلبی کا جھوٹا دعوي کرنے والے ریاکار منافقین کو جب تقوي الہی کی دعوت دی جاتی ہے تو اس کے مقابلے میں غرور، تکبر اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں_و من الناس من يعجبك ... و اذا قيل له اتق الله اخذته العزة بالاثم

۲_ تقوی کی طرف بلائے جانے پر غرور و تکبر اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا ناصالح اور فاسد حکمرانوں کی نشانیوں میں سے ہے_و اذا تولى سعى ... و اذا قيل له اتق الله اخذته العزة بالاثم اس صورت میں کہ"تولي"کے معنی حکومت پانے کے ہوں_

۳_ گناہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے غرور، تکبر اور ہٹ دھرمی مفسد حکمرانوں کے نصیحت قبول کرنے میں مانع ہوتے ہیں_و اذا قيل له اتق الله اخذته العزة بالاثم اس صورت میں کہ"بالاثم"، "العزة"سے متعلق ہو_

٤_ ہٹ دھرمي، غرور اور تکبر، اصلاح اور نصیحت قبول کرنے میں مانع ہوتے ہیں_ اخذته العزة بالاثم

٥_ تقوی الہی (خوف خدا) طغیان و سرکشی اور فتنہ و فساد سے روکتا ہے_ و اذا تولی سعی فی الارض ... و اذا قیل له اتق الله

٦_ حکمراں کو چاہیئے کہ نصیحت کو قبول کرے، تنقید کو برداشت کرے اور تقوی الہی اختیار کرے_ و اذا قیل له اتق الله اخذته العزة

٧_ حکمراں کے انتخاب میں یہ شرط لازمی ہے کہ خوف خدا رکھتا ہو، نصیحت کو قبول اور تنقید کو برداشت کرتا ہو_
و اذا قیل له اتق الله

٨_ فتنہ و فساد برپا کرنے والے حکمراں اپنے گناہوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہٹ دھرمی، غرور اور تکبر کے مضبوط خول میں بندہیں_ اس صورت میں کہ "تولي" حکومت لینے کے معنی میں اور "بالاثم" میں باء سببیّت کیلئے اور یہ جار و مجرور "العزة" کے متعلق ہو_

٩_ مفسد حکمراں ہٹ دھرمی اور غرور و تکبر کی وجہ سے تقوي کی دعوت ٹھکرا کر گناہ میں ڈوب جاتے ہیں_
اخذته العزة بالاثم اس صورت میں کہ "بالاثم" میں باء سببیت کے لئے اور "اخذتہ" سے متعلق ہو_

١٠_ دل میں منافقت رکھنا، زمین میں فساد پھیلانا اور تقوی الہی کی دعوت کو ٹھکرانا گناہ اور جہنم کے عذاب کا موجب ہے_ و من الناس من یعجبك ... فحسبه جهنم

١١_ جہنم کے عذاب کے علاوہ کوئي بھی سزا مفسد، ہٹ دھرم اور متکبر حکمرانوں کو رام نہیں کر سکتي_
و اذا تولی سعی ... فحسبه جهنم

١٢_ مفسد، ہٹ دھرم اور حق و حقیقت کو قبول نہ کرنے والے حکمرانوں کی سزا جہنم ہے_ و اذا تولی سعی ... فحسبه جهنم

١٣_ جہنم برا ٹھکانہ ہے_ فحسبه جهنم و لبئس المهاد

١٤_ متکبر اور مفسد لوگوں کیلئے جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے_ اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم و لبئس المهاد

اصلاح: اصلاح کے موانع ٤

تقوي: تقوي کی اہمیت ۷; تقوي کی دعوت ۱، ۲، ۹، ۱۰; تقوي کے اثرات ٥

تکبر: تکبر کا پیش خیمہ ۳; تکبر کی سزا ، ۱۱; تکبر کے اثرات ۹، ٤

جہنم: جہنم کا عذاب ۱۰، ۲، ۱۱ ا; جہنم کی صفات ۱۳; متکبرین جہنم میں ١٤; مفسدین جہنم میں ١٤

حق کو قبول کرنا: حق کو قبول کرنے کے موانع ۳، ٤

رہبر: رہبر کا تقوي ٦; رہبر کا تنقید برداشت کرنا ٦، ۷; رہبر کا حق قبول کرنا ۷; رہبر کی ذمہ داری ٦; رہبر کی شرائط ٦، ۷

خوف: خوف خدا ٥، ۷

سرکشي: سرکشی کے موانع ٥

ظالم رہبر: ظالم رہبروں کا تکبر ۲، ۸، ۹، ۱۱; ظالم رہبروں کا فساد برپا کرنا ۲، ۳، ۸، ۹، ۱۲، ۱۱; ظالم رہبروں کی سزا ۱۱، ۱۲

عذاب: اہل عذاب ۱۲; عذاب کے اسباب ۱۰; عذاب کے مراتب ۱۱;

فساد: فساد کے اثرات ۱۰

فساد برپا کرنا: فساد برپا کرنے کے موانع ٥

گمراہي: گمراہی کا پیش خیمہ ٤; گمراہی کے عوامل ۱۰

گناہ: گناہ کی سزا ۱۰، ۱۲; گناہ کے اثرات ۳، ۸; گناہ کے اسباب ۹، ۱۰

متکبرین: ۱، ۳، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ١٤ مفسدین: ۲، ۳، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ١٤

منافقین: منافقین کا تکبر ۱؛منافقین کی ریاکاری ۱؛ منافقین کی صفات ۱ ؛ منافقین کے برتاؤ کا طریقہ ۱

نفاق: نفاق کے اثرات ۱۰

ہدایت: ہدایت کے موانع ۱، ۲، ۳، ٤، ۹

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاء مَرْضَاتِ اللّهِ وَاللّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ (۲۰۷)

اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اپنے نفس کو مرضی پروردگار کے لئے بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے _

۱_ لوگوں میں بعض ایسے انسان بھی ہیں جو اپنی جان فدا کرکے اللہ تعالی کی رضا کو خرید لیتے ہیں _

ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله

۲_ اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی کیلئے جان قربان کرنا بہت ہی قابل قدر ہے_ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله

۳_ راہ خدا میں ایثار کرنے والوں کا بلند ترین ہدف خدا کی رضا ہی ہونا چاہیے_

و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله خداوند عالم کا ان لوگوں کی تعریف کرنا جو اپنی جانیں فدا کر کے اس کی رضا حاصل کرتے ہیں _ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی رضا ہی بلند ترین ہدف ہونا چاہے _

٤_ ان لوگوں کے مقابلے میں کہ جو ذاتی مفادات کی خاطر آباد کھیتوں اور پروان چڑھتی نسلوں کو

ویران کر دیتے ہیں بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو الہی اقدار کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں فدا کر دیتے ہیں _

ليفسد الحرث و النسل ... و من الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله

۵_ رضائے خدا کے علاوہ کسی اور چیز کیلئے جان دینا اسکی قدر و قیمت کو کھودینے کے مترادف ہے_ *

و من الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله خدا ان لوگوں کی تعریف کر رہا ہے جو اس کی رضا کی خاطر جان دیتے ہیں نہ کہ کسی اور چیز کیلئے جیسے جنت کا شوق یا جہنم کا خوف _

٦_ انسان کی جان رضائے الہی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے_و من الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله

۷_ مومنین کو رضائے خدا کے حصول کیلئے جان پر کھیل جانے کی ترغیب دلائي گئي ہے_

و من الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله چونکہ مذکورہ بالا آیت ایسے ہی لوگوں کی مدح کر رہی ہے لہذا اس سے ایسی تشویق و ترغیب کا استفادہ ہوتا ہے_

۸_ معاشرے میں تباہی و فساد کا مقابلہ کرنے کیلئے ایثار کرنے والے مومنین کا وجود، خدا کے اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہونے کی نشانیوں میں سے ہے_و اذا تولى سعى فى الارض ... و من الناس من يشرى نفسه ابتغا ء مرضات الله ... و الله رؤف بالعباد

۹_ ایثار و قربانی خداوند عالم کی رافت و رحمت کا باعث ہے_و من الناس من يشرى ... و الله رؤف بالعباد

۱۰_ انسانوں کے درمیان گہرا فرق اور ان کی نظریہ کائنات، عقیدہ، عمل اور اخلاق کے لحاظ سے تقسیم_

و من الناس من يقول ... ربنا اتنا ... من يعجبك ... من يشري

۱۱_ خداوند متعال اپنے بندوں پر مہربان اور رؤف

ہے_و اللہ رؤف بالعباد

۱۲_ اپنی رضا کے مقابلے میں مومنین کی جانیں خرید کر خدا تعالی کا ان پر مہربان ہونا_و من الناس ... و اللہ رؤف بالعباد

۱۳_ زندگی کی آخری سانسوں تک ظلم و فساد اور ظالم حکمرانوں کے خلاف نبردآزمائی ضروری ہے_
و من الناس من يعجبك ... و اذا تولى سعى فى الارض ... و من الناس من يشرى نفسه

چونکہ مفسد حکمرانوں کی بری خصلتیں بیان کرتے ہی، فوراً ان لوگوں کی تعریف و توصیف کی گئي ہے جو راہ خدا میں اپنی جان فدا کردیتے ہیں، اس سے مندرجہ بالا مفہوم حاصل کیا جا سکتا ہے_

۱٤_ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب (ع) نے شب ہجرت نبی اکرم(ص) کے بستر پر سو کر خود کو خطرے میں ڈال دیا اور پیغمبر اکرم(ص) کی سلامتی اور رضائے خدا کو خرید لیا_و من الناس من يشرى نفسه

امام محمد باقر(ع) فرماتے ہیں، خداوند متعال کا یہ ارشاد:"و من الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد" فانها نزلت فى على بن ابيطالب(ع) حين بذل نفسه لله و لرسوله ليلة اضطجع على فراش رسول الله (ص) لما طلبته كفار قريش(۱) یہ آیت"ومن الناس من یشری ..."حضرت علی (ع) کی شان میں اس وقت نازل ہوئي جب آپ (ع) نے اپنی جان کا نذرانہ خدا اور اس کے رسول (ص) کے لیئے پیش کیا، یہ اس رات کا واقعہ ہے کہ جب کفار قریش نے رسول اکرم (ص) کی جان لینا چاہی تو حضرت علی (ع) آپ (ص) کے بستر پر سو گئے_

اخلاق: ۱۰

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا لطف و کرم ۱۲; اللہ تعالی کی رضا ۱، ۲، ۳، ۵، ٦، ۷، ۱۲، ۱٤; اللہ تعالی کی مہربانی ۸، ۹، ۱۱، ۱۲

۱_ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۰۱ ح ۲۹۲، تفسیر برھان ج ۱ ص ۲۰٦ ح ۷_

امیر المؤمنین (ع): امیر المؤمنین (ع) کا ایثار و قربانی ۱۴; امیر المؤمنین (ع) (ع) کے فضائل ۱۴

انسان: انسانوں کا تفاوت ۱۰

ایثار: ایثار کا اجر ٦; ایثار کی ترغیب ۷; ایثار کی قدر و قیمت ۲، ۵; ایثار کے اثرات ۹; ایثار کے مراتب ۱، ٤، ٦، ۱۲، ۱۳; خدا کی راہ میں ایثار ۳

تربیت: تربیت کا طریقہ ۷

دین: دین کی پاسبانی ٤

رشد و ہدایت: رشد و ہدایت کے اسباب ٤، ۷

روایت: ۱٤، ۱۵

عقیدہ: ۱۰

عمل: ۱۰

مجاہدین: مجاہدین کا ہدف ۳

معاشرتی گروہ: ۱، ٤، ۸، ۱۰

مومنین: مومنین کا ایثار ۷، ۸; مومنین کے فضائل ۱۲

نبرد آزمائي: ظالم حکمرانوں کے خلاف نبرد آزمائي ۱۳; فساد کے خلاف نبرد آزمائي ۸، ۱۳

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ ادْخُلُواْ فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (۲۰۸)

ایمان والو تم سب مکمل طریقہ سے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطانی اقدامات کا اتباع نہ کرو کہ وہ تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے_

١_ تمام مؤمنین کا ہر لحاظ سے اسلام اور اس کے قوانین کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے_ يا ايها الذين آمنوا ادخلوا فى السلم كافة اس آیت میں یہ جملہ "ولا تتبعوا خطوات الشيطان" قرینہ بن رہا ہے کہ "سلم" سے مراد اسلام اور خدا کے احکامات کے سامنے مکمل طورپر سر جھکانا اور ان کی پیروی کرنا ہے نہ یہ کہ صرف لوگوں کے درمیان صلح مقصود ہو_

٢_ اسلامی معاشرے میں صلح ، اتحاد اوریگانگت قائم کرنا تمام مومنین کی ذمہ داری ہے_ يا ايها الذين آمنوا ادخلوا فى السلم كافة اس لحاظ سے کہ "سلم" سے مراد صلح ہو، تو مومنین کے درمیان صلح کا لازمہ عدم اختلاف ہے اور جب اختلاف نہیں ہوگا تو ان کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی ہوگي_

٣_ ایمان کی روح اور حقیقت یہ ہے کہ خدا کے سامنے سر تسلیم خم کریں اور شیطان کی پیروی سے اجتناب کریں_ *
يا ايها الذين ... ادخلوا فى السلم كافة و لاتتبعوا خطوات الشيطان

٤_ پورے وجود کے ساتھ مکمل طورپر خدا کے سامنے سر تسلیم خم کر لینا اور شیطان کی پیروی سے اجتناب کرنا ایمان کے بلندترین درجات میں سے ہے_ يا ايها الذين آمنوا ادخلوا فى السلم كافة اس لحاظ سے کہ مومنین کو سر تسلیم خم کرنے اور شیطان کی پیروی سے اجتناب کا حکم ہوا ہے_

٥_ احکام خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ایمانی معاشرے کی وحدت کا بنیادی مرکز اور محور ہے_
يا ايها الذين آمنوا ادخلوا فى السلم كافة

٦_ دین اسلام بشریت کی تمام ضرورتوں کوپورا کرنے والے احکام اور معارف کا حامل ہے_ادخلوا فی السلم کافة
اس صورت میں کہ "کافة" ،"السلم"، کیلئے حال ہو تو اس کا مطلب ہے کہ مکمل طورپر اسلام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اوراس کا لازمہ یہ ہے کہ اسلام تمام تر بشری ضروریات کوپورا کرسکتا ہے_

٧_ شیطان کی پیروی اختلاف اور تفرقہ کا سبب ہے_ادخلوا فی السلم کافة و لاتتبعوا خطوات الشیطان
ظاہراً جملہ "ولاتتبعوا ..." ایمانی معاشرے میں صلح و اتحاد کے راستے میں موجود رکاوٹ کو بیان کررہا ہے یعنی شیطان کی پیروی اختلاف و تفرقہ کا باعث بنتی ہے_

٨_ شیطان مومنین کے اتحاد و اتفاق کا دشمن ہے_ادخلوا فی السلم کافة و لاتتبعوا خطوات الشیطان انه لکم عدو مبین

٩_ شیطان کا وسوسہ اور فریب مختلف راہوں سے اورتدریجی انداز میں ہوتا ہے_و لاتتبعوا خطوات الشیطان
"خطوات" کے معنی قدموں کے ہیں جو یہاں پر شیطانی فریب کاری کے مختلف قسم کے حیلوں اور طریقوں کو بیان کررہاہے اورچونکہ قدم ہمیشہ ایک کے بعد دوسرا اٹھایا جاتا ہے لہذا یہ شیطان کے دھوکوں کے تدریجی ہونے کی طرف اشارہ ہے_

١٠_ خداوندعالم کے حکم کی نافرمانی شیطان کی پیروی ہے_ادخلوا فی السلم کافة و لاتتبعوا خطوات الشیطان

١١_ شیطان مومنین کا کھلا دشمن ہے_انه لکم عدو مبین

١٢_ شیطان کی پیروی کرنے اور اسکے راستے پر چلنے سے خداوند متعال نے خبردار کیا ہے_و لاتتبعوا خطوات الشیطان

١٣_ خدا تعالی کی طرف سے اس بات پر متنبہ کیا گیاہے کہ شیطان تفرقہ کا موجب ہے اورایمانی معاشرے میں صلح اور وحدت کا مخالف ہے_ادخلوا فی السلم کافة و لاتتبعوا خطوات الشیطان انه لکم عدو مبین

۱٤_ جو چیزیں مسلمانوں کے درمیان تفرقہ و اختلاف کا باعث بنیں وہ شیطانی حربے ہیں ۔
یا ایها الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافة و لاتتبعوا خطوات الشیطان

اتحاد: اتحاد کی اہمیت ۲ ;اتحاد کے اسباب ۵

اختلاف: اختلاف کے اسباب ۷، ۸، ۱۳، ۱٤

اسلام: اسلام کی جامعیت ٦

اطاعت : شیطان کی اطاعت ۷، ۲، ۱۰، ۱۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا متنبہ کرنا ۱۲، ۱۳ ;اللہ تعالی کے اوامر ۵

ایمان: ایمان کی حقیقت ۳ ;ایمان کے انفرادی اثرات ۳; ایمان کے مراتب ٤ دین اور حقیقت: ٦

سر تسلیم خم کرنا: اسلام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۱; خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۳، ٤، ۵;سر تسلیم خم کرنے کی اہمیت ٤; سر تسلیم خم کرنے کے اسباب ۳

شیطان : شیطان سے روگردانی ۳، ٤; شیطان کی دشمنی ۸، ۱۱; شیطان کی مکاری و فریبکاری ۹; شیطانی وسوسہ ۹

صلح: صلح کے دشمن ۱۳

گمراہي: گمراہی کے اسباب ۹، ۱٤

نافرماني: نافرمانی کے اثرات ۱۰

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۱، ۲، ۱٤ ;مومنین کے دشمن ۸، ۱۱

فَإِن زَلَلْتُمْ مِّن بَعْدِ مَا جَاءتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲۰۹)

پھر اگر کھلی نشانیوں کے آجانے کے بعد لغزش پیدا ہوجائے تو یاد رکھو کہ خدا سب پر غالب ہے اور صاحب حکمت ہے_

۱_ ان لوگوں کو خدا نے دھمکی دی ہے جو اتمام حجت (روشن دلیلوں) کے بعد بھی اسلامی معاشرے میں تفرقہ اور اختلاف پھیلاتے ہیں_ یا ایها الذین آمنوا ادخلوا فى السلم کافة و لاتتبعوا خطوات الشیطان ... فان زللتم من بعد ما جائتکم البینات فاعلموا ان الله عزیز حکیم

۲_ الہی تعلیمات کی عظمت و سربلندی_* فان زللتم من بعد

"زلل"کے معنی سقوط (گرنے) کے ہیں اور سقوط عموما ایسی جگہوں پر استعمال ہوتا ہے جہاں کوئي چیز اونچی جگہ سے گرے_

۳_ شیطان کی پیروی ، لغزش اور انحراف ہے_ولاتتبعوا خطوات الشیطان ... فان زللتم

٤_ خدا تعالی نے مومنین کی ہدایت اور ان کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کی خاطر روشن دلیلیں بھیجی ہیں_ ادخلوا فى السلم کافة ... و لاتتبعوا ... فان زللتم من بعد ما جائتکم البینات

۵_ علم حاصل ہوجانے کے بعد لغزش قابل قبول نہیں ہے_و لا تتبعوا ... فان زللتم من بعد ما جائتکم البینات

٦_قانون جان لینے کے بعد انسان کی ذمہ داری ہے کہ اس پر عمل کرے_فان زللتم من بعد ما جائتکم البینات

مذکورہ بالا مطلب میں "بینات" سے قوانین مراد لیئے گئے ہیں_

۷_ معاشرے میں اتحاد قائم کرنے کی زیادہ ذمہ داری علماء پر عائد ہوتی ہے_* من بعد ما جائتکم البینات

کیونکہ خدا کی آیات و بینات کو سمجھنا زیادہ تر دینی علماء سے مربوط ہے اور عموما دینی معاشرے میں زیادہ تر اختلافات انکی طرف پلٹتےہیں اس لحاظ سے مذکورہ بالا آیت کی زیادہ توجہ علماء پر ہے_

۸_ خداوند عالم، عزیز (غلبہ والا) اور حکیم ہے_ فاعلموا ان الله عزیز حکیم

۹_ احکام کے بیان کرنے اور روشن دلیلیں بھیجنے کے بعد خطاکاروں کو سزا دینا خدا کی حکمت کا تقاضا ہے_
فان زللتم من بعد ما جائتکم البینات ... ان الله عزیز حکیم

۱۰_ خداوند متعال کے ارادہ کے پورا ہونے میں کوئی بھی طاقت مانع نہیں بن سکتي_ فان زللتم ... ان الله عزیز حکیم کیونکہ عزیز کے معنی غلبے والا اور نا قابل شکست ہونے کے ہیں _

۱۱_ شیطان کی پیروی کرنا اور تفرقہ ایجاد کرنا، خداوند عالم اور اس کے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا_
ادخلوا فی السلم کافة و لاتتبعوا ... فان زللتم ... ان الله عزیز حکیم یہ مطلب گزشتہ مطلب کی وضاحت کی روشنی میں ہے_

۱۲_ خداوند متعال کے عزیز ہونے اور اس کی حکمت کے بارے میں آگاہي، اسکی اطاعت کرنے اور شیطان کی پیروی سے اجتناب کا موجب بنتی ہے_ ادخلوا فی السلم ...و لاتتبعوا ... ان الله عزیز حکیم

۱۳_ خدا تعالی کے فرامین کی نافرمانی اور انحراف اس کے عزت بخش اور حکیمانہ فرامین کا انکار ہے* فان زللتم ... فان الله عزیز حکیم احتمال ہے کہ احکام کی رعایت کا حکم دینے کے بعد"عزیز" اور" حکیم" کا لانا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو کہ احکام الہی حکیمانہ اور عزت بخش ہیں _

اتحاد: اتحاد کی اہمیت ٤، ٧; اتحاد کے اسباب ٤، ٧

اتمام حجت: ۱

اختلاف: اختلاف کی سزا ۱;اختلاف کے اسباب ۱۱

اسماء و صفات: حکیم ۸، عزیز ۸

اطاعت: شیطان کی اطاعت ۳، ۱۱

الله تعالى: الله تعالى کا ارادہ ١٠; الله تعالى کا محیط ہونا ١٠; الله تعالى کی برہان ٤; الله تعالى کی تعلیمات ٢; الله تعالى کی حکمت ٩، ١٢; الله تعالى کی دھمکی ١; الله تعالى کی عزت ١٢; الله تعالى کے اوامر ١٣

انسان: انسان کی ذمہ داری ٦

سر تسلیم خم کرنا: سر تسلیم کرنے کے اسباب ١٢

شیطان: شیطان سے منہ پھیرنا ١٢

علم: علم اور سزا ٩; علم اور عمل ٥، ٦، ١٢; علم اور شرعی فریضہ ٦، ١٢

علماء: علماء کی ذمہ داری ٧

فقہی قواعد: ٩

گمراہي: علم کے باوجود گمراہي ٥; گمراہی کے اسباب ٣

گناہ گار: گناہگاروں کی سزا ٩

نافرماني: نافرمانی کے اثرات ١٣

ہدایت: ہدایت کے اسباب ٤ ; ہدایت کے موانع ٣

هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن يَأْتِيَهُمُ اللّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلآئِكَةُ وَقُضِيَ الأَمْرُ وَإِلَى اللّهِ تُرْجَعُ الأمُورُ (٢١٠)

یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ابر کے سایہ کے پیچھے عذاب خدا یا ملائکہ آجائیں اور ہر امر کا فیصلہ ہو جائے اور سارے امور کی بازگشت تو خدا ہی کی طرف ہے _

١_ احکام خدا کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنا اور شیطان کي پیروی کرنا عذاب خدا کا موجب ہے_

ادخلوا فى السلم كافة ... ھل ينظرون الا ان ياتيھم الله فى ظلل اس آيت ميں "ان ياتيھم الله "كا جملہ، سابقہ آيت ميں موجود" فان الله عزيز حكيم" كے قرينے سے عذاب الٰہی سے كنايہ ہے_

٢_ بعض لوگ اس وقت تك سر تسليم خم نہيں كرتے اور نہ ہى ايمان لاتے ہيں جب تك عذاب خدا نازل نہ ہوجائے_ ھل ينظرون الا ان ياتيھم الله فى ظلل من الغمام

٣_ ظالموں اور سركشوں پر عذاب خدا كے نزول كا ايك ذريعہ بادل ہيں_ ان ياتيھم الله فى ظلل من الغمام

٤_ سركشوں پر عذاب الہى اسكى رحمت كے قالب ميں_ ھل ينظرون الا ان ياتيھم الله فى ظلل من الغمام

اس بات كے پيش نظر كہ بادل خدا كى رحمت كا مظہرہيں ليكن اس آيت ميں بادلوں كا ذكر عذاب خدا كے وسيلے كے طور پر ہوا ہے_

٥_ ملائكہ عذاب الہى كے نازل كرنے والے ہيں_ ان ياتيھم الله فى ظلل من الغمام و الملائكة

٦_ بعض لوگ الله تعالى كے سامنے سر تسليم خم كرنے كيلئے خدا تعالى اور ملائكہ كى آمد كے منتظر ہيں_

ھل ينظرون الا ان ياتيھم الله فى ظلل من الغمام و الملائكة و قضى الامر اس صورت ميں كہ جملہ "ھل ينظرون" عذاب كى دھمكى نہ ہو بلكہ ايك حقيقت كا بيان ہو كہ لوگوں نے الله تعالى اور ملائكہ سے بے جا توقع وابستہ كى ہوئي ہے_

٧_ عذاب كى نشانياں ديكھ كر اور وقت گزرجانے كے بعد خداوند متعال كے آگے سر تسليم خم كرنا بے فائدہ ہے_

ھل ينظرون الا ان ياتيھم ... و قضى الامر

٨_ قيامت كے دن ايمان اور اطاعت كا اظہار بے سود ہوگا*_ و قضى الامر

اس صورت ميں كہ ملائكہ اور عذاب آنے كا مطلب، قيامت كے دن ان كا نزول ہو_

٩_ تمام امور كا آغاز و انجام پروردگار عالم كى طرف سے ہے_ و الى الله ترجع الامور

كيونكہ "رجع" كے معنى وہيں پر لوٹنے كے ہيں جہاں سے آغاز ہوا ہو_

۱۰_ اگر انسان کے مدّنظر یہ رہے کہ تمام چیزوں کو خدا کی طرف لوٹنا ہے تو اس کے لئے خدا کی اطاعت اور شیطان کی پیروی سے اجتناب کرنے کے اسباب فراہم ہوجاتے ہیں_و لا تتبعوا خطوات ... و الی الله ترجع الامور

۱۱_ خداوند متعال نے ان لوگوں کو خبردار کیا ہے جو قوانین الہی کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے اور شیطان کی پیروی کرتے ہیں_و لا تتبعوا خطوات ... هل ینظرون الا ان یاتیهم ... و الی الله ترجع الامور

۱۲_ بعض لوگوں نے اللہ تعالی اور ملائکہ کو دیکھنے کی غلط توقعات وابستہ کرر کھی ہیں_هل ینظرون الا ان یاتیهم ... والملائکه

اجتماعی و معاشرتی گروہ:۲، ۲،۶ ۱

اطاعت: شیطان کی اطاعت ۱، ۱۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی دھمکیاں ۱۱; اللہ تعالی کی طرف بازگشت ۱۰; اللہ تعالی کی طرف رجوع ۹

امور کا انجام: ۹

امور کا مبدا: ۹

ایمان: ایمان کے اسباب ۲; ایمان کے مواقع ۷، ۸ بے جا توقعات: ۱۲

خلقت: نظام خلقت ۹

سر تسلیم خم کرنا: سر تسلیم خم کرنے کا پیش خیمہ ۶، ۱۰; سر تسلیم خم کرنے کی اہمیت ۷; سر تسلیم خم کرنے کے اسباب ۲

شیطان: شیطان سے منہ پھرنا ۱۰

عذاب: عذاب رحمت کے ساتھ ٤ ;عذاب کے بادل ۳; عذاب کے ذرائع ۳; عذاب کے موجبات ۱ ;نزول عذاب ۲، ۳، ۵;

علم: علم و عمل کا رابطہ ۱۰

قیامت: قیامت میں ایمان ۸; قیامت میں سر تسلیم خم کرنا ۸

ملائکہ: ملائکہ کا نزول ٦;ملائکہ کی رسالت ٥

نافرماني: نافرمانی کی سزا ١ ،٣، ٤، ١١

نیک عمل: نیک عمل کا پیش خیمہ ١٠

سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُم مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءتْهُ فَإِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (٢١١)

ذرا بنی اسرائیل سے پوچھئے کہ ہم نے انہیں کس قدر نعمتیں عطا کی ہیں_ اور جو شخص بھی نعمتوں کے آجانے کے بعد انہیں تبدیل کردے گا وہ یاد رکھے کہ خدا کا عذاب بہت شدید ہوتا ہے_

١_ خداوند متعال کی طرف سے روشن دلائل اور معجزات دکھائے جانے کے باوجود بنی اسرائیل نے نافرمانی اور انحراف کیا_ کم آتیناهم من اية بينة و من يبدل نعمة الله

٢_ بنی اسرائیل کا انجا مسلمانوں کیلئے باعث عبرت ہونا چاہیئے_ يا ايها الذين امنوا ادخلوا فى السلم كافة ... سل بن اسرائيل ایسا معلوم ہوتاہے کہ خداوند عالم کا بنی اسرائیل کے بارے میں تحقیق کا حکم دینے کا مقصد ان کے انجام سے عبرت حاصل کرنا ہے_

٣_ گذشتہ امتوں کے بارے میں تحقیق اور انکی تاریخ سے سبق سیکھنا ضروری ہے_ سل بن اسرائيل كم آتيناهم ... فان الله شديد العقاب

٤_ خدا تعالی نے بنی اسرائیل کیلئے واضح نشانیاں اوروافر معجزے بھیجے ہیں_ كم آتيناهم من اية بينة

٥_ اللہ تعالی کی سنتیں اور تاریخ کے قوانین ہمیشہ جاری رہتے ہیں_

سل بن اسرائیل کم اتیناهم من آیة بینة

سوال اور جستجو کا حکم اس لئے ہے تا کہ بیداری اور توجہ کا باعث بنے کہ بنی اسرائیل پر جو گزرچکا ہے اگر مومنین بھی وہی کام کریں جو انہوں نے کیئے تو مومنین کو بھی ان جیسی ہی سزا بھگتناپڑے گي_ حقیقت میں یہ سنت الہی اور اس کے جاری و ساری ابدی اصولوں کا بیان ہے_

٦_ دین خدا میں تفرقہ اور تحریف کرنے والوں اور عذاب الہی کا شکار ہونے والوں کا واضح مصداق بنی اسرائیل ہیں _ادخلوا فی السلم کافة ... فان زللتم من بعد ما ... سل بن اسرائیل کم اتیناهم من آیة بینة

کیونکہ"سلم"(خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور اسلامی معاشرے کا اتحاد) میں داخل ہونے کے امر اور شیطان کی پیروی سے روکنے کے بعد بنی اسرائیل کو نمونے کے طور پر ذکر کیا گیا ہے_

٧_ خداوند متعال کے احکام اور معجزات اسکی نعمتوں میں سے ہیں_اتیناهم من آیة بینة و من یبدل نعمة الله

٨_ خداوند متعال کی نشانیاں آنے کے بعد ان سے انحراف کرنا شدید عذاب کا موجب ہے_و من یبدل نعمة الله ... فان الله شدید العقاب

٩_ خداوند عالم سخت عذاب دینے والا ہے_فان الله شدید العقاب

١٠_ خداتعالی کے دین اور اس کی روشن نشانیوں میں تبدیلی اور تحریف کرنے والے سخت عذاب کے مستحق ہیں_ و من یبدل نعمة الله ... فان الله شدید العقاب

الہی نعمتوں کا واضح اور مورد نظر مصداق یہاں پر خدا کا دین اور اسکی نشانیاں ہیں اور تبدیلی سے مراد تحریف ہے_

١١_ خداتعالی کی نعمتوں کے مقابلے میں انسان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے_ و من یبدل نعمة الله ... فان الله شدید العقاب کفران نعمت پر شدید عذاب ، نعمت الہی کے مقابلے میں عظیم ذمہ داری پر دلالت کرتا ہے_

١٢_ علمائے دین پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے_

سل بن اسرائیل کم اتیناهم من ایة بینة کیونکہ تبدیلی اور تحریف انہی لوگوں سے ممکن ہے جو آیات الہی سے آگاہی رکھتے ہوں_

١٣_ نشانیوں کے آجانے اور اتمام حجت کے بعد نافرمانی اور سرکشی کیلئے کوئی بہانہ باقی نہیں رہتا_

کم اتیناهم من ایة بینة ... و من یبدل نعمة الله من بعد ما جائته

١٤_ دین میں تحریف اور تبدیلی کرنے والوں کو شدید عذاب میں بتلا کرنا الہی سنتوں میں سے ہے_

و من یبدل نعمة الله ... فان الله شدید العقاب

"من یبدل نعمة الله "عام ہے اور ان تمام لوگوں کو شامل ہے جو آیات الہی میں تحریف کرتے ہیں بالخصوص اس مطلب کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ دوسروں کو بنی اسرائیل جیسے تحریف کرنے والوں سے عبرت اور نصیحت لینی چاہیئے_

آیات خدا: ٤، ١٣ آیات خدا کی تحریف ١٠

اتمام حجت: ١٣

اختلاف: اختلاف کے عوامل ٦; دینی اختلاف ٦

اسماء و صفات: شدید العقاب ٩

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ٩; اللہ تعالی کی سنتیں ١٤; اللہ تعالی کی نعمتیں ٧، ١١ ;اللہ تعالی کے اوامر٧

انسان: انسان کی ذمہ داری ١١

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا انجام ٢;بنی اسرائیل کا تحریف کرنا ٦;بنی اسرائیل کی سزا ٦;بنی اسرائیل کی گمراہی ١;بنی اسرائیل کی نافرمانی ١;بنی اسرائیل میں معجزہ ١، ٤

تاریخ: تاریخ پر حاکم سنتیں ٥;تاریخ سے عبرت لینا ;٢، ٣ فلسفہ تاریخ ٢، ٥

تحریف کرنے والے: تحریف کرنے والوں کی سزا ١٠،١٤

تحقیق: تحقیق کی اہمیت ٣

دین:دین میں تحریف ٦، ١٠; دین میں تحریف کی سزا ١٤
عبرت: عبرت کے اسباب ٢، ٣
عذاب: اہل عذاب ٦، ١٠، ١٤; عذاب کے اسباب ٨، ١٤; عذاب کے مراتب٦، ٨، ١٠، ١٤;
علم: علم اور سزا ٨; علم اور شرعی ذمہ داری ١٢
علماء: علماء کی ذمہ داری ١٢
گذشتہ امتیں: گذشتہ امتیں اور ان کا انجام ٣
گمراهي: گمراہی کے اثرات ٨، گمراہی میں عذر ١٣
معجزہ: معجزہ کی نعمت ٧
معذرت خواهي: ١٣

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ الْحَيوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ اتَّقَواْ فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاء بِغَيْرِ حِسَابٍ (٢١٢)

اصل میں کافروں کے لئے زندگانی دنیا آراستہ کردی گئي ہے اور وہ صاحبان ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں حالانکہ قیامت کے دن متقی اورپرہیزگار افراد کا درجہ ان سے کہیں زیادہ بالاتر ہوگا اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے _

١_ کافروں کی نظر میں دنیاوی زندگی کی چمک دمک_ زين للذين كفروا الحيوة الدنيا

٢_ دنیاوی زندگی کی زیب و زینت نے کافروں کی نظروں سے اسکی حقیقت کو چھپا لیا ہے_

زين للذين كفروا الحيوة الدنيا

٣_ دنیاوی زندگی اور مادی اقدار کو سب کچھ سمجھ بیٹھنے کا اصلی سبب کفر ہے_ زين للذين كفروا الحيوة الدنيا

٤_ دنیا کے جلووں پر فریفتہ ہونا آیات خدا میں تحریف اور اس کی نعمتوں میں تبدیلی کے اسباب میں سے ہے_

و من يبدل ... زين للذين كفروا جملہ "زين ..."، جملہ "و من یبدل ..." کیلئے علت ہے_

٥_ دنیاوی زندگی پر فریفتہ ہونے اور اس کے ساتھ دل لگانے کی مذمت_ زين للذين كفروا الحيوة الدنيا

٦_ آیات اور نعمات خدا میں تحریف اور تبدیلی کفر ہے_ و من يبدل نعمة الله ... زين للذين كفروا

چونکہ "زین ..."، "من یبدل ..." کی علت اور غرض کو بیان کررہا ہے لہذا تحریف اور تبدیلی کرنے والے، کفار (الذین کفروا) کے مصادیق میں سے شمار ہونگے_

٧_ مومنین کا مذاق اڑانا دنیا داروں اور کافروں کی روش ہے_ زين للذين كفروا الحيوة الدنيا و يسخرون من الذين امنوا

فعل مضارع "یسخرون" استمرار اور پر دلالت کرتا ہے مذکورہ بالا عبارت میں اس کے لئے "روش" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے_

٨_ کفار کے نزدیک کسی کو با شخصیت سمجھنے کا معیار، اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے_

زين للذين ... و يسخرون من الذين امنوا چونکہ کفّار دنیا پر فریفتہ ہیں، لہذا جو بھی دنیا کے مال و منال سے تہی دست ہو جیسا کہ صدر اسلام کے اکثر مسلمان تھے، ان کی نظر میں حقیر ہے_

٩_ مومنین کا مذاق اڑانے کی مذمت_ و يسخرون من الذين امنوا

١٠_ صدر اسلام کے مسلمانوں کا فقر و فاقہ اور مال و دولت کا کفّار کے یہاں تمرکز_* زين للذين كفروا ... و يسخرون ... و الله يرزق کافروں کی نظر میں دنیا کا جلوہ، مومنین کا مذاق اڑانا، خدا کا مومنین کو قیامت کے دن برتری کا وعدہ دینا اور ان کو بے حساب نعمتوں سے مالا مال کرنا مذکورہ بالا مطلب کی دلیلیں ہیں_

۱۱_ ایمان، انسان کو دنیا پر فریفتہ ہونے، اس سے دل لگانے اور اسے زندگی کا اصلی ترین سرمایہ سمجھنے سے روکتا ہے_
زين للذين كفروا الحيوة الدنيا "زین للذین ..." کا مفہوم یہ ہے کہ دنیاوی زندگی کا زرق و برق مومنین کے دلوں میں طمع اور فریب ایجاد نہیں کرسکتا_

۱۲_ اہل تقوي مومنین قیامت کے دن کفار سے بلند مقام پر ہوں گے_ و الذين اتقوا فوقهم يوم القيمة

۱۳_ قیامت، متقین کی کفار پر برتری و فضیلت اور حقیقی اقدار کے ظاہر ہونے کا دن ہے_ و الذين اتقوا فوقهم يوم القيمة کیونکہ باتقوي مومنین حقیقی معنوں میں اس دنیا میں بھی برتری رکھتے ہیں لہذا قیامت کا دن اس برتری کے ظاہر ہونے کا مقام ہوگا_

۱٤_ افراد کی حقیقی قدر و قیمت کا معیار تقوي ہے_ و الذين اتقوا فوقهم يوم القيمة

۱٥_ آخرت میں دنیا پرستوں اور کافروں کا پست مقام_ و الذين اتقوا فوقهم يوم القيمة

۱٦_ تقوي قیامت کے دن اعلي مقام پانے کا سبب ہے_ و الذين اتقوا فوقهم يوم القيمة

۱۷_ مومنین کو قیامت کے دن برتری دینے کا وعدہ الہي، انہیں کفار کے تمسخر کے مقابلے میں تسلی دینے اور ثابت قدم رکھنے کا عامل ہے_ و الذين اتقوا فوقهم يوم القيمة ایسا معلوم ہوتا ہے کفار کی طرف سے اہل تقوی کے تمسخر کے ذکر کے بعد "الذین اتقوا ..." کا جملہ اہل تقوی کی تسلی کیلئے ہے_

۱۸_ ایمان و تقوي کا ساتھ ہونا قیامت کے دن برتری اور فضیلت کا موجب بنے گا_
و يسخرون من الذين امنوا و الذين اتقوا فوقهم يوم القيمة "الذین آمنوا" کی جگہ "والذین اتقوا ..." کا لانا یہ سمجھانے کے لیئے ہے کہ ایمان کے ساتھ تقوي بھی ضروری ہے_

۱۹_ صاحبان تقوي مومنین آخرت میں خداوند عالم کے بے حد و حساب رزق سے بہرہ مند ہونگے_
و الذين اتقوا ... و الله يرزق من يشاء بغير حساب یہاں پر "بغیر حساب" کا لفظ ممکن ہے رزق کی کثرت و فراوانی اور اس کے لامتناہی ہونے

سے کنایہ ہو_

٢٠_ خدا تعالى جسے چاہے گا بے حساب اور فراواں رزق عطا فرمائے گا_ و اللہ يرزق من يشاء بغير حساب

٢١_ روزى دينے كے بارے ميں خدا تعالى كى مشيت كے سامنے كسى قسم كا كوئي اور ارادہ ركاوٹ نہيں ہوسكتا_
و اللہ يرزق من يشاء

٢٢_ خداوند عالم باتقوي مومنين كو ايسے ذرائع سے روزى عطا كرے گا جن كا انہيں وہم و گمان تك نہ ہوگا_
و الذين اتقوا ... و اللہ يرزق من يشاء بغير حساب

ممكن ہے كہ "بغير حساب" كے معنى ايسے ذرائع كے ہوں جو ناقابل تصور ہيں يعنى ايسے ذرائع جو عام اندازوں كے مطابق وہم و گمان ميں نہ آتے ہوں_

آيات خدا: آيات خدا كى تحريف ٤، ٦

اسلام: صدر اسلام كى تاريخ ١٠

اطمينان: اطمينان و عوامل ١٧

اللہ تعالى: اللہ تعالى كا وعدہ ١٧; اللہ تعالى كى روزى ٢١،٢٠، ٢٢;اللہ تعالى كى مشيت ٢٠، ٢١; اللہ تعالى كى نعمتيں ٤، ٦

ايمان: ايمان اور عمل ٤، ١٨; ايمان كے اثرات ١٨; ايمان كے انفرادى اثرات ١١

تربيت: تربيت كا طريقہ ١٧

تقوي: تقوي كا اجر ١٩; تقوي كى اہميت ١٤ ;تقوي كے اثرات ٨،١٦ ١١

دنيا: دنياوى وسائل ٨

دنيا پرستي: دنيا پرستى كا پيش خيمہ ٣; دنياپرستى كى سرزنش ٥; دنياپرستى كے اثرات ٤، ٧; دنياپرستى كے موانع ١١

رشد وترقي: رشد و ترقی کے اسباب و عوامل ١٦، ١٨
زندگي: دنیاوی زندگی ١، ٢، ٣
زينت: دنیاوی زینت ٢، ١
قدر و قيمت: قدر و قیمت کا معیار ٨، ١٤
قدر و قيمت کا اندازه لگانا: قدر و قیمت کا اندازه لگانے کا معیار ٨
قيامت: قیامت میں اقدار ١٣؛ قیامت میں حقائق کا ظہور ١٣؛ قیامت میں دنیاپرست افراد ١٥؛ قیامت میں کفار ١٢، ١٣، ١٥، ١٧؛ قیامت میں مومنین ١٢، ١٧، ١٨، ١٩؛ متقین قیامت میں ١٢، ١٣، ١٦، ١٨
كفار: کفار کا برتاؤ ٧؛ کفار کی ثروتمندی ١٠؛ کفار کی دنیا پرستی ١، ٢؛ کفار کے ہاں قدر و قیمت ٨
كفر: کفر کے اثرات ٣؛ کفر کے موارد ٦
گمراهي: گمراہی کا پیش خیمہ ٢؛ گمراہی کے عوامل ٤
ماديات: مادیات کی اہمیت ٣
متقين: متقین کے فضائل ١٢
مذاق اڑانا: مذاق اڑانے کی سرزنش ٩
مومنين: صدر اسلام کے مومنین ١٠؛ متقی مومنین ٢٢؛ مومنین کا تمسخر ٧، ٩، ١٧؛ مومنین کا فقر ١٠؛ مومنین کو تسلی ١٧؛ مومنین کی روزی ٢٢؛ مومنین کے فضائل ١٢
هدايت: ہدایت کے موانع ٢

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُواْ فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلاَّ الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَاءتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ لِمَا اخْتَلَفُواْ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللّهُ يَهْدِي مَن يَشَاء إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (٢١٣)

(فطری اعتبار سے) سارے انسان ایک قوم تھے_ پھر اللہ نے بشارت دینے والے اورڈرانے والے انبیاء بھیجے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی تا کہ لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کریں اور اصل اختلاف انھیں لوگوں نے کیا ہے جنھیں کتاب مل گئی ہے اور ان پر آیات واضح ہو گئیں صرف بغاوت اور تعدی کی بنا پر_ تو خدا نے ایمان والوں کو ہدایت دے دی اور انھوں نے اختلافات میں حکم الہی سے حق دریافت کر لیا اور وہ تو جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دے دیتا ہے_

۱_ ابتدائي معاشرہ میں انسانوں کی وحدت و یگانگت_ کان الناس امة واحدة

۲_ آغاز خلقت سے ہی انسان اجتماعی زندگی کا مظہر ہے_ کان الناس امة واحدة

"امة" ایسی جماعت کو کہا جاتا ہے جو مشترک ہدف رکھتی ہو اور اس کا لازمہ اجتماعی زندگی گذارنا ہے_

۳_ ابتدائی دور کے انسان افکار و خیالات اور تمایلات و اعتقادات میں یکساں تھے_* کان الناس امة واحدة

"امۃ واحدۃ"ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ اس کے افراد اپنے افکار میں یکساں ہوں اور ایک جیسے رجحانات رکھتے ہوں_

٤_ ابتدائی معاشروں کے مفادات میں تضاد نہیں تھا_* کان الناس امة واحدة

یہ اس بات کے پیش نظر ہے کہ عموماً لوگوں میں اختلاف ان کے مفادات کے ایک دوسرے سے ٹکراؤ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور ابتدائی معاشروں کی وحدت سے معلوم ہوتا ہے کہ باہمی مفادات کے لحاظ سے ان میں کوئی اختلاف و تضاد نہیں پایا جاتا تھا_

٥_ ابتدائی انسان بلوغ فکری سے عاری اور علم و آگاہی کے لحاظ سے ابتدائی سطح کے تھے*_ کان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين خداوند عالم نے انسانی معاشرے کی ابتدائی تشکیل کے وقت ان کی طرف نبی نہیں بھیجے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید ابتدائی معاشرے رشد اور سطح فکری کے لحاظ سے اس قابل نہ تھے کہ ان کی طرف نبی یا رسول بھیجا جائے_

٦_ ابتدائے خلقت کے معاشروں کے درمیان اختلافات کے پیدا ہونے تک ان میں نبی نہیں بھیجے گئے_ كان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين ... ليحكم ... فيما اختلفوا یہاں پر" لیحکم بین الناس فیما اختلفوا" کا جملہ اس حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ ابتدائی معاشروں کے درمیان اختلافات پیدا ہونے سے پہلے کوئی نبی نہیں بھیجا گیا_

٧_ جب ابتدائی معاشروں کے درمیان اختلاف ظاہر ہوا تو خداوند متعال کی طرف سے نبی بھیجے گئے_ كان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين ... ليحكم ... فيما اختلفوا فيه "لیحکم ..."کا جملہ دلالت کرتا ہے کہ جب ابتدائی معاشروں کے درمیان اختلافات ظاہر ہوئے تو ان کی طرف انبیاء بھیجے گئے نہ کہ اس سے پہلے_ لہذا "کان الناس ..."کے بعد "فاختلفوا" کا جملہ مقدر ہوگا_

٨_ ابتدائے خلقت کے انسانوں کی تاریخ زندگی میں بعثت انبیاء (ع) ایک نقطہ عطوفت و رحمت_

كان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين مبشرين

۹_ بشارت و انذار انبیاء (ع) کے اہم فرائض میں سے ہے_ فبعث الله النبيين مبشرين و منذرين

۱۰_ تاریخ کا رخ بدلنے میں اہم ترین کردار انبیاء (ع) کا ہے_ فبعث الله النبيين ... و ما اختلف فيه الا ... من بعد ما جائتهم البينات جملہ "وما اختلف فيه" معاشروں کے تغیر و تحول پر دلالت کرتا ہے کہ جس کا باعث بعض لوگوں کا انبیاء (ع) کے مقابلے میں سر اٹھانا تھا_

۱۱_ انسانی معاشرے اپنے اختلافات کے حل (معاشرے کی ہدایت) کیلئے انبیاء (ع) کی بعثت کے محتاج ہیں_
فبعث الله النبيين ... ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه

۱۲_ انسانوں کی ہدایت اور تبلیغ کیلئے انبیاء (ع) کے مؤثر عملی طریقے بشارت اور انذار ہیں_ فبعث الله النبيين مبشرين و منذرين

۱۳_ حکومت، لوگوں کے درمیان فیصلہ اور ان کے اختلافات کا حل کرنا، بعثت انبیاء (ع) اور آسمانی کتب کے نزول کے اہداف میں سے ہیں_ و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس

۱٤_ انبیاء (ع) کا الہی قوانین کی حدود میں عدل و انصاف قائم کرنا_ و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس
یہ اس صورت میں ہے کہ "لیحکم" کی ضمیر "الکتاب" کی طرف لوٹے_

۱۵_ آسمانی کتابوں کے مطالب اور مضامین برحق ہیں_ و انزل معهم الكتاب بالحق
یہ اس صورت میں ہے کہ "بالحق" جار و مجرور عامل مقدر کے متعلق اور "الکتاب" کے لئے حال ہو یعنی ایسی کتاب جو حق کے ساتھ ہے_

۱٦_ حق کو باطل سے پہچاننے اور صحیح قضاوت و فیصلے کا معیار آسمانی کتابیں ہیں_ و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس

۱۷_ آسمانی کتابیں اپنے نزول کے مراحل میں باطل کی دست درازی اور تحریف سے محفوظ رہی

ہیں_و انزل معھم الکتاب بالحق یہ اس صورت میں ہے کہ"بالحق" "انزل" کے متعلق ہو_

١٨_ بشری معاشروں کو تشکیل دینا اور ان میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنا ، انبیاء (ع) اور ادیان الہی کے اہداف میں سے ہے_ فبعث الله ... و انزل ... لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیه

١٩_ تمام انبیاء (ع) حق کی ترویج کرنے والے اور ایک ہی نظام اور ہدف رکھتے ہیں_
فبعث الله النبیین مبشرین و منذرین و انزل معھم الکتاب بالحق

٢٠_ انسانیت کیلئے سب سے پہلی قانون ساز ہستی خدائے ذوالجلال کی ہے_ فبعث الله ... و انزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس "فبعث الله" کی "فائ" سے پتہ چلتا ہے کہ بشری معاشروں میں جب اختلاف پیدا ہوگیا تو اس کی وجہ سے قانون کی ضرورت محسوس ہوئي لہذا خداوند عالم نے کتاب کو (قانون کے طورپر) اور انبیاء (ع) کو (قانون کے مجری اور نافذ کرنے والے کے طورپر) بھیجا_

٢١_ الہی قوانین کے ذریعے انسان لوگوں کے درمیان برحق فیصلہ کرسکتا ہے_و انزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس

٢٢_ انبیاء (ع) ، الہی قوانین کے ابلاغ کرنے والے اور اس کا نفاذ کرنے والے ہیں_ فبعث الله النبیین مبشرین ... لیحکم بین الناس اس چیز کے پیش نظر کہ" لیحکم"کا فاعل خداوند متعال ہو کہ درحقیقت حکومت اسی کی ہے اور انبیاء (ع) تو صرف اس کے قوانین کا نفاذ کرنے والے ہیں_

٢٣_ انسانی معاشرے کیلئے قانون اور حکومت کی ضرورت ہے_و انزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس

٢٤_ لوگوں کی معاشرتی زندگی میں اختلاف پیدا ہونا طبیعی بات ہے_ لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیه

٢٥_ لوگوں کی مشکلات اور تعلیمات انبیائ(ع) کے درمیان گہرا رابطہ ہے_
و انزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیه

۲۶_ انبیاء (ع) کے بھیجے جانے کے بعد، معاشروں میں دینی اختلافات علمائے دین کی طرف سے ظاہر ہوتے ہیں_

و ما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جائتهم "الذین اوتوہ"(جنہیں کتاب دی گئي) سے مراد علمائے دین ہیں

۲۷_ انبیاء (ع) کی بعثت اور ابتدائي سطح کے اختلافات حل ہونے کے بعد معاشرے میں نئے اختلافات (دینی اختلافات) پیدا ہوتے ہیں_ ليحكم ... و ما اختلف فيه الا الذين اوتوه

۲۸_ علمائے دین کا انحراف و سرکشی اور ظلم (بغاوت) انبیاء (ع) کے اہداف (لوگوں کو دین حق کی بنیاد پر متحد کرنا)کے تحقق پذیر ہونے میں بنیادی رکاوٹ ہے_و ما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جائتهم البينات بغيا بينهم

۲۹_ خداوند عالم نے ان لوگوں کی شدید مذمت کی ہے جو حق کے واضح ہونے کے بعد حسادت اور حدود سے تجاوز کی وجہ سے اس میں اختلاف کرتے ہیں_و ما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جائتهم البينات بغيا بينهم

"بغي" لغت میں حدود سے تجاوز اور حسد کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے_

۳۰_ خداوند عالم کی واضح اور روشن دلیلوں نے علمائے دین پر حجت تمام کردی اور ہر قسم کے عذر کے دروازے بھی بند کردیئے ہیں_و ما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جائتهم البينات

۳۱_ آسمانی کتابوں سے آگاہی رکھنے والے علماء ہی نے فقط اس میں اختلاف کیا ہے_و ما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جائتهم البينات

۳۲_ نا اہل علماء کا حسد اور خودخواہی دینی اختلافات کی جڑ ہے_و ما اختلف ... بغيا بينهم

۳۳_ آسمانی کتابیں خدا تعالی کی واضح اور روشن دلیلیں ہیں_و انزل معهم الكتاب ... من بعد ما جائتهم البينات

ظاہراً "بینات"(روشن دلیلوں) سے مراد آسمانی کتابیں ہیں_

۳٤_ علماء کی ذمہ داری بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے نیز کسی معاشرے کی ہدایت کرنے یا اس میں گمراہی پھیلانے میں ان کا کردار کلیدی نوعیت کا ہوتاہے_و ما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ ... بغیا بینھم

۳٥_ دینی اختلافات کے وقت خداوند عالم مومنین کو ہدایت کرتاہے_فھدی اللہ الذین امنوا

۳٦_دین کی حقانیت کے صحیح ادراک اوراس کی پہچان کیلئے خداوندکریم مومنین کی ہدایت کرتاہے_

فھدی اللہ الذین امنوا لما اختلفوا فیہ من الحق "من الحق"میں "من".بیانیہ ہے جو "لما اختلفوا" میں موجود"ما"کی تشریح کر رہا ہے یعنی خداوند متعال نے مومنین کي" حق"کی طرف رہنمائی کی جس میں انہوں نے اختلاف کیا تھا_

۳۷_ خداوند عالم کی ذات ہدایت کا سرچشمہ ہے_فھدی اللہ الذین امنوا ...واللہ یھدی من یشاء

۳۸_ حسد اور سرکشی (بغاوت) کا موجود ہونا، بینات اورہدایت الہی کے قبول کرنے میں رکاوٹ ہے_

و ما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ ...بغیا"بغیا" (بغاوت و سرکشي) "ما اختلف" کیلئے "مفعول لاجلہ" ہے یعنی حق و ہدایت کو قبول نہ کرنے کی وجہ ان کا حسد و سرکشی ہے_

۳۹_ انسان ہمیشہ خدا تعالی کی ہدایت کا محتاج ہے_و اللہ یھدی من یشاء

خدا کی طرف سے مومنین کی راہنمائی باوجود اسکے کہ ہدایت پا چکے ہیں اس بات کی حکایت کرتی ہے کہ انسان ہمیشہ خدا وند متعال کی ہدایت کا محتاج ہے_

٤٠_ انسانی معاشروں میں موجود اختلافات کا صحیح حل آسمانی کتابیں ہی پیش کرسکتی ہیں_و انزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ

٤١_ ایمان خدا کی خاص ہدایت کا باعث بنتاہے_فھدی اللہ الذین امنوا

کیونکہ ایمان خودہدایت ہے لہذا دوبارہ مومنین کو ہدایت کرنے سے مراد خاص ہدایت ہوگي_

٤۲_ انبیاء (ع) کی بعثت اور آسمانی کتابوں کے بھیجنے کا

مقصد لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرنا ہے_فبعث الله ... و الله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

٤٣_ خداوند عالم جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرماتا ہے_و الله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

٤٤_ جب دینی اختلافات پیدا ہوں تو خدا تعالی مؤمنین کیلئے خاص ہدایت فرماتا ہے_

و ما اختلف فیه الا الذین ... و الله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

٤٥_ حضرت نوح (ص) سے پہلے لوگ امت واحدہ تھے جو (انبیاء (ع) کی رہنمائی کے بغیر) اپنی فطرت پر زندگی بسر کر رہے تھے_کان الناس امة واحدة امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں: "کانوا قبل نوح امة واحدة علی فطرة الله لامهتدین و لاضلالا "فبعث الله النبیین" "یعنی حضرت نوح (ع) سے پہلے لوگ فطرت خدا پر عمل پیرا تھے اور امت واحدہ تھے نہ وہ ہدایت یافتہ تھے اور نہ ہی گمراہ پس خدا تعالی نے انبیاء (ع) کو مبعوث فرمایا"_

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں کا نزول ١٧; آسمانی کتابوں کی تحریف ١٧ ;آسمانی کتابوں کی حقانیت ١٥ ;آسمانی کتابوں کے اہداف ١٣، ١٦، ٣٣، ٤٠، ٤٢

آیات خدا: ٣٣

اتحاد: اتحاد کے عوامل ١٣، ١١، ١٨، ٢٨، ٤٠، ٤٤

اتمام حجت: ٣٠

احکام: احکام کی تشریع ٢٠

اختلاف: اختلاف کی اصلاح ١١، ١٣، ٤٠ ;اختلاف کے اثرات ٧; اختلاف کے عوامل ٢٤، ٢٦، ٢٩، ٣١، ٣٢ ;دینی اختلاف ٢٦، ٢٧، ٣١، ٣٥، ٤٤

ادیان: ادیان کی تاریخ ٣، ٦، ٧، ٤٥ ;ادیان کے اہداف ١٨; ادیان میں ہم آہنگی ١٩

امت واحدہ: ٤٥

---

١) مجمع البیان، ج ٢، ص ٥٤٣، نور الثقلین، ج ١ ص ٢٠٩ ح ٧٨٣ و ٧٨٤_

انبیاء (ع): انبیاء (ع) اور اصلاح معاشرہ ١١، ١٣، ١٨، ٢٥، ٢٨; انبیاء (ع) کا انذار ٩، ١٢; انبیاء (ع) کا بنیادی کردار ١٠; انبیاء (ع) کی بشارت ٩، ١٢; انبیاء (ع) کی بعثت ٧، ٨، ١١، ٢٧; انبیاء (ع) کی تبلیغ ١٢، ٢٢; انبیاء (ع) کی تعلیمات ١٩، ٢٥; انبیاء (ع) کی حکومت ١٣; انبیاء (ع) کی ذمہ داری ٩; انبیاء (ع) کی ذمہ داری کا دائرہ ١٤; انبیاء (ع) کی رسالت ٨، ١١، ١٣، ٢٢;انبیاء (ع) کی ہم آہنگی ١٩; انبیاء (ع) کے اہداف ٧، ١٣، ١٨، ١٩، ٢٢، ٢٨، ٤٢;انبیاء (ع) کے فیصلے ١٣، ١٤

انسان: انسانی ضروریات ١١، ٢٣، ٣٩;انسانی فطرت ٤٥

ایمان: ایمان کے اثرات ٤١

باطل: باطل کی تشخیص کا معیار ١٦

تاریخ: ادوار تاریخ ١، ٢، ٥، ٦، ٤٥ ;تاریخ کا آغاز ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨;تاریخ میں تغیرات اور تبدیلیاں ١٠ تاریخی دور: ٨، ١٠

تبلیغ: تبلیغ کا طریقہ کار ١٢

تربیت: تربیت کا طریقہ ١٢;تربیت میں ڈرانا دھمکانا ١٢

حسد: حسد کے اثرات ٢٩، ٣٢، ٣٨

حق: حق کی پہچان کا معیار ١٦

حق کو قبول کرنا: حق کو قبول کرنے کے موانع٣٨

حکومت: حکومت کی اہمیت ١٣، ٢٣

خدا تعالی: خدا تعالی کی حدود ١٤، ٢١; خدا تعالی کی مشیت ٤٣; خدا تعالی کی ہدایت ٣٥، ٣٦، ٣٧، ٣٩، ٤١، ٤٣، ٤٤

خودپسندي: خودپسندی کے اثرات ٣٢

روایت: ٤٥

سركشي: سركشی کے اثرات ۳۸
سماجی نظام: ۱۸، ۲۳ صراط مستقیم: ۴۲، ۴۳
ظلم: ظلم کے اثرات ۲۸
عدالتی نظام: ۱٤
علماء: علماء اور اختلاف ۲٦، ۲۸، ۲۹، ۳۱; علماء کا حسد ۲۹، ۳۲; علماء کا ظلم ۲۸; علماء کی خودپسندی ۳۲; علماء کی ذمہ داري ۳٤; علماء کی سرزنش ۲۹; علماء کی سرکشی ۲۸، ۲۹، ۳۲; علمائے دین ۳۰
قانون: قانون کی اہمیت ۲۳
قانون سازي: ۲۰
قضاوت: قضاوت کا معیار ۱٦، ۲۱
گمراہي: گمراہی کے عوامل ۳٤
معاشرہ: ابتدائي معاشرہ ۱، ٤، ٦، ۷; معاشرتی ترقی کے عوامل ۱۱، ۱۳; معاشرتی زوال کے عوامل ۲۸
معاشرتی تعلقات: ۲
مومنین: مومنین کی ہدایت ۳۵، ۳٦، ٤٤
ہدایت: خاص ہدایت ۳۵، ٤۱، ٤٤ ;ہدایت کا سرچشمہ ۳۷; ہدایت کی بنیاد ٤۱ ;ہدایت کے عوامل ۱۱، ۳٤، ۳۵، ۳٦، ٤۲ ;ہدایت کے موانع ۳۸

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّهِ قَرِيبٌ (٢١٤)

کیا تمھارا خیال ہے کہ تم آسانی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے جب کہ ابھی تمھارے سامنے سابق امتوں کی مثال پیش نہیں آئي جنھیں فقر وفاقہ اورپریشانیوں نے گھیر لیا اور اتنے جھٹکے دئے گئے کہ خود رسول اور ان کے ساتھیوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ آخر خدائي امداد کب آئے گی _ تو آگاہ ہوجاؤ کہ خدائي امداد بہت قریب ہے _

١_ جنت ان لوگوں کیلئے ہے جو آزمائش الہی کے مقابلے میں صابر ہیں _ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة

٢_ مشکلات اور سختیاں جھیلے بغیر جنت میں چلا جانا صرف خام خیالی ہے_ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة

٣_صرف ایمان، مصیبتیں جھیلے بغیر جنت میں جانے کیلئے کافی نہیں ہے_ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة

اس کے باوجود کہ یہ خطاب مومنین سے ہے جنت میں ان کے داخلے کو مصائب اور مشکلات سہنے کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے_

٤_ یہ نظریہ کہ صرف ایمان لانے سے معاشرے میں کوئي مشکل پیش نہیں آئے گی خام خیالی ہے_ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یاتکم کیونکہ مومنین کو یقینی طور پر جنت کا وعدہ دیا گیا ہے اور جنت میں داخلے کا لازمہ، خدا کی طرف سے آنے والی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر

کرنا ہے پس ایمانی معاشرہ قطعی طور پر مصائب اور مشکلات سے دوچار ہوگا_

۵_گذشتہ انبیاء (ع) کے پیروکار جنگ کی سختیوں اور مشکلات میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے تھے_

ام حسبتم ... مسّتهم الباساء و الضراء جنگ کی سختیوں، مصیبتوں اور مشکلات کو جھیلنے کے بعد خدا سے نصرت کی درخواست کرنا انبیاء (ع) اور مومنین کے صبر و استقامت کی دلیل ہے_

٦_ الہی سنتوں کے جاننے کا ایک منبع و ذریعہ تاریخ ہے_ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یاتکم مثل الذین

۷_ تمام امتوں کے لوگوں کو مصائب و مشکلات کے ساتھ آزمانا سنت الہی ہے_

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مسّتهم الباساء و الضراء

۸_ سابقہ امتوں کی سختیوں اور مصائب کو مدنظر رکھنا مومنین کیلئے مشکلات برداشت کرنے میں تسلی کا باعث ہے_

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یاتکم مثل الذین

۹_ سابقہ انبیاء (ع) اور انکی امتوں پر مسلسل مشکلات اور مصائب کی شدت سبب بنی کہ وہ خداوند عالم کی نصرت و مدد کے جلد آنے کی دعا کریں_مسّتهم الباساء و الضراء و زلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معه متی نصر الله

اس آیت میں جملہ "متی نصر اللہ" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نصرت الہی کے بارے میں وہ شک و تردید کا شکار تھے بلکہ مصائب کی شدت اور مشکلات کا تسلسل سبب بنا کہ وہ نصرت الہی کے جلدی آنے کی خواہش کرنے لگیں یا اس طرح سوچیں کہ خدا کی مدد میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیئے_

۱۰_ انبیاء (ع) اور مومنین جنگ کی مشکلات اور مصائب میں گھر جانے کے وقت نصرت الہی اور غیبی امداد پر ایمان رکھتے تھے اور اس کی امداد کے آنے کا انتظار کرتے تھے_حتی یقول الرسول والذین امنوا معه متی نصر الله

جملہ "متی نصر اللہ" جو کہ نصرت الہی کے وقت کے بارے میں سوال ہے اس حقیقت کو بیان کررہا ہے کہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں خداوند متعال کی مدد پر یقین رکھتے تھے اور اسکے

خواہش مند بھی تھے_

۱۱_ مشکلات و مصائب میں تمام امیدوں کا واحد مرکز خدا تعالی کی ذات اقدس ہے_ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب

۱۲_ یہ وعدہ الہی ہے کہ خدا تعالی انبیاء (ع) اور مومنین کی مدد کرے گا_ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب

۱۳_ جو مومنین مشکلات اور پریشانیوں میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کیلئے خداوند عالم کی امداد و نصرت کا وقت قریب ہے_ الا ان نصر اللہ قریب سابقہ جملوں "مستہم الباساء ..." کے قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ صابر مومنین کی مدد اور نصرت الہی کا وقت قریب ہے_

۱٤_ مومنین کا الہی امداد کی امید رکھنا انکے صبر و استقامت کا موجب بنتا ہے_ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب

مصائب اور مشکلات کی عین شدت کے وقت، خدا کی مدد کا طلب گار ہونا "متی نصر اللہ" اور پھر ان کے مقابلے میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا اس حقیقت کو بخوبی عیاں کرتا ہے کہ خدا کی مدد پر ایمان رکھنا مشکلات کے تحمل و برداشت کرنے میں کس قدر مؤثر اور اہم ہے_

۱۵_ مؤمنین کیلئے سختیاں برداشت کرنا ضروری ہے_ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یاتکم

۱٦_ مومنین کی تربیت کیلئے گذشتہ باایمان امتیں بہترین نمونہ ہیں_ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم

۱۷_ انسانوں کی تعمیر و ترقی میں مشکلات اور مصائب کا بنیادی کردار ہے_ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یاتکم

بہشت میں داخل ہونا کمال ہے اور مصائب و سختیاں جنت میں داخل ہونے میں مؤثر ہیں_

۱۸_ مصائب و مشکلات کے ذریعے آزمائش اور امتحان کے مرحلہ سے گذرنے کے لحاظ سے مؤمن امتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے_ ام حسبتم ... مثل الذین خلوا من قبلکم

۱۹_ انبیاء (ع) کے راستے پر چلنا مشکلات کے بغیر ممکن نہیں_ مثل الذین خلوا من قبلکم ... حتی یقول الرسول والذین امنوا معه

۲۰_ مشکلات کا مقابلہ کرتے وقت انبیاء (ع)، عام اور فطری و طبعی طریقوں سے استفادہ کرتے تھے_

مسّتهم الباساء و الضراء و زلزلوا حتى يقول الرسول والذين امنوا معه متى نصرالله

انبیاء (ع) بھی دوسرے لوگوں کی طرح مشکلات کے مقابلے میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے اور کسی معجزے اور خارق العادہ طریقے کو استعمال میں نہ لاتے تھے_

۲۱_ مصائب و مشکلات میں صبر کا مظاہرہ کرنا نصرت الہی کے حصول کا موجب بنتا ہے_

ام حسبتم ان تدخلوا ... متى نصر الله الا ان نصر الله قريب

انبیاء (ع) و مؤمنین مشکلات کے آنے کے بعد اللہ تعالی کی مدد کے منتظر رہتے تھے_

۲۲_ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے_ و لما ياتكم مثل الذين خلوا من قبلكم

استقامت: استقامت کے عوامل ١٤

اطاعت: انبیاء (ع) کی اطاعت ١٩

امتحان: امتحان کی عمومیت ٧، ١٨; امتحان کی قسمیں ٧; امتحان میں صبر ا; سختی کے ذریعے امتحان ٧، ١٨; مصائب کے ذریعے امتحان٧

امید رکھنا: اللہ تعالی سے امید رکھنا ١١

انبیاء (ع): انبیاء (ع) سختی میں ٢٠; انبیاء (ع) کا امیدوار ہونا ١٠; انبیاء (ع) کا مدد مانگنا ٩; انبیاء (ع) کی امداد ١٢; انبیاء (ع) کی سختیاں ٩; انبیاء (ع) کے پیروکار ٥، ٩; انبیاء (ع) کے مصائب ٩

ایمان: ایمان کی قدر و قیمت ٣، ٤

تاریخ: تاریخ کا دہرایا جانا ٢٢;تاریخ کی قدر و قیمت ٦

تربیت: تربیت کا طریقہ ١٦;تربیت کا نمونہ ١٦

ترقی: ترقی کے عوامل ١٧

جنت: جنت کے اسباب ٢، ٣

جنگ: جنگ کی سختیاں ٥، ١٠

جنتی لوگ: ١

خدا تعالی: خدا تعالی کا وعدہ ١٢، ١٣؛ خدا تعالی کی امداد ٩، ١٠، ١٢، ١٤؛ خدا تعالی کی امداد کا پیش خیمہ ٢١؛ خدا تعالی کی سنتیں ٦، ٧، ١٨؛

سختیاں: سختیوں کو آسان بنانے کی روش ٨، ١٠، ١١، ٢٠؛ سختیوں کے اثرات ٩، ١٧؛ سختیوں میں استقامت ٥، ٢١؛ سختیوں میں صبر ٢، ٥، ١٥

شخصیت: شخصیت کی تعمیر کے عوامل ١٧

شناخت: شناخت کے منابع ٦

صابرین: صابرین کی امداد ١٣

صبر: صبر کا اجر ١، ٢؛ صبر کی اہمیت ١٥، صبر کے عوامل ١٤

عقیدہ: باطل عقیدہ ٤

علم: علم اور عمل ٨

غیبی امداد: ١٠

مصائب: مصائب کے اثرات ١٧؛ مصائب میں استقامت ٢١؛ مصائب میں صبر ٢، ٣

مومنین: مومنین سختی میں ١٠؛ مومنین کا امیدوار ہونا ١٠، ١٤، مومنین کا صبر ١٤، ١٥؛ مومنین کو تسلی دینا ٨؛ مومنین کی امداد ١٣، ١٢

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (٢١٥)

پيغمبر يہ لوگ آپ سے سوال كرتے ہيں كہ راہ خدا ميں كيا خرچ كريں_ تو آپ كہہ ديجئے كہ جو بھى خرچ كروگے وہ تمھارے والدين ، قرابتدار ، ايتام ، مساكين اور غربت زدہ مسافروں كے لئے ہوگا اور جو بھى كار خير كروگے خدا اسے خوب جانتا ہے_

١_ لوگ نبى اكرم(ص) سے انفاق كے بارے ميں پوچھتے تھے_ يسئلونك ماذا ينفقون

٢_ لوگوں كا نبى اكرم (ص) سے سوالات كرنا،آيات كے نزول اور احكام كے بيان كا سبب ہے_ يسئلونك ماذا ينفقون قل ما انفقتم من خير

٣_ پيغمبر(ص) اسلام ،احكام خدا كے بيان كرنے اور پہنچانے كا ذريعہ ہيں_ يسئلونك ماذا ينفقون قل ما انفقتم

٤_ انسان كا مال و اسباب خير ہے_قل ما انفقتم من خير "من خير"، "ما انفقتم" ميں موجود " ما" كا بيان ہے_

٥_ والدين كيطرف توجہ دينا لازم ہے اور انفاق ميں انہيں دوسروں پر مقدم كرنا چاہيئے_فللوالدين و الاقربين و اليتامي

٦_ اسلام انفاق كے مصارف ميں انسان كے جذبات كو مدنظر ركھتا ہے_فللوالدين و الاقربين و اليتامي و المساكين و ابن السبيل اس لحاظ سے كہ پہلے"والدين" كا ذكر ہوا پھر "اقربين"كا اور اس كے بعد"يتامي" كو ذكر

کیا گیا ہے_

۷_ والدین، رشتہ دار، یتیم، فقراء اور مسافر بالترتیب انفاق کے موارد ہیں_فللوالدین و الاقربین و الیتامی و المساکین و ابن السبیل

۸_ خاندانی روابط اہمیت کے حامل ہیں_قل ما انفقتم من خیر فللوالدین

۹_ محتاجوں پر توجہ اور معاشرے کے افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا لازمی ہے_قل ما انفقتم من خیر فللوالدین و الاقربین و الیتامی و المساکین و ابن السبیل

۱۰_ انفاق پسندیدہ اور بہتر چیزوں سے کیا جائے_قل ما انفقتم من خیر

یہ مطلب اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ "خیر" احترازی قید ہو اور "من" ابتدائیہ ہو نہ کہ بیانیہ ،یعنی جو کچھ خرچ کیا جائے اسے خیر ہونا چاہیئے_

۱۱_ انفاق صرف مال کے خرچ کرنے میں منحصر نہیں ہے_قل ما انفقتم من خیر

۱۲_ انسان کے تمام اعمال خیر سے خداوند عالم آگاہ ہے_و ما تفعلوا من خیر فان الله به علیم

۱۳_ انسان کی اس بات پر توجہ کہ خداوند متعال اسکے نیک اعمال سے آگاہ ہے اعمال خیر کی انجام دہی میں تشویق کا باعث ہے_و ما تفعلوا من خیر فان الله به علیم

۱٤_ انفاق ایک پسندیدہ اور اچھا عمل ہے_ما انفقتم من خیر ... و ما تفعلوا من خیر

۱۵_ انسان کے نیک اعمال کے اجر کا ضامن خداوند متعال ہے_و ما تفعلوا من خیر فان الله به علیم

خدائے متعال کا اعمال خیر کے بارے میں عالم ہونا "فان الله بہ علیم"نیک لوگوں کو اجر دینے سے کنایہ ہے_

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے سوال ۱، ۲; آنحضرت (ص) کا نقش ۱، ۲، ۳

ابن السبیل: ابن السبیل پر انفاق ۷

اجر: اجر کی ضمانت ۱۵
احکام: احکام کی تشریع ۲، ۳
اسلام: اسلام کی خصوصیت ٦
انسان: انسانی جذبات ٦; انسانی عمل ۱۲
انفاق: انفاق کا دائرہ ۱۱ ; انفاق کی قدر و قیمت ١٤; انفاق کے آداب ۱۰; انفاق کے بارے میں سوال ۱; انفاق کے مصارف ۵، ٦، ۷; انفاق میں ترجیحات ۵، ۷
تربیت: تربیت میں تشویق ۱۳
ترغیب دلانا: ترغیب دلانے کے عوامل ۱۳
خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ۱۲، ۱۳
خیر: خیر کے موارد ٤، ١٤
رشتہ دار: رشتہ داروں پر انفاق ۷; رشتہ داروں سے روابط ۸ سماجی نظام: ۹
علم: علم کے اثرات ۱۳; علم و عمل کا رابطہ ۱۳
عمل صالح: ۱۲ عمل صالح کا اجر ۱۵
فقیر: فقیر پر انفاق ۷; فقیر کی ضروریات پوری کرنا ۹
مال: مال کا خیر ہونا ٤
نیک عمل: نیک عمل کا پیش خیمہ ۱۳
والدین: والدین پر انفاق ۵، ۷
یتیم: یتیم پر انفاق ۷

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تُحِبُّواْ شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (٢١٦)

تمھارے اوپر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمھیں نا گوار ہے اور یہ ممکن ہے کہ جسے تم برا سمجھتے ہو وہ تمھارے حق میں بہتر ہو اور جسے تم دوست رکھتے ہو وہ بُرا ہو خدا سب کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو_

١_ مسلمانوں پر جہاد کا واجب ہونا ایک دائمی اور ہمیشگی حکم ہے_ كتب عليكم القتال "کُتب"یعنی "ثبت و استقّر" (یہ حکم ہمیشہ کے لیئے قائم دائم اور پائیدار ہے مترجم)_

٢_ جنگ اور خونریزی انسان کیلئے ناخوشگوار چیز ہے_ كتب عليكم القتال و هو كره لكم

٣_ کچھ ایسی ناخوشگوار چیزیں بھی پائي جاتی ہیں کہ جن کا انجام خیر و برکت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے_
عسى ان تكرهوا شيئا و هو خير لكم

٤_ ایسی خوشگوار چیزیں بھی پائي جاتی ہیں کہ جن کا انجام شر و نقصان کی صورت میں ظاہر ہوتاہے_ عسى ان تحبوا شيئا و هو شر لكم

٥_ جنگ اور جہاد مومنین کیلئے امر خیر ہے اگر چہ ظاہری طور پر ناخوشگوار ہے_ كتب عليكم القتال و هو كره لكم و عسى ان تكرهوا شيئا و هو خير لكم

٦_ انسان کے نزدیک کسی چیز کا خوشگوار یاناخوشگوار ہونا، خیر و شر کا معیار نہیں ہے_ و عسى ان تكرهوا شيئا و هو خير لكم

٧_ انسان کی پسند یا ناپسند احکام الہی کے انجام یا ترک میں رکاوٹ نہیں ہونی چاہیئے_

كتب عليكم القتال و هو كره لكم و عسى ان تكرهوا شيئا و هو خير لكم و عسى ان

٨_ خداوند عالم انسان كى سعادت و نيک بختى چاہتا ہے_ كتب عليكم ... و الله يعلم ... و عسى ان تكرهوا شيئا و هو خير لكم

٩_ احكام الہى ميں ہر چيز كى حقيقى و واقعى مصلحتوں اور مفاسد كو معيار قرار ديا جاتاہے اور اسى بنياد پر خدا تعالى كى طرف سے حكم آتاہے_ و عسى ان تكرهوا شيئا و هو خير لكم ... و عسى ... و هو شر لكم

١٠_ بيان احكام كى كيفيت ميں خدا كى رحمت و رافت ظہور پذير ہے_ كتب عليكم القتال و هو كره لكم و عسى ان تكرهوا

حكم جہاد كى واقعى و حقيقى مصلحت كا بيان كرنا اگر چہ اس كا ظاہر ناخوشگوار ہے اور مؤمنين كو اس چيز كى طرف متوجہ كرنا جس ميں ان كى واقعى طور پر بہترى ہے اس بات كى حكايت كرتا ہے كہ احكام كے بيان كى كيفيت ميں بھى خداوند متعال كس قدر مكلفين پر رؤف و رحيم ہے_

١١_ كسى حكم كے فلسفہ و حكمت كے بيان كا اس حكم پر عمل كو آسان كرنے ميں كردار_ كتب عليكم القتال ... و عسى ان تكرهوا

جہاد كا حكم دينے كے ساتھ ہى اس كى حكمت و فلسفہ كا بيان كرديتا مكلفين پر جہاد كو آسان كرنے كى خاطر ہے_

١٢_ احكام كے مصالح و مفاسد اور امور كے خير و شر سے خدا تعالى كى ذات آگاہ ہے_ و الله يعلم و انتم لاتعلمون

١٣_ احكام الہى كے سامنے بے چوں و چرا سر تسليم خم كرنا ضرورى ہے_ كتب عليكم القتال ... و الله يعلم و انتم لاتعلمون

١٤_ انسان كے مصالح و مفاسد سے آگاہى كى بنياد پر خداوند عالم نے احكام (جيسے وجوب جہاد و غيرہ) وضع كئے ہيں_
كتب عليكم القتال و هو كره لكم و عسى ... و الله يعلم و انتم لاتعلمون

١٥_ احكام كے تمام مصالح و مفاسد اور امور كے خير و شر كے بارے ميں انسان كا علم محدود ہے_
و انتم لاتعلمون

١٦_ انسان كا احكام خدا سے ناخوش ہونا اسكى جہالت

کی وجہ سے ہے_ کتب علیکم القتال و ہو کرہ لکم و عسی ان تکرھوا ... و انتم لاتعلمون

۱۷_ کسی قانون کے کامل ہونے میں علم مؤثر کردار ادا کرتاہے_ کتب علیکم ... و اللہ یعلم و انتم لاتعلمون

۱۸_ قانون ساز کو انسان کی حقیقی مصلحتوں اور نقصانات سے پوری طرح آگاہ ہونا چاہیئے_ کتب علیکم القتال ... و انتم لاتعلمون

۱۹_ ہدایت الہی کے بغیر انسان مصلحتوں اور نقصانات کی تشخیص میں خطا سے دوچار ہوجاتا ہے_
کتب علیکم القتال و ہو کرہ لکم ... و انتم لاتعلمون

۲۰_ انسان اپنی جہالت اور خدا کے علم پر توجہ کرے تو یہ چیز احکام الہی کے قبول کرنے کا موجب بنتی ہے_
و اللہ یعلم و انتم لاتعلمون

۲۱_ نفسیانی تمایلات کے باوجود قضا و قدر الہی پر راضی ہونا ضروری ہے_عسی ان تکرھوا شیئا و ہو خیر لکم

رسول خدا(ص) نے فرمایا "...ارض عن اللہ بما قدر و ان کان خلاف ھواک ... فانہ مثبت فی کتاب اللہ "... قال:"و عسی ان تکرھوا شیئا"(۱) ترجمہ:" خدا کی تقدیر پر راضی ہوجاؤ اگرچہ تمھاری خواہشات کے برخلاف ہو کیونکہ کتاب خدا میں یہ ثبت ہوچکا ہے کہ فرمایا:"وعسی ان تکرہوا شیئا"_

احکام: ۱، ۱٤ احکام کی تشریع ۹، ۱۰; فلسفہ احکام ۹، ۱۱، ۱۲، ۱٤، ۱۵، ۱۸

اقدار: منفی اقدار ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۱۲، ۱٤، ۲۰; اللہ تعالی کی رحمت ۱۰; اللہ تعالی کی مہربانی ۱۰; اللہ تعالی کی ہدایت ۱۹

الہی فریضہ: الہی فریضہ پر عمل ۷; الہی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ۱۱

انسان: انسان کا تمایل ۲، ٦، ۷، ۲۱; انسان کا علم ۱۵; انسان کی جہالت ۱۹

۱) تفسیر طبری ج ۲ ص ۲۰۱، الدر المنثور ج ۱ ص ۵۸۷_

تعبد: تعبد کی اہمیت ۱۳
جنگ: جنگ کو ناپسند کرنا ۲، ۵; جنگ کی قدر و قیمت ۵
جہاد: احکام جہاد ۱، ۱٤; جہاد کی قدر و قیمت ۵
جہالت: جہالت کے اثرات ۱٦
خیر: خیر کا سرچشمہ ۸ خیر و شر: ۲، ۳، ٤، ۵، ٦، ۱۲، ۱۵
دین: دین سے روگردانی ۱٦; دین قبول کرنا ۲۰
روایت: ۲۱
سر تسلیم خم کرنا: سر تسلیم خم کرنے کی اہمیت ۱۳،۲۱
سعادت: سعادت کے عوامل ۸
شرور: شرور کا فلسفہ ۳
علم: علم اور عمل کا ارتباط ۲۰ ; علم کے اثرات ۱۷
قانون سازي: قانون سازی کی شرائط ۱۸; قانون سازی میں علم ۱۷، ۱۸
قتل: قتل کا ناپسندیدہ ہونا ۲
قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا معیار ٦
قضا و قدر: ۲۱
گمراہي: گمراہی کا پیش خیمہ ۱۹
مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۱
مصالح و مفاسد: ۹، ۱۲، ۱٤، ۱۸، ۱۵، ۱۹
واجبات: ۱، ۱٤
ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۲۰

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلاَ يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىَ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُواْ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُوْلَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٢١٧)

پیغمبر یہ آپ سے محترم مہینوں کے جہاد کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ ان میں جنگ کرنا گناہ کبیرہ ہے او رراہ خدا سے روکنا اور خدا اور مسجد الحرام کی حرمت کا انکار ہے اور اہل مسجد الحرام کا وہاں سے نکال دینا خدا کی نگاہ میں جنگ سے بھی بدتر گناہ ہے اور فتنہ تو قتل سے بھی بڑا جرم ہے _ اور یہ کفار برابر تم لوگوں سے جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے امکان میں ہو تو تم کو تمھارے دین سے پلٹا دیں _ اور جو بھی اپنے دین سے پلٹ جائے گا اور کفر کی حالت میں مرجائے گا اس کے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے او روہ جہنمی ہو گا اور وہیں ہمیشہ رہے گا _

۱_ لوگوں کا پیغمبر اکرم(ص) سے حرام مہینوں (قابل احترام مہینے)میں جنگ و خونریزی کے بارے میں سوال کرنا_ يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه

٢_ لوگوں کے رسول اکرم(ص) سے سوالات، آیات کے نزول اور احکام الہی کے بیان کا پیش خیمہ بنتے تھے_
يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير

٣_ نبی کریم(ص) کی وساطت سے احکام الہی کا بیان اور ابلاغ_ يسئلونك عن الشهر الحرام ... قل قتال فيه كبير

٤_ قرآن کریم حقائق کو بیان کرتا ہے اگرچہ کچھ موارد میں وہ حقائق بعض مسلمانوں کے نقصان میں ہی کیوں نہ ہوں_
يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير بعض مسلمانوں نے ماہ رجب میں کچھ کافروں پر حملہ کیا اور انھیں قتل یا اسیر کر لیا، اس واقعہ کے بعد مذکورہ بالا آیت نازل ہوئي جس میں محترم مہینوں میں جنگ کو حرام قرار دیا گیا اگرچہ اس حقیقت کا بیان کرنا مسلمانوں کے اس گروہ کیلئے نقصان کا باعث ہوا_

٥_ بعض مہینے (حرام مہینے) تقدس اور احترام رکھتے ہیں_ يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير
"الشہر الحرام"میں الف ولام جنس کیلئے ہے کہ جس کی وجہ سے"الشہر الحرام"تمام محترم مہینوں کو شامل ہو جائے گا جو کہ رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں_

٦_ محترم مہینوں میں جنگ گناہان کبیرہ میں سے ہے_ يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير

٧_ حرمت والے مہینے زمانہ جاہلیت میں بھی محترم تھے(جنگ ممنوع تھي) اور اسلام نے اس کی تائید کی ہے_
يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير ظاہر یہ ہے کہ سائل کے سوال میں بھی کلمہ"الحرام"(قابل احترام) آیا ہے لہذا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ مہینے قرآن کریم کے اس حکم سے پہلے بھی (کہ ان مہینوں میں جنگ کرنا حرام تھا) خصوصی احترام رکھتے تھے_

٨_ اسلام ایک صلح طلب دین ہے_ يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير
اسلام نے ان مہینوں میں جنگ کی حرمت پر مبنی زمانہ جاہلیت کی روش کی تائید کی ہے_

يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير

۹_ اللہ تعالی کی نگاہ میں راہ خدا سے روکنا اور اس کا انکار کرنا، محترم مہینوں میں جنگ کرنے سے کہیں بڑا گناہ ہے_
عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير وصد عن سبيل الله وكفر به ... اكبر عند الله

یہ مطلب اس صورت میں ہے کہ"صد عن سبیل اللہ "بتداء اور"اکبر"اس کی خبر ہو_

۱۰_ اللہ تعالی کی نظر میں مسجد الحرام میں جانے سے روکنا محترم مہینوں میں جنگ کرنے سے بڑا گناہ ہے_
الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير و صد عن سبيل الله ... و المسجد الحرام ... اكبر عند الله

یہ مطلب اس صورت میں ہے جب"و المسجد الحرام"عطف ہو"سبیل اللہ"پر اور"صد" بتداء اور"اکبر" اس کی خبر ہو یعني"صد عن سبيل الله و صد عن المسجد الحرام ... اكبر"

۱۱_ خداوند متعال کی نظر میں اہل مکہ کو وہاں سے نکالنا اور بے گھر کرنا، محترم مہینوں میں جنگ کرنے سے بڑا گناہ ہے_ يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير ... و اخراج اهله منه اكبر

۱۲_ محترم مہینوں میں حرم الہی کی امنیت اور حفاظت کا انتظام ضروری ہے_ يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير

۱۳_ خداوند عالم ہی گناہوں کے درجات معین فرماتا ہے_ قتال فيه كبير ... اكبر عند الله ... والفتنة اكبر

اس آیت میں "عنداللہ " کا کلمہ اس معنی پر دلالت کررہاہے کہ اعمال کی قدر و منزلت کا معیار فقط خداوند متعال کی درجہ بندی کے ذریعہ متعین ہوتا ہے_

۱٤_ مسجد الحرام مخصوص تقدس و احترام کی حامل ہے_ و المسجد الحرام و اخراج اهله منه اكبر

۱۵_ مسجد الحرام کے اہل ہونے کی صلاحیت صرف اور صرف نبی اکرم(ص) اور مومنین رکھتے ہیں نہ کہ مشرکین اور کفار* و اخراج اهله منه اكبر عند الله اس بات کے پیش نظر کہ پیغمبر(ص) اسلام اور

مسلمانوں کو اہل مسجد الحرام شمار کیا گیا ہے، شاید یہ کنایہ ہو کہ یہ لوگ مسجد الحرام کی اہلیت رکھتے ہیں اور کافر نا اہل ہیں_

۱۶_ بعض مسلمانوں (عبداللہ ابن جحش اور انکے ساتھیوں) نے محترم مہینوں میں کفار مکہ کے ساتھ جنگ کرنے کا اقدام کیا_ يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ عبداللہ ابن جحش اور اس کے ساتھیوں نے رجب کے مہینے میں کفار مکہ کے ایک تجارتی کارواں پر حملہ کر دیا اور ان میں سے کچھ کو قتل کر دیا اور کچھ کو قیدی بنا لیا_ (مجمع البیان اور دوسری تفسیریں)_

۱۷_ مشرکین مکہ کفر پیشہ تھے اور راہ خدا اور مسجد الحرام سے روکنے والے تھے_ و صد عن سبيل الله و كفر به و المسجد الحرام و اخراج اهله

۱۸_ محترم مہینوں میں جنگ کرنا لوگوں کو راہ خدا اور مسجد الحرام سے روکنے کا موجب اور خدا کے ساتھ کفر ہے_ يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير و صد عن سبيل الله و كفر به و المسجد الحرام

یہ اس صورت میں ہے کہ "و صد عن سبيل الله "، "کبیر" پر عطف ہو يعني "قتال فيه صد عن سبيل الله و كفر به ..."

۱۹_ فتنہ برپا کرنے کا گناہ حرام، مہینوں میں انسان کو قتل کرنے سے بھی بڑا ہے_ قل قتال فيه كبير ... و الفتنة اكبر من القتل "القتل" میں الف لام عہد کیلئے ہے یعنی حرام مہینوں میں قتل_

۲۰_ کفار، مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ اس بات کی خاطر جنگ کرتے ہیں کہ اگر ہو سکے تو انہیں اسلام سے روگرداں کردیں_ و لا يزالون يقاتلونكم حتى يردوكم عن دينكم ان استطاعوا

یہ اس صورت میں ہے کہ "ان استطاعوا" کی شرط کا جواب محذوف ہو اور "حتی یردوکم" جواب کی دلیل ہو_

۲۱_ کافروں کے مقابلے میں مسلمانوں کا ہوشیار رہنا ضروری ہے_
ولا يزالون يقاتلونكم حتى يردوكم عن دينكم ان استطاعوا

۲۲_ لوگوں سے امن و امان چھین لینا انسان کے قتل سے بڑا گناہ ہے_و الفتنة اکبرمن القتل

۲۳_کفار اگر توانائي رکھتے ہوں تو ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ بر سرپیکار رہیں گے_و لا یزالون یقاتلونکم حتی یردوکم عن دینکم ان استطاعوا یہ اس صورت میں ہے کہ"ان استطاعوا" کی شرط کا جواب محذوف ہو اور"لایزالون یقاتلونکم" اس پر دلیل ہو_

۲٤_خداوند متعال مسلمانوں کے بارے میں کفار کے اہداف اور ان کی پوشیدہ نیّتوں کو آشکار کرکے مسلمانوں کو خبردار کررہاہے_ولا یزالون یقاتلونکم حتی یردوکم عن دینکم ان استطاعوا

۲۵_ خدا کے ساتھ کفر، اس کے راستے اور مسجد الحرام سے روکنا اور اہل مسجد الحرام کووہاں سے نکالنا یہ سب فتنہ پروری کے مختلف نمونے ہیں_و صد عن سبیل الله و کفر به و المسجد الحرام و اخراج اهله منه اکبر عند الله و الفتنة اکبر من القتل

۲٦_کفار صلح کو قبول نہیں کرتے اور مسلمانوں کے گہرے دشمن ہیں_ولایزالون یقاتلونکم

۲۷_ جو لوگ مرتد ہو کر مرتے ہیں ان کے اعمال دنیا و آخرت میں تباہ و نابود(حبط) ہوجاتے ہیں_

و من یرتدد منکم عن دینه فیمت و هو کافر فاولئك حبطت اعمالهم فی الدنیا و الاخرة

۲۸_ خداوند متعال کی بارگاہ میں مرتد کی توبہ کے قبول ہونے کا امکان ہے_و من یرتدد منکم عن دینه فیمت و هو کافر فاولئك حبطت اعمالهم جملہ"وھو کافر" اعمال کے حبط اور نابود ہونے کو صرف اس صورت میں منحصر کررہا ہے جب مرتد شخص کفر کی حالت میں مرجائے لہذا یہ اس صورت کو شامل نہیں ہے کہ جب مرتد توبہ کرکے مرے_ پس مرتد کی توبہ بے اثر نہیں ہوگی بلکہ اس کا قبول ہونا ممکن ہے_

۲۹_ ایمان میں پائیداری اورثابت قدمی خداوند عالم کے نزدیک اعمال کی قدر و قیمت کا معیار ہے_

و من یرتدد منکم عن دینه فیمت و هو کافر فاولئك حبطت اعمالهم فی الدنیا و الاخرة

وہ لوگ جو اپنے ایمان میں مضبوط نہیں ہیں اگر آخر کار مرتد ہوجائیں تو ان کے اعمال حبط (تباہ) ہونے کی وجہ سے بے قیمت ہوجائیں

گے_ لہذا اعمال کی قدر و قیمت کا معیار ایمان کی مضبوطی اور ثابت قدمی ہے_

۳۰_ دنیا و آخرت میں ایمان کے اثرات مرتب ہوتے ہیں_ فاولئك حبطت اعمالهم فى الدنيا و الاخرة

۳۱_ موت، توبہ کی مہلت کا اختتام ہے_ و من يرتدد منكم عن دينه فيمت و هو كافر فاولئك حبطت اعمالهم

۳۲_ جو مرتد ہو کر مرے گا وہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں مبتلا رہے گا_ و من يرتدد منكم عن دينه فيمت ... و اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون

۳۳_ کفر اور ارتداد، جہنم میں ہمیشہ رہنے اور دنیا و آخرت میں اعمال کے حبط (تباہ) ہونے کا موجب ہے_
و من يرتدد منكم عن دينه فيمت و هو كافر فاولئك حبطت اعمالهم ... و اولئك اصحاب النار

۳۴_ دشمن کے شبہات اور پروپیگنڈوں کا جواب دینا اور صورتحال کے مطابق اس کا مناسب انداز میں مقابلہ کرنا ضروری ہے_ يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير حرام مہینے میں مسلمانوں کی طرف سے قتل کا واقعہ ہوا جس سے دین کے دشمنوں کو پروپیگنڈا اور اعتراض کا موقع ملا_ قرآن کریم نے محترم مہینے میں قتل کی حرمت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مشرکین کی خلاف کاریوں کو آشکار کرکے ان کے پروپیگنڈے کو بے اثر کر دیا_

۳۵_ کفار مسلمانوں کی خلاف ورزی کو بڑا بنا کر پیش کرتے ہیں اور اپنے تباہ کن اعمال سے چشم پوشی کرتے ہیں_
يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير و صد عن سبيل الله و كفر به ... و اخراج اهله منه اكبر عند الله

بعض کے نزدیک نبی اکرم(ص) سے یہ سوال کرنے والے مشرکین مکہ تھے تاکہ اس طرح سے بعض مسلمانوں کی خلاف ورزی کا جناب رسالتمآب (ص) کو احساس دلائیں اور ان کے خلاف پروپیگنڈا کریں_

۳۶_ خداوند متعال نے ارتداد کے بُرے نتائج کے بارے میں خبردار کیا ہے_ و من يرتدد منكم عن دينه فيمت و هو كافر فاولئك حبطت اعمالهم ... و اولئك

اصحاب النار هم فيها خالدون

۳۷_ مشرکین مکہ اہل مسجد الحرام (رسول اکرم(ص) اور مومنین) کو نکال باہر کردیتے اور شہر بدر دیتے تھے_

والمسجد الحرام واخراج اهله

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) سے سوال ۱، ۲;آنحضرت(ص) کی جلاوطنی ۳۷;آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۳; آنحضرت (ص) کے فضائل ۱۵

احکام: احکام کی تشریع ۲ ; امضائی احکام ۷

ارتداد: ارتداد کی سزا ۳۳;ارتداد کے اثرات ۲۷، ۳٦

اسلام: اسلام اور صلح ۸ ;صدر اسلام کی تاریخ ۱٦، ۳۷

امن عامہ: امن عامہ کی اہمیت ۲۲

اہل مکہ: اہل مکہ کی جلاوطنی ۱۱، ۳۷

ایمان: ایمان کے اثرات ۳۰; ایمان میں استقامت ۲۹

توبہ: توبہ کی مہلت ۳۱

جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسمیں ۷

جنگ: جنگ کے احکام ۱، ٦، ۷

جہنم: جہنم میں ہمیشہ رہنا ۳۲، ۳۳

حرام مہینے: ۱، ۵، ٦، ۷، ۱۲، ۱۹

حرام مہینوں میں جنگ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱٦، ۱۸، ۱۹

حق: حق کا اظہار ٤

خدا تعالی: خدا تعالی کا متنبہ کرنا ۲٤، ۳٦

دشمن: دشمنوں کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ ۳٤

سازش: سازش کو آشکار کرنا ٢٤

سبیل اللہ : سبیل اللہ سے روکنا ۹، ۱۷، ۲۵

شبہہ: شبہہ کا جواب ٣٤

صلح: ٨

عذاب: اہل عذاب ۳۲; عذاب کے موجبات ۳۳

عمل: عمل کی قدر و قیمت ۲۹; حبط اعمال کے اسباب ۲۷، ۳۳

فساد و تباہي: فساد و تباہی کے اثرات ۱۹; فساد و تباہی کے موارد ۲۵

قتل: قتل کا گناہ ۱۹، ۲۲

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۲۹

قرآن کریم : قرآن کریم کا کردار ٤

کفار: کفار اور مسجد الحرام ١٥; کفار کا برتاؤ ۳۵; کفار کی دشمنی ۲۳، ٢٦; کی سازش ٢٤; کفار مکہ ١٦

کفر: اللہ تعالی کے بارے میں کفر ۹، ۱۸، ۲۵; کفر کی سزا ۳۳; کفر کے موارد ۱۸

گناہ: گناہ کبیرہ ٦، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۹، ۲۲; گناہ کے مراتب ۱۳

مرتد: مرتد کی توبہ ۲۸، مرتد کی سزا ۳۲

مسجد الحرام: مسجد الحرام کا امن ۱۲; مسجد الحرام کا تقدس ١٤، ١٥; مسجد الحرام میں جانے سے روکنا ۱۰، ۱۷، ۱۸، ۲۵

مسلمان : صدر اسلام کے مسلمان ١٦; مسلمان اور کفار ۲۰، ۲۱، ۲۳، ٢٤، ۲۵، ۳۵; مسلمانوں کے دشمن ۲۰، ۲۳، ٢٦

موقف اختیار کرنا : موقف اختیار کرنے کی اہمیت ٣٤

مقدس ایام: ٥ مقدس مقامات: ١٤

مشرکین: مشرکین اور مسجد الحرام ۱۵; مشرکین کا کفر ۱۷; مشرکین مکہ ۱۷، ۳۷

مومنین: مومنین کی جلاوطنی ۳۷; مومنین کے فضائل ۱۵

ہوشیاري: ہوشیاری کی اہمیت ۲۱

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أُوْلَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّهِ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۲۱۸)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا وہ رحمت الہی کی امید رکھتے ہیں اور خدا بہت بخشنے والا اور مہربان ہے_

۱_ خدا تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والے مہاجرین اور مومنین اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں_ ان الذين امنوا و الذين هاجروا و جاهدوا فى سبيل الله اولئك يرجون رحمت الله

۲_ رحمت الہی کی امید رکھنا اور اپنے آپ کو اس کا مستحق نہ سمجھنا مؤمنین اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے مہاجرین کی خصوصیات میں سے ہے_ان الذين امنوا و الذين هاجروا و جاهدوا فى سبيل الله اولئك يرجون رحمت الله

۳_ ایمان، ہجرت اور راہ خدا میں جہاد، خداوند قدوس کی رحمت کی امید رکھنے کے اسباب میں سے ہیں_
ان الذين امنوا و الذين هاجروا و جاهدوا فى سبيل الله اولئك يرجون رحمت الله

٤_ جہاد اور ہجرت اس وقت قدر و منزلت رکھتے ہیں جب راہ خدا میں ہوں_ و الذين هاجروا و جاهدوا فى سبيل الله

۵_ خدا کی راہ میں ہجرت و جہاد کی قدر و منزلت اور مجاہد مہاجرین کی باقی مومنین پر فضیلت و برتري_

ان الذين امنوا و الذين هاجروا و جاهدوا فى سبيل الله ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موصول (الذین) کا تکرار ایمان کی قدر و منزلت پر دلالت کرتا ہے اگرچہ جہاد و ہجرت کے بغیر ہی کیوں نہ ہو_ لیکن اگر جہاد اور ہجرت کے ہمراہ ہو تو ایمان کی اہمیت و عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے_

٦_ خدا کی رحمت اور مغفرت مومنین اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے مہاجرین کے شامل حال ہوتی ہے_

الذين امنوا و الذين هاجروا ... و الله غفور رحيم

۷_ خداوند عالم غفور اور رحیم ہے_ و الله غفور رحيم یہ اس صورت میں ہے کہ "رحیم" خبر کے بعد دوسری خبر ہو_

۸_ خدا کی رحمت اس کی مغفرت کے ہمراہ ہے_ و الله غفور رحيم

یہ اس صورت میں ہے کہ "رحیم" ، "غفور" کی صفت ہو یعنی خدا ایسا بخشنے والا ہے جو رحیم ہے_

۹_ مومنین اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے مہاجرین بھی اس کی رحمت اور مغفرت کے محتاج ہیں_

ان الذين امنوا و الذين هاجروا و جاهدوا فى سبيل الله ... و الله غفور رحيم

۱۰_ صدر اسلام کے جن مسلمانوں نے محترم مہینے میں کافروں کے ساتھ جنگ کي، ان کے گناہ کی مغفرت_ (عبد اللہ ابن جحش اور اس کے ساتھي)_ ان الذين امنوا و الذين هاجروا آیت کے شان نزول کے پیش نظر اس آیت کے پہلے مصداق عبد اللہ ابن جحش اور اس کے ساتھی ہیں جو مدینہ سے نکل کر نخلہ نامی جگہ پر مشرکین مکہ کے تجارتی قافلہ پر حملہ کرتے ہیں اور ان کے کچھ آدمیوں کو قتل کرتے ہیں یا قیدی بنا لیتے ہیں_

۱۱_ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے مومنین کی خطاؤں سے درگذر کرنا ضروری ہے_

ان الذين امنوا ... و الله غفور رحيم عبداللہ ابن جحش اور اس کے ساتھی حرام مہینے میں جنگ کر کے غلطی کے مرتکب ہوئے لیکن خداوند عالم نے ان کی غلطی معاف کر دي_

۱۲_ عبد اللہ ابن جحش اور اس کے ساتھی خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے مومنین اور مہاجرین میں سے تھے_

ان الذین امنوا و الذین ھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللہ مفسرین اس آیت کے مورد نزول کو عبد اللہ ابن جحش اور اس کے ساتھی شمار کرتے ہیں کہ جو پیغمبر اسلام(ص) کے حکم پر نخلہ نامی جگہ تک ہجرت کر کے گئے تاکہ وہاں سے دشمن کے بارے میں خبریں حاصل کر کے پیغمبر (ص) اسلام کو بھیجیں_

۱۳_ مومنین اور مجاہد مہاجرین خدا کی رحمت کے حقیقی امیدوار ہیں_ان الذین امنوا ... اولئك یرجون رحمت اللہ

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۰، ۱۲

اسماء و صفات: رحیم ۷ غفور ۷

اعلام: ۱۲

امیدواری: امیدواری کے عوامل ۳

ایمان: ایمان کے اثرات ۳

جنگ: کافروں کے ساتھ جنگ ۱۰

جہاد: جہاد کی قدر و منزلت ۳، ٤، ٥

حرمت والے مہینے: حرمت والے مہینوں میں جنگ ۱۰

خدا تعالی خدا تعالی کی رحمت ۸، ۹; خدا تعالی کی مغفرت ٦، ۸، ۹

رحمت: رحمت جن کے شامل حال ہے ٦ ; رحمت کی امید ۱، ۲، ۳، ۱۳

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ٤، ٥

گناہ: گناہ کی مغفرت ۱۰

مجاہدین: ۱۲ مجاہدین کا امیدوار ہونا ۱۳، ۱; مجاہدین کی صفات ۲; مجاہدین کی مغفرت ۱۰، ۹، ٦; مجاہدین کے فضائل ٥ ;مجاہدین کے لئے عفو و بخشش ۱۱

مومنین: ۱۲ مومنین کا امیدوار ہونا ۱ ۱۳;مومنین کی صفات ۲; مومنین کی مغفرت ٦، ۹، ;مومنین کے فضائل ٥; مومنین کے لئے عفو و بخشش ۱۱

مہاجرین: ۱۲ مہاجرین کا امیدوار ہونا ۱، ۱۳;مہاجرین کی صفات ۲;مہاجرین کی مغفرت ٦، ۹;مہاجرین کے فضائل ٥

ہجرت: ہجرت کی قدر و قیمت۳، ٤، ٥

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَلِكَ يُبيِّنُ اللهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ (۲۱۹)

یہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور بہت سے فائدے بھی ہیں لیکن ان کا گناہ فائدے سے کہیں زیادہ بڑا ہے اور یہ راہ خدا میں خرچ کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں تو کہہ دیجئے کہ جو بھی ضرورت سے زیادہ ہو_ خدا اسی طرح اپنی آیات کو واضح کرکے بیان کرتا ہے کہ شاید تم فکر کرسکو_

۱_ لوگوں کا پیغمبر اکرم(ص) سے شراب اور قمار کے بارے میں سوال کرنا_ يسئلونك عن الخمر و الميسر

۲_ پیغمبر اکرم(ص) سے لوگوں کے سوالات ،آیات کے نزول اور احکام کے بیان کا پیش خیمہ بنے_
يسئلونك عن الخمر و الميسر قل فيهما ... يسئلونك ماذا ينفقون قل العفو

۳_ پیغمبر اکرم(ص) احکام خدا کے بیان اور ابلاغ کا ذریعہ

ہیں_ يسئلونك عن الخمر و الميسر قل فيهما ... يسئلونك ماذا ينفقون قل العفو

٤_ شراب خوری اور قمار بازی کی حرمت _ يسئلونك عن الخمر و الميسر قل فيهما اثم كبير

٥_ شراب اور قمار کے نقصانات بہت زیادہ اور فائدے بہت کم ہیں_ قل فيهما اثم كبير و منافع للناس

یہاں پر کلمہ "اثم" اپنے مقابل "منافع" کے قرینے سے نقصان کے معنی میں ہوسکتا ہے_

٦_ شراب اور قمار انسان کے ایمان میں سستی ایجاد کرتے ہیں اور انسان کو کار خیر اور ثواب سے باز رکھنے کا باعث بنتے ہیں_ قل فيهما اثم كبير "الاثم" اسم للافعال المبطئة عن الثواب (مفردات راغب) "اثم" ان افعال کو کہتے ہیں جو ثواب سے دوری اور باز رکھنے کا باعث بنتے ہیں"_

٧_ شراب خوری اور قمار بازی گناہان کبیرہ میں سے ہیں_ يسئلونك عن الخمر و الميسر قل فيهما اثم كبير ... و اثمهما اكبر "اثم" کے معنی گناہ اور ایسے کام کے ہیں، جس کا انجام دینا حرام ہو_ (القاموس المحيط)

٨_ شراب خوری اور قمار بازی کا گناہ ان کے منافع سے زیادہ ہے_ يسئلونك عن الخمر و الميسر ... اثمهما اكبر من نفعهما

٩_ احکام الہی مصالح و مفاسد کی بنیاد پر صادر ہوتے ہیں_ عن الخمر و الميسر ... اثمهما اكبر من نفعهما

١٠_ احکام الہی کی تشریع کا معیار لوگوں کے حقیقی فوائد اور نقصانات ہیں_ فيهما اثم كبير و منافع للناس

١١_ اگر دو معیار آپس میں ٹکرا جائیں تو اہم معیار کو ترجیح دی جائے_ و اثمهما اكبر من نفعهما یہ اس صورت میں ہے کہ شراب اور قمار کو حرام قرار دینے کا معیار ان کا نقصان دہ ہونا ہو، اس صورت میں منافع کی صراحت کے باوجود قویتر معیار (نقصاندہ ہونے) کو ترجیح دیتے

ہوئے انہیں حرام قرار دیا گیا ہے_

۱۲_ محرمات الٰہی میں فائدہ پائے جانے کا امکان ہے_ عن الخمر و المیسر ... و منافع للناس

۱۳_ رسول اکرم(ص) کی بعثت کے زمانے میں شراب خوری اور قمار بازی کا رواج تھا_ یسئلونك عن الخمر و المیسر قل فیهما اثم کبیر و منافع للناس "یسئلونک" فعل مضارع ہے جو سوال کے تکرار پر دلالت کرتا ہے اور سوال کے تکرار سے پتہ چلتاہے کہ یہ چیزیں اس معاشرے میں رائج ہوچکی تھیں_

۱٤_ لوگ رسول اکرم(ص) سے انفاق اور اس کی مقدار کے بارے میں سوال کرتے تھے_ یسئلونك ماذا ینفقون قل العفو

۱۵_ انفاق میں حد اعتدال کی رعایت ضروری ہے_ یسئلونك ماذا ینفقون قل العفو

"العفو" ای الوسط من غیر اسراف و لا اقتار_ بعض مفسرین کے نزدیک "عفو" یعنی حد وسط نہ افراط اور نہ ہی تفریط_

۱٦_ انسان کی ضرورت سے جو زیادہ ہو وہ انفاق کے زمرے میں ہے_ یسئلونك ماذا ینفقون قل العفو

بعض مفسرین کے نزدیک "عفو" کے معنی ضرورت سے زائد چیز کے ہیں_

۱۷_ خداوند متعال لوگوں کیلئے آیات و احکام کو بیان فرماتا ہے_ کذلك یبین الله لکم الآیات

۱۸_ احکام الٰہی خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہیں_ کذلك یبین الله لکم الایات

یہ مطلب یوں مستفاد ہے کہ احکام الٰہی کو آیت (نشاني) کہا گیا ہے کیونکہ یہاں "الآیات" سے مراد احکام ہیں جو اس آیت میں اور اس سے پہلے والی آیات میں بیان ہوچکے ہیں_

۱۹_ خدا تعالی کی طرف سے آیات کا بیان، لوگوں کے دنیا اور آخرت کے امور میں غور و فکر کرنے کا پیش خیمہ ہے_

کذلك یبین الله لکم الایات لعلکم تتفکرون فی الدنیا و الاخرة

۲۰_ خداوند عالم انسانوں کو دنیا اور آخرت کے بارے میں غور و فکر کی ترغیب دیتا ہے_

لعلکم تتفکرون _ فی الدنیا و الاخرة

۲۱_ انسان اپنی مرضی کے مطابق انتخاب کرنے والا موجود ہے_ کذلك یبین الله ... لعلکم تتفکرون_ فی الدنیا و الاخرة اگر انسان اپنی تقدیر کے تعین میں مجبور ہوتا تو پھر آیات کا بیان اور صحیح راستے کو غلط سے جدا کرکے دکھا دینا بے فائدہ تھا_

۲۲_ دنیا و آخرت، الہی نظریہ کائنات میں غور و فکر کا میدان_ لعلکم تتفکرون_ فی الدنیا و الاخرة

۲۳_ احکام کے بیان میں ان کے فلسفہ و حکمت کی طرف اشارہ کرنا خداوند متعال کا طریقہ ہے_*

كذلك يبين الله لكم الايات لعلكم تتفكرون "كذلك" ہوسکتا ہے شراب اور قمار کی حرمت کے فلسفہ کی طرف اشارہ ہو (کہ ان میں بے پناہ نقصان ہے) یعنی خدا کے تمام احکام اور آیات حکمتوں کے حامل ہیں جنہیں بیان کیا گیا ہے جیساکہ شراب اور قمار میں بیان کیا گیا ہے_

۲٤_ احکام الہی اور دینی معارف کے فلسفہ کے بارے میں غور و فکر کرنا بہت ہی اہمیت کا حامل ہے_
كذلك يبين ... لعلكم تتفكرون

۲۵_ قرآنی آیات (آیات احکام) لوگوں کیلئے قابل فہم اور قابل استفادہ ہیں_ یسئلونك ... کذلك یبین الله لکم الآیات لعلکم تتفکرون

۲٦_ خدا تعالی کی طرف سے آیات و احکام کا بیان کرنا، لوگوں کو دنیا اور آخرت کے نتائج کے بارے میں غور و فکر کرنے کی طرف رغبت دلانے کا موجب ہے_ لعلکم تتفکرون_ فی الدنیا و الاخرة

۲۷_ انسان کے سال کے خرچ سے جو بچ جائے انفاق کے زمرہ میں ہے_ یسئلونك ماذا ینفقون قل العفو

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا: "ان العفو ما فضل عن قوت السنة" عفو یعنی جو سال کے خرچ سے زیادہ ہو_(۱)

آیات الهي: ۱۸ آیات الہی کا بیان کرنا ۱۷، ۱۹، ۲٦; آیات الہی میں غور و فکر ۱۹

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے سوال ۱، ۲، ۱٤; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۳

---

۱) مجمع البیان، ج ۲ ص ٥٥٨، نور الثقلین، ج ۱، ص ۲۱۱، ح ۷۹۷_

احکام: ٣، ٤ احکام کی تشریع ٢، ١٠، ١٧، ٢٣، ٢٦؛ فلسفہ احکام ٩، ٢٣،١٠، ٢٤

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ١٣

انسان: انسان کا اختیار ٢١

انفاق: انفاق کا دائرہ١٦، ٢٧؛ انفاق کے بارے میں سوال ١٤؛انفاق میں اعتدال ١٥

تبلیغ: آخرت کے بارے میں تبلیغ ٢٢؛ تبلیغ کا طریقہ ٢٣؛ دنیا کے بارے میں تبلیغ ٢٢

ترقي: ترقی کی رکاوٹیں ٦

خیر: خیر کے موانع ٦

روایت: ٢٧

شراب: شراب صدر اسلام میں ١٣؛ شراب کا گناہ ٧، ٨؛ شراب کا نقصان ٥؛شراب کے اثرات ٦؛ شراب کے احکام ٤؛ شراب کے بارے میں سوال ١؛ شراب کے فوائد ٥، ٨

غور و فکر: آخرت میں غور و فکر ٢٢؛ دنیا میں غور و فکر، ٢٢؛ غور و فکر کا پیش خیمہ ١٩؛ غور و فکر کی تشویق ٢٠، ٢٦؛غور و فکر کی قدر و قیمت ٢٤

فقہی قواعد: ١١

فوائد و نقصانات: ٥، ١٠، ١٢

قرآن: قرآن فہمی ٢٥

قمار: صدر اسلام میں قمار١٣؛ قمار کا گناہ ٧، ٨ قمار کا نقصان ٥؛ قمار کے اثرات ٦؛ قمار کے احکام ٤؛قمار کے بارے میں سوال ١؛ قمار کے فوائد ٥، ٨

گناہ: گناہ کبیرہ ٧؛ گناہ کے اثرات ٦

محرمات: ٤ محرمات کے فوائد١٢ مصالح و مفاسد: ٩

معیار: معیاروں کا ٹکراؤ ٨، ١١

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ٢٢

فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلاَحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاء اللّهُ لأعْنَتَكُمْ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲۲۰)

دنیا میں بھی اور آخرت میں بھي_ اور یہ لوگ تم سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دو کہ ان کے حال کی اصلاح بہترین بات ہے اور اگر ان سے مل جل کررہو تو یہ بھی تمھارے بھائي ہیں اور اللہ بہترجانتا ہے کہ مصلح کون ہے اور مفسد کون ہے اگر وہ چاہتا تو تمھیں مصیبت میں ڈال دیتا لیکن وہ صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے_

۱_ لوگ رسول اکرم(ص) سے یتیموں کے بارے میں سوالات کرتے تھے_ و یسئلونك عن الیتامي

۲_ لوگوں کے رسول اکرم(ص) سے سوالات ، آیات کے نزول اور احکام کے بیان کا پیش خیمہ بنے_
و یسئلونك عن الیتامی قل اصلاح لهم خیر

۳_ پیغمبر اکرم(ص) احکام الہی کے ابلاغ و بیان کا ذریعہ ہیں_ و یسئلونك عن الیتامی قل

٤_ ایتام اور ان کے ساتھ رہن سہن کی نوعیت، صدر اسلام میں لوگوں کیلئے مبتلا ہونے والے مسائل میں سے تھے_
و یسئلونك عن الیتامی قل اصلاح لهم خیر "یسئلونک" فعل مضارع ہے جو سوال کے بار بار ہونے پر دلالت کرتا ہے اور سوال کے تکرار سے واضح ہوتاہے کہ مورد سوال مسئلہ سے معاشرہ دوچار تھا_

٥_ یتیموں کے معاملات کی اصلاح کے بارے میں

خداوند متعال نے نصیحت فرمائي ہے_و یسئلونك عن الیتامی قل اصلاح لھم خیر

٦_ یتیموں کے معاملات کی اصلاح امر خیر ہے_ اصلاح لھم خیر

٧_ یتیموں کے ساتھ اخوت و برادری اور ان کے معاملات کی اصلاح کے قصد سے ہر قسم کا میل جول جائز ہے_

الیتامی قل اصلاح لھم خیر و ان تخالطوھم فاخوانکم

٨_ یتیموں کے ساتھ میل جول دینی اخوت کی بنیاد پر ہونا چاہئے_و ان تخالطوھم فاخوانکم

یعنی بجائے اسکے کہ اپنے آپ کو ان سے برتر سمجھو یا ان کے ساتھ تحقیر آمیز رویہ اختیار کرو بلکہ دوسرے لوگوں کی طرح ان کے ساتھ بھی سلوک کرو اور جس طرح دوسرے لوگوں اور تمھارے درمیان برابری اور برادری پائي جاتی ہے یتیموں کے ساتھ بھی اسی طرح ہو_

٩_ یتیموں کے معاملات کی اصلاح اور ان کے ساتھ مل جل کر رہنا ان سے دوری اختیار کرنے سے بہتر ہے_

و یسئلونك عن الیتامی قل اصلاح لھم خیر و ان تخالطوھم فاخوانکم یہ اس بنا پر ہے کہ "خیر" افعل تفضیل ہو، معلوم ہوتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ برتاؤ کی کیفیت اور ان کے اموال کے بارے میں یہ جوبڑی سخت لہجے والی آیات نازل ہوئي ہیں اس کی وجہ سے مسلمان یتیموں کے ساتھ ملنے جلنے سے پرہیز کرنے لگے تھے جس کی وجہ سے مذکورہ بالا آیت نے ان کے اس طرز تفکر کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے ساتھ برادری کی بنیاد پر رہن سہن رکھو اور ان کے امور کی اصلاح کرو جن میں اصلاح کی ضرورت ہو_

١٠_ اسلام نے اخوت و برادری کے حق کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے_و ان تخالطوھم فاخوانکم

کیونکہ اس آیت میں برادري، یتیموں کے ساتھ معاشرت کے معیار کے طور پر ذکر ہوئي ہے اور اس اعتبار سے کہ آیت یتیموں کے حقوق کے دفاع کے بارے میں ہے، معلوم ہوتا ہے کہ برادری ایک بہت عظیم اور بلند مرتبہ حق ہے_

١١_ یتیموں کے ساتھ برادرانہ برتاؤ کے ذریعہ ان کی شخصیت کا احترام محفوظ رکھنا ضروری ہے_

و ان تخالطوھم فاخوانکم اس لحاظ سے کہ اسلام نے یتیموں کے ساتھ

برتاؤ کے سلسلہ میں کسی اور معیار کے بجائے برادری کا ذکر کیا ہے احتمال ہے کہ یہ کنایہ ہو کہ ان کے ساتھ برتاؤ میں کسی جذبہ ترحم یا تحقیر آمیز رویّے کا مظاہرہ نہ کیا جائے جس سے ان کی شخصیت ختم ہو جائے_

۱۲_ خداوند عالم جانتا ہے کہ کون اصلاح کرنے والا اور کون فساد برپا کرنے والا ہے_ و الله يعلم المفسد من المصلح

۱۳_ یتیموں کے امور میں گڑبڑ پیدا کرنے والوں کو خدا نے خبردار کیا ہے_ قل اصلاح لهم خير ... و الله يعلم المفسد من المصلح

۱٤_ یتیموں کے معاملات کی اصلاح کرنے والوں کی خداوند متعال نے حوصلہ افزائي کی ہے اور ان کے اجر کی ضمانت دی ہے_ قل اصلاح لهم خير ... و الله يعلم المفسد من المصلح

۱۵_ خداوند عالم نے مصلح نما فسادیوں کو عذاب کی دھمکی اور حقیقی اصلاح کرنے والوں کو بشارت دی ہے_
و الله يعلم المفسد من المصلح

۱٦_ خدائے متعال کے علم پر توجہ اس کے قوانین کے نفاذ کا پیش خیمہ ہے_ و الله يعلم المفسد من المصلح

لوگوں کے اعمال اور نیتوں کے بارے میں خدا تعالی کے علم کو بیان کرنے کا مقصد لوگوں کو اپنے فرائض پر عمل کرنے اور احکام کے اجراء اور نفاذ کی جانب رغبت دلانا ہے_

۱۷_ خدا تعالی نے لوگوں کے لیئے مشکل اور با مشقت قوانین نہیں بنائے ہیں_ و لو شاء الله لاعنتكم

ایسا معلوم ہوتا ہے احکام کا مشکل اور با مشقت نہ ہونا ایک قاعدہ کلیہ ہے جسے "لو شاء ..." کا جملہ بیان کر رہا ہے نہ کہ صرف یہ ایک خاص حکم ہے جو یتیموں کے ساتھ معاشرت کے بارے میں آیا ہو_

۱۸_ خداوند متعال غلبے والا حکیم ہے_ ان الله عزيز حكيم

یہ اس صورت میں ہے کہ "حکیم"، "عزیز" کی صفت ہو_

۱۹_ خداوند عالم، عزیز اور حکیم ہے_ ان الله عزيز حكيم

۲۰_ احکام کی تشریع خداوند متعال کی حکمت کی بنیاد پر

ہے_و یسئلونك عن الیتامی ... ان اللہ عزیز حکیم

۲۱_ اپنی حکیمانہ مشیت کو عملی جامہ پہنانے میں خداوند قدوس کی ذات غلبے والی اور ناقابل شکست ہے_

و لو شاء اللہ لاعنتکم ان اللہ عزیز حکیم

۲۲_ خدا کی طرف سے یتیموں کے ساتھ رہن سہن کے جواز کا فلسفہ لوگوں کو رنج و مشقت سے بچانا ہے_

و ان تخالطوھم فاخوانکم ... و لو شاء اللہ لاعنتکم

۲۳_ خداوند عالم کی مشیت کے نافذ ہونے کی وجہ اس کا صاحب عزت ہونا ہے_و لو شاء اللہ لاعنتکم ان اللہ عزیز حکیم جملہ"ان اللہ ... " دلیل ہے"لو شاء اللہ ..."کي، یعنی اگر خدا پُر مشقت حکم کا ارادہ کرتا تو اس کا ارادہ نافذ ہوجاتا کیونکہ وہ عزیز اور غالب ہے لیکن اس نے ایسا ارادہ نہیں کیا_

۲۴_ حکمت الہي، مشکل و پُر مشقت احکام بنانے کی راہ میں رکاوٹ ہے_و لو شاء اللہ لاعنتکم ان اللہ عزیز حکیم جملہ"ان اللہ ... " دلیل ہے جملہ"لو شاء ..."کی یعنی اس کی حکمت مانع ہے کہ وہ مشکل اور مشقت بار احکام قرار دے_

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) سے سوال ۱، ۲، آنحضرت کی ذمہ داری ۳

احکام: ۷ احکام کا فلسفہ ۲۰، ۲۲; احکام کی تشریع ۲، ۱۷، ۲۰، ۲٤; احکام کی خصوصیت ۱۷

اخوت: اخوت کی اہمیت ۷، ۸، ۱۰

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٤

اسماء و صفات: حکیم ۱۸، ۱۹; عزیز ۱۸، ۱۹،

اصلاح: اصلاح کی اہمیت ۵، ٦، ۷، ۹، ۱٤

اصلاح کرنے والے: ۱۲ اصلاح کرنے والوں کو بشارت ۱٤، ۱۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اجر ۱٤؛ اللہ تعالی کا رغبت دلانا ۱٤؛ اللہ تعالی کا علم ۱٦ ؛ اللہ تعالی کی بشارت ۱٥؛ اللہ تعالی کی حکمت ۲۰، ۲۱، ۲٤؛ اللہ تعالی کی دھمکیاں ۱۳، ۱٥؛ اللہ تعالی کی عزت ۲۱، ۲۳؛ اللہ تعالی کی مشیت ۲۱، ۲۳

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا نقش ۱

خیر: خیر کے موارد ٦، ۹

دین: تبلیغ دین ۳

سوال و جواب: ۱

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ۱٦؛ شرعی فریضہ کا سہل ہونا ۱۷، ۲۲، ۲٤

علم: علم و عمل کا رابطہ ۱٦

فساد کرنے والے: ۱۲ فساد کرنے والوں کو انتباہ ۱٥،۱۳

معاشرت : آداب معاشرت ۱۱

معاشرتی طبقات: ۱۲

یتیم: ۱ یتیم کی شخصیت ۱۱؛ یتیم کی کفالت کرنا ۱۳، ۱٤؛ یتیم کے امور کی اصلاح ٥، ٦، ۷، ۹؛ یتیم کے ساتھ معاشرت ٤، ۷، ۸، ۹، ۱۱، ۲۲

وَلاَ تَنكِحُواْ الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلاَ تُنكِحُواْ الْمُشِرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُواْ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُوْلَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۲۲۱)

خبردار مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرنا جب تک ایمان نہ لے آئیں کہ ایک مومن کنیز مشرک آزاد عورت سے بہتر ہے چاہے وہ تمھیں کتنی ہی بھلی معلوم ہو اور مشرکین کو بھی لڑکیاں نہ دینا جب تک مسلمان نہ ہو جائیں کہ مسلمان غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے چاہے وہ تمھیں کتنا ہی اچھا کیوں نہ معلوم ہو_ یہ مشرکین تمہیں جہنم کی دعوت دیتے ہیں اور خدا اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی دعوت دیتا ہے اور اپنی آیتوں کو واضح کرکے بیان کرتا ہے کہ شاید یہ لوگ سمجھ سکیں_

۱_ مومنین کیلئے مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح حرام ہے مگر یہ کہ وہ ایمان لے آئیں_و لاتنكحوا المشركات حتى يومنّ

۲_ بیوی کے انتخاب میں اصلی معیار ایمان ہو نہ کہ اسکی خوبصورتی یا آزاد ہونا (کنیز نہ ہونا)_

و لاتنكحوا المشركات حتى يؤمنّ و لامة مؤمنة خير من مشركة و لو اعجبتكم ... و لعبد مؤمن خير من مشرك و لو اعجبكم

عورت کے انتخاب میں " اعجاب" یعنی دل لبھانے کا واضح ترین مصداق اس کی خوبصورتی اور حسن ہے_

۳_ مومنہ کنیز، بیوی بننے کے زیادہ لائق ہے اس

آزاد عورت سے جو مشرک ہو اگرچہ وہ خوبصورت اور دلربا ہی کیوں نہ ہو_ و لامة مؤمنة خير من مشركة و لو اعجبتكم

٤_ عزت و سربلندی کا معیار ایمان ہے اور شرک، پستی اور فرومائیگی کا باعث ہے_و لاتنكحوا المشركات ... و لامة مؤمنة خير من مشركة ... و لاتنكحوا المشركين حتى يومنوا

٥_ دنیاوی ظواہر (خوبصورتی اور ثروت و دولت وغیرہ) کی نسبت ایمان کی قدر و قیمت زیادہ ہے_و لامة مؤمنة خير من مشركة و لو اعجبتكم

٦_ مومن عورتوں کے لئے مشرک مردوں کے ساتھ نکاح حرام ہے مگر یہ کہ وہ ایمان لے آئیں_و لاتنكحوا المشركين حتى يومنوا

٧_غلام مومن آزاد مشرکین سے افضل ہیں_و لامة مؤمنة خير من مشركة ... و لعبد مؤمن خير من مشرك

٨_غلام مومن، مسلمان عورت کا شوہر بننے کے زیادہ لائق ہے آزاد مشرک مرد سے، اگرچہ مشرک ظاہری طورپر خوبصورت اور حسین ہی کیوں نہ ہو_و لعبد مؤمن خير من مشرك و لو اعجبكم

٩_ نکاح کے معاملے میں مرد (باپ اور...) عورتوں کے ولی و سرپرست ہیں_و لاتنكحوا المشركين حتى يومنوا

عورتوں کے نکاح کے سلسلہ میں خطاب مردوں سے ہوا ہے کہ"و لا تنکحوا ..."یعنی مسلمانوں کو حق نہیں ہے کہ وہ اپنی بیٹیاں مشرکوں کے نکاح میں دیں، لہذا اگر مردوں کو عورتوں پر سرپرستی حاصل نہ ہوتی تو خطاب خود عورتوں سے ہوتا کہ مشرکوں کے ساتھ نکاح نہ کریں_

١٠_ آزاد عورت یا مرد کا نکاح غلام مرد یا عورت کے ساتھ جائز ہے_و لامة مؤمنة خير من مشركة ... و لعبد مؤمن خير من مشرك

١١_ مومنین، مومن عورتوں کو مشرکین کے نکاح میں نہ دیں_و لاتنكحوا المشركين حتى يومنوا

١٢_ضروری ہے کہ ایمانی قدروں کو ظاہری اور دنیاوی پُرکشش اشیاء (خوبصورتي، مال و دولت اور...)پر ترجیح دی جائے_

و لاتنكحوا المشركات حتى يؤمنّ و لامة مؤمنة خيرمن مشركة ولو اعجبتكم

۱۳_ قرآن کریم کی نظر میں با ایمان غلام صاحب قدر و منزلت اور با شخصیت ہے_و لامة مؤمنة خير من مشركة ... و لعبد مؤمن خير من مشرك

۱٤_ مشرک جہنم کی آگ کی طرف بلانے والے ہیں_اولئك يدعون الى النار

۱۵_ مشرک کے ساتھ شادی کرنا گمراہی اور جہنم میں داخلے کا پیش خیمہ ہے_و لاتنكحوا ... اولئك يدعون الى النار

۱٦_ عورت اور مرد ایک دوسرے کے عقائدپر اثر انداز ہوتے ہیں_و لاتنكحوا المشركات ... و لاتنكحوا المشركين ... اولئك يدعون الى النار

۱۷_ شرک کا انجام جہنم ہے_اولئك يدعون الى النار

۱۸_ کسی عمل کی قدر و قیمت کے جانچنے کا معیار اس عمل کے نتائج اور ثمرات ہیں_ولامة مؤمنةخير من مشركة ... اولئك يدعون الى النار

۱۹_ شرعی فرائض انسانی مصالح و مفاسد کی بنیادپر ہیں_ولاتنكحوا ... و لاتُنكحوا ... اولئك يدعون الى النار

۲۰_جلب منفعت سے دفع مفسدہ بہتر ہے_*اولئك يدعون الى النار و الله يدعوا الى الجنة و المغفرة

مومن اگر مشرک کے ساتھ شادی کر لے تو اگرچہ یہ احتمال ہے کہ مشرک ایمان لے آئے جس کی وجہ سے کافر کی ہدایت کا عظیم ثواب ملے گا (یہ منفعت ہے) لیکن یہ خطرہ بھی ہے کہ مومن مرتد ہوجائے (یہ خرابی یا مفسدہ ہے) اور خداوند عالم نے مومن کے مشرک کے ساتھ ازدواج کی نہی فرما کر جلب منفعت پر دفع مفسدہ کو ترجیح دی ہے_

۲۱_ خداوندعالم لوگوں کو اپنی جنت اور مغفرت کی طرف دعوت دیتا ہے_و الله يدعوا الى الجنة و المغفرة باذنه

۲۲_ جنت اور مغفرت کا حاصل کرنا خداوندعالم کی توفیق سے ممکن ہے_

و الله يدعوا الى الجنة و المغفرة باذنه

"باذنہ"میں باء مصاحبت کے معنی میں اور"یدعو"کے متعلق ہے اور"اذن"کے معنی توفیق کے ہیں یعنی خدا کی بہشت کی طرف دعوت اسی کی توفیق کے ساتھ ہے تاکہ مومن بہشت میں داخل ہوسکے_

۲۳_ خداوند متعال کے احکام پر عمل جنت اور اس کی مغفرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے_و لاتنكحوا المشركات ... و الله يدعوا الى الجنة و المغفرة باذنه یہ اس صورت میں ہے کہ خدا کے جنت اور مغفرت کی طرف بلانے کا مطلب شرعی احکام کا بیان ہو (جیسے مشرکوں کے ساتھ حرمت نکاح و...) کہ ان احکام پر عمل مغفرت اور جنت میں داخلے کا موجب ہے_

۲۴_ ہر ایسے میل جول اور معاشرت سے اجتناب کرنا ضروری ہے جس میں کفر اور گمراہی کا خطرہ ہو اور جو جہنم میں داخلے کا سبب ہو_و لاتنكحوا ... ولاتُنكحوا ... اولئك يدعون الى النار

یہ مطلب "اولئک یدعون الی النار" والی تعلیل کی عمومیت کی بناپر ہے جو کہ شادی کے علاوہ دیگر موارد کو بھی شامل ہے_

۲۵_ خداتعالی لوگوں کیلئے آیات (احکام اور ان کا فلسفہ) بیان کرنے والا ہے_و لاتنكحوا المشركات ... و يبين آياته للناس

۲۶_ اللہ تعالی کی طرف سے آیات بیان کرنے کا مقصد لوگوں کو یاددہانی کروانا ہے_و يبين آياته للناس لعلهم يتذكرون

۲۷_ قرآنی آیات سب لوگوں کیلئے قابل ادراک اور قابل استفادہ ہیں_و يبين آياته للناس لعلهم يتذكرون

آیات خدا: آیات خدا کا بیان کرنا۲۵، ۲۶

احکام: ۱، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱ فلسفہ احکام ۱۹، ۲۵

اقدار: ۱۲ اقدار کا معیار ۴، ۸، ۷، ۱۳، ۱۸، ۲۰; منفی اقدار ۴

انحطاط : انحطاط کے عوامل ۴

ایمان: ایمان کی قدر و قیمت ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۳، ۶; ایمان کے اثرات ۶

جنت: جنت کی دعوت ۲۱; جنت کے موجبات ۲۲

جہنم: جہنم کی آگ ١٤; جہنم کے موجبات ١٥

خداتعالی: خداتعالی کی توفیقات ۲۲ ; خداتعالی کی مغفرت ۲۱ ، ۲۲، ۲۳

خوبصورتي: خوبصورتی کی قدر و قیمت ٥، ۱۲

خیر: خیر کی دعوت ۲۱

دنیا: دنیاوی وسائل ۱۲

ذکر: ذکر کے عوامل ٢٦

رہن سہن: رہن سہن کے آداب ٢٤

شرک: شرک کی سزا ۱۷; شرک کی قدر و قیمت ٤

شریک حیات: شریک حیات کی شرائط ۱، ۲، ۳، ٦، ۸; شریک حیات کی صفات ۱، ۲، ۳، ٦، ۸ ; شریک حیات کے ساتھ روابط ١٦

عمل: عمل کی جزا ۲۳ ; عمل کے اثرات و ۱۸، ۲۳

غلام: غلام کے ساتھ شادی ۱۰ ; مومن غلام ۷، ۸; مومن غلام کے فضائل ۱۳

فساد و برائي : فساد و برائي کو دور کرنا ۲۰

قرآن کریم : قرآن فہمی ۲۷

کفر: کفر کا پیش خیمہ ٢٤

کنیز: مومن کنیز ۳

گمراهي: گمراہی کا پیش خیمہ ١٥، ٢٤

گناہ: گناہ سے اجتناب ٢٤

مال: مال کی قدر و قیمت ٥، ۱۲

محرمات: ۱، ٦

مرد: مرد کی سرپرستی ۹

مشرکین: مشرکین جہنم میں ۱۵، ۲٤; مشرکین کا بے قدر و قیمت ہونا ۷; مشرکین کی دعوت ١٤

مصالح و مفاسد: ۱۹

معاشرتی تعلقات: ۲٤

نفع و نقصان: ۲۰

نکاح: احکام نکاح ۱، ٦، ۱۰، ۱۱; حرام نکاح ١٦; غیر مسلم کے ساتھ نکاح ۱، ۳، ٦، ۸، ۱۱، ۱۵; غیر مسلم کے ساتھ نکاح کے اثرات ۵ و ۱۵ نکاح میں سرپرستی ۹

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُواْ النِّسَاء فِي الْمَحِيضِ وَلاَ تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىَ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّهُ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (٢٢٢)

اور اے پیغمبر یہ لوگ تم سے ایام حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دو کہ حیض ایک اذیت اور تکلیف ہے لہذا اس زمانے میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک پاک نہ ہوجائیں ان کے قریب نہ جائو پھر جب پاک ہو جائیں تو جس طرح سے خدا نے حکم دیا ہے اس طرح ان کے پاس جائو_ بہ تحقیق خدا توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے_

۱_ لوگ نبی اکرم(ص) سے حیض کے بارے میں پوچھتے تھے_ و يسئلونك عن المحيض

۲_ لوگوں کے رسول اکرم(ص) سے سوالات، آیات کے نزول اور احکام کے بیان کا پیش خیمہ بنے_

و يسئلونك عن المحيض قل هو اذي

۳_ پیغمبر اکرم(ص) احکام کے نزول اور بیان کا ذریعہ ہیں_ و یسئلونك ... قل

٤_ ماہواری عورتوں کیلئے مشقت اور تکلیف ایجاد کرتی ہے_ و یسئلونك عن المحیض قل هو اذي

٥_ حائض عورت کے ساتھ ہمبستری حرام ہے یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے_ فاعتزلوا النساء فی المحیض و لاتقربوهن حتی یطهرن اگرچہ "فاعتزلوا النسائ" کا ظہور یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہر قسم کی معاشرت ترک کردی جائے لیکن بعد میں یہ کہنا کہ ایام حیض اور غسل کے بعد اس کے ساتھ ہمبستری جائز ہے "حتی یطهرن فاذا تطهرن فاتوهن من حیث" یہ قرینہ ہے کہ وہ امر جس سے "فاعتزلوا" کہہ کر منع کیا گیا تھا وہ صرف ہمبستری تھی نہ کہ ہر قسم کی معاشرت کیونکہ اگر یہ مراد ہوتا تو خدا تعالی یوں فرماتا "فاذا تطهرن فعاشروهن"

٦_ ایام حیض میں قُبُل کی طرف سے نزدیکی حرام ہے_ فاعتزلوا النساء فی المحیض

آیت کے ابتداء میں کلمہ "محیض" مصدر ہے (یعنی حیض آنا) لیکن جملہ "فاعتزلوا النساء فی المحیض" میں المحیض اسم مکان ہے_ اس پر دلیل کلمہ "المحیض" کا تکرار ہے_ چونکہ اگر دونوں جگہ پر ایک ہی معنی مراد ہوتا تو قاعدتاً دوسرے کو ضمیر کی صورت میں ذکر کیا جاتا_

٧_ حیض کے ایام میں عورت کے ساتھ ہمبستری کے حرام ہونے کا فلسفہ یہ ہے کہ ان ایام میں ہمبستری عورت کیلئے آزار اور اذیت کا باعث ہے_ عن المحیض قل هو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض

٨_ احکام خدا مصالح و مفاسد کی بنیاد پر قرار دیئے گئے ہیں_ ویسئلونك عن المحیض قل هو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض

٩_ ایام حیض میں ہمبستری ضرر رساں ہے_ و یسئلونك عن المحیض قل هو اذی فاعتزلوا یہ مطلب اس صورت میں ہے کہ سوال ایام حیض میں ہمبستری کرنے کے بارے میں ہوا ہو نہ خود حیض اور اس کی ماہیت کے بارے

میں، کہ ایسی صورت میں ضمیر"ھو"ایام حیض میں ہمبستری کی طرف لوٹے گی یعنی اے نبي(ص) کہہ دیجیئے کہ ایام حیض میں ہمبستری کرنا ضرر رساں ہے_

١٠_ مباشرت کے دوران میں حفظان صحت کے اصولوں کی رعایت ضروری ہے_و لاتقربوهن حتى يطهرن فاذا تطهرن فاتوهن کیونکہ عورت کے ساتھ مباشرت کو خون کے رکنے اور غسل کرلینے کے بعد جائز قرار دیا گیا ہے_

١١_ عورتوں کے ساتھ ہمبستری حیض سے پاکی اور غسل کر لینے کے بعد جائز ہے_ولاتقربوهن حتى يطهرن فاذا تطهرن فأتوهن اگرچہ"حتی یطھرن" کا مفہوم یہ ہے کہ جب خون سے پاک ہوجائیں یعنی خون رک جائے تو ان کے ساتھ مقاربت جائز ہے لیکن جملہ"فاذا تطھرن"میں مقاربت کے جواز کو صریحاً غسل کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے جس کے پیش نظر"حتی یطھرن"کا مفہوم مورد توجہ نہیں قرار پائے گا_

١٢_ کلام کی عفت کا خوبصورتی سے خیال رکھا گیا ہے_و يسئلونك عن المحيض قرآن کریم نے ایسی تعبیریں صراحت سے استعمال نہیں کیں جو عفت کلام کے خلاف ہیں_ (جیسے ترک مقاربت کے لیے"اعتزال"اور شرمگاہ کے لئے دوسرے جملے میں کلمہ"المحیض" اور"من حیث امرکم" استعمال کیا گیا ہے) ان مذکورہ مثالوں سے عفت کلام کا بجاطور پر استفادہ ہوتا ہے_

١٣_ عورت کے ساتھ نزدیکی فطری راستے(فرج ، شرمگاہ) سے کی جائے_فاذا تطهرن فاتوهن من حيث امركم الله

١٤_ عورتوں کے ساتھ ہمبستری میں خدا تعالی کے احکام و حدود کی رعایت ضروری ہے_فاذا تطهرن فاتوهن من حيث امركم الله بعض مفسرین کے نزدیک کلمہ"من حیث"مقاربت کی جگہ (فرج) کو بیان نہیں کر رہا ورنہ کلمہ"في" استعمال کیا جاتا لہذا اس نظریہ کی بنیادپر"من حیث امرکم" شرعی احکام اور ممنوع موارد (جیسے روزہ کے ایام اور...) سے پرہیز کی یادآوری کیلئے ہے_

١٥_ ایام حیض میں عورتوں سے ہمبستری کے علاوہ

استمتاع (لذت حاصل کرنا) جائز ہے_ یسئلونك عن المحیض ... فاعتزلوا النساء فی المحیض یہ اس صورت میں ہے کہ "فی المحیض" سے مراد مکان حیض ہو ایسی صورت میں ایام حیض میں صرف ہمبستری حرام ہوگی_

۱٦_ خداوند عالم توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اپنانے والوں کو پسند فرماتا ہے_ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطهرین

۱۷_ توبہ اور طہارت نفس ، محبت خدا کو حاصل کرنے کا پیش خیمہ ہیں_ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطهرین

۱۸_ خداوند متعال توبہ اور پاکیزگی نفس کی تشویق و ترغیب دلاتا ہے_ ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطهرین

یہ اشارہ کرنا کہ جو لوگ پاکیزگی نفس رکھنے اور توبہ کرنے والے ہیں خدا ان سے محبت کرتا ہے، اس کا ایک ہدف انسانوں کو توبہ اور پاکیزگی نفس کی ترغیب دلانا ہے_

۱۹_ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی نفس اپنانے والوں کے ساتھ محبت کا اظہار ضروری ہے ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطهرین

۲۰_ ایام حیض میں ہمبستری پاکیزگی نفس کے خلاف ہے_ و یسئلونك عن المحیض ... فاعتزلوا الساء فی المحیض ... ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطهرین ایام حیض میں ہمبستری سے منع کرنے کے بعد پاکیزگی نفس اختیار کرنے والوں کے ساتھ محبت کا اظہار مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے_

۲۱_ جو لوگ ایام حیض میں ہمبستری کے گناہ سے توبہ کرلیں خدا انہیں دوست رکھتا ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض ... ان اللہ یحب التوابین

۲۲_ خداوند عالم حالت حیض میں ہمبستری سے اجتناب کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے_ فاعتزلوا النساء فی المحیض ... ان اللہ ... و یحب المتطهرین

آیت کے ابتدائي اور آخری حصے کے ارتباط کو دیکھتے ہوئے ایام حیض میں ہمبستری سے پرہیز کرنے والے "متطہرین" (پاکیزہ لوگ) کا مصداق ہیں_

۲۳_ اسلام میں حائض عورتوں کے ساتھ روابط کے سلسلہ میں حد اعتدال کی رعایت کی گئی ہے_

و یسئلونك عن المحیض قل هو اذی فاعتزلوا جیساکہ آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عورتوں کے ساتھ حیض کے دنوں میں مکمل قطع تعلق کر لیا جاتا تھا اور ان کے ساتھ ہر قسم کا رہن سہن ختم کردیا جاتا تھا جبکہ دوسری طرف عیسائي ہر قسم کے تعلقات کو جائز سمجھتے تھے، اسلام نے ان دونوں کے برخلاف درمیانی راستہ بتلایا ہے_

٢٤_ پانی سے استنجا کرنا پاکیزگی کے مصادیق میں سے ہے ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطهرین

ایک شخص نے پیغمبر اسلام(ص) سے عرض کیا کہ میں پانی سے استنجاء کرتا ہوں تو حضرت(ص) نے فرمایا: هنیئا لك فان اللہ عزوجل قد انزل فیك آیة:"ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطهرین" (١) تجھے مبارک ہو کہ خدا نے تیرے بارے میں یہ آیت نازل کی ہے_

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے سوال ١، ٢; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ٣

احکام: ٥، ٦، ٧، ١١، ١٣، ١٥ احکام کی تشریع ٢، ٣; فلسفہ احکام ٧، ٨، ٩

استنجا: پانی کے ساتھ استنجا ٢٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی جانب سے تشویق ١٨; اللہ تعالی کی حدود ١٤; اللہ تعالی کی محبت ١٦، ١٧، ٢١، ٢٢ ;اللہ تعالی کے محبوب لوگ ١٦، ٢١، ٢٢

پاک لوگ: پاک لوگوں سے محبت ١٩

پاكي: پاکی کے اثرات ١٧; پاکی میں رکاوٹیں ٢٠

پاكيزگي: پاکیزگی کی تشویق ١٨

پاکیزہ لوگ: پاکیزہ لوگوں کے فضائل ١٦

پاني: پانی کے فوائد: ٢٤

---

١) تفسیر عیاشی ج ١ ص ١٠٩ ح ٣٢٨ تفسیر برہان ج ١ ص ٢١٦ ح ١١ _

تقوي: تقوي کے اثرات ۲۲

توابین: توّابین سے محبت ۱۹; توّابین کے فضائل ۱۶، ۲۱

توبہ: توبہ کی ترغیب ۱۸; توبہ کے اثرات ۱۷

حفظان صحت: حفظان صحت کی اہمیت ۱۰

حیض: حیض کی سختیاں ٤، ۷; حیض کے احکام ٥، ٦، ۷، ۹، ۱٥، ۱۱

روایت: ۲٤

سوال و جواب: ۲

گفتگو: آداب گفتگو ۱۲; گفتگو میں عفت ۱۲

محرمات: ٥، ٦، ۷

مصالح و مفاسد: ۸

مطہرات: ۲٤

ہمبستري: ہم بستری حیض میں ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳; ہمبستری کے آداب ٥، ٦، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱٤، ۲۰; ہمبستری کے احکام ٥، ٦، ۷، ۱۱، ۱۳، ۱٥; ہم بستری میں حفظان صحت ۱۰

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُواْ لأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّكُم مُّلاَقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (۲۲۳)

تمھاری عورتیں تمھاری کھیتیاں ہیں لہذا اپنی کھیتی میں جہاں چاہو داخل ہوجائو اور اپنے واسطے پیشگی اعمال خدا کی بارگاہ میں بھیج دو اور اس سے ڈرتے رہو_ یہ سمجھو کہ تمھیں اس سے ملاقات کرنا ہے اور صاحبان ایمان کو بشارت دے دو_

۱_ عورت انسانی بیج کی کھیتی ہے_ نساؤكم حرث لكم

۲_ بانجھ نہ ہونا ایک شائستہ اور کامل عورت کی خصوصیات میں سے ہے_ نساؤکم حرث لکم

عورت کی اہم خصوصیات میں سے اس کا بقاء نسل کی خاطر حمل کے قابل ہونا ہے لہذا اگر عورت بانجھ ہو تو وہ اس اہم خصوصیت سے محروم ہے اور واضح ہے کہ یہ عورت طبعی لحاظ سے کامل نہیں ہے_

۳_ مباشرت کا اہم ترین فلسفہ نسل پھیلانا ہے_ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم و قدموا لانفسکم

پہلی بات یہ کہ ہمبستری کے تمام اہداف میں سے صرف نسل بڑھانے (حرث) کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور دوسرا یہ کہ بعض مفسرین کے نزدیک جملہ "قدموا لانفسکم" سے مراد اولاد ہے_

٤_ اپنی بیوی کے ساتھ ہر طریقے سے ہمبستری جائز ہے_ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم

یہ اس صورت میں کہ "اني"، "كيف" کے معنی میں ہو_

٥_ مرد کی جنسی لذتوں میں عورت کیلئے مرد کی اطاعت ضروری ہے *_ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم

چونکہ عورتوں سے لذت حاصل کرنے میں "انی شئتم" کہہ کر مردوں کو کسی حد تک آزادی دی گئي ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کیلئے اس سلسلہ میں مرد کی اطاعت ضروری ہے ورنہ یہ کلام لغو ہوجائے گا_

٦_ پہلے سے ہی اعمال صالح بھیجنا اور اپنی آخرت کیلئے ان کا ذخیرہ کرنا ضروری ہے_ و قدموا لانفسکم

۷_ انسان کی اچھی یا بری تقدیر اور انجام میں، اس کی شادی شدہ زندگی کے حالات مؤثر ہیں_ فاتوا حرثکم انی شئتم و قدموا لانفسکم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جملہ "قدموا لانفسکم" انسان کی ہمبستری میں آزادی اور اختیار کیلئے قید کے طور پر آیا ہے یعنی انسان کی ازدواجی زندگی اس کی تقدیر اور انجام میں مؤثر ہے لہذا انسان ایسا طریقہ اپنائے جس کا انجام اچھا ہو_

۸_ نیک اور صالح اولاد پیدا کرنے کیلئے بیوی کے انتخاب میں خوب غور و فکر کرنا اور جماع کے آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے_ نساؤکم حرث لکم ... و قدموا لانفسکم

کھیتی باڑی کیلئے کسان کا مناسب اور زرخیز

زمین منتخب کرنے میں زیادہ توجہ کرنا اور اچھی فصل پیدا کرنے کیلئے تمام ضروری اسباب کا فراہم کرنا عورت اور کھیتی کے درمیان مشابہت کی وجوہ ہیں کہ جو آیت میں مدنظر ہو سکتی ہیں_

۹_ آخرت کیلئے پیشگی اعمال بھیجنے اور ان کے ذخیرہ کرنے کیلئے گھریلو اور ازدواجی روابط سے استفادہ کرنا ضروری ہے_ فاتوا حرثکم انی شئتم و قدموا لانفسکم یہ کہ عورتوں کو حرث کہنے کے بعد اعمال خیر آگے بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتاہے کہ قرآن کریم کی نظرمیں زندگی کو اخروی منافع اور نیک کام انجام دینے کی راہ پر گامزن کرنا ضروری ہے_

۱۰_ اولاد ازدواجی زندگی کا پھل ہے_ نساؤکم حرث لکم ... و قدموا لانفسکم

۱۱_ میاں بیوی کے روابط میں تقوی کی مراعات ضروری ہے_ نساؤکم حرث لکم ... و اتقوا الله

۱۲_ تمام انسان خداوند عالم سے ملاقات کریں گے_ و اعلموا انکم ملاقوہ

۱۳_ خداوند عالم گھریلو ماحول میں مردوں کو احکام الہی کی رعایت کے سلسلہ میں متنبہ کرتاہے_

نساؤکم حرث لکم ... و اتقوا الله و اعلموا انکم ملاقوہ گھریلو زندگی سے مربوط احکام ذکر کرنے کے بعد لوگوں کو تقوی کا حکم دینا اور خداوند عالم کی ملاقات کے بارے میں متوجہ کرنا (جزا و سزا کے دن) ممکن ہے ان لوگوں کو متنبہ کرنے کیلئے ہو جو احکام الہی کی مراعات نہیں کرتے_

۱۴_ خداوند متعال حساب لینے والا اور جزا دینے والا ہے_ و اعلموا انکم ملاقوہ

آیت میں انتباہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ خدا تعالی کی ملاقات حساب و کتاب اور جزا سے کنایہ ہے_

۱۵_ خدا کی عدالت میں حاضری اور اس کی ملاقات پر توجہ ، حدود الہی کی حفاظت اور تقوي کی رعایت کا پیش خیمہ ہے_
و اتقوا الله و اعلموا انکم ملاقوہ

۱۶_ جناب رسول خدا (ص) کو ان مؤمنین کو بشارت دینے کا حکم ہے جو ازدواجی تعلقات اور گھریلو ماحول میں تقوی اور الہی حدود کا پاس کرتے اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں_
نساؤکم حرث لکم ... و اعلموا انکم ملاقوہ و بشر المومنین

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) کی ذمہ داری ١٦

آخرت: توشہ آخرت ٦، ٩

احکام: ٤، ٥

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا انتباہ ١٣; اللہ تعالی کا حساب لینا ١٤;اللہ تعالی کی حدود١٣، ١٥، ١٦

انسان: انسان کا انجام ١٢; انسانی تقدیر ٧

اولاد: ١٠ صالح اولاد ٨

ایمان: آخرت پر ایمان کے نفسیاتی اثرات ١٥; خدا کی ملاقات پر ایمان ١٥

تربیت: تربیت کی روش١٥

تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ١٥; تقوي کی اہمیت ١٦، ١١

رشد و ترقي: رشد و ترقی کا پیش خیمہ ٨

شادی کرنا : شادی کرنے کا فلسفہ ٣، ٨، ١٠

شخصیت: شخصیت کی تشکیل کے عوامل ٧، ٨

شریک حیات: شریک حیات کی شرائط ٢، ٨; شریک حیات کی صفات ٢; شریک حیات کے حقوق ٥

عمل: صالح عمل ٦، ٩ ; عمل کی پاداش ١٤; عمل کی بقا ٦

عورت : عورت کی قدر و قیمت ١; عورت کی لیاقت و شائستگی ٢

قضا و قدر: ٧

گھرانہ: گھرانے کے حقوق ١٣، ١٦ لقاء اللہ : ١٢

مومنین: مومنین کو بشارت ١٦

نسل: نسل کی بقا ٣

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ١٥

ہمبستري: ہمبستری کے آداب ٨، ٩، ١١; ہمبستری کے احکام ٤، ٥; ہمبستری میں تقوي ١١، ١٦

وَلاَ تَجْعَلُواْ اللّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّواْ وَتَتَّقُواْ وَتُصْلِحُواْ بَيْنَ النَّاسِ وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٢٤)

خبردار خدا کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنائو کہ قسموں کو نیکی کرنے تقوی اختیار کرنے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے میں مانع بنا دو اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے_

١_ قسم میں خدا کے نام کو دستاویزی ثبوت کے طورپر استعمال کرنا حرام ہے حتی کہ سچی قسموں اور نیک کاموں میں بھی_ و لا تجعلوا اللہ عرضة لایمانکم جب نہی کے ظہور کو مورد توجہ قرار دیا جائے اور "عرضة" کے لغوی معنی پر نگاہ ڈالی جائے تو یہی نتیجہ سامنے آتاہے کہ انسان کے لیئے مناسب نہیں کہ وہ خدا تعالی کو قسم کے طورپر پیش کرے اور ہر مقام پر قسم میں خدا کا نام لے_

٢_ خدا کی قسم نیک کاموں کی انجام دہي، تقوي اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے میں رکاوٹ نہ بنے_

و لا تجعلوا اللہ عرضة لایمانکم ان تبروا و تتقوا و تصلحوا بین الناس

یہ اس صورت میں ہے کہ "عرضة" کے معنی مانع کے ہوں_

٣_ خداوند قدوس کے نام تعظیم و تکریم ضروری ہے_ لا تجعلوا اللہ عرضة لایمانکم ... و اللہ سمیع علیم

٤_ کسی کار خیر کے چھوڑنے کیلئے قسم کھانا انسان پر کوئي ذمہ داری نہیں لاتا_ و لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم

٥_ لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کی اہمیت _ان تبروا و تتقوا و تصلحوا بین الناس

اس اہمیت کا استفادہ عام کے بعد خاص کے ذکر سے ہوتا ہے _

٦_ معاشرے کے مقابل مومنین کی ذمہ داري_ و تصلحوا بین الناس

٧_ خداوند عالم سننے والا اور جاننے والاہے_ و اللہ سمیع علیم

٨_ خدا ایسا سننے والا ہے جو آگاہی رکھتاہے_ و اللہ سمیع علیم

یہ اس صورت میں ہے کہ "علیم"، "سمیع"کی صفت ہو_

٩_ نیک کاموں کے ترک کرنے پر قسم کھانا زمانہ جاہلیت کی رسم تھي_ و لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم ان تبروا و تتقوا

١٠_ خداوند عالم کاان لوگوں کو متنبہ کرناہے جو اسے اپنی قسموں کے لئے سند قرار دیتے ہیں _

و لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم ... و اللہ سمیع علیم

١١_ خدا کے نام کے ساتھ سچی قسم کھاناگناہ ہے اور جھوٹی قسم عملی کفرہے_ و لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم

حضرت امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا: من حلف باللہ کاذبا کفر و من حلف باللہ صادقا اثم_ ان اللہ عزوجل یقول: و "لاتجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم"(١) جو اللہ کی جھوٹی قسم کھائے اس نے کفر کیا اور جو اللہ کی سچی قسم کھائے اس نے گناہ کیا_ اللہ تعالی کا ارشادہے و لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم"

١٢_ نیک کاموں کے چھوڑنے پر قسم کھانے کی حرمت کا ایک مصداق بھائي یا ماں کے ساتھ بات نہ کرنے کی قسم کھاناہے_ و لا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم

حضرت امام محمد باقر(ع) نے آیت "ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم" کے بارے میں فرمایا یعنی "الرجل یحلف ان لایکلم اخاہ و

---

١) کافی ج٧ص٤٣٤،ح٤;نور الثقلین ج ١ص٢١٨، ح ٨٣٤_

ما اشبه ذلك او لايكلم امه"(١) كوئی شخص یہ قسم کھائے کہ اپنے بھائي سے کلام نہیں کرے گا یا اسی طرح کچھ اور کہے یا پھر یہ کہ اپنی والدہ سے کلام نہیں کرے گا_

احکام: ۱، ٤، ۱۲

اسماء و صفات: سمیع ۷، ۸; علیم ۷، ۸

اصلاح: آپس میں اصلاح ۲، ٥; اصلاح کی اہمیت ٥

تقوي: تقوي کے موانع ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا متنبہ کرنا ۱۰ ; اللہ تعالی کا نام ۳

روایت: ۱۱، ۱۲

زمانہ جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسمیں ۹; زمانہ جاہلیت میں قسم ۹

عمل: نیک عمل ۲، ۱۲

قسم: بیہودہ قسم ٤;جھوٹی قسم ۱۱; خدا کی قسم ۲،۱۰،۱۱; قسم کے احکام ۱،٤،۱۲

کفر: عملی کفر ۱۱

گناہ: ناہ کے موارد ۱۱

محرمات: ۱، ۱۲

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ٦

---

۱) تفسیر عیاشی ص۱۱۲ ح ۳۳۹، نور الثقلین ج ۱ص ۲۱۸ ، ح ۸۳٦_

لاَّ يُؤَاخِذُكُمُ اللّهُ بِاللَّغْوِ فِيَ أَيْمَانِكُمْ وَلَكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ (۲۲۵)

خدا تمھاری لغو اور غیر ارادی قسموں کا مواخذہ نہیں کرتا ہے لیکن جس کو تمھارے دلوں نے حاصل کیا ہے اس کا ضرور مواخذہ کرے گا_ وہ بخشنے والا بھی ہے اور برداشت کرنے والا بھی ہے _

۱_ خداتعالی کسی کو اس کی بیہودہ قسم پر مواخذہ نہیں کرتا_ لایؤاخذكم الله باللغو فی ایمانكم و لكن

لغو قسم سے وہ قسمیں مرادہیں جو عموما عادت کی وجہ سے منہ سے نکل جاتی ہیں بغیر اس کے کہ قسم کھانے والے نے دلی طور پر اس کا قصد کیا ہو،"باللغو" کا یہ معنی اس کے"بما كسبت قلوبكم"کے ساتھ تقابل کو دیکھ کر سمجھ میں آتا ہے_

۲_ بیہودہ اور لغو قسموں سے انسان پر کوئي ذمہ داری عائد نہیں ہوتی_ لایؤاخذكم الله باللغو فی ایمانكم

۳_ جو قسمیں سنجیدگی اور دلی قصد کے ساتھ ہوں خداوند عالم ان پر مواخذہ کرے گا_ و لكن یؤاخذكم بما كسبت قلوبكم

٤_ جو قسمیں دلی قصد و ارادہ کے ساتھ اٹھائي جائیں ان کی پابندی اور وفاداری ضروری ہے_ و لكن یؤاخذكم بما كسبت قلوبكم

۵_ لغو اور فضول قسمیں ناپسندیدہ ہیں_* لایؤاخذكم الله باللغو فی ایمانكم ... و الله غفور حلیم

مذکورہ بالا آیت سے استفادہ ہوتا ہے کہ لغو اور فضول قسمیں کھانے والا عذاب کا استحقاق رکھتا ہے لیکن خداوند عالم اپنے فضل و کرم سے اس کو عذاب نہیں کرتا، یہ استفادہ بالخصوص آیت کے ذیل میں "غفور"کی صفت کے

ذکر سے ہوتا ہے_

٦_ **کسی عمل پر ثواب و عقاب کا معیار نیت ہے**_ لایؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم و لکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم

٧_ لغو اور بیہودہ کام کرنے سے انسان کی روحانی اور معنوی شخصیت پر بُرے اثرات مرتب ہوتے ہیں_ *

لایؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم و لکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم شاید مذکورہ بالا آیت قسم کو دو قسموں میں تقسیم کرنے کے بارے میں نہیں ہے جیسے لغو و بیہودہ قسم اور سنجیدہ قسم اور نہ ہی یہ بیان کررہی ہے کہ ان میں سے ایک قسم پر کفارہ ہے اور دوسری پر کفارہ نہیں_ بلکہ آیت اس حقیقت کو بیان کرنا چاہتی ہے کہ اگرچہ خداوند عالم نے لغو قسم پر کوئی سزا تجویز نہیں کی لیکن یہ عمل ایک قلبی بیماری کی حکایت کرتا ہے یا یہ حقیقت بیان کرتا ہے کہ اس عمل سے بتدریج دل بیماری کی طرف بڑھتا ہے اور خدا تعالی اس بیماری کی صورت میں عقاب فرماتا ہے_

٨_ **لغو قسمیں کھانے پر خداوند عالم کا عذاب نہ کرنا پروردگار کی مغفرت اور حلم کا ایک جلوہ ہے**_ لایؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ... و اللہ غفور حلیم ظاہراً خدا کی مغفرت اور حلم "لایواخذ" کے ساتھ مربوط ہے نہ "یؤاخذکم" کے ساتھ کیونکہ مغفرت عدم مواخذہ کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے نہ مؤاخذہ کے ساتھ_

٩_ خدا غفور اور حلیم ہے_ و اللہ غفور حلیم

١٠_ خدا ایسا غفور ہے جو حلیم ہے_ و اللہ غفور حلیم یہ اس صورت میں ہے کہ "حلیم"، "غفور" کی صفت ہو_

اجر: اجر کا معیار ٦

احکام: ٢، ٤

اسماء و صفات: حلیم ٩، ١٠; غفور ٩، ١٠

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا حلم ٨; اللہ تعالی کی جانب سے حساب لینا ١، ٣; اللہ تعالی کی جانب سے مغفرت ٨

انحطاط: انحطاط کے عوامل ۷

انسان: انسان کی شخصیت ۷

سزا: سزا کا معیار ٦

عمل: عمل کا اجر; ناپسندیدہ عمل کے اثرات ٦٧; ناپسندیدہ عمل ٥

قسم: قسم کے احکام ٢، ٤; لغو قسم ١، ٢، ٥، ٨

گناہ: گناہ کے اثرات ۷

نیت: نیت کی اہمیت ٣، ٤، ٦

لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآؤُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٢٢٦)

جو لوگ اپنی بیویوں سے ترک جماع کی قسم کھالیتے ہیں انھیں چار مہینے کی مہلت ہے _ اس کے بعد واپس آگئے تو خدا غفور رحیم ہے _

١_ مرد چار مہینے تک اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری ترک کرنے کی قسم (ایلاء) پر باقی رہ سکتا ہے_ للذين يؤلون من نسائهم تربص اربعة اشهر "يؤلون" کا مصدر "ایلائ" ہے جو لغت میں قسم کے معنی میں ہے لیکن اصطلاح میں ایلاء کا مطلب یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ چار مہینے سے زیادہ مدت تک ہمبستری چھوڑنے کی قسم کھائے_ آیت میں بھی یہی اصطلاحی معنی مراد ہے_

٢_ بیوی کے ساتھ مباشرت چھوڑنے پر قسم کھانا جائز ہے اور قسم منعقد بھی ہوجاتی ہے_ للذين يؤلون من نسائهم تربص اربعة اشهر

٣_ ایلاء کے وقوع پذیر ہونے اور اس کے خاص

احکام کے جاری ہونے کی شرط یہ ہے کہ چار مہینے سے زیادہ مدت کیلئے ہمبستری چھوڑنے پر قسم کھائی گئی ہ_

للذین یؤلون من نسائھم تربص اربعة اشھر یہ جو خدا وند عالم فرما رہا ہے کہ ایلاء کرنے والا چار مہینے تک انتظار کر سکتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایلاء اور اس کے خاص احکام اس صورت میں جاری ہوں گے جب ہمبستری چھوڑنے پر قسم یا ہمیشہ کیلئے ہو یا چار مہینے سے زیادہ مدت کیلئے ہو_

٤_ ایلاء کرنے والا چار مہینے سے زیادہ اپنی بیوی کو دودلی کی کیفیت میں یوں ہی نہیں چھوڑ سکتا_ للذین یؤلون من نسائھم تربص اربعة اشھر

٥_ ایلاء کے بعد عورت چار مہینے تک اپنے شوہر سے ہمبستری کرنے کی درخواست کا حق نہیں رکھتی_ للذین یؤلون من نسائھم تربص اربعة اشھر "للذین" کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار مہینے کی مدت تک مرد ہمبستری ترک کرنے کا حق رکھتا ہے لہذا عورت کو اس مدت میں ہمبستری کرنے کی درخواست کا حق حاصل نہیں ہوگا_

٦_ شوہروں کا اپنی بیویوں کے ساتھ چار مہینے میں ایک بار مباشرت کرنا ضروری ہے_* للذین یؤلون من نسائھم تربص اربعة اشھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر چار مہینے سے زیادہ مدت کیلئے بیوی سے دوری جائز ہوتی تو ایلاء کے حکم میں بھی اس مدت کے مطابق وقت کے لحاظ سے اضافہ ہوجاتا_

٧_ ایلاء سے، چار مہینے گزرنے کے بعد ایلاء کرنے والے پر یا بیوی کے ساتھ ہمبستری کرنا یا اسے طلاق دینا واجب ہے_ للذین یؤلون ... فان فاؤ ...__ و ان عزموا الطلاق یہ کہ "تربص" (انتظار کرنا) چار مہینے تک ہے معلوم ہوتا ہے اس مدت کے بعد شخص پر مذکورہ بالا ان دو کاموں میں سے ایک ضروری ہے_

٨_ ایلاء میں چار مہینے گذرنے سے پہلے قسم توڑنا جائز ہے_ للذین یؤلون من نسائھم تربص اربعة اشھر "للذین" کا لام جو کہ جواز کے لئے ہے اس سے استفادہ ہوتا ہے کہ چاہے تو چار مہینے تک مباشرت ترک کرے اور چاہے تو چار مہینے گذرنے سے پہلے ہمبستری کرے_

٩_ جو لوگ ہمبستری چھوڑنے کی قسم توڑ کر شادی شدہ

زندگی کی طرف لوٹ آتے ہیں رحمت اور مغفرت الہی ان کے شامل حال ہوجاتی ہے_
للذین یؤلون ... فان فاؤ فان اللہ غفور رحیم

۱۰_ ایلاء کے بعد شادی شدہ زندگی کی طرف لوٹنا طلاق سے بہتر ہے_فان فاؤ فان اللہ غفور رحیم _ و ان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیم ازدواجی زندگی کی طرف لوٹنے (فان فاؤ) کو ذکر یں مقدم کرنا اس کے رتبہ کے لحاظ سے مقدم ہونے کی علامت ہے، نیز ازدواجی زندگی کی طرف لوٹنے اور بیوی کے حقوق کی رعایت کی صورت میں رحمت اور مغفرت کا وعدہ دینے سے بھی اس کی اولویت و رجحان کا پتہ چلتا ہے_

۱۱_ خداوند عالم غفور اور رحیم ہےفان اللہ غفور رحیم

۱۲_ خداوند عالم ایسا غفور ہے جو رحیم بھی ہے_فان اللہ غفور رحیم

۱۳_ اسلام عورتوں کے حقوق کا دفاع کرتا ہے_للذین یؤلون من نسائھم تربص اربعة اشھر فان فاؤ فان اللہ غفور رحیم

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۹

اسماء و صفات: رحیم ۱۲، ۱۱; غفور ۱۱، ۱۲

ایلاء: ایلاء کے احکام ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۹، ۱۰

خداتعالی: خداتعالی کی رحمت ۹; خداتعالی کی مغفرت ۹

رحمت: رحمت جن کے شامل حال ہے ۹

شریک حیات: شریک حیات کے حقوق ٤، ٦

طلاق: احکام طلاق ۷; طلاق کی ناپسندیدگی ۱۰

عورت: عورت کے حقوق ۱۳

قسم: قسم کے احکام ۱، ۲، ۳، ۸، ۹; قسم توڑنا ۸، ۹

مرد:

مردکی ذمہ داری ٦

واجبات :٦، ٧

همبستري: ہمبستری کے احکام ١، ٢، ٣، ٥، ٦، ٧

وَإِنْ عَزَمُواْ الطَّلاَقَ فَإِنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٢٧)

اور طلاق کا ارادہ کریں تو خدا سن بھی رہا ہے اور دیکھ بھی رہا ہے_

١_ طلاق کا فیصلہ کرنا مرد کے اختیار میں ہے_ و ان عزموا الطلاق

٢_ طلاق میں ارادہ اور لفظ معتبر ہے_ و ان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیم

ایسا لگتا ہے کہ دو صفات یعني "سمیع"(سننے والا) اور "علیم"(جاننے والا) کا لانا طلاق میں قصد اور لفظ کے معتبر ہونے کی طرف اشارہ ہے_

٣_ اگر عقد دائمی ہو تو ایلاء ہوسکتا ہے_ للذین یؤلون من نسائهم تربص اربعة اشهر ... و ان عزموا الطلاق

ایک تو یہ کہ مرد کو چار مہینے کی مہلت دی گئي ہے

(جو کہ دائمی نکاح میں معتبر ہے) اور دوسرا طلاق کا ذکر ہوا ہے جو کہ نکاح دائمی میں ہوتی ہے لہذا ان دو امور کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ ایلاء کا حکم غیر دائمی نکاح میں جاری نہیں ہے_

٤_ میاں بیوی کے درمیان نا اتفاقی کی صورت میں، طلاق آخری راہ حل ہے_ للذین یؤلون ...و ان عزموا الطلاق فان اللہ سمیع علیم طلاق کو آخر میں ذکر کرنے سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوسکتا ہے کہ مشکل کے حل کیلئے طلاق سب سے آخری مرحلہ ہے_

٥_ خدا سننے والا اور جاننے والا ہے_ فان اللہ سمیع علیم

٦_ خداوند عالم ایسا سننے والا ہے جو علیم ہے_ فان اللّٰہ سمیع علیم

٧_ خداوند متعال کے نزدیک طلاق ناپسندیدہ ہے_* و ان عزموا الطلاق فان اللّٰہ سمیع علیم

یہ اس بات کے پیش نظر ہے کہ ازدواجی زندگی کی طرف پلٹنے کی صورت میں مغفرت اور رحمت کا وعدہ دیا گیا ہے جبکہ طلاق کی صورت میں دو صفات "سمیع" اور "علیم" پر اکتفا کیا گیا ہے جو کسی حد تک ڈرانے دھمکانے اور توجہ دلانے پر دلالت کرتی ہیں_

احکام: ١، ٢، ٣ فلسفہ احکام ٤

اختلاف: گھریلو اختلاف ٤

اسماء و صفات: سمیع ٥، ٦; علیم ٥، ٦

ایلاء: ایلاء کے احکام ٣

طلاق: احکام طلاق ١، ٢; طلاق کی ناپسندیدگی ٧; طلاق میں نیت ٢; فلسفہ طلاق ٤

مرد: مرد کے حقوق ١

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُواْ إِصْلاَحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكُيمٌ (۲۲۸)

مطلقہ عورتیں تین حیض تک انتظار کریں گی اور انھیں حق نہیں ہے کہ جو کچھ خدا نے ان کے رحم میں پیدا کیا ہے اس کی پردہ پوشی کریں اگر ان کا ایمان اللہ اور آخرت پر ہے۔ اور پھر ان کے شوہر اس مدت میں انھیں واپس کرلینے کے زیادہ حقدار ہیں اگر اصلاح چاہتے ہیں۔ اور عورتوں کے لئے ویسے ہی حقوق بھی ہیں جیسی ذمہ داریاں ہیں اور مردوں کو ان پر ایک امتیاز حاصل ہے اور خدا صاحب عزت و حکمت ہے۔

۱۔ طلاق یافتہ عورت سے تین طُہر (عدت) مکمل ہونے سے پہلے نکاح کرنا حرام ہے۔ و المطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء اس صورت میں کہ "قرئ" کے معنی طہر ہوں۔

۲۔ تین طُہر یا تین حیض صرف اس عورت کی عدت ہے جسے حیض آتا ہو۔ و المطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء

ظاہراً آیت میں وہ عورتیں فرض کی گئی ہیں جنہیں حیض آتا ہو کیونکہ عدت کی مدت تین طہر یا تین حیض قرار دی گئی ہے لہذا یہ حکم چھوٹی عمر کی، یائسہ یا ان جیسی عورتوں کو شامل نہیں ہوگا۔

۳_ مطلقه عورت کی عدت تین حیض ہے_و المطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء یہ اس صورت میں ہے کہ "قرئ" کے معنی حیض ہوں_

٤_ مطلقه عورتیں اپنی عدت کی مدت کم یا زیادہ کرنے کی خاطر اپنے حمل یا حیض کو نہ چھپائیں_و لایحل لهن ان یکتمن ما خلق الله فی ارحامهن "ما خلق" کا معنی وسیع ہے یہ ہر اس مخلوق کو شامل ہے جو عدت کی مدت میں مؤثر واقع ہو سکے جیسے حمل، طہر اور حیض_

٥_ خدا تعالی اور روز قیامت پر ایمان احکام الہی کے انجام دینے کا ضامن ہے_و لایحل لهن ... ان کن یؤمن بالله و الیوم الآخر

٦_ خداوند متعال اور روز قیامت پر ایمان کا لازمہ فرائض الہی پر عمل ہے_و لایحل لهن ... ان کن یؤمن بالله و الیوم الآخر

٧_ اپنے حمل، طہر یا حیض کے بارے میں عورتوں کا قول قبول کیا جائے گا_ و لایحل لهن ان یکتمن ما خلق الله فی ارحامهن اگر عورتوں کی بات اپنے طہر، حیض، حمل یا ہر اس چیز کے بارے میں کہ جو عدت کی مدت میں دخالت رکھتی ہے، قابل قبول نہ ہو تو ان پر چھپانے کی حرمت لغو ہوگی_

٨_ہر اس چیز کا خالق خدا ہے جو رحم میں موجود ہے (خون، جنین ...) ما خلق الله فی ارحامهن یہ لفظ "ما" کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے جو خون، جنین ... کو شامل ہوجاتا ہے_

٩_ عدت کے اندر شوہر کو اپنی مطلقہ بیوی کی طرف رجوع کا حق حاصل ہے_و بعولتهن احق بردهن فی ذلك "ذلک"، "تربص" کی طرف اشارہ ہے یعنی ان تین طہر میں جو کہ عورت کی عدت کا زمانہ ہے_

١٠_ شوہر کا اپنی مطلقہ بیوی کی طرف حق رجوع اس بات سے مشروط ہے کہ وہ گھریلو زندگی میں اصلاح چاہتا ہو_
و بعولتهن احق بردهن فی ذلك ان ارادوا اصلاحا یعنی اگر شوہر عدت کے اندر رجوع کرنے سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ رجوع کرنے کے
بعد عورت کو دوبارہ طلاق دے کر تکلیف پہنچائے گا_ تو آیت کے ظاہری حکم کے لحاظ سے اس قصد کے ساتھ رجوع جائز نہیں ہے_

۱۱_ عدت گھر کی تعمیر نو کیلئے ایک مہلت ہے_*و المطلقات یتربصن ... و بعولتھن احق بردھن فی ذلك ان ارادوا اصلاحا اس بات کے پیش نظر کہ عدت کے ایام کے تذکرہ کے بعد ان ایام میں اصلاح کی خاطر رجوع کرنے کا ذکرکیا گیا ہے_

۱۲_ مرد اور مطلقہ عورت کو عدت کے زمانہ میں پہلی زندگی کی طرف پلٹنے کیلئے تو دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے_*

و بعولتھن احق بردھن کیونکہ لفظ "بعولۃ"(شوہر) اور اس کا "ھن" کی ضمیر کی طرف مضاف ہونا اس معنی کو بیان کررہاہے کہ عدت طلاق کے زمانہ میں زوجیت والا تعلق اور رشتہ باقی ہے لہذا رجوع کیلئے نکاح کی ضرورت نہیں ہے_

۱۳_ مرد کیلئے اپنی مطلقہ بیوی کی طرف رجوع کا حق عدت کے ختم ہوتے ہی ختم ہوجاتا ہے_و بعولتھن احق بردھن فی ذلك کلمہ "فی ذلک" کے مفہوم سے یہ مطلب سمجھا جاسکتا ہے_

۱٤_ اگر شوہر کا رجوع مطلقہ بیوی کو تکلیف اور اذیت پہنچانے کی خاطر ہو تو بے اثر اور غیر معتبر ہے_

و بعولتھن احق بردھن فی ذلك ان ارادوا اصلاحا آیت میں حق رجوع کو اصلاح کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے_پس اس جملہ شرطیہ کا مفہوم یہ نکلے گا کہ اگر رجوع اصلاح کیلئے نہ ہو بلکہ اذیت پہنچانے کی خاطر ہو تو ایسے رجوع کا اعتبار و حقانیت مسلوب ہے_

۱۵_ عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کے مقابلے میں (عقلی اور شرعی بنیاد پر) برابر کے حقوق رکھتے ہیں_

و لھن مثل الذی علیھن بالمعروف

۱٦_ عورت اور مرد دونوں پر لازم ہے ایک دوسرے کے برابر کے حقوق کی رعایت کا مظاہرہ کریں_

و لھن مثل الذی علیھن بالمعروف

۱۷_ اسلام عورتوں کے حقوق کا دفاع کرتاہے_

و بعولتھن احق بردھن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا و لھن مثل الذی علیھن بالمعروف

زندگی کی اصلاح کی غرض کے بغیر مرد کا رجوع غیر معتبر ہے نیز عورتوں کے حقوق کو مردوں کے حقوق جیسا سمجھنا خصوصاً زمانہ جاہلیت کے ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ اسلام میں

عورتوں کے حقوق کے دفاع کی دلیل ہے_

۱۸_ مرد اپنی بیویوں سے افضل ہیں_و للرجال علیهن درجة

۱۹_ شوہر اپنی بیویوں پر حقوق کے اعتبار سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں_* و للرجال علیهن درجة

" للرجال ..."کا جملہ" لصہُنَ..." کے لئے قید ہے اور اس کے معنی کو مشخص کررہا ہے

۲۰_ ازدواجی زندگی کے قوانین بنانے میں عدل و انصاف کو بنیاد قرار دیا گیاہے_و لهن مثل الذی علیهن بالمعروف و للرجال علیهن درجة

" للرجال ..."کا جملہ" لہن ..." کیلئے قید ہے اور اسکے معنی کو مشخص کررہاہے_یعنی شوہر اور بیوی کے ایک جیسے حقوق کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بطور مطلق مساوی ہیں کیونکہ مرد خلقت کے لحاظ سے کچھ خصوصیات کے حامل ہیں کہ جن کی وجہ سے انہیں مخصوص حقوق بھی حاصل ہوں گے_ اس بنیاد پر دونوں کے درمیان عدل و انصاف کی رعایت کی گئی ہے_

۲۱_ شوہر کو تب مطلقہ بیوی کی طرف رجوع کا حق حاصل ہے جب وہ عورت کے حسب معمول حقوق پورے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو_ان ارادوا اصلاحا و لهن مثل الذی علیهن بالمعروف

حق رجوع کو اصلاح کے ساتھ مقید کرنے کے بعد عورتوں کے مردوں پر حقوق بیان کرنے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرد کا اپنی مطلقہ بیوی کے حقوق کی رعایت کا قصد ارادہ اصلاح (ان ارادوا اصلاحا) کے مصادیق میں سے ہے_

۲۲_ زمانہ بعثت کا جاہل معاشرہ عورتوں کیلئے کسی قسم کے حقوق کا قائل نہیں تھا_و لهن مثل الذی علیهن بالمعروف

اس لحاظ سے کہ اس آیت میں مردوں کے عورتوں پر حقوق کو (علیہن) مسلّم لیا گیا ہے جبکہ عورتوں کے مردوں پر حقوق کے اثبات کو (لھن) سے بیان کیا گیا ہے یعنی عورتوں کے حقوق ثابت کرنے کے درپے ہے_

۲۳_ میاں بیوی کا باہمی حقوق کی رعایت نہ کرنا طلاق کے عوامل و اسباب میں سے ہے _

و المطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء ... و لهن مثل الذی علیهن

۲۴_ خداوند متعال کے جملہ احکام و قوانین کہ جن میں ازدواجی زندگی کے قوانین بھی ہیں سب

کے سب حکیمانہ اور حکمت الٰہی کی بنیاد پر ہیں_و المطلقات یتربصن ... و اللہ عزیز حکیم

۲۵_ خدا تعالی کی ناقابل شکست قدرت اور عزت احکام و قوانین الٰہی کی مخالفت کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے کافی ہے_و المطلقات یتربصن ... و لایحل لھن ... و اللہ عزیز حکیم

۲۶_ خداوند عالم عزیز اور حکیم ہے_و اللہ عزیز حکیم

۲۷_ خدا ایسا عزیز ہے جو حکیم ہے_و اللہ عزیز حکیم

یہ اس صورت میں ہے کہ "حکیم""عزیز" کی صفت ہو_

۲۸_ مردوں کا اپنی مطلقہ بیویوں کی طرف رجوع کرنا پسندیدہ امر ہے اور خداوند متعال نے اس کی ترغیب دلائی ہے_
و بعولتھن احق بردھن فی ذلک

۲۹_خدا تعالی نے ایسے میاں بیوی کو ڈرایا دھمکایا ہے جو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے_
و المطلقات ... و لھن مثل الذی ... و اللہ عزیز حکیم

احکام کے بیان کرنے کے بعد خدا کے "عزیز" (غلبے والا) ہونے کی یادآوری اس کے احکام کی مخالفت کرنے والوں کیلئے ڈرانے دھمکانے کی غرض سے ہو سکتی ہے_

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ۷، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۲۱ احکام کا فلسفہ ۱۱، ۲٤; احکام کا معیار ۲۰; احکام کی تشریع ۲٤

اختلاف: گھریلو اختلاف۲۳

اسماء و صفات: حکیم ۲۶، ۲۷; عزیز۲۶، ۲۷

انسان: انسان کی خلقت ۸

ایمان: ایمان اور عمل کا رابطہ ٦; ایمان کے اثرات ٦; خدا پر ایمان ۵، ٦، قیامت پر ایمان ۵، ٦

حقوق: حقوق کی بنیادیں ۱۵، ۲۰

حمل: حمل میں گواہی ۷

حیض: حیض میں گواہی ٤، ۷

خداوند متعال: خداوند متعال کا تشویق دلانا ۲۸; خداوند متعال کا ڈرانا دھمکانا ۲۹; خداوند متعال کی تنبیہات ۲۹: خداوند متعال کی حکمت ۲٤; خداوند متعال کی خالقیت ۸; خداوند متعال کی عزت (غلبہ) ۲۵; خداوند متعال کی قدرت ۲۵ زمانہ بعثت کی تاریخ: ۲۲

زمانہ جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسمیں ۲۲; زمانہ جاہلیت میں عورت ۲۲

شادي: حرام شادی ۱; شادی کے احکام ۱

شریک حیات: شریک حیات کے باہمی حقوق۱۵، ۱٦، ۲۰، ۲۳، ۲۹

طلاق: احکام طلاق ۲، ۳، ۹، ۱۲، ۱۰، ۱۳، ۱٤; طلاق رجعی ۹، ۱۰، ۱۲، ۱٤، ۱۳، ۲۱، ۲۸; طلاق کے عوامل ۲۳

عدت: طلاق کی عدت ۲، ۳، ٤; عدت کا فلسفہ ۱۱ ;عدت کے احکام ۱، ۲، ۳، ٤، ۷، ۹، ۱۳

عدل: عدل کی اہمیت ۲۰

عرفی معیار: ۱۵

عورت: عورت زمانہ جاہلیت میں ۲۲;عورت کے حقوق ۱٤، ۱۷، ۲۱; عورت کے فضائل ۱۸، ۱۹

گناہ: گناہ کی سزا ۲۵

گواہي: گواہی چھپانا ٤

گھرانہ: گھرانہ میں اصلاح ۱۰، ۲۱، ۱۱

مرد: مرد کے حقوق ۹، ۱۳، ۱۰، ۱۸، ۱۹; مرد کے فضائل ۱۸، ۱۹

محرمات: ۱

مطلقہ: مطلقہ کے ساتھ ازدواج ۱

نبرد: آزار و اذیت کے خلاف نبرد۱٤

الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَلاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُواْ مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلاَّ أَن يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللّهِ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللّهِ فَلاَ تَعْتَدُوهَا وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۲۲۹)

طلاق دو مرتبہ دی جائے گی_ اس کے بعد یا نیکی کے ساتھ روک لیا جائے گا یا حسن سلوک کے ساتھ آزاد کردیا جائے گا اور تمھارے لئے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ انھیں دے دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لو مگر یہ کہ یہ اندیشہ ہو کہ دونوں حدود الہی کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو جب تمھیں یہ خوف پیدا ہو جائے کہ وہ دونوں حدود الہی کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو دونوں کے لئے آزادی ہے اس فدیہ کے بارے میں جو عورت مرد کو دے_ لیکن یہ حدود الہیہ ہیں ان سے تجاوز نہ کرنا اور جو حدود الہی سے تجاوز کرے گا وہ ظالمین میں شمار ہوگا_

۱_ مردوں کو صرف پہلی اور دوسری طلاق میں رجوع کرنے کا حق حاصل ہے_ الطلاق مرتان فامساك بمعروف

"الطلاق"میں الف و لام عہد ذکری ہے یعنی وہ طلاق کہ جس میں شوہر کو حق رجوع تھا_"و بعولتھن احق..."دو مرتبہ سے زیادہ نہیں ہے_

۲_ زمانہ جاہلیت میں طلاق رجعی غیر محدود تھی لیکن اسلام نے اس کی تعداد کو محدود کردیا_ الطلاق مرتان

اس آیت کا شان نزول یوں بیان ہوا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں شوہر بیوی کو طلاق دیتا اور دوبارہ عدت مکمل ہونے سے پہلے اس کی

طرف رجوع کر لیتا تھا ... اسی طرح رجوع کر سکتا تھا اگرچہ ہزار مرتبہ طلاق دیدے ... اور جب طلاق کی اس نوعیت کا تذکرہ نبی اکرم (ص) کے سامنے ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی "الطلاق مرتان ..." (مجمع البیان ، اس آیت کے ذیل میں)

٣_ ایک دفعہ یا چند مرتبہ صیغہ طلاق پڑھنے سے متعدد طلاقیں متحقق نہیں ہوتیں اگر ان کے درمیان رجوع (امساک)نہ کیا جائے_ الطلاق مرتان پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک دفعہ "طلقتک ثلاثا" (میں نے تجھے تین طلاقیں دیں) کہنے پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ صدق نہیں کرتا_ دوسری بات یہ کہ دوسری طلاق اس وقت تک صدق نہیں کر سکتی جب تک رجوع نہ کرے_ تیسری بات یہ ہے کہ زندگی کی طرف رجوع اور بازگشت نیکی کے ساتھ ٹھہرانے کے ذریعہ ہونی چاہیئے_ اور ایک ہی محفل و مجلس میں پہلے اور دوسرے صیغہ کے درمیان مثلاً "راجعت " (میں نے رجوع کیا) کہنا نیکی کے ساتھ امساک (روکنا) نہیں ہے_

٤_ شوہر کے لئے ضروری ہے کہ بیوی کے مسلّم حقوق ادا کرنے کی ذمہ داری لے_ فامساك بمعروف

"معروف"(پہچانا ہوا) سے مراد وہ حقوق ہیں جو عقل، فطرت اور شریعت کی بنیادوں پر دین دار اور صحیح و سالم فطرت لوگوں کے درمیان مشہورو معروف ہیں_ اگرچہ آیت اس مطلقہ عورت کے بارے میں ہے جس کے شوہر نے اس کی طرف رجوع کر لیا ہے لیکن آیت حقوق کو عمومی طورپر سب عورتوں کیلئے بیان کر رہی ہے_

٥_ طلاق اور رجوع کا حق شوہر کو حاصل ہے_ فامساك بمعروف

٦_ ضروری ہے کہ رجوع کے بعد شوہر کا بیوی کے ساتھ رویہ اور سلوک ، عقل اور شریعت کے مسلم معیار کے مطابق ہو_ الطلاق مرتان فامساك بمعروف

٧_ مرد کا عدت کے دنوں میں رجوع کرنا، عورت کو نقصان پہنچانے کی خاطر نہ ہو_ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان

٨_ دوسری طلاق کے بعد رجوع کی صورت میں یا تو "معروف" (مسلم حقوق) کی بنیاد پر زندگی گزارے یا پھر طلاق دیدے جس کے بعد حق رجوع نہیں رکھتا_ فامساك بمعروف او تسريح باحسان

یہ اس صورت میں ہے کہ "تسریح باحسان" سے مراد تیسری طلاق ہو کیونکہ صرف پہلی اور دوسری طلاق میں رجوع کا حق حاصل ہے "الطلاق مرتان" اور تیسری طلاق میں حق رجوع نہیں ہوگا_

۹_عورت کو چھوڑنا (طلاق)، نیکی اور احسان کے ساتھ اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے انجام پائے نہ کہ اسے ضرر و نقصان پہنچانے کی غرض سے_او تسریح باحسان گویا لفظ "احسان" کے معنی "معروف" سے بڑھ کر ہیں یعنی عورتوں کے مسلّم حقوق سے بڑھ کر ان کے ساتھ نیکی کی جائے_

۱۰_طلاق رجعی کے باوجود عدت کے ایام میں رشتہ ازدواج باقی رہتا ہے_الطلاق مرتان فامساك بمعروف

"امساک" کے لفظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شوہر عورت کو اسی سابقہ نکاح کے ساتھ رکھ سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ زوجیت کا رشتہ باقی ہے_

۱۱_اسلام کے فقہی احکام اور اخلاقی مسائل کے درمیان گہرا تعلق و ارتباط ہے_فامساك بمعروف او تسريح باحسان

۱۲_طلاق کے وقت شوہر پر حرام ہے کہ عورت سے وہ مال (حق مہر اور...) واپس لے جو اس نے اسے دیا ہو_

و لايحل لكم ان تاخذوا مما اتيتموهن شيئا

۱۳_اگر انسان کو خوف ہو کہ اپنی زندگی میں احکام الہی کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا تو مرد عورت کو دیا ہوا مال واپس لے کر اسے طلاق دے سکتا ہے_و لايحل لكم ان تاخذوا ... الا ان يخافا الا يقيما حدود الله

اگر حق مہر واپس کرنے کی حرمت ان دونوں کے درمیان طلاق کے لئے رکاوٹ ہوجائے اور ان کا ایک ساتھ زندگی بسر کرنا حدود الہی کے پامال ہونے کا موجب ہو تو اس صورت میں حق مہر واپس لینا جائز کیا گیا ہے تاکہ طلاق واقع ہوسکے_

۱٤_عورت کا اپنے مال (حق مہر) سے چشم پوشی کر کے طلاق لے لینا اس ازدواجی زندگی سے بہتر ہے کہ جس میں حدود الہی کی رعایت نہ ہوسکے_و لايحل لكم ان تاخذوا مما اتيتموهن شيئا الا ان يخافا الا يقيما حدود الله

۱۵_ زندگی میں حدود الہی کی مخالفت کا ڈر اس بات کا جواز فراہم کرتا ہے کہ عورت اپنا کچھ مال شوہر کو بخش دے اور دونوں طلاق پر باہمی موافقت کرلیں_ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلاجناح علیھما فیما افتدت بہ

۱۶_ گھریلو زندگی میں حدود الہی کی عدم رعایت کا احتمال اور معقول و متعارف خوف طلاق خلع کے جواز کا موجب بنتا ہے_* فان خفتم الا یقیما حدود اللہ "فان خفتم" کا خطاب چونکہ سب لوگوں کیلئے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت اور شوہر کی پریشانی اس طرح کی ہو کہ اگر عام لوگ بھی اس سے باخبر ہوں تو وہ بھی اس پریشانی اور مشکل کو محسوس کریں_

۱۷_ خاندان کو محفوظ کرنے کی قدر و قیمت اس وقت تک ہے کہ جب تک حدود الہی کی مخالفت کا خطرہ لاحق نہ ہو_
الا ان یخافا الا یقیما حدود اللہ

۱۸_ ازدواجی زندگی میں حدود الہی کی مراعات اہم اور لازمی امر ہے_ فان خفتم الا یقیماحدود اللہ فلاجناح ... تلک حدود اللہ فلاتعتدوھا

۱۹_ عورت کا طلاق کیلئے شوہر کو مال دینا طلاق خلع کے علاوہ دیگر طلاقوں میں جائز نہیں ہے_

و لایحل لکم ان تاخذوا مما اتیتموھن ... فان خفتم ... فلاجناح علیھما اگرچہ ابتداء میں مردوں پر (حق مہر) واپس لینے کی حرمت ذکر ہوئی ہے لیکن خوف کی صورت میں "فلا جناح علیہما" کی تعبیر کے ذریعے دونوں (میاں بیوي) سے حرمت کو اٹھا لیا گیا ہے پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے عورت کے لئے بھی حرمت ثابت تھي_

۲۰_ طلاق خلع کے قوانین کے اجرا پر حاکم شرع (قاضي) کی نظارت ضروری ہے_* فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلاجناح علیھما اس صورت میں کہ "فان خفتم" کا خطاب حکّام (قاضیوں) کو ہو جیسا کہ آلوسی کی یہی نظر ہے_

۲۱_ طلاق کے احکام حدود الہی میں سے ہیں اور ان سے تجاوز حرام ہے_ المطلقات یتربصن ... الطلاق مرتان ... تلک حدود اللہ فلاتعتدوھا

۲۲_ خداوند متعال کے احکام و حدود سے تجاوز ظلم

ہے_و من يتعد حدود الله فاولئك هم الظالمون

٢٣_ ظالم فقط وہ لوگ ہیں جو الہی حدود سے تجاوز کرتے ہیں_و من يتعد حدود الله فاولئك هم الظالمون

"هم"ضمیر فصل، حصر کو بیان کر رہی ہے_

٢٤_ اسلام عورتوں کے حقوق کا دفاع اور انکی حمایت کرتا ہے_الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان ولايحل لكم ...فاولئك هم الظالمون

٢٥_گھریلو زندگی اور اسکی حفاظت کی اہمیت_المطلقات يتربصن بانفسهن ... الطلاق مرتان ... فاولئك هم الظالمون

٢٦_گھر کی سرپرستی اورانتظامی ذمہ داری مرد کے ہاتھ میں ہے_*الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان و لايحل لكم ... فاولئك هم الظالمون کیونکہ گھریلو زندگی کی بنیادی طور پر حفاظت یا گھریلو زندگی کو ختم کردینا مرد کے ہاتھ میں ہے لہذا گھرانے کی سرپرستی اور ذمہ داری بھی مرد کے ہاتھ میں ہوگي_

احکام: ١، ٣، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩، ١٠، ١٢، ١٣، ١٥، ١٦، ١٩، ٢٠ احکام اور اخلاق ١١، احکام کا فلسفہ٢، احکام کی خصوصیت ١١

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی حدود١٣، ١٤، ١٥، ١٦، ١٧، ١٨ ; اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز ٢١، ٢٢، ٢٣ اہم و مبہم١٧

حق مہر: حق مہر کے احکام ١٢، ١٣

خوف: پسندیدہ خوف١٦; خوف کے اثرات١٣، ١٥

دینی نظام تعلیم: ١١

زمانہ بعثت کی تاریخ: ٢

زمانہ جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسمیں ٢; زمانہ جاہلیت میں طلاق ٢

شریک حیات: شریک حیات کے حقوق ٤، ٦

طلاق: طلاق خلع ١٤، ١٥، ١٦، ١٩، ٢٠; طلاق رجعی ١، ٢، ٥، ٦، ٧، ٨، ١٠ ; طلاق کے احکام ٣، ١، ٥، ٧، ٨، ٩، ١٠، ١٢، ١٣، ١٥، ١٦، ١٩، ٢٠، ٢١

ظالم لوگ: ٢٣

ظلم: ظلم کے موارد٢٢

عرفی معیارات: ٤، ٦، ٨

عورت: عورت کو ضرر پہچانا ٧، ٩; عورت کے حقوق ٢، ٤، ٦، ٧، ٩، ١٢، ١٤، ٢٤; عورت کے ساتھ نیکي کرنا ٩

قاضي: قاضی کی ذمہ داری ٢٠ گھرانہ: ١٥ گھرانے کی ذمہ داری اور سرپرستی ٢٦; گھرانے کی قدر و قیمت ١٧، ٢٥;

گھرانے کے حقوق ١٦; گھریلو روابط ١٨

محرمات: ١٢، ٢١

مرد: مردکی ذمہ داری ٢٦;مرد کے حقوق ٥

فَإِن طَلَّقَهَا فَلاَ تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىَ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِن طَلَّقَهَا فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (٢٣٠)

پھر اگر تیسری مرتبہ طلاق دے دی تو عورت مرد کے لئے حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ دوسرا شوہر کرے پھر اگر وہ طلاق دیدے تو دونوں کے لئے کوئي حرج نہیں ہے کہ آپس میں میل کرلیں اگر یہ خیال ہے کہ حدود الہیہ کو قائم رکھ سکیں گے _ یہ حدود الہیہ ہیں جنھیں خدا صاحبان علم و اطلاع کے لئے واضح طور سے بیان کررہا ہے _

١_ تیسری طلاق کے بعد شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ ازدواجی زندگی برقرار کرنا ممکن نہیں ہے

مگر یہ کہ کسی دوسرے مرد کے ساتھ شادی کا درمیان میں فاصلہ آجائے_ (محلل ضروری ہے)_

الطلاق مرتان ... فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره

۲_ پہلے شوہر کا اپنی بیوی کو تین طلاق دینے کے بعد اس کے ساتھ شادی کرنا اس بات کے ساتھ مشروط ہے کہ وہ عورت کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح دائمی کرے اور وہ اسے طلاق دے دے_فان طلقها فلا جناح علیهما ان یتراجعا

دوسرے شوہر کی طرف سے طلاق دینے کے ذکر سے پتہ چلتا ہے کہ ضروری ہے کہ اس عورت کا اس مرد کے ساتھ دائمی نکاح ہو نہ کہ غیر دائمی کیونکہ نکاح غیر دائمی میں طلاق نہیں ہے_

۳_ طلاق کا اختیار مرد کو حاصل ہے_ فان طلقها

٤_ ثیّبہ عورت (وہ عورت جو پہلے شوہر رکھتی تھي) نکاح کرنے میں خود مختار ہے_ حتی تنکح زوجا غیره

"حتی تنکح" کے جملے (جب عورت دوسرا شوہر کرلے) میں نکاح کرنے کی نسبت خود عورت کی طرف دی گئي ہے کیونکہ "حتی ینکحها" نہیں فرمایا_ یعنی اس کا ولی یا سرپرست اسکانکاح کرے_

٥_ جس مرد نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوں اس کے ساتھ پھر نکاح کرنے کے جواز کی شرط یہ ہے کہ محلل اس عورت کے ساتھ ہمبستری کرے_ حتی تنکح زوجا غیره اس آیت میں "رجلاً" کی بجائے "زوجاً" کے لفظ کا استعمال دلالت کرتا ہے کہ ان کے درمیان عقد نکاح برقرار ہو پس "تنکح" کے معنی عقد نکاح سے زیادہ ہوں گے اور وہ معنی ہمبستری ہے_

٦_ محلل کی طرف سے طلاق دینے کے بعد عورت کا پہلے شوہر سے نکاح کرنا طرفین کی باہمی رضامندی اور دوبارہ عقدپڑھنے پر موقوف ہے_فان طلقها فلا جناح علیهما ان یتراجعا

اس مورد میں رجوع کی نسبت دونوں (عورت اور مرد) کی طرف دی گئي ہے (ان یتراجعا) یعنی محلل کی طلاق کے بعد دونوں رجوع کریں جبکہ اثناء عدت میں رجوع کی نسبت صرف مرد کی طرف دی گئي تھی_یہی نسبت دلالت کرتی ہے کہ اب طرفین کی رضامندی شرط ہے جس کا لازمہ یہ ہے کہ دوبارہ عقدپڑھا جائے_

۷_ تین طلاقوں والی عورت کے محلل کے ساتھ نکاح کرتے وقت طلاق کی شرط بے اثر اور غیر معتبر ہے_ *

حتی تنکح زوجا غیرہ فان طلقھا "فان طلقہا" میں طلاق کی نسبت محلل کی جانب دی ہے_ اور اسے "ان" شرطیہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جس میں حصول کی توقع کا لحاظ نہیں کیا جاتا برخلاف اذا شرطیہ کہ جس میں حصول کی توقع درست ہے_ یہ بیان طلاق کے سلسلہ میں محلل کے مکمل اختیار پر دلالت کرتا ہے جس کا لازمہ طلاق کی شرط کا غیر معتبر اور بے اثر ہونا ہے_

۸_ دوسرے شوہر (محلل) کی طلاق کے بعد اگر سابقہ میاں بیوی زندگی گزارنے میں حدود الہی کے پاس کا گمان کرتے ہوں تو وہ دوبارہ ازدواجی زندگی کی طرف لوٹ سکتے ہیں_ فلا جناح علیھما ان یتراجعا ان ظنا ان یقیما حدود اللہ

۹_ طلاق کے احکام، حدود الہیہ میں سے ہیں_ و تلک حدود اللہ

۱۰_ ازدواجی زندگی میں الہی حدود کو اہمیت دینا اور ان پر عمل کرنا لازمی ہے_ فلا جناح علیھما ان یتراجعا ان ظنا ان یقیما حدود اللہ

۱۱_ گھر کی تشکیل کی اساسی ترین شرط، حدود الہی کی حفاظت ہے_ فلا جناح علیھما ان یتراجعا ان ظنا ان یقیما حدود اللہ

۱۲_ خداوند عالم اپنے احکام و حدود کو صاحبان علم و فہم کے لیئے بیان کرتاہے_ و تلک حدود اللہ یبینھا لقوم یعلمون

۱۳_ خدا تعالی کے احکام و حدود سے استفادہ صاحبان علم سے مخصوص ہے_ و تلک حدود اللہ یبینھا لقوم یعلمون

ظاہر ہے کہ احکام سب لوگوں کیلئے بیان کئے گئے ہیں (عالم و غیر عالم) اس بنا پر احکام کے بیان کرنے کو اہل علم کے ساتھ مخصوص کرنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان احکام و الہی حدود کے بیان سے فائدہ صرف جاننے والے ہی اٹھاتے ہیں_

۱٤_ محلل، مرد کو بار بار طلاق دینے سے روکنے کا موجب ہے_ * فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ

تیسری طلاق کے بعد دوبارہ باہمی زندگی کے

شروع کرنے کیلئے محلل کی شرط کرنا، مکرر اور بے جا طلاقوں کو روکنے کا ایک ذریعہ ہے بالخصوص اس مسئلہ میں مردوں کی حساسیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸ احکام کا فلسفہ ١٤; احکام کی تشریع ۱۲

خدا تعالی: خدا تعالی کی حدود ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳;خدا تعالی کے احکام ۱۲، ۱۳

شادي: شادی کی شرائط ۱۱; شادی کے احکام ۱، ۲، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸

طلاق: طلاق بائن ۱، ۲، ٥;طلاق کی شرائط ۷;طلاق کے احکام ۱، ۲، ۳، ۸، ۹; طلاق کے موانع ١٤

علماء: علماء کے فضائل ۱۳

گھرانہ: گھریلو روابط ۱۰، ۱۱

محلل: محلل کا فلسفہ ١٤; محلل کے احکام ۱، ۲، ٥، ٦، ۷، ۸

مرد: مرد کے حقوق ۳

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النَّسَاء فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لَّتَعْتَدُواْ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلاَ تَتَّخِذُوَاْ آيَاتِ اللّهِ هُزُوًا وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (٢٣١)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ مدت عدت کے خاتمہ کے قریب پہنچ جائیں تو یا انہیں اصلاح اور حسن معاشرت کے ساتھ روک لو یا انہیں حسن سلوک کے ساتھ آزاد کردو اور خبردار نقصان پہنچانے کی غرض سے انہیں نہ روکنا کہ ان پر ظلم کرو۔ کہ جو ایسا کرے گا وہ خود اپنے نفس پر ظلم کرے گا اور خبردار آیات الٰہی کو مذاق نہ بناؤ۔ خدا کی نعمت کو یاد کرو۔ اس نے کتاب و حکمت کو تمہاری نصیحت کے لئے نازل کیا ہے اور یاد رکھو کہ وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

۱۔ عدت جب اختتام کے قریب ہو تو شوہر عورت کی طرف رجوع بھی کرسکتا ہے اور اسے آزاد بھی چھوڑ سکتا ہے۔

واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسکوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف اس آیت میں "فبلغن اجلهن" سے مراد عدت کے اختتام کا قریب ہونا ہے نہ اس کا ختم ہونا کیونکہ کلمہ "بلوغ" جس طرح مہلت کے اختتام کیلئے استعمال ہوتا ہے اسی طرح اختتام کے قریب ہونے میں بھی استعمال ہوتا ہے (تفسیر المیزان)۔

۲_ طلاق یا باہمی زندگی جاری رکھنے کی صورت میں شوہروں پر شرعی اورعرفی معیارات کی رعایت کرنا ضروری ہے_
فامسکوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف

۳_ طلاق کا اختیار مرد کو حاصل ہے_و اذا طلقتم النساء

٤_ مرد کا مطلقہ عورت کی طرف رجوع، تکلیف و اذیت پہنچانے کی غرض سے ہو تو حرام ہے_و لاتمسکوهن ضراراً لتعتدوا

٥_ مرد کا عورت کی طرف اذیت و آزار کی نیت سے رجوع، الہی حدود سے تجاوز اور ظلم ہے_
تلك حدود الله فلا تعتدوها و من يتعد حدود الله فاولئك هم الظالمون ... و لاتمسکوهن ضراراً لتعتدوا

٦_ مرد کا مطلقہ عورت کی طرف اذیت دینے کی غرض سے رجوع خود پر ظلم ہے_و لاتمسکوهن ضراراً لتعتدوا و من يفعل ذلك فقد ظلم نفسه

۷_ الہی حدود سے تجاوز اپنے آپ پر ظلم ہے_لتعتدوا و من يفعل ذلك فقد ظلم نفسه

۸_ دوسروں پر ظلم کرنا اپنے آپ پر ظلم ہے_و لاتمسکوهن ضراراً لتعتدوا و من يفعل ذلك فقد ظلم نفسه

۹_ خدا تعالی کی آیات کا استہزاء اور مذاق اڑانا حرام ہے_و لاتتخذوا آيات الله هزواً

۱۰_ مرد کا مطلقہ عورت کی طرف رجوع اگر اذیت و آزار پہنچانے کی غرض سے ہو تو یہ الہی آیات کا مذاق اڑانا ہے_
و لاتمسکوهن ضراراً ... و لاتتخذوا آيات الله هزواً

۱۱_ دینی احکام سے سوء استفادہ دین خدا اور اس کی آیات کا استہزاء ہے_و لاتمسکوهن ضراراً ... و لاتتخذوا آيات الله هزواً کیونکہ حق رجوع کے قانون جو لوگوں کی مصلحت کیلئے وضع کیا گیا ہے سے عورت کو ضرر و اذیت پہنچانے کی خاطر ناجائز فائدہ اٹھانا الہی حدود و آیات کا استہزاء شمار کیا گیا ہے_

۱۲_ الہی نعمتوں کی یاد آوری ضروری ہے_و اذکروا نعمت الله عليكم

۱۳_ خدا وند متعال کے احکام اور ان کی حکمتیں لوگوں پر خدا کی نعمتوں میں سے ہیں_ و اذکروا نعمت الله علیکم و ما انزل علیکم من الکتاب و الحکمة اس صورت میں کہ جملہ"و ما انزل" جو خدا تعالی کے احکام اور ان کی حکمتوں کو شامل ہے ، نعمت کی تفسیر ہو_

۱٤_ خداوند متعال کی طرف سے لوگوں پر کتاب اور حکمت (قرآن) کے نزول کی یاد آوری ضروری ہے_ و اذکروا نعمت الله علیکم و ما انزل علیکم من الکتاب و الحکمة "کتاب" سے مراد قرآن کے ظاہری احکام اور قوانین ہیں اور حکمت سے مراد شریعت اور قوانین کی حکمتیں اور باطن ہے_ (تفسیر المیزان)

۱۵_ قرآن کریم اور خداوند متعال کی طرف سے نازل ہونے والی حکمتیں نعمات الہی میں سے ہیں_

و اذکروا نعمت الله علیکم و ما انزل علیکم من الکتاب و الحکمة یہ اس صورت میں ہے کہ دوسرا جملہ (و ما انزل ...) "نعمة الله "کیلئے عطف تفسیری ہو یا یہ کہ عطف خاص بر عام کے مواردمیں سے ہو_

۱٦_ خداوند عالم کتاب اور حکمت کے ذریعے لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتا ہے_ و ما انزل علیکم من الکتاب و الحکمة یعظکم به

۱۷_ قرآن کریم کتاب موعظہ ہے_ من الکتاب و الحکمة یعظکم به

۱۸_ جو قرآن بشر کیلئے نازل کیا گیا ہے یہ اسی قرآن حکیم کا تنزل یافتہ مرتبہ ہے جو خدا تعالی کے پاس ہے_ *

و ما انزل علیکم من الکتاب و الحکمة ظاہراً "انزل" سے مراد مرتبے والا نزول ہے نہ نزول مکاني

۱۹_ تقوي الہی کی رعایت ضروری ہے_ و اتقوا الله

۲۰_ تقوي، الہی احکام کو دل سے قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ہے_ فامسکوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف و لاتمسکوهن ضراراً ... و اتقوا الله

۲۱_ خداوند عالم نے، احکام الہی اور احکام طلاق کی

خلاف ورزی کرنے والوں کو متنبہ کیا ہے_و اذا طلقتم ... و اتقوا الله و اعلموا ان الله بکل شی علیم

۲۲_ ہر چیز کے بارے میں اللہ تعالی کے ہمہ پہلو اور مطلق علم پر توجہ رکھنا ضروری ہے_و اعلموا ان الله بکل شی علیم

۲۳_ ہر چیز پر خدا تعالی کے علمی احاطہ کے بارے میں آگاہی الہی احکام پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ہے_
و لاتمسکوهن ضراراً ... و اعلموا ان الله بکل شی علیم

۲٤_ خداوند قدوس کی ذات علیم ہے_و اعلموا ان الله بکل شی علیم

آسمانی کتابیں: آسمانی کتابوں کا نقش ۱٦

آیات خدا: آیات خدا کا استہزاء ۹، ۱۰، ۱۱ احکام: ۹،٤،۳،۱ احکام کا فلسفہ ٥، ۱۳;احکام کی نعمت ۱۳

اذیت: اذیت دینے کی سرزنش ٥، ٦، ۱۰ ;اذیت کے خلاف جنگ ٤

استہزاء: استہزاء کی حرمت ۹

اسماء و صفات: علیم ۲٤

تقوي: تقوي کی اہمیت ۱۹; تقوي کے اثرات ۲۰

حکمت: حکمت کی تاثیر ۱٦; حکمت کی نعمت ۱٥

حکم شرعي: حکم شرعی پر عمل کا پیش خیمہ ۲۳، ۲۰

خدا تعالی: اللہ تعالی کا احاطہ ۲۳; اللہ تعالی کا علم ۲۳، ۲۲ ; اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز ٥، ۷;اللہ تعالی کی شناخت ۲۲; اللہ تعالی کی نعمتیں ۱۳، ۱٥

دین: دین سے سوء استفادہ ۱۱ ; دین کا استہزاء ۱۱

ذکر: ذکر کی اہمیت ١٤ ;نعمات خدا کا ذکر۱۲

طلاق: طلاق رجعی ۱، ٤، ٥، ٦، ۱۰; طلاق کے احکام۳،۲، ٤، ۲۱;

ظلم: خودپر ظلم ٦، ۷، ۸; ظلم کے اثرات و نتائج ۸; ظلم کے موارد ٥

عدت: طلاق کی عدت ۱

عرفی معیار: ۲

علم: علم و عمل ۲۳

عورت: عورت کے حقوق۲

قرآن کریم : قرآن کریم کا نزول ١٤، ١٥، ۱۸ ; قرآن کریم کا نقش ۱۷ ;قرآن کریم کی نعمت

گناہ گار: گناہگاروں کو تنبیہ ۲۱

محرمات: ٤، ۹

مرد: مرد کے اختیارات ۳

نافرماني: نافرمانی کی سرزنش ۲۱

وعظ و نصیحت: وعظ و نصیحت کے عوامل ١٦، ۱۷

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاء فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْاْ بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (۲۳۲)

اور جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو اور ان کی مدت عدت پوری ہوجائے تو خبردار انہیں شوہر کرنے سے نہ روکنا اگر وہ شوہروں کے ساتھ نیک سلوک پر راضی ہوجائیں_ اس حکم کے ذریعہ خدا انہیں نصیحت کرتا ہے جن کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر ہے اور ان احکام پر عمل تمہارے لئے باعث تزکیہ بھی ہے اور باعث طہارت بھی_ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو_

۱_ عدت مکمل ہونے کے بعد کوئي حتی کہ سرپرست اور رشتہ دار بھی مطلقہ عورت کو پہلے یا نئے شوہر کے ساتھ شادی کرنے سے نہیں روک سکتا_واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن

"فبلغن اجلھن" عدت کے مکمل ہونے کے معنی میں ہے اور یہ "ان ینکحن" کے قرینہ سے ہے کیونکہ عورت عدت کے مکمل ہونے کے بعد نکاح کرسکتی ہے نہ کہ عدت کے مکمل ہونے سے پہلے_

۲_ عقل، شرع اور عرف کے معیار کی بنیادپر عدت مکمل ہونے کے بعد عورت سابقہ شوہر کے ساتھ باہمی رضامندی کے ساتھ نکاح کرسکتی ہے اور یہ نکاح درست ہے فلاتعضلوهن ان ينكحن ازواجهن اذا ترضوا بينهم بالمعروف

" ازواجہن "سے مراد ظاہراً سابقہ شوہر ہے_

۳_عدت مکمل ہوتے ہی ازدواجی تعلق ختم

ہوجاتاہے اور سابق شوہر کے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے دوبارہ نکاح کی ضرورت ہوتی ہے_

و اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن اس بات کے پیش نظر کہ گذشتہ آیات میں عدت کے مکمل ہونے سے پہلے باہم زندگی گزارنے کیلئے "امساک"اور "رد" کے الفاظ استعمال ہوئے تھے، جبکہ اس آیت میں اسی مفہوم کیلئے"نکاح" کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عدت کے ختم ہونے سے ازدواجی رشتہ ختم ہوجاتا ہے_

٤_ مطلقہ عورت عدت کے مکمل ہونے کے بعد نکاح کیلئے سرپرست کی اجازت کی محتاج نہیں رہتي_ فلاتعضلوهن ان ينكحن ازواجهن یہ بہت بعید ہے کہ اللہ تعالى، سرپرست کی ولایت کو قبول کرنے کے باوجود اسے نکاح کے معاملے میں دخالت سے روکے بنابراین مطلقہ کے ازدواج سے مانع ہونے کی حرمت اس بات کی دلیل ہے کہ اب سرپرست یا ولی کو مطلقہ کے نکاح اور ازدواج پر ولایت حاصل نہیں ہے_

٥_ شوہر مطلقہ بیوی کی عدت ختم ہونے کے بعد اسے نکاح سے روکنے کا حق نہیں رکھتا_ و اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن اس صورت میں کہ "فلاتعضلوهن" کا خطاب پہلے شوہر سے ہو_ "ازواجهن" سے مراد سابقہ شوہر کے علاوہ کوئي اور مرد ہوگا_

٦_ طلاق کا اختیار مرد کو حاصل ہے_ و اذا طلقتم النساء

٧_ عورت اور مرد کی عقلی اور شرعی طور پر پسندیدہ بنیادوں پر باہمی رضامندي، ازدواج کی بنیادی شرط ہے_
فلاتعضلوهن ان ينكحن ... اذا تراضوا بينهم بالمعروف

٨_ مطلقہ عورتوں کو نئے نکاح سے روکنا زمانہ جاہلیت کی سنتوں اور رسموں میں سے ہے_
واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن

٩_ جو لوگ خداوند متعال اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، مطلقہ عورت کو شادی سے نہیں روکتے_
فلاتعضلوهن ان ينكحن ... ذلك يوعظ به من كان منكم يؤمن بالله و اليوم الآخر

١٠_ خداوند عالم اور قیامت پر ایمان، الہی مواعظ اور

*احکام کو قبول کرنے کا پیش خیمہ ہے*_ذلك يوعظ به من كان منكم يؤمن بالله و اليوم الآخر

١١_ *مطلقہ عورتوں کو نکاح سے نہ روکنا معاشرے کی زیادہ پاکیزگی اورہدایت کا موجب ہے*_و اذا طلقتم النساء ... فلاتعضلوهن ... ذلكم ازكى لكم و اطهر

١٢_ *الہی احکام کو قبول کر کے ان پر عمل کرنا انسان کی ترقی اور طہارت کا باعث بنتا ہے*_و اذا طلقتم النسائ ...ذلكم ازكى لكم و اطهر

١٣_ *معاشرہ کی ترقی اور طہارت کے لیئے الہی قوانین انسانوں کے قوانین اور رسوم سے کہیں زیادہ مفید ہیں*_

و اذا طلقتم النساء ... فلاتعضلوهن ... ذلكم ازكى لكم و اطهر

١٤_ *احکام الہی پر عمل کے فوائد خود انسان کو حاصل ہوتے ہیں*_فلاتعضلوهن ... ذلكم ازكى لكم و اطهر

*"لکم"مندرجہ بالا مطلب کی دلیل ہے*_

١٥_ *خداوند عالم کو احکام کے نتائج و اثرات اور حکمتوں کا علم ہے*_فلاتعضلوهن ... و الله يعلم

١٦_ *احکام الہی کے اثرات و نتائج اور حکمتوں سے انسان جاہل ہے*_فلاتعضلوهن ...والله يعلم و انتم لاتعلمون

١٧_ *الہی احکام کے فلسفہ و حکمت سے جہالت کے باوجود ان کے آگے سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے*_

ذلك يوعظ به من كان منكم يؤمن بالله و اليوم الآخر ... و الله يعلم و انتم لاتعلمون

١٨_ *خداوند متعال کے احکام کا سرچشمہ اس کا بے پناہ علم ہے*_فلاتعضلوهن ... و الله يعلم

١٩_ *جو عورتیں شوہر نہیں رکھتیں ان کی شادی کے موانع دور کرنا ضروری ہے*_فلاتعضلوهن ان ينكحن ... ذلكم ازكى لكم و اطهر *مطلقہ عورتوں کو شادی سے روکنے کی ممنوعیت کی حکمت ، یعنی معاشرہ کی ہدایت و پاکیزگی، کا تقاضا ہے کہ اگر اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ ہو تو اسے برطرف کیا جائے*_

٢٠_ *الہی قوانین ، معاشرہ اور خاندان کی اصلاح اور پاکیزگی کیلئے ہیں* _ فلاتعضلوهن ان ينكحن ... ذلكم ازكى لكم و اطهر و الله يعلم و انتم لاتعلمون

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸ فلسفہ احکام ١٤، ١٦، ١٥، ١٧، ٢٠
اطاعت: دین کی اطاعت ١٧
انسان: انسان کی جہالت ١٦
ایمان: خدا تعالی پرایمان ۹، ۱۰ ;قیامت پر ایمان ۹، ۱۰
پاکیزگي: پاکیزگی کے عوامل ١٢، ١٣، ٢٠
تربیت: تربیت میں مؤثر عوامل ١٠
ترقي: ترقی کا پیش خیمہ ١٠ ;ترقی کے عوامل ١٢
تعبد: تعبد کی اہمیت ١٧
جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسمیں ۸
خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ١٥، ١٨ ;خدا تعالی کے احکام ١٢
دین: دین کا نقش ٢٠; دین کو قبول کرنا ١٢; دینی تعلیمات ١٣، ١٨
دینداري: دین داری کے اثرات ١٣
شادي: شادی سے روکنا ۹، ۱۱; شادی کی اہمیت ١٩; شادی کے احکام ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ۷، ۸
شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ١٠ ;شرعی فریضہ پر عمل کے اثرات ١٢
شریک حیات: شریک حیات کی شرائط ۷
طلاق: طلاق بائن ۳، ٥; طلاق کے احکام ۳، ٦

عدت: عدت کے احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥
عرفی معیارات: ۲، ۷
عمل: عمل صالح ١٤; عمل کے اثرات ١٤
عورت: بیوہ عورت ۱، ٤، ٥، ۸، ۹، ۱۱، ۱۹; عورت کے حقوق ٥
کفالت: کفالت کے احکام ۱
گھرانہ: گھر کی اصلاح ۲۰
مرد: مرد کے اختیارات ٦
معاشرہ: اصلاح معاشرہ ۲۰; معاشرتی رشد کے عوامل ۱۱، ۱۳، ۲۰
مؤمنین: مومنین کی صفات ۹

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلاَدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لاَ تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلاَّ وُسْعَهَا لاَ تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلاَ مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالاً عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُواْ أَوْلاَدَكُمْ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّآ آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۲۳۳)

اور مائیں اپنی اولاد کو دوبرس کامل دودھ پلائیں گی جو رضاعت کو پورا کرنا چاہے گا اس درمیان صاحب اولاد کا فرض ہے کہ ماؤں کی روٹی اور کپڑے کا مناسب طریقہ سے انتظام کرے۔ کسی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاسکتی۔ نہ ماں کو اس کی اولاد کے ذریعہ تکلیف دینے کا حق ہے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کے ذریعہ۔ اور وارث کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اسی طرح اجرت کا انتظام کرے۔ پھر اگر دونوں باہمی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر تم اپنی اولاد کے لئے دودھ پلانے والی تلاش کرنا چاہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ متعارف طریقہ کی اجرت ادا کردو اور اللہ سے ڈرو اور یہ سمجھو کہ وہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

۱۔ ماؤں پر اپنی اولاد کو دودھ پلانا واجب ہے۔ و الوالدات یرضعن اولادھن

"یرضعن ..."جملہ خبریہ ہے جو مقام انشاء میں واقع ہوا ہے_

۲_ دوسری عورتوں کے دودھ یا دوسری غذا دینے کی بجائے ماں کا بچے کو اپنا دودھ پلانا زیادہ بہتر ہے_
و الوالدات یرضعن اولادھن

۳_ بچے کے دودھ پینے کی کامل مدت پورے دوسال ہے_والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

٤_ نومولود کوپورے دو سال دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں ہے_ *لمن اراد ان یتم الرضاعة

کیونکہ دودھ پلانے کی دو سالہ مدت کو ماں کے ارادہ پر معلق کیا گیا ہے لہذا ایسا لگتا ہے کہ دو سال کی مدت تک دودھ پلانا واجب نہیں ہے اگرچہ خود دودھ پلانا واجب ہے_

٥_ نومولود کو دودھ پلانے کی کامل مدت پوری کرنا عموماً ماؤں کی خواہش ہوتی ہے_لمن اراد ان یتم الرضاعة

یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ"لمن اراد..."کا معنی یہ ہو"چونکہ مائیں اپنے بچوں کو کامل مدت دودھ پلانا چاہتی ہیں لہذا ان پر دو سال دودھ پلانا واجب ہے"_

٦_ اگرباپ بچے کو دو سال دودھ پلانے کا ارادہ کرے تو ماں کیلئے ضروری ہے کہ بچے کو دودھ پلائے_*و الوالدات یرضعن ... لمن اراد ان یتم الرضاعة بعض مفسرین کے نزدیک"من اراد" سے مراد بچے کا والد ہے یعنی اس صورت میں ماں کیلئے دو سال دودھ پلانا ضروری ہے جب بچے کا باپ ماں سے کہے_اس مطلب کی تائید میں کہا گیا ہے کہ "اراد"اور "یتم"کے صیغے مذکر استعمال کیئے گئے ہیں_

۷_ ماں کی ضروریات زندگی اور متعارف مقدار میں لباس مہیا کرنا باپ کا شرعی فریضہ ہے_وعلی المولود له رزقھن و کسوتھن بالمعروف

۸_ مطلقہ عورتیں اپنے نومولود بچوں کو دودھ پلانے سے انکار نہ کریں_و الوالدات یرضعن

چونکہ اس آیت سے پہلے اور بعد والی آیات مطلقہ عورتوں کے بارے میں ہیں_

۹_ مطلقہ عورتوں کے دودھ پلانے کی مدت میں متعارف و ضروری اخراجات باپ کے ذمہ ہیں_

و علی المولود له رزقهن یہ اس صورت میں ہے کہ "والدات" سے مراد، گذشتہ اور بعد والی آیات کو دیکھتے ہوئے مطلقہ عورتیں ہوں_

۱۰_ بعض شرعی موضوعات کی حدود کی تعیین کا معیار، عرف عام کی تشخیص ہے_ رزقهن و كسوتهن بالمعروف

۱۱_ کسی کو اس کی توان اور طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی_ لاتكلف نفس الا وسعها

۱۲_ شوہروں پر واجب نفقہ اور اخراجات کی متعارف مقدار ضروری ہے جو ان کی مالی استعداد و توان کے مطابق ہو_

و علی المولود له رزقهن و كسوتهن بالمعروف لاتكلف نفس الا وسعها ایسا لگتا ہے کہ "لا تکلف ..." کا جملہ لفظ "المعروف" کی وضاحت اور بیان کے لیئے ہے_ یعنی واجب نفقہ اور اخراجات کی متعارف حد کا تعین شوہر کی مالی حالت کو دیکھے بغیر نہ ہو_

۱۳_ عورت کے اخراجات پورے کرنے میں شوہر کی ذمہ داری اس کی طاقت سے زیادہ نہیں ہے_ و علی المولود له ... لاتكلف نفس الا وسعها

۱٤_ ماں کو حق حضانت (بچہ کی پرورش کا حق) اور دودھ پلانے کا حق حاصل ہے اگرچہ وہ اپنے شوہر سے طلاق بھی لے چکی ہو_ و الوالدات يرضعن اولادهن "والدات" کے جملہ میں ماؤں کے علاوہ باپ کو بھی خطاب ہے یعنی والد بھی دودھ پلانے کی ذمہ داری ماں سے نہ ہٹائے اور اس کا لازمہ یہ ہے کہ ماں دودھ پلانے اور بچے کو گود لے کر پرورش کرنے کا حق رکھتی ہے_

۱۵_ بچے کی پرورش اور غذا دینے کے سلسلہ میں ماں کے تعمیری کردار کی طرف اسلام نے توجہ دلائی ہے_ *و الوالدات يرضعن اولادهن

۱٦_ ماں اور باپ اپنے بچے کو ایک دوسرے کے حقوق ضائع کرنے کا ذریعہ نہ بنائیں_ لاتضار والدة بولدها و لامولود له بولده یہ اس صورت میں ہے کہ "لاتضار" فعل مجہول اور باء سببیہ ہو یعنی بچے کو بہانہ بنا کر ماں اور باپ ایک دوسرے کو ضرر نہ پہنچائیں_

١٧_ ماں اور باپ بچے کو ضرر پہنچانے کا حق نہیں رکھتے اگرچہ ان میں طلاق واقع ہوجائے_ لاتضار والدة بولدها و لامولود له بولده اس صورت میں ہے کہ" لاتضار" فعل معلوم ہو یعنی ماں اور باپ ضرر نہ پہنچائیں_

١٨_ ماں (اگرچہ اسے طلاق ہوچکی ہو) بچے کو دودھ پلانے سے انکار نہ کرے کہ جس کی وجہ سے بچے کو ضرر پہنچے_
لاتضار والدة بولدها

١٩_ ماں کا اپنے بچے کو دودھ پلانے سے پرہیز کرنا بچے کو ضرر پہنچانے کے واضح مصادیق میں سے ہے_ والوالدات یرضعن ...لاتضار والدة بولدها ماں پر بچے کو دودھ پلانا لازم کرنے کے بعد بچے کو نقصان پہنچانے سے نہی کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بچے کو ضرر پہنچانے کے واضح مصادیق میں سے اسے دودھ پلانے سے اجتناب کرنا ہے_

٢٠_ باپ کا ماں کے اخراجات پورے کرنے سے انکار کرنا اپنے بچے کو نقصان پہنچانے کا موجب ہے_
و علی المولود له رزقهن ... لاتضار ... و لامولود له بولده باپ پر ماں کے اخراجات لازم کرنے کے بعد اسے بچے کو ضرر پہنچانے سے نہی کرنا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ ماں کو اخراجات نہ دینے کا نتیجہ اس کے بچے کیلئے ضرر کی صورت میں نکلے گا_

٢١_ بچہ کا ماں باپ کے ساتھ تکوینی تعلق_ بولدها ... بولده

٢٢_ باپ اپنی بیوی کے اخراجات روک کر حتی اسے طلاق دینے کے بعد بھی، اپنے بچے کو ضرر پہنچانے کا موجب نہ بنے_ لاتضار ... و لامولود له بولده

٢٣_ بچے کا باپ کے ساتھ تشریعی تعلق *و علی المولود له رزقهن ... و لامولود له بولده یعنی وہ اپنے باپ کا بیٹا ہے اور اسکے اخراجات بھی باپ پر ہوں گے_

٢٤_ اگر باپ مرجائے تو اس کے وارثوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس عورت کے اخراجات پورے کریں جو میت کے بچے کو دودھ پلا رہی ہے_ و علی الوارث مثل ذلک

ظاہر یہ ہے کہ وارث سے مراد بچے کے باپ کے ورثاء ہیں_

۲۵_ ورثائ، مورّث (میت) کے بچے کو دودھ نہ پلا کر یا اس کے حقوق میں کوتاہی کر کے اسے ضرر نہ پہنچائیں_

لاتضار والدة بولدها و لامولود له بولده و علی الوارث مثل ذلك جملہ "علی الوارث مثل ذلک" کے ذریعے جو فرائض باپ پر بچے کی نسبت تھے وہ سب کے سب وارث کے ذمہ آتے ہیں اور ان ذمہ داریوں میں سے ایک بچے کو ضرر نہ پہنچانا ہے_

۲۶_ دو سال سے پہلے بچے کا دودھ چھڑانا جائز ہے بشرطیکہ ماں باپ کی رضامندي، مشورہ اور باہمی اتفاق سے ہو_

فان ارادا فصالا عن تراض منهما و تشاور فلاجناح عليهما کیونکہ دودھ پلانے کی کامل مدت دو سال ہے پس دو سال کے بعد فصال (دودھ چھڑانا) طبعی امر ہے جس کیلئے مشورہ اور رضامندی کی ضرورت نہیں ہے لہذا آیت میں "فصال" سے مراد دو سال کے مکمل ہونے سے پہلے "فصال" ہے_

۲۷_ بچے کا دودھ چھڑانا ماہر اور صاحب نظر افراد کے مشورہ اور والدین کی باہمی رضامندی سے انجام پائے_

فان ارادا فصالا عن تراض منهما و تشاور فلاجناح عليهما مندرجہ بالا مطلب میں "فصال" کے معنی صرف ماں کے دودھ سے جدائي، مراد لئے گئے ہیں نہ ہر قسم کے دودھ سے، یعنی متفق ہوجائیں کہ اب ماں دودھ نہ پلائے بلکہ دودھ کی مدت مکمل کرنے کیلئے بچے کو کسی دایہ کے حوالے کر دیا جائے_

۲۸_ بچے کو دودھ پلانے کیلئے دایہ رکھی جا سکتی ہے_و ان اردتم ان تسترضعوا ... فلاجناح عليكم

۲۹_ بچے کو دودھ پلانے والی دایہ اس شرط پر رکھی جا سکتی ہے کہ اس سے ماں کے دودھ پلانے کے حق کی برتری ضائع نہ ہو_والوالدات يرضعن ... و ان اردتم ان تسترضعوا اولادكم فلاجناح اس بات کے پیش نظر کہ آیت کے ابتدا میں دودھ پلانے کا اصل حق ماں کو دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باپ کیلئے اس صورت میں دایہ رکھنا جائز ہے کہ ماں کا حق ضائع نہ ہو دوسرے یہ کہ بچے کو دودھ پلانے سے ماں کو اس کی رضامندی کے ساتھ روکا جا سکتا ہے اور

دودھ پلانے والی خاتون رکھنا ماں کو روکنے کا ایک مصداق ہے۔ پس اس کی رضامندی کے ساتھ یہ کام کیا جائے تاکہ اس کا حق اولویت ضائع نہ ہو۔

۳۰۔ بچے کیلئے دایہ (آیا) لینے کا جواز مشروط ہے اس بات کے ساتھ کہ ماں کے پورے حقوق ادا کئے جاچکے ہوں۔

و ان اردتم ان تسترضعوا ... اذا سلمتم ما اتیتم بالمعروف یہ مطلب اس صورت میں ہے کہ "اذا سلمتم..."کا مطلب ماں کو اجرت دینے کا ہو یعنی جب ماں کے حقوق ادا کرچکو تو دایہ کا انتخاب کرو۔

۳۱۔ دودھ پینے والے بچے کی دایہ کو اجرت پہلے سے ادا کردینا دایہ رکھنے کے لازمی آداب میں سے ہے۔

و ان اردتم ان تسترضعوا اولادکم ... اذا سلمتم ما اتیتم بالمعروف یہ مطلب اس صورت میں ہے کہ "اذا سلمتم..." سے مراد دایہ کو اجرت دینا ہو نہ ماں کے حقوق ادا کرنا، یعنی جب دایہ کو اجرت دے چکو تب اس سے کہو کہ تمہارے بچے کو دودھ پلائے۔

۳۲۔ دایہ کو پہلے سے اجرت دے کر بچے کو ضرر پہنچانے اور اس کی نسبت سے سرد مہری برتنے کا سدباب کیا جاسکتا ہے۔ *و ان اردتم ... اذا سلمتم اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آیت بچے سے ضرر کو دور کرنے کے مقام میں ہے کہا جاسکتا ہے کہ دایہ کو اجرت پہلے سے دے دینا اس ضرر کو دور کرنے کی خاطر ہے کہ جو اجرت کی تاخیر کی صورت میں بچے کو پہنچ سکتا ہے۔

۳۳۔ بچے کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز ہے۔ و ان اردتم ان تسترضعوا اولادکم ... اذا سلمتم ما اتیتم بالمعروف

۳٤۔ اجارہ کی مشروعیت۔ و ان اردتم ان تسترضعوا اولادکم ... اذا سلمتم ما اتیتم بالمعروف دایہ رکھنے اور اجرت دینے کا جواز قانون اجارہ کی تشریع کی بنیاد پر ہے۔

۳۵۔ ماں، باپ، باپ کے ورثاء اور دایہ کا ایک دوسرے کے حقوق کے بارے میں تقوی کی رعایت کرنا ضروری ہے۔ و الوالدات یرضعن ... و اتقوا اللہ "اتقوا اللہ" کی آیت میں بنیادی طور پر خطاب ان لوگوں سے ہے جن پر آیہ مجیدہ نے فرائض اور حقوق کی رعایت لازمی قرار دی

ہے، یعنی ماں ، باپ، دایہ اور باپ کے ورثائ_

۳۶_ نومولود بچوں کے حقوق اور انہیں دودھ پلانے سے متعلقہ مسائل میں تقوي کی رعایت ضروری ہے_

و الوالدات یرضعن ... و اتقوا اللہ اس آیت کا اصلی محور نومولود کی زندگی کا انتظام اور اس کی پرورش کرنا ہے لہذا آیہ شریفہ میں تقوي کا واضح ترین مصداق، نومولود کے حقوق کی رعایت ہوگي_

۳۷_ خدا تعالی کا خوف اور اعمال پر اس کے حاضر و ناظر ہونے کی طرف توجہ، ماں ، باپ اور دایہ کیلئے ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کا سبب ہے_ و الوالدات یرضعن ... و اتقوا اللہ و اعلموا ان اللہ بما تعملون بصیر

۳۸_ انسان کے اعمال خداوندعالم کے تحت نظر ہیں_ و اعلموا ان اللہ بما تعملون بصیر

۳۹_ خدا سے ڈرنا اور اس کے علم کی طرف توجہ موجب بنتی ہے کہ ماں ، باپ دایہ اور باپ کے ورثاء نومولود کے مصالح اور دودھ پلانے سے متعلق مسائل کی رعایت کریں_ و الوالدات یرضعن ... و اتقوا اللہ

٤٠_ مرد یا عورت کا ایک دوسرے کو بچے یا اس کے دودھ پلانے کو بہانہ بنا کر ہم بستری سے محروم کرنا ممنوع ہے_

لاتضار والدة بولدها و لامولود لہ بولدہ امام صادق(ع) نے فرمایا: کانت المراة منا ترفع یدها الی زوجها اذا اراد مجامعتها فتقول:لا ادعك لانی اخاف ان احمل علی ولدی و یقول الرجل لا اجامعك انی اخاف ان تعلقی فاقتل ولدی فنهی اللہ عزوجل ان تضار المراة الرجل و ان یضار الرجل المراة ...(۱) حضرت امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں ، بعض عورتیں ایسی تھیں کہ جب ان کا شوہر مجامعت کرنا چاہتا تو وہ ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیتیں کہ مبادا دوبارہ حمل ہوجائے اور مرد عورت سے کہتا میں تجھ سے مجامعت نہیں کروں گا چونکہ ہوسکتا تجھے حمل ہوجائے تو اس کی وجہ سے میں اپنے بچے کو قتل کر بیٹھوں نتیجتاً خداوند متعال نے نہی فرمادی کہ مرد عورت کو ضرر نہ پہنچائے اور عورت مرد کو (مجامعت سے ممانعت کے ذریعے) ضرر نہ پہنچائے_

٤۱_ بہتر یہی ہے کہ مطلقہ عورت اپنے بچے کو خود دودھ پلائے اور اس کی رائج اجرت (اجرة المثل) باپ سے طلب کرلے_

---

۱) کافي، ج ٦ ص ۱۰۳ ح ۳ نورالثقلین ج ۱ ص ۲۲۷ ح ۸۸٤_

لاتضار والدة بولدها و لامولود له بولده

قال الصادق(ع) : الحبلى المطلقة ... و هى احق بولدها ان ترضعه بما تقبله امرة اخرى ان الله عزوجل يقول: "لاتضار والدة بولدها ..."(۱) ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق (ع) ارشاد فرماتے ہیں: کہ مطلقہ عورت زیادہ حق دار ہے کہ اپنے بچے کو اس اجرت پر خود دودھ پلائے جو دوسری عورت لیتی ہے_ کیونکہ خداوند عالم نے فرمایا ہے_ والدہ اپنے بچے کو نقصان نہ پہنچائے_

٤٢_ باب کے ورثاء کو حق نہیں پہنچتا کہ بچے کو ماں سے جدا کرکے ماں کو ضرر پہنچائیں_ و على الوارث مثل ذلك

قال الصادق (ع) : ... لاينبغى للوارث ان يضار المراة فيقول لاادع ولدها ياتيها ...(۲) حضرت امام صادق (ع) فرماتے ہیں "باپ کے ورثاء کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ بچے کی ماں کو نقصان پہنچائیں اور کہیں کہ ہم بچے کو اس کی ماں کے حوالہ نہیں کریں گے_

اجارہ: اجارہ کے احکام ٣٤

احکـــام: ۱، ٣، ٤، ٦، ٨، ٩، ١٢، ١٣، ١٤، ١٦، ١٧، ١٨، ٢٢، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣١، ٣٢، ٣٣، ٤٠، ٤١، ٤٢ فلسفہ احکام ٣٢; احکام کا معیار ١٠، ١٢

انسان: انسان کا عمل ٣٨

اولاد: اولاد کو نقصان پہنچانا ١٧، ١٨، ١٩، ٢٠، ٢٢، ٢٥، ٣٢، ٤٢; اولاد کے احکام ٢١، ٢٣ ا; اولاد کے حقوق ١، ١٧، ١٨، ١٩، ٢٠، ٢٢، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٣٦، ٣٩، ٤٢

بچہ: بچے کا تغذیہ ١، ٢، ٣، ٤، ٦، ٨، ١٥، ١٨، ١٩، ٢٦، ٢٧، ٣٦

تربیت: تربیت میں مؤثر عامل ١٥

تقوي: تقوي کی اہمیت ٣٥، ٣٦

---

۱) کافی ج ٦ ص ١٠٣ ح ٣ نور الثقلین ج ١ ص ٢٢٧ ح ٨٨٤_

۲) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ١٢١ ح ٣٨٤، نور الثقلین ج ١ ص ٢٢٨ ح ٨٨٦_

حضانت : احکام حضانت ١٤

حقوق: حقوق میں مشورہ ٢٦

خاندان: خاندان کے حقوق ٧; خاندان میں مشورہ ٢٦، ٢٧

خدا تعالی: خدا تعالی کی نظارت ٣٧، ٣٨

خوف: پسندیدہ خوف ٣٧، ٣٩; خوف خدا ٣٧، ٣٩

دایہ: دایہ رکھنے کا جواز ٢٨; دایہ کی اجرت ٣١، ٣٢ ;٢٩ ; دایہ کی ذمہ داری ٣٥، ٣٩ ;دایہ رکھنے کی شرائط ٣٠ ; دایہ کے حقوق ٣٧

دودھ پلانا: دودھ پلانے کی اجرت ٣٣، ٤١ ;دودھ پلانے کی مدت ٣;دودھ پلانے کے احکام ١ ،٣، ٤، ٦، ٨، ٩، ١٣ ، ١٤ ، ١٨ ، ٢٤ ، ٢٢ ، ٢٥ ، ٢٦ ، ٢٧ ، ٢٨ ، ٢٩ ، ٣٠ ، ٣١ ، ٣٣ ، ٤١ ; دودھ پلانے میں اولویت ٢

روایت: ٤٠، ٤١، ٤٢

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ کی شرائط ١١; شرعی فریضہ میں قدرت ١١، ١٢، ١٣

شریک حیات: شریک حیات کے حقوق ١٦ ، ٣٥، ٣٧، ٤٠ عرفی معیارات ١٢، ٩، ٧

علم: علم و ایمان کا رابطہ ٣٩ ; علم و عمل کا رابطہ ٣٧

عورت: عورت کے حقوق ٩، ١٢

ماں : ماں کی ذمہ داری ٦، ٨، ١٨ ، ١٩ ; ماں کے حقوق ٤، ١٤ ، ٢٩، ٣٠، ٤١ ;ماں کے رجحانات ٥

مرد: مرد کی ذمہ داری ٧، ٩، ١٣

موضوع شناسي: موضوع شناسی کے مصادر ١٠

نان و نفقہ :نان و نفقہ ترک کرنا ٢٠ ; نان و نفقہ کے احکام ١٢، ١٣، ٢٢

واجبات: ۱

وارث: وارث کی ذمہ داری ٢٤، ٢٥، ٣٥، ٣٩، ٤٢

والدین: والدین کی ذمہ داری ١٦، ١٧، ٢٢، ٣٥، ٣٩

ہم بستري: ہم بستری کے احکام ٤٠

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (٢٣٤)

اور جو لوگ تم میں سے بیویاں چھوڑ کر مرجائیں ان کی بیویاں چار مہینے دس دن انتظار کریں گی جب یہ مدت پوری ہوجائے تو جو مناسب کام اپنے حق میں کریں اس میں کوئي حرج نہیں ہے خدا تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے_

۱_ جس عورت کا شوہر فوت ہوجائے اس کی عدت چار مہینے اور دس دن (دن اور رات) ہے_ والذين يتوفون منكم ... يتربصن بانفسهن اربعة اشهر و عشرا کہا گیا ہے کہ جب عدد کی تمیز مذکور نہ ہو تو نحوی قانون مطابقت اور عدم مطابقت کی رعایت ضروری نہیں ہے لہذا "عشراً" کا مذکر ہونا نہ تو "لیل" کے مقدر ہونے پر دلیل ہوسکتا ہے اور نہ کلمہ "نہار" کی حکایت کرتا ہے لہذا جو فرضیہ علامہ طبرسی نے مجمع البیان میں بیان فرمایا ہے_ "دن رات" یہ ذہن کے زیادہ نزدیک ہے_

۲_ جس عورت کا شوہر فوت ہوجائے اسکے نئے نکاح کرنے کے لیئے شرط ہے کہ اس کی عدت وفات (چار مہینے اور دس دن) گزر جائے_ والذين يتوفون منكم ...يتربصن بانفسهن اربعة اشهر و عشرا

۳_ موت یعنی انسانی حقیقت کا مکمل طور پر جسمانی سانچے سے واپس لے لینا ہے نہ کہ مطلق نابودی و فنا_

والذين يتوفون منكم کلمہ "توفي" کے معنی بطور کامل لے لینے کے ہیں اور "کم" کی طرف اسناد کو دیکھتے ہوئے معنی یہ بنے گا کہ تم موت کے ذریعے بطور کامل، پوری حقیقت کے ساتھ لے لیئے جاؤ گے اس کا لازمہ یہ ہے کہ انسان کی روح اس کی پوری حقیقت و ہویت ہے_

٤_ عدت وفات اس عورت سے مخصوص ہے کہ جس کا شوہر مسلمان ہو_ والذين يتوفون منكم

کلمہ "منکم" میں مخاطبین مسلمان ہیں لہذا مذکورہ مدت میں عدہ وفات ان عورتوں کے ساتھ مخصوص ہوگی جن کے شوہر مسلمان ہوں اور بطور مطلق تمام عورتوں کے لئے یہ حکم نہیں ہے_

٥_ مسلمان مرد کا احترام عدت وفات کی حکمتوں میں سے ایک ہے_ * والذين يتوفون منكم

کیونکہ عدت وفات اس عورت کے ساتھ مخصوص ہے جس کا شوہر مسلمان ہو لہذا ممکن ہے کہ عدت وفات کا ایک فلسفہ مسلمان مرد کا احترام ہو_

٦_ عدہ وفات کی رعایت کرنا اہمیت کا حامل ہے اور خداوند متعال اس کی تاکید فرما رہا ہے_ والذين يتوفون ...يتربصن

"یتربصن" جملہ خبریہ لیکن انشاء کی صورت میں ہے جو کہ تاکید پر دلالت کرتا ہے_

۷_ عدت وفات کی ابتدا اس وقت ہوگی جب عورت کو شوہر کی موت کی اطلاع ملے_ * يتربصن بانفسهن

"تربص" کے معنی اپنے آپ کو حالت انتظار میں باقی رکھنے کے ہیں اور یہ معنی تب وقوع پذیر ہو سکتا ہے جب بیوی کو شوہر کی وفات کی اطلاع ملے پس اطلاع ملنے سے پہلے وہ اپنے آپ کو شوہردار سمجھتی ہے لہذا "تربص" اور اس کا معنی اس کیلئے فرض نہیں ہوتا_

۸_ عدت وفات کے بعد عورت اپنے لئے مناسب فیصلہ کرنے میں آزاد ہے_

فاذا بلغن اجلهن فلاجناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف

۹_ جن عورتوں کے شوہر فوت ہوجائیں اور وہ عدت وفات گزار لیں تو ان پر نظارت رکھنے کی ضرورت نہیں _
فلاجناح علیکم فیما فعلن

۱۰_ جن عورتوں کے شوہر مرجائیں ان کی عدت وفات گزرجانے کے بعد ان کے عرفی اور معاشرتی حقوق، جیسے نئي شادی ،کی مخالفت جائز نہیں ہے_ فلاجناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف

۱۱_ عدت وفات کے بعد عورت اپنے لئے شائستہ اور مناسب شوہر کے انتخاب میں آزاد ہے_ فلاجناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن "یتربصن"کے جملے کے قرینہ سے کہ جس کا مطلب عدت کے زمانے میں شادی کی ممنوعیت ہے ، "فیما فعلن"سے مراد شوہر کا انتخاب ہوگا_

۱۲_ قوانین کے اجرا اور نفاذ میں معاشرہ نظارت اور سرپرستی کی ذمہ داری رکھتا ہے_ فلاجناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن بالمعروف

۱۳_ انسان کے اعمال پر خداوند متعال ہر لحاظ سے وسیع آگاہی رکھتا ہے_ و الله بما تعملون خبیر

۱٤_ خدا تعالی عدت وفات اور اس کے بعد کے زمانے میں عورتوں کے کردار اور الہی حدود کے تحفظ اور رعایت کے سلسلہ میں مسلمانوں کی نظارت سے آگاہ ہے_ والذین یتوفون ... و الله بما تعملون خبیر

۱٥_ انسان کے اعمال سے خدا تعالی کی آگاہی کی جانب توجہ اس کے احکام پر عمل کا سبب بنتی ہے_
والذین یتوفون ... و الله بما تعملون خبیر

۱٦_ عدت وفات کے قانون کی محافظت اور نگہداشت کے سلسلہ میں ایمانی معاشرہ کی ذمہ داري_
فاذا بلغن اجلهن فلاجناح علیکم" علیکم "کے خطاب کو دیکھتے ہوئے"فاذا بلغن ..."کا مفہوم عدت وفات کے زمانے میں عورتوں کو شادی کرنے سے روکنے کے سلسلہ میں ایمانی معاشرہ کی ذمہ داری بیان کررہا ہے_

احکام: ۱، ۲، ٤، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱ احکام کا فلسفہ ٥

انسان: انسان کا عمل ۱۳، ۱٥

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ۱۳، ۱٤، ۱٥؛ خدا تعالی کی حدود ۱٤

شادي: شادی کے احکام ۲، ۱۰، ۱۱

شرعی فریضہ: شرعیفریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ۱٥

عدت: احکام عدت ۱، ۲، ٤، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱؛ عدت وفات ۱، ۲، ٤، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱٤، ۱٦؛ عدت وفات کا فلسفہ ٥؛ عدت وفات کی اہمیت ٦

علم: علم اور عمل کا رابطہ ۱٥

عمومی نظارت: ۱۲، ۱٤، ۱٦

عورت: بیوہ عورت ۲، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱٤؛ عورت کی آزادی ۸، ۱۱؛ عورت کے حقوق ۸، ۹، ۱۰، ۱۱

قانون: قانون کا اجرا ۱۲؛ قانون کی حفاظت اور نگہداشت ۱٦

مسلمان: مسلمانوں کا احترام ٥

معاشرہ: اسلامی معاشرہ ۱٦؛ معاشرے کی ذمہ داری ۱۲، ۱٦

موت: موت کی حقیقت ۳

وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاء أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَكِن لاَّ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلاَّ أَن تَقُولُواْ قَوْلاً مَّعْرُوفًا وَلاَ تَعْزِمُواْ عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىَ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ (۲۳۵)

تمہارے لئے نکاح کے پیغام کی پیش کش یا دل ہی دل میں پوشیدہ ارادہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خدا کو معلوم ہے کہ تم بعد میں ان سے تذکرہ کروگے لیکن فی الحال خفیہ وعدہ بھی نہ لو صرف کوئی نیک بات کہہ دو تو کوئی حرج نہیں ہے اور جب تک مقررہ مدت پوری نہ ہو جائے عقد نکاح کا ارادہ نہ کرنا یہ یاد رکھو کہ خدا تمہارے دل کی باتیں خوب جانتا ہے لہذا اس سے ڈرتے رہو اور یہ جان لو کہ وہ غفور بھی ہے اور حلیم و بردبار بھی۔

۱۔ جو عورتیں عدت طلاق یا عدت وفات میں ہوں ان سے اشاروں کنایوں میں خواستگاری کرنا جائز ہے۔ و لاجناح علیکم فیما عرضتم به من خطبة النساء "النسائ" میں الف لام عہد کا ہے یعنی وہ عورتیں جن کے بارے میں بحث سابقہ آیات میں ہوچکی ہے (یعنی عدت وفات یا عدت طلاق والی عورتیں)

۲_ مرد کا یہ میلان کہ وہ عدت کے بعد اس عورت سے شادی کرے گا جو ابھی عدت وفات گزار رہی ہے حرام نہیں ہے_او اکننتم فی انفسکم

۳_ انسان کیلئے قانون سازی میں خدا نے حقائق و واقعیات اور عمل کے اسباب پر توجہ دی ہے_علم اللہ انکم ستذکرونھن اشاروں، کنایوں میں کی جانے والی خواستگاری کے جواز کی علت بیان کرتے ہوئے خداوند متعال اس حقیقت کو واضح فرمارہا ہے کہ طبعاً مردوں کے خیالات عدت کے زمانے میں خواستگاری کے چکر میں رہتے ہیں یہ اس لئے بیان فرمایا تاکہ معلوم ہوجائے کہ الہی احکام میں واقعیات اور احکام پر عمل کے اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے_

٤_ عدت کے زمانے میں اشاروں میں خواستگاری کو جائز قرار دینا مردوں کے فطری تمایلات میں آسانی کی خاطر ہے_ لاجناح ... علم اللہ انکم ستذکرونھن

٥_ بے شوہر عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کے اظہار میں مرد حضرات بے قراری اور بے صبری کرتے ہیں_علم اللہ انکم ستذکرونھن

٦_ الہی قوانین میں انسان کے فطری جذبات اور میلانات کو مدنظر رکھا گیا ہے_علم اللہ انکم ستذکرونھن

اس بات کی طرف دیکھتے ہوئے کہ جملہ "علم اللہ " تعلیل ہے خواستگاری کے جائز ہونے کے حکم خداوند متعال کي، اس سے الہی قوانین میں انسان کے فطری تمایلات کو مدنظر رکھنے کا اندازہ ہوجاتا ہے_

۷_ جو عورتیں حالت عدت میں ہوں ان کے ساتھ خفیہ وعدے اور قول و قرار کرنا حرام ہے_و لکن لاتواعدوھن سراً

۸_ مردوں کا ان عورتوں کے ساتھ کہ جو عدت میں ہوں شائستہ طریقے سے گفتگو کرنا جائز ہے (جس میں گستاخی اور فریب نہ ہو) لا تواعدوھن سراً الا ان تقولوا قولاً معروفاً

۹_ عدت کے دوران عورتوں سے صراحت کے ساتھ، کھلم کھلا یا خفیہ طور پر خواستگاری کرنا جائز نہیں ہے_ لاجناح علیکم فیما عرضتم ... و لکن لا تواعدوھن سراً

۱۰_ عدت کے دوران عورتوں سے اشاروں میں

خواستگاری کا جائز ہونا موجب نہیں ہے کہ عدت کے بعد شادی کے سلسلہ میں ان کے ساتھ خفیہ وعدے کرنا بھی جائز ہوجائے_ لاجناح ... و لکن لاتواعدوهن سراً یہ اس صورت میں ہے کہ "الا ان تقولوا ..." میں استثناء منقطع ہو اور کلمہ "لکن" جملہ "لاجناح علیکم" کے جملے سے استدراک ہو یعنی اگرچہ بصورت کنایہ خواستگاری کرسکتے ہو لیکن یہ خواستگاری خفیہ وعدوں کے ساتھ انجام نہیں پانی چاہیئے کیونکہ ان کے ساتھ خفیہ وعدے جائز نہیں ہیں_

۱۱_ جو عورتیں عدت میں ہوں، عدت کے اختتام سے پہلے ان کے ساتھ شادی کا عہد و پیمان کرنا حرام ہے_
و لاتعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله

۱۲_ خدا کا انسان کے تمام پوشیدہ رازوں سے واقف ہونا موجب بنتا ہے کہ انسان اللہ تعالی سے ڈرے اور اس سے بے پروائی نہ کرے_ و اعلموا ان الله یعلم ما فی انفسکم فاحذروه

۱۳_ انسان کے تمام مخفی رازوں کے بارے میں خدا کے علم کا اعتقاد، اس کے قوانین کی مخالفت سے اجتناب کا سرچشمہ ہے_ واعلموا ان الله یعلم ما فی انفسکم فاحذروه

۱٤_ خدا غفور (بہت بخشنے والا) اور حلیم (بے پناہ بردبار) ہے_ ان الله غفور حلیم

۱۵_ خداوند عالم کی مغفرت اور بردباری پر توجہ گناہوں سے پاک ہونے کی امید کا سرچشمہ ہے_ لاجناح ... ان الله غفور رحیم

۱٦_ انسان میں خوف و رجاء کی حالت الہی احکام پر عمل کا پیش خیمہ ہے_ و اعلموا ان الله یعلم ... فاحذروه و اعلموا ان الله غفور حلیم

آیت کے اس حصہ میں خوف خدا کے لازمی ہونے کو (فاحذروه)، نیز اس کی بخشش اور بردباری کی امید کو (غفور حلیم) ذکر کیا گیا ہے تاکہ احکام کے بیان کرنے کے بعد ان پر عمل کرنے کے اسباب بھی فراہم ہوجائیں_

۱۷_ خداوند عالم اپنے بندوں کو گناہوں سے توبہ کرنے کی مہلت دیتا ہے_ و اعلموا ان الله غفور حلیم
"حلیم" کی صفت کا ذکر کرنا خدا کے عذاب

کرنے میں جلدی نہ کرنے سے حکایت کرتا ہے تاکہ شاید لوگ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے توبہ کرلیں اور خداوند عالم کی رحمت ان کے شامل حال ہوجائے_

۱۸_ انسان کی بدنیتی خدا کے حساب اور مواخذہ کا تقاضا کرتی ہے_واعلموا ان الله یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ

۱۹_ خوف خدا، اس کی مغفرت کی امید کے ساتھ ساتھ ہونا ضروری ہے_و اعلموا ... فاحذروہ و اعلموا ان الله غفور حلیم

۲۰_دل کے اندرپنہاں رازوں کے بارے میں خدا تعالی کے علم پر توجہ کرنا دل میں موجود ناپاک اور غیر مناسب نیتوں سے پرہیز کا سرچشمہ ہے_ واعلموا ان الله یعلم مافی انفسکم فاحذروہ

احکام: ۱، ۲، ٤، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱ احکام کا معیار ۳، ٦ ; احکام کی تشریع ۳، ٦

اسماء و صفات: حلیم ١٤ ;غفور ١٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۳، ۱۲، ۲۰ ;اللہ تعالی کا مہلت دینا ۱۷ ; اللہ تعالی کی مغفرت ۱۵، ۱۹

انسان: انسانی تمایلات ٤، ٥، ٦ ;انسان کی مادی ضروریات ۳

ایمان: ایمان اور عمل ۱۳

بخشش : بخشش کی امید ۱۵،۱۹

بری نیت: ۲۰ بری نیت کی سزا ۱۸

پُر امید ہونا: امید اورخوف ۱۹ ;پُر امید ہونے کے اثرات ١٦

تقوي: تقوي کی کا پیش خیمہ۱۳، ۲۰

توبہ: گناہ سے توبہ ۱۷

خوف : پسندیدہ خوف ۱۲; خوف خدا ۱۲ ; خوف کے اثرات ١٦; خوف کے عوامل ۱۲

شادي: شادی کے احکام ۱، ۲، ٤، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ۱۳، ۱٦

عدت: عدت کے احکام ۱، ۲، ٤، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱; عدت میں خواستگاری ۱، ٤، ۷، ۹، ۱۰

علم: علم اور عمل ۲۰; علم کے اثرات ۱۵، ۲۰

عورت: بیوہ عورت ۵، ۷، ۸

محرمات: ۷، ۱۱

مرد: مرد کے رجحانات ۵

مغفرت: مغفرت کی امید ۱۵، ۱۹

نامحرم: نامحرم کے ساتھ گفتگو ۸

لاَّ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاء مَا لَمْ تَمَسُّوهُنُّ أَوْ تَفْرِضُواْ لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدْرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ (۲۳٦)

اور تم پر کوئي ذمہ داری نہیں ہے اگر تم نے عورتوں کو اس وقت طلاق دے دی جب کہ ان کو چھوا بھی نہیں ہے اور ان کے لئے کوئي مہر بھی معین نہیں کیا ہے البتہ انہیں کچھ مال و متاع دیدو_ مالدار اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق یہ متاع بقدر مناسب ہونا ضروری ہے کہ یہ نیک کرداروں پر ایک حق ہے_

۱_ عورت کے ساتھ مجامعت سے پہلے طلاق دینا جائز ہے_

لاجناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم تمسوھن

کلمہ"مس" آیت شریفہ میں جماع سے کنایہ ہے۔ اس کے علاوہ آیت سے مراد اس گمان کو دور کرنا ہے کہ" عورت کے ساتھ ہمبستری سے پہلے اسے طلاق دینا جائز نہیں ہے"۔

٢۔ حق مہر کی تعیین نہ کئے جانے کی صورت میں عورتوں کو طلاق دینا جائز ہے۔ لاجناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم تمسوھن او تفرضوا لھن فریضۃ 'فریضۃ"میں فرض سے مراد حق مہر کی تعیین ہے" او تفرضوا ... "کا عطف " ما لم تمسوہن"پر ہے یعنی ان عورتوں کو طلاق دینا جائز ہے جن کا مہر معین نہ کیا گیا ہو۔

٣۔ دائمی نکاح کی صحت اور جواز، حق مہر کے قول و قراریا اس کی تعیین کے ساتھ مشروط نہیں ہے۔

لاجناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم تمسوھن او تفرضوا لھن فریضۃ حق مہر کی تعیین نہ ہونے کی صورت میں طلاق کے جائز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حق مہر کی تعیین کے بغیر نکاح صحیح ہے نیزیہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ یہاں عقد دائم مراد ہے کیونکہ عقد موقت میں طلاق نہیں ہوتی۔

٤۔ جن عورتوں کو ہم بستری اور حق مہر کی تعیین سے پہلے طلاق دے دی جائے انہیں حق مہر دینا واجب نہیں ہے۔*

لاجناح علیکم ... و متعوھن مذکورہ بالا مطلب اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ"لاجناح"ہر قسم کے فریضہ کی نفی کے معنی میں ہو اور"او"واو جمع کے معنی میں ہو۔

٥۔ احکام کے بیان کے آداب میں سے ہے کہ گفتگو کی شائستگی کا خیال رکھا جائے۔ ما لم تمسوھن کیونکہ ہم بستری کو "مس"(چھونا یا لمس کرنا) سے تعبیر کیا گیا ہے۔

٦۔ جن مطلقہ عورتوں کا حق مہر معین نہیں کیا گیا ہو ضروری ہے کہ شوہر انہیں قابل قبول اور مناسب مال و اسباب دیں۔ و متعوھن ... متاعاً بالمعروف ظاہر یہ ہے کہ"متعوھن"کی ضمیر "ھن" مطلقہ عورتوں کے دوسرے گروہ یعنی وہ گروہ جن کا حق مہر معین نہ کیا گیا ہو کی طرف لوٹتی ہے۔

٧۔ جن عورتوں کو مجامعت سے پہلے طلاق دی جائے ضروری ہے کہ شوہر انہیں مناسب مال و اسباب دیں۔

ان طلقتم النساء ... و متعوهن ... بالمعروف اس احتمال کے پیش نظر کہ "متعوھن" کی ضمیر "ھن" دوسرے گروہ والی عورتوں کی طرف لوٹنے کے علاوہ پہلے گروہ (یعنی جن عورتوں کے ساتھ مجامعت نہ کی گئی ہو) کو بھی شامل ہو_

٨_ مطلقہ عورت کو دیا جانے والا قابل قبول اور مناسب مال و اسباب، مقدار اور قیمت کے لحاظ سے شوہر کی مالی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیئے_ و متعوهن على الموسع قدره و على المقتر قدره متاعا بالمعروف

٩_ بندوں پر الہی فرائض ان کی توانائي اور مالی وسائل کے مطابق ہوتے ہیں_ *على الموسع قدره و على المقتر قدره

١٠_ مطلقہ عورتوں کو دیا جانے والا مال و اسباب ضروری ہے کہ عورت اور مرد دونوں کے معاشرتی مقام و حیثیت کے مطابق ہو_ متعوهن ... متاعا بالمعروف مذکورہ بالا آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ "متاع" پسندیدہ اور قابل قبول ہو اور متاع اس وقت پسندیدہ اور قابل قبول ہوسکتا ہے جب نہ تو مرد کی معاشرتی شان و مقام سے خارج ہو اور نہ ہی عورت کی حیثیت سے باہر ہو_

١١_ احکام الہی میں بعض موضوعات کی تشخیص کیلئے عرف عام کی طرف رجوع کیا جاتا ہے_ متعوهن ... متاعاً بالمعروف

١٢_ اسلامی معاشرے میں افراد کی حیثیت اور مقام و منزلت کی رعایت ضروری ہے_ متعوهن ... بالمعروف

١٣_ مطلقہ عورتوں کو دیئے جانے والے مال و اسباب میں افراط (فضول خرچي) اور تفریط (کنجوسی) سے پرہیز کرنا ضروری ہے_ متعوهن ... بالمعروف افراط و تفریط معمول اور متعارف حد سے خارج ہے لہذا لفظ "بالمعروف" ان دونوں کی نفی کرتا ہے_

١٤_ مطلقہ عورتوں کو مناسب مال و اسباب دینا نیکی کرنے والوں کے ذمے مسلّم اور ثابت حق ہے_ حقاً على المحسنين

١٥_ مطلقہ عورتوں کو مناسب مال و اسباب دینا مرد کی نیکی کی دلیل ہے_ حقاً على المحسنين

١٦_ دوسروں کے حقوق کی رعایت کرنا نیک لوگوں کا فریضہ ہے_ متعوهن ... حقاً علی المحسنين

١٧_ فرائض کی انجام دہی کیلئے احساس دلانا اور خیر خواہانہ جذبات ابھارنا قرآن کریم کا طریقہ ہے_ متعوهن ... حقاً علی المحسنين عموماً ایسے جملے جیسے "نیکی کرنے والے یہ کام کرتے ہیں، وہ یہ خوبیاں رکھتے ہیں"کہ جن میں حکم کی نسبت نیک انسانوں یا ان جیسے افراد کی طرف دی گئي ہے، لوگوں میں نیکی اور خیر خواہی کے جذبات ابھارنے کیلئے ہیں خدا تعالی نے اس طریقے سے استفادہ کیا ہے_

١٨_ اسلام میں حق و حقوق کے نظام پر عمل کرنے کیلئے اخلاقی نظام; پشت پناہ اور ایک اساس و بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے_ حقاً علی المحسنين یہ مطلب اس بات کے پیش نظر ہے کہ خداوند متعال نے نیکوکاری کو جو کہ اخلاقیات سے تعلق رکھتی ہے، حق و حقوق کے احکام کی قبولیت اور ان پر عمل کا پیش خیمہ قرار دیا ہے_

اجتماعی حیثیتیں ١٠، ١٢

احکام: ١، ٢، ٣، ٤، ٦، ٧، ٨، ١٠، ١٣

ا خلاق: اخلاق اور حقوق ١٨

اخلاقی نظام: ١٨

افراط و تفریط: ١٣

تحریک : تحریک کے اثرات ١٧

تربیت: تربیت کی روش ١٧

حق مہر: حق مہر کے احکام ٢، ٤، ٦، ٨، ٧، ١٠، ١٣

حقوق کا نظام: ١٨

خیر خواہي: ١٧

شادي: شادی کے احکام٣

شخصیت: شخصیت کی حفاظت ١٢

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ۱۷ ; شرعی فریضہ کی شرائط ۹; شرعی فریضہ میں قدرت ۸، ۹
طلاق: احکام طلاق ۱ ، ۲ ، ٤ ، ٦ ، ٦ ، ۷ ، ۸ ، ۱۰ عرفی معیارات: ٦ ، ۷ ، ۱۰ ، ۱۱
عورت: عورت کے حقوق ٦ ، ۷ ، ۱٤ ، ۱٥
گفتگو: گفتگو کے آداب ٥ ; گفتگو میں عفت و
لوگ: لوگوں کے حقوق ۱٦ پاکیزگی ٥
مطلقہ: مطلقہ کو متاع دینا ٦ ، ۷ ، ۸ ، ۱۳ ، ۱٤ ، ۱٥
معاشرہ: اسلامی معاشرہ ۱۲
موضوع شناسی : موضوع شناسی کے منابع ۱۱
نیک لوگ: نیک لوگوں کی ذمہ داری ۱٤ ، ۱٦
نیکی کرنا : نیکی کرنے کی علامتیں ۱٥ ; نیکی کرنے میں اعتدال ۱۳

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إَلاَّ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَن تَعْفُواْ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَلاَ تَنسَوُاْ الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۲۳۷)

اور اگر تم نے ان کو چھونے سے پہلے طلاق دیدی اور ان کے لئے مہر معین کر چکے تھے تو معین مہر کا نصف دینا ہوگا مگر یہ کہ وہ خود معاف کردیں یا ان کا ولی معاف کردے اور معاف کردینا تقوی سے زیادہ قریب تر ہے اور آپس میں بزرگی کو فراموش نہ کرو_ خدا تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے_

۱_ عورت کو اگر ہم بستری سے پہلے طلاق دے دی جائے تو شوہر پر معین مہر کا نصف دینا ضروری ہے_

و ان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن و قد فرضتم لهن فريضة فنصف ما فرضتم

مفسرین کی نظر میں جملہ "ان تمسوھن" ہم بستری سے کنایہ ہے اور اس سے مراد صرف چھونا نہیں ہے_

۲_ عورتوں کو طلاق دینا ان کے شوہروں کے اختیار میں ہے_* و ان طلقتموهن "ان طلقتموھن" کے خطاب کے ظہور کے پیش نظر_

۳_ اگر وہ عورتیں جنہیں ہم بستری سے پہلے طلاق دی جاتی ہے اپنا حق مہر معاف کردیں تو شوہروں پر حق مہر دینا واجب نہیں ہے_ و ان طلقتموهن من قبل ... الا ان يعفون

٤_ اگر عورت کا ولی و سرپرست معین مہر معاف کر

دے تو اس کا نصف دینا شوہر پر واجب نہیں ہے_او یعفوا الذی بیدہ عقدۃ النکاح کیونکہ آیت مطلّقہعورتوں کے بارے میں شوہروں کے ضروری فرائض کو.بیان کر رہی ہے لہذا ظاہر یہ ہے کہ "الا"اس وجوب سے استثناء کے موارد کو بیان کر رہاہے اور یہ اس صورت میں ہوسکتاہے کہ"الذی ..."سے مراد عورت کا ولی ہو نہ کہ شوہر_.

۵_ اگر عورت شرعاً ولی رکھتی ہو تو عورت کے نکاح کا اختیار اس ولی کے ہاتھ میں ہے_الذی بیدہ عقدۃ النکاح اس صورت میں کہ"الذي"سے مراد عورت کا ولی ہو اور اس ولی کی توصیف یوں کی گئي کہ اسے نکاح کا اختیار حاصل ہے_

٦_ اگر عورت کو ہم بستری سے پہلے طلاق دی جائے تو اسے پورا حق مہر دینا تقوي سے زیادہ نزدیک ہے_

الا ان یعفون او یعفوا ... و ان تعفوا اقرب للتقوي سابقہ خطابات کے قرائن کو دیکھتے ہوئے ظاہر یہ ہے کہ "ان تعفوا ..." کے مخاطب شوہرہیں بنابریں "ان تعفوا ..." کے جملے میں شوہروں کو یہ نصیحت کی گئي ہے کہ مذکورہ بالاا صورت میں عورتوں کوپورا معین شدہ حق مہر دیں اور اگرپورا دے چکے ہوں تو ان سے کچھ واپس نہ لیں_

۷_ عورت، شوہر اور عورت کے ولی کا اپنے حقوق (حق مہر) سے چشم پوشی کرنا تقوي کے زیادہ نزدیک ہے_

و ان تعفوا اقرب للتقوي یہ اس صورت میں ہے کہ"ان تعفوا" کا خطاب شوہر، .بیوی اور اس کے ولی کو شامل ہو_

۸_ انسان کا اپنے حق سے درگذر کرنا مستحب اور اہمیت کا حامل ہے_و ان تعفوا اقرب للتقوي

۹_ انسان کا اپنے حق سے صرف نظر کرنا تقوي تک پہنچنے کا قریب اور آسان راستہ ہے_و ان تعفوا اقرب للتقوي

۱۰_جس عورت کو ہم بستری سے پہلے طلاق دی جائے مستحب ہے کہ اسے پورا حق مہر دیا جائے_

و ان طلقتموھن ... و ان تعفوا اقرب للتقوي

۱۱_ مطلقہ عورت کا ولی اسکے نصف حق مہر سے صرف نظر کرسکتا ہے_

او یعفوا الذی بیدہ عقدۃ النکاح

بعض مفسرین کے نزدیک "الذی ..." سے مراد عورت کا ولی ہے البتہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ عورت ولی شرعی رکھتی ہو_

۱۲_ گھریلو مسائل میں مال و دولت سے صرف نظر کرنا تقوي تک پہنچنے کا مناسب راستہ ہے_

و ان تعفوا اقرب للتقوي اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آیت کا مورد مال خرچ کرنا اور اس سے درگزر کرنا ہے اور اس بناپر کہ مورد کے پیش نظر یہاں "تقوي" سے مراد گھریلو مسائل میں تقوا ہو_

۱۳_ نیک اعمال کا ہدف تقوي تک پہنچنا ہے_ و ان تعفوا اقرب للتقوي

۱٤_ گھریلو مشکلات اور طلاق کو (نیکی و درگذر جیسي) اقدار اور فضیلتوں کی فراموشی کا موجب نہیں بننا چاہیئے_

و ان طلقتموهن ... و ان تعفوا اقرب للتقوى و لاتنسوا الفضل بينكم

۱٥_ اجتماعی و معاشرتی تعلقات میں عفو و درگزر کو ہمیشہ مدنظر رکھنا ضروری ہے_ ولاتنسوا الفضل بينكم

۱٦_ خداوند کریم انسان کے اعمال پر گہری اور وسیع نظر رکھتا ہے_ ان الله بما تعملون بصير

۱۷_ اللہ تعالی کے حاضر و ناظر ہونے کی طرف توجہ اس کے احکام پر عمل اور تقوي کے حصول کا باعث بنتي ہے_

و ان طلقتموهن ... ان الله بما تعملون بصير

۱۸_ طلاق اور حق مہر (جیسے خاندانی مسائل) میں خدا تعالی کے حاضر و ناظر ہونے کی جانب توجہ ضروری ہے_

و ان طلقتموهن ... ان الله بما تعملون بصير

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۱۰، ۱۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۱٦، اللہ تعالی کی نظارت ۱۷،۱۸

انسان: انسانی عمل ۱٦

ایثار: ایثار کی فضیلت ۸; ایثار کے اثرات ۹

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۷
تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ٦، ۷، ۹، ۱۲، ۱۷، ۱۳
حق مہر: حق مہر کو معاف کرنا ۱۱، ۷، ٤، ۳; حق مہر کے احکام ۱، ۳، ٤، ٦، ۱۰، ۱۱
سرپرست: سرپرست کے اختیارات ٥
شادي: ادی کے احکام ٥ ;شادی میں سرپرستی ٥
شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کی کا پیش خیمہ ۱۷
شریک حیات: شریک حیات کے حقوق ۱
طلاق: احکام طلاق ۱، ۲ ; طلاق کے اثرات ١٤
عفو و درگزر: عفو و درگزر کی قدر و قیمت ۸، ١٤، ١٥ ; عفو و در
گزر کے اثرات ۹; مالی عفو و درگذر ۱۲
علم: علم اور عمل ۱۷ ;علم کے اثرات ۱۷
عمل: عمل صالح کا ہدف ۱۳
عورت: عورت کی سرپرستی ٤، ٥، ۷، ۱۱ ; عورت کے حقوق ۱، ۳، ٤، ۷، ۱۰، ۱۱
گھرانہ: گھر میں عفو و درگزر ۱۲; گھریلو تعلقات ۱۸
مرد: مرد کی ذمہ داری ۳ ; مرد کے اختیارات ۲
مستحبات:۸، ۱۰
معاشرتی تعلقات: ١٥
معاشرتی نظام: ١٥
نیکی کرنا : نیکی کرنے کی فضیلت ١٤

حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلوةِ الْوُسْطَى وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ (۲۳۸)

اپنی تمام نمازوں اور بالخصوص نماز وسطی کی محافظت او رپابندی کرو اور اللہ کی بارگاہ میں خشوع و خضوع کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ_

١_نماز قائم کرنا دیگر احکام الہی پر عمل کرنے کا باعث بنتاہے_ حافظوا علی الصلوات

احکام بیان کرنے کے بعد نماز کی نصیحت کرنا، احکام پرآسانی سے عمل کرنے کے ایک طریقے کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_

٢_نمازوں کی حفاظت اور ان کی پابندی ضروری ہے (ان کے ظاہری اور باطنی آداب کی رعایت ضروری ہے)_
حافظوا علی الصلوات

٣_گھریلو مسائل و مشکلات کو نماز اور خداوند عالم کے ساتھ رابطے میں غفلت کا سبب نہیں بننا چاہیئے_

حافظوا علی الصلوات کیونکہ طبعی طورپر انسان گھریلو مسائل (جیسے طلاق، حق مہر کی ادائیگی و غیرہ) میں گھرجانے کے بعدیاد خدا سے غافل ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے کبھی نماز میں دیر کردیتا ہے یا اسے چھوڑدیتا ہے_خداوند متعال نے خاندانی مسائل بیان کرنے کے بعد نماز پر توجہ کرنے اور اسکی حفاظت کرنے کی تاکید فرمائی ہے_

٤_ اسلامی معاشرے میں نماز اور دینی آداب و رسوم کی رعایت میں اجتماعی طورپر نظارت کرنے کی ضرورت ہے_

حافظوا علی الصلوات کیونکہ "حافظوا" کو جمع لایا گیا ہے جس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ خطاب پورے ایمانی معاشرے سے ہے اور واضح ہے کہ یہ اس بات سے منافات نہیں رکھتا کہ یہ امر معاشرہ کے فرد فرد کیلئے نماز پر توجہ اور حفاظت کا حکم بھی ہو_

۵_ بعض یومیہ نمازوں (صلوۃ وسطي) کی خاص اہمیت ہے_ و الصلاة الوسطي

٦_ نماز کو خدا کی خاطر، خضوع و خشوع اور اس کی جانب پوری توجہ کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے_

حافظوا علی الصلوات ... و قوموا لله قانتین "قنوت" کے معنی اطاعت میں خضوع و خشوع کرنے کے ہیں اور خضوع و خشوع کا لازمہ کامل توجہ ہے اور "قوموا الله "میں قیام سے مراد یا صرف نماز ہے یا قیام کا واضح ترین مصداق نماز ہے_

۷_ نماز کو خداوند متعال کی اطاعت اوربندگی کے لیئے انجام دینا ضروری ہے_ حافظوا علی الصلوات ... و قوموا لله قانتین "قنوت"خضوع کے علاوہ اطاعت اور بندگی پر بھی دلالت کرتا ہے کیونکہ قنوت کے معنی اطاعت میں خضوع کرنے کے ہیں_

۸_ خدا کی طرف اس طرح سے سفر و حرکت کرنا ضروری ہے جو خضوع اور اس کی اطاعت کے ساتھ ہو_

و قوموا لله قانتین کیونکہ بیان ہوچکا ہے کہ"قنوت"کے معنی خضوع و خشوع کے ساتھ اطاعت کے ہیں_

۹_ انسان کے اعمال اور اس کا چال چلن خدا کی خاطر اور اسی کی راہ میں ہونا چاہیئے_ و قوموا لله قانتین

۱۰_ خدا کے سامنے اطاعت اور خضوع، انسانی روش و کردار کی قدر و قیمت کے جانچنے کا ایک معیار ہے_

و قوموا لله قانتین چونکہ خدا نے حکم دیا ہے کہ قیام "قنوت"کے ہمراہ ہونا چاہیئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان کا عمل اور اس کے اقدامات خدا کے سامنے خضوع و خشوع سے خالی ہوں تو بے قیمت اور بے فائدہ ہیں_

۱۱_ نمازوں میں سے نماز ظہر کو خاص اہمیت حاصل ہے_ حافظوا علی الصلوات و الصلاة الوسطي

الامام الباقر(ع) :" ...والصلوة الوسطي" و ھی صلوة الظھروھی اول صلوة صلاھا رسول الله (ص)_(۱)" صلوۃ وسطی سے مراد نماز ظہر ہے_ یہ پہلی نماز ہے جو رسول اللہ (ص) نے پڑھي"

۱۲_ نماز کے قیام کی حالت میں دعا بہت ہی مقام ومرتبہ رکھتی ہے_

---

۱) کافی ج ۳ ص ۲۷۱ ح ۱ نور الثقلین ج ۱، ص ۲۳۷ ح ۹۳٤_

و قوموا لله قانتين

قال الباقر(ع) "والقنوت"هو الدعاء فى الصلوة فى حال القيام_(١) اور قنوت سے مراد نماز کے دوران میں حالت قیام میں دعا ہے_

اقدار: اقدار کا معیار ١٠

اطاعت: خدا کی اطاعت ٧، ٨، ١٠

بندگي: بندگی میں خضوع ٨، ١٠; بندگی میں خلوص ٨

دعا: دعا کی فضیلت ١٢

دینی نظام تعلیم: ١

روایت: ١١، ١٢

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ١

عبادت: عبادت میں خلوص ٦، ٧

عمل: عمل کے آداب ٨; عمل میں خلوص ٩

عمومی نظارت: ٤

غفلت: غفلت کا پیش خیمہ ٣

معاشرہ: معاشرہ کی ذمہ داری ٤

نماز: نماز ظہر کی اہمیت ١١; نماز قائم کرنا ٦، ٧; نماز کی اہمیت ٢، ٣، ٤، ٥; نماز کے آداب ٢; نماز کے اثرات ١; نماز میں خضوع ٦; نماز میں دعا ١٢; نماز وسطي ٥

---

١) مجمع البیان ج ٢ص ٦٠٠ نورالثقلین ج ١ ص ٢٣٧ ح ٩٤٠_

فَإنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُواْ اللّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ (۲۳۹)

پھر اگر خوف کی حالت ہو تو پیدل ، سوار جس طرح ممکن ہو نماز ادا کرو اور جب اطمینان ہو جائے تو اس طرح ذکر خدا کرو جس طرح اس نے تمھاری لا علمی میں تمھیں بتایا ہے_

۱_ خوف کی حالت میں حرکت کرتے ہوئے سواری پر یا پیدل چلتے ہوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے_

فان خفتم فرجالا او رکبانا ...یہاں پر"فان خفتم..."کا جملہ ایک محذوف شرط کی حکایت کرتا ہے جو پہلے والی آیت کے حکم کو مشروط کرتا ہے یعنی نماز میں تمام شرائط کی کامل رعایت ، امن کی صورت میں ہے لیکن اگر خوف پیش آجائے تو جس قدر امکان ہو بجالائے اور باقی شرائط اور آداب ضروری نہیں ہیں_ اسی طرح "رجالا"راجلاً کی جمع ہے جو پیدل کے معنی میں ہے اور "رکباناً" راکب کی جمع ہے جو سوار کے معنی میں ہے اور دونوں میں حرکت کا پہلو مدنظر ہے_

۲_جتنے بھی مشکل حالات پیش آجائیں نماز کا چھوڑنا جائز نہیں ہے_فان خفتم فرجالا او رکبانا

۳_ خوف کے وقت نماز کی بعض شرائط ساقط ہوجاتی ہیں_فان خفتم فرجالا او رکبانا

٤_ خوف کے بعد جب امن و امان کی حالت پلٹ آئے تو نماز کو پوری شرائط کے ساتھ انجام دینا ضروری ہے_

فاذا امنتم فاذکروا الله کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون

٥_ نماز خدا کا ذکر ہے_فاذا امنتم فاذکروا الله جملہ "فاذکروا الله " میں ذکر سے مراد نماز ہے_

٦_ نماز وہ فریضہ ہے جس کی تعلیم خداوند عالم کی طرف سے دی گئي ہے اور ضروری ہے کہ اسے

علیم دیئے گئے طریقے کے مطابق انجام دیا جائے_ فاذکروا اللہ کما علمکم

۷_ خدا کو اسی طرح یاد کرنا چاہیئے جیسے اس نے انسان کو تعلیم دی ہے_ فاذکروا اللہ کما علمکم

۸_ انسان تعلیم خدا کے بغیر الہی احکام کو سیکھنے کی استعداد و صلاحیت نہیں رکھتا_ کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون

۹_ نماز پڑھتے وقت حرکت نہ کرنا نماز کی شرائط میں سے ہے_ فان خفتم فرجالا او رکبانا

خوف کی حالت میں حرکت کرتے ہوئے نماز پڑھنے کا جائز ہونا حکایت کرتا ہے کہ عام حالات میں نماز کی شرط ہے عدم حرکت_

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ۹ احکام ثانوی ۱

اضطرار: اضطرار اور فریضہ کا اٹھ جانا ۳

انسان: انسان کی کمزوری ۸

ذکر: آداب ذکر ۷; ذکر خدا۷; ذکر کے موارد ۵

نماز: خوف کی نماز ۱، ۳; نماز کا توقیفی ہونا ٦ ;نماز کی اہمیت ۱ ، ۲، ۵; نماز کی شرائط ۹ ; نماز کے احکام ۱ ، ۲، ۳، ٤، ٦، ۹

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِيَ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (٢٤٠)

اور جو لوگ مدت حيات پوری کر رہے ہوں اور ازواج کو چھوڑ کر جارہے ہوں انھیں چاہئے کہ اپنی ازواج کے لئے ایک سال کے خرچ اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کرکے جائیں پھر اگر وہ خود سے نکل جائیں تو تمھارے لئے کوئي حرج نہیں ہے وہ اپنے بارے میں جو بھی مناسب کام انجام دیں خدا صاحب عزت اور صاحب حکمت بھی ہے _

١_ موت سے انسان کی حقیقت فنا نہیں ہوتي_ *و الذين يتوفون منكم "توفي" كے معنی دی ہوئي چیز کو مکمل طورپر واپس لینا ہے نہ اسے نابود کرنا_

٢_ موت انسان کے ارادہ اور اختیار سے نہیں ہے_* يتوفون منكم

"يتوفون"كا بصورت مجہول لانا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ موت انسان کیلئے اختیاری نہیں ہے_

٣_ مردوں رلازمی ہے کہ اپنی بیویوں کو ایک سال تک اخراجات دینے کی وصیت کریں _

و الذين يتوفون منكم و يذرون ازواجا وصية لازواجهم متاعا الى الحول

٤_ جن عورتوں کے شوہر فوت ہوجائیں انہیں شوہر کے گھر میں ایک سال رہنے اوراس کے اموال سے استفادہ کرنے کا حق حاصل ہے_وصية لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج

"غیر اخراج" کا ظہور اس میں ہے کہ جن عورتوں کے شوہر فوت ہوجائیں انہیں شوہر کے گھر سے ایک سال تک نہیں نکالا جاسکتا جس کا لازمہ یہ ہے وہ اس کے گھر میں رہ سکتی ہیں_

٥_ جن عورتوں کے شوہر فوت ہوجائیں انہیں ایک سال تک شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اور نہیں رہنا چاہیئے_ *

متاعا الی الحول غیر اخراج بعض مفسرین کے نزدیک "غیر اخراج" کے الفاظ عورتوں کے فریضہ کا بیان ہے اس صورت میں کہ "اخراج" کا فاعل "ازواج" ہوں یعنی عورتوں کو شوہروں کے گھر سے نہیں نکلنا چاہئے_ البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اخراج یا خروج کو ترک کرنے کا مطلب سکونت اختیار کرنا ہے نہ کہ گھر میں بند ہوجانا_

٦_ بیوی کا شوہر کے گھر میں رہنا اس کے ایک سال کے اخراجات ادا کیئے جانے کی شرط ہے_ متاعا الی الحول غیر اخراج یہ اس صورت میں ہے کہ "غیر اخراج" عورت کے حق سکونت کے بیان کے علاوہ سابقہ حکم (سال کا خرچہ دینا) کی قید بھی ہو یعنی عورت کو شوہر کے مال سے استفادہ کا حق اس وقت حاصل ہے کہ وہ اس کے گھر سے نہ نکلے_

٧_ جس عورت کا شوہر فوت ہوجائے اس پر اس کے گھر سے سال مکمل ہونے سے پہلے نکلنا جائز ہے_

غیر اخراج فان خرجن فلاجناح علیکم

٨_ جن عورتوں کے شوہر فوت ہوجائیں ان کیلئے شوہر کے گھر سے نکلنے کے بعد ہر شائستہ اور مشروع کام (شادي) کرنا جائز ہے_ فان خرجن فلاجناح علیکم فی ما فعلن فی انفسهن من معروف بعض مفسرین کے نزدیک "من معروف" سے مراد نکاح کرنا ہے لہذا ایمانی معاشرہ یا میت کے وارث عورت کو شوہر کے گھر میں رہائش کی صورت میں ایک سال تک نکاح کرنے سے روک سکتے ہیں البتہ اس فرض کی بنا پر کہ عورت شوہر کے گھر سکونت اختیار کرے_

٩_ ایمانی معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ بیوہ اور بے سرپرست عورتوں کے اخلاق و کردار پر نظر رکھے_

فان خرجن فلاجناح علیکم ...من معروف اگرچہ آیت ان عورتوں کے بارے میں ہے جن کے شوہر فوت ہو چکے ہوں لیکن اس بنا پر کہ خطاب ایمانی معاشرہ سے ہو نہ صرف ولی

سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف بیوہ عورتیں مراد نہیں ہیں کیونکہ معاشرتی لحاظ سے بیوہ عورتوں اور دیگر خواتین میں کوئي فرق نہیں ہے بلکہ زیر نظر رکھنے کا معیار عورت کا بے سرپرست ہونا ہے_

١٠_ خداوند متعال عزیز اور حکیم ہے_و الله عزيز حكيم

١١_ خداوندعالم الہی احکام کی مخالفت کرنے والوں کو سزا دینے پر قادر ہے_و الله عزيز حكيم

احکام کے بیان کے بعد"عزیز" ایسا قادر جو (ناقابل شکست اور غلبے والا ہے) جیسی صفت کا لانا الہی احکام کی مخالفت کرنے والوں کوڈرانے کے لیے ہے_

١٢_ احکام کی تشریع خداوند متعال کی حکمت کی بنیاد پر ہے_و الله عزيز حكيم

احکام: ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨ احکام کا فلسفہ ١٢ ;احکام کی تشریع ١٢

اسماء و صفات: حکیم ١٠; عزیز١٠

انسان: انسان کا اختیار ٢; انسان کی حقیقت ١

تخلف کرنے والے: تخلف کرنے والوں کی سزا ١١

حقوق :٦،٥،٤

خدا تعالی: خدا تعالی کی حدود سے تجاوز ١١; خدا تعالی کی حکمت ١٢; خدا تعالی کی قدرت ١١

شادي: شادی کے احکام٨

شریک حیات: شریک حیات کے حقوق ٦،٥،٤

عدت: عدت وفات ٧

عورت: بیوہ عورت ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩ ;عورت کے حقوق ٣، ٤، ٦، ٧، ٨

مطلقہ: مطلقہ کو اخراجات دینا٤، ٦

معاشرہ: معاشرے کی ذمہ داری ٩ معاشرے کی عمومی نظارت : ٩

موت: ١

نفقہ: نفقہ کے احکام ۳، ٤، ٦

وصیت: نفقہ کی وصیت ۳;وصیت کے احکام ۳

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ (۲٤۱)

اور مطلقات کے لئے مناسب مال و متاع ضروری ہے کہ یہ صاحبان تقوی پر ایک حق ہے ـ

۱ـ مطلقہ عورتوں کو مناسب اور معقول مال و اسباب دینا ضروری ہےـ و للمطلقات متاع بالمعروف

۲ـ عورت اور مرد دونوں کے معاشرتی مقام و منزلت سے مال و اسباب کی مقدار اور خصوصیات معین ہوتی ہیں لہذا مطلقہ عورت کو اسی کے مطابق دیا جائے گاـ* متاع بالمعروف

ایسا معلوم ہوتاہے کہ عورت اور مرد کی معاشرتی حیثیت کو مدنظر رکھے بغیر اچھے اور مناسب مال و اسباب کی تعیین نہیں کی جاسکتيـ

۳ـ احکام الہی کے بعض موضوعات کی تشخیص کا معیار عرف ہےـ متاع بالمعروف

٤ـ مطلقہ عورتوں کو مناسب اور معقول مال و اسباب دینا باتقوي لوگوں کا فریضہ اور ان کے تقوي کی علامت ہےـ و للمطلقات ... حقا علی المتقین

٥ـ دوسروں کے حقوق کی رعایت اہل تقوي کا فریضہ اور انکے تقوي کی علامت ہےـ و للمطلقات ... حقا علی المتقین

٦ـ معاشرہ میں صاحبان تقوي، مطلقہ عورتوں کے حقوق کی رعایت کرنے والے ہیںـ حقا علی المتقین

اس بات کے پیش نظر کہ اصل حکم تو معاشرہ کے سب افراد کے لیئے ہے لیکن حکم میں متقین کو مورد توجہ قرار دیا گیا ہےـ

۷ـ مطلقہ عورتوں کے حقوقی مسائل پر توجہ دینا بہت ہی قابل قدر اور اہمیت کا حامل ہےـ

حقاً علی المحسنین ... و ان تعفوا اقرب للتقوی ... حقا علی المتقین یہ مطلب مطلقہ عورتوں کے بارے میں آنے والی آیات کے مجموعہ سے استفادہ ہوتا ہے بالخصوص مختلف تعبیروں کے ساتھ جیسے"حقاً علی المتقین"،"حقاً علی المحسنین" اور "ان تعفوا اقرب للتقوي"جیسے الفاظ کے ذریعہ

۸_ عدت مکمل ہونے کے بعد ضروری ہے کہ مرد اپنی توان اور استطاعت کے مطابق مطلقہ عورت کو مناسب اور اچھا مال و اسباب دے_و للمطلقات متاع بالمعروف امام جعفر صادق(ع) آیت"و للمطلقات ..." کے بارے میں فرماتے ہیں: متاعها بعد ما تنقضی عدتها" علی الموسع قدره و علی المقتر قدره"(۱) مطلقہ عورت کو مال دینے کا وقت اسکی عدت گزرنے کے بعد ہے اور" اس کی مقدار وسیع رزق و الے اور تنگ دست کے اپنے اپنے حالات کے مطابق ہے_"

احکام: ۱، ۲، ٤، ۸

تقوي: تقوي کے اثرات ٤، ٥، ٦

روایت: ۸

شخصیت: شخصیت کی حفاظت کرنا; ۲

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ کی شرائط ۸; شرعی میں قدرت ۸

طلاق: طلاق کے احکام ۱

عدت: طلاق کی عدت ۸

عرفی معیارات: ۱، ۳

عورت: عورت کے حقوق ۱، ۲، ٤، ٦، ۷

لوگ: لوگوں کے حقوق ٥

متقین : متقین کی ذمہ داری ٤، ٥ ; متقین کی صفات ٦

مطلقہ: مطلقہ کومال و اسباب دینا - ۱، ۲، ٤، ۸ ;مطلقہ کے حقوق ۷

معاشرتی حیثیتیں : ۲

موضوع شناسي: موضوع شناسی کے منابع ۳

---

۱) کافی ج ٦ ص ۱۰٥، ح ۳، نور الثقلین ج ۱، ص ۲٤۰، ح ۹٥٦، ۹٥۷_

كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (۲٤۲)

اسی طرح پروردگار اپنی آیات کو بیان کرتا ہے کہ شاید تمھیں عقل آجائے_

١_ خداوند عالم اپنے احکام کو واضح و روشن انداز میں بیان فرماتا ہے_ کذلك يبين الله لكم آياته

٢_ خدا تعالی کی طرف سے آیات کا بیان غور و فکر کو بیدار کرنے کا باعث بنتا ہے_ کذلك يبين الله لكم آياته لعلكم تعقلون

٣_ خداوند متعال کی طرف سے آیات اور احکام کے بیان کرنے کا مقصد غور و فکر کرنا ہے_ کذلك يبين الله لكم آياته لعلكم تعقلون

٤_ لوگ عقل و فکر کے ذریعے آیات اور احکام کو سمجھنے کی قدرت رکھتے ہیں_ يبين الله لكم آياته لعلكم تعقلون

"لعلکم تعقلون"کا جملہ الہی آیات کے فہم و ادراک کو ان کی تبیین کا ہدف قرار دینے کے ساتھ ساتھ ضمنی طور پر انہیں سمجھنے اور درک کرنے کا راستہ بھی بتلاتا ہے جو وہی غور و فکر ہے_

٥_ الہی احکام اس کی ذات اقدس کی شناخت کی نشانیاں ہیں_ يبين الله لكم آياته

"آیات"(نشانیوں) سے مراد الہی احکام ہیں چونکہ "کذلک"گذشتہ احکام کی طرف اشارہ ہے لہذا ہر حکم اس کی نشانی ہوگا_

٦_ غور و فکر کرنا اسلام کی بنیادی اور اہم ترین اقدار میں سے ہے_ لعلكم تعقلون

کیونکہ تعقل اور تفکر کو آیات کی تبیین کا مقصد و ہدف قرار دیا گیا ہے_

٧_ احکام الہی کی شناخت; وحی الہی ، خدا تعالی کی تبیین اور غور و فکر کے ذریعے ہی ممکن ہے_

كذلك يبين الله لكم آياته لعلكم تعقلون

آیات خدا: ٥ آیات خدا کا بیان کرنا ١، ٢، ٣، ٧

احکام: احکام کی تشریع ١٣

انسان: انسان کی زندگی کے مختلف پہلو ٤

تعقل: تعقل کا پیش خیمہ ٢; تعقل کی اہمیت ٣، ٤، ٦، ٧

خدا شناسي: خدا شناسی کے طریقے ٥

دین: دینی کی تعلیمات ٥

شناخت: شناخت کے طریقے ٤، ٧

وحي: وحی کی تاثیر ٧

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّهُ مُوتُواْ ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَشْكُرُونَ (٢٤٣)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکل پڑے موت کے خوف سے اور خدا نے انھیں موت کا حکم دے دیا اور پھر زندہ کردیا کہ خدا لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکریہ نہیں ادا کرتے ہیں_

١_ سابقہ امتوں کے ہزاروں لوگ اپنے گھروں کو موت کے ڈر سے چھوڑ کر بھاگ گئے اور خداوند عالم نے انہیں مار کر کچھ مدت کے بعد دوبارہ زندہ کیا_ ا لم تر الی الذین ... ثم احیاھم

٢_ اس قوم کا اپنے گھروں سے نکل جانے اور خدا کے حکم سے مر جانے اور پھر زندہ ہونے کا تاریخی

واقعہ خداوند متعال کی نشانیوں میں سے ہے_ یبین اللہ لکم آیاتہ ... الم تر الی الذین خرجوا

٣_ تاریخی واقعات کا جاننا اور ان سے عبرت حاصل کرنا مومنین کا فریضہ ہے_ الم تر الی الذین

"الم تر"میں رؤیت کا مطلب آنکھ سے دیکھنا نہیں ہے کیونکہ وہ واقعہ گذر چکا ہے اور مخاطب کیلئے اس کا دیکھنا ممکن نہیں ہے لہذا "الم تر..."ترغیب ہے سابقہ امتوں کے واقعات کو پہچاننے اور سمجھنے کی تاکہ سوچنے والوں کیلئے درس عبرت ہو_

٤_ مُردوں کا اس دنیا میں زندہ ہونا ممکن ہے (رجعت)_ فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم

٥_ موت و حیات اللہ تعالی کے قبضہ قدرت میں ہے_ فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم

٦_ موت نابودی اور فنا نہیں ہے_ فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم کیونکہ موت اگر نابودی اور فنا ہوتی تو یہ کہنا صحیح نہ ہوتا کہ ہم نے انہیں مردوں کو زندہ کیا_

٧_ موت سے فرار ممکن نہیں ہے_ الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم و ھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا

٨_ خداوند متعال اس قوم کے واقعہ کے بارے میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے جو مر گئے اوردوبارہ زندہ کیئے گئے (تاریخی واقعات)_ الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم و ھم الوف حذر الموت

٩_ خدا کی راہ میں جنگ سے بھاگنے والوں کو قبل از وقت موت آجانا انکے اعمال کی سزا کے طور پر ہے_

الم تر الی الذین ... فقال لھم اللہ موتوا ...و قاتلوا فی سبیل اللہ اس آیت اور بعد والی آیت کے باہمی رابطے کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ مذکورہ قوم کا اپنے گھروں اور شہر کو چھوڑنا میدان جنگ سے بھاگنے کی وجہ سے تھا خدا تعالی اس واقعہ کی یادآوری کرتے ہوئے مسلمانوں کو متنبہ فرما رہاہے کہ ان بھاگنے والوں کی طرح جنگ سے فرار نہ کریں ورنہ قبل از وقت موت "موتوا" سے دوچار ہوجائیں گے_

١٠_ جنگ سے فرار خداوند متعال کی طرف سے مقدرشدہ موت کو روک نہیں سکتا_

فقال لهم الله موتوا ثم احياهم ... قاتلوا فى سبيل الله

یہ مطلب اس صورت میں ممکن ہے کہ اس آیت میں مذکور داستان بعد والی آیت کے لئے تمہید ہو_

۱۱_ خدا تعالی پوری انسانیت پر فضل کرنے والا ہے_ ان الله لذو فضل على الناس

۱۲_ موجودہ انسانوں کو گذشتہ امتوں کی تاریخ سے مطلع کرنا خدا وندمتعال کے ان پر فضل و کرم کی وجہ سے ہے_

ا لم تر الى الذين ... ان الله لذو فضل على الناس ممکن ہے "ان اللہ "اس داستان اور تاریخ کے نقل کرنے کی علت ہو جو اس آیت میں بیان ہوئی ہے_

۱۳_ لوگوں کی حیات، اللہ تعالی کا ان پر فضل و کرم ہے_ ثم احياهم ان الله لذو فضل على الناس

"ان اللہ "جس طرح داستان اور تاریخ کے نقل کرنے کی علت بن سکتا ہے اسی طرح "ثم احیاھم" کے جملے کی بھی علت بن سکتا ہے_

۱٤_ خدا وند متعال کے فضل و کرم کے مقابلے میں اکثر لوگ ناشکرے ہیں_ لذو فضل ... و لكن اكثر الناس لايشكرون

۱۵_ خدا وند متعال کے فضل و کرم کے مقابلے میں انسانوں پر شکر کرنا فرض ہے_ ان الله لذو فضل على الناس و لكن اكثر الناس لايشكرون

۱٦_ لوگوں کی اکثریت کا کسی طرف میلان رکھنا، اس چیز کی قدر و قیمتکا معیار نہیں ہے_ ولكن اكثر الناس لايشكرون

۱۷_ جو مردے خدا کے حکم سے زندہ ہوئے وہ ایک عرصے تک اسی دنیا میں زندگی گزارتے رہے_ ثم احياهم ان الله لذو فضل على الناس زندہ ہونا تب فضل خدا شمار ہوگا کہ زندہ ہونے والا ایک مدت تک زندہ رہے لہذا اگر زندہ ہوتے ہی بلافاصلہ مرجائے تو بعید ہے کہ اس کا زندہ ہونا اس پر خدا کے فضل و کرم کی علامت بن سکے_

۱۸_ خدا وند عالم نے حضرت حزقیل (ع) کی دعا کو مورد استجابت قرار دیتے ہوئے کئی ہزار مردوں کو زندہ کردیا_
و هم الوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا ثم احياهم

قال الباقر(ع) : ... فمر بهم نبي ...يقال له حزقيل ...قال رب لو شئت لاحييتهم ...فاوحى الله تعالى اليه افتحب ذلك قال نعم يارب ... فعادوا احياء ... (۱) امام باقر (ع) فرماتے ہیں ان کے قریب سے ایک نبی (ع) گزرے جن کا نام حزقیل (ع) تھا انہوں عرض کیا اے پروردگار اگر تو چاہے تو ان کو زندگی بخش دے ... پس اللہ تعالی نے اپنے اس نبی (ع) کی طرف وحی کی کیا تو ایسا چاہتا ہے؟ عرض کیا ہاں اے پروردگار...پس وہ لوگ زندہ ہوگئے ...

آیات خدا: ۲

اقدار: اقدار کا معیار ١٦

اکثریت: اکثریت کی ناشکری ١٤ ;اکثریت کے ذریعہ قدر و قیمت کا جانچنا ١٦

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی دعا ۱۸

انسان: انسان کی حیات ۱۳ ; انسان کی ذمہ داری ۱۵

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۳ ; تاریخ کا فلسفہ۳، ۸ ; تاریخی واقعات کا ذکر ۱، ۲، ۸، ۱۲، ۷

جانچنا: قدر و قیمت کے جانچنے کا معیار ١٦

جہاد: جہاد ترک کرنے کی سزا ۹ ;جہاد کا ترک کرنا ۱۰

حضرت حزقیل(ع) : حضرت حزقیل (ع) کی دعا ۱۸

حیات: حیات کا سرچشمہ ۵

خدا تعالی: خدا تعالی کا فضل ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ١٤ ، ۱۵ ; خدا تعالی کی قدرت۵ ;خدا تعالی کے احکام ۱۷

خوف: موت سے خوف ۱

دعا: قبولیت دعا ۱۸

رجعت: دنیوی رجعت ۱ ، ٤، ۱۸

۱) کافی ج۸، ص ۱۹۸، ح۲۳۷ عیون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ١٦٠ ، ح ۱ _

روایت: ۱۸

شکر: شکر خدا ۱۵

شناخت : شناخت کے منابع ۱۲

غور و فکر: غور و فکر کی تشویق۸

قضا و قدر: ۱۰

مردے: مردوں کو زندہ کرنا ۱، ۲، ٤، ۸، ۱۷، ۱۸

معاشرہ: معاشرتی گروہ ١٤

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۳

موت: موت سے فرار ۷; موت قبل از وقت ۹; موت کا سرچشمہ ٥ ;موت کی تقدیر ۱۰ ; موت کی حقیقت ٦

وَقَاتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٤٤)

اور راہ خدا میں جہاد کرو اور یاد رکھو کہ خدا سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے_

۱_ موت و حیات میں اللہ تعالی کی حاکمیت پر توجہ ، اس کی راہ میں جنگ و جہاد کیلئے خوف و ہراس کو ختم کردیتی ہے_

ا لم تر الی الذین ... و قاتلوا فی سبیل اللہ

۲_ خدا کی راہ میں جنگ ، زندگی کی نعمت کا شکرانہ ہے_ ثم احیاهم ...و لکن اکثر الناس لایشکرون_ و قاتلوا فی سبیل اللہ

زندگی کی نعمت پر لوگوں کی ناشکری کے بیان کرنے کے بعد، جہاد کا حکم دینا ، در حقیقت زندگی کی نعمت پر خدا کا شکر ادا کرنے کی روش بتلانا ہے_

۳_ خدا کی راہ میں جنگ و پیکار کرنا واجب ہے_

و قاتلوا فى سبيل الله

٤_ کسی عمل کی قدر و قیمت تب ہوتی ہے جب وہ خدا کی راہ میں ہو_ و قاتلوا فى سبيل الله

٥_ خدا سمیع (سننے والا) اور علیم (جاننے والا) ہے_ ان الله سميع عليم

٦_ جنگ کرنے یا اسے ترک کرنے میں انسان کے ہدف اور اس کی اپنی گفتار و موقف سے اللہ تعالى آگاہ ہے_* ان الله سميع عليم

٧_ انسان کا خدا کے لامحدود علم پر ایمان رکھنا اور اس کی طرف متوجہ رہنا اسے راہ خدا میں جنگ کی ترغیب دلاتا ہے _وقاتلوا فى سبيل الله و اعلموا ان الله سميع عليم

٨_ میدان کارزار میں سخت ترین حالات میں خدا تعالى کے وسیع علم پر توجہ رکھنا ضروری ہے_ و قاتلوا فى سبيل الله و اعلموا ان الله سميع عليم ظاہر یہ ہے کہ آیت میں خدا کے علم پر توجہ کا ضروری ہونا جہاد کے ہمراہ بیان کیا گیا ہے "قاتلوا ... واعلموا" یعنی جب تم جنگ میں مشغول ہو تو متوجہ رہو کہ خدا سمیع اور علیم ہے_

٩_ خدا کی راہ میں جہاد سے بھاگنے والوں اور جہاد کی خلاف ورزی کرنے والوں کو خدا نے خبردار کیا اور ڈرایا دھمکایا ہے_ و قاتلوا فى سبيل الله و اعلموا ان الله سميع عليم گویا کہ " واعلموا ..." خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرانے دھمکانے کے لئے ہے_

احکام: ٣

اسماء و صفات: سمیع ٥; علیم ٥

اقدار: اقدار کا معیار ٤

اللہ تعالى: اللہ تعالى کا علم ٦، ٧، ٨; اللہ تعالى کی تنبیہات ٩; اللہ تعالى کی حاکمیت ١ ;اللہ تعالى کی دھمکیاں ٩

ایمان: ایمان کے اثرات ۷: ایمان کے انفرادی اثرات ۱; ایمان اور عمل ۷

تحریک: تحریک کے عوامل ۷

تخلف کرنے والے: تخلف کرنے والوں کو تنبیہ ۹

جہاد: احکام جہاد ۳ جہاد کا ترک کرنا ٦، ۹; جہاد کا شوق دلانا ۷; جہاد میں خوف ۱; راہ خدا میں جہاد ۲، ۳

حیات: حیات کا منبع ۱; نعمت حیات ۲

خوف: خوف سے مقابلہ ۱

ذکر: ذکر کی اہمیت ۸

راہ خدا: راہ خدا میں حرکت ٤

سختي: سختی میں ذکر ۸

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ۷

شکر: شکر نعمت ۲

علم: علم اور عمل ۷; علم کے اثرات ۷

عمل: عمل کے آداب ٤

موت: موت کا سرچشمہ ۱

واجبات: ۳

مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (٢٤٥)

كون ہے جو خدا كو قرض حسن دے او رپھر خدا اسے كئي گنا كر كے واپس كردے خدا كم بھى كر سكتا ہے او رزيادہ بھى او رتم سب اسى كى بارگاہ ميں پلٹائے جاؤ گے_

١_ خدا كى راہ ميں جہاد كرنا بندوں كى طرف سے خداوند متعال كى بارگاہ ميں بہترين قرض ہے_* وقاتلوا ...من ذا الذى يقرض الله قرضا حسنا

٢_ خدا كى راہ ميں جنگ كرنے كے ليئے اسلحہ اور ديگر ساز و سامان فراہم كرنا مسلمانوں كى طرف سے خداوند متعال كى بارگاہ ميں بہترين قرض ہے_ وقاتلوا ...من ذا الذى يقرض الله قرضا حسنا

٣_ خدا كى راہ ميں خرچ كرنا بندوں كا خدا پر قرض حسنہ ہے_ من ذا الذى يقرض الله قرضا حسنا

اس آيت ميں "قرض" سے مراد خدا كى راہ ميں انفاق ہے_ لہذا خدا كى راہ ميں خرچ كرنا اسے قرض دينا ہے_

٤_ خرچ كئے جانے والے مال كا مناسب وپسنديدہ ہونا نيز خرچ كرنے والے كى نيت كا خالص ہونا انفاق كے دو اہم جزہيں_ من ذا الذى يقرض الله قرضاً حسناً قرض كا قابل تحسين ہونا منحصر ہے "قرضاً حسناً" حسن فاعلى (خلوص نيت اور...) اور حسن فعلى (مرغوب مال كا خرچ) پر_

٥_ جو لوگ خدا كو اپنى جان و مال كا قرض ديتے ہيں انہيں خداوند متعال كئي گنا زيادہ اجر ديتا ہے_
من ذا الذى يقرض الله ... فيضاعفه له اضعافا كثيرة

٦_ لوگوں كو نيك كاموں اور خدا كى راہ ميں خرچ كرنے كا شوق دلانے كيليئے لوگوں كى منافع طلبى

کی خصلت سے فائدہ اٹھانا قرآنی روشوں میں سے ہے_ من ذا الذی یقرض اللہ ...فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ

۷_ خدا کے راستے میں خرچ کرنا بہت قابل قدر ہے_ من ذا الذی یقرض اللہ ... فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ

چونکہ انفاق کو قرض شمار کرتے ہوئے اس پر بہت زیادہ اجر کا وعدہ کیا گیا ہے اس سے اس کے بہت زیادہ قابل قدر ہونے کا پتہ چلتا ہے_

۸_ کار خیر کے انجام کا پیش خیمہ فراہم کرنے کیلئے محرک پیدا کرنا اچھا عمل ہے_ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ خدا نے اجر کا ذکر کر کے محرکپیدا کیا ہے اور یہ طریقہ کار تربیت کرنے والوں کیلئے بہترین درس ہے_

۹_ انسانوں کی تنگ دستی یا وسعت رزق خداوند عالم کے اختیار میں ہے_ و اللہ یقبض و یبسط

۱۰_ انسانوں کے مادی وسائل اور امکانات کے محدودیا وسیع ہونے پر خدا وند متعال کی حاکمیت ہے_ و اللہ یقبض و یبسط

۱۱_ تنگ دستی اور وسعت رزق (قبض و بسط) کے خدا کی طرف سے ہونے پر ایمان، قرض دینے یا راہ خدا میں انفاق سے مال میں کمی ہو جانے کے بے بنیاد خیال کی نفی کرتا ہے_ واللہ یقبض و یبسط

انفاق کے ذکر کے بعد، تنگ دستی اور وسعت رزق (قبض و بسط) کے خدا کی طرف سے ہونے کی یا دہانی اس معنی کو بیان کرنے کے لیے ہے_

۱۲_ الہی قبض و بسط پر ایمان انسان کے اندر انفاق کا جذبہ پیدا کرتا ہے_ و اللہ یقبض و یبسط

۱۳_ جو کچھ خدا کو قرض دیا جاتا ہے وہ باقی رہتا ہے اور انسان کو اس کا کئي گنا زیادہ واپس ملتا ہے _
من ذا الذی یقرض اللہ ... فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ

"فیضاعفہ"کی ضمیر اپنے مفعول یعنی قرض کی طرف لوٹتی ہے یعنی جو مال قرض دیا جاتا ہے وہ کئي گنا ہوجاتا ہے اور انسان کو واپس کیا جاتا ہے یہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ وہ مال باقی ہو_

۱٤_ سب لوگوں کی ابتدا خدا سے ہے اور ان کی بازگشت بھی صرف اسی کی طرف ہوگی_ و الیه ترجعون

"رجوع"کے معنی وہیں پر لوٹنے کے ہیں کہ جہاں سے آیا تھا_

۱۵_ خدا کی طرف بازگشت اور پلٹنے پر ایمان، لوگوں کو خدا کی راہ میں جنگ کرنے اور انفاق کرنے پر ابھارتا اور ترغیب دلاتا ہے_ و قاتلوا فی سبیل الله ... من ذا الذی یقرض الله ... و الیه ترجعون

۱٦_ خدا انفاق (خرچ) کرنے والوں کو دنیا اور آخرت دونوں جگہ اجر دیتا ہے_ فیضاعفه له اضعافا ... و الیه ترجعون "الیه ترجعون"آخرت میں خدا تعالی کے اجر کی طرف اشارہ ہے، لہذا"فیضاعفه له"دنیا میں خدا کے اجر کا بیان ہے_

۱۷_ امام مسلمین کو صله دینا اور اس کی مالی مدد کرنا خداوند عالم کو قرض دینے کے مصادیق میں سے ہے_

من ذا الذی یقرض الله قرضا اس آیت کے بارے میں امام موسی کاظم (ع) نے فرمایا :من ذا الذی ... نزلت فی صلة الامام (۱) ترجمہ: "من ذالذی ..."کی آیت امام کی مالی مدد کرنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے_

۱۸_ خدا کے راستے میں خرچ کرنے کا اجر بے حساب اور ناقابل شمار ہے_ فیضاعفه له اضعافا کثیرة

امام صادق(ع) نے فرمایا: ...ان الکثیر من الله عزوجل لایحصی و لیس له منتهی (۲) ترجمہ: خداوند عزوجل کی طرف سے کثیر وہ ہے کہ نہ اسے گنا جاسکے اور نہ ہی اس کی انتہا ہو_

اجر: کئی گنا اجر۵، ۱۳

انسان: انسان کا انجام ۱٤; انسان کا مبداء ۱٤ ;انسان کی نفع طلبی ٦; انسانی صفات ٦

انفاق: انفاق کا اجر۱۳، ۱۸; انفاق کا اخروی اجر۱٦; انفاق کا پیش خیمہ۱۵ ;انفاق کا دنیاوی اجر۱٦ ; انفاق کی تشویق ٦; انفاق کی قدر و قیمت ۳،۷;

---

۱) کافی ج۱، ص۵۳۷، ح٤، تفسیر عیاشی، ج ۱ ص ۱۳۱، ح٤۳۵_

۲) معانی الاخبار، ص۳۹۷، ح ٥٤;نور الثقلین، ج۱، ص۲٤۳، ح ۹٦۵_

انفاق کے آداب ٤; انفاق کے اثرات ١٣ ;انفاق میں اخلاص ٤; خدا کے راستے میں انفاق ; رہبر مسلمین پر انفاق١٧ ;
٣، ٦، ٧، ١٢، ١٨

ایمان: ایمان کے اثرات ١١، ١٢، ١٥; معادپر ایمان ١٥

بے نیازي: بے نیازی کا سرچشمہ ٩، ١٠

تحریک: تحریک کی اہمیت ٨; تحریک کے عوامل ٦، ١٢، ١٥

تربیت: تربیت کا طریقہ ٦

جہاد: جہادکی قدر و منزلت ١، ٢; جہاد کے لئے اسلحہ اور ساز و سامان ٢; خدا کے راستے میں جہاد١ ; مالی جہاد ٢

خدا تعالی: خدا تعالی کی حاکمیت ١٠ خدا کی طرف بازگشت: ١٤، ١٥

دنیاوی وسائل: ١٠

روایت: ١٧، ١٨

روزي: روزی کا وسیع ہونا ٩، ١١

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ٨، ١٥

عقیدہ: باطل عقیدہ ١١

عمل: عمل صالح کا پیش خیمہ٨; عمل کا اجر١٣ ; عمل کی بقا ١٣

فقر: فقر کا سرچشمہ ٩، ١٠

قرض: قرض کا اجر٥;قرض کا اخروی اجر١٦ ;قرض کا دنیاوی اجر١٦; خدا کو قرض دینا ١، ٢، ٥،٣، ١٢، ١٣، ١٥، ١٦،
١٧

معاد: ١٤

نیت: نیت میں خلوص ٤

ولایت و امامت: ١٧

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلإِ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ مِن بَعْدِ مُوسَى إِذْ قَالُواْ لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلاَّ تُقَاتِلُواْ قَالُواْ وَمَا لَنَا أَلاَّ نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْاْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنْهُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (٢٤٦)

کیا تم نے موسی کے بعد بنی اسرائیل کی اس جماعت کو نہیں دیکھا جس نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم راہ خدا میں جہاد کریں _ نبی نے فرمایا کہ اندیشہ یہ ہے کہ تم پر جہاد واجب ہو جائے تو تم جہاد نہ کرو _ ان لوگوں نے کہا کہ ہم کیوں کرجہاد نہ کریں گے جب کہ ہمیں ہمارے گھروں اور بال بچوں سے الگ نکال باہر کردیا گیا ہے _ اس کے بعد جب جہاد واجب کردیا گیا تو تھوڑے سے افراد کے علاوہ سب منحرف ہو گئے اور اللہ ظالمین کو خوب جانتا ہے _

۱_ اللہ تعالی نے حضرت طالوت (ع) اور بنی اسرائیل کے واقعہ میں غور و خوض کرنے کی دعوت دی ہے _

ا لم تر الی الملا من بن اسرائیل

۲_ حضرت موسی (ع) کے بعد بنی اسرائیل کے سرکردہ

افراد نے اپنے نبی سے درخواست کی کہ ایک شخص معین کریں جس کی سپہ سالاری میں وہ دشمنوں کے ساتھ جنگ کریں

_ ا لم تر الی الملا من بن اسرائیل من بعد

موسی اذ قالوا لنبی لھم ابعث لنا ملکا

"ملایٔ"وہ لوگ جو دوسروں کی توجہ اپنی طرف موڑلیں (ہر قوم کے سرکردہ اور سربراہ لوگ_)

۳_ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بنی اسرائیل کی تاریخ میں گہرا غور و فکر کریں اور اس سے عبرت حاصل کریں_

ا لم تر الی الملا من بن اسرائیل

٤_ بعض انبیاء (ع) کی نبوت ایک قوم کے ساتھ مختص تھي_ اذ قالوا لنبی لھم

"لھم"کی لام اختصاص کے لیئے ہے یعنی نبی کی نبوت بنی اسرائیل کی قوم کے ساتھ مخصوص تھی اور اگر لام نہ ہوتا مثلاً"نبیھم"کہا جاتا تو پھر اس اختصاص کو نہیں سمجھا جاسکتا تھا_

٥_ حضرت طالوت (ع) کے زمانے میں دشمنوں کے ساتھ مقابلے کیلئے بنی اسرائیل کے نبی (ع) لوگوں کی پناہ گاہ تھے_ اذ قالوا لنبی لھم ابعث

٦_ لوگوں کے سیاسی اور فوجی مسائل میں انبیاء (ع) مداخلت کرتے تھے_ اذ قالوا لنبی لھم ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل الله

۷_ جنگ میں سپہ سالار کا ہونا ضروری ہے_ ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل الله "نقاتل"فعل مضارع کا مجزوم ہونا شرط کے مقدر ہونے کی علامت ہے یعنی اگر سپہ سالار ہوگا تو ہم خدا کی راہ میں جنگ کریں گے_ پس اگر سپہ سالار ضروری نہ ہوتا تو جہاد فی سبیل اللہ کو اس کے وجود کے ساتھ مشروط نہ کیا جاتا_

۸_ معاشرہ کے لیئے رہبر بنانا اس صورت میں ہوسکتاہے کہ معاشرے کا اجتماعی طورپر میلان ہو اور اس کے قبول کرنے کا پیش خیمہ فراہم ہو_ ابعث لنا ملکا نقاتل

یہ اس لحاظ سے ہے کہ سپہ سالار کی ضرورت کے باوجود حضرت اشموئیل (ع) نے لوگوں کی درخواست سے پہلے ان پر کسی کو سپہ سالار معین نہیں فرمایا جبکہ اس کی ضرورت واضح اور روشن تھي_

۹_ جنگ کی قدر و قیمت کا معیار اس کا راہ خدا میں ہونا ہے_ ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل الله ... و ما لنا الانقاتل فی سبیل الله

۱۰_ حضرت طالوت (ع) کے زمانے میں بنی اسرائیل کے

راہ خدا میں جنگ کے پابند ہونے کے بارے میں حضرت اشموئیل (ع) کو شک تھا_

قال هل عسيتم ان كتب عليكم القتال الاتقاتلوا

١١_ حضرت طالوت (ع) کے زمانے کے بنی اسرائیل سے ان کے نبی حضرت اشموئیل (ع) نے خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا عہد و پیمان لیا_ قال هل عسيتم ان كتب عليكم القتال جملہ "ھل عسیتم" پیمان لینے سے کنایہ ہے_

١٢_ معاشرہ کے رہبر کے لیئے ضروری ہے کہ لوگوں سے یہ عہد لے کہ جنگ اور دیگر امور میں اس کی پیروی کریں گے_

قال هل عسيتم ان كتب عليكم القتال الاتقاتلوا

١٣_ جنگ کا حکم صادر ہونے میں فوج کی آمادگی کا کردار_ اذ قالوا لنبى لهم ابعث

جب تک خود بنی اسرائیل نے جنگ کی خواہش اور آمادگی کا اعلان نہیں کردیا جنگ کا حکم صادر نہیں ہوا_

١٤_ فوجی جرنیلوں اور سپہ سالاروں کا معین کرنا الہی رہبروں کا کام ہے_* اذ قالوا لنبى لهم ابعث لنا ملكا

خدا کی راہ میں جہاد کی خاطر سپہ سالار کی تعیین کیلئے لوگوں کا اپنے پیغمبر اور رہبر کی طرف رجوع کرنا لوگوں کی اس سوچ کی عکاسی کرتا ہے کہ سپہ سالار کی تعیین کو لوگ دینی رہبروں اور انبیاء (ع) کے اختیارات میں سے سمجھتے تھے_

١٥_ حضرت طالوت (ع) کے زمانے کے بنی اسرائیل نے اپنے نبی (ع) کو دشمنوں کے ساتھ جنگ میں اپنی ثابت قدمی اور پائیداری کا اطمینان دلایا_ و ما لنا الا نقاتل فى سبيل الله

١٦_ حضرت طالوت (ع) کے زمانے کے بنی اسرائیل کا تجاوز کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے کا سبب ، انہیں اپنے شہر و دیار سے نکالا جانا اور انکی اولاد کا قید کیا جانا تھا_ و قد اخرجنا من ديارنا و ابنائنا

١٧_ حضرت موسی (ع) کے بعد بنی اسرائیل پر ظالموں کا تسلط ہوگیا اور انہیں اپنے گھروں سے نکال دیاگیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا گیا_ و قد اخرجنا من ديارنا و ابنائنا

١٨_ خدا کی راہ میں جہاد معاشرے کو قید و بند اور دوسروں کے تجاوز سے نجات دلاتا ہے اور عزت

و آبرو کا باعث بنتا ہے_وما لنا الانقاتل فی سبیل اللہ و قد اخرجنا من دیارنا و ابنائنا

۱۹_ اہل ایمان کا تجاوز کرنے والوں کے ساتھ مقابلہ کرنا اور نبرد آزما ہونا ، ان کی قید سے رہائي حاصل کرنا اور ظلم و ستم سے چھٹکارا پانا ، خدا کی راہ میں جنگ کے مصادیق میں سے ہے_و ما لنا الانقاتل فی سبیل اللہ و قد اخرجنا من دیارنا و ابنائنا

۲۰_ اگرچہ بنی اسرائیل کی خواہش اور درخواست پر جنگ کا حکم آیا تھا لیکن حکم جہاد کے بعد جناب طالوت (ع) کے زمانے کے اکثر بنی اسرائیل نے اس حکم کی نافرمانی کي_اذ قالوا لنبی ... فلما کتب علیھم القتال تولوا

ظاہراً "کتب علیہم" کے جملے میں فاعل اللہ تعالی ہے جو کہ تعظیم کی خاطر حذف کیا گیا ہے_

۲۱_ لوگوں کے دعووں کی سچائي اور صداقت کا اندازہ میدان عمل میں ہوتا ہے_فلما کتب علیھم القتال تولوا

۲۲_ ظلم و ستم او ر قید و بند کے خلاف، خدا کے حکم جہاد کی مخالفت اور نافرمانی ظلم ہے_فلما کتب علیھم ... و اللہ علیمٌ بالظالمین

۲۳_ ظالموں کے بارے میں خدا تعالی وسیع علم رکھتا ہے_و اللہ علیمٌ بالظالمین

۲٤_ خداوند عالم نے ان لوگوں کوڈرایا دھمکایا ہے جو اس کی راہ میں جنگ سے روگردانی کرتے ہیں_تولوا الا قلیلا منھم و اللہ علیمٌ بالظالمین ظالموں کو انکی ظالمانہ کاروائیوں کے بارے میں خداوند متعال کے علم کی طرف توجہ دلانے کا مقصد، انہیں ڈرانا دھمکانا ہے_

۲۵_ خدا تعالی کے وسیع علم پر توجہ اس کے فرامین کی مخالفت سے بچنے اور ظلم سے اجتناب کرنے کا پیش خیمہ ہے_ و اللہ علیمٌ بالظالمین

۲٦_ حضرت موسی (ع) جب تک بنی اسرائیل میں موجود تھے دشمنوں کو بنی اسرائیل پر تجاوز کی جرات نہ تھي_ الم تر الی الملا من بن اسرائیل من بعد موسی ... و قد اخرجنا من دیارنا

"من بعد موسي"اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے کہ جب تک بنی اسرائیل میں

حضرت موسی (ع) موجود تھے دشمنوں نے ان پر تجاوز نہیں کیا_

۲۷_ کسی معاشرہ میں الہی رہبر کافقدان اس معاشرہ کی صفوں میں اختلاف و انتشار اور ان پر غیروں کے قبضہ اور تسلط کا موجب بنتا ہے_* من بعد موسي ... و قد اخرجنا من ديارنا بنی اسرائیل کا اپنے نبی (ع) سے الہی حکمران کے تعین کی درخواست کرنا بتلاتا ہے کہ اس سے پہلے ان کے درمیان ایسا حکمران نہیں تھا جس کے نتیجے میں ظالموں نے ان پر قبضہ اور تسلط پیدا کر لیا_

۲۸_ حضرت موسی (ع) کے بعد بنی اسرائیل میں بعض انبیاء (ع) ایسے بھی تھے کہ جن کے ذمے معاشرے کی حکمرانی کا منصب نہیں تھا_* ابعث لنا ملكا ... و قد اخرجنا من ديارنا ملک (حکمران) کی درخواست کرنا بتلاتا ہے کہ اس زمانے کا نبي(ع) معاشرے کی حکمرانی اور باگ ڈور کا منصب اور مقام نہیں رکھتا تھا_

۲۹_ حضرت طالوت (ع) کی سپہ سالاری میں بنی اسرائیل کی وفادار اور ثابت قدم فوج کی تعداد ساٹھ ہزار تھي_

تولوا الا قليلا حضرت امام محمد باقر(ع) اس آیت میں "قلیل" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ قلیل ساٹھ ہزار افراد تھے_(۱)

اختلاف: اختلاف کے عوامل ۲۷

اطاعت: رہبر کی اطاعت ۱۲

امتحان: فلسفہ امتحان ۲۱

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا نقش ٦، ۲۸ ; انبیاء (ع) کی ذمہ داری کا دائرہ ٦ ، ۲۸; انبیاء (ع) کے اہداف ۵;علاقائي انبیاء (ع) ٤

ایمان: ایمان اور عمل۲۵

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا جہاد ۱۱;بنی اسرائیل کا دربدر ہونا ۱٦ ، ۱۷ ;بنی اسرائیل کا نافرمانی کرنا ۲۰;بني

---

۱)معانی الاخبار، ص ۱۵۱، ح ۱، نور الثقلین ج ۱، ص ۲٤۵، ح ۹۷۱_

اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱٦، ۱۷، ۲۰، ۲٦، ۲۹;بنی اسرائیل کی درخواستیں ۲;بنی اسرائیل کی عہد شکنی ۱۰،۲۰;بنی اسرائیل کی قید و بند ۱٦، ۱۷;بنی اسرائیل کی مصیبتیں ۱٦، ۱۷;بنی اسرائیل کے انبیاء (ع) ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۵، ۲٦، ۲۸، ۲۹ ;بنی اسرائیل میں موسی (ع) ۲٦

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۳ ; فلسفہ تاریخ ۱، ۳

تحریک : تحریک کے عوامل ۱٦

تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ۲۵

جنگ: جنگ میں سپہ سالاری ۲، ۷، ۱٤

جہاد: جہاد ترک کرنا ۲۲، ۲٤; جہاد کی قدر و قیمت ۹;جہاد میں آمادگی ۱۳ ; جہاد میں استقامت ۱۵ ; خدا کی راہ میں جہاد ۹، ۱۱، ۱۸، ۱۹، ۲۰ فلسفہ جہاد ۱۸

حریت پسندي: ۱۹

حضرت اشموئیل(ع) : ۱۰، ۱۱

حضرت طالوت (ع) : حضرت طالوت (ع) کا واقعہ ۱، ۲۹

خدا تعالی: خدا تعالی کاڈرانا دھمکانا ۲٤ ; خدا تعالی کا علم ۲۳، ۲۵ ;خدا تعالی کے اوامر ۲۵

دشمن: دشمن کے ساتھ مبارزت ۵، ۱۵

رشد و ترقی : رشدو ترقی کا پیش خیمہ ۳

روایت: ۲۹

رہبر: رہبر کا نقش ۲۷ ;رہبر کی اہمیت ۲۷;رہبر کی بیعت ۱۲ ; رہبر کی ذمہ داری ۱۲ ، ۱٤ ; رہبر کی شرائط ۸

سچائي: سچائي کا معيار ۲۱

سياسی فلسفہ ۸، ۲۷ سياسی نظام ۸، ۱۲، ۱۸، ۲۷

شرعی فريضہ: شرعی فريضہ پر عمل ۲۵

ظالمين: ۲۳

ظلم: ظلم کے موارد ۲۲ ; ظلم کے موانع ۲۵

علم: علم اور عمل ۲۵

عمل: عمل کے اثرات ۲۱

غلبہ اور عزت: غلبہ اور عزت کے عوامل ۱۸

قدر و قيمت : قدر و قيمت کا معيار ۹

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۳

معاشرہ: معاشرتی ترقی کے عوامل ۱۸ ;معاشرہ کے انحطاط کے عوامل ۲۷

مومنين: مومنين کاجہاد ۱۹ ;مومنين کی حريّت پسندی ۱۹

نافرماني: نافرمانی کے اثرات ۲۲

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوَا أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۲۴۷)

ان کے پیغمبر نے کہا کہ اللہ نے تمھارے لئے طالوت کو حاکم مقرر کیا ہے _ ان لوگوں نے کہا کہ یہ کس طرح حکومت کریں گے ان کے پاس تو مال کی فراوانی نہیں ہے ان سے زیادہ تو ہمیں حقدار حکومت ہیں _ نبی نے جواب دیا کہ انھیں اللہ نے تمھارے لئے منتخب کیا ہے اور علم و جسم میں وسعت عطا فرمائي ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنا ملک دیدیتا ہے کہ وہ صاحب دسعت بھی ہے اور صاحب علم بھی _

۱_ بنی اسرائیل کی حکمرانی کیلئے حضرت طالوت (ع) کا انتخاب ، ان کیلئے فائدہ مند اور سعادت آور تھا_

ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا "لکم" کی لام اس بات کی تصریح کررہی ہے کہ طالوت (ع) کی سپہ سالاری اور حکمرانی ان کی عزت و سعادت کے لیئے تھي_

۲_ بنی اسرائیل کی حکمرانی کیلئے حضرت طالوت(ع) کو خداوند عالم نے معین فرمایا تھا_ ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا

۳_ بنی اسرائیل کے بڑوں نے حضرت طالوت(ع) کے چناؤ پر اظہار تعجب کیا کیونکہ نہ تو وہ جانی پہچانی شخصیت تھے اور نہ وہی مال و دولت رکھتے تھے_ قالوا انی یکون لہ الملک ... و لم یوت سعة من المال

ظاہراً اعتراض کرنے والے وہی مشورہ دینے والے تھے جن کی بات کو خداوند عالم نےیوں نقل کیا ہے"قالوا... نحن احق"تو گویا ان کا اعتراض دو لحاظ سے تھا ایک تو طالوت (ع) کا تعلق اونچے طبقہ سے نہ تھا لہذا انہوں نے کہا"و نحق احق"اور دوسرا ان کے پاس مال و ثروت کا نہ ہونا جس کی طرف "و لم یؤت سعۃ من المال" کے ذریعہ اشارہ ہوا ہے_

٤_ بنی اسرائیل کے بڑوں کا یہ خیال غلط تھا کہ حکمرانی کیلئے حضرت طالوت(ع) کی نسبت وہ زیادہ حقدار ہیں_

و نحن احق بالملك منه

٥_ بنی اسرائیل کے بزرگوں کے خیال میں حکمرانی کی شرائط میں سے مشہور و معروف ہونا، اونچے طبقے سے ہونا اور بہت مالدار ہونا تھا_ و نحن احق بالملك منه و لم يوت سعة من المال

ظاہراً "و نحن احق..."کا جملہ بنی اسرائیل کے بزرگوں کی بات تھی لہذا وہ اسی وجہ سے حکمرانی کیلئے اپنے آپ کو زیادہ لائق اور حق دار سمجھتے تھے_

٦_ بنی اسرائیل کے بزرگوں کی نظر میں حکمرانی کا اہم ترین معیار مشہور و معروف ہونا اور اونچے گھرانے سے ہونا تھا _*و نحن احق بالملك منه و لم يؤت سعة من المال.بنی اسرائیل کے بڑوں نے حکمرانی کا معیار بیان کرتے ہوئے پہلے معروف ہونے اور اشراف کے خاندان سے تعلق رکھنے کو ذکر کیا پھر مال و دولت کا تذکرہ کیا_

٧_ بنی اسرائیل کے بڑوں میں خدا تعالی کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا جذبہ نہیں پایا جاتا تھا_

ان الله قد بعث ... و نحن احق بالملك منه

٨_ حکومت اور حکمرانی میں خدا کے برگزیدہ اور منتخب افراد دوسروں پر مقدم ہیں_ نحن احق بالملك منه ... قال ان الله اصطفاه عليكم

٩_ حضرت طالوت (ع) علم و قوت کے لحاظ سے دوسروں کی نسبت زیادہ باصلاحیت تھے_ و زاده بسطة فى العلم و الجسم کیونکہ جملہ"و زادہ..."بنی اسرائیل میں سے طالوت (ع) کے انتخاب اور انکے دوسروں پر مقدم کئے جانے کی علت و حکمت بیان کر رہا

ہے لہذا معلوم ہوا کہ حضرت طالوت (ع) ان دو صفات میں دوسروں سے افضل و برتر تھے_

۱۰_ علمی توانائیوں کی وسعت (اعلم ہونا) اور جسمانی طاقت میں فضیلت، معاشرہ کی حکمرانی کیلئے انسان کی برتری کا معیار ہے_و زاده بسطة فى العلم و الجسم

۱۱_ جسمانی اور علمی توانائیوں کی وسعت اس بات کا معیار بنی کہ حضرت طالوت (ع) کو خداوند متعال نے حکمرانی کیلئے چن لیا_ان الله اصطفاه عليكم و زاده بسطة فى العلم و الجسم

۱۲_ حکمران کے انتخاب کا معیار، اس کا مشہور و معروف اور دولت مند ہونا نہیں ہے_
و لم يوت سعة من المال ... و زاده بسطة فى العلم و الجسم

۱۳_ کسی سپہ سالار کے انتخاب میں اس کے ماتحت افراد کو قائل کرنا اور ان کے شبہات کو دور کرنا ضروری ہے_
قالوا انى يكون له الملك ..._ و زاده بسطة فى العلم و الجسم

۱٤_ حکمران کے انتخاب میں اس کی علمی اور فکری صلاحیتوں (معاملہ فہمی) کو جسمانی توانائیوں سے زیادہ اہمیت حاصل ہے_*و زاده بسطة فى العلم و الجسم حکمران کے انتخاب کا معیار بیان کرنے میں "فی العلم" کو پہلے بیان کیا گیا ہے_

۱۵_ حکومت خداوند عالم کی طرف سے ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے_و الله يوتى ملكه من يشاء

۱٦_ حضرت طالوت (ع) (الہی قائدین) کے انتخاب کا سرچشمہ مشیّت الہی ہے_و الله يوتى ملكه من يشاء

۱۷_ خدا تعالی کا وجود اور علم وسیع و لا محدود ہے_و الله واسع عليم

یہ اس صورت میں ہے کہ "واسع" کے معنی صاحب وسعت ہوں یعنی خدا وسیع وجود رکھنے والا اور ہر جگہ پر محیط ہے نہ مُوسع (نعمتوں میں وسعت دینے والا) کے معنی میں، اور نہ واسع بمعنی وسیع فضل و قدرت والا کے معنی میں ہو_

۱۸_ افراد کی قابلیت اور صلاحیت کے بارے میں خدا تعالی کا وسیع علم اور اس کی وسعت وجودی اسکے اپنی مشیت کے مطابق حکومت عطا کرنے کا سرچشمہ ہے_

ان الله اصطفاه عليكم ... و الله واسع عليم

۱۹_ انتخاب کے حقیقی معیار کی نسبت بنی اسرائیل کی محدود سوچ ان کے حضرت طالوت (ع) کے انتخاب پر اعتراض کا موجب بنی_ قالوا انی یکون له الملك علینا ... و الله واسع علیم

"واللہ واسع علیم"بنی اسرائیل پر تنقید و تعریض ہے کہ تمہاری سوچ محدود ہے جس کی وجہ سے تم نے طالوت (ع) کے انتخاب پر اعتراض کیا ہے_

۲۰_ انسان کی محدود سوچ افعال خدا پر اعتراض کرنے کا موجب بنتی ہے_ قالوا انی ... والله واسع علیم

"واللہ واسع علیم" کا جملہ، اعتراض کرنے والوں پر تنقید و تعریض ہے کہ تم محدود سوچ کے مالک ہو لہذا طالوت (ع) کے انتخاب (افعال خدا) پر اعتراض کرتے ہو_

۲۱_ مرضی و مشیت الہی حکمت کی بنیاد پر ہے نہ کہ فضول اور بیہودہ_ و زاده بسطة فی العلم و الجسم و الله یوتی ملكه من یشاء خدا تعالی نے ایک طرف تو حکمرانی عطا کرنے کا سرچشمہ اپنی مشیت کو قرار دیا ہے اور دوسری طرف سے حضرت طالوت (ع) کے انتخاب کا معیار بھی ذکر فرمایا ہے پس اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند متعال کی مشیت کسی معیار و حکمت کی بنیاد پر ہوتی ہے نہ کہ بے حساب و کتاب اور حکمت کے بغیر_

۲۲_ حضرت طالوت (ع) کا خاندان نبوت اور شاہی خاندان سے نہ ہونا بنی اسرائیل کے بزرگان و اشراف کا حضرت طالوت (ع) کے خدا کی طرف سے انتخاب پر اعتراض کا موجب بنا_ قالوا انی یکون له الملك علینا

حضرت امام محمد باقر(ع) آیت"ان اللہ قد بعث ..." کے بارے میں فرماتے ہیں: لم یکن سبط النبوة و لا من سبط المملكة ... (۱) ترجمہ: طالوت نہ تو خاندان نبوت اور نہ ہی شاہی خاندان میں سے تھے_

اسماء و صفات: علیم ۱۸ ;واسع ۱۷، ۱۸

انتخاب: انتخاب کے عوامل ۱۱، ۱٦

---

۱) کافی ج ۸، ص ۳۱٦ ،ح ٤۹۸، نور الثقلین ،ج ۱ ص ۲۵۱، ح ۹۹٦_

انسان: انسان کی جہالت ۲۰

بنی اسرائیل: اونچے طبقے کے بنی اسرائیل ۳، ۴، ۵، ۷; بنی اسرائیل کا تکبر ٤; بنی اسرائیل کا عقیدہ ٤، ٥، ٦ ; بنی اسرائیل کی تاریخ ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٢٢ ; بنی اسرائیل کی جہالت ١٩ ; بنی اسرائیل کی دنیاطلبی ٥، ٦، ٢٢; بنی اسرائیل کی نافرمانی ٧، ٢٢; بنی اسرائیل کے ہاں قدر و قیمت ٥; بنی اسرائیل میں رہبریت ١، ٢

تبلیغ: تبلیغ کی اہمیت ١٣

جہالت: جہالت کے اثرات ١٩، ٢٠

چناؤ: چناؤ کا معیار٣، ٥، ٦، ٨، ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٤

حضرت طالوت(ع): حضرت طالوت (ع) کا انتخاب ١، ٢، ٣، ١١، ١٦، ١٩، ٢٢; حضرت طالوت(ع) کا علم ٩، ١١ ;حضرت طالوت (ع) کی برتری ٩; حضرت طالوت(ع) کی توانائی ٩

حکومت: حکومت کا سرچشمہ ١٥

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ١٧، ١٨; خدا تعالی کی حاکمیت ١٥; خدا تعالی کی حکمت ٢١ خدا تعالی کی عنایات ١٥، ١٨; خدا تعالی کی مشیت ١٥، ١٦، ١٨، ٢١ ; خدا تعالی کے افعال ٢٠

روایت: ٢٢

رہبر: رہبر کا اعلم ہونا ١٠; رہبر کا علم ١٠ ;رہبر کی شرائط ٨، ١٠، ١٢، ١١، ١٤

سپہ سالاري: سپہ سالاری کی اہمیت ١٣

سیاسی فلسفہ :١٨

سیاسی نظام: ٨

عقیدہ: باطل عقیدہ ٤

علم: علم اور عمل ٢٠ ;علم کی اہمیت ١٤

غور و فکر: غور و فکر کی اہمیت ١٤

مال: مال کی قدر و قیمت ۱۲
منتخب انسان : منتخب انسانوں کے فضائل۸
نافرماني: نافرمانی کا پیش خیمہ ۱۹، ۲۰

وَقَالَ لَهُمْ نِبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَى وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلآئِكَةُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (٢٤٨)

او ران کے پیغمبر نے یہ بھی کہا کہ ان کی حکومت کی نشانی یہ ہے یہ تمھارے پاس وہ تابوت لے آئیں گے جس میں پروردگار کی طرف سے سامان سکون او رآل موسی او رآل ہارون کا چھوڑا ہو اترکہ بھی ہے _ اس تابوت کو ملائکہ اٹھائے ہوئے ہوں گے اور اس میں تمھارے لئے قدرت پروردگار کی نشانی بھی ہے اگر تم صاحب ایمان ہو_

۱_بعض انبیاء (ع) کی نبوت صرف کسی خاص معاشرے کیلئے تھي_قال لهم نبيهم

۲_بنی اسرائیل نے خدا کی طرف سے حضرت طالوت (ع) کی تعیین پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور ان کی حکرانی پر اپنے پیغمبر (ع) سے نشانی اور دلیل مانگي_قد بعث لكم طالوت ... ان اية ملكه ان ياتيكم التابوت

جملہ"ان آیة..." ظاہر کرتا ہے کہ وہ جناب طالوت (ع) کی حکومت کے حق ہونے پر معجزہ اور نشانی مانگ رہے تھے اور نشانی طلب کرنا ان کے شک و تردید کی علامت ہے_

۳_ صندوق (تابوت) کا بنی اسرائیل کے پاس

لوٹ آنا طالوت (ع) کی حکمرانی کی علامت تھي_ان اية ملكه ان ياتيكم التابوت

"التابوت"میں الف، لام عہد ذہنی کا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صندوق کچھ مدت تک بنی اسرائیل کے پاس رہا تھا اور جملہ"و فیہ... بقیۃ مما ترک آل موسي"اس معنی کی تائید کرتا ہے اسی لئے"اتیان"کے معنی لوٹنے کیا گیا_

٤_ مذکورہ صندوق خدا وند عالم کی طرف سے بنی اسرائیل کیلئے تسکین خاطر کا موجب تھا_ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم

٥_بنی اسرائیل کی طرف لوٹنے والا معین صندوق حضرت موسی (ع) و ھارون (ع) کے خاندان کی میراث اوریادگار نشانی تھا_فيه سكينة من ربكم و بقية مما ترك آل موسى و آل هارون

٦_بنی اسرائیل کی طرف اس صندوق کو اٹھا کے لانے والے فرشتے تھے_ان ياتيكم التابوت ... تحمله الملائكة

٧_بنی اسرائیل کے نبی نے انہیں غیبی خبر دی کہ وہ یادگار صندوق ان کی طرف لوٹ آئے گا_

و قال لهم نبيهم ان اية ملكه ان ياتيكم التابوت

٨_دلوں کے آرام و اطمینان کا سرچشمہ خدا تعالی کی ذات اقدس ہے_سكينة من ربكم

٩_ خدا تعالی کی طرف سے بنی اسرائیل پرذہنی آرام و سکون نازل کرنے کا مقصد، دشمنوں کے ساتھ جنگ میں پائیداری اورثابت قدمی اور ان کے ہول اور اضطراب و پریشانی کو کم کرنا تھا_ ابعث لنا ملكاً نقاتل ... ان ياتيكم التابوت فيه سكينة **سابقہ آیات جو کہ جہاد اوردشمنوں کے ساتھ نبرد کے بارے میں تھیں کی مناسبت سے یہاں "سکینہ"سے مراد یا تو دشمن کے ساتھ جنگ کی صورت میں قلبی آرام و سکون دینا اور ہول و اضطراب کو دور کرنا ہے اوریا یہ آرام و سکون کا واضح مصداق ہے_**

١٠_تسلی خاطر، آدمی کو مشکلات و حوادث میں استقامت بخشتی ہے_ان ياتيكم التابوت فيه سكينة

١١_ مذکورہ صندوق بنی اسرائیل کو حضرت موسی (ع) کی شریعت کی یاددہانی کراتا ہے اور ان میں شریعت پر عمل کرنے کا جذبہ ابھارتاہے (کہ خدا

کی راہ میں جنگ کر کے متجاوزین کی قید و بند سے رہائي حاصل کریں)_*و بقية مما ترك آل موسى و آل هارون

اس آیت میں جملہ" بقیۃ مما ترک ..."کا ذکر شاید بنی اسرائیل کو یہ احساس دلانے کی خاطر ہو کہ حضرت موسی (ع) سے اپنا مذہبی رشتہ نہ توڑیں _

۱۲_مذکورہ صندوق مخصوص آثار پر مشتمل اوربنی اسرائیل کیلئے بہت اہم اور قابل توجہ تھا_ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم و بقية مما ترك آل موسى و آل هارون

۱۳_ انبیاء (ع) کے باقیماندہ آثار کی نگہداشت اور انکی عزت و تکریم قابل تحسین ہے_بقية مما ترك آل موسى و آل هارون خدا تعالی کی طرف سے موسی (ع) ، ہارون (ع) اور ان کے خاندان کے آثار کی حفاظت اس حقیقت کی حکایت کرتی ہے کہ انبیاء (ع) کے آثار کی حفاظت بہت ہی بافضیلت اور قابل قدر کام ہے_

۱٤_بنی اسرائیل کے مومنین(حق کو قبول کرنے والوں) نے مذکورہ صندوق کو حضرت طالوت(ع) کی حکمرانی کی حقانیت کی نشانی کے طورپر قبول کرلیا_ان فى ذلك لآية لكم ان كنتم مومنين اس آیت میں "ایمان" سے مراد کفر کے مقابلے میں خدا اور رسول پر ایمان نہیں ہے کیونکہ آیت میں مخاطب اہل ایمان ہیں بلکہ یہاں ایمان لغوی معنی میں ہے یعنی وہ لوگ جو حق کو قبول کرلیتے ہیں ، ان کے مقابل میں کہ جو شکی مزاج اور ہٹ دھرم ہیں _

۱٥_ ایمان (باور کرلینا) معجزات الہی کے ماننے اور ان سے بہرہ مند ہونے کا پیش خیمہ ہے_ان فى ذلك لآية لكم ان كنتم مومنين

۱٦_ حضرت طالوت (ع) کی حکمرانی پر خدا کی طرف سے واضح و روشن نشانی آنے کے باوجود بنی اسرائیل میں غیر مومن یعنی نہ ماننے والے(شکی و ہٹ دھرم) لوگ موجود تھے_ان فى ذلك لاية لكم ان كنتم مومنين

"ان كنتم مومنين"کی تعبیر اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کے درمیان غیر مومن افراد (نہ ماننے والے) موجود تھے_

۱۷_ مذکورہ صندوق میں حضرت طالوت(ع) کی حکمرانی کی نشانی اور الواح حضرت موسی (ع) کے کچھ ٹکڑے موجود تھے جن پر آسمانی علوم لکھے ہوئے تھے_ان ياتيكم التابوت

امام محمد باقر(ع) آیت "ان ياتيكم التابوت ..."کے بارے میں فرماتے ہیں : رضاض

الالواح فيها العلم و الحكمة، العلم جاء من السماء فكتب فى الالواح و جعل فى التابوت (۱) **فرمایا الواح موسی (ع) کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے تھے جن میں علم و حکمت تھی علم آسمان سے آیا تو الواح میں لکھنے کے بعد تابوت میں رکھ دیا گیا۔**

آثار قدیمہ: ۱۳

آل موسي(ع): ٥

آل هارون(ع):

آل ہارون کی میراث ٥

استقامت: استقامت کے عوامل ۹، ۱۰

اطمینان: اطمینان کے اثرات ۹، ۱۰ ; اطمینان کے عوامل ٤، ۸

امداد: غیبی امداد۹

انبیاء (ع): انبیاء کا علم غیب ۷;انبیاء (ع) کے آثار کی حفاظت ۱۳; خاص علاقوں کے انبیاء (ع) ۱

ایمان: ایمان کے اثرات ۱٥

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور کتمان حق ۱٦ ;بنی اسرائیل کا تابوت ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱٤، ۱۷ ;بنی اسرائیل کی تاریخ ۲، ۳، ٥، ٦، ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۷ ;بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی ۱٦ ;بنی اسرائیل کے انبیاء (ع) ۷;بنی اسرائیل کے مومنین ۱٤

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۱

جنگ: جنگ میں کامیابی کے عوامل ۹

جہاد: راہ خدا میں جہاد ۱۱

حضرت طالوت(ع): حضرت طالوت(ع) کا انتخاب ۲;حضرت طالوت(ع) کی قیادت ۳، ۱٤، ۱٦، ۱۷

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۳۳ ح ٤٤٠، نورالثقلین ج ۱ ص ۲٤۷ ح ۹۷۷_

حضرت موسي (ع) : الواح موسي (ع) ۱۷; دین موسي (ع) ۱۱

خوف: خوف کا مقابلہ ۹

رشد و ترقي: رشد و ترقی کا پیش خیمہ ۱۵

روایت: ۱۷

سختي: سختیوں کو آسان کرنے کا طریقہ ۱۰; سختیوں
میں استقامت ۱۰

فرشتے: فرشتوں کا نقش ٦

قبولیت حق : قبولیت حق کا سرچشمہ ۱۵

قید: قید سے نجات ۱۱

معجزہ: معجزہ کو قبول کرلینا ۱۵

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللّهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلاَّ مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُواْ مِنْهُ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ قَالُواْ لاَ طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلاَقُوا اللّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّهِ وَاللّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ (٢٤٩)

اس کے بعد جب طالوت لشکر لے کر چلے توانھوں نے کہا کہ اب خدا ایک نہر کے ذریعہ تمھارا امتحان لینے والا ہے جو اس میں سے پی لے گا وہ مجھ سے نہ ہوگا اور جو نہ چکھے گا وہ مجھ سے ہوگا مگر یہ کہ ایک چلو پانی لے لے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب نے پانی پی لیا سوائے چند افراد کے۔ پھر جب وہ صاحبان ایمان کو لے کر آگے بڑھے تو لوگوں نے کہا کہ آج تو ہم میں جالوت اور اس کے لشکروں کے مقابلہ کی ہمت نہیں ہے اور ایک جماعت نے جسے خدا سے ملاقات کرنے کا خیال تھا کہا کہ اکثر چھوٹے چھوٹے گروہ بڑی بڑی جماعتوں پر حکم الہی سے غالب آجاتے ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

١۔ حضرت طالوت (ع) کی جانب سے افراد کی لام بندي، سپاہ کی تشکیل اور پھر انکی کمان میں دشمن کے مقابلے

میں سپاہ کی روانگي_ فلما فصل طالوت بالجنود

۲_ حضرت طالوت (ع) کا پہلے سے اپنی سپاہ کو مطلع کرنا کہ خدا تعالی انہیں ایک نہر کے ذریعے آزمائے گا_
قال ان الله مبتليكم بنهر

۳_ بنی اسرائیل کا صندوق کو دیکھنے کے بعد حضرت طالوت (ع) کی حکمرانی کو قبول کرلینا اور پھر دشمن سے نبرد آزمائي کیلئے تیار ہوجانا_ ان آية ملكه ... فلما فصل طالوت بالجنود

بنی اسرائیل کے حضرت طالوت(ع) کی سپہ سالاری میں شک و تردید کے باوجود سپاہ کی تشکیل ، ایک محذوف جملہ پر دلالت کرتی ہے یعنی تابوت کے آنے کے بعد انہوں نے حضرت طالوت (ع) کی سپہ سالاری کو قبول کرلیا اور جنگ کیلئے آمادہ ہوگئے، اس کے بعد طالوت (ع) نے سپاہ کی تشکیل کی_

٤_ خداوند متعال کی طرف سے حضرت طالوت (ع) کی اطاعت گزاری اور انکی قوت ارادی کی ایک نہر کے ذریعے آزمائش_ * ان الله مبتليكم بنهر سابقہ آیات میں اس بات کا تذکرہ ہوچکا کہ بنی اسرائیل دشمن کے مقابلے میں حضرت طالوت (ع) کی اطاعت کرنے میں شک و تردید میں بتلا تھے (ھل عسیتم ...) لہذا خدا تعالی نے فرمانبرداروں کو الگ کرنے اور انکی فرمانبرداری کی حد کو مشخص کرنے کیلئے انکی آزمائش کي_

٥_ متجاوزین سے بر سرپیکار ہونے کیلئے حضرت طالوت (ع) کے ہمراہ بنی اسرائیل کا ایک بڑا گروہ تھا_ فلما فصل طالوت بالجنود کلمہ "جند" کا معني ہے بڑی کثرت اسے جمع کی صورت (جنود) میں لانا حضرت طالوت (ع) کی سپاہ کی کثرت پر دلالت کرتا ہے_

٦_ حضرت طالوت(ع) اپنے لشکریوں کو آزمائش میں کامیابی سے پہلے اپنی طرف نسبت نہیں دیتے تھے_ فلما فصل طالوت بالجنود جب تک حضرت طالوت (ع) نے اپنے لشکر کو آزما نہیں لیا انہیں لفظ "جنود"(لشکروں) سے تعبیر کیا گیا نہ "جنوده"(طالوت کے لشکر) یعنی نہ تو طالوت (ع) نے انہیں اپنی طرف نسبت دی اور نہ ہی انکی اپنے سے نفی کی لیکن جب آزمائش کی بات آئي تو کامیاب ہونے والوں کے بارے میں کہا "فانه مني"(بیشک وہ مجھ سے ہیں)_

۷_ کسی بھی منتظم و رہبر کیلئے اپنی ما تحت قوتوں کو

آزمانے اور انکی توانائیوں کو پرکھنے سے پہلے ہی ان پر بھروسہ کرلینے سے پرہیز لازم ہے_ فلما فصل طالوت بالجنود

حضرت طالوت (ع) نے ایک کامیاب کمانڈر (زادہ بسطۃ فی العلم و الجسم) ہونے کی حیثیت سے افواج کی آزمائش سے قبل انہیں اپنی طرف منسوب نہ کیا_

۸_ میدان کارزار میں قدم رکھنے سے پہلے سپہ سالار کیلئے اس بات کا اندازہ لگانا اور آزمائش کرلینا ضروری ہے کہ اسکی افواج کس حدتک اسکی فرمانبردار اور اطاعت گزار اور کس حدتک استقامت دکھاسکتی ہیں_ فلما فصل ... قال انّ اللہ مبتلیکم بنھر

۹_ حضرت طالوت (ع) نے لشکر پر واضح کردیا کہ اگر انہوں نے نہر سے پانی پی لیا تو میرے ساتھ انکا کوئی تعلق نہیں ہوگا اور ان کے اور آپ کے درمیان جدائی ہوجائے گی_ فمن شرب منہ فلیس مني

۱۰_ حضرت طالوت (ع) نے لشکر والوں کو یہ بتادیا کہ اگر تم نہر سے پانی پینے سے چشم پوشی کرلوگے تو تمہارا میرے ساتھ تعلق ہوگا_ و من لم یطعمہ فانہ منّي

۱۱_ جنہوں نے صرف ایک چلو پانی پیا انہیں اگرچہ حضرت طالوت (ع) سے نسبت نہیں تھی لیکن انہیں لشکر سے بھی خارج نہ کیا گیا_ فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی الا من اغترف غرفةً بید ھ

کلمہ " الا"، " فمن شرب "سے استثنا ہے_ لہذا حضرت طالوت (ع) کے لشکر کے تین گروہ بنتے ہیں (۱) پینے والے (۲) بالکل نہ پینے والے (۳) صرف ایک چلو پینے والے پہلے اور دوسرے گروہ کا حکم واضح ہے لیکن تیسرا گروہ چونکہ اس نے پانی کو پیا لہذا " منّي" (مجھ سے ہے) کے دائرے میں نہیں آتا اور چونکہ اس نے سیراب ہو کر نہیں پیا اسلئے " لیس مني"(مجھ سے نہیں ہے) کے زمرے میں بھی نہیں آتا_

۱۲_ حضرت طالوت (ع) نے خدائی آزمائش کی بناپر بعض سپاہیوں کو لشکر سے نکال دیا_ فمن شرب منہ فلیس مني

۱۳_ افراد کی آزمائش کرنا اور بے کار عملے کو نکال دینا ایک لائق ناظم و سپہ سالار کی ذمہ داری ہے_ ان اللہ مبتلیکم بنھر فمن شرب منہ فلیس مني حضرت طالوت (ع) نے فوج کی آزمائش کی اور پھر کامیاب نہ ہونے والوں کو فوج سے نکال باہر کیا_

۱۴_ حضرت طالوت (ع) کے منع کرنے کے باوجود لشکر کی اکثریت نے نہر سے پانی پی لیا اور امتحان الٰہی میں کامیابی سے ہمکنار نہ ہوسکے_ فشربوا منه الا قليلاً

۱۵_ باوجود اس کے کہ لشکر کی اکثریت نے حضرت طالوت (ع) کی نافرمانی کی اور آپ (ع) نے انہیں فوج سے نکال باہر کیا لیکن پھر بھی تجاوز گروں سے برسرپیکار ہونے میں حضرت طالوت (ع) کے عزم میں کوئی تبدیلی نہ آئی_
فشربوا منه الا قليلا منهم فلما جاوزه

۱۶_ فوجی کاروائي میں بڑے لشکر کی بجائے اچھا اور قابل لشکر بہتر و برتر ہے_ فشربوا منه الا قليلاً منهم فلما جاوزه هو والذين آمنوا معه کیونکہ حضرت طالوت(ع) نے آزمائش کے بعد اکثریت کو لشکر سے نکال باہر کیا تھا لیکن اسی کم تعداد (مگر اچھی فوج) کے ساتھ جنگ جیت گئے_

۱۷_ حضرت طالوت (ع) کے بعض ہمراہیوں کی طرف سے نہر عبور کرنے کے بعد جالوت کے عظیم لشکر کو دیکھ کر اس سے برسرپیکار ہونے سے اپنی ناتوانی کا اظہار_ فلما جاوزه هو و الذين آمنوا معه قالوا لا طاقة لنا اليوم بجالوت و جنوده

۱۸_ صرف وہ اقلیت جو تشنگی کی آزمائش میں کامیاب ہوئي حضرت طالوت(ع) کے ہمراہ نہر عبور کرسکي_
فشربوا منه الا قليلا منهم فلما جاوزه هو والذين آمنوا معه

۱۹_ جالوت، حضرت موسي (ع) کے زمانے کے بعد بنی اسرائیل کا ستمگر اور ظالم حکمران تھا_

لا طاقة لنا اليوم بجالوت

۲۰_ سپاہ دشمن کی ہیبت، نبردآزمائي کے عزم و ارادہ میں تزلزل کا موجب ہے* قالوا لا طاقة لنا اليوم بجالوت

۲۱_ حضرت طالوت (ع) کے لشکر میں خدا تعالی کی ملاقات (روز قیامت) کا یقین رکھنے والے، مضطرب دلوں میں امید کی شمع روشن کرتے ہیں_ قال الذين يظنون انهم ملاقوا الله كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة

۲۲_ افواج کی کمی کے باوجود قیامت پر ایمان رکھنے والے دشمن خدا کے مقابلے میں پائیداری اور ثبات قدم کا عزم کئے ہوئے ہیں_

قال الذین یظنون ... غلبت فئة کثیرة

۲۳_ خدا کی ملاقات (روز قیامت) کا گمان، دشمن کے مقابلے میں انسان کی پائیداری کا سبب ہے_

قال الذین یظنون ... غلبت فئة کثیرة اس بناپر کہ "یظنون" کا معنی گمان ہو_

۲٤_ خدا کی ملاقات (روز قیامت) کا اعتقاد ایمان کا اعلي مرتبہ ہے_ والذین آمنوا معه قالوا لا طاقة لنا ... قال الذین یظنون ... غلبت فئة کثیرة نہر سے گزرنے والے سب اہل ایمان تھے لیکن اظہار عجز کئے بغیر دشمن کے مقابلے کیلئے صرف وہی لوگ تیار ہوئے جو خدا کی ملاقات کا عقیدہ رکھتے تھے_ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی ملاقات پر ایمان رکھنا ایمان کا وہ بلند مرتبہ ہے جو انسان کو الہی ذمہ داریوں کے انجام دینے میں ثابت قدم رکھتا ہے_

۲۵_ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ چھوٹا مگر ثابت قدم لشکر اذن خدا سے بڑے لشکر پر غالب آگیا_

کم من فئة قلیلة غلبت فئةً کثیرة

۲٦_ یہ باور کرلینا کہ اچھا لشکر اگرچہ چھوٹا ہی ہو بڑے لشکر پر غالب آسکتا ہے، افواج کی تسکین کا باعث ہوتا ہے_

کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة خدا تعالی کی ملاقات کا عقیدہ رکھنے والوں (الذین یظنون ...) نے دوسروں سے یوں کہا (کم من ...) تا کہ انہیں دشمن کے مقابلے کیلئے آمادہ کرسکیں اور ان کے دلوں سے خوف و ہراس کو مٹادیں_

۲۷_ خدا کی ملاقات کا عقیدہ رکھنے والے جنگ میں کامیابی کو خداوند متعال کی طرف سے سمجھتے ہیں_

قال الذین یظنون ... غلبت فئة کثیرة باذن الله

۲۸_ اجتماعی و معاشرتی حوادث و تحولات پر اذن خدا کی حاکمیت_ کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله

دشمن کے مقابلے میں کامیابی اور پھر اس کے نتیجے میں دین خدا کی حاکمیت ایک ایسی معاشرتی تبدیلی ہے کہ جو خدا کے ارادہ و حاکمیت (باذن اللہ) کے تحت رونما ہوتی ہے_

۲۹_ خداوند متعال صبر کرنے والوں کا یار و مددگار ہے_

والله مع الصابرين

۳۰_ جنگ میں کامیابی استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ ہوتی ہے نہ کہ بڑے لشکر کے ساتھ _

کم من فئة ... والله مع الصابرين یہ جملہ (واللہ ...) گویا چھوٹے گروہ کے بڑے گروہ پر غالب آنے کی شرط ہے_

۳۱_ صبر و استقامت سے جنگ لڑنے والوں کو خداوند عالم کی جانب سے دشمن پر کامیابی اور غلبے کا اذن حاصل ہے_* کم من فئة ...باذن الله و الله مع الصابرين یہ جملہ (واللہ مع الصابرین) ممکن ہے (باذن اللہ) کا بیان ہو یعنی میدان کارزار میں صبر کرنے والے کامیابی اور غلبہ کیلئے اذن الہی کے حصول کا سبب بنتے ہیں _

۳۲_ نہر سے گزرنے کے بعد حضرت طالوت (ع) کی ہمراہی سے اظہار ناتوانی کرنے والے وہی لوگ تھے جنہوں نے ایک چلو پانی پیا تھا_ الا من اغترف غرفة بيده ... قالوا لا طاقة لنا

امام باقر (ع) اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں: قال الذین اغترفوا جن لوگوں نے چلو بھر پانی پیا تھا وہ کہنے لگے (لا طاقة لنا اليوم بجالوت) ...(۱)

۳۳_ حضرت طالوت (ع) کے ہمرکاب ہوکر آخر دم تک لڑنے والے وہی لوگ تھے جنہوں نے چلو بھر پانی بھی نہیں پیا تھا_ فشربوا منه الا قليلاً ... قال الذين يظنون امام باقر (ع) مذکورہ آیت کے متعلق فرماتے ہیں: قال الذین لم یغترفوا "کم من فئة قلیلة..." (۲) جن لوگوں نے چلو بھر پانی بھی نہ پیا تھا ان کا کہنا تھا: کم من فئة قلیلة...

۳۴_ حضرت طالوت (ع) کے جن انصار نے بالکل پانی نہیں پیا تھا انکی تعداد ۳۱۳ تھي_ فشربوا منه الا قليلا

امام باقر (ع) فرماتے ہیں: فشربوا منه الا ثلاثمأة وثلاثة عشررجلاً ... سب لوگوں نے نہر سے پانی پی لیا سوائے ۳۱۳ افراد کے ... (۳)

آزمائش آزمائش کا معیار ۱٦؛ آزمائش کی اہمیت ۸

استقامت : استقامت کے اثرات ۳۱، ۳۰، ۲۵؛ استقامت کے عوامل ۲۳

---

۱) و ۲) و ۳) کافی ج ۸ ص ۳۱٦ ح ٤۹۸ نور الثقلین ج ۱ ص ۲۵۱ ح ۹۹٦_

اطمینان: اطمینان کے عوامل ۲۱ ، ۲٦

امتحان: امتحان کا فلسفہ ۹ ، ۱۰ ، ۱۲ ، ۱۳; امتحان کی اقسام ٤; امتحان کی اہمیت ۷ ، ۱۸ ، ۸; پانی کے ذریعے امتحان ۲ ، ٤

انتخاب: انتخاب کا معیار ۱۰، ۹، ۱۲، ۱۳

ایمان: آخرت پر ایمان لانے کے نفسیاتی اثرات ۲۲; ایمان کے اثرات ۲۲، ۲۱، ۲۳، ۲٦، ۲۷; ایمان کے مراتب ۲٤; خدا کی ملاقات پر ایمان ۲۱ ، ۲۳ ، ۲٤ ، ۲۷; قیامت پر ایمان ۲۲، ۲۱ ، ۲۳

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا تابوت ۳; بنی اسرائیل کی آزمائش ۱٤، ۱۲، ۱۱، ٦، ٤، ۲، ۱۸; بنی اسرائیل کی تاریخ ۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۵، ٤، ۳، ۲، ۱٤۱، ۱، ۱۷، ۱۹، ۳۲، ۳۳، ۳٤; بنی اسرائیل کی ناتوانی ۱۷ ، ۳۲; بنی اسرائیل کی نافرمانی ۱۱، ۱٤، ۱۵، ۳۲

جالوت : جالوت کا ظلم ۱۹; جالوت کی حکومت ۱۹; جالوت کی رہبری ۱۹

جانچنا : جانچنے کی اہمیت ۸ جانچنے کا معیار ۱٦

جنگ: جنگ کی سپہ سالاری ۱۰، ۹، ۸; جنگ میں استقامت ۲۳ ، ۳۰; جنگ میں سستی کے عوامل ۲۰; جنگ میں کامیابی کے عوامل ۲٦ ، ۲۷

جہاد: جہاد دشمنوں کے ساتھ ۳، ۵، ۱۵; جہاد میں استقامت ۲۲; جہاد میں شکست کے عوامل ۲۰; جہاد میں کامیابی کے عوامل ۲۵ ، ۳۰

حضرت طالوت (ع) : طالوت (ع) کا جہاد ۱۵ ; طالوت (ع) کی اطاعت ٤ ، ۵; طالوت (ع) کی رہبری ۳; طالوت (ع) کی سپاہ ٦، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱٤، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۲۱، ۳۲، ۳۳، ۳٤; طالوت (ع) کی سپہ سالاری ۱ ، ۲

خدا تعالی: خدا تعالی کا اذن ۲۵ ، ۲۸ ، ۳۱; خدا تعالی کی امداد ۲۹; خدا تعالی کی حاکمیت ۲۸; خدا تعالی کی سنتیں ۲۵

خوف: خوف کے اثرات ۲۰; ناپسندیدہ خوف ۲۰

روایت ۳۲ ، ۳۳ ، ۳٤

صابرین: صابرین کے فضائل ۲۹

صبر: صبر کے اثرات ۳۱

فوجی تیاری :۳۰

قدر و قیمت : قدر و قیمت کا معیار ۱۶

مجاہدین : صابر مجاہدین ۳۱

معاشرہ: معاشرے کے تحولات ۲۸

وَلَمَّا بَرَزُواْ لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُواْ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (۲۵۰)

اور یہ لوگ جب جالوت اور اس کے لشکروں کے مقابلے کے لئے نکلے تو انھوں نے کہا کہ خدایا ہمیں بے پناہ صبر عطا فرما ہمارے قدموں کو ثبات دے اور ہمیں کافروں کے مقابلہ میں نصرت عطا فرما _

۱ _ حضرت طالوت (ع) کے چنے ہوئے جنگجوؤں کی جب جالوت سے مڈبھیڑ ہوئي تو انہوں نے خدا تعالی سے صبر، ثابت قدمی اور کافروں کے خلاف نصرت کی درخواست کی _ ولما برزوا ... وانصرنا على القوم الكافرين

۲_ دشمن کے ساتھ لڑتے وقت خداوند متعال سے مناجات کرنے کی ضرورت_ و لما برزوا لجالوت و جنوده قالوا ربّنا

۳_ حضرت طالوت (ع) کی قلیل فوج نصرت الہی کی امید کے ساتھ جالوت کی افواج کے مقابلے میں گئي_

و لما برزوا لجالوت ... و انصرنا على القوم الكافرين

٤_ افواج کی ثابت قدمي، جنگ میں انکی صبر و استقامت کا نتیجہ اور نصرت الہی کا پیش خیمہ ہے_*

قالوا ربنا افرغ ... وانصرنا على القوم الكافرين

اس بناپر کہ ان تین دعائیہ جملوں میں سے ہر ایک بعد والے کا پیش خیمہ ہو یعنی صبر، ثابت قدمی کا اور ثابت قدمی نصرت و کامرانی کا پیش خیمہ ہو_

٥_ جالوت اور اسکی افواج سب کافر تھے_ و لما برزوا لجالوت و جنوده ... و انصرنا على القوم الكافرين

٦_ جالوت اپنی افواج کی پہلی صف میں تھا_* و لما برزوا لجالوت و جنوده

کیونکہ جالوت کا ذکر پہلے آیاہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ مومنین کا پہلے جالوت کے ساتھ اور اس کے بعد اسکی فواج کے ساتھ آمنا سامنا ہوا اور اس کا لازمہ یہ ہے کہ جالوت پہلی صف میں تھا_

استقامت: استقامت کی اہمیت ١

امداد: غیبی امداد ١ ، ٣

جالوت: جالوت کا کفر ٥; جالوت کی جنگ ٦; جالوت کی سپاہ ٥; جالوت کی سپہ سالاری ٦; جالوت کے خلاف جہاد ٣

جہاد: جہاد دشمنوں کے خلاف ٢; جہاد میں پر امید ہونا ٣; جہاد میں دعا ٢; جہاد میں کامیابی کے عوامل ٣ ، ٤

حضرت طالوت (ع) : طالوت (ع) کا جہاد ١ ، ٣; طالوت (ع) کی سپاہ کی دعا ١

خدا تعالی: خدا تعالی کی امداد کا پیش خیمہ ٤

صبر: صبر کی اہمیت ١ کفار ٥

مجاہدین : مجاہدین کا صبر ٤; مجاہدین کی استقامت ٤

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللّهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاء وَلَوْلاَ دَفْعُ اللّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الأَرْضُ وَلَكِنَّ اللّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ (۲۵۱)

نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں نے جالوت کے لشکر کو خدا کے حکم سے شکست دے دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کردیا اور اللہ نے انھیں ملک اور حکمت عطا کردی اور اپنے علم سے جس قدر چاہا دیدیا اور اگر اسی طرح خدا بعض کو بعض سے نہ روکتا رہتا تو ساری زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن خدا عالمین پر بڑا فضل کرنے والا ہے ۔

۱ـ صبر و استقامت ، ثابت قدمی اور نصرت الہی دشمن کے خلاف کامیابی کے عوامل میں سے ہیں ۔

قالوا ربنا افرغ علینا صبرا ... فهزموهم باذن الله (فهزموهم) کی فائ تفریع کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اہل ایمان کی کامیابی اور لشکر جالوت کی شکست کے عوامل یہی گذشتہ چیزیں (صبر و استقامت، ثابت قدمی اور...) تھیں ۔

۲ـ حق کے محاذ پر لڑنے والوں کی کامیابی میں دعا کا کردار ـ قالوا ربنا ... فهزموهم باذن الله

۳ـ حرکت اور عملی اقدام، دعا اور اسکی قبولیت کا پیش خیمہ ہے ـ

و لما برزوا ... قالوا ربنا ... فهزموهم حضرت طالوت (ع) پر ایمان لانے والوں نے صرف دعا نہیں کی بلکہ پہلے عمل کیا اور اپنے آپ کو جنگ کیلئے تیار کیا پھر دعا کی تو وہ قبول ہوئی ـ

٤_ اذن الہی سے حضرت طالوت (ع) کی قلیل فوج کے مقابلے میں افواج جالوت کی شکست وریخت_
فهزموهم باذن الله

٥_ افواج طالوت (ع) کی دعا و مناجات کی قبولی سپاہ جالوت کی شکست اورہزیمت پر منتج ہوئی_
قالوا ربنا ... و انصرنا على القوم الكافرين فهزموهم باذن الله

٦_ کامیابی و ناکامی پر اذن الہی کی حاکمیت_ فهزموهم باذن الله

کیونکہ کلمہ (باذن اللہ) کا تعلق (ہزموہم) کے ساتھ ہے لہذا یہ ان دونوں معنوں کی قید ہے جو اس میں موجودہیں یعنی لشکر جالوت کی شکست اور سپاہ طالوت (ع) کی کامیابی پس شکست اور کامیابی دونوں میں اذن الہی کارفرماہے_

٧_ حضرت داود (ع) کے ہاتھوں جالوت کی ہلاکت_ و قتل داود جالوت

٨_ سپاہ جالوت کی شکست وہزیمت جالوت کے قتل ہوجانے کے بعد* فهزموهم باذن الله و قتل داود جالوت
اگر (وقتل ...) کی واو حالیہ ہو اور "قد" کو مقدر سمجھیں_

٩_ دشمن کے خلاف کامیاب ہونے کیلئے قلب لشکر اور اسکی کمان پر ضرب وارد کرنا ضروری ہے_ فهزموهم باذن الله و قتل داود جالوت یہ تب ہے کہ (و قتل ...) کی واو حالیہ ہو اور خصوصیت مورد کو ملغی سمجھیں_

١٠_ حضرت داود (ع) کو علم و حکمت اور حکومت و سلطنت خدا تعالی نے عطا کی_
و آتاه الله الملك و الحكمة و علّمه مما يشاء

١١_ خداوند عالم نے حضرت داؤد (ع) کو اپنی مشیت کے اقتضاء کے مطابق علوم عطا کئے_ و علمه مما يشاء

١٢_ خدا تعالی نے داود (ع) کو بعض ان چیزوں کی تعلیم دی جنکی انہوں نے درخواست کی تھي* و علمه مما يشاء
اگر (مما یشا) میں منْ تبعیض کیلئے ہو تو (یشاء) کی ضمیر فاعلی سے مراد حضرت داود (ع) ہوں گے نہ اللہ تعالی کیونکہ معقول نہیں ہے کہ خدا ایک کام کو چاہے اور پھر اس کا بعض انجام پائے_

١٣_ علم و حکمت، الہی حکمرانوں کی دو لازمی خصوصیات_ *و اتاه الله الملك و الحكمة و علمه مما يشاء
حکومت کا تذکرہ کرنے کے بعد دو دیگر

خصوصیات ذکر کی گئي ہیں علم و حکمت اور یہ اشارہ ہے کہ سلطنت الہی کے عطا کرنے کا لازمہ یہ ہے کہ علم و حکمت بھی عطا کی جائے یعنی حکومت الہی کا حاکم ان دو خصوصیات سے عاری نہیں ہوسکتا_

١٤_ کسی شخص کو کوئي ذمہ داری سونپنے سے پہلے اسکی صلاحیت کا یقین کرنا ضروری ہے_ و قتل داود جالوت و اتاه الله الملك جب(قتل جالوت میں) داود (ع) کی لیاقت واضح ہوگئي تو خدا تعالی نے انہیں حکومت و ملک عطا کیا_

١٥_ حضرت داؤد(ع)، حضرت طالوت (ع) کے بعد، بنی اسرائیل کے الہی حکمراں تھے_

ان الله قد بعث لكم طالوت ملكا ... و قتل داود جالوت و اتاه الله الملك فاء کی جگہ واو کا استعمال باوجود اس کے کہ داود (ع) کو حکومت کا ملنا ان کے جالوت کو قتل کرنے کا نتیجہ تھا، ہوسکتاہے ان دو چیزوں کے درمیان فاصلے کی طرف اشارہ ہو اور ظاہراً یہ فاصلہ حضرت طالوت (ع) کی حکمرانی کا دور ہے_

١٦_ خدا تعالی لوگوں کے ایک دوسرے کے خلاف ظلم و ناانصافی کا سدباب کرکے روئے زمین سے فساد کو ختم کرتاہے_و لو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض

١٧_ حضرت طالوت (ع) اور ان کے ہمراہیوں کے ذریعے لشکر جالوت کے تجاوز کا قلع قمع کرکے اس زمانے میں فساد کو روکا گیا_فهزموهم باذن الله و قتل داود جالوت ... و لو لا دفع الله الناس ... لفسدت الارض

١٨_ حق کے باطل کے خلاف برسرپیکار ہونے کے آثار میں سے، روئے زمین سے فساد کا قلع قمع کرنا ہے_
ابعث لنا ملكا نقاتل ... و لو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض

١٩_ روئے زمین پر محیط فسادات کو روکنے کا واحدذریعہ ظلم و تجاوز کا روکنا ہے_و لو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض

٢٠_ ایک دوسرے کے ذریعے فساد اور انسان کی تجاوزطلبی کو روکنا کائنات پر خدا تعالی کے عمومی و جہانی فضل و کرم کا پرتوہے_و لو لا دفع الله ... و لكن الله ذو فضل على العالمين

۲۱_ خدا تعالی کا فضل و کرم پوری کائنات پر محیط ہے_و لكن الله ذو فضل على العالمين

۲۲_ ظالم حکمرانوں کے تباہی و شکست سے دوچار ہونے تک ، ان کے خلاف مبارزہ و جہاد سے ہاتھ کھینچ لینا زمین پر فتنہ و فساد کا پیش خیمہ ہے_فهزموهم باذن الله و قتل داود جالوت ... و لو لا دفع الله ... لفسد ت الارض

۲۳_ خدا وند عالم کے ارادہ کا طبعی عوامل کے ذریعے عملی ہونا_و لو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض

کلمہ " لولا" زمین پر فتنہ و فساد نہ پھیلنے کے متعلق ارادہ الہی سے حکایت کرتاہے اور خدا تعالی اس ارادہ کو تجاوز گروں کے خلاف حق پرستوں کے جہاد و نبرد کے ذریعے عملی کرتاہے_

۲٤_ سپاہ طالوت (ع) کا لشکر جالوت پر غلبہ خدا تعالی کے آفاقی فضل و کرم کا پرتو ہے_فهزموهم باذن الله ... و لكن الله ذوفضل على العالمين

۲٥_ حکومت و سلطنت ان صاحبان حکمت علماء کا حق ہے جو ستمگروں کو شکست و ہزیمت سے دوچار کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھتے*و قتل داود جالوت و آتاه الله الملك و الحكمة و علمه مما يشاء

حضرت داود (ع) کے سلطنت دیئے جانے کو قتل جالوت کے بعد بیان کرنا ظاہراً سببیت کی طرف اشارہ ہے یعنی جالوت کے خلاف جنگ اور اسے قتل کرنے کی وجہ سے حضرت داؤد (ع) کو سلطنت عطا کی گئي_

٢٦_ حضرت داود (ع) کے ہاتھوں جالوت (کفر و سرکشی کا سرغنہ) کا قتل ہونا داود (ع) کو سلطنت الہی کے عطا ہونے کے عوامل میں سے تھا_و قتل داود جالوت و آتاه الله الملك

۲۷_ خدا تعالی صالح مسلمان کی برکت سے، اس کے ہمسایوں کے گھر سے بلا کو ٹال دیتاہے_

و لو لا دفع الله الناس پیغمبر (ص) فرماتے ہیں : ...ان الله ليدفع بالمسلم الصالح نحو ماة الف بيت من جيرانه البلاء

خدا تعالی صالح مسلمان کے ذریعے اسکی ہمسائیگی میں بسنے والے تقریباً ایک لاکھ گھروں سے بلا کوٹال دیتاہے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائي "و لو لا دفع الله ..." (۱)

---

۱) تفسیر برہان ج ۱ ص ۲۳۸ ح ٤، الدر المنثور ج ۱ ص ٧٦٤_

استقامت: استقامت کے اثرات ۱

اصلاح: اصلاح کے عوامل ۱۶ ، ۱۷ ، ۱۸

انتخاب: انتخاب کا معیار ۱٤

بلا: دفع بلا کے عوامل ۲۷

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی تاریخ ۲٤ ، ۲٦;بنی اسرائیل میں رہبری ۱۵

جالوت: جالوت کا تجاوز ۱۷ ;جالوت کی سپاہ ٤;جالوت کی سپاہ کی شکست ۵،۸،۲٤;جالوت کی ہلاکت ۷

جنگ : جنگ میں کامیابی کے عوامل ۱ ، ۲ ، ٤ ، ۹

جہاد: جہاد کا فلسفہ ۲۰ ، ۲۲;جہاد کے اثرات ۱۸

حکومت: حکومت کا سرچشمہ ۱۰

خداتعالی : اذن خدا ٦،٤;ارادہ خدا ۲۳;امداد خدا ۱; تعلیم خدا، ۱۱ ، ۱۲;عطائ خدا ۱۰ ، ۱۱، ۱۲; فضل خدا ۲۰ ، ۲۱ ، ۲٤; مشیت خدا، ۱۱

حضرت داود (ع) : داود(ع) کا علم ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲; داود(ع) کی حکمت ۱۰;داود(ع) کی حکومت ۱۰، ۱۵ ، ۲٦;داود(ع) کی خواہشات ۱۱; داود(ع) کی کامیابی ۷ ، ۲٦;داود(ع) کے فضائل ۱۰ ، ۱٦

حضرت طالوت (ع) : سپاہ طالوت (ع) کی دعا ۵;سپاہ طالوت(ع) کی کامیابی ٤ ، ۵ ، ۲٤

دعا: دعا کی قبولیت ۵ ، ۱۲; دعا کی قبولیت کے شرائط ۳; دعا کے اثرات ۲، ۵

روایت: ۲۷

رہبر: رہبر کی شرائط ۱۳ ، ۱٤ ، ۲۵

شکست: شکست کا سرچشمہ٦;شکست کے عوامل ۸

صبر: صبر کے اثرات ۱ طبیعی عوامل ۲۰،۲۳
علم: علم کی اہمیت ۱۰ ، ۱۳
علمائے دین: علمائے دین کا جہاد و مبارزت ۲۵; علمائے دین کا نقش ۲۵
عمل: عمل کے اثرات ۳ ، ۲٦
فساد: دفع فساد ۱٦ ،۱۸،۱۷ ، ۲۰;سرچشمہ فساد ۲۲ موانع فساد ۱۷ ، ۱۹،۲۰
کامیابی: کامیابی کا سرچشمہ٦;کامیابی کے عوامل ۱ ، ۲ ، ۹
مسلمان: مسلمان کی برکت ۲۷;
معاشرہ: معاشرہ کے تحولات ۱۹
مبارزت: باطل کے خلاف مبارزت ۱۸;فتنہ و فساد کے خلاف مبارزت ۱۹،۲۰
ہمسایہ: ۲۷

تِلْكَ آيَاتُ اللّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (۲۵۲)

یہ آیات الہیہ ہیں جن کو ہم واقعیت کے ساتھ آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں اور آپ یقینا مرسلین میں سے ہیں_

۱_ خدا تعالی کا اس گروہ کو مارنا اور پھر زندہ کرنا جو موت کے ڈر سے گھروں سے بھاگ نکلے تھے، الہی نشانیوں میں سے ہے_ الم تر الی الذین خرجوا ... تلك آیات الله

کلمہ (تلک) جس طرح حضرت طالوت (ع) و جالوت کے قصہ کی طرف اشارہ ہے اسی طرح اس سے پہلے والے قصے کی طرف بھی اشارہ ہوسکتاہے یعنی موت سے بھاگنے والوں کے واقعہ کی طرف_

۲_ داستان حضرت طالوت (ع) اور سپاہ جالوت کی ہلاکت خدا تعالی کی نشانیوں میں سے ہے_

الم تر الی الملاء من بنی اسرائیل ... تلك آيات الله کلمہ "تلک" طالوت (ع) و جالوت کے قصہ کی طرف اشارہ ہے_

۳_ ظلم و ناانصافی کا روکنا اور روئے زمین پر انسانوں کے فتنہ و فساد کا خود انہیں میں سے ایک دوسرے کے ذریعے قلع قمع کرنا خدا تعالی کی نشانیوں میں سے ہے_ و لو لا دفع الله الناس ... تلك آيات الله ہوسکتا ہے کلمہ "تلک" اس روش کی طرف اشارہ ہو کہ جسے خدا تعالی نے "و لو لا دفع الله ..." کے جملے کے ساتھ بیان فرمایا ہے_

٤_ قرآن کریم میں بیان کی جانے والی داستانیں خدا تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں_ تلك آيات الله

٥_ خدا تعالی اپنے پیغمبر کے لئے وہ آیات بیان کرتا ہے کہ انحراف یا باطل جن کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا_ تلك آيات الله نتلوها عليك بالحق

٦_ قرآن کریم میں بیان کی گئي داستانوں کی حقانیت_ تلك آيات الله نتلوها عليك بالحق

۷_ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) خدا کے رسولوں میں سے ہیں_ و انك لمن المرسلين

۸_ گذشتگان کی عبرت آموز تاریخ کا بیان کرنا پیغمبر (ص) کی ذمہ داری ہے_ تلك آيات الله ... و انك لمن المرسلين

۹_ پیغمبر (ص) کے ذریعے گذشتہ اقوام کی صحیح تاریخ کا بیان ہونا آپ (ع) کی رسالت کی حقانیت کی علامت ہے_ تلك آيات الله ... و انك لمن المرسلين

آیات الہی : ٤،۳،۲،۱ آیات الہی کا بیان کرنا ٥

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کے اہداف ۸

پیغمبر اسلام(ص) : آپ (ص) کا نقش ۸;آپ (ص) کی حقانیت ۹;آپ (ص) کی رسالت ۷
تاریخ : تاریخ سے عبرت ۸
جالوت : جالوت کی ہلاکت ۲
جہاد : دفاعی جہاد ۳
خوف : موت کا خوف ۱
حضرت طالوت(ع) : قصہ حضرت طالوت (ع) ۲
فساد: دفع فساد ۳
قرآن کریم : قرآن کریم کے قصے ٤ ، ٦، ۹
مردوں کو زندہ کرنا ۱

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاء اللّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنِ اخْتَلَفُواْ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ وَلَوْ شَاء اللّهُ مَا اقْتَتَلُواْ وَلَكِنَّ اللّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (۲۵۳)

یہ سب رسول وہ ہیں جن میں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے_ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا ہے اور بعض کے درجات بلند کئے ہیں اور ہم نے عیسی بن مریم کو کھلی ہوئی نشانیاں دی ہیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کی ہے_ اگر خدا چاہتا تو ان رسولوں کے بعد والے ان واضح معجزات کے آجانے کے بعد آپس میں جھگڑانہ کرتے لیکن ان لوگوں نے (خدا کے جبر نہ کرنے کی بناپر) اختلاف کیا_ بعض ایمان لائے اور بعض کافر ہوگئے اور اگر خدا طے کرلیتا تو یہ جھگڑانہ کرسکتے لیکن خدا جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے_

۱_ خدا تعالی کے ہاں پیغمبران الہی کا اعلی مرتبہ_ تلك الرسل کلمہ "تلک" جو دور کی طرف اشارہ کرنے کیلئے ہے پیغمبران الہی کے بلند و بالا مرتبہ کو بیان کررہاہے_

۲_ اصل رسالت میں برابر ہونے کے باوجود بعض انبیاء (ع) کی دوسرے بعض پر برتری_

تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض

٣_ خدا تعالی اپنے بعض انبیاء (ع) (حضرت موسي (ع)) کے ساتھ ہم کلام ہوا_ منهم من كلّصم الله

٤_ خدا تعالی کا اپنے کسی نبی (ع) کے ساتھ ہم کلام ہونا اس نبی (ع) کی فضیلت و برتری کی دلیل ہے_
منهم من كلم الله

٥_ خدا تعالی نے بعض رسولوں (ع) کو کئي گنا بلند و بالا درجات و مراتب عطا کئے_ تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض ... و رفع بعضهم درجات

٦_ خدا تعالی نے حضرت عیسي (ع) ابن مریم (ع) کو واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس (جبرائیل (ع)) کے ذریعے انکی تائید فرمائي_ و اتينا عيسى ابن مريم البينات و ايدناه بروح القدس

٧_ حضرت عیسي (ع) صاحب فضیلت و بلند مرتبہ ہونے کے باوجود حضرت مریم (ع) کے بیٹے ہیں نہ خدا کے_ و آتینا عیسی ابن مریم البینات

٨_ واضح نشانیوں کے حامل ہونے اور روح القدس کی تائید کی وجہ سے حضرت عیسي (ع) کو انبیاء (ع) کے درمیان ممتاز مقام حاصل ہے_ تلك الرسل فضلنا ... و اتينا عيسي ابن مريم البينات وايدناه بروح القدس

٩_ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان نظریاتی اختلاف جنگوں کے وقوع پذیر ہونے کے عوامل میں سے ہے_ و لو شاء الله ما اقتتل ... و لكن اختلفوا

١٠_ دین، اختلافات کا سرچشمہ نہیں ہے بلکہ لوگ خود ان میں مبتلا ہوتے ہیں_ من بعد ما جآء تهم البينات و لكن اختلفوا

١١_ رسالت انبیاء (ع) کی سچائي پر الہی دلیلیں واضح اور سب کیلئے قابل فہم ہیں_ من بعد ما جائص تهم البينات کیونکہ خدا تعالی نے دلیلوں کو کلمہ "بینات" سے تعبیر فرمایاہے_

١٢_ اگرچہ خدا تعالی نے لوگوں کو ایمان اور اختلاف ختم کرنے کی طرف دعوت دینے کیلئے، انبیاء (ع) کو بھیجا لیکن خدا کی سنت اور روش یہ نہیں کہ لوگوں کو ایمان اور اختلاف و قتل نہ کرنے پر مجبور کرے_
و لو شاء الله ما اقتتل الذين ...و لكن اختلفوا

۱۳_ سنت الہی یہ ہے کہ لوگ انبیاء (ع) کی رسالت پر ایمان لانے اور نہ لانے میں اختیار ہیں_
و لو شآء الله ما اقتتل ... و لكن اختلفوا فمنهم من آمن و منهم من كفر

۱٤_ پیغمبران (ع) الہی کی پیروی اختلافات اور قتل و غارتگری کے روکنے کا ذریعہ ہے_ من بعد ما جآء تهم البينات و لكن اختلفوا فمنهم من آمن و منهم من كفر

۱۵_ اختلافات اور معاشرتی کشمکش انسان کے اختیار و آزادی سے نشأت پکڑتے ہیں_ و لكن اختلفوا فمنهم من آمن و منهم من كفر

۱٦_ پیروان انبیاء (ع)، انبیاء (ع) کے بعد اختلاف کا شکار ہوگئے چنانچہ بعض نے ایمان اور بعض نے کفر اختیار کیا اور آپس میں بر سر پیکار ہوگئے_ من بعدهم ... و لكن اختلفوا ... و لو شآء الله ما اقتتلوا

۱۷_ کسی معاشرہ کے افراد کی طبقہ بندی کا معیار ایمان اور کفر ہے_ فمنهم من آمن و منهم من كفر

۱۸_ ایمان یا کفر، انبیاء (ع) کے واضح کردینے کے باوجود انسان کا انتخاب_ من بعدما جآء تهم البينات ...ولكن اختلفوا فمنهم من آمن و منهم من كفر

۱۹_ انسان کے اختیاری اعمال اور سماجی و تاریخی تحولات پر ارادہ الہی کی حکمرانی_ و لو شاء الله ما اقتتل ... و لكن الله يفعل ما يريد

۲۰_ انسان کی آزادی و اختیار خداوند عالم کی مشیت اور ارادے کا پرتو ہے_ و لو شائص الله ما اقتتل ... و لكن اختلفوا ... و لكن الله يفعل ما يريد جملہ "و لو شاء اللہ ما اقتتل" انسان کے با اختیار ہونے پر دلالت کرتا ہے اور جملہ "و لکن اللہ " دلالت کرتا ہے کہ کوئی چیز خدا کے ارادے اور مشیت سے خارج نہیں ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان کا اختیار بھی خدا کے ارادے اور مشیت سے ہے_

۲۱_ خداوند عالم جس کا ارادہ کرتا ہے اسے انجام دیتا ہے_
ولكن الله يفعل ما يريد

اتحاد: اتحاد کے عوامل ۱٤

اختلاف: اختلاف کے اثرات ١٦،٩;اختلاف کے عوامل ١٠ ، ١٥ ، ١٦;دینی اختلاف ٩

اقدار: ٤

انتخاب: انتخاب کے عوامل ٨

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کی ہم آہنگی ٢;انبیاء (ع) کے پیروکاروں کا اختلاف ١٦; انبیاء (ع) کے درمیان امتیاز٢;انبیاء (ع) کے فضائل ١ ، ٣، ٤، ٥

انسان: انسان کا اختیار ١٥ ، ١٨، ١٩ ، ٢٠;انسان کی آزادی ١٢ ، ١٣ ، ١٥ ، ٢٠

ایمان: ایمان کے اثرات ١٧;ایمان کے سلسلے میں اختیار ١٨; نبوت پر ایمان ١٣

جبرائیل (ع): ٦

جبر و اختیار: ١٢ ، ١٣

جنگ: جنگ کے عوامل ١٦،٩;جنگ کے موانع ١٢

حضرت عيسي (ع): حضرت عيسي(ع)، حضرت مریم (ع) کے بیٹے ٦،٧; حضرت عيسي (ع) کی تائید ٦،٨;حضرت عيسي(ع) کے فضائل ٧،٨

خدا تعالی: خدا تعالی کا ارادہ ١٩ ، ٢٠;خدا تعالی کا تکلم ١، ٣، ٤; خدا تعالی کی برہان ١١;خدا تعالی کی حاکمیت ١٩ ; خدا تعالی کی سنتیں ١٣، ١٢;خدا تعالی کی مشیت ٢; خدا تعالی کے افعال ٢١

دین: دین کا کردار ١٠

روح القدس: ١٦

کفر: کفر کے اثرات ١٧; کفر میں اختیار ١٨،١٣

مقربین: ١

معاشرہ: معاشرہ کے تحولات ١٩;معاشرہ کے طبقات ١٧

حضرت موسي(ع): اللہ تعالی کا حضرت موسي سے ہم کلام ہونا ٣; حضرت موسي کے فضائل ٣

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (٢٥٤)

اے ایمان والو جو تمھیں رزق دیا گیا ہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس دن نہ تجارت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش_ اور کافرین ہی اصل میں ظالمین ہیں_

١_ مومنین خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ حصہ اسکی راہ میں خرچ کریں_ یا ایھا الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم

٢_ معاشرہ کی اقتصادی ضروریات اور نواقص کو پورا کرنا ضروری ہے_ یا ایھا الذین آمنوا انفقوا

٣_ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ راہ خدا میں اپنے اموال خرچ کرکے اسلامی معاشرہ کی حکومتی اور دفاعی بنیادوں کو مضبوط بنائیں_ یا ایھا الذین آمنوا انفقوا ان سابقہ آیات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جو حکمرانی اور جنگ و جدال کے بارے میں تھیں_

٤_ انفاق فی سبیل اللہ کا دائرہ انسان کے سب خداداد وسائل و اموال کو شامل ہے_ انفقوا مما رزقناکم

٥_ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سب مال و متاع خدا کا دیا ہوا ہے انسان کیلئے راہ خدا میں خرچ کرنا آسان ہوجاتاہے_ انفقوا مما رزقناکم

خداتعالی اس حقیقت کو بیان کرکے کہ انسان کا سب مال و متاع خدا کا عطا کردہ ہے (رزقناکم) اسے یہ سمجھانا چاہتاہے کہ اسکے لئے راہ خدا میں خرچ کرنا مشکل نہ ہو کیونکہ سب کچھ خدا ہی کا تو ہے_

٦_ راہ خدا میں خرچ کرنا مومنین کا توشہ آخرت ہے_

انفقوا ... من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه

۷_ آخرت کیلئے زاد راہ حاصل کرنے کی جگہ اور سعادت کی تجارت کا بازار دنیا ہے نہ قیامت_ انفقوا ... من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه

۸_ روز قیامت نہ تو کسی قسم کا لین دین ہوگا اور نہ کوئي دوستی و سفارش کام آئے گي_ یوم لا بیع فیه و لا خلة و لا شفاعة

۹_ قیامت کی خصوصیات (لین دین اور دوستی و شفاعت کا نہ ہونا) پر ایمان لانا اور انکی طرف متوجہ رہنا انسان کو راہ خدا میں خرچ کرنے اور نیک اعمال کے بجالانے کی ترغیب دلاتا ہے_ انفقوا ... من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه و لا خلة

۱۰_ دنیا کے انجام کے بارے میں انسان کا نقطہ نظر اسکے اعمال کا رخ معین کرنے میں مؤثر ہے_ یا ایها الذین آمنوا ... من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه

۱۱_ ترک انفاق کے سلسلے میں خدا تعالی کا مومنین کو انتباہ_ انفقوا ... من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه

۱۲_ کفار ظالمین کے سب سے کامل مصداق_ والکافرون هم الظالمون یہ مسلم ہے کہ صرف کفار ہی ظالم نہیں ہیں پس اس جملے میں حصر کا مطلب ہوسکتا ہے یہ ہو کہ کفار ظالم کا کامل مصداق ہیں_

۱۳_ راہ خدا میں خرچ نہ کرنا کفران نعمت اور ظلم ہے_ انفقوامما رزقناکم ...والکافرون هم الظالمون

۱٤_ راہ خدا میں خرچ کرنا عدل و انصاف کو رائج کرنے کے عوامل میں سے ہے_ انفقوا ... والکافرون هم الظالمون_

کیونکہ راہ خدا میں خرچ نہ کرنا ظلم ہے پس خرچ کرنا اس ظلم کو روکنے (عدل قائم کرنے) کا عامل ہے_

۱۵_ جو لوگ راہ خدا میں خرچ کرنے سے کتراتے ہیں وہ در حقیقت اپنے مال و متاع کے خداداد ہونے کے منکر ہیں_

انفقوا مما رزقناکم ... والکافرون هم الظالمون "الکافرون" کے کفر سے مراد ہوسکتا ہے ان معارف کا انکار ہو جنکی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے انہیں میں سے ایک اس حقیقت کا باور کرنا ہے کہ انسان کا سب کچھ خدا کا دیا ہوا ہے اور اس چیز کا انکار راہ خدا میں خرچ کرنے سے رکاوٹ ہے_

١٦_ انفاق نہ کرنے والے در حقیقت قیامت کے منکرہیں_ انفقوا ... والکافرون هم الظالمون آیت میں چونکہ مسئلہ قیامت کا ذکر ہوا ہے اسلئے ہوسکتا ہے کفر سے مراد قیامت یا اس کی خصوصیات (لا بیع ...) کا انکار ہو_

١٧_ اخروی نعمتوں سے محرومی اس ظلم کا تاوان ہے کہ جسے راہ خدا میں خرچ نہ کرنے والوں نے اپنے اوپر روا رکھا_ انفقوا مما رزقناکم من قبل ...والکافرون هم الظالمون خدا تعالی نے اس حقیقت کو بیان کرکے کہ روز قیامت کسی قسم کی تجارت نہیں ہوگی انفاق ترک کرنے والوں کو خبردار کیا ہے کہ اخروی نعمتوں سے محروم رہیں گے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور "والکافرون ..." کے جملے کا حصر بتاتاہے کہ ظلم خود ان کی طرف سے ہے نہ خدا کی طرف سے_

آخرت: توشہ آخرت ٦ ، ٧;دنیا و آخرت ٧

انفاق: انفاق کاپیش خیمہ ٥، ٩;انفاق کا دائرہ ٤; انفاق کی اہمیت ١ ، ٢ ،٦;انفاق کے ترک پر سرزنش ١١ ، ١٣، ١٥ ، ١٦،١٧;انفاق کے سماجی اثرات ٢ ، ٣ ، ١٤;انفاق کے مصارف ٣

ایمان: آخرت پر ایمان کے اثرات ٩،١٠;ایمان کے انفرادی اثرات ٩

تحریک: تحریک کے عوامل ٩

جہاد: مالی جہاد٣

خدا تعالی: خدا تعالی کا انتباہ ١١

روزی : ١

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کرنے کاپیش خیمہ ٥ ، ٩

ظالمین :١٢

ظلم: اپنے اوپر ظلم ١٧; ظلم کے موارد١٣

عدل وانصاف : سماجی عدل ١٤;عدل کے عوامل ١٤

قیامت: قیامت کی خصوصیات ٧،٨;قیامت میں شفاعت٨

کفار: ١٢

کفر: کفر کے موارد۱۳، ۱۵، ۱٦

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجي۱۰

نعمت: کفران نعمت ۱۳

مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۳

معاشرتی ضروریات: ۲

اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (۲۵۵)

اللہ جس کے علاوہ کوئي خدا نہیں ہے زندہ بھی ہے اور اسی سے کل کائنات قائم ہے اسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے _ کون ہے جو اس کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکے _ وہ جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو پس پشت ہے سب کو جانتا ہے اور یہ اس کے علم کے ایک حصہ کا بھی احاطہ نہیں کرسکتے مگر وہ جس قدر چاہے _ اس کی کرسی علم و اقتدار زمین و آسمان سے وسیع تر ہے اور اسے ان کے تحفظ میں کوئي تکلیف بھی نہیں ہوتی وہ عالی مرتبہ بھی ہے اور صاحب عظمت بھی _

۱_ لائق عبادت صرف خدا تعالی کی ذات ہے_ الله لا اله الا هو

۲_ صرف خدا تعالی ہمیشہ کیلئے قائم و دائم اور زندہ ہے ، وہ خود بخود قائم ہے اور پوری کائنات اسکے ذریعے قائم ہے_

الله لا اله الا هو الحی القیوم "قیوم"کا معنی زندہ وجاوید ہے کہ جو سب چیزوں کا محافظ اور نگہبان ہو_(القائم الحافظ لکل شيء والمعطی لہ ما بہ قوامہ)

۳_ خدا تعالی حيّ و قیوم ہے_هو الحی القیوم

٤_ معبودبر حق ہونے کا معیار، مطلق حیات و قیومیّت ہے_الله لا اله الا هو الحی القیوم

"حی و قیوم"کی دو صفات خدا تعالی کی ذات میں عبادت کے منحصر ہونے کی علت کی طرف اشارہ ہے یعنی صرف وہی زندہ و جاوید جو خود بخود قائم ہو اور پوری کائنات کا مدّبر و ناظم ہو، معبود ہو سکتا ہے_

٥_ عالم ہستی کا نظم و انتظام اور اس کی تدبیر و حفاظت صرف خدا تعالی کے ہاتھ میں ہے_هو الحی القیوم

بعض نے " قیوم"کا معنی کیا ہے" القائم بتدبیر الخلق و حافظه و المراقب علیه"_ مخلوقات کا مدبر، اس کا محافظ اور نگہبان_

٦_ خدا تعالی غیر سے بالکل بے نیاز ہے_هو الحی القیوم بعض لوگوں نے " قیوم"کا معنی کیا ہے" وہ جو خود بخود قائم ہو"(روح المعاني) اور خود بخود قائم ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ غیر سے بے نیاز ہو_

۷_ خدا تعالی کو نہ کبھی اونگھ آتی ہے اور نہ گہری نیند_لا تاخذه سنة و لا نوم

۸_ خدا تعالی ایک لحظہ کیلئے بھی کائنات کی تدبیر اور اسے قائم رکھنے سے غافل نہیں ہوتا_الحی القیوم لا تاخذه سنة و لا نوم

۹_ آسمانوں اور زمین(عالم وجود) میں جو کچھ ہے ، اس پر خدا تعالی کی مطلق مالکیت اور حاکمیت ہے_ له ما فی السموات و ما فی الارض ہر چیز پر ملکیت کا لازمہ حاکمیت ہے بلکہ ملکیت حاکمیت کے مساوی ہے_

۱۰_ عالم وجود میں متعدد آسمان ہیں_له ما فی السموات

کیونکہ جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے_

١١_ کائنات کی تدبیر سے غفلت خدا تعالی کی قیومیت کے ساتھ سازگار نہیں ہے_الحی القیوم لا تاخذہ سنة و لا نوم

(لاتاخذہ ...) کا جملہ "قیوم" کیلئے ایک قسم کا بیان ہے_

١٢_ خدا تعالی کی ذات میں کسی قسم کی تبدیلی یا دگرگونی نہیں آتی_لا تاخذہ سنة و لانوم

١٣_ خدا تعالی کے علاوہ کسی کے پاس بھی اپنا کچھ نہیں ہے جو کچھ ہے خدا وند عالم کی طرف سے ہے_

لہ ما فی السموات و ما فی الارض جو کچھ بھی ہے خدا کی طرف سے ہے(لہ ما ...) یعنی بہ الفاظ دیگر کسی کا اپنا کچھ نہیں ہے_

١٤_ خدا تعالی کی بارگاہ میں کوئی بھی اسکی اجازت کے بغیر سفارش نہیں کرسکتا_من ذاالذی یشفع عندہ الا باذنہ

١٥_ نظام کائنات میں علل و اسباب کی تاثیر خدا تعالی کے اذن سے ہے_من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ

شفاعت سے مراد شفاعت تکوینی بھی ہو سکتی ہے یعنی کوئی بھی خدا کے مقابلے میں مستقل قدرت نہیں رکھتا اور اگر کچھ تاثیر رکھتاہے تو خدا کے اذن سے ہے_

١٦_ شفاعت کا خدا کی مطلق قدرت اور مالکیت سے کوئی تضاد نہیں ہے_لہ ما فی السموات و ما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ

١٧_ عالم وجود پر خدا تعالی کی مکمل مالکیت کا مطلب کائنات میں ہر قسم کی مستقل قدرت کی نفی ہے_

لہ ما فی السموات و ما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الاّ باذنہ (من ذا الذي ...) کا جملہ جو کائنات میں ہر قسم کی مستقل قدرت کی نفی کررہاہے ہوسکتاہے خدا تعالی کی مطلق مالکیت کا نتیجہ ہو_

١٨_ عالم وجود میں اسباب و علل کی تاثیر خدا کے علم مطلق کے احاطے میں ہے_من ذاالذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم و ما خلفھم اس بناپر کہ اگر شفاعت سے مراد نظام ہستی کے علل و اسباب کی تاثیر ہو_

١٩_ خدا تعالی موجودات کے ماضی، حال اور مستقبل سے مکمل واقف ہے_

يعلم ما بين ايديهم و ما خلفهم

۲۰_ خدا تعالی ظاہر و باطن کا مکمل علم رکھتا ہے_ يعلم ما بين ايديهم و ما خلفهم

۲۱_ خدا تعالی سفارش کرنے والوں کے ماضی و مستقبل، ان کے ظاہر و باطن اور آغاز و انجام سے خوب واقف ہے_ يعلم ما بين ايديهم و ما خلفهم (مابين ايديهم) سے مراد وہ اعمال اور رفتار و کردار ہیں کہ جو سفارش کرنے والوں کے سامنے آشکار ہیں اور (و ما خلفهم) سے مراد وہ اعمال و کردار ہیں جو ان سے مخفی اور پوشیدہ ہیں_

۲۲_ کوئی بھی خداوند عالم کے علم سے صرف اس حد تک آگاہ ہو سکتا ہے جتنا خدا چاہے_ و لا يحيطون بشيء من علمه الا بماشآئص

۲۳_ انسان خدا تعالی کے مطلق علم سے آگاہ نہیں ہو سکتا_ و لا يحيطون بشيء من علمه الا بماشآء

۲٤_ علوم و معارف، علم خدا کا ایک معمولی سا پرتو ہیں_ و لا يحيطون بشى من علمه الا بماشآئص

۲۵_ خدا تعالی کی حکومت و قدرت آسمانوں اور زمین (عالم ہستی) پر محیط ہے_ لا اله الا هو الحى القيوم ... وسع كرسيه السموات والارض سابقہ جملوں کو مدنظر رکھتے ہوئے "کرسي" سے مراد حکومت و قدرت الہی ہے_

۲٦_ تدبیر عالم سے غافل نہ ہونا، مطلق مالکیت، علم اور قدرت اور اسباب و علل کو تاثیر کا اذن دینا سب خدا تعالی کی قیومیّت کی دلیلیں اور نشانیاں ہیں_ الحى القيوم ...وسع كرسيه السماوات و الارض

تمام مطالب جو "القیوم" کے بعد آئے ہیں ممکن ہے صفت کی توضیح ہو نیز اس کے اثبات کی دلیل ہوں_

۲۷_ آسمان و زمین (عالم وجود) کی حفاظت خدا تعالی کیلئے سخت و دشوار نہیں ہے_ و لا يؤده حفظهما

۲۸_ "کرسي" ایک ایسا وجود ہے جو آسمان و زمین پر محیط ہے اور ان کا محافظ ہے_ وسع كرسيه ... و لا يؤده حفظهما

اس بنا پر کہ "لايؤده" کی ضمیر کا مرجع "کرسي" ہو_

۲۹_ "کرسي"کیلئے آسمان و زمین کی نگہداشت کوئي مشکل نہیں ہے_و لا يؤده حفظهما اس بناپر کہ "لايؤده" کی ضمیر کا مرجع "کرسي" ہو_

۳۰_ صرف خدا تعالی "عليّ"(بلندمرتبہ) اور عظیم (باعظمت) ہے_و هو العلی العظیم

۳۱_ خدا تعالی کا علم سب آسمانوں اورزمین پر محیط ہے_وسع کرسیه السموات والارض

امام صادق (ع) "وسع کرسیه"کے متعلق فرماتے ہیں "علمہ" یعنی خدا کا علم (۱)

۳۲_ "کرسي"خدا تعالی کا وہ مخصوص علم ہے کہ جس پر کوئي بھی (حتی کہ انبیاء (ع) بھي) آگاہی حاصل نہیں کرسکتے_

وسع کرسیه امام صادق (ع) فرماتے ہیں والکرسی هو العلم الذی لم یطلع الله علیه احداً من انبیاء ه و رسله و حججه "کرسي"خدا تعالی کا وہ علم ہے کہ جس پر اس نے اپنے انبیاء (ع)، رسل (ع) اور حجج میں سے بھی کسی کو مطلع نہیں کیا (۲)

۳۳_ آئمہ معصومین(ع) کو شفاعت کرنے کا اذن حاصل ہے_من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه امام صادق (ع) فرماتے ہیں :نحن اولئك الشافعونوہ شفاعت کرنے والے ہم ہی ہیں (۳)_

آئمہ (ع): آئمہ(ع) کے فضائل ۳۳

آسمان: آسمانوں کا متعدد ہونا ۱۰;آسمان کی مالکیت ۹

اسماء اور صفات : حی ۲ ، ۳; عظیم ۳۰; علی ۳۰ ; قیوم ۳

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کے علم کا محدود ہونا ۳۲

انسان : انسان کی ناتوانی ۲۳

توحید: توحید افعالی ۲ ، ۵ ، ۱۳ ;توحید صفاتی ۱۷ ;توحید عبادی ۱ ، ٤

---

۱) معانی الاخبار ص ۳۰ ح ۲ ، نورالثقلین ج ۱ ص ۲۵۹ ح ۱۰۳٦_

۲) معانی الاخبار ص ۲۹ ح ۱ ، تفسیر برہان ج ۱ ص ۲٤۰ ح ٦_

۳) محاسن برقی ج ۱ ص ۱۸۳ ح ۱۸٤، نورالثقلین ج ۱ ص ۲۵۸ ح ۱۰۳۲ _

روایت ۳۱، ۳۳،۳۲

خدا تعالی: خدا اور غفلت ۱۱;خدا اور نیند ۷;خدا کا اذن ۲۶،۱۵،۱٤;خدا کا جاودانی ہونا ۲;خدا کا علم ۱۹،۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۳۲، ۳۱، ۲٤;خدا کی بے نیازی ٦; خدا کی تدبیر ٥، ۲٦، ۱۱، ۸; خدا کی حاکمیت ۹;خدا کی حیات ۲ ، ٤;خدا تعالی کی ذات ۱۲;خدا کی صفات جلال ۱۲، ۱۱، ۷، ۲٦; خدا کی صفات جمال ٦،۸; خدا کی قدرت ۲٦،۱٦ ، ۲۷; خدا کی قیومیت ۲ ، ٤ ، ۱۱ ، ۲٦;خدا کی مالکیت ۹، ۱۳ ، ۱٦ ، ۲٦،۱۷;خدا کی مشیت ۲۲

شفاعت: شفاعت کا اذن ۳۳،۱٤;شفاعت کی حقیقت ۱٦ شفاعت کرنے والے: ۳۳،۲۱

طبعی عوامل: ۱٥ ، ۲٦،۱۸

عالم خلقت: عالم خلقت کا وابستہ ہونا ۱۷;عالم خلقت کی تدبیر ٥ ، ۸، ۱۱ ، ۲۷،۲٦،۲٥ ، ۲۸ ، ۲۹

علم: علم کا سرچشمہ ۲٤

کرسي: ۳۲،۲۹،۲۸

معبود: لائق معبود ۱ ، ٤

لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٥٦)

دین میں کسی طرح کا جبر نہیں ہے _ہدایت گمراہی سے الگ اور واضح ہوچکی ہے _ اب جو شخص بھی طاغوت کا انکار کرکے اللہ پر ایمان لے آئے وہ اس کی مضبوط رسی سے متمسک ہوگیا ہے جس کے ٹوٹنے کا امکان نہیں ہے اور خدا سمیع بھی ہے اور علیم بھی ہے _

۱_ دین قبول کرنے کے سلسلے میں کوئي جبر نہیں ہے_ لا اکراہ فی الدین

۲_ عقیدے اور ہدف میں جبر ممکن نہیں ہے_ لا اکراہ فی الدین

دین و عقیدہ میں جبر کی بصورت مطلق نفی کا مطلب یہ ہے کہ تمام اعتقادی مسائل کہ جن کا تعلق انسان کے قلب و فکر کے ساتھ ہے قابل جبر و اکراہ نہیں ہیں_

۳_ غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے پہ مجبور نہیں کرنا چاہیئے_ لا اکراہ فی الدین اس بناپر کہ "لا اکراہ" مقام تشریع میں ہویعنی نظریات و عقائد اور دین کے اوامر و نواہی کا غیر مسلموں پر زبردستی مسلط کرنا جائز نہیں ہے_

٤_ ایمان یا کفر کو قبول کرنے کے سلسلے میں انسان آزاد اور خودمختار ہے_ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغي

٥_ رشد وہدایت اور کفر و ضلالت کی راہیں واضح اور روشن ہیں_ قد تبین الرشد من الغي

٦_ خداتعالی نے حق و باطل کی راہیں واضح کرکے انسان پر حجت تمام کردی ہے_ قدتبین الرشدمن الغی فمن یکفر بالطاغوت

٧_ اسلام دلیل و منطق کا دین ہے نہ اجبار و اکراہ کا_ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغي

٨_ دین اسلام انسان کی رشد وہدایت کی راہ و روش ہے_ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغي

٩_ خداتعالی پر ایمان اور طاغوت کا انکار سیدھا، محکم اور قابل اطمینان راستہ ہے_ فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ فقد استمسك بالعروة الوثقي

١٠_ طاغوت کا مسلسل انکار اور خدا پر دائمی ایمان خدا کی مضبوط رسی کو تھامنا ہے_ فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ فقد استمسك بالعروة الوثقي

١١_ طاغوت کا انکار (سب اغیار کی نفی اور حق تعالی کے علاوہ سب کا انکار) ایمان کے وجود میں آنے کی شرط ہے_ فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ کیونکہ طاغوت کے انکار کو ایمان سے پہلے ذکر کیا گیا ہے_

١٢_ اسلام راہ ہدایت کو واضح کرکے انسان کو انتخاب کے دوراہے پر لاکھڑا کرتا ہے_

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت

۱۳_ خداوند عالم پر ایمان لانا اور طاغوت کا انکار کرنا ہی رشد وہدایت ہے_
قد تبين الرشد من الغی فمن يكفر بالطاغوت و يؤمن بالله

۱٤_ قلبی تصدیق کے علاوہ خدا وندمتعال پر ایمان اور طاغوت کے کفر کا زبانی اعلان بھی ضروری ہے_
فمن يكفر بالطاغوت و يؤمن بالله ... والله سميع عليم

"سمیع علیم"کا ذکر کرنا اس چیز کو واضح کرتاہے کہ خداوندمتعال پر ایمان اور طاغوت کا انکار زبان و قلب دونوں کے ساتھ ہے_

۱۵_ خداپر ایمان لانے کا مطلب ہے اسکی وحدانیت، قیومیت ، حیات ، مالکیت اور علم مطلق کا زبانی اقرار اور قلبی تصدیق_ الله لا اله الا هو الحی القيوم ... يؤمن بالله ... و الله سميع عليم

۱٦_ خداتعالی سمیع (سننے والا) اور علیم (جاننے والا)ہے_ والله سميع عليم

۱۷_ خداتعالی کی طرف سے اپنے مومنین اور طاغوت کا انکار کرنے والوں کی حوصلہ افزائی_
فمن يكفر بالطاغوت و يؤمن بالله ... والله سميع عليم

۱۸_ کفار کے نظریات و اعمال کی بنیادیں کھوکھلی اور متزلزل ہیں_ فمن يكفر بالطاغوت و يؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقي چونکہ خداپر ایمان لانے کو مضبوط رسی کے ساتھ تمسک اور وابستگی کہا گیا ہے قرینہ مقابلہ سے انکار طاغوت کے ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کفار کا اپنے اعتقادات و نظریات اور اپنے رہبروں کے ساتھ تعلق کمزور اور ناپختہ ہوتاہے_

۱۹_ کفر اور طاغوتی رہنماؤں کے ساتھ تعلق کمزور اور متزلزل ہوتاہے_ فمن يكفر بالطاغوت و يؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقي لاانفصام لها

۲۰_ شیطان، طاغوت کے مصادیق میں سے ہے_ فمن يكفر بالطاغوت امام صادق(ع) "فمن يكفر بالطاغوت" کے بارے میں فرماتے ہیں انہ الشیطان ... " یہ شیطان ہے ..."(۱)

۲۱_ مضبوط ایمان کے دو پہلوہیں خدا کے ساتھ قلبی تعلق اور طاغوت کا انکار (اغیار کی نفي)_

---

۱) مجمع البیان ج ۲ ص ٦۳۱ ، نور الثقلین ج ۱ ص ۲٦۳ ح ۱۰۵۱_

فمن يكفر بالطاغوت و يؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقي امام صادق (ع) "فقد استمسك ..." کے متعلق فرماتے ہیں :ہی الایمان باللہ وحدہ لا شریک لہ یہ خدا پر ایمان لانا ہے جو یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے (۱)

اتمام حجت ٦ اسلام: اسلام کا قبول کرنا ٣;اسلام کی خصوصیات ١٢، ٧،٨

اسماء اور صفات : سمیع ١٦ ، علیم ١٦ ، قیوم ١٥

انسان: انسان کی آزادی ١ ، ٣ ، ٤ ، ١٢

ایمان: ایمان خدا پر ١٤، ١٣، ١٠، ٩ ، ٢١;ایمان کا متعلق ١٥ ; ایمان کے ارکان ١٥ ;ایمان کے پہلو ٢١;ایمان میں اقرار ١٤، ١٥

تولّا اور تبرا: ١٠ ، ١١ ، ١٣ ، ١٤ ، ٢١

حدیث: ٢٠ ، ٢١

خدا کی رسي: ١٠

خدا تعالی : خدا تعالی کا علم ١٥ ;خدا تعالی کی حیات ١٥ ;خدا تعالی کی قیومیت ١٥ ;خدا تعالی کی مالکیت ١٥ ;خدا تعالی کی وحدانیت ١٥

دین : دین اور عقل ٧;دین کا قبول کرنا ٣ ، ٤;دین میں اختیار ٢، ١

رشد وہدایت: رشد وہدایت کا راستہ ٥; رشد وہدایت کے عوامل ١٠، ٨ شیطان ٢٠

طاغوت: طاغوت کا انکار ٩، ١٠ ، ١١ ، ١٣ ١٤ ، ١٧ ، ٢١; شیطان کے مصادیق ٢٠

ظالم حکام :١٩

عقیدہ: عقیدہ کی آزادی ١ ، ٢ ، ٤، ٣ کفار: ١٩، ١٨

کفر : کفر کا کھوکھلاپن ١٩، ١٨;کفر کے ساتھ تعلق ١٩

گمراہی :٥ مومنین ١٧

---

۱) کافی ج ٢ ص ١٤ ح ١ ، نورالثقلین ج ١ ص ٢٦٣ ح ١٠٥٢ ، ١٠٥٣_

اللّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوُرِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٢٥٧)

اللہ صاحبان ایمان کا ولی ہے وہ انھیں تاریکیوں سے نکال کرروشنی میں لے آتا ہے اور کفار کے ولی طاغوت ہیں جو انھیں روشنی سے نکال کراندھیروں میں لے جاتے ہیں _یہی لوگ جہنمی ہیں اور وہاں ہمیشہ رہنے والے ہیں _

١_ خداوند عالم کی خاص ولایت ان مؤمنین کے شامل حال ہے جو طاغوت کا انکار کریں_ فمن یکفربالطاغوت ...الله ولی الذین آمنوا

٢_ خدا پر ایمان لانا اور طاغوت کا انکار کرنا خدا تعالی کی دوستی اور نصرت و سرپرستی کے حصول کا سبب بنتا ہے_

فمن یکفر بالطاغوت ... الله ولی الذین آمنوا"ولی"کے کئي معانی ذکر کیۓ گئۓ ہیں ان میں سے اس آیت کے ساتھ جو معانی مناسبت رکھتے ہیں وہ سرپرست، مددگار اور دوست ہیں _

٣_ خدا تعالی اہل ایمان کو تاریکیوں سے نور کی طرف ہدایت فرماتاہے_الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور

٤_ مومنین کو تاریکیوں سے نور کی طرف ہدایت کرنا ، ان پر خدا کی ولایت کا پرتو ہے_الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور مومنین پر خدا تعالی کی ولایت کو بیان کرنے کے بعد"یخرجهم ..."کا جملہ گویا اس ولایت الہی کا ایک نمونہ ذکر کررہاہے_

٥_راہ حق ایک ہے اور باطل کے راستے متعدد اور

متفرق ہیں_ من الظلمات الی النور کلمہ "نور" کا مفرد ہونا نور حق کی وحدت کی دلیل ہے اور اسکے مقابلے میں کلمہ "ظلمات" کا جمع ہونا ظلمت و باطل کے تعدد و تشتت کی علامت ہے_

٦_ خدا پر ایمان لانا انسان کے نور تک پہنچنے کا ذریعہ ہے_ الله ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور

٧_ انسان ہمیشہ نور و ظلمت کے دورا ہے پر ہے_ یخرجھم من الظلمات الی النور ... یخرجونھم من النور الی الظلمات

٨_ مؤمنوں کا ایک ہی ولی و سرپرست (خدا تعالی) ہے اور کافروں کے زیادہ ہیں_ الله ولی الذین آمنوا ... والذین کفروا اولیاء هم الطاغوت

٩_ کفر، طاغوت کی سرپرستی و حکمرانی اور نور سے ظلمت کی طرف انحراف کا موجب بنتا ہے_ والذین کفروا اولیائھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات

١٠_ انسان کو ہمیشہ رہبری اور سرپرستی کی ضرورت ہے_ الله ولی الذین آمنوا ... والذین کفروا اولیاء هم الطاغوت

انسان مومن ہو یا کافر اسکا کوئی نہ کوئي سرپرست ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ رہبریت اور سرپرستی کی ضرورت ہے_

١١_ طاغوت کی حکمرانی معاشرہ کو تاریکیوں اور تباہی و بربادی کی طرف منحرف کردیتی ہے_ اولیاء هم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات

١٢_ خدا کی ولایت و سرپرستی کو قبول نہ کرنے کا نتیجہ انسان کے انحراف اور طاغوت کی سرپرستی قبول کرنے کی صورت میں نکلتا ہے_ الله ولی الذین آمنوا ... والذین کفروا اولیاء هم الطاغوت

١٣_ خدا کی ولایت کے علاوہ ہر قسم کی ولایت و سرپرستي، طاغوت ہے_ الله ولی الذین آمنوا ...والذین کفروا اولیاء هم الطاغوت یہ نکتہ دو باتوں پر مبنی ہے ایک یہ کہ کوئی بھی انسان ولایت و سرپرستی کے دائرے سے باہر

نہیں ہے کیونکہ یا وہ مومن ہے ، یا کافر دوم یہ کہ ولایت یا خدا تعالی کی ہے اور یا طاغوت کی تیسری صورت نہیں ہے پس خدا کی ولایت سے خارج ہونے کا مطلب ہوگا طاغوت کی ولایت میں داخل ہونا_

١٤_ اہل ایمان کی صفوں میں اتحاد ہے کیونکہ ان کا ولی ایک ہے اور اہل کفر کی صفوں میں انتشار و افتراق ہے کیونکہ ان کے طاغوتی اولیا ء زیادہ ہیں_ الله ولی الذین آمنوا ... و الذین کفروا اولیاء هم الطاغوت

چونکہ مومنوں کا ایک ولی ہے اسلئے وہ وحدت تک پہنچیں گے اور کافروں کے متعدد اولیاء ہیں اسلئے وہ انتشار و افتراق کا شکار ہوجائیں گے_

١٥_ کفار ہمیشہ آتش جہنم میں رہیں گے_ اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون

١٦_ اہل کفر کے انجام اور عذاب کی طرف متوجہ رہنے سے انسان کفر کی طرف انحراف اور طاغوت کی حکمرانی کو قبول کرنے سے محفوظ رہ وسکتا ہے_ اولئك اصحاب النارهم فيها خالدون

اتحاد: اتحاد کے عوامل ١٤

اختلاف : اختلاف کے عوامل ١٤

انسان : انسان کی آزادی ٧;انسان کی نیازمندی ١٠

ایمان: ایمان کا متعلق ٢ ، ٦;ایمان کے اثرات ٢ ،٣ ، ٦ ، ١٤; خدا پر ایمان ٢ ، ٦

باطل : باطل میں اختلاف و انتشار ٥ ، ١٤

تقرب: تقرب کے عوامل ١ ، ٢; تولّا اور تبرا: ١ ، ٢

جہنمی لوگ: ان کا ہمیشہ رہنا ١٥

حق : حق کی وحدت ٥

حکومت: حکومت کی ضرورت ١٠

خداوند متعال: خداوند متعال کی ولایت ۱، ۲، ٤، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱٤؛ خدا وند متعال کی ہدایت ۳، ٤

دوراندیشي: اسکے اثرات ۱٦

رہبري: رہبری کی اہمیت ۱۰

طاغوت: طاغوت کا انکار ۲، ۱؛ طاغوت کی حکمرانی ۱۱، ۹، ۱٤، ۱٦؛ طاغوت کی حکمرانی کے اثرات ۱۱ طاغوت کی سرپرستی ۱۲، ۱۳

عذاب: اہل عذاب ۱۵ کفار: ۸، ۱٤، ۱۵

کفر: کفر کی سزا ۱۵، ۱٦؛ کفر کے اثرات ۱٤، ۹

گمراہی: گمراہی کا پیش خیمہ ۹؛ گمراہی کے عوامل ۱۲

معاشرہ: معاشرہ کے انحراف کے عوامل ۱۱

مومنین: ٤، ۸، ۱٤

نور و ظلمت: ۳، ٤، ٦، ۱۱، ۹، ۷

ہدایت: ہدایت کا سرچشمہ ۱٦، ٦

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَآجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رِبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (٢٥٨)

کیا تم نے اس کے حال پر نظر نہیں کی جس نے ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں بحث کی صرف اس بات پر کہ خدا نے اسے ملک دے دیا تھا جب ابراہیم نے یہ کہا کہ میرا خدا جلاتا بھی ہے اور مارتا بھی ہے تو اس نے کہا کہ یہ کام میں بھی کرسکتا ہوں تو ابراہیم نے کہا کہ میرا خدا مشرق سے آفتاب نکالتا ہے تو مغرب سے نکال دے تو کافر حیران رہ گیا اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے_

١_ نمرود (شاہ بابل) کا حضرت ابراہیم (ع) کے ساتھ خداوند عالم کی ربوبیت کے بارے میں مناظرہ_

الم تر الی الذی حاجّ ابراهیم فی ربه ان آتاه الله الملك "حاجّ"کا مصدر "محاجّة"ہے اس کا معنی ہے مقابل کی دلیل و حجت کے مقابلے میں دلیل و حجت قائم کرنا اور یہ مخاصمہ و مجادلہ کے معنی سے خالی نہیں ہے_ تاریخ و روایات بتاتی ہیں کہ حضرت ابراہیم (ع) کا ہم عصر بادشاہ نمرود (شاہ بابل) تھا_

٢_ نمرود کی بادشاہی اور قدرت و طاقت خدا کی عطا کردہ تھي_ ان آتاه الله الملك

٣_ سرکشوں اور اہل طاغوت کی حکمرانی اور تسلط خداوند عالم کے عطا کردہ ہیں_ ان آتاه الله الملك

٤_ خدا تعالی کی طرف سے نمرود اور حضرت ابراہیم (ع) کے مباحثے اور مناظرے میں غور کرنے کی دعوت_
الم تر الی الذی حاج ابراھیم

٥ _ خدا وند متعال کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کے باوجود اسکی وحدانیت و ربوبیت کے بارے میں مناظرہ و مجادلہ اور پھر اس کا انکار تعجب آور اور عقل سلیم کے خلاف ہے_ الم تر الی الذی حاج ابراھیم فی ربہ ان اتاہ اللہ الملک

" الم تر..." کے استفہام سے مقصود ان کے اس مناظرے اور انکار پر تعجب کا اظہار کرنا ہے_

٦_ نمرود کی قدرت و طاقت ، اس کے غرور و تکبر اور کفر و سرکشی کا پیش خیمہ_ الم تر الی ... ان اتاہ اللہ الملک اس بنا پر کہ " ان اتاہ ..." کا جملہ محاجّہ کی علت کا بیان ہو یعنی چونکہ اسے مملکت و سلطنت مل گئي اسلئے ایسے کام کرنے لگا _

٧_ قدرتمندي، خدا کی ربوبیت کے مقابلے میں کفر و سرکشی کا پیش خیمہ ہے_ الم تر الی الذی ... ان اتاہ اللہ الملک اگر جملہ " ان آتاہ ..." نمرود کے کفر و سرکشی کی علت کا بیان ہو تو اسی سے یہ کلی نتیجہ لیا جاسکتا ہے کہ قدرت و سلطنت، غرور، کفر و ... کا پیش خیمہ ہے_

٨_ نمرود، راہ ہدایت سے منحرف ہونے والوں ، ولایت الہی سے محروم ہونے والوں ، نور سے ظلمت کی طرف جانے والوں اور آتش جہنم میں ہمیشہ رہنے والوں کا ایک نمونہ_ قد تبین الرشد ... اللہ ولی الذین ... الم تر الی الذی حاج ابراھیم

خدا تعالی نے ایمان و کفر (گذشتہ آیات میں ولایت الہی اور ولایت طاغوت) کو بیان کرنے کے بعد اس کا عملی نمونہ دکھانے کیلئے ابراہیم (ع) و نمرود کی داستان ذکر کی ہے کہ جس میں حضرت ابراہیم (ع) ایمان کا نمونہ ہیں اور نمرود کفر کا_

٩_ حضرت ابراہیم (ع) ہدایت یافتہ، ولایت الہی سے بہرہ مند اور نور کے دائرے میں آنے والوں کا ایک نمونہ_
قد تبین الرشد ... اللہ ولی الذین آمنوا ... الم تر الی الذی حاج ابراھیم

١٠_ حضرت ابراہیم (ع) کا خدا تعالی کے اماتہ (مارنا) اور

احیا (زندہ کرنا) کے ذریعے اسکی ربوبیت اور وحدانیت پراستدلال_اذ قال ابراهیم ربی الذی یحیی و یمیت

١١_ موت و حیات کا قانون ، خدا تعالی کی ربوبیت کا پرتو اور اس کی نشانی ہے_ ربی الذی یحیی و یمیت

١٢_ موت و حیات صرف پروردگار کے اختیار میں ہے_ ربی الذی یحیی و یمیت

١٣_ نمرود کا یہ گمراہ کن دعوي کہ موت و حیات اس کے اختیار میں ہے_قال انا احیی و امیت

چونکہ حضرت ابراہیم (ع) نے نمرود کے اس دعوی "انا احيي..." کے مقابلے میں ایک دوسری دلیل پیش کی (فان الله ...) تو اس سے پتہ چلتاہے کہ نمرودنے اپنا یہ دعوي مغالطے اور مکر کے ذریعے اپنے ان ہم نشینوں کو باور کرادیا تھا کہ جنہیں موت و حیات کی حقیقت کی کچھ خبر نہ تھي_(چنانچہ روایات میں ہے کہ اس نے ایک شخص کو قتل کرنے اور سزائے موت کے قیدی کو آزاد کرنے کا حکم دیا)

١٤_ سورج کا ہمیشہ مشرق سے طلوع کرنا خدا تعالی کی ربوبیت کی نشانی اور اسکی قدرت کا مظہر ہے_ حاج ابراهیم فی ربه ... فان الله یاتی بالشمس من المشرق

١٥_ کائنات کے سب امور خداوند عالم کی تدبیر سے چلتے ہیں_ آتاه الله الملك ... یحیی و یمیت ... فان الله یاتی بالشمس من المشرق

١٦_ نظام ہستی پر حکمرانی اور کائنات کی تدبیر اللہ تعالی کی الوہیت کی شان ہے_فان الله یاتی بالشمس من المشرق

١٧_ حضرت ابراہیم (ع) کے واضح دلائل کے بعد نمرود کیلئے خدا تعالی کی توحید ربوبی ثابت ہوگئی تھي_اذ قال ابراهیم ربی ... فبهت الذی کفر

١٨_ نظام ہستی میں قدرت و طاقت اور تصرف، ربوبیت کا لازمہ ہے_ حاج ابراهیم فی ربه ...فأت بها من المغرب

کیونکہ حضرت ابراہیم (ع) نے خدا تعالی کے مقام ربوبیت کو ثابت کرنے کیلئے اسکی قدرت اور تصرف سے استدلال کیا ہے_

١٩_ حضرت ابراہیم (ع) کی طرف سے نمرود سے اپنی ربوبیت کے دعوي کو ثابت کرنے کیلئے نظام

کائنات میں تبدیلی (سورج کو مغرب سے نکالنا) کا مطالبہ_ فا ت بها من المغرب

۲۰_ اپنی ربوبیت کو ثابت کرنے میں نمرود کی ناکامی اور ناتوانی_ انا احيي و اميت ... فبهت الذى كفر

۲۱_ کافر اور ستمگر لوگ غیر خدا کی ربوبیت کو ثابت کرنے سے عاجز ہیں_ فبهت الذى كفر والله لا يهدى القوم الظالمين نمرود کی صفت "الذی کفر" اسکے مبہوت ہونے کی علت کی طرف اشارہ ہے یعنی نہ صرف نمرود خدا تعالی کی ربوبیت کا انکار کرنے سے عاجز رہا بلکہ کوئی بھی کافر حضرت ابراہیم (ع) اور قرآن کے ساتھ تمسک کرنے والوں کی برہان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا_

۲۲_ نمرود کا حضرت ابراہیم (ع) کے مقابلے میں کفر و عناد، دھوکہ بازی اور مغالطے سے کام لینا_ ربى الذى يحيي و يميت قال انا احيي و اميت حضرت ابراہیم (ع) نے احیا اور اماتہ سے انکے حقیقی معانی مراد لئے تھے جبکہ نمرود نے مجازی معنی مراد لئے_

۲۳_ جن لوگوں کو خدا کی زیادہ نعمتیں حاصل ہیں ان پر اسکی ربوبیت کو درک کرنے اور قبول کرنے کا زیادہ حق بنتاہے_ الم تر ... ان اتاه الله الملك کہا گیا ہے کہ سیاق آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جملہ "ان آتاہ اللہ ..." کا معنی یہ ہے کہ نمرود کو ملک و سلطنت جو خدا کی عطا کردہ نعمت تھي، کا مالک ہونے کی بناپر خدا کی ربوبیت کا دوسروں کی نسبت بہتر یقین کرنا چاہیئے تھا کیونکہ ملک و سلطنت بھی خدا تعالی کی ربوبیت و الوہیت کا ایک پرتو ہے_

۲٤_ ظلم کرنے والے، خداوند متعال کی ہدایت سے محروم ہیں_ والله لا يهدى القوم الظالمين

۲۵_ حضرت ابراہیم (ع) کا ہم عصر بادشاہ (نمرود) ایک ظالم اور کافر حکمران_ فبهت الذى كفر والله لا يهدى القوم الظالمين

۲٦_ کفر، جو ہٹ دھرمی اور حق کے مقابلے میں قیام کے ہمراہ ہو، ظلم ہے_ فبهت الذى كفروالله لايهدى القوم الظالمين

۲۷_ کفر و ظلم حق کو قبول کرنے اور اسکے روشن دلائل

کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں رکاوٹ ہے_فبهت الذی کفر والله لا یهدی القوم الظالمین

۲۸_ انسان کا روشن دلائل کو قبول کرنا اور ہدایت پا جانا خدا تعالی کے ارادے پر موقوف ہے_فبهت الذی کفر والله لا یهدی القوم الظالمین

آیات الہی ۱۱، ۱٤

استدلال: ناپسندیدہ استدلال ٥

انسان: انسان کامل ۹

ایمان: ایمان کا پیش خیمہ ۲۳

تکبر: تکبر کا پیش خیمہ ٦،۷

تفکر: تفکر کی اہمیت ٤

توحید: توحید افعالی ۱۲، ۲،۳;توحید کے دلائل ۱۰

جہنم: جہنم میں ہمیشہ رہنا ۸

حضرت ابراہیم (ع): حضرت ابراہیم (ع) کا استدلال ٤،۱، ۱۰، ۱۷، ۱۹; حضرت ابراہیم (ع) کو نمونہ عمل قرار دینا ۹;حضرت ابراہیم (ع) کی دعوت ۱۷،۱۰

حق: حق کا قبول کرنا ۲۸،۲۳; حق کو قبول کرنے کے موانع ۲۷; حق کے ساتھ دشمنی ۲٦

حیات: حیات کا سرچشمہ ۱۲ ، ۱۳;حیات کی اہمیت ۱۱

خدا تعالی: خدا تعالی کا ارادہ ۲۸;خدا تعالی کی تدبیر ۱۵ ، ۱٦;خدا تعالی کی حکمرانی ۱٦;خدا تعالی کی دعوت ٤; خدا تعالی کی ربوبیت ۱، ۵، ۱۰، ۷، ۱٤، ۱۱، ۲۳، ۱۷;خدا تعالی کی نعمتیں ۲۳; خدا تعالی کی ولایت ۸،۹;خدا تعالی کی ہدایت ۲٤،۲۸; خدا تعالی کے عطیئے ۳،۲، ۵;خدا تعالی کے مختصات ۱٦

خلقت: تدبیر خلقت ۱۵ ، ۱۶، ۱۸ ; نظام خلقت ۱۸

سرکشی : سرکشی کا پیش خیمہ ٦ سورج ١٤ طاغوت: طاغوت کی حکمرانی ۳

ظالم حکمران: ۳، ۲، ۲۵

ظالم لوگ: ۲۱ ، ۲٤

ظلم : ظلم کے آثار ۲۷ ; ظلم کے موارد ۲٦

عذاب: اہل عذاب ۸

عقل: عقل سلیم ٥

غرور: غرور کا پیش خیمہ ٦، ۷

قدرت طلبی : اسکے آثار ٦،۷

قضا و قدر: ۲۸

کفار: ۲۱، ۲٥

کفر: کفر کا پیش خیمہ ٦،۷ ; کفر کے اثرات ۲۷، ۲٦

گمراہ لوگ :۸

مردوں کو زندہ کرنا: ۱۰

مغالطہ: ۱۳ ، ۲۲

موت : موت کا سرچشمہ ۱۳، ۱۲، ۱۱

نمرود: نمرود کا استدلال ٤، ۱ ; نمرود کا ظلم ۲٥ ; نمرود کا غرور ۷، ٦ ; نمرود کا کفر ۲٥، ۷، ٦ ; نمرود کی دھوکہ دہی اور مغالطہ ۱۳ ، ۲۲ ; نمرود کی سرکشی ٦ ; نمرود کی سلطنت ۱ ، ۲، ۲٥ ; نمرود کی طاقت و قدرت ٦،۷ ; نمرود کی گمراہی ۸

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى العِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۲۵۹)

یا اس بندے کی مثال جس کا گذر ایک قریہ سے ہوا جس کے سارے عرش و فرش گر چکے تھے تو اس بندہ نے کہا کہ خدا ان سب کو موت کے بعد کس طرح زندہ کرے گا تو خدا نے اس بندہ کو سو سال کے لئے موت دیدی اور پھر زندہ کیا او رپوچھا کہ کتنی دیر پڑے رہے تو اس نے کہا کہ ایک دن یا کچھ کم _ فرمایا نہیں _ سو سال _ ذرا اپنے کھانے اور پینے کو تو دیکھو کہ خراب تک نہیں ہوا اور اپنے گدھے پر نگاہ کرو (کہ سڑگل گیا ہے) اور ہم اسی طرح تمھیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنانا چاہتے ہیں _ پھر ان ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم کس طرح جوڑ کر ان پر گوشت چڑھا تے ہیں _ پھر جب ان پر یہ بات واضح ہوگئي تو بیساختہ آوازدی کہ مجھے معلوم ہے کہ خدا ہر شے پرقادر ہے _

۱_ خدا تعالی مومنین کو قیامت کے بارے میں شبہات کی تاریکی سے علم و یقین کی روشنی کی طرف ہدایت فرماتا ہے _

الله ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور ... او کالذی مر ... فلما تبین له

اس آیت میں ولایت الہی کا ایک نمونہ اور اس کا نتیجہ ذکر کیا گیا ہے یعنی مومنین کو ظلمت اور تاریکی سے نکال کر انہیں نور اور روشنی کی طرف ہدایت کرنا_

٢_ ایک شخص (حضرت عزیر(ع)) کا دوران سفر ایک ایسی ویران بستی سے گزرنا جسکی چھتیں اور دیواریں منہدم ہوچکی تھیں اور پھر مردوں کو دیکھ کر خدا تعالی سے سوال کرنا کہ انہیں کیسے زندہ کرے گا_

او کالذی مر علی قریة و ھی خاویة علی عروشھا بہت سارے مفسرین کے نزدیک یہ داستان حضرت عزیر(ع) پیغمبر کی ہے اور بعض کے نزدیک جناب ارمیا (ع) کی داستان ہے_ قابل ذکر ہے کہ "خاوية علي عروشہا"کا معنی بعض نے "اجڑی ہوئي "اور بعض نے "تباہ و برباد اور کھنڈر بنا ہوا"کیا ہے_

٣_ مردوں کے زندہ ہونے کی کیفیت کی پیچیدگي_ قال انی یحیی ھذہ الله بعد موتھا

"اني""کیف اور این "کے معنی پر مشتمل ہے یعنی کیسے اور کہاں لیکن چونکہ اس کے جواب میں صرف مردوں کے زندہ ہونے کی کیفیت بیان کی گئي ہے اسلئے کہا جاسکتاہے کہ اس آیت میں "اني" صرف "کیف"کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے_

٤_ حضرت عزیر (ع) قیامت کے دن خود مردوں کے زندہ ہونے سے آگاہ تھے اور ان کا سوال صرف زندہ ہونے کی کیفیت کے بارے میں تھا_ قال انی یحیی ھذہ الله بعد موتھا " اني يحيي"جو کہ استفہام ہے دلالت کررہاہے کہ حضرت عزیر(ع) کو خود زندہ کرنے کا یقین تھا اور سوال صرف اسکی کیفیت کے بارے میں تھا_

٥_ خدا تعالی نے مردوں کے زندہ کرنے کی کیفیت کے بارے میں سوال کا جواب دینے کیلئے حضرت عزیر(ع) کو موت دی اور پھر سو سال کے بعد انہیں زندہ کردیا_ قال انی ... فاماته الله مائة عام ثم بعثه

٦_ دنیا میں مردوں کا زندہ ہونا ممکن ہے_ فاماته الله مائة عام ثم بعثه

٧_ موجودات کو خدائے ذوالجلال ہی موت دیتاہے اور وہی زندہ کرتاہے_

انی یحیی ھذہ الله بعد موتھا فاماته الله مائة عام ثم بعثه

٨_ اثبات حق اورہدایت الہی کا ایک طریقہ یہ ہے کہ خدا تعالی اپنی جانب سے عملی نمونے پیش فرمائے_
انی یحیی ... فاماته الله مائة عام ثم بعثه

٩_ حضرت عزیر (ع) اور خدا تعالی کے درمیان گفتگو_قال کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم

١٠_حضرت عزیر(ع) کا اپنی طویل (صد سالہ) موت کے بارے میں یہ خیال تھا کہ یہ ایک دن یا اس سے بھی کم وقت کا توقف تھا_قال کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم

١١_ مردہ انسان زمانے کے گزرنے کو درک نہیں کرسکتا_قال لبثت یوما اوبعض یوم

١٢_ دنیا میں اور موت کے بعد انسان کا زمانے کے بارے میں ادراک مختلف نوعیت کا ہے_
فاماته الله مائة عام ... قال لبثت یوما او بعض یوم

١٣_ حس، علم و شناخت کا ایک ذریعہ ہے_فانظر الی طعامك ... و انظر الی حمارك ... و انظر الی العظام

١٤_ سوسال گزرنے کے باوجود حضرت عزیر (ع) کی خورد و نوش کی چیزوں میں کوئی تبدیلی نہ آئی_
فانظر الی طعامك و شرابك لم یتسنه

١٥_ حضرت عزیر (ع) کا مرنا اور پھر سوسال کے بعد زندہ ہونا سب لوگوں کیلئے روز قیامت مردوں کے زندہ ہونے کی علامت اور نشانی ہے_قال انی یحیی هذه الله ... و لنجعلك آیة للناس

١٦_ اشیاء خورد و نوش کا خراب نہ ہونا جبکہ خراب کرنے والے طبعی عوامل موجود ہوں، خداوند متعال کی طرف سے موجودات کی طویل زندگی کے امکان کی دلیل ہے_فانظر الی طعامك و شرابك لم یتسنه

١٧_ حضرت عزیر (ع) کے گدھے کی ہڈیوں کے مجتمع ہونے اور ان پر گوشت آجانے کے بعد گدھے کا زندہ ہوجانا، مردوں کے زندہ ہونے کے امکان اور اسکی کیفیت کے بارے میں حضرت عزیر(ع) کے سوال کا جواب_
وانظر الی العظام کیف ننشزها ثم نکسوها لحما "انظر الی حمارک" کو مد نظر رکھتے ہوئے "العظام" سے مراد گدھے کی ہڈیاں ہیں کیونکہ گدھے کی طرف صرف نظر کرنا مردوں کے زندہ کرنے کی علامت نہیں ہے_

۱۸_ معاد جسمانی ہے_قال انی یحیی هذه الله بعد موتها ... ثم نكسوها لحما

۱۹_ زندہ ہونے کے بعد حضرت عزیر(ع) کی شکل و صورت وہی تھی جو مرنے سے پہلے تھي_و لنجعلك آيةً للناس

اگر حضرت عزیر(ع) کی شکل و صورت تبدیل ہوچکی ہوتی تو لوگوں کیلئے نشانی نہیں بن سکتے تھے کیونکہ لوگ انہیں پہچان نہ سکتے_

۲۰_ اپنے اور اپنے گدھے کے زندہ ہونے اور اپنی اشیائ خورد و نوش کے خراب نہ ہونے کا مشاہدہ کرلینے کے بعد حضرت عزیر (ع) نے معاد کی کیفیت اور مردوں کو زندہ کرنے پر خدا تعالی کی قدرت کو درک کرلیا_

قال انی يحيي ... قال اعلم ان الله على كل شيء قدير

۲۱_ مردوں کے زندہ ہونے کا نظارہ کرنا خدا تعالی کی قدرت مطلقہ کی شناخت کا موجب ہے_فلما تبين له قال اعلم ان الله على كل شى قدير

۲۲_ حضرت عزیر(ع) کی موت اور پھر سال کے بعد زندہ ہونا، انکی اشیاء خورد و نوش کا خراب نہ ہونا اور انکے گدھے کا دوبارہ زندہ ہونا خدا تعالی کی قدرت مطلقہ کا پرتو ہے_فلما تبين له قال اعلم ان الله على كل شيء قدير

۲۳_ زندگی اور موت صرف خدا تعالی کے قبضہ قدرت میں ہے_فاماته الله مائة عام ثم بعثه ... قال اعلم ان الله على كل شى قدير

۲٤_ خدا تعالی کی تعلیم اور اسکی ہدایت کے سائے میں انبیا (ع) کے علم و آگاہی کا ترقی کرنا_فلما تبين له قال اعلم ان الله على كل شى قدير البتہ یہ مطلب اس وقت ہے جب "کالذی مر..."سے مراد پیغمبر ہو_

۲۵_ خدا تعالی کا قادر مطلق ہونا_ان الله على كل شى قدير

۲٦_ حضرت عزیر (ع) خدا کے پیغمبر_* قال كم لبثت قال لبثت يوما او بعض يوم

البتہ یہ مطلب اس وقت ہے جب ہم مان لیں کہ خدا تعالی کا کسی انسان کے ساتھ ہم کلام ہونا اسکی نبوت کی دلیل ہے_

۲۷_ حضرت عزیر(ع) کے پاس کھانے کیلئے انجیر اور پینے کیلئے پھلوں کا رس تھا_ فانظر الی طعامك و شرابك

امیر المومنین(ع) حضرت عزیر (ع) کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں: ...و معه شنّة فيها تين و كوز فيه عصير ... عزیر (ع) کے پاس ایک پرانا مشکیزہ تھا جس میں کچھ انجیر تھے اور ایک کوزہ تھا جس میں پھلوں کا رس تھا(۱)

آیات الهی: ۲۲،۲۱،۱٦،۱۵ ادراک ۱۱ ،۱۲

اسماء و صفات : قدیر ۲۵

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا علم ۲٤ انجیر ۲۷ پھلوں کا رس ۲۷

تذکرہ : تاریخی واقعات کا تذکرہ ۲

تربیت : تربیت کا عملی نمونہ ۸

توحید : توحید افعالی ۷،۲۲

حضرت عزیر(ع) : حضرت عزیر (ع) کا سفر ۲; حضرت عزیر(ع) کا سوال ۲ ، ٤ ، ۵ ، ۱۷; حضرت عزیر (ع) کا علم ٤ ، ۱۰ ، ۲۰; حضرت عزیر (ع) کا گدھا ۱۷ ، ۲۰ ، ۲۲; حضرت عزیر(ع) کو زندہ کرنا ۵ ، ۲۲; حضرت عزیر(ع) کی موت ۵ ، ۱۰ ، ۱۵ ، ۲۲; حضرت عزیر (ع) کی نبوت ۲٦; حضرت عزیر (ع) کے ساتھ خدا تعالی کا تکلم ۹

حس: اسکے فائدے ۱۳

خدا تعالی: خدا تعالی کا تعلیم دینا ۲٤;خدا تعالی کا تکلم کرنا ۹; خدا تعالی کی قدرت ۲۰،۵،۳،۲۲،۲۱ ۲ ، ۲۵; خدا تعالی کی ہدایت ۱ ، ۸،۲٤; خدا تعالی کے مختصات ۲۳

رجعت: ۵ ، ٦ ، ۱۵ ، ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۲

روایت :۲۷ زمانہ : ۱۲،۱۱

زندگی : زندگی کا سرچشمہ ۷،۲۳;طولانی زندگی ۱٦ سوال و جواب ۲،٤،۵،۱۷

شناخت : شناخت حسی ۲۰ ، ۲۱;شناخت کے ذرائع ۱۳ ، ۲۱ گدھا ۱۷ ، ۲۰

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱٤۱ ح ٤٦۸ ، نور الثقلین ج ۱ ص ٦۷ ح ۱۰۷۸ _

مردوں کو زندہ کرنا: ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۱٥، ۱۷، ۲۰، ۲۱، ۲۲

معاد: معاد جسمانی ۲، ۳، ۱۷، ۱٥، ٥، ٤، ۱۸، ۲۰; معاد کا اثبات ۱٥، ۱۷، ۲۱; معاد کے بارے میں شبہات ۱

موت: موت کا سرچشمہ ۷; موت کے آثار ۱۲

مومنین: مومنین کی ہدایت ۱

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۸; ہدایت کے عوامل ۱، ۸

یقین: یقین کے عوامل ۱

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَى وَلَكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(۲٦۰)

اور اس موقع کو یاد کرو جب ابراہیم نے التجاکی پروردگار مجھے یہ دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے _ ارشاد ہوا کیا تمھارا ایمان نہیں ہے _ عرض کی ایمان تو ہے لیکن اطمینان چاہتا ہوں _ ارشاد ہوا کہ چار طائر پکڑ لو اور انھیں اپنے سے مانوس بناؤ پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہر پہاڑ پر ایک حصہ رکھ دو اور پھر آواز دو سب دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور یاد رکھو کہ خدا صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی _

۱_ خدا تعالی نے مردوں کو زندہ کرنے کی کیفیت دکھا کر ابراہیم (ع) کو نور کی طرف ہدایت کی _

الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور ... و اذ قال ابراهیم رب

اس آیت میں حضرت ابراہیم (ع) کا واقعہ خدا تعالی کی ولایت اور اسکے ثمرات کا ایک اور نمونہ ہے یعنی یہ واقعہ، ولایت کو قبول کرنے والے مومنین کو ظلمت و تاریکی سے نکال کر انہیں نور کی طرف ہدایت کرنے کا ایک نمونہ ہے _

۲_ حضرت ابراہیم (ع) کے قصّے اور پرندوں کے زندہ ہونے کی یاد دہانی ، مردوں کو زندہ کرنے پر خدا تعالی کی قدرت کے بارے میں اطمینان کا

باعث ہے_و اذ قال ابراهيم رب ارنی كيف تحيي الموتي

٣_ اطمینان قلبی کی خاطر حضرت ابراہیم (ع) کا خدا تعالی سے سوال کرنا کہ مجھے دکھا تو کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے؟
و اذ قال ابراهيم رب ارنی كيف تحيي الموتي ... ليطمئن قلبي

٤_ مردوں کو زندہ کرنا خدا تعالی کی ربوبیت کی شان ہے_رب ارنی كيف تحيي الموتي

٥_ خدا تعالی مردوں کو زندگی عطا کرنے والا ہے_ كيف تحيي الموتي

٦_ حضرت ابراہیم (ع) معاد اور مردوں کو زندہ کرنے پر ایمان رکھتے تھے_قال او لم تؤمن قال بلي

٧_ حقائق و معارف دینی تک پہنچنے کیلئے تحقیق و جستجو کی قدر و قیمت _قال ابراهيم رب ارنی كيف تحيي الموتي

٨_ حضرت ابراہیم (ع) کے علم و معرفت کی ایمان سے اطمینان قلبی کی طرف سیر صعودی_قال او لم تؤمن قال بلي و لكن ليطمئن قلبي

٩_ حسی مشاہدات شناخت کا ایک ذریعہ ہے_رب ارنی كيف تحيي الموتي

١٠_ اطمینان قلبی اور روح کا سکون، ایمان اور دینی اعتقادات کی ترقی کا ایک اعلي مرتبہ ہے_او لم تؤمن قال بلي و لكن ليطمئن قلبي

١١_ دل، ایمان اور روحانی سکون کا مرکز_ ليطمئن قلبي

١٢_ یہ جاننا کہ خدا تعالی کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے اصل معاد پر ایمان لانے کی شرط نہیں ہے_رب ارنی كيف تحيي الموتي قال او لم تؤمن قال بلي

١٣_ حضرت ابراہیم (ع) اور خدا تعالی کی گفتگو_و اذ قال ابراهيم ... قال او لم تؤمن قال بلي ... قال فخذ اربعة من الطير

١٤_ مردوں کو زندہ کرنے کی کیفیت دکھانے کیلئے خدا تعالی نے حضرت ابراہیم (ع) کو حکم دیا کہ چار پرندوں کو پکڑ کر انہیں ذبح کریں پھر ان کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے آپس میں ملادیں

پھر یہ ٹکڑے پہاڑوں پر بکھیر دیں اس کے بعد انہیں اپنی طرف بلائیں تا کہ وہ زندہ ہو کر تیز رفتاری کے ساتھ انکی طرف آئیں_ قال فخذ ... ثم ادعهن یاتینك سعیا جزء کو مفرد لانا (منهن جزء اً) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پرندوں کے گوشت کو آپس میں ٹکرے ٹکرے کرکے بالکل مخلوط کردیا گیا تھا ورنہ یوں کہا جاتا (منهن اجزاء) نہ کہ جزء اً_

۱۵_ خدا تعالی کا حضرت ابراہیم (ع) کو حکم دینا کہ جن پرندوں کو ذبح کرنے پر مامور کیا گیا ہے انہیں اپنے ساتھ مانوس کریں *_ فصرهن الیك کلمہ "فصرهن" کا "الي" کی طرف متعدی ہونا علامت ہے کہ یہ کلمہ "املهن" کے معنی پر مشتمل ہے یعنی انہیں اپنی طرف مائل کر کہ جس کا لازمہ پرندوں کا حضرت ابراہیم (ع) کے ساتھ مانوس ہونا ہے_ اسی بنا پر جملہ "ثم اجعل علی کل جبل منهن جزء ا" سے پرندوں کا ذبح کرنا اور پھر انکے گوشت کو ملادینا سمجھ میں آتا ہے_

۱۶_ حضرت ابراہیم (ع) کے بلانے کے بعد پرندوں کا آپ (ص) کی طرف پلٹ کر آنا_ ثم ادعهن یاتینك سعیا

۱۷_ روز قیامت انسانوں کا اسی دنیاوی جسم کے ساتھ محشور ہونا_ کیف تحیی الموتی ... ثم ادعهن یاتینك سعیا

۱۸_ خدا تعالی نے اپنے بعض خاص بندوں کو ولایت تکوینی عطا کر رکھی ہے_ و اذ قال ابراهیم ... یاتینك سعیا

۱۹_ دنیا میں مردوں کا زندہ ہونا ممکن ہے_ فخذ اربعة من الطیر ... ثم ادعهن یاتینك سعیا

۲۰_ خدا تعالی روز قیامت مردوں کے بکھرے ہوئے اجزا کو جمع کرکے انہیں زندہ کرے گا_

فخذ اربعة من الطیر ... ثم ادعهن یاتینك سعیا

۲۱_ خدا کی جانب سے عملی نمونوں کا پیش کیا جانا، اثبات حق اور ہدایت الہی کا ایک طریقہ ہے_ فخذ اربعة من الطیر ... یاتینك سعیا

۲۲_ خدا تعالی عزیز (غالب و کامیاب) اور حکیم ہے_ ان الله عزیز حکیم

۲۳_ مردوں کے پراگندہ اجزا کو جمع کرکے انہیں زندہ کرنا حکمت خداوندی کی بنیاد پر ہے_ ثم اجعل ...ثم ادعهن ...ان الله عزیز حکیم

۲٤_ عالم موت و حیات پر خدا تعالی کی حاکمیت اور تسلط اور اس کا مردوں کے اجزا کی ترکیب اور انہیں زندہ کرنے کی کیفیت کے بارے میں آگاہ ہونا_ واعلم ان الله عزیز حکیم

۲۵_ خدا تعالی کی حکمت اور عزت و غلبے کی طرف متوجہ ہونا، مردوں کے زندہ ہونے کی کیفیت کی شناخت کا پیش خیمہ ہے_و اعلم ان الله عزيز حكيم

۲۶_ خدا تعالی کے اسماء و صفات کی طرف توجہ اور ان کے بارے میں آگاہی کا لازمی ہونا_و اعلم ان الله عزيز حكيم

۲۷_ حضرت ابراہیم (ع) نے جن چار پرندوں کا انتخاب کیا وہ مور، مرغ، کبوتر اور کوا تھے_فخذ اربعة من الطير

امام صادق (ع) فرماتے ہیں...فاخذ ابراهيم(ع) الطاووس و الديك والحمام و الغراب... پس حضرت ابراہیم (ع) نے مور، مرغ، کبوتر اور کوے کا انتخاب کیا...(۱)

۲۸_ حضرت ابراہیم (ع) کا مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں خدا تعالی سے سوال کرنا اپنے خلیل اللہ ہونے کے بارے میں دلی اطمینان حاصل کرنے کیلئے تھا_قال رب ارنى ... ليطمئن قلبي

"لیطمئن قلبي" کے بارے میں امام رضا (ع) فرماتے ہیں...ولكن ليطمئن قلبى على الخلّة تا کہ اپنے خلیل اللہ ہونے کے بارے میں میرا دل مطمئن ہوجائے(۲)

۲۹_ حضرت ابراہیم (ع) نے پرندوں کے اجزا کو دس پہاڑوں پر بکھیرا_ثم اجعل على كل جبل منهن جزء ا

امام صادق (ع) فرماتے ہیں:...و كانت الجبال عشرة یہ دس پہاڑ تھے (۳)

اسماء و صفات: ۲۶ حکیم ۲۲، عزیز ۲۲

اطمینان: اطمینان قلب ۱۱؛ اطمینان کی اہمیت ۱۰؛ اطمینان کے عوامل ۲، ۳، ۲۸

---

۱) تفسیر قمی ص ۹۱، نور الثقلین ج ۱ ص ۲۸۰ ح ۱۰۹۸_

۲) عیون اخبار رضا (ع) ج ۱ ص ۱۹۸ ح ۱، نور الثقلین ج ۱ ص ۲۷۶ ح ۱۰۸۸_

۳) کافی ج ۸ ص ۳۰۵ ح ۴۷۳، نور الثقلین ج ۱ ص ۲۸۰ ح ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸_

ایمان: ایمان کا پیش خیمہ ۲۵; ایمان کی شرائط ۱۲; ایمان کے مراتب ۸،۱۰;معاد پر ایمان ۷ ، ۱۲

پرندے: پرندوں کو ذبح کرنا ۱۵ ، ۱٦ ;پرندوں کو زندہ کرنا ۱٦،۲۳

تاریخ : تاریخ کے فوائد ۲;تاریخی واقعات کا تذکرہ ۲

تحقیق: تحقیق کی اہمیت ۷ تربیت : تربیت کا نمونہ ۲۱;تربیت کی روش ۲۱

توحید: توحید افعالی ۲٤

حضرت ابراہیم (ع) : حضرت ابراہیم (ع) اور پرندے ۱٦ ، ۲۷ ، ۲۹; حضرت ابراہیم (ع) خلیل ۲۸; حضرت ابراہیم (ع) کا سوال ۳ ، ۲۸;حضرت ابراہیم (ع) کو حکم ۱٤ ، ۱۵ ; حضرت ابراہیم (ع) کی خدا کے ساتھ گفتگو ۱۳;حضرت ابراہیم (ع) کی رشد و ترقی ۸

حیات: حیات کا سرچشمہ ۲٤

خدا تعالی : خدا تعالی کا علم ۲٤;خدا تعالی کا قہر و غلبہ ۲۵;خدا تعالی کی حاکمیت ۲٤:خدا تعالی کی حکمت ۲۳ ، ۲۵;خدا تعالی کی ربوبیت ٤;خدا تعالی کی قدرت ۲; خدا تعالی کی ہدایت ۱ ، ۲۱;خدا تعالی کے افعال ٤،۵ ، ۲۰;خدا تعالی کے اوامر ۱٤ ، ۱۵;خدا تعالی کے عطیئے ۱۸

رجعت:۱۹ رشد و ترقي: اسکے مراحل ،۱۰

روایت:۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹

شناخت: شناخت حسی ۳ ، ۹ ، ۲۸;شناخت کے ذرائع ۱٤،۹

کبوتر:۲۷ کوا :۲۷

مردے: مردوں کو زندہ کرنا ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ۵ ، ۱٤،۱۲،٦،۱٦ ، ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۳ ، ۲٤ ، ۲۵ ، ۲۸

مرغ: ۲۷

معاد: معاد جسمانی ۱۷ ، ۲۰

معرفت شناسي: ۹

موت: موت کا سرچشمہ ٢٤

مور: ٢٧

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ٢٥

ولایت: ولایت تکوینی ١٨

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ٢١؛ ہدایت کے عوامل، ١

مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاء وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (٢٦١)

جو لوگ راہ خدا میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کے عمل کی مثال اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیاں پیدا ہوں اور پھر ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس کے لئے چاہتا ہے اضافہ بھی کردیتا ہے کہ وہ صاحب وسعت بھی ہے اور علیم و دانا بھی۔

١۔ راہ خدا میں خرچ کیا جانے والا مال اس بیج کی مانند ہے جس سے سات خوشے آگیں اور ہر خوشے میں سو دانے ہوں ۔ مثل الذین ینفقون ... مائة حبة چونکہ تشبیہ دانے کے ساتھ دی گئي ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جسے تشبیہ دی گئي ہے وہ مال

ہے جسے راہ خدا میں خرچ کیا جائے نہ خود خرچ کرنے والا جیسا کہ تشبیہ سے ظاہر ہورہا ہے۔

٢۔ خرچ کرنے کی قدر و قیمت، اس کے راہ خدا میں ہونے کی وجہ سے ہے۔ ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ

٣_ راہ خدا میں اموال خرچ کرنے والے کا معنوی تکامل اور وجود میں رشد و ترقي* مثل الذین ... مائة حبة

یہ تشبیہ کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے ہے کہ جس میں خرچ کرنے والے شخص (الذین ینفقون) کو تشبیہ دی گئي ہے یعنی جو لوگ خرچ کرتے ہیں وہ اس دانے کی مانند ہیں کہ...

٤_ انسان کی شخصیت کا رشدو تکامل اسکے ایک نظریئے ے تحت کیئے گئے عمل میں مضمر ہے* مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله ... مائة حبة خرچ کرنے والے شخص کی دانے کے ساتھ تشبیہ کا مطلب یہ بنتاہے کہ انسان کی شخصیت اسکے راہ خدا میں عمل کرنے اور خرچ کرنے سے تشکیل پاتی ہے_

٥_ دینی نظام تعلیم میں اخلاق و اقتصادکی ہمراہي_ مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله

"انفاق "کے ساتھ "فی سبیل اللہ "کی قید لگانا یعنی انفاق جس طرح اقتصادی پہلو رکھتا ہے اسی طرح اخلاقی پہلو بھی رکھتاہے_

٦_ راہ خدا میں خرچ کرنے کا بدل کم ازکم سات سوگناہے_ مثل الذین ینفقون ... مائة حبة

٧_ حقائق ، اقدار اور جزاؤں کو بیان کرنے کیلئے تمثیل سے کام لیناقرآن کریم کی ایک روش ہے_ مثل الذین ینفقون

٨_ خدا تعالی اپنی مشیت کے مطابق جس کیلئے چاہتاہے انفاق کے بدلے سات سوگنا کو کئي برابر کردیتاہے_
والله یضاعف لمن یشاء

٩_ خرچ کرنے والے کو خدا تعالی کی طرف سے یہ اجر کثیر ملنا اسکے تسلسل کے ساتھ خرچ کرنے پر موقوف ہے_

مثل الذین ینفقون اموالهم"ینفقون"فعل مضارع ہے جو استمرار اور تسلسل پر دلالت کرتاہے یعنی آیت میں مذکور جزا اوربدلہ اس صورت میں ملے گا کہ انسان تسلسل اور استمرار کے ساتھ خرچ کرے نہ ایک دو دفعہ_

١٠_ خداوند متعال واسع و علیم ہے_ والله واسع علیم

١١_ انفاق کرنے والے کیلئے خدا کا وسیع (غیر محدود) اجر*

مثل الذين ينفقون ... والله واسع عليم

۱۲_ انفاق کرنے والوں کیلئے خدا کی کئي گنا پاداش کا سرچشمہ اسکی وسیع رحمت ہے_ والله يضاعف لمن يشاء والله واسع عليم

۱۳_ خدا تعالی اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں اور کئي گنا پاداش کے مستحقین کو پہچانتا ہے_ والله يضاعف لمن يشاء والله واسع عليم

١٤_ خدا تعالی کی وسیع و عریض پاداش اور اسکے لامتناہی علم کو مدنظر رکھنا انفاق اور نیک کاموں کے بجالانے کا پیش خیمہ ہے_ مثل الذين ينفقون ... والله واسع عليم

مذکورہ بالا نکتے میں کلمہ "واسع"، "واسعٌ فضلہ" کے معنی میں لیا گیا ہے_

اخلاقی نظام :٥

اسماء و صفات: علیم ١٠ ; واسع ١٠ ، ١٢

اقتصادی نظام :٥

انفاق: انفاق راہ خدا میں ٣ ، ٦ ;انفاق کا پیش خیمہ ١٤ ; انفاق کی پاداش ١ ، ٦ ، ١١ ،٨،٩، ١٣ ،١٢ ;انفاق کی فضیلت ٢;انفاق کے آداب ٩; انفاق کے آثار ١ ، ٣

تبلیغ: تبلیغ کی روش ٧

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ١٣ ، ١٤ ;خدا تعالی کا فضل ١٤;خدا تعالی کی پاداش ٦ ، ٨ ، ١١ ،٩;خدا تعالی کی مشیت ٨

دینی نظام تعلیم:٥

رشد و تکامل : اسکے عوامل ٣ ، ٤

شخصیت : شخصیت کی تشکیل کے عوامل ٤

شرعی فریضہ : شرعی فریضہ پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ١٤

علم : علم و عمل ١٤

عمل : عمل کی پاداش ١٣

عملی روش : اسکی بنیاد ٤

قدر و قیمت : قدر و قیمت کا معیار ۲

قرآن کریم : قرآن کریم کی تشبیہات ۱;قرآن کريم کي مثاليں ۷

نیت : نیت کے آثار ٤

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ ثُمَّ لاَ يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُواُ مَنًّا وَلاَ أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (٢٦٢)

جو لوگ راہ خدا میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں اور اس کے بعد احسان نہیں جتاتے اور اذیت بھی نہیں دیتے ان کے لئے پروردگار کے یہاں اجر بھی ہے اور نہ کوئي خوف ہے نہ حزن_

١_ انفاق کی قدر و قیمت، اسکے راہ خدا میں ہونے کی وجہ سے ہے_ الذين ينفقون اموالهم فی سبيل الله

٢_ انفاق کرتے وقت اور اسکے بعد اس کا ہر قسم کے احسان اور اذیت سے خالی ہونا اسکی قبولیت، قدر و قیمت اور پاداش کی ایک شرط ہے_ الذين ينفقون ... ثم لا يتبعون ما انفقوا مناً و لااذي

٣_ اسلام نے حاجتمندوں اور ضرورتمندوں کی شخصیت کے تحفظ کا خیال رکھاہے_ الذين ينفقون ... لا يتبعون ما انفقوا منا و لا اذي

٤_ دینی نظام تعلیم میں اخلاق و اقتصادکی ہم آہنگي_ لا يتبعون ما انفقوا منا و لا اذي

٥_ کسی احسان و اذیت کے بغیر انفاق کرنے والوں کا خدا تعالى کے ہاں خاص اور عظیم پاداش سے بہرہ مند ہونا_ لهم اجرهم عند ربهم

کلمہ "عند ربہم" اجر و جزا کے خاص ہونے پر دلالت کرتا ہے_

٦_ راہ خدا میں انفاق کرنے پر خدا کی پاداش کو مدنظر رکھنا انسان کو انفاق کی ترغیب دلاتا ہے_ لھم اجرھم عند ربھم

٧_ عمل کے وقت اور اس کے بعد احسان جتلانا اور اذیت پہنچانا نیک اعمال کو اکارت کردیتا ہے_ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا و لا اذي فعل مضارع "لایتبعون" دلالت کرتا ہے کہ انفاق (یا ہر عمل خیر) کے بعد کسی وقت بھی احسان جتانا یا اذیت پہنچانا نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ فعل مضارع استمرار پر دلالت کرتا ہے_

٨_ راہ خدا میں انفاق کرنے والے نہ تو مستقبل سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ تہی دست ہوجائیں گے اور نہ ماضی میں خرچ کئے ہوئے پر غم کھاتے ہیں_ و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون اگر خوف اور حزن دنیاوی ہوں_

٩_ دلی اطمینان و سکون خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے حاصل ہوتا ہے_ الذین ینفقون ... و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون

١٠_ راہ خدا میں انفاق کرنے والوں کو روز قیامت کوئی حزن و ملال اور خوف و ڈر نہیں ہوگا_ و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون اگر خوف و حزن اخروی ہوں_

١١_ انسان کے رفتار و کردار میں حسن فعلی اور حسن فاعلی کا باہم ہونا ضروری ہے_ الذین ینفقون ... ثم لا یتبعون ما انفقوا منا و لا اذي خدا کا اجر حسن فعلی (انفاق) اور حسن فاعلی (انفاق کرنے والے کی طرف سے احسان اور اذیت پہنچانے کے فعل کا نہ ہونا) پر موقوف ہے_ لہذا اس اجر و جزا تک پہنچنے کیلئے دونوں کی ہمراہی ضروری ہے_

اخلاقی نظام: ٦، ٧

اذیت: اذیت سے اجتناب ٢، ٥; اذیت کے اثرات ٧

اسلام: اسلام کی خصوصیت ٣

اطمینان: اطمینان کے عوامل ٩

اقتصاد: اقتصاد و اخلاق ٤

اقتصادی نظام: ٤

انفاق: انفاق راہ خدا میں ۱ ، ۸ ، ۱۰ ، ۹; انفاق کی بنیاد ٦; انفاق کی پاداش ۲ ، ۵ ، ٦; انفاق کی فضیلت ۱ ، ۲ ; انفاق کے آداب ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۵; انفاق کے اثرات ۹; انفاق کے انفرادی اثرات ۸ ، ۱۰

تربیت : تربیت کی روش ٦

تحریک: تحریک کے عوامل ٦

خدا تعالی: خدا تعالی کا اجر ۵ ، ٦

خوف : خوف کا مقابلہ ۸

رشد و ترقی : رشد و ترقی کے عوامل ۹

علم: علم و عمل ٦

عمل: عمل صالح اور اطمینان ۹; عمل صالح کا پیش خیمہ ٦; عمل کے صحیح ہونے کی شرائط ۲ ، ۵ ، ۷ ، ۱۱

فقیر: فقیر کی شخصیت ۳

قدر و قیمت : قدر و قیمت کا معیار ۱ ، ۲ ، ۷

معاشرتی نظام:۳

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَآ أَذًى وَاللّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ (٢٦٣)

نیک کلام او رمغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل دکھانے کا سلسلہ بھی ہو_ خدا سب سے بے نیاز اور بڑا بردبار ہے_

١_ اچھی بات اور عفو و درگذر اس عطیے یا ہدیے سے بہتر ہے جسکے پیچھے اذیت ہو_قول معروف ومغفرة خيرمن صدقة يتبعها اذي

٢_ نیازمندوں کے ساتھ رفتار و گفتار میں حسن سلوک کی ضرورت _قول معروف و مغفرة خير

٣_نیازمندوں کی ضرورت کی پردہ پوشی ضروری اور ان کی خطا سے عفو و درگذر لازمی ہے_قول معروف و مغفرة خير

کلمہ" مغفرۃ" کا اصلی معنی چھپانا ہے اوریہاں مورد کی مناسبت سے اس کا معنی عفو و درگزر اور نیازمندوں کی نیازمندی کو چھپانا ہے_

٤_ احکام الہی کے بعض موضوعات کی تشخیص کا معیار عرف عام ہے_قول معروف

یعنی ایسی بات جسے دیندار معاشرہ پسند کرے_

٥_ معاشرہ میں لوگوں کے ساتھ اچھی گفتگو کرنا اور ان کے رازوں پرپردہ ڈالنا قدر و قیمت رکھتاہے_قول معروف و مغفرة خير

٦_ انسان کی شخصیت کی حفاظت کرنا اسکی اقتصادی ضروریات کو پورا کرنے سے بہتر ہے_قول معروف و مغفرة خير من صدقة

٧_ انسان کی شخصیت کی حفاظت اور نگہداری اسلام کی بنیادی قدروں میں سے ہے_قول معروف ومغفرةخيرمن صدقة يتبعها اذي اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ضرورتمندوں کے ساتھ حسن سلوک اور انکے اسرار کی پردہ پوشی ضروری ہے_

۸_ خدا تعالی غنی (بے نیاز) اور حلیم (بردبار) ہے_واللہ غنی حلیم

۹_ خدا تعالی لوگوں کے انفاق سے بے نیاز ہے اور ان لوگوں کو سزا دینے میں بردبار ہے جو انفاق کے ساتھ اذیت پہنچاتےہیں_قول ... واللہ غنی حکیم

۱۰_ انفاق کے بعد حاجتمندوں کی حاجت کو آشکار کرکے یا بری بات کے ذریعے انہیں اذیت نہیں پہنچانا چاہیئے_
قول معروف و مغفرة خیر من صدقة یتبعها اذي

۱۱_ انفاق کا فائدہ اور اسکے قیمتی اثرات خود انفاق کرنے والے کیلئے ہیں نہ خدا تعالی کیلئے_ واللہ غنی حلیم

مسئلہ انفاق کو ذکر کرنے کے بعد" غني"کی صفت کا استعمال، انفاق سے خداوندمتعال کے بہرہ مند ہونے کے تصور کی نفی ہے_

۱۲_ خداوندعالم کی بے نیازی حاجتمندوں کی ضرورت پوری کرنے کیلئے کافی ہے اور ایسے انفاق کی کوئي ضرورت نہیں جو اذیت و تکلیف کے ہمراہ ہو_واللہ غنی حلیم" غني"کی صفت اس بات کی غماز ہے کہ اس انفاق کی کوئي ضرورت نہیں ہے جس کے ہمراہ محروموں کو اذیت پہنچائي جائے بلکہ خدا تعالی خود ہی اپنی تونگری اور غنا کے ساتھ انہیں روزی عطا فرمادے گا_

۱۳_ نیازمندوں کے ناروا سلوک کی صورت میں ان کے مقابلے میں انفاق کرنے والے اغنیاء کی بردباری ضروری ہے_*قول معروف و مغفرة ... واللہ غنی حلیم حلیم کی صفت کا استعمال ظاہراً انفاق کرنے والوں کو نصیحت کرنے کیلئے ہے کہ انہیں خدا تعالی کی طرح بردبار ہونا چاہیئے اور نیازمندوں کی خطا پر غضبناک نہیں ہونا چاہیئے_

اخلاقی نظام ۵

اذیت: اذیت پہنچانے کی مذمت ۱ ، ۱۰ ، ۱۲ ;اذیت کی سزا ۹

اسماء و صفات: حلیم ۸ ;صفات جمال ۹ ; غنی ۸ ، ۱۲

انفاق: انفاق کی جزا ۱۱ ;; انفاق کی فضیلت ۱ ;انفاق کے آداب ۹ ، ۱۰ ، ۱۲ ، ۱۳ ;انفاق کے اثرات ۱۱ ;انفاق میں بردباری ۱۳

خدا تعالی : خدا تعالی کی بے نیازی ۹ ، ۱۲

رازداری : رازداری کی اہمیت ۳ ، ۵

شخصیت : شخصیت کی قدر و قیمت ۵ ، ٦ ، ۷

عرف : عرف کی اہمیت ٤

عفو: عفو کی اہمیت ۳; عفو کی فضیلت ۱

فقیر: فقیر کی نیازمندی ۳ ، ۱۰ ، ۱۲; فقیر کے ساتھ رہن سہن ۲; فقیر کے ساتھ سلوک ۱۳

قدر و قیمت : قدر و قیمت کا معیار ٦

گفتگو: گفتگو کی قدر و قیمت ۵

معاشرت : معاشرت کے آداب ۱ ، ۲ ، ۵، ۷

معاشرتی نظام :۵ موضوع شناسی ٤

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تُبْطِلُواْ صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالأذَى كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاء النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لاَّ يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُواْ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (٢٦٤)

ایمان والو اپنے صدقات کو منت گذاری اور اذیت سے برباد نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنے مال دنیا کودکھانے کے لئے صرف کرتا ہے اور اس کا ایمان نہ خدا پر ہے اور نہ آخرت پر اس کی مثال اس صاف چٹان کی ہے جس پر گرد جم گئي ہو کہ تیز بارش کے آتے ہی بالکل صاف ہوجائے ـ یہ لوگ اپنی کمائي پر بھی اختیار نہیں رکھتے اور اللہ کافروں کی ہدایت بھی نہیں کرتا ـ

١ ـ اہل ایمان اپنے صدقات، احسان جتا کر یا اذیت پہنچا کر اکارت اور بے اثر نہیں کرنے چاہیئے ـ
يا ايها الذين آمنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن و الاذي

٢ـ احسان جتانا اور اذیت پہنچانا صدقات کو بے اثر کردیتا ہے ـ يا ايها الذين آمنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والاذي

٣ـ اسلام نے انسان کی شخصیت کی حفاظت کا پورا پورا خیال رکھا ہے ـ لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والاذي

٤_ احسان جتانا، تکلیف پہنچانا اور ریاکاری کرنا عبادت اور نیک اعمال کے نتائج کو بے اثر اور بے سود کرکے رکھ دیتا ہے_ لا تبطلوا صدقاتکم بالمن و الاذی کالذی ینفق ما له رئا ء الناس

٥_ مومنین کے انفاق کے ہمراہ اگر احسان جتانا اور تکلیف پہنچانا ہو تو یہ کافروں کے اس انفاق کی مثل ہے جس میں ریاکاری ہو_ یا ایها الذین آمنوا ... کالذی ینفق ماله رئاء الناس و لا یؤمن بالله

جب مومنین کے انفاق میں احسان جتانا اور اذیت پہنچانا ہو تو یہ کافروں کے اس انفاق کی مانند ہے جس میں ریاکاری کارفرما ہو_

٦_ انفاق میں ریاکاری کرنے والے خدا تعالی اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتے_ کالذی ینفق ماله رئاء الناس و لا یؤمن بالله و ا لیوم الآخر اگر یہ جملہ "و لایومن ..."، "ینفق مالہ رئاء "کے جملے کی تفسیر و توضیح ہو_

٧_ ریاکاری خدا اور قیامت پر ایمان نہ ہونے کی علامت ہے_ کالذی ینفق ماله رئاء الناس و لا یؤمن بالله والیوم الآخر

اگر" ولایؤمن ..."والا جملہ اس سے پہلے والے جملے کی تفسیر ہو_

٨_ ریاکاری اور خدا تعالی اور قیامت کا انکار، صدقات اور اعمال خیر کے باطل ہونے کا سبب ہے_
لا تبطلوا ... کالذی ینفق ماله رئاء الناس و لا یؤمن بالله والیوم الآخر

٩_ احسان و اذیت اور ریاکاری کے ساتھ انفاق کرنے والوں کی مثال اس صاف چٹان کی سی ہے کہ جس پر مٹی کی پتلی سی تہ ہو اور اس میں بیج ڈالے جائیں اچانک موسلا دھار بارش آئے اور ساری خاک کو بہالے جائے اور صرف ناقابل زراعت پتھر رہ جائے_ فمثله کمثل صفوان علیه تراب فاصابه وابل فترکه صلدا لا یقدرون علی شی مما کسبوا

١٠_ انفاق اگر احسان جتانے، اذیت پہنچانے اور ریاکاری کے ہمراہ ہو تو بے سود ہے_
فمثله کمثل صفوان ... لا یقدرون علی شی مما کسبوا

١١_ انفاق جو ریاکاری اور احسان و آزار کے ہمراہ ہو ایک قسم کا کفر ہے_

يا ايها الذين آمنوا ... والله لا يهدى القوم الكافرين

۱۲_ کفار ہدایت الٰہی سے بے بہرہ ہیں_ والله لا يهدى القوم الكافرين

۱۳_ احسان جتانا، تکلیف پہنچانا اور ریاکاری، ہدایت الٰہی میں رکاوٹ ہیں_ والله لا يهدى القوم الكافرين

احسان جتانا: احسان جتانے کی مذمت ۱۱؛احسان جتانے کے اثرات ۲، ٤، ۵، ۹، ۱۰

اذیت: اذیت کی مذمت ۱۱؛اذیت کے اثرات ۱، ۲، ٤، ۵، ۹، ۱۰

اسلام: اسلام کی خصوصیت ۳

انفاق: انفاق کے آداب ۱، ۵، ۹، ۱۰، ۱۱

خدا تعالی: خدا تعالی کی ہدایت ۱۲

ریاکاری: ریاکاری کی مذمت ۱۱؛ریاکاری کے اثرات ٤، ٦، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳؛ ریاکاری کے عوامل ۷

شخصیت: شخصیت کی قدر و قیمت ۳

صدقہ: صدقہ کا اکارت ہونا ۱، ۲، ۸

عمل: عمل کا اکارت ہونا ۱، ۲، ٤، ۱۰، ۸؛ عمل کی صحت کے شرائط ۱، ۹

قرآن کریم: قرآن کریم کی تشبیہات ۵، ۹؛قرآن کریم کی مثالیں ۹

کفار: کفار کی ریاکاری ۵؛کفار کی گمراہی ۱۲

کفر: خدا کے بارے میں کفر ٦، ۷، ۸؛ قیامت کے بارے میں کفر ٦، ۷، ۸؛کفر کے موارد ۱۱

ہدایت: ہدایت کے موانع ۱۲، ۱۳

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاء مَرْضَاتِ اللّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (٢٦٥)

اور جو لوگ اپنے اموال کو رضائے خدا کی طلب اور اپنے نفس کے استحکام کی غرض سے خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال اس باغ کی ہے جو کسی بلندی پر ہو اور تیز بارش آکر اس کی فصل کو دوگنا بنادے اور اگر تیز بارش نہ آئے تو معمولی بارش ہی کافی ہو جائے اور اللہ تمھارے اعمال کی نیتوں سے خوب باخبر ہے _

١_ خدا کی خوشنودی اور اپنے ثبات و استحکام نفس کی خاطر اموال خرچ کرنے والوں کی مثال اس باغ کی سی ہے جو بلند ٹیلے پر واقع ہو کہ جس پر موسلا دھار بارش برسے اور اس کا پھل دوگنا ہوجائے یا اس پر ہلکی بارش پڑے اور وہ پھل دینے لگے_ و مثل الذین ینفقون اموالهم ابتغاء مرضات الله ...کمثل جنة ...اکلها ضعفین ... فطل

٢_ انفاق، رضائے الہی کے حصول، ثبات نفس اور قلبی سکون کا پیش خیمہ ہے_ و مثل الذین ینفقون ... مرضات الله و تثبیتاً من انفسهم

٣_ انفاق میں خلوص نیت کے دوام کی ضرورت _ و تثبیتاً من انفسهم اگر تثبیت سے مراد خالص نیت پر ثبات و استحکام ہو_

٤_ ثابت قدمی اور روحانی اطمینان میں نیک اعمال کی تاثیر_ *

مثل الذين ... تثبيتاً من انفسهم

۵_ رضائے خدا اسے حاصل ہوتی ہے جو اسے حاصل کرنے کی جستجو اور کوشش میں نکلے_ ابتغاء مرضات الله

لفظ " ابتغاءَ"کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جس میں سعی و کوشش ملحوظ خاطر ہے_

٦_ رضائے الہی کیلئے انفاق کرنے والوں کو خدا کی طرف سے جزا کا وعدہ_ مثل الذين ينفقون ... فاتت اكلها

٧_ حقائق کو بیان کرنے کیلئے خدا تعالی کی طرف سے تمثیل کا استعمال_ و مثل الذين

٨_ اونچی زمین پھل دینے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہے_ كمثل جنة بربوة اصابها وابل فاتت اكلها ضعفين

٩_ انفاق کرنے والے فیوض الہی سے بہرہ مند ہونے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں_ اصابها وابل ... فان لم يصبها وابل فطل

١٠_ نیت (حسن فاعلی) کا نیک اعمال (حسن فعلي) کی قدر و قیمت میں عمل دخل ہے_ و مثل الذين ينفقون اموالهم ابتغاء مرضات الله

١١_ رضائے الہی کیلئے انفاق کرنا انسان کی ترقی اور تکامل کا موجب ہے_ و مثل الذين ... كمثل جنة بربوة

اس نکتہ کی دلیل یہ ہے کہ انفاق کرنے والوں کو اس باغ کے ساتھ تشبیہ دی گئي ہے جو بارش کی وجہ سے پھل دینے لگے_

١٢_ خلوص پر مبنی عمل انسان کی ترقی و کمال کا موجب ہے_ و مثل الذين ... كمثل جنة

١٣_ انفاق کرنے والوں کی پاداش ایک جیسی نہیں ہے_ و مثل الذين ... كمثل جنة بربوة ... فان لم يصبها وابل فطل

انفاق کو اس باغ کے ساتھ کہ جو بارش کی وجہ سے پھل دینے لگے اور موسلا دھار بارش کی صورت میں اس کا پھل دوگنا ہوجائے، تشبیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ جزا ایک جیسی نہیں ہے_

١٤_ انسان کے اعمال پر ہمیشہ خدا تعالی کی نظر ہے_ والله بما تعملون بصير

۱۵_ خداتعالی مومنین کے انفاق کی کیفیت اور انکی نیت سے آگاہ ہےو لا تبطلوا صدقاتکم ... و مثل الذین ینفقون ... واللہ بما تعملون بصیر

اخلاص : اخلاص کے اثرات ۱۲

اخلاقی نظام : ٤، ٥، ۱۰، ۱۱

اطمینان : اطمینان کے عوامل ۲، ٤

انسان : انسان کا عمل ۱٤

انفاق : انفاق کی جزا ۱، ٦، ۹، ۱۳; انفاق کے آداب ۳; انفاق کے انفرادی اثرات ۱، ۲، ٦، ۹، ۱۱

بارش: بارش کا اثر و اہمیت ۱

برکت : نزول برکت کا پیش خیمہ ۹

تبلیغ : تبلیغ کی روش ۷

ترقی و رشد : ترقی و رشد کے عوامل ٥، ۱۱، ۱۲;

خداتعالی: خداتعالی کا احاطہ ۱٤; خداتعالی کا علم ۱٥; خداتعالی کا فیض ۹ ; خداتعالی کی رضا ۱، ۲، ٥، ٦، ۱۱; خداتعالی کی نظارت ۱٤; خداتعالی کے وعدے ٦

رحمت : رحمت جن کے شامل حال ہے۹

روش شناسی :۷

زمین : زرعی زمین ۸

عمل : عمل صالح اور اطمینان ٤; عمل صالح کی قدر و قیمت ۱۰

قدر و قیمت : قدر و قیمت کا معیار ۱۰

قرآن کریم : قرآن کریم کی مثالیں ۱، ۷

مومنین : مؤمنین کا انفاق ۱٥

نیت : نیت عمل میں ۱۰; نیت کا کردار ۱۰; نیت کی اہمیت ۳

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاء فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ (٢٦٦)

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس کھجور اور انگور کے باغ ہوں۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں ان میں ہر طرح کے پھل ہوں۔ اور آدمی بوڑھا ہو جائے۔ اس کے کمزور بچے ہوں اور پھر اچانک تیز گرم ہوا جس میں آگ بھری ہو چل جائے اور سب جل کر خاک ہوجائے۔ خدا اسی طرح اپنی آیات کو واضح کرکے بیان کرتا ہے کہ شاید تم فکر کر سکو۔

۱۔ احسان، ریاکاری اور تکلیف پہنچانے کے ساتھ انفاق کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھجور اور انگور کے باغ کا مالک ہو کہ جسکے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہوں اور وہ ہر قسم کا پھل دیتے ہوں وہ خود بوڑھا ہوچکا ہو اور اسکے بچے ناتوان اور کمزور ہوں۔ اچانک آتشین آندھی آئے اور باغ کو جلا کر رکھ دے۔ایود احدکم ان تکون له جنة ... و اصابه الکبر ... نار فاحترقت

۲۔حقائق کو بیان کرنے کیلئے، خدا تعالی کی طرف سے تمثیل کا استعمال۔ایود احدکم ان تکون له جنة

۳۔ احسان جتانے، تکلیف پہنچانے اور ریاکاری کرنے سے انفاق اکارت ہوجاتاہےیوں کہ نہ تو انفاق شدہ واپس آتاہے اور نہ ہی اس کے کوئی بابرکت اثرات ہوتے ہیں۔
لا تبطلوا صدقاتکم بالمن ... ایودّ احدکم ان تکون له جنة ... فاحترقت

٤_ رضائے الٰہی اور استحکام نفس کیلئے بغیر ریاکاری، بغیر احسان جتائے اور تکلیف پہنچائے جو انفاق کیا جائے اسکے بڑے فوائدہیں_ ایود احدکم ان تکون له جنة ... فیها من کل الثمرات

انفاق کو باغ کے ساتھ تشبیہ دی گئي ہے کہ اگر اس میں ریاکاری اور تکلیف دہی کا عنصر شامل ہو تو نذر آتش ہوجاتاہے اور اگر صرف رضائے لہی کیلئے ہو تو بہت بڑے فوائد اور مثبت نتائج کا حامل ہے_

٥_ حضرت ابراہیم (ع) و نمرود اور حضرت عزیر(ع) یاجناب ارمیا (ع) پیغمبر کی داستان، ریزہ ریزہ کئے گئے پرندوں کا زندہ ہوجانا اور انفاق کے سب احکام وضو ابط خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہیں_ الم تر ... او کالذی مر ... فخذ اربعة من الطیر ... مثل الذین ... کذلك یبین الله لکم الآیات

٦_ انسان اپنے اچھے اعمال اور ان کے نتائج سے بہرہ مند اور مستفید ہونے کو پسند کرتاہے_ ایود احدکم ان تکون له جنة

٧_ روز قیامت انسان کو انفاق اور اعمال خیر کی اشد ضرورت_ ایود احدکم ... و اصابه الکبر و له ذریة ضعفاء

کیونکہ انفاق کو اس باغ کے ساتھ تشبیہ دی گئي ہے جسکے مالک کو بڑھاپے میں اپنی محنت کے پھل کی بہت شدید ضرورت ہے اور پھر اسے اس شخص کی حالت پر منطبق کیا گیا ہے کہ جو روز قیامت صرف اپنے دنیاوی اعمال سے بہرہ مند ہوسکتاہے_

٨_ پھلوں میں سے کھجور اور انگور کی خاص اہمیت ہے اور یہ پھلوں کی فراوانی کے واضح نمونے ہیں *

له جنة من نخیل و اعناب کیونکہ صرف انہیں دو پھلوں کا تذکرہ کیا گیا ہے_

٩_ انسان کی تربیت اور اسے احکام دین اور دینی قواعد و ضوابط کا پابند بنانے کیلئے اچھے اور بُرے اعمال کے نتائج سے آگاہ کرنا قرآن کریم کی روش ہے_ ایوداحدکم ... فاحترقت

١٠_ غیر خدا کیلئے انجام دیئے گئے اعمال کی نابودی اور روز قیامت ان کے انجام دینے والے کا بہت زیادہ غم و اندوہ میں بتلا ہونا_ ایود احدکم ... فاحترقت

"اصابه الکبر" اور باطل انفاقات کے درمیان وجہ شباہت، گذشتہ کے تدارک سے

عاجز ہونا اور آئندہ کی ضمانت نہ ہونا ہے اور مشبہ کی نسبت اس معنی کا فرض بوقت مرگ اور روز قیامت ہے_

۱۱_ آیات الہی (دینی احکام و معارف) کا مثالوں کے ہمراہ بیان کرنا انسان کیلئے تفکر و تدبر کا باعث ہے_

كذلك يبين الله لكم الآيات لعلكم تتفكرون

۱۲_ مفکرین کا بلند مرتبہ اور تفکر و تدبر کی اعلی قدر و قیمت_ يبين الله لكم الآيات لعلكم تتفكرون کیونکہ تفکر کو آیات الہی کے بیان کرنے کے ہدف کے طور پر ذکر کیا گیا ہے اس سے اسکی قدر و قیمت اور مفکرین کے بلند مرتبے کا پتہ چلتا ہے_

آیات خدا :۵ آیات خدا اور تفکر و تدبر ۱۱

احسان جتانا: اس کے اثرات ۱ ، ۳

اذیت : اذیت کے اثرات ۱ ، ۳

انسان : انسان کے تمایلات ٦; انسان کی ضروریات ۷

انفاق: انفاق کا اکارت ہونا ۱ ، ۳;انفاق کی اہمیت ۵ ، ۷;انفاق کی پاداش ٤;انفاق کے آداب ٤;انفاق کے انفرادی اثرات ٤

انگور : انگور کی قدر و قیمت ۸

پھل : پھل کی قدر و قیمت ۸

تبلیغ: تبلیغ کی روش ۲

تحریک: تحریک کے عوامل ۹

تربیت: تربیت کی روش ۹

تفکر: تفکر کا پیش خیمہ ۱۱;تفکر کی قدر و قیمت ۱۲

حضرت ابراہیم (ع) : حضرت ابراہیم (ع) کا واقعہ ۵

حضرت عزیر (ع) : حضرت عزیر (ع) کا واقعہ ٥

خدا تعالی : خدا تعالی کی رضا، ٤

ریاکاري: ریاکاری کے اثرات ۱ ، ۳

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ۹

صاحبان عقل و فکر: ان کے فضائل ۱۲

ضرورت : اخروی ضرورت ۷

عمل : عمل کا اکارت ہونا ۳ ، ۱۰; عمل کی صحت کے شرائط ٤; عمل کے اثرات ۹

قرآن کریم : قرآن کریم کی تشبیہات ۱ ;قرآن کریم کی مثالیں ۲

قیامت : روز قیامت میں غم و اندوہ ۱۰

کھجور: کھجور کی قدر و قیمت ۸

مثال: مثال کی تاثیر ۱۱

مردے : مردوں کا زندہ کرنا ٥

نمرود : نمرود کا واقعہ ٥

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَلاَ تَيَمَّمُواْ الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلاَّ أَن تُغْمِضُواْ فِيهِ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (٢٦٧)

اے ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائي اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمھارے لئے پیدا کیا ہے سب میں سے راہ خدا میں خرچ کرو اور خبردار انفاق کے ارادے سے خراب مال کو ہاتھ بھی نہ لگانا کہ اگر یہ مال تم کو دیا جائے تو آنکھ بند کئے بغیر چھوؤ گے بھی نہیں یاد رکھو کہ خدا سب سے بے نیاز ہے اور سزاوار حمد و ثنا بھی ہے_

١_ پاکیزہ اور پسندیدہ کمائي سے انفاق کرنا چاہیئے_ انفقوا من طيبات ما كسبتم

٢_ مومنین اپنے ہاتھ کی پاکیزہ کمائي اور اپنی زمین کے اناج سے انفاق کرنے کے ذمہ دار ہیں_
يا ايها الذين آمنوا انفقوا من طيبات ما كسبتم و مما اخرجنا لكم من الارض

٣_ خدا تعالی زمین سے پھلوں اور غلوں کو نکالتا ہے تا کہ انسان ان سے بہرہ مند ہو_ و مما اخرجنا لكم من الارض

٤_ ہر قسم کی کمائي سے انفاق کرنا چاہیئے وہ تجارت سے ہو یا زراعت سے اور یا معدنیات سے_ انفقوا من طيبات ما كسبتم و مما اخرجنا لكم من الارض_ "ما كسبتم" سے مراد تجارت سے حاصل کردہ کمائي ہے اور "مما اخرجنا ..." سے مراد وہ کمائي ہے جو زمین سے حاصل ہو (جیسے زراعت یا معدنیات سے حاصل شدہ منفعت)_

۵_ مومنین کو ناپسندیدہ اور بے قدر و قیمت چیزوں سے انفاق کرنے کی طرف مائل نہیں ہونا چاہیئے_

و لا تیمموا الخبیث منه تنفقون "لا تیمموا" تیمم سے ہے کہ جس کا معنی ہے قصد اور میلان_

۶_ انفاق شدہ اموال کے درمیان ناپسندیدہ چیزیں بغیر نیت و ارادہ کے پائي جائیں جنہیں جان بوجھ کر شامل نہ کیا ہو تو کوئي حرج نہیں ہے_ انفقوا من طیبات ما کسبتم و لا تیمموا الخبیث "ولا تیمموا ..." کا جملہ اگرچہ ایک علیحدہ حکم ہے کہ ناپسندیدہ چیزوں کے انفاق سے پرہیز کرنا ضروری ہے لیکن چونکہ ناپسندیدہ چیز کے قصد اور انکی طرف میلان سے منع کیا گیا ہے اسلئے یہ "من طیبات" کی وضاحت کے طور پہ بھی ہوسکتا ہے یعنی انفاق شدہ اموال کے درمیان اگر ناپسندیدہ چیزیں پائي جائیں لیکن آپ نے انکا ارادہ نہیں کیا تھا تو آپ "انفقوا من طیبات" کے دائرے سے خارج نہیں ہوں گے_

۷_ ناپسندیدہ چیزوں کے انفاق سے پرہیز کرنا انفاق کرنے والوں کے اپنے ضمیر کا فیصلہ ہے_

و لا تیمموا الخبیث منه تنفقون و لستم باخذیه

۸_ ناروا کاموں سے پرہیز، دینی احکام و قوانین کی پابندی اور انسان کی تربیت کیلئے انسان کو اپنے ضمیر کے فیصلے کی طرف متوجہ کرنا قرآن کریم کی روش ہے_ و لا تیمموا الخبیث منه تنفقون و لستم باخذیه

۹_ انسان کے ضمیر کا بعض چیزوں کو ناپسند کرنا اور انہیں قبول نہ کرنا پسندیدہ اور غیر پسندیدہ کی تشخیص کی علامت ہے_ و لا تیمموا الخبیث منه تنفقون و لستم باخذیه

۱۰_ خدا تعالی غنی و حمید ہے_ ان الله غنی حمید

۱۱_ خدا تعالی انفاق کرنے والوں کے انفاق سے بے نیاز ہونے کے باوجود ان کی ستائش کرتا ہے_ ان الله غنی حمید

اس نکتے میں حمید کو حامد (تعریف کرنے والا) کے معنی میں لیا گیا ہے_

۱۲_ خدا تعالی تعریف کے لائق ہے_ ان الله غنی حمید

اس نکتے میں حمید کو محمود (جس کی تعریف کی جائے) کے معنی میں لیا گیا ہے_

۱۳_ اس نکتے کی طرف توجہ کرنا کہ خدا تعالی بے نیاز ہونے کے باوجود انفاق کرنے والوں کی تعریف کرتا ہے انسان کو اپنے پاکیزہ اموال سے انفاق کرنے کی ترغیب دلاتا ہے_ و اعلموا ان الله غنی حمید

اللہ تعالی کی بے نیازی اور یہ کہ وہ انفاق کرنے والوں کی تعریف فرماتا ہے، مومنین کو اسکی طرف توجہ دلانا انہیں صحیح انفاق کی تشویق و ترغیب دلاتا ہے_

۱٤_ جسے آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے اسے دوسروں کیلئے بھی پسند نہ کریں_ و لا تیمموا ... و لستم باخذیه

۱۵_ سود والے مال سے انفاق کرنا اموال خبیثہ کے انفاق کا مصداق ہے اور خدا تعالی نے اس سے منع فرمایا ہے_

و لا تیمموا الخبیث امام باقر(ع) اس آیت " ولا تیمموا ... " کے متعلق فرماتے ہیں: کان الناس حین اسلموا عندهم مکاسب من الربا ... فکان الرجل یتعمّدها من بین ماله فتصدق بها فنهاها هم الله عن ذلك... لوگوں کے پاس اسلام سے پہلے کے ایسے اموال موجود تھے جو انہوں نے سود سے کمائے تھے ... چنانچہ لوگ جان بوجھ کر سودی مال سے صدقہ دیتے پس اللہ تعالی نے انہیں اس سے منع فرمایا ہے(۱)

اخلاقی نظام ۱٤

اسماء و صفات: حمید ۱۰ ;صفات جلال ۱۱ ; غنی ۱۰

انفاق: انفاق کا دائرہ ٤;انفاق کی فضیلت ۱۱;انفاق کے آداب ۱ ، ۲ ، ۵ ، ٦ ، ۱۳ ، ۱۵; پسندیدہ چیزوں سے انفاق ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۷ ، ۱۳; خبائث سے انفاق ۱۵

پاکیزہ چیزیں: انکی تشخیص کا معیار ۹

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۳

تربیت: تربیت کی روش ۸

جانچنا: جانچنے کا معیار ۷ ، ۹ ، ۱٤

خدا تعالی: خدا تعالی کی بے نیازی ۱۱ ، ۱۳;خدا تعالی کی حمد ۱۲;خدا تعالی کی نعمتیں ۳

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱٤۹ ح ٤۹۲ تفسیر برہان ج ۱ ص ۲۵۵ ح ٦ ، ۷_

روایت: ۱۵

زمین: زمین کے فوائد ۳

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ۸، ۱۳

ضمیر: ضمیر کا فیصلہ ۷،۸؛ ضمیر کی قدر و قیمت ۹

علم: علم و عمل ۱۳

عمل: عمل صالح کا پیش خیمہ ۸؛ عمل کے صحیح ہونے کی شرائط ۶

مومنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۲، ۵

نیت: نیت کی تاثیر ۶

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاء وَاللّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلاً وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۲۶۸)

شیطان تم سے فقیری کا وعدہ کرتا ہے اور تمھیں برائیوں کا حکم دیتا ہے اور خدا مغفرت اور فضل و احسان کا وعدہ کرتا ہے_ خدا صاحب وسعت بھی ہے اور علیم و دانا بھی_

۱_ شیطان انسان کو فقر و تنگدستی سے ڈرا کر انفاق کرنے سے منع کرتا ہے_ الشيطان يعدكم الفقر

۲_ شیطان، انسان کو پاکیزہ اور مرغوب چیزوں کے انفاق سے روکتا ہے_ انفقوا من طيبات ماكسبتم ... الشيطان يعدكم الفقر

۳_ تنگدستی کا ڈر، انفاق سے روکنے کا شیطانی حربہ_ الشيطان يعدكم الفقر

٤_ شیطان، انسان کو برائي کی ترغیب دلاتاہے_و یامرکم بالفحشاء

٥_ انفاق نہ کرنا، معاشرے میں برائیوں کی طرف میلان کا سبب بنتاہے_ الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء
گویا جملہ "یامرکم بالفحشائ" توضیح و تفسیر ہے جملہ "یعدکم الفقر" کی یعنی شیطان تمہیں انفاق سے روکتاہے اور پھر برائي کی طرف کھینچ لاتاہے (یعنی ایک طرف سے انسان کے اندر بخل اور کنجوسی کی بری صفت کو پروان چڑھاتاہے اور دوسری طرف سے معاشرے کے اندر بعض لوگ فقر و تنگدستی کا شکار رہیں گے جس کا حتمی نتیجہ معاشرے میں جرائم کی صورت میں نکلے گے)_

٦_ اس بات کی طرف متوجہ رہنا کہ شیطان برائي کا خواہاں ہے انسان کو شیطانی وسوسوں کے قبول کرنے سے روکتاہے_ الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء یہ اس بناپرہے کہ جملہ "یامرکم بالفحشائ"، "یعدکم الفقر" کی علت ہو_یعنی اسکے وعدوں اور وسوسوں پر کان نہ دھرنا کیونکہ وہ تمہیں برائی کی طرف دعوت دیتاہے_

٧_ خدا تعالی انسان کو رزق کی فراوانی اور گناہوں کی بخشش کا وعدہ دے کر اسے انفاق کی ترغیب دلاتا ہے_
واللہ یعدکم مغفرۃ منه و فضلا کلمہ" فضلاً"چونکہ شیطان کے وسوسہ فقر کے مقابلے میں ہے اسیلئے اس سے مراد رزق کی وسعت ہے_

٨_ انفاق، وسعت رزق اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے_ یا ایھا الذین آمنوا انفقوا ... واللہ یعدکم مغفرۃ منه و فضلا

٩_ انسان خدا کی دعوت یا شیطان کے وسوسے کو قبول کرنے میں آزاد ہے_ الشیطان یعدکم ... واللہ یعدکم مغفرۃ منه و فضلا

١٠_ گناہوں کی بخشش اور مال کی کثرت خداوند متعال کی طرف سے انفاق کرنے والوں کی جزا ہے_
یا ایھا الذین آمنوا ا نفقوا ... واللہ یعدکم مغفرۃ منه و فضلاً

١١_ انفاق شدہ مال کی نسبت خدا تعالی کی جزا بہت زیادہ ہے_ واللہ یعدکم مغفرۃ منه و فضلا

فضل (زیادتی و اضافہ) انفاق کرنے والوں کیلئے خدا کی طرف سے اجر ہے_ جزا میں یہ اضافہ، ہوسکتاہے انفاق شدہ مال کی نسبت ہو یعنی جو کچھ تم انفاق کرتے ہو خدا تعالی تمہیں اس سے بڑھ کر جزا دیتا ہے_

۱۲_ خدا تعالی واسع و علیم ہے_ والله واسع علیم

۱۳_ خدا تعالی اپنی راہ میں انفاق کرنے والوں سے آگاہ ہے اور ان کی روزی میں وسعت عطا فرماتا ہے_
والله واسع علیم

١٤_ انفاق نہ کرنا یا اموال خبیث (ناپسندیدہ) سے انفاق کرنا فحشا اور برائي کا مصداق ہے_
انفقوا من طيبات ما كسبتم ... الشيطان يعدكم الفقر و يامركم بالفحشاء
"یامرکم بالفحشائ"شیطان کے ترک انفاق یا انفاق از مال خبیث کے وسوسہ کی تفسیر اور وضاحت ہے_

اسماء و صفات: علیم ۱۲ ; واسع ۱۲

انسان: انسان کا اختیار ۹

انفاق: انفاق کی ترغیب ۷; انفاق کی جزا ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۳; انفاق کے اثرات ۱۳; انفاق کے انفرادی اثرات ۷، ۸; انفاق کے سماجی اثرات ٥; انفاق کے موانع ۱، ۲، ۳; انفاق نہ کرنے کی مذمت ٥، ١٤; ناپسندیدہ چیزوں سے انفاق ١٤

برائي: برائي کے عوامل ٦; برائي کے موارد ١٤; برائي کے موانع ٦

تحریک: تحریک کے عوامل ۷

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ۱۳; خدا تعالی کا وعدہ ۷; خدا تعالی کی دعوت ۹

خوف: خوف کے اثرات ۳; فقر کا خوف ۱، ۳; ناپسندیدہ خوف ۱، ۳

دور اندیشی: دور اندیشی کے اثرات ٦

شیطان: شیطان کا بہکانا یا ورغلانا ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ٦; شیطان کے وسوسے ۹
علم: علم کے اثرات ٦
عمل: ناپسندیدہ عمل ٤ ، ١٤
گمراہی :

يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاء وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ (٢٦٩)

وہ جس کو بھی چاہتا ہے حکمت عطا کر دیتا ہے اور جسے حکمت عطا کر دی جائے اسے گویا خیر کثیر عطا کر دیا گیا اور اس بات کو صاحبان عقل کے علاوہ کوئی نہیں سمجھتا ہے ۔

۱ ۔ حکمت و دانائي خدا کی عنایت ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے ۔ يؤتى الحكمة من يشاء

۲ ۔ جو لوگ اپنے پسندیدہ اموال کو بغیر کسی احسان و آزار کے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں وہ گمراہی کے عوامل ٤ ، ٥

گناہ: گناہ کی بخشش ۷ ، ۸ ، ۱۰

معاشرتی نظام: ٥

معاشرہ: معاشرہ کے انحطاط کا پیش خیمہ ٥

نعمت: نعمت کی فراوانی ۷ ، ۸ ، ۱۰ ، ۱۳

صاحبان حکمت ہیں ۔

الذين ينفقون اموالهم فی سبيل الله ... يؤتی الحكمة من يشاء و من يؤت الحكمة فقد اوتی خيرا كثيرا

چونکہ اس آیت مبارکہ کا ان گذشتہ آیات کے ساتھ ارتباط ہے جو انفاق اور اسکے احکام کے

متعلق ہیں اسلئے کہا جاسکتا ہے کہ اس آیت میں حکمت سے مراد وہی خاص شرائط کے ساتھ انفاق کرنا ہے یا یہ کہ انفاق کرنا حکمت کا ایک مصداق ہے_

٣_ صاحبان حکمت خیر کثیر کے مالک ہیں_ و من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

٤_ حکمت خیر کا باعث ہے_ و من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

٥_ صرف صاحبان عقل و خرد خدا تعالى کی حکمتوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں_ و ما یذّکر الا او لوا الالباب

٦_ عقل و خرد کی اہمیت اور صاحبان عقل کی قدر و قیمت_ و ما یذّکر الا اولوا الالباب

٧_ حقائق اور معارف دینی کا ادراک صرف عقل سلیم کے سائے میں ممکن ہے_ و من یؤت الحکمة ... و ما یذّکر الا اولوا الالباب اس نکتے میں حکمت کو معارف اور دینی حقائق کے معني میں لیا گیا ہے_

٨_ نا سمجھ لوگ حکمت اور معارف دینی سے بے بہرہ ہیں_ یؤتی الحکمة من یشاء ... و ما یذکر الا اولو الالباب

٩_ معارف و حقائق دینی کا ادراک اور پھر ان کے مطابق عمل کرنا خداوند متعال کی عطا کردہ حکمت ہے_

یؤتی الحکمة من یشاء اس آیت کے سابقہ آیات (کہ جو انفاق کے ضروری ہونے، اسکے اچھے نتائج اور ترک انفاق کے بُرے نتائج کے متعلق ہیں سب کے سب دینی احکام اور معارف ہیں) کے ساتھ ارتباط کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ حکمت سے مراد دینی معارف اور حقائق ہیں_

١٠_ خداوند عالم کی اطاعت اور امام کی شناخت حکمت ہے_ و من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا

امام صادق (ع) فرماتے ہیں "ومن یؤت الحکمة..." طاعة الله و معرفة الامام یہ خدا کی اطاعت اور امام کی شناخت ہے(١)

١١_ معرفت اور دین کی سمجھ بوجھ حکمت ہے_ و من یؤت الحکمة

امام صادق (ع) اس آیت کے متعلق ایک سوال

١) کافی ج ١ ص ١٨٥ ح ١١ ، نور الثقلین ج ١ ص ٢٨٧ ح ١١٣٠_

کے جواب میں فرماتے ہیں_ان الحکمة المعرفة والتفقة فی الدين بے شک حکمت، معرفت اور دین کی سمجھ بوجھ ہے(۱)

۱۲_ امام کی شناخت اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز حکمت ہے_و من یؤت الحکمة

امام صادق (ع) اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں: معرفة الامام واجتناب الکبائرالتی اوجب الله علیها النار یہ امام کی شناخت اور ان کبیرہ گناہوں سے پرہیز ہے جن پر خدا تعالی نے آتش جہنم کو لازم قرار دیا ہے(۲)_

اطاعت: خدا کی اطاعت ۱۰

انفاق: انفاق کے انفرادی اثرات ۲; پسندیدہ چیزوں سے انفاق ۲; راہ خدا میں انفاق ۲

انفاق کرنے والا: اسکے فضائل ۲

تعقل وتفکر: اسکی اہمیت ٦ ; اسکی قدر و قیمت ٦;اسکے اثرات ٥;اس کے نہ ہونے کے اثرات ۸

حدیث: ۱۲، ۱۱، ۱۰

حکمت : حکمت عبرت کا سرچشمہ ٥; حکمت کا عطا کرنا ۱; حکمت کے اثرات ٤; حکمت کے موارد ۹ ، ۱۱، ۱۰ ، ۱۲; حکمت کے موانع ۸

خیر: خیر کا پیش خیمہ ٤

خدا تعالی: خدا تعالی کی مشیت ۱;خدا کے عطیئے ۱

دین : دین کی گہری سمجھ بوجھ ۷ ، ۹ ، ۱۱

راہبر: راہبر کی شناخت ۱۰ ، ۱۲

شرعی فریضہ : شرعی فریضہ پر عمل ۹

شناخت : شناخت کے وسائل و ذرائع ۷

صاحبان حکمت :

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۵۱ ح ٤۹۸ ، نور الثقلین ج ۱ ص ۲۸۷ ح ۱۱۳۵_

۲) کافی ج ۲ ص ۲۸٤ ح ۲۰ نور الثقلین ج ۱ ص ۲۸۷ ح ۱۱۳۱_

صاحبان حکمت کے فضائل ۳
صاحبان عقل : صاحبان عقل کا عبرت حاصل کرنا ٥; صاحبان عقل کے فضائل ٦
عمل : عمل صالح ۹
گناہ : گناہ سے اجتناب ۱۲; گناہ کبیرہ ۱۲

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (۲۷۰)

اور تم جو کچھ بھی راہ خدا میں خرچ کروگے یا نذر کروگے تو خدا اس سے باخبر ہے البتہ ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہے _

۱_ خدا تعالی انفاق اور نذر و نیاز کی کمیت اور کیفیت سے آگاہ ہے اگرچہ معمولی ہو_ و ما انفقتم من نفقة او نذرتم من نذر فان الله يعلمه نذر سے مراد انسان کا نیک عمل کو انجام دینے پر اپنے آپ کو ذمہ دار اور پابند بنانا ہے_

۲_ خدا تعالی بندوں کے انفاق اور نذر کی جزادیتا ہے چاہے وہ معمولی ہی ہوں_ و ما انفقتم من نفقة ... فان الله يعلمه

بندوں کے اعمال کے بارے میں خدا تعالی کا آگاہ ہونا ان اعمال کی الہی پاداش سے کنایہ ہے_

۳_ خدا تعالی بندوں کے چھوٹے سے چھوٹے عمل سے بھی آگا ہے_ و ما انفقتم من نفقة ... فان الله يعلمه

نفقہ اور نذر کا نکرہ ہونا انکی ہر قسم اور ہر مقدار کو شامل ہے چاہے وہ بہت کم ہی ہوں_

٤_ خدا تعالی کا انفاق اور نذر کی طرف ترغیب دلانا چاہے وہ کم ہی ہوں_ و ما انفقتم من نفقة اور نذرتم من نذر فان الله يعلمه خداوند عالم کا نیک اعمال سے آگاہ ہونا اسکی طرف سے پاداش دینے سے کنایہ ہے اور جزا کو بیان کرنے کی غرض نیک اعمال کی طرف رغبت دلانا ہے_

۵_ ظالم و ستمگر ہر قسم کے حامی و ناصر سے محروم ہیں_ یا ایھا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن و الاذي ... و لا تیمموا الخبیث ... الشیطان یعدکم الفقر ... و ما للظالمین من انصار_

٦_ انفاق نہ کرنا یا انفاق کو احسان، اذیت و آزار سے آلودہ کرنا یا ناپسندیدہ چیزوں سے انفاق کرنا اور نذر پر عمل نہ کرنا ستم ہے_ لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی ... انفقوا من طیبات ... و ما للظالمین من انصار

۷_ خدا تعالی، انفاق کرنے والوں اور نذر پر عمل کرنے والوں کا یاور و مددگار ہے_ و ما للظالمین من انصار

یہ نکتہ " و ما للظالمین من انصار"کے مفہوم سے اخذ ہوتا ہے کیونکہ صرف انفاق نہ کرنے والے خدا تعالی کی حمایت سے محروم ہیں_

۸_ انفاق اور نذر کو پورا کرنا معاشرے میں باہمی تعاون کے پیدا ہونے اور اسکی وسعت کا سبب ہے_*

و ما انفقتم من نفقة او نذرتم من نذر ... و ما للظالمین من انصار لگتا ہے انصار و مددگار یں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو انفاق کرنے والوں کے اموال سے بہرہ مند ہوتے ہیں یعنی انفاق کرنے والوں اور نذروں کو پورا کرنے والوں کو عوامی حمایت حاصل ہے_ نیز یہ خود بھی عوام اور معاشرے کے مددگار ہیں پس انفاق باہمی اور معاشرتی تعاون کے عام ہونے کا سبب بنتا ہے_

۹_ انفاقات اور نذور کے بارے میں خدا تعالی کی آگاہی کی طرف متوجہ رہنا انسان کو انفاقات اور نذور کے پورا کرنے کی ترغیب دلاتا ہے_ و ما انفقتم من نفقة او نذرتم من نذر فان الله یعلمه

احسان جتانا: احسان جتانے کے اثرات ٦

اذیت: اذیت کے اثرات٦

انسان: انسان کا عمل٣

انفاق: انفاق کا پیش خیمہ ۹; انفاق کی تشویق ٤; انفاق کی جزا ۲ ، ۷; انفاق کے آداب ۱; انفاق کے انفرادی اثرات ۷; انفاق کے ترک کی مذمت ٦; انفاق کے معاشرتی اثرات ۸; ناپسندیدہ چیزوں سے انفاق ٦

تحریک: تحریک کے عوامل ٤ ، ٩

تعاون: معاشرے میں تعاون ٨

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ١ ، ٣ ، ٩؛خدا تعالی کی امداد ٧؛خدا تعالی کی جزا ٢

ظالمین :٥ ظلم : ظلم کے اثرات ٥؛ظلم کے موارد ٦

علم: علم کے اثرات ٩

نذر: نذرپوری کرنے کا پیش خیمہ ٩؛نذرپوری کرنے کے اثرات ٧،٨؛نذرپوری نہ کرنے کے اثرات ٦؛نذرکی تشویق ٤؛ نذرکی جزا ٢؛ نذر کے آداب ١

إِن تُبْدُواْ الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاء فَهُوَ خَيْرٌ لُّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (٢٧١)

اگر تم صدقہ کو علی الاعلان دوگے تو یہ بھی ٹھیک ہے اور اگر چھپا کر فقراء کے حوالے کردو گے تو یہ بھی بہت بہتر ہے اور اس کے ذریعہ تمھارے بہت سے گناہ معاف ہو جائیں گے او رخدا تمھارے اعمال سے خوب باخبر ہے _

١_ علی الاعلان صدقہ دینا نیک اور قدر و قیمت والا عمل ہے_ ان تبدوا الصدقات فنعما هي

٢_انفاق کرنے والے کیلئے آشکار صدقہ دینے کی

بجائے مخفی طور پر صدقہ دینے کا زیادہ فائدہ ہے_ان تبدوا الصدقات فنعما ھی و ان تخفوھا و تؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم

لگتا ہے کلمہ " لکم" اس نکتے کو بیان کررہا ہے کہ مخفی صدقہ ، صدقہ دینے والے کیلئے زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ اس میں ریا وغیرہ کا احتمال کم ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مخفی صدقہ ہر لحاظ سے آشکار صدقہ کی نسبت زیادہ فائدہ مند ہے_

٣_پنہانی صدقہ کی قدر و قیمت آشکار صدقہ کی نسبت زیادہ ہے_ان تبدوا ... و ان تخفوھا و تؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم

اس بناپر کہ کلمہ " لکم" قرینہ کے طور پر صرف پنہان صدقہ کے صدقہ دینے والے کیلئے زیادہ مفید ہونے کو بیان نہ کررہا ہو بلکہ آیت کے اطلاق کو مدنظر رکھا جائے_

٤_ صدقات کے ذریعے حاجتمندوں کی حاجت روائی کرنا انہیں دیگر مصارف میں خرچ کرنے سے بہتر ہے_

ان تبدوا الصدقات ... و ان تخفوھا و تؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم صدقات کے یقیناً بہت سارے مصارف ہیں لیکن ان میں سے صرف فقراء کے ذکر کرنے سے انکی اولویت ظاہر ہوتی ہے_

٥_ انسان کی شخصیت کی حفاظت کی قدر و قیمت ہے_و ان تخفوھا و تؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم

لگتا ہے پنہاں صدقہ کی برتری کا ایک فلسفہ یہ ہے کہ اس میں حاجتمندوں کی شخصیت اور آبرو محفوظ رہتی ہے کیونکہ صدقے کا مقصد ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرنا ہے اور انسان اپنی آبرو کی حفاظت کے زیادہ ضرورتمند ہیں_

٦_ قرآن کریم کا لوگوں کو نیکیوں کی طرف راغب کرنے کے لئے ان کی منفعت طلبی کی سرشت سے استفادہ کرنا_

و ان تخفوھا و توتوھا الفقراء فھو خیر لکم

٧_ فقراء کو مخفی طورپر صدقہ دینا بعض گناہوں کا کفارہ ہے_و ان تخفوھا و تؤتوھا الفقراء ... و یکفر عنکم من سیّاتکم

٨_ انسان کے اعمال کا خدا تعالی کو پورا پورا علم ہے_و الله بما تعملون بصیر

۹_ انسان کا اس نکتے کی طرف متوجہ رہنا کہ خدا تعالی اسکے اعمال سے مکمل طور پر آگاہ ہے اسے انفاق کرنے کی تشویق دلاتا ہے_ ان تبدوا الصدقات ...والله بما تعملون خبیر

۱۰_ ریاکاری ، احسان جتانے اور تکلیف پہنچانے سے پرہیز ،پنہانی صدقے کی برتری کا فلسفہ ہے_

لا تبطلوا صدقاتکم بالمن و الاذی کالذی ینفق ما له رئاء الناس ... و ان تخفوها سابقہ آیات میں انفاق کی پاداش کا معیار یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ خدا کیلئے ہو اور ریاکاری اور احسان وآزار سے خالی ہو اور چونکہ پنہانی صدقہ اس معیار پر پورا اترتا ہے اسلئے اسکی قدر و قیمت زیادہ ہے_

۱۱_واجب صدقات (زکات) کا آشکاراً دینا اور مستحب صدقوں کا چھپا کر دینا بہتر ہے_ ان تبدوا الصدقات

امام باقر(ع) :آیت "ان تبدوا..." کے متعلق فرماتے ہیں : هی یعنی الزکاة المفروضة" اس سے مراد واجب زکات ہے"اور پھر "و ان تخفوہا و توتوہا الفقرائ" کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں یعنی النافلة"اس سے مراد مستحب صدقہ ہے"(۱)

احکام: احکام کا فلسفہ ۱۰

اقدار:۵،۳،۱

انسان : انسان کا عمل ۸;انسان کی منفعت طلبی ٦

انفاق:انفاق کا پیش خیمہ ۹;انفاق کی پاداش ۷; انفاق کی فضیلت ۳;انفاق کے آداب ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۱۰ ;انفاق میں اولویت ٤

تحریک: تحریک کے عوامل ۹،٦

تربیت : تربیت کی روش ٦

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ۸ ، ۹

روایت:۱۱

زکات: زکات کی ادائیگی ۱۱

شخصیت : شخصیت کی قدر و قیمت ۵

---

۱)کافی ج٤ص٦۰ ح۱ ، نور الثقلین ج ۱ص ۲۸۹ ح ۱۱٤۵_

صدقہ: صدقہ پنہانی ۲، ۳، ۷، ۱۰، ۱۱; صدقہ کی فضیلت ۱، ۳، ۱۰; صدقہ کے آداب ۱۱; صدقہ کے مصارف ٤; صدقہ واجب ۱۱

علم: علم کے اثرات ۹

عمل: عمل صالح ۱

فقیر: فقیر کی حاجت روائي ٤، ۷; فقیر کی حاجت مندی ٤

گناہ: گناہ کا کفارہ ۷

نیکی: نیکی کا سرچشمہ ٦

لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللّهَ يَهْدِي مَن يَشَاء وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَلأنفُسِكُمْ وَمَا تُنفِقُونَ إِلاَّ ابْتِغَاء وَجْهِ اللّهِ وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لاَ تُظْلَمُونَ (۲۷۲)

اے پیغمبر ان کی ہدایت پا جانے کی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے بلکہ خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت دیدیتا ہے او رلوگو جو مال بھی تم راہ خدا میں خرچ کرو گے وہ در اصل اپنے ہی لئے ہو گا او رتم تو صرف خوشنودی خدا کے لئے خرچ کرتے ہو او رجو کچھ بھی خرچ کر و گے وہ پورا پورا تمھاری طرف واپس آئے گا اور تم پر کسی طرح کا ظلم نہ ہو گا _

۱_ پیغمبر (ص) اسلام کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کو تکلیف دہی ، ریاکاری اور احسان جتانے سے پاک انفاق پر مجبور کریں _ ليس عليك هديهم چونکہ اس آیت کا گذشتہ آیات کے ساتھ ارتباط ہے اسلئے " لیس علیک ہداہم " کا مطلب یہ نکلتاہے کہ تیرے لئے ضروری نہیں ہے کہ تو مسلمانوں سے زبردستی ایسا

انفاق کرائے جو ریاکاری ، تکلیف دہی اور احسان جتانے سے خالی ہو_

٢_ انسانوں کا ہدایت پانا پیغمبر (ص) اسلام کی ذمہ داری کے دائرے سے باہر ہے اور صرف مشیت الہی کا مرہون منت ہے_ ليس عليك هديهم و لكن الله يهدى من يشاء

٣_ بعض مسلمانوں کے احسان، اذیت و آزار اور ریاپر مبنی انفاق کی وجہ سے پیغمبر (ص) اسلام کی پریشانی اور اضطراب کو دور کرنے کیلئے خدا تعالی کا ان کی دل جوئي کرنا_ ليس عليك هديهم

٤_ پیغمبر (ص) اسلام کی انتہائي خواہش کہ لوگ ہدایت پاجائیں اور اس کے لئے آپ (ص) کی بھرپور کوششیں_ ليس عليك هديهم

٥_ خدا تعالی جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے_ و لكن الله يهدى من يشاء

٦_ ہر اچھی چیز سے انفاق کرنا خود انفاق کرنے والے کے فائدے میں ہے_ و ما تنفقوا من خير فلانفسكم

اس نکتے میں "من" کو ابتدائیہ فرض کیا گیا ہے_

٧_ مال، خیر ہے_ و ما تنفقوا من خير اگر "من" "ما تنفقوا" کے "ما" کے لئے بیان ہو_

٨_ غیر مسلموں پر انفاق کرنا جائز ہے_ ليس عليك هديهم ... و ما تنفقوا من خير فلانفسكم یہ تب ہے کہ "ہدیہم" کی ضمیر سے مراد کفار اور مشرکین ہوں اور اسکی تائید بعض مفسرین کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت مبارکہ کے نزول کا سبب مسلمانوں کا غیر مسلموں پر انفاق کرنے سے پرہیز تھا_ (مجمع البیان)

٩_ دین و مذہب کو مدنظر رکھے بغیر بینواؤں کی حاجت روائي کرنا اسلام کا بنیادی اصول ہے_

ليس عليك هديهم ... و ما تنفقوا من خير یہ نکتہ اس آیت مبارکہ کے شان نزول کے متعلق بعض مفسرین کے اس قول کی بناپر ہے کہ اسکے نزول کا سبب مسلمانوں کا غیر مسلموں کو صدقہ دینے سے پرہیز کرنا تھا_

١٠_ اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کی حالت زار

کا خیال رکھنا قابل تحسین عمل ہے_لیس علیك هدیهم ... و ما تنفقوا من خیر

۱۱_انفاق صرف خدا تعالی کی رضا اور خوشنودی کیلئے جائز ہے_و ما تنفقون الا ابتغاء وجه الله

"و ما تنفقون" بظاہر جملہ خبریہ ہے لیکن در حقیقت جملہ انشائیہ ہے_یعنی "و لا تنفقوا الا ..."اور یا جملہ خبریہ ہے اس معنی میں کہ مسلمان رضائے الہی کے بغیر انفاق نہیں کرتے کیونکہ یہ انکی شان کے لائق نہیں ہے_

۱۲_ رضائے الہی کے بغیر انفاق کرنا مومنین کے ایمان کے ساتھ سازگار نہیں ہے_و ما تنفقون الا ابتغاء وجه الله

اگر "و ما تنفقون" جملہ خبریہ ہو یعنی مومنین جب تک با ایمان ہیں رضائے الہی کے بغیر انفاق نہیں کریں گے اور اگر غیر خدا کو مدنظر رکھیں گے تو روح ایمان سے خالی ہوں گے_

۱۳_ انفاق، خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے_و ما تنفقون الا ابتغاء وجه الله

۱٤_ خدا وند متعال کی بارگاہ میں انفاق کی قبولیت اور ثمر آور ہونا انفاق کرنے والے کی خالص نیت میں منحصر ہے_

و ما تنفقون من خیر فلانفسکم و ما تنفقون الا ابتغاء وجه الله اگر "و ما تنفقون" کا جملہ "و ما تنفقوا فلا نفسکم" کیلئے حال ہو یعنی انفاق کا تمہیں اس وقت فائدہ ہے جب خدا تعالی کی خوشنودی کیلئے ہو_

۱۵_ خداوند متعال کی خوشنودی تب حاصل ہوتی ہے جب اس کے لئے کوشش اور جد و جہد کی جائے_

و ما تنفقون الا ابتغاء وجه الله کلمہ " ابتغاءً" کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جس میں سعی و کوشش ملحوظ ہے_

۱٦_ راہ خدا میں انفاق کرنے والا اپنے حق میں کسی قسم کی نا انصافی کے بغیر انفاق کی پوری جزاو پاداش سے بہرہ مند ہوگا_و ما تنفقوا من خیر یوف الیکم و انتم لا تظلمون

۱۷_ خدا وند متعال کی خوشنودی کیلئے کئے جانے والے انفاق کی پاداش میں کوئی کمی نہیں ہوگی اگرچہ وہ غیر مسلم بے نواؤں کیلئے ہی ہو_و ما تنفقوا من خیر یوف الیکم و انتم لا تظلمون

آیت کے اس شان نزول کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جو غیر مسلموں پر انفاق کرنے کے بارے میں ہے_

۱۸_ قرآن کریم کا لوگوں کو نیک اعمال کی طرف راغب کرنے کیلئے انکی منفعت طلبی کی خصلت سے استفادہ کرنا _
و ما تنفقوا من خير فلانفسكم ... و ما تنفقوا من خير يوف اليكم

۱۹_ نیک اعمال کا فائدہ خود عمل کرنے والے کو ہے_و ما تنفقوا من خير فلانفسكم ... يوف اليكم

۲۰_ روز قیامت انسان کے اعمال کا مجسم ہونا *_و ما تنفقوا من خير يوف اليكم

"يوف"کی ضمیر کا "و ما تنفقوا"کی طرف پلٹنا ظاہراً اس نکتے کو بیان کررہاہے کہ وہی انفاق کردہ چیز روز قیامت انفاق کرنے والے کو بطور کامل ادا کردی جائیگي_

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کی خواہش ٤; آنحضرت(ص) کی دلجوئي ٣; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ١; آنحضرت (ص) کی سیرت ٤

احسان جتانا : احسان جتانے کی مذمت ٣

احکام: ٨

اذیت: اذیت کی مذمت ٣

اقتصادی نظام: ٩

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی ذمہ داری کی حدود ١ ، ٢; انبیاء (ع) کے اہداف ٤

انسان: انسان کی منفعت طلبی ١٨; انسان کی ہدایت ٢ ، ٤

انفاق: انفاق غیر مسلموں پر ٨، ١٧; انفاق کی جزا ٦ ، ١٤ ، ١٦ ، ١٧; انفاق کے آداب ١ ، ٣ ، ١١ ، ١٢; انفاق کے اثرات ٣; انفاق کے احکام ٨; انفاق کے انفرادی اثرات ٦، ١٤; انفاق کے مصارف ٨; راہ خدا میں انفاق ١٦ ، ١٧;

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۲

تحریک: تحریک عوامل ۱۸

تربیت: تربیت کی روش ۱۸

جزا و سزا کا نظام: ۱٦

خدا تعالی: خدا تعالی کا عدل ۱٦; خدا تعالی کی خوشنودی ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۵ ، ۱۷; خدا تعالی کی مشیت ۲ ، ۵; خدا تعالی کی ہدایت ۵

رشد و تکامل: رشد و تکامل کا پیش خیمہ ۱۳

عمل: عمل صالح ۱۹; عمل صالح کا پیش خیمہ ۱۸; عمل صالح کی تشویق ۱۸; عمل کا تجسم ۲۰; عمل کی جزا و سزا ۱۵ ، ۱۹; عمل کی قبولیت ۱٤; عمل کے اثرات ۱۹

غیر مسلم: غیر مسلم کے حقوق ۱۰

فقیر: فقیر کی حاجت روائی ۹

قصد قربت: ۱٤

کوشش: کوشش کے اثرات ۱۵

مال: مال کا خیر ہونا ۷; مال کی قدر و قیمت ۷

معاشرتی نظام: ۱۰ معاشرہ: اسلامی معاشرہ ۱۰

نیت: نیت کی تاثیر ۱٤

وجہ اللہ: ۱۳، ۱۵

لِلْفُقَرَاء الَّذِينَ أُحصِرُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاء مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لاَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (٢٧٣)

یہ صدقہ ان فقراء کے لئے ہے جو راہ خدا میں گرفتار ہو گئے ہیں اور کسی طرف جانے کے قابل بھی نہیں ہیں_ نا واقف افراد انھیں ان کی حیا و عفت کی بنا پر مالدار سمجھتے ہیں حالانکہ تم آثار سے ان کی غربت کا اندازہ کرسکتے ہو اگرچہ یہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے ہیں اور تم لوگ جو کچھ بھی انفاق کروگے خدا اسے خوب جانتا ہے_

١_ وہ لوگ جو راہ خدا میں گھرے ہوئے اور روزی کمانے سے عاجزہیں لیکن آبرومندہیں اورانکی تنگدستی ان کے چہروں سے عیاں ہے ہرگزدوسروں سے کچھ نہیں مانگتے ایسے لوگ انفاق کا بہترین مصرف ہیں_ للفقرائ ... لا يسئلون الناس الحافا

٢_ جو لوگ الہی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مصروف ہونے کی وجہ سے روزی کمانے سے عاجزہیں انکی زندگی کے اخراجات اسلامی معاشرہ کے ذمے ہیں_ للفقراء الذين احصروا فى سبيل الله لايستطيعون ضربا فى الارض

٣_ انفاق ان بے نواؤں اور تنگدستوں کیلئے ہے جو زندگی کے اخراجات پورے کرنے سے عاجزہیں نہ ان کیلئے جو اسکی توان رکھتے ہیں_ للفقراء الذين احصروا فى سبيل الله لا يستطيعون ضربا فى الارض

٤_ ضروریات زندگی کا پورا کرنا ضروری ہے اگرچہ

اس کیلئے کوشش کرنی پڑے اور سختیاں جھیلنی پڑیں_ لا یستطیعون ضربا فی الارض

"ضربا فی الارض "سعی و کوشش سے کنایہ ہے کہ جس میں طبعی طور پر سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور چونکہ "لا یستطیعون ..."کا تقاضا یہ ہے کہ کمانے کی توان رکھنے والے پر انفاق نہیں کیا جاسکتا اسلئے اسے اپنی زندگی کی گاڑی کو چلانے کیلئے سعی و کوشش کرنا ہوگی اگرچہ اس میں تکلیفیں ہی برداشت کرنی پڑیں_

۵_ جو لوگ روزی کمانے کی توان رکھتے ہیں ان پر انفاق کرنے سے پرہیز ضروری ہے_ للفقراء ... لا یستطیعون ضرباً فی الارض کیونکہ "لا یستطیعون" کے ذریعے انفاق کا مصرف صرف ان فقرا کو قرار دیا گیا ہے جو ضروریات زندگی کے حاصل کرنے کی توان نہیں رکھتے_

٦_ سخت نیازمندی کے باوجود بے نیازی اور آبرومندی کا اظہار کرنا اور عفت نفس کا خیال رکھنا قابل قدر ہے_

یحسبهم الجاهل اغنیاء من التعفف ... لا یسئلون الناس الحافا چونکہ آیت میں افراد کی مدح کی جارہی ہے اسلئے اس میں ذکر کی گئی صفات کو صفات حسنہ شمار کیا جائیگا، قابل ذکر ہے کہ الحاف "اصرار" کے معنی میں ہے لیکن جملہ "یحسبهم الجاہل اغنیائ" اور "تعفف" کے قرائن کو مدنظر رکھتے ہوئے جملہ "لا یسألون" کا معنی یوں بنتا ہے کہ یہ لوگ سوال ہی نہیں کرتے تاکہ اس پر اصرار کرنا پڑے نہ یہ کہ سوال کرتے ہیں لیکن اس پر اصرار نہیں کرتے_

۷_ فقراء اور تنگ دستوں کی ظاہری حالت ان کے نامناسب اقتصادی حالات کی منہ بولتی تصویر ہوتی ہے اگرچہ وہ اپنی آبرومندی کی خاطر اپنے فقر کا اظہار نہ ہی کریں_ یحسبهم الجاهل اغنیاء من التعفف تعرفهم بسیماهم

۸_ آبرومند تنگ دست افراد ہرگز کسی سے اصرار کے ساتھ سوال نہیں کرتے_ لا یسئلون الناس الحافا

اس نکتے میں جملہ "لا یسئلون الناس الحافا" کا وہی ظاہری معنی مراد لیا گیاہے یعنی اپنے سوال پر اصرار نہیں کرتے_ اس بناپر جملہ "یحسبهم الجاهل" کا معنی یہ ہوگا کہ انکے سوال کرنے کے انداز سے انکے تہی دست ہونے کا پتہ چل جاتاہے_

۹_ فقرا اپنی اقتصادی ضروریات کیلئے اصرار اور لجاجت کے بغیر سوال کرسکتے ہیں_ لا يسئلون الناس الحافا

اس جملے کے مفہوم سے یہ نکتہ سمجھ میں آتا ہے_

۱۰_ گداگری میں اصرار اور لجپرین ناپسندیدہ عمل ہے_ لا يسئلون الناس الحافا

۱۱_ خیر و نیکی کے انفاق سے خدا تعالی آگاہ ہے_ و ما تنفقوا من خير فان الله به عليم

۱۲_ مال و دولت خیر ہے_ و ما تنفقوا من خير کیونکہ مال کو خیر کہا گیا ہے_

۱۳_ انفاق اور نیک اعمال کے بارے میں خدا تعالی کے آگاہ ہونے کی طرف متوجہ رہنا انسان کو انکی انجام دہی کی ترغیب دلاتا ہے_ و ما تنفقوا من خير فان الله به عليم

۱٤_ اصحاب صفہ ایسے فقرا تھے جو راہ خدا میں گھرے ہوئے مگر آبرومند تھے_ للفقراء الذين احصروا

امام باقر (ع) فرماتے ہیں "نزلت الآیۃ فی اصحاب الصفہ" یہ آیت اصحاب صفہ کے بارے میں نازل ہوئي (۱) قابل ذکر ہے کہ اصحاب صفہ ایسے تنگدست لیکن پاکدامن اور آبرومند لوگ تھے جو خدائي ذمہ داریوں (جہاد و غیرہ) کی ادائیگی میں مصروف ہونے کی وجہ سے کسب معاش سے عاجز تھے لیکن انکے رہنے سہنے کا اندازہ ایسا تھا کہ نا آشنا لوگ نہ صرف انہیں فقیر نہیں سمجھتے تھے بلکہ انہیں تونگر اور مالدار شمار کرتے تھے_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱٤

اصحاب صفہ: ۱٤

انفاق: انفاق کا پیش خیمہ ۱۳; انفاق کے مصارف ۱، ۲، ۳، ۵; پسندیدہ چیزوں سے انفاق ۱۱

بے نیازي: بے نیازی کی قدر و قیمت ٦

پاکدامن: پاکدامنی کی فضیلت ٦

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۳

---

۱) مجمع البیان ج ۲ ص ٦٦٦_

خدا تعال: خدا تعالی کا علم ۱۱ ، ۱۳

راہ و روش : اسکی بنیادیں ۷

علم: علم کی فضیلت ۱۳

عمل: عمل صالح کا پیش خیمہ ۱۳

فقیر: پاکدامن فقیر ۷، ۱ ، ١٤؛ فقیر کا چہرہ ۱ ، ۷؛ فقیر کی حاجت روائیَ ۱ ، ۳، ۹ قدر و قیمت ٦

گھر جانا : راہ خدا میں گھر جانا ۱ ، ١٤

لجاجت : لجاجت کا جواز ۹ ؛ لجاجت کی مذمت ۱۰

مال: مال کی کا خیر ہونا ۱۲؛ مال کی قدر و قیمت ۱۲

معاش: کسب معاش کی اہمیت ٤

معاشرہ : معاشرے کی ذمہ داری ۲

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (٢٧٤)

جو لوگ اپنے اموال کو راہ خدا میں رات میں۔ دن میں خاموشی سے او رعلی الاعلان خرچ کرتے ہیں ان کے لئےَ پیش پروردگار اجر بھی ہے او رانھیں نہ کوئیَ خوف ہوگا او رنہ حزن۔

۱۔ شب و روز پنہاں اور آشکار انفاق کرنے والے (سب حالات اور اوقات میں) خدا تعالی کی خاص پاداش سے بہرہ مندہیں۔ الذين ينفقون اموالهم ... فلهم اجرهم عند ربهم

۲۔ رات کے وقت اورپنہاں طورپر انفاق کرنا، دن

کے وقت اور ظاہر طور پر انفاق سے زیادہ بہتر ہے* الذین ینفقون ... سرا و علانیة

اگر ذکر میں تقدم ، رتبے اور فضیلت میں تقدم سمجھا جائے تو وقت اور حالت کے لحاظ سے انفاق کی چار صورتیں بنتی ہیں کیونکہ ایک طرف سے وقت (شب و روز) حالت (پنہاں و آشکار) پر مقدم ہے اور دوسری طرف سے رات ، دن پر مقدم ہے اورپنہانی حالت، آشکار حالت پر مقدم ہے لہذا فضیلت کی ترتیب کے لحاظ سے یہ چار قسمیں یوں ہوں گی ۱_ رات کے وقت اورپنہاں طورپر ۲_ دن کے وقت اورپنہاں طورپر ۳_ رات کے وقت لیکن آشکارا ٤_ دن کے وقت اور آشکارا_

۳_ انفاق کرنے والوں کو خدا کی پاداش، ان کے نیک عمل کا نتیجہ ہے_ فلھم اجرھم عند ربھم

٤_ انفاق کرنے والوں کو خدا تعالی کی طرف سے اجر کا وعدہ انسان کو اس کی تشویق دلاتا ہے_ فلھم اجرھم عند ربھم

۵_ عمل خیر کی طرف راغب کرنے میں اجر کے وعدے اور ضمانت کا کردار_ فلھم اجرھم عند ربھم

٦_ خدا تعالی کی بارگاہ میں انفاق کرنے والوں کا بلند مرتبہ_ اجرھم عند ربھم

۷_ باطنی سکون، راہ خدا میں انفاق کرنے کا ایک ثمر_ الذین ینفقون ... و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون

۸_ راہ خدا میں انفاق کرنے والوں کو روز قیامت کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہوگا_ و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون

اگر یہ عدم خوف و حزن صرف آخرت سے متعلق ہو_

۹_ راہ خدا میں انفاق کرنے والوں کو نہ تو (مستقبل میں نادار ہونے کا) خوف ہوتا ہے اور نہ (گذشتہ زمانے میں دیئے ہوئے مال پر) غم و اندوہ ہوتا ہے_ و لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون یہ اس بنا پر ہے کہ دنیاوی خوف و حزن کی نفی مقصود ہو_ خوف آئندہ کا اور حزن گذشتہ پر یعنی خدا تعالی انکی زندگی کا اس طریقے سے بند و بست کردیتا ہے کہ نہ تو اپنے دیئے پر غمگین ہوتے ہیں اور نہ ہی آئندہ کسی فقر و ناداری کا انہیں احساس ہوتا ہے_

۱۰_ خدا تعالی کی طرف سے مومنوں کو غیر واجب انفاقات کی ترغیب_ الذین ینفقون

امام صادق (ع) اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں "لیس من الزکوۃ " "یہ زکات نہیں ہے"(۱)

اطمینان: اطمینان کے عوامل ۷

اقدار: ۲

انفاق: انفاق پنہاں ۲;انفاق راہ خدا میں ۷، ۸، ۹; انفاق کی تشویق ۱۰;انفاق کی جزا ۱ ، ۳ ، ٤;انفاق کی فضیلت ۲;انفاق کے آداب ۱ ، ۲ ; انفاق کے انفرادی اثرات ۷ ، ۸، ۹

انفاق کرنے والے : انکی فضیلت ٦

تربیت : تربیت کی روش ۵

جذبہ پیدا کرنا : جذبہ پیدا کرنے کے عوامل ٤، ۵

جزا: جزا کا وعدہ ۵

خدا تعالی: خدا تعالی کی جزا ۱ ، ۳;خدا تعالی کے وعدے ٤

خوف: خوف کا مقابلہ ۹

روایت: ۱۰

علم: علم کے اثرات ٤

عمل: عمل صالح کا پیش خیمہ ۵; عمل صالح کے اثرات ۳ ، ۷

غم و اندوہ: غم و اندوہ کا مقابلہ ۹

قیامت : قیامت کے دن خوف ۸;قیامت کے دن غم و اندوہ ۸

مومنین : مومنین کی تشویق ۱۰

---

۱) کافی ج ۳ ص ٤۹۹ ح ۹، نور الثقلین ج ۱ ص ۲۹۰ ح ۱۱۵٤_

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىَ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ روز قیامت اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو_ اس لئے کہ انھوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ تجارت بھی سود جیسی ہے جب کہ خدا نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام_ اب جس کے پاس خدا کی طرف سے نصیحت آگئي اور اس نے سود کو ترک کردیا تو گذشتہ کاروبار کا معاملہ خدا کے حوالے ہے اور جو اس کے بعد بھی سود لے تو وہ لوگ سب جہنمی ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں_

۱_ سودخور شیطان زدہ لوگوں کی طرح بدحال، دیوانے اور اضطراب کا شکار ہوتے ہیں_ الذين ياكلون الربا لا يقومون الا كما يقوم الذى يتخبطه الشيطان من المس کیونکہ " تخبط"کا لغوی معنی دیوانگی اور اضطراب ہے (التخبط المس بالجنون والتخيل)_

۲_ سودی اقتصادی نظام معاشرے کے توازن کو بگاڑ دیتا ہے_ الذين ياكلون الربا لا يقومون الا كما يقوم الذى يتخبطه الشيطان

۳_ سودخوری معاشرے کے اقتصادی نظام کے بگاڑ

اور درہم برہم ہونے کا سبب بنتی ہے_ الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان

٤_ حقائق اور احکام دین کو بیان کرنے کیلئے تمثیلات سے استفادہ کرنا قرآن کریم کی ایک روش ہے_ الذین یاکلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذي

٥_ نفسیاتی اور روحی اضطراب میں شیطان کی دخل اندازي_ کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس

٦_ سودخور اپنی سعادت اور خوشبختی کے مقابلے میں غلط راستے کا انتخاب کرتا ہے_ الذین ... کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس جس طرح شیطان زدہ شخص اپنے مصالح و منافع کے مقابلے میں صحیح راستہ اختیار کرنے سے عاجز ہوتا ہے ایسے ہی سود خور بھی عاجز ہوتا ہے_

٧_ سود خوروں کی نظر میں خرید و فروش اور سود کے ایک جیسا ہونے کا غلط تصور ان کے سود خور ہونے کی وجہ ہے_

الذین یاکلون الربا ... ذلك بانهم قالوا انما البیع مثل الربوا اس بناپر کہ "ذلک" کا اشارہ "اکل ربا" کی طرف ہو کہ جو "یاکلون الربوا" سے سمجھ میں آتا ہے_

٨_ سودخوروں کا خرید و فروش اور سود کے ایک جیسا ہونے کا غلط تصور انکی شخصیت کے غیر متوازن ہونے کی علامت ہے_ الذین یاکلون ... ذلك بانهم قالوا انما البیع مثل الربوا کلمہ "ذلک"، " اکل ربا" کی طرف اشارہ ہونے کے علاوہ خبطی ہونے اور جنون زدگی کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے البتہ اس صورت میں جملہ "ذلک بانہم" یعنی علت مقام اثبات میں ہوگی کہ جسے ہم نے مذکورہ نکتے میں علامت سے تعبیر کیا ہے_

٩_ خدا تعالی کی طرف سے بیع (غیر سودی لین دین) کی حلیت اور ربا (سودی لین دین) کی حرمت کا حکم_

و احل الله البیع و حرم الربا

١٠_ سودخوروں کیلئے اس وقت تک سود کھانا حلال تھا جب تک ان کے پاس اسکی حرمت کا حکم نہیں پہنچا تھا_

فمن جائه موعظة من ربه فانتهی فله ما سلف

جملہ" فلہ ما سلف "سے مراد یہ ہے کہ گذشتہ منفعت جیسے سود کی حرمت کا حکم تم تک پہنچنے سے پہلے تم لوگوں نے سودی معاملات سے حاصل کیا ہے تمہارے لئے ہے اور حلال ہے جیسے کہ طبری نے کہا ہے" فلہ ما اخذ و اکل من الربوا قبل النہي"۔

۱۱۔ اس وقت تک بندوں کیلئے شرعی فریضہ نہیں ہوتا جب تک کہ حکم الہی ان تک پہنچ نہجائے۔

فمن جائه موعظة من ربه فانتهی فله ما سلف

۱۲۔ اپنے کئے پر توبہ کرلینے والے سود خوروں کا انجام خدا کے حوالے ہے۔فمن جاء ه ... فانتهی ... و امره الی الله

۱۳۔ خدا تعالی کی موعظ و نصیحتیں انسان کی تربیت کرتی ہیں۔فمن جآء ه موعظة من ربه فانتهي

کلمہ " رب"جو تدبیر و تربیت کرنے والے کے معنی میں ہے اس نکتے کو بیان کررہاہے کہ خدا تعالی کی نصیحتیں انسان کی تربیت اور اسکے معاملات کی تدبیر کیلئے ہیں۔

۱٤۔ خدا تعالی سودخوروں کی ان کے ناپسندیدہ عمل سے توبہ کو قبول کرلیتا ہے۔

فمن جآء ه موعظة من ربه فانتهی فله ما سلف و امره الی الله

۱۵۔ الہی احکام خدا تعالی کی طرف سے اپنے بندوں کو وعظ و نصیحت ہیں۔فمن جآء ه موعظة من ربه فانتهي

خدا تعالی کا اپنے حکم (سود کی حرمت) کو موعظت سے تعبیر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسکے احکام بھی مواعظ ہیں۔

۱٦۔ حرمت کو جان لینے کے بعد بھی سودخوری کی طرف پلٹنا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے، آتش جہنم میں رہنے کا سبب ہے۔

فمن جاء ه موعظة ... و من عاد فاولئك اصحاب النارهم فيها خالدون

" فمن جآء ہ موعظۃ" سے مراد یہ ہے کہ اس تک حکم الہی پہنچ جائے یعنی حکم کے بیان کئے جانے کے بعد اسے اس کا علم بھی ہوجائے۔ قابل ذکر ہے کہ مذکورہ نکتے میں "و من عاد"کو سود خوری کی طرف پلٹنے کے معنی میں لیا گیا ہے۔

۱۷۔ سوداور اسکے حکم کے بیان کئے جانے کے بعد بھی سوداور خرید و فروش کے ایک جیسا ہو۲نے کا نظریہ رکھنا ۲ہمیشہ کیلئے آتش جہنم میں رہنے کا موجب ہے۔

قالوا انما البيع ... و من عاد فاولئك اصحاب النارهم فيها خالدون

مذکورہ نکتے میں "عاد" کا متعلق بیع اور سود کے ایک جیسا ہونے والا غلط تصور لیا گیا ہے_ پس "و من عاد..." کے جملے کا معنی یہ ہوگا کہ جو شخص خدا کی طرف سے سود کے حکم کے بیان ہونے کے بعد بھی اس تصور پر باقی رہے کہ سود اور خرید و فروش ایک جیسے ہیں وہ ہمیشہ کیلئے آتش جہنم میں رہے گا کیونکہ وہ در حقیقت کافر ہے_

۱۸_ سود صرف ناپی جانے والی (برتن جیسے پیمانے سے نہ گز و غیرہ سے) اور وزن کی جانے والی چیزوں میں ہے_

احل الله البيع و حرم الربوا امام صادق (ع) فرماتے ہیں "لا يكون الربا الا فيما يكال اويوزن" سود صرف اس چیز میں ہوتا ہے جسے ناپا جائے یا وزن کیا جائے (۱)

۱۹_ روز قیامت سود خور دیوانوں کی طرح محشور ہوگا_ الذين ياكلون الربوا پیغمبر (ص) اسلام نے فرمایا "ياتى آكل الربا يوم القيامة مختبلاً ..."قیامت کے دن سودخور جنون کی حالت میں آئے گا ...(۲)

احکام ۹، ۱۰، ۱۸

اقتصاد: اقتصادی جمود۳

اقتصادی نظام: ۲، ۳

تبلیغ: تبلیغ کی روش ٤

تربیت: تربیت میں مؤثر عوامل ۱۳

توبہ: توبہ کی قبولیت ۱٤

جہنم: جہنم میں ہمیشہ رہنا ۱٦، ۱۷

خدا تعالی: خدا تعالی کی نصیحتیں ۱۳، ۱۵

دین: دین کی تعلیمات ۱۵

رشد و ترقي: رشد و ترقی کے موانع ٦

---

۱) کافی ج۵ ص ۱٤٦ ح ۱۰ نورالثقلین ج ۱ ص ۲۹۱ ح ۱۱۵۹_

۲) الدرالمنثور ج ۲ ص ۱۰۲_

رفتار و کردار: رفتار و کردار کی بنیادیں ۸

روایت : ۱۹،۱۸

سماجی نظام: ۲

سود: سود کی حرمت ۹;سود کے احکام ۷ ، ۹، ۱۰ ، ۱۷ ، ۱۸

سودخور: سود خور کا انجام ۱۲;سود خور کا قیاس ۷ ، ۸، ۱۷;سود خور کا نظریہ ۷ ، ۸;سود خور کا نفسیاتی اضطراب ۱۹;سود خور کی توبہ ۱۲ ، ١٤

سودخوري: سود خوری کی سزا; ١٦ ، ۱۷;سود خوری کے اثرات ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٦

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ کے شرائط ۱۱

شیطان: شیطان کا کردار ۱ ، ۵

عذاب: عذاب کے اسباب ١٦ ، ۱۷

عقیدہ : باطل عقیدہ ۸،۷

قرآن کریم : قرآن کریم کی تشبیہات ۱ ، ٤

قیامت: قیامت میں سود خور ۱۹

گمراہي: گمراہی کے عوامل ۳ ، ۷

محرمات: ۹

معاشرتی نظام : ۲

معاشرہ : معاشرہ کے انحطاط کے عوامل ۳

معاملہ : سودی معاملہ ۱۰،۹;معاملہ کی حلیت ۹

نظریہ: باطل نظریہ ۸،۷

نفسیاتی اضطراب: ۸ اسکے عوامل ۱ ، ۵

يَمْحَقُ اللّهُ الْرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ (۲۷٦)

خدا سود کو برباد کردیتا ہے اور صدقات میں اضافہ کردیتا ہے او رخدا کسی بھی ناشکرے گناہگار کو دوست نہیں رکھتا ہے۔

١۔ خداتعالی سودی سرمائے کو ہمیشہ نقصان اورنابودی کی طرف لے جاتاہے۔یمحق اللہ الربوا

کم ہوتے رہنے کو کو "محق "کہاجاتاہے (مجمع البیان)

٢۔ صدقہ دیئے ہوئے اموال کو خداتعالی زیادہ کردیتاہے۔و یربی الصدقات

٣۔ سودی نظام معاشرے کے اقتصادی نظام کو تباہ کرکے رکھ دیتاہے۔ یمحق اللہ الربوا

٤۔ صدقہ اور انفاق کا رائج ہونا اقتصادی نظام کی رونق کا سبب ہے۔و یربی الصدقات یربی " اربا " سے ہے کہ جس کا معنی ہے زیادہ کرنا اور رشد و ترقی دینا

٥۔ نعمتوں کا شکر نہ کرنے والے اورگناہگار افراد محبت خدا سے محروم ہیں۔واللہ لا یحب کل کفار اثیم

٦۔ سودخور لوگ ناشکرے، گناہ گار اور خدا کی محبت سے محروم ہیں۔یمحق اللہ الربوا ... و اللہ لا یحب کل کفار اثیم

سودخوری کو بیان کرنے کے بعد"کفار"(بہت ہی ناشکرا) اور"اثیم" (گناہوں میں غرق)کاتذکرہ اس بات کی طرف اشارہ کرنے کیلئے ہے کہ سودخورلوگ بھی انہیں ناشکرے اورگناہوں میں غرق افراد میں سے ہیں۔

۷_جو لوگ صدقہ دیتے ہیں اور انفاق کرتے ہیں وہ خدا تعالی کی نعمتوں کے شکر گزار اور اسکے حکم کے اطاعت گزار ہیں _يمحق الله ... كل كفار اثيم

صدقہ اور سود کے مقابلہ سے پتہ چلتاہے کہ یہ دونوں اثرات کے لحاظ سے بھی متضاد ہیں پس چونکہ سودخور ناشکرا اور گناہ گار ہے اسلئے انفاق کرنے والا شکر گزار اور فرمانبردار ہے_

۸_ صدقہ اور انفاق خدا کی نعمتوں کا شکر اور اس کے حکم کی پیروی ہے_يمحق الله ... كل كفار اثيم

۹_ سودخوری خداوند عالم کی نعمتوں کی سخت ناشکری اور گناہ ہے_يمحق الله الربوا ... و الله لا يحب كل كفار اثيم

۱۰_ انفاق خدا کی محبت حاصل کرنے کا سبب اور انفاق کرنے والے اس کے محبوب ہیں_يمحق الله الربوا و يربى الصدقات والله لا يحب كل كفار اثيم ربا اور صدقہ کے درمیان مقابلہ کے قرینہ سے سود خور کی محبت الہی سے محرومیت اس حقیقت کی حکایت کرتی ہے کہ انفاق کرنے والے خدا تعالی کے محبوب ہیں_

اطاعت: خدا تعالی کی اطاعت ۸،۷

اقتصاد: اقتصادی انحطاط کے عوامل ۱ ، ۳; اقتصادی ترقی کے عوامل ٤ اقتصادی نظام: ۱، ۲، ۳، ٤

انفاق: انفاق کے اثرات ٤ ، ۷، ۸، ۱۰

خدا تعالی: خدا تعالی کی محبت ۵ ، ٦ ، ۱۰; خدا تعالی کے محبوب ۱۰

رشد و ترقي: رشد و ترقی کے عوامل ۲

سودخور: سود خور کی سرزنش ٦

سودخوری : سودخوری کا گناہ ۹; سودخوری کے اثرات ۱، ۳

صدقہ: صدقہ کے اثرات ۲، ٤، ۷، ۸

عمل: عمل کی جزا ۱

گناہ: گناہ کے اثرات ۵، ۶

گناہگار: گناہگاری کی محرومیت ۵، ۶

نعمت: کفران نعمت ۵، ۶، ۹; نعمت کا شکر ۷، ۸

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُواْ الصَّلوةَ وَآتَوُاْ الزَّكَوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (۲۷۷)

جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کئے نماز قائم کی_ زکوة ادا کی ان کے لئے پروردگار کے یہاں اجر ہے اور انکے لئے کسی طرح کا خوف یا حزن نہیں ہے_

۱_ جو مؤمنین عمل صالح انجام دیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکوة ادا کرتے ہیں وہ خدا تعالی کے خاص اجر سے بہرہ مند ہونگے_ ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات و اقاموا الصلوة و آتوا الزكاة لهم اجرهم عند ربهم

کلمہ "عند ربهم" خدا کے خاص اجر کی طرف اشارہ ہے_

۲_ خداوند متعال کے مخصوص اجر سے بہرہ مند ہونے کیلئے ضروری ہے کہ ایمان عمل صالح کے ہمراہ ہو_

ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات ... لهم اجرهم عند ربهم

۳_ خداوند عالم کا نیک اعمال کرنے والے، نماز قائم کرنے والے اور زکاة ادا کرنے والے مومنین کو اجر دینا ان کے نیک عمل کا نتیجہ ہے_ لهم اجرهم عند ربهم "اجر" یعنی مزدوری جو کسی کے کام کے مقابلے میں اسے دی جائے لہذا مومنین کا اجر ان کے عمل کی اجرت اور مزدوری ہوگی_

٤_ عمل صالح کرنے والے مومنین کو خدا وند عالم کے نزدیک بلند مقام و منزلت حاصل ہے_

لهم اجرهم عند ربهم ظاہراً "رب" کی ضمیر کی طرف اضافت تشریفی ہے جیساکہ مفسّر آلوسی نے کہا ہے کہ "عند ربھم" کی تعبیر میں کثرت لطف و شرافت نظر آتی ہے_

٥_ عمل کی ترغیب دلانے کیلئے اس کی جزا کے وعدے اور ضمانت کی تاثیر_ لهم اجرهم عند ربهم

٦_ صالح عمل کرنے والے مؤمنین کو اجر کا وعدہ دینا، ایمان اور صالح عمل انجام دینے کے جذبہ کو ابھارنے کیلئے قرآن کریم کا طریقہ اور روش ہے_لهم اجرهم عند ربهم

٧_ اسلام کا عبادی مسائل کے ساتھ ساتھ اقتصادی مسائل پر بھی توجہ دینا_ و اقاموا الصلوة و آتوا الزكاة

٨_ نماز قائم کرنا اور زکات ادا کرنا عمل صالح کے بہترین نمونوں میں سے ہیں_ و عملوا الصالحات و اقاموا الصلوة و آتوا الزكاة عمل صالح کے بعد نماز اور زکات کا ذکر کرنا باوجود اس کے کہ خود یہ عمل صالح ہیں ہمارے مذکورہ بالا نکتے کی دلیل ہے_

٩_ ایمان اور عمل صالح بالخصوص نماز اور زکات کا نتیجہ باطنی و اندرونی سکون ہے_ ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات ... و لاخوف عليهم و لاهم يحزنون یہ اس صورت میں ہے کہ خوف و حزن کا نہ ہونا (باطنی سکون) آخرت کے علاوہ دنیا سے بھی مربوط ہو_

١٠_ عمل صالح کرنے والے مؤمنین کو قیامت میں کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا_ان الذين آمنوا ... و لاخوف عليهم و لاهم يحزنون یہ اس صورت میں ہے کہ "خوف" و "حزن" کے نہ ہونے کا تعلق صرف آخرت سے ہو_

١١_ ایمان، عمل صالح، نماز اور زکات اطمینان خاطر کا باعث ہیں_ان الذين آمنوا ... و لاهم يحزنون

١٢_ کفر، ناشائستہ اعمال، نماز نہ پڑھنا، خدا سے رابطہ نہ رکھنا اور زکات اور دوسرے مالی حقوق کا ادا نہ کرنا باطنی بے سکونی اور اضطراب کے موجب

ہیں_ ان الذين آمنوا ... و لاهم يحزنون مذکورہ بالا نکتہ آیت کے مفہوم سے لیا گیا ہے_

۱۳_ ایمان اور عمل صالح بالخصوص نماز اور زکات معاشرہ سے سود کا قلع قمع کرنے کا ذریعہ ہیں _

يمحق الله الربوا ... آمنوا و عملوا الصالحات سابقہ آیات (جو کہ سود کے بارے میں تھیں) کے بعد اس آیت کا ذکر کرنا معاشرہ سے سود کا قلع قمع کرنے کیلئے رہنمائي کے طور پر ہے_

اطمينان: اطمینان کے عوامل ۹، ۱۱؛ اطمینان کے موانع ۱۲

اقتصاد: اقتصاد اور عبادت ۷

ايمان: ایمان اور عمل ۱، ۳؛ ایمان کا اجر ۲ ; ایمان کا پیش خیمہ ٦ ; ایمان کے اثرات ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳

تربيت: تربیت کا طریقہ ٦

تقرب: تقرب کے عوامل ٤

جذبہ ابھارنا: جذبہ ابھارنے کے عوامل ٦ دینی نظام تعلیم: ۷

زكات: زکات ادا کرنا ۱، ۳؛ زکات کی فضیلت ۸ زکوۃ کے اثرات ۹، ۱۱، ۱۳ ;زکات نہ دینے کے اثرات ۱۲

سودخوري: سود خوری کے موانع ۱۳

عمل: برے عمل کے اثرات ۱۲ ; عمل صالح ۳، ٤، ۸; عمل صالح کا پیش خیمہ ٦; عمل صالح کی ترغیب ٥; عمل صالح کی جزا ٦; عمل صالح کے اثرات ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳

قيامت: قیامت میں خوف ۱۰; قیامت میں غم و اندوہ ۱۰ ; قیامت میں مومنین ۱۰

كفر: کفر کے اثرات ۱۲

معاشرہ: معاشرہ کی ترقی کے عوامل ١٣

مومنین: مومنین کی جزا ٦،٣،١; مومنین کی صفات ١; مومنین کے فضائل ٤

نفسیاتی اضطراب: نفسیاتی اضطراب کے عوامل ١٢

نماز: نماز ترک کرنے کے اثرات ١٢ ; نماز کا قائم کرنا ١، ٣، ٨ ;نماز کی فضیلت ٨; نماز کے اثرات ٩، ١١، ١٣

وعدہ: وعدہ کی تاثیر و اہمیت ٥، ٦

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (٢٧٨)

ایمان والو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم صاحبان ایمان ہو _

١_ مومنین کا فریضہ تقوي (خدا کی مخالفت سے پرہیز) کی مراعات کرنا ہے_ یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله

٢_ تقوي الهي، ایمان سے بلند مرتبہ ہے_ یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله کیونکہ مومنین کو تقوي کا حکم دیا گیا ہے_

٣_ سود، ایمان اور تقوي سے میل نہیں کھاتا_ یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و ذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مؤمنین

٤_ سود خوری زمانہ جاہلیت کی عادات و رسوم میں سے ہے_ یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و ذروا ما بقی من الربوا

٥_ صدر اسلام میں سود خور مومنین موجود تھے_ یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و ذروا ما بقی من الربوا

خدا تعالی کا مومنین کو سودی منافع چھوڑنے کا حکم دینا بتلاتا ہے کہ صدر اسلام کے مسلمانوں میں

سود اور سودخوری پائي جاتی تھی جو زمانہ جاہلیت کی باقیات میں سے تھي_

٦_ ایمان کئي مراتب اور درجے رکھتا ہے_ يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله ... ان كنتم مؤمنين

باوجود اس کے کہ خطاب مومنین سے ہے پھر بھی سود چھوڑنے کو ان کے ایمان سے (ان کنتم مومنین) مشروط کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آیت کے آخر میں مذکور ایمان اس ایمان کا غیر ہے جو آیت کے اول میں ذکر ہوا ہے اور اس سے ایمان کے دو مرتبوں کی نشاندہی ہوتی ہے_

٧_ ایمان اور تقوي سودی اقتصادی نظام کے خاتمے کا پیش خیمہ ہیں_ يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله و ذروا ما بقى من الربوا ان كنتم مؤمنين

٨_ ایمان اور تقوي خداوند متعال کے احکام پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ہیں_ يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله و ذروا ما بقى من الربوا ان كنتم مؤمنين

٩_ سودخوری سے اجتناب اور سودی منافع سے چشم پوشی کرنا مومنین کا فریضہ ہے_ يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله و ذروا ما بقى من الربوا

١٠_ سود خوری سے اجتناب اور سود والے منافع چھوڑ دینا تقوي کے مصادیق میں سے ہے_ اتقوا الله و ذروا ما بقى من الربوا

١١_ سودخور لوگ سودی منافع کے مالک نہیں ہیں_ و ذروا ما بقى من الربوا

سودی منافع چھوڑنے کا لازمہ ان میں دخل و تصرف کا ناجائز ہونا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سود خور کو ان منافع کا مالک نہیں سمجھا گیا ہے_

١٢_ سودی منافع کا لینا جائز نہیں ہے اگرچہ سودی معاملہ اس کی حرمت سے پہلے انجام پاچکا ہو_ و ذروا ما بقى من الربوا

١٣_ اگر سودی معاملہ اس کی حرمت سے پہلے انجام پاچکا ہو تو سود کی مد میں لئے جانے والے منافع کا ان کے اصلی مالکوں کو لوٹانا ضروری نہیں ہے_ و ذروا ما بقى من الربوا

١٤_ ایمان، الہی تقوي کے حصول کا ذریعہ ہے_

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله

۱۵_ مصالح و مفاسد کو بیان کرکے فکری آمادگی پیدا کرنا قرآن کریم کے تبلیغی اور تربیتی طریقوں میں سے ہے_

الذين ياكلون الربوا لايقومون الا كما يقوم الذى يتخبطه الشيطان من المس ... و ذروا ما بقى من الربوا **کیونکہ خدا تعالی نے اس مطلب کو بیان کرکے کہ سود معاشرہ کو تباہ و برباد کرکے رکھ دیتاہے (یتخبطہ الشیطان) اورسود کی بنیادپر قائم اقتصادی نظام کمزور سے کمزور تر ہوتا جاتا ہے (یمحق اللہ الربا) اور مومنین کے ایمان کوبھالے جاتا ہے(ان کنتم مومنین) سودچھوڑنے کا حکم دیاہے_**

احکام: ۱۱، ۱۲، ۱۳

اقتصادی نظام :۷

ایمان: ایمان کے اثرات ۳، ۷، ۸، ۱٤ ;ایمان کے مراتب ۲، ٦

تبلیغ: اسکا طریقہ ۱۵

تربیت: اسکا طریقہ ۱۵

تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ١٤; تقوي کی اہمیت ۱ ; تقوی کی فضیلت ۲ ; تقوي کے اثرات ۳، ۷، ۸; تقوي کے موارد ۲

دینی نظام تعلیم: ۳

زمانہ جاہلیت: اسکی رسوم ٤

سود: سود ابتدائے اسلام میں ۵ ; سود زمانہ جاہلیت میں ٤;سود کے اثرات ۳ سود کے احکام ۱۱، ۱۲، ۱۳

سود خور: سود خور کی مالکیت ۱۱، ۱۲، ۱۳

سودخوري: سود خوری سے اجتناب ۹، ۱۰ ;سود خوری کے موانع ۷

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کرنے کا پیش خیمہ۸

مالکیت: ذاتی مالکیت ۱۱

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۱، ۹

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ (۲۷۹)

اگر تم نے ايسا نہ كيا تو خدا و رسول سے جنگ كرنے كے لئے تيار ہو جاؤ اور اگر توبہ كرلو تو اصل مال تمھارا ہى ہے _ نہ تم ظلم كرو گے نہ تم پر ظلم كيا جائے گا _

۱_ سودخوروں كے خلاف خدا و رسول (ص) كى بڑى جنگ_ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله

يہ اس صورت ميں ہے كہ "من" ابتدائيہ ہو يعنى جنگ شروع كرنے والے خدا اور رسول(ص) ہيں اور يہ بات قابل ذكر ہے كہ كلمہ "حرب" كا نكرہ ہونا بڑى جنگ پر دلالت كرتا ہے_

۲_ سودخور خدا و رسول (ص) كے ساتھ جنگ كى حالت ميں ہيں_ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله و رسوله

۳_ سودخور خداوند عالم اور اس كے رسول (ص) كے ساتھ لڑرہے ہيں_ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله و رسوله

٤_ سودخورى بہت بڑا گناہ ہے_ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب

سودخور كو خدا اور رسول (ص) كے خلاف جنگ كرنے والا كہنا سود كے گناہ عظيم ہونے سے حكايت كرتا ہے_

٥_ جو سودخور اپنے اس ناپسنديدہ عمل سے باز نہ آئيں ان كے ساتھ سختى سے نمٹنے اور انكے خلاف مسلح كاروائي كى ضرورت ہے_ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله و رسوله

٦_ سودخوروں كيلئے اپنے ناشائستہ كردار سے توبہ كا دروازہ كھلا ہے_ و ان تبتم

۷_ جو سود خور اپنے ناپسندیدہ عمل سے توبہ کرلیں ، اصل سرمایہ انہیں کا ہے_و ان تبتم فلكم رؤس اموالكم

۸_ اسلامی اقتصاد میں خصوصی ملکیت کا تصور موجود ہے_فلكم رؤس اموالكم

۹_ اگر سودخور اپنے ناپسندیدہ عمل سے (سودخوری سے) توبہ نہ کریں تو وہ اصل مال کے بھی مالک نہیں ہیں *_

و ان تبتم فلكم رؤس اموالكم" و ان تبتم ..."کے مفہوم سے یہ نکتہ سمجھ میں آتاہے کہ اگر توبہ نہ کریں تو انہیں محارب شمار کرکے انکے خلاف اعلان جنگ اور مسلح کاروائي کی جائیگی اور اس صورت میں ان کا اصل سرمایہ بھی ضبط کرلیا جائیگا_

۱۰_ سودخوری ظلم ہے_و ان تبتم فلكم رؤس اموالكم لاتظلمون جملہ"فلكم رؤوس اموالكم لا تظلمون" (اگر تم نے صرف اصلی سرمایہ لیا تو تم نے ظلم نہیں کیا) کا مفہوم یہ ہے کہ سود لینے کی صورت میں انہوں نے ظلم کیا ہے_

۱۱_ جو سود خور توبہ کرلیں ان کا سرمایہ انہیں نہ لوٹانا ان پر ظلم ہے_فلكم رؤس اموالكم لاتظلمون و لاتظلمون اگر تمہیں اصل سرمایہ لوٹا دیا جائے تو تم پر ظلم نہیں ہوگا "لاتظلمون" لیکن اگر تمہیں اصل سرمایہ بھی نہ لوٹایا جائے تو تم پر ظلم ہوگا_

۱۲_ اسلام کے اقتصادی نظام کی اساس و بنیاد عدل و عدالت ہے_فلكم رؤس اموالكم لاتظلمون و لاتظلمون جملہ"لاتظلمون ... " سرمایہ کی خصوصی ملکیت اور سود والے منافع سے ملکیت کی نفی کیلئے علت کے طورپر ہے اورچونکہ علت ہمیشہ قاعدہ کلی کو بیان کرتی ہے پس ظلم نہ کرنا اور مظلوم واقع نہ ہونا (مطلق عدل و انصاف) اسلام میں قابل قبول اقتصادی نظام کی بنیاد و اساس ہے_

۱۳_ سودی اقتصادی نظام کی نفی کرنا اور عادلانہ اقتصادی نظام کو برپا کرنا اور اسے عام کرنا انبیاء (ع) کے بلند اہداف میں سے ہے_فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله و رسوله ... لاتظلمون و لاتظلمون خدا اور رسول (ص) کی طرف سے"لاتظلمون ولاتظلمون" کے ہدف کی خاطر جنگ کا اعلان ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرہ میں اقتصادی عدل و انصاف خدا اور اس کے

رسول کے اہداف میں سے ہے_

١٤_ اسلامی قوانین وضع کرنے کی بنیاد عدل و انصاف ہے_ لاتظلمون و لاتظلمون

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) اور سودخوری ۱، ۲، ۳

احکام: ۷، ۸، ۹

احکام کی بنیاد ١٤

اقتصاد: اقتصادی عدل ۱۲، ۱۳

اقتصادی نظام: ۸، ۱۲، ۱۳

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کے اہداف ۱۳

توبہ: توبہ کی اہمیت ۹ ;توبہ کی قبولیت ٦

جنگ: پیغمبر (ص) کے ساتھ جنگ ۲، ۳ ;خدا کے ساتھ جنگ ۲، ۳

دینی نظام تعلیم: ١٤

سودخور: سود خور کی توبہ ٦، ۷، ۱۱ ;سود خور کی مالکیت ۱۱ سود خور کے ساتھ مقابلہ ۱، ٥

سودخوري: سود خوری کا ظلم ۱۰; سودخوری کا گناہ ٤; سود خوری کے اثرات ۲، ۳، ۹

ظلم: ظلم کے موارد ۱۰، ۱۱

عدل و انصاف : عدل و انصاف کی قدر و قیمت ۱۲، ۱۳، ١٤

گناہ: گناہ کبیرہ ٤

مالکیت: ذاتی مالکیت ۸، ۹

محارب: ۲، ۳

نہی عن المنکر: ٥

وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَن تَصَدَّقُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (۲۸۰)

اور اگر تمھارا مقروض تنگ دست ہے تو اسے وسعت حال تک مہلت دی جائے گی اور اگر تم معاف کردو گے تو تمھارے حق میں زیادہ بہتر ہے بشرطیکہ تم اسے سمجھ سکو۔

۱۔ تنگ دست مقروض کو اس وقت تک قرض ادا کرنے کی مہلت دینا ضروری ہے جب تک وہ آسانی سے ادا کرسکے۔
و ان کان ذوعسرة فنظرة الی میسرة

۲۔ اسلام کا معاشرہ کے کمزور طبقات کے حقوق کی حمایت کرنا۔ و ان کان ذوعسرة فنظرة الی میسرة

۳۔ احکام اور حقوق کے بارے میں اسلام کی سہل روش۔ و ان کان ذوعسرة فنظرة الی میسرة

٤۔ توبہ کرنے والے سودخور کیلئے ضروری ہے کہ تنگ دست مقروض سے اصل سرمایہ واپس لیتے وقت اسے مہلت دے۔ و ان تبتم ... فنظرة الی میسرة

٥۔ تنگ دست مقروض کو پکڑ لینا اور اس کی معمولی ضروریات زندگی پر قبضہ کرلینا جائز نہیں ہے۔ و ان کان ذوعسرة فنظرة الی میسرة

٦۔ مقروض اگر قرض ادا کرنے کی توان رکھتا ہو تو قرض خواہ کی طرف سے اسے قرض کی ادائیگی پر مجبور کرنا جائز ہے۔
و ان کان ذوعسرة فنظرة الی میسرة مذکورہ مطلب جملہ شرطیہ"و ان کان..." کے مفہوم سے سمجھا گیا ہے کیونکہ مہلت نہ دینے کا لازمہ ادائیگی پر مجبور کرنا ہے۔

۷۔ مہلت دینے کے بجائے قرض خواہ کا تنگ دست مقروض کو معاف کردینا زیادہ قابل قدر ہے۔
و ان تصدقوا خیر لکم

یہ اس احتمال کے پیش نظر ہے کہ درگذر کا بہتر ہونا مہلت دینے کی بنسبت ہو یعنی درگذر سے کام لینے کا ثواب مہلت دینے کے ثواب سے زیادہ ہے_

۸_ تنگ دست مقروض کو قرض معاف کردینا قرض واپس لینے سے زیادہ قدر و قیمت رکھتا ہے_ و ان تصدقوا خیر لکم

یہ اس صورت میں ہے کہ درگذر کرنا قرض واپس لینے سے بہتر ہو یعنی مال سے صرف نظر کرنا اسے واپس لینے سے بہتر ہے کیونکہ صدقے کا ثواب باقی رہے گا جبکہ واپس لیا ہوا مال باقی نہیں رہے گا_

۹_ دینی تعلیمات میں حقوقی اور اخلاقی نظام ہم آہنگ ہیں_ و ان کان ذوعسرة ...و ان تصدقوا خیر لکم

۱۰_ تنگ دست مقروض کے قرضوں کا معاف کردینا صدقے کا ایک نمونہ ہے_ و ان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون مقروض کے قرضے سے درگذر کرنے کو صدقہ سے تعبیر کیا گیا ہے_

۱۱_ تنگ دست مقروض جو اپنا قرض ادا کرنے کی توان نہ رکھتے ہوں صدقہ لے سکتے ہیں_ و ان کان ذوعسرة ...و ان تصدقوا خیر لکم

۱۲_ نیک اعمال (صدقہ دینا، تنگ دست مقروض کو معاف کردینا وغیرہ) کے انجام سے آگاہی انسان کو ان کے انجام دینے پر ابھارتی ہے_ و ان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون

مذکورہ نکتے میں "تعلمون" کا مفعول صدقہ کے خیر ہونے کو بنایا گیا ہے اور شرط "ان کنتم تعلمون" کا جواب محذوف ہے یعنی اگر تمہیں صدقہ کے خیر ہونے کا پتہ چل جائے تو تم لوگ صدقہ دوگے_

۱۳_ اشیاء کے مصالح و مفاسد اور حقیقت تک پہنچنے کیلئے انسان کی توان محدود ہے_ خیر لکم ان کنتم تعلمون

ممکن ہے جملہ "ان کنتم تعلمون" مصالح و مفاسد سے انسان کی جہالت سے کنایہ ہو_

۱٤_ اگر انسان کو مقروض کی تنگ دستی کا علم ہو تو درگذر کرنا بہت بڑی قدر و قیمت رکھتا ہے_ خیر لکم ان کنتم تعلمون امام صادق(ع) فرماتے ہیں: "و ان کان ذو عسرة ..." ان کنتم تعلمون انه معسر فتصدقوا علیه بما لکم فهو خیر لکم اگر تمہیں اس کے تنگ دست ہونے کا پتہ چل جائے تو اس پر اپنے مال کو صدقہ کردو پس یہ تمہارے لئے بہتر ہے_ (۱)

---

۱) کافی ج ٤ ص ۳۵ ح ٤، نور الثقلین ج ۱ ص ۲۹۵ ح ۱۱۸۲_

احکام: ۱، ٤، ٥، ٦ احکام کا فلسفہ ۱۳

اخلاقی نظام: ۹ اسلام: اسلام کا آسان ہونا ،۳

انسان: اسکی ناتوانی ۱۳

تنگدست: اسکے احکام ۱، ٤، ٥، ٦ ; اسے معاف کردینا۷، ۸، ۱۰، ۱۲، ١٤; اسے مہلت دینا ۱، ٤، ۷

جذبہ پیدا کرنا: اسکے عوامل ۱۲

حقوق کا نظام: ۹

درگذر کرنا: اسکی فضیلت ۷، ۸، ١٤

دینی نظام تعلیم: ۳، ۹

روایت : ١٤

سماجی نظام: ۲

شرعی فریضہ: اس کا آسان ہونا ۳

شناخت: اسکے موانع ۱۳

صدقہ: صدقہ کے مصارف ۱۱;صدقہ کے موارد ۱۰

عسر و حرج: ۱، ٤

علم: اسکے اثرات ۱۲

عمل: عمل صالح کا پیش خیمہ ۱۲

فقہی قاعدہ : ۱

فقیر: فقیر کی ضرورت پوری کرنا ۱۰، ۱۱، ١٤ ;فقیر کے حقوق ۲

قرض: قرض کے احکام ۱، ٤، ٥، ٦; قرض معاف کردینا ۷، ۸، ۱۰، ۱۲، ١٤

وَاتَّقُواْ يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (٢٨١)

اس دن سے ڈرو جب تم سب پلٹا کر اللہ کی بارگاہ میں لے جائے جاؤ گے _ اس کے بعد ہر نفس کو اس کے کیئے کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور کسی پر کوئي ظلم نہیں کیا جائے گا _

١_ انسان کیلئے ضروری ہے کہ قیامت میں اپنے برے اعمال کے انجام سے ڈرے_و اتقوا یوما ترجعون فيه الی الله

٢_ برے لوگوں کیلئے قیامت بہت خوفناک اور وحشتناک منظر ہوگا_و اتقوا یوما ترجعون فيه الی الله

"یوماً"کو نکرہ کی صورت میں لانا اس دن کی عظمت کی طرف اشارہ ہے_

٣_ قیامت، انسانوں کے خدا تعالی کی طرف لوٹنے کا دن ہے_و اتقوا یوما ترجعون فيه الی الله

٤_ انسانوں کی ابتدا اور انتہا خدا وند متعال کی ذات اقدس ہے_ترجعون فيه الی الله

خدا وند متعال کا مبداء ہونا"رجع"کے معنی سے ثابت ہوتاہے کیونکہ رجع یعنی جہاں سے ابتداء کی وہیں لوٹنا_

٥_ قیامت، اپنے اعمال کا مکمل نتیجہ لینے کا دن ہے (جزا و سزا کا دن ہے)_ثم توفی کل نفس ما کسبت

"توفي"کا معنی ہے پورا پورا دریافت کرنا_

٦_ انسان کے دنیاوی اعمال باقی رہیں گے اور ناقابل فنا ہیں_ثم توفی کل نفس ما کسبت

کیونکہ "توفي" کو خود اعمال کی طرف اسناد دیا گیا ہے نہ ان کی جزا و سزا کی طرف پس اعمال کا محفوظ رہنا ضروری ہے تاکہ انہیں دریافت کیا جاسکے_

٧_ قیامت میں خدا تعالی کی طرف لوٹنے کے بعد انسانوں کو اپنے اعمال کی مکمل جزا و سزا کا ملنا_

و اتقوا یوما ترجعون فيه الی الله ثم توفی کل نفس ما کسبت

بعض مفسرین کے نزدیک کلمہ"ماکسبت"کا مضاف حذف کیا گیا ہے یعنی اپنے اعمال کی جزا و سزا کو دریافت کریں گے نہ اپنے اعمال و کردار کو_

٨_ قیامت پر توجہ اور اس سے خوف انسان کو بُرے اعمال (جیسے سود وغیرہ) سے روکتا ہے اور نیک اعمال (جیسے انفاق، صدقہ وغیرہ) کی ترغیب دلاتا ہے_یاایها الذین آمنوا اتقوا الله و ذروا ما بقی من الربوا ... و ان تصدقوا خیر ... و اتقوا یوماً ترجعون فيه الی الله

۹_ قیامت کے دن کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا (نہ اس کے ثواب میں کمی کی جائے گی اور نہ اس کے عذاب میں اضافہ کیا جائے گا)_

توفی کل نفس ما کسبت و هم لایظلمون

انسان: انسان کا انجام ٤; انسان کی ابتدا ٤

انفاق: انفاق کی تشویق ٨

ایمان: آخرت پر ایمان کے عملی اثرات ٨

تحریک: تحریک کے عوامل ٨

جزا: اخروی جزا٥

خدا کی طرف لوٹنا ٣، ٧:

خوف: پسندیدہ خوف٨; خوف قیامت سے ٨; خوف کے اثرات٨

دوراندیشي: دور اندیشی کی اہمیت ٨

سزا: اخروی سزا ٥

سودخوري: سود خوری کے موانع ٨

صدقہ: صدقہ کی تشویق ٨

علم: علم کے اثرات ٨

عمل: بد عملی کا انجام ١; عمل صالح کا پیش خیمہ ٨; عمل کا باقی رہنا ٦; عمل کی پاداش ٥،٧

قیامت:

قیامت کی خصوصیت ٢، ٣، ٥، ٩ ; قیامت میں ظلم ٩; قیامت میں عدالت ٩

نافرماني:

نافرمانی کی سزا ٢

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لاَ يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُواْ شَهِيدَيْنِ من رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاء أَن تَضِلَّ إْحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاء إِذَا مَا دُعُواْ وَلاَ تَسْأَمُوْاْ أَن تَكْتُبُوْهُ صَغِيرًا أَو كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللّهِ وَأَقْومُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلاَّ تَرْتَابُواْ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلاَّ تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوْاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلاَ يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيدٌ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّهُ وَاللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۲۸۲)

ایمان والو جب بھی آپس میں ایک مقررہ مدت کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور تمھارے درمیان کوئی بھی کاتب لکھے لیکن انصاف کے ساتھ لکھے اور کاتب کو نہ چاہیئے کہ خدا کی تعلیم کے مطابق لکھنے سے انکار کرے_ اسے لکھ دینا چاہیئے اور جس کے ذمہ قرض ہے اس کو چاہیئے کہ وہ املا کرے اور اس خدا سے ڈرتا رہے جو اسکا پالنے والا ہے اور کسی طرح کی کمی نہ کرے_ اب اگر جس کے ذمہ قرض ہے وہ نادان کمزور یا مضمون بتانے کے قابل نہیں ہے تو اس کا ولی انصاف سے مضمون تیار کرے_ اور اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بناؤ اور دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں تا کہ ایک بہکنے لگے تو دوسری یاد دلادے اور گواہوں کو چاہیئے کہ گواہی کے لئے بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور خبردار لکھاپڑھی سے ناگواری کا اظہار نہ کرنا چاہیے قرض چھوٹا ہو یا بڑا مدت معین ہونی چاہیئے یہی پروردگار کے نزدیک عدالت کے مطابق اور گواہی کے لئے زیادہ مستحکم طریقہ ہے اور اس امر سے قریب تر ہے کہ آپس میں شک و شبہ نہ پیدا ہو_ہاں اگر تجارت نقد ہے جس سے تم لوگ آپس میں اموال کی الٹ پھیر کرتے ہو تو نہ لکھنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے_ اور اگر تجارت میں بھی گواہ بناؤ تو کاتب یا گواہ کو حق نہیں ہے کہ اپنے طرز عمل سے لوگوں کو نقصان پہنچائے اور نہ لوگوں کو یہ حق ہے اور اگر تم نے ایسا کیا تو یہ اطاعت خدا سے نافرمانی کے مترادف ہے اللہ سے ڈرو کہ اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے _

۱_ ایمان، الہی احکام پر عمل کرنے کا متقاضی ہے_ یایھا الذین امنوا

۲_ طرفین کیلئے مدت والے قرض کو دستاویز میں لکھ لینا ضروری ہے_

یایها الذین امنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوه

جملہ"اذا تداینتم بدین"ہر قسم کے قرض کو شامل ہے چاہے ادھار پر کوئی چیز بیچیہو چاہے نقد پیسے دیئے ہوں اور مال بعد میں لینا ہو (سلف) چاہے کسی کو قرض دے رکھا ہو_

۳_ قرضوں اور مطالبوں کی مدت معین کرنا ضروری ہے_* اذا تداینتم بدین الی اجل مسمي

یہ احتمال بعید ہے کہ لکھنے کا لازم ہونا صرف معین مدت والے قرضوں اور مطالبوں کے ساتھ خاص ہو لہذا ضروری ہے کہ"الی اجل" کو قرآن کریم کے قابل قبول قرضوں کیلئے وضاحت سمجھا جائے یعنی قرضے مدت کے ذکر کے بغیر صحیح نہیں ہیں_

٤_ قرضے کی رسید لکھتے ہوئے عدل و انصاف کی رعایت کرنا ضروری ہے_و لیکتب بینکم کاتب بالعدل

یہ اس صورت میں ہے کہ کلمہ"بالعدل" جملہ "و لیکتب"کے متعلق ہو_

٥_ قرض اور بقایا جات کی دستاویز لکھنے کیلئے اس لکھنے والے کا انتخاب ضروری ہے جو لکھنے میں عدل و انصاف کا خیال رکھے_و لیکتب بینکم کاتب بالعدل یہ اس صورت میں ہے کہ"بالعدل" دستاویز لکھنے والے کیلئے قید ہو_

٦_ قرض کی دستاویز لکھتے وقت طرفین کا حاضر ہونا ضروری ہے_*و لیکتب بینکم کاتب بالعدل

کلمہ"بینکم" مذکورہ بالا مطلب کو بیان کر رہا ہے کیونکہ مخاطبسے مراد خرید و فروش کرنے والا اور قرض دینے اور لینے والا ہے_

٧_ جو لوگ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں انہیں قرض کی دستاویز لکھنے سے ہرگز انکار نہیں کرنا چاہیئے_

ولا یأب کاتب ان یکتب کما علمه الله فلیکتب جملہ"فلیکتب" اس امر کی تاکید ہے جو "ولایاب ..." سے سمجھا جارہا ہے لہذا لکھنے پر توان رکھنے والے کیلئے لکھنا بہت ضروری ہے_

٨_ قرضوں کی دستاویز مرتب کرنا اور لکھنا اسی طریقہ پر ہونا چاہیئے جیسا کہ خداوند عالم نے تعلیم دی ہے (یعنی شرعی حدود کے مطابق ہو)_ ولایاب کاتب ان یکتب کما علمه الله

یہ اس صورت میں ہے کہ"کما علمہ اللہ "متعلق ہو"ان یکتب"کے_

۹_ لکھنے کی قدرت و توان خداداد عطیہ ہے_ان یکتب کما علمه الله

۱۰_ ہر صاحب فن اور دانشمندوں کی اپنے اپنے فن اور دانش میں ذمہ داري_

ولا یأب ... کما علمه الله جملہ "کما علمہ اللہ" لکھنے پر قادر شخص کیلئے وجوب کتابت کی علت کا بیان ہوسکتا ہے اور علت ہمیشہ قاعدہ کلیہ بیان کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر علم و فن انسان پر ذمہ داری عائد کرتا ہے_

۱۱_ قرض کی دستاویز مقروض کے لکھوانے سے منظم و مرتب ہونی چاہیئے_ولیملل الذی علیه الحق

۱۲_ مدیون پر واجب ہے کہ تقوي کی رعایت کرے اور معاملات کی دستاویز لکھوانے میں گڑبڑ نہ کرے_

ولیملل الذی ... ولیتق الله ربه ولایبخس منه شیئا

۱۳_ تقوي الہی کی مراعات کرنا اور دستاویز لکھنے میں کمی بیشی نہ کرنا واجب ہے_ولیتق الله ربه ولایبخس منه شیئا

۱٤_ کسی شخص کا اپنے خلاف اقرارقابل قبول ہے_و لیملل الذی علیه الحق قرض کی دستاویز لکھوانے کا کام مقروض پر چھوڑنا ظاہراً اس حقیقت کی حکایت ہے کہ اس کا اقرار قابل قبول ہے_

۱۵_ تقوي الہي، معاشرہ کے افراد کے حقوق کی رعایت کا سبب اور ان کے ضائع کرنے سے مانع ہے_

ولیتق الله ربه ولایبخس منه شیئا

۱٦_ جو مقروض دیوانہ، کمزوریا لکھوانے پر قادر نہ ہو تو اس کے ولی پر واجب ہے کہ تقوي کی رعایت کرتے ہوئے ادھار والے معاملات اور قرض کی دستاویز لکھوالے_

فان کان الذی علیه الحق سفیها او ضعیفا او لایستطیع ان یمل هو فلیملل ولیه بالعدل

۱۷_ قانون اور آئین اس طرح مرتب کیا جائے جو نادانوں اور ناتوانوں کے حق میں ظلم و زیادتی کا سدّباب کرسکے_

فان کان الذی علیه الحق ... فلیملل ولیه بالعدل

۱۸_ سفیہہ اور کمزور لوگ اپنی اجتماعی و معاشرتی ضرورتوں کیلئے ولی اور سرپرست کے محتاج ہیں_
فان كان الذى عليه الحق سفيها او ضعيفاً ... فليملل وليه بالعدل

۱۹_ سرپرستوں کیلئے ضروری ہے کہ اپنے تحت سرپرستی افراد کے معاملات میں عدل و انصاف کا خیال رکھیں_
فليملل وليه بالعدل

۲۰_ اگر ولّی و سرپرست عدل و انصاف کا پاس کرے تو اس کی لکھی ہوئی دستاویز اور ولایت و سرپرستی کا استعمال صحیح اور نافذ ہے_ فليملل وليه بالعدل

۲۱_ دو مسلمان مردوں کو گواہ بنانا ضروری ہے اگر وہ نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو مسلمان عورتیں قرضوں اور بقایاجات کی دستاویز لکھنے کیلئے گواہ بنائے جائیں_ واستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل و امراتان

۲۲_ قرض اور بقایاجات پر گواہ میں بلوغ شرط ہے_ و استشهدوا شهيدين من رجالكم کلمہ "رجل" (مرد) اور "امراة" (عورت) بالغ افراد میں ظہور رکھتے ہیں_

۲۳_ گواہ بننے میں مرد عورتوں پر مقدم ہیں_ فان لم يكونا رجلين فرجل و امراتان

۲٤_ قرض اور بقایاجات پر گواہ، طرفین کی پسند کے اور انکے قابل قبول ہونے چاہییں_ و استشهدوا شهيدين من رجالكم ... ممن ترضون من الشهداء

۲۵_ عورتوں میں غلطی اور بھول چوک کا مردوں کی بنسبت احتمال زیادہ ہے_ ان تضل احديهما فتذكر احديهما الاخري

جملہ "ان تضلّ" دو عورتوں کو ایک مرد کی جگہ پر لانے کی علت بیان کر رہا ہے_

۲٦_ گواہی میں ایک مرد کی جگہ دو عورتوں کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اگر ایک بھول جائے یا غلطی کرے تو دوسری اسے یاد دلائے_ فرجل و امراتان ... ان تضل احديهما فتذكر احديهما الاخري

۲۷_ گواہوں کے متعدد ہونے کا فلسفہ، بھولنے یا غلطی کرنے کی صورت میں ایک کا دوسرے کو یاد دلانا ہے_ *
ان تضل احديهما فتذكر احديهما الاخري

کیونکہ جملہ"ان تضل" علت کو بیان کر رہا ہے لہذا اپنے مورد (عورتوں کی گواہي) کے غیر کو بھی شامل ہو سکتا ہے_

٢٨_ اگر ایک گواہ بھول جائے یا غلطی کرے تو دوسرے پر اسے یاد دلانا واجب ہے_ان تضل احدیهما فتذکر احدیهما الاخري

٢٩_ جب گواہوں کو گواہی کیلئے بلایا جائے تو ان پر واجب ہے کہ گواہی دیں_ ولا یأب الشهداء اذا ما دعوا

یہ اس صورت میں ہے کہ"اذا ما دعوا" کا مطلب گواہی دینے کی دعوت ہو یعنی"اذا ما دعوا الی اداء الشهادة"_

٣٠_ جب مومنین کو گواہ بننے کیلئے کہا جائے تو ان پر اس کا قبول کرنا واجب ہے_ ولا یأب الشهداء اذا ما دعوا

یہ اس صورت میں ہے کہ"اذا ما دعوا" سے مراد گواہ بننے کی دعوت ہو یعنی "اذا ما دعوا الی تحمل الشهادة"

٣١_ خودبخود گواہ بننا اور گواہی دینا واجب نہیں جب تک بلایا نہ جائے_ ولا یأب الشهداء اذا ما دعوا

کیونکہ گواہ بننے اور گواہی دینے کے وجوب کو دعوت دینے کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے پس جملہ شرطیہ کا مفہوم یہ ہوگا کہ اگر گواہی کیلئے دعوت نہ دی جائے تو گواہ بننا اور گواہی دینا واجب نہیں ہے_

٣٢_ گواہی دینے کیلئے گواہوں کو حاضر کرنا جائز ہے_ ولایاب الشهداء اذا ما دعوا

٣٣_ معاملے کا چھوٹا یا بڑا ہونا لکھنے والے کیلئے ، قرضوں اور حقوق کی دستاویز تیار کرنے اور ان کی مدت کے لکھنے کے فریضہ سے اکتاہٹ کا موجب نہیں ہونا چاہئے_ ولاتسئموا ان تکتبوه صغیرا او کبیرا الی اجله

٣٤_ مبادلات و معاملات کی دستاویز مرتب کرنے اور لکھنے کی خاص اہمیت_ ولاتسئموا ان تکتبوه صغیرا او کبیرا الی اجله

قرضے کی دستاویز لکھنے میں اکتاہٹ برتنے سے نہی کرنا اگرچہ معاملہ چھوٹا ہی ہو، قرضوں اور معاملات کی دستاویز تیار کرنے کی اہمیت سے حکایت کرتا ہے_

٣٥_ قرضوں ، ان کی مدت اور حقوق کا ثبت کرلینا

معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا خداوندعالم کے نزدیک بڑا عادلانہ عمل اور گواہی قائم کرنے کیلئے بہت زیادہ ممد و معاون اور مضبوط و ٹھوس بنیاد ہے_ ذلکم اقسط عند اللہ و اقوم للشھادۃ

۳۶_ دستاویز تیار کرنے میں الہی احکام پر عمل کرنا اور ان کا خیال رکھنا لوگوں کے حقوق کو عدل و انصاف کے ساتھ ادا کرنے کا سبب ہے_ ذلکم اقسط عند اللہ

۳۷_ تیار شدہ دستاویز کو آئینی و حقوقی حیثیت حاصل ہے_ ولاتسئموا ان تکتبوہ ... ذلکم اقسط عند اللہ و اقوم للشھادۃ

۳۸_ عدل و انصاف قائم کرنا اور اس کو عام کرنا ، گواہی قائم کرنے اور ادا کرنے میں ٹھوس بنیاد کا فراہم کرنا اور شکوک و شبہات کے پیدا ہونے کی روک تھام کرنا معاملات کی دستاویز تیار کرنے کے لازم ہونے کا فلسفہ ہے_

ذلکم اقسط عند اللہ ... و ادنی الا ترتابوا

۳۹_ معاشرہ کے افراد کے حقوق کے سلسلہ میں عدل و انصاف کی رعایت نہ کرنا اور اقتصادی روابط کے حدود کی تعیین میں متزلزل رہنا، اقتصادی تعلقات کی بربادی کا سبب ہے_ ذلکم اقسط عنداللہ و اقوم للشھادۃ و ادنی الا ترتابوا

کیونکہ "ذلکم اقسط ..." مذکورہ احکام کی علت ہے لہذا یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ سماجی انصاف اور اقتصادی روابط کی حدود مشخص کرنے میں ثابت قدمی ایک ایسا قانون اور اصول ہے کہ اگر اس کی رعایت اور پابندی نہ کی جائے تو معاشرہ فتنہ و فساد کا شکار ہوجاتا ہے_

۴۰_ معاشرہ کے اقتصادی تعلقات منظم و مرتب کرنے میں بہت ٹھوس اقدامات اور سوچ بچار کی ضرورت ہے_

اذا تداینتم بدین فاکتبوہ ... فلیکتب و لیملل ... فلیملل ولیہ بالعدل ... و استشھدوا شھیدین ... ولایأب الشھداء ... الا ترتابوا

۴۱_ احکام کو انجام دینے کی ترغیب دلانے کیلئے قرآن کریم کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ان احکام کا فلسفہ بیان کرتا ہے_

ان تضل احدیھما ... ذلکم اقسط عنداللہ و اقوم للشھادۃ و ادنی الا ترتابوا

٤٢_ نقد معاملات میں دستاویز تیار کرنا ضروری نہیں ہے_
الا ان تکون تجارة حاضرة تدیرونها بینکم فلیس علیکم جناح الا تکتبوها
٤٣_ نقد معاملات کی دستاویز تیار کرنا بھی اچھا اقدام ہے_* فلیس علیکم جناح الا تکتبوها
٤٤_ معاملہ اگرچہ نقد ہو خرید و فروخت کے وقت گواہ بنانا لازمی ہے_ واشھدوا اذا تبایعتم
٤٥_ لکھنے والوں اور گواہوں پر حرام ہے کہ وہ طرفین کو نقصان پہنچائیں یا ان کے ساتھ خیانت کریں_
ولایضار کاتب و لاشھید یہ اس صورت میں ہے کہ "لایضار" فعل معلوم ہو نہ مجہول ایسی صورت میں اس کا تعلق طرفین معاملہ سے ہوگا یعنی کاتب اور گواہ طرفین معاملہ کو نقصان نہ پہنچائیں_
٤٦_ لکھنے والے اور گواہ کو تحفظ فراہم کرنا ضروری ہے_ ولایضار کاتب و لاشھید
یہ اس صورت میں کہ "لایضار" مجہول ہو اور "کاتب" اور "شہید" نائب فاعل ہو_
٤٧_ لکھنے اور گواہی دینے کی وجہ سے لکھنے والے یا گواہ کو پہنچنے والے نقصان کا تدارک کرنا ضروری ہے_
ولایضار کاتب و لاشھید یہ اس صورت میں ہے کہ "لایضار" فعل مجہول ہو اور ضرر سے مراد گواہی اور کتابت کے نتیجے میں ہونے والا نقصان ہو یعنی کاتب اور گواہ پر کسی قسم کی خسارت نہ ڈالی جائے اس کا لازمہ یہ ہے کہ اگر انہیں ضرر پہنچے تو اس کا ازالہ ضروری ہے مثلاً اپنے کام سے بیکار ہونا یا آنے جانے کا کرایہ وغیرہ_
٤٨_ گواہ اور معاملات لکھنے والے کو نقصان پہنچانا فسق اور حق سے انحراف و روگردانی ہے_
ولایضار کاتب و لاشھید و ان تفعلوا فانہ فسوق بکم یہ تب ہے کہ "لایضار" فعل مجہول ہو_
٤٩_ گواہ اور لکھنے والے کا خیانت کرنا فسق اور حق سے انحراف ہے_
ولایضار کاتب و لاشھید و ان تفعلوا فانہ فسوق بکم یہ اس صورت میں ہے کہ "لایضار" فعل معلوم ہو نہ مجہول_

۵۰_ جو خسارہ کاتب اور گواہ کو کتابت اور گواہی کی وجہ سے اٹھاناپڑے اس کا ازالہ نہ کرنا فسق اور حق سے انحراف کا موجب ہے_ ولایضار کاتب و لاشهید و ان تفعلوا فانه فسوق بکم اگر"لایضار" مجہول ہو تو "ضرر" سے مراد کتابت اور گواہی کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات ہیں یعنی کاتب اور شاہد کو پہنچنے والے نقصان کا پورا نہ کرنا فسق و فجور اور انحراف ہے_

۵۱_ اقتصادی معاملات اور لین دین میں الہی احکام پر عمل پیرا ہونے کیلئے تقوي اور خوف خدا، ممد و معاون ہے_
ولایضار کاتب و لاشهید ... واتقوا الله

۵۲_ قرض کی دستاویز لکھنے والا طرفین کے علاوہ ایک تیسرا شخص ہونا چاہئے_*
ولیکتب بینکم کاتب بالعدل ... ولایأب کاتب ... ولایضار کاتب

۵۳_ لین دین کرنے والوں، گواہوں اور دستاویز تیار کرنے والوں کیلئے تقوي کی رعایت لازمی ہے_
اذا تداینتم ... ولایأب کاتب ... و استشهدوا شهیدین ... واتقوا الله

گواہ، کاتب اور معاملہ کرنے والے"واتقوا اللہ "کے خطاب میں شامل ہیں_

۵۴_ اسلام میں اخلاقیات اور اقتصادیات ہم آہنگی رکھتے ہیں_ اذا تداینتم ... ولا یأب کاتب ... واستشهدوا ... ولاتسئموا ... واتقوا الله

۵۵_ ایسے قوانین کی تعلیم دینے والا خداوند عالم ہے جو معاشرتی اور اقتصادی روابط پر حاکم ہوں_
اذا تداینتم ... و یعلمکم الله

۵۶_ تقوي اپنانے کا طریقہ، خدا تعالي تعلیم دیتا ہے_* واتقوا الله و یعلمکم الله
"واتقوا اللہ " کے قرینہ کو دیکھتے ہوئے احتمال دیا جاسکتا ہے کہ "یعلمکم اللہ " کا مفعول محذوف تقوي کا طریقہ ہو یعنی "یعلمکم الله طریقة التقوي"_

۵۷_ معاشرہ کے افراد کی قانونی ملکیت کا احترام اور اس کے حدود کی رعایت کرنا ضروری ہے_
اذا تداینتم ... ذلکم اقسط ... واتقوا الله احکام و مسائل کہ جن میں اشخاص کی اپنے اموال پر ملکیت بھی ہے، کو بیان کرنے نیز ان اموال کے دوسروں کی طرف نقل و انتقال کی.

شرائط کو بیان کرنے کے بعد تقوي کا حکم دینا بتلاتا ہے کہ ان مسائل کا احترام و رعایت کرنا ضروری ہے_

٥٨_ خداوند عالم کا تمام موجودات عالم کے بارے میں وسیع علم (خدا کا مطلق علم)_ واللہ بکل شی علیم

٥٩_ خداوند عالم، علیم ہے_ واللہ بکل شی علیم

٦٠_ الہی قوانین خداوند عالم کے وسیع اور آفاقی علم سے نشأت پاتے ہیں_ فاکتبوہ ... ولایأب کاتب ... و لیملل ... واستشهدوا ... واللہ بکل شی علیم

٦١_ معاشرہ کے اندر مؤمنین ایک دوسرے کے سامنے جوابدہ ہیں اور سب کے سب ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں_ یا ایها الذین امنوا ... ولایاب کاتب ... ولایاب الشهداء ... و اشهدوا ... ولایضار کاتب و لاشهید

اس آیت شریفہ نے لین دین کرنے والوں، لکھنے والے اور گواہوں کے کچھ حقوق و فرائض معین کیئے ہیں جو کہ ان کے ایک دوسرے کے سامنے ذمہ داری اور جواب دہی کو بیان کرتے ہیں_

٦٢_ لین دین کرنے والوں، گواہوں اور لکھنے والوں کے اعمال و کردار خداوند متعال کے وسیع علم کے احاطے میں ہیں_ اذا تداینتم ... ولیکتب بینکم کاتب بالعدل ... ولایاب کاتب ... ولایأب الشهداء ... واللہ بکل شی علیم

احکـام: ٢، ٣، ٦، ٤، ٨، ١١، ١٢، ١٤، ١٦، ١٨، ١٩، ٢١، ٢٢، ٢٤، ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣١، ٣٢، ٣٧، ٤٢، ٤٤، ٤٥، ٤٧، ٥٢ احکام کا فلسفہ ٢٦، ٢٧، ٣٦، ٣٨، ٤١ احکام کی تشریع ٦٠

اسماء و صفات: علیم ٥٩

اقتصاد: اقتصاد اور اخلاق ٥٤

اقتصادی نظام: ٤٠، ٥٤، ٥٥، ٥٧

اقرار: اقرار کے احکام ١٤

انتخاب کرنا: انتخاب کرنے کی شرائط ٥

ایمان: ایمان کے آثار ا

تحریک: تحریک کے عوامل ١

تربیت: تربیت کا طریقه ٤١

تقوي: تقوي کی اہمیت ١٢، ٥٣، ٥٦ ;تقوي کے اثرات ١٥، ٥١

حقوق: حقوق کی لکھائیٔ ٣٥

حقوق کا نظام: ١٩

خداتعالي: خداتعالي کا علم ٥٨، ٦٠، ٦٢ خداتعالي کی نعمتیں ٩

خوف: خوف کے اثرات ٥١

دستاویز: دستاویز تیار کرنا٢، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ١١، ١٢، ١٣، ١٦، ٢١، ٣٣، ٣٤، ٣٦، ٤٣ ;دستاویز کی اہمیت ٧; دستاویز کی شرائط ٨، ١١

دینی نظام تعلیم: ٥١

سفیہہ: سفیہہ کا کفیل ١٦ ; سفیہہ کی کفالت ١٨ ; سفیہہ کے حقوق ١٧

سماجی روابط: ٥٥ سماجی نظام: ١٨، ٥٥، ٦١

شرعی فریضہ: اس پر عمل کرنا ١، ٥١

عدل وانصاف : اسکی اہمیت ١٩، ٢٠، ٣٥، ٣٨، ٣٩

علم: علم اور شرعی فریضہ ١٠; علم کے اثرات ١٠

علماء: علماء کی ذمہ داری ١٠

عمل: عمل صالح کا پیش خیمہ ١٤; عمل کا پیش خیمہ ١، ٥١

عورت: عورت کی گواہی ۲۳، ۲٦ ; عورت کی لغزش ۲۵

فساد: فساد کا پیش خیمہ ۳۹ ; فساد کے عوامل ۵۰; فساد کے موارد ٤۸، ٤۹

فقهی قاعده: ١٤ قانون سازي: قانون سازی کی شرائط ١٧

قرض: قرض کا لکھنا ۳۵ ;قرض کی دستاویز ۲، ٤، ۵، ٦، ۷، ۸، ١٦، ۳۳، ۵۲; قرض کے احکام ۲، ۳، ٤، ٦، ۸، ١١، ١٢، ١٦، ۲١، ۲۲، ۲۵ قرض میں گواہی ۲٤

کاتب: اسکی خیانت ٤۵، ٤۹ ;اسکی ذمہ داری ۵۳; اس کی شرائط ۵۳

کفالت: کفالت کے احکام ١۹; کفالت میں عدل و عدالت ١۹، ۲۰

کمزور و ناتوان: کمزور و ناتو ان کی کفالت ١۸ ;کمزور و ناتوان کے حقوق ١٧ ;کمزور و ناتوان کے کفیل ١٦

گمراهي: گمراہی کے عوامل ۵۰;گمراہی کے موارد ٤۸، ٤۹

گواه: گواہ کو نقصان ٤۸ ;گواہ کی خیانت ٤۵، ٤۹ ; گواہی کی ذمہ داری ۵۳; گواہ کی شرائط ۲۲، ۲٤

گواهي: گواہی دینا ۳۵ ، ۳۸;گواہی کا واجب ہونا ۲۹، ۳۰ ; گواہی کی اہمیت ٤٦ ; گواہی کے احکام ۲١، ۲۲، ۲٤، ۲٦، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳١، ۳۲، ٤٤، ٤۷، ۵۰; گواہی میں بالغ ہونا ۲۲

لکھائي: لکھائی کی اہمیت ٤٦ ; لکھائي کی نعمت ۹ ; لکھائي کے احکام ٤۷، ۵۰; لکھائي میں عدل و عدالت ۵

لوگ: لوگوں کے حقوق ١۵، ۳٦، ۳۹

مالکیت: مالکیت کی اہمیت ۵۷

محرمات: ٤۵

مرد: مرد کی گواہی ۲۳، ۲٦

معاشرہ:

اسکے انحطاط کے اسباب و عوامل ٣٩ معاشرہ کی ذمہ داری ٦١; معاشرے میں مؤمنین ٦١

معاملہ: اس میں گواہ ٤٨، ٤٩ ;اس میں گواہی ٤٤ ; نقد معاملہ ٤٣،٤٢

وَإِن كُنتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُواْ كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ تَكْتُمُواْ الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (٢٨٣)

اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئي کاتب نہیں مل رہا ہے تو کوئي رہن رکھ دو اور ایک کو دوسرے پر اعتبار ہو تو جس پر اعتبار ہے اس کو چاہیئے کہ امانت کو واپس کردے اور خدا سے ڈرتا رہے_ اور خبردار گواہی کو چھپانا نہیں کہ جو ایسا کرے گا اس کا دل گنہگار ہوگا اور اللہ تمھارے اعمال سے خوب باخبر ہے_

١_ اگر کاتب نہ مل سکے تو قرض و بقایاجات کی دستاویزکی بجائے کوئي چیز گروی رکھنا (رہن) کافی ہے_

و ان كنتم على سفر و لم تجدوا كاتبا

معاہدہ: اسکے احکام ٣٧

مقروض: اسکی ذمہ داری ١٢

واجبات: ٢، ٣، ٤، ١٢، ١٦، ٢١، ٢٩، ٣٠، ٤٤

فرهان مقبوضة ظاہری طور پر جملہ"و لم تجدوا كاتبا".بیان ہے"على سفر" كا یعنی مسافر ہونا خصوصیت نہیں رکھتا بلکہ سفر صرف وہ مورد

ہے کہ جس میں عموماً لکھنے والا نہیں ملتا پس اصل چیز کاتب کا نہ ملنا ہے سفر میں ہو یا حضر میں۔

۲۔ اگر مقروض پر اعتماد ہو تو کوئی چیز گروی رکھنا ضروری نہیں ہے۔فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانته

جملہ"فان امن ..." گروی رکھنے کا فلسفہ بیان کر رہا ہے یعنی قرض کے ضائع ہونے کے خوف کو ختم کرنا لہذا اگر یہ پریشانی مقروض پر اعتماد کے ذریعے دور ہوجائے تو رہن لینے کی ضرورت نہیں ہے البتہ یہ معني تب درست ہے کہ جملہ"فان امن ..." رہن لینے کے لزوم سے استثنا ہو اور امانت سے مراد قرض ہو۔

۳۔ امانت کو اس کے مالک کو لوٹانا واجب ہے۔فلیؤد الذی اؤتمن امانته

٤۔ گروی رکھی جانے والی چیز امانت ہے۔فرهان مقبوضة فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانته

یہ اس صورت میں ہے کہ امانت سے مراد گروی رکھی جانے والی چیز ہو نہ کہ قرض جو طرفین میں سے کسی کے ذمے رہتا ہے۔

٥۔ گروی رکھی جانے والی چیز کا اس کے مالک کو لوٹانا واجب ہے۔ فرهان مقبوضة فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانته

٦۔ امانت میں خیانت حرام ہے۔فلیؤد الذی اؤتمن امانته و لیتق الله ربه

۷۔ اقتصادی و تجارتی لین دین کے آسان ہونے میں اعتماد و امانت کی تاثیر۔فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانته گذشتہ ایک احتمال کی بنا پر قرض دینے والے پر مقروض سے رہن لینا لازمی نہیں ہے اور یہ چیز اقتصادی معاملات میں آسانی ہے۔

۸۔ اسلام میں اقتصادی روابط کا اخلاقیات سے ہم آہنگ ہونا۔فرهان مقبوضة فان امن بعضکم بعضا

۹۔ خوف خدا اور تقوي امانتیں لوٹانے اور الہی احکام پر عمل کرنے کا موجب بنتے ہیں۔فلیؤد الذی اؤتمن امانته و لیتق الله ربه

۱۰۔ گواہی کا کتمان کرنا حرام ہے۔ولاتکتموا الشهادة

۱۱_ گناہگار دل کتمان شہادت کا (گواہی نہ دینے کا) سرچشمہ ہیں_ و من یکتمها فانه اثم قلبه

۱۲_ گواہی چھپانا قلبی گناہ ہے_ و من یکتمها فانه اثم قلبه

۱۳_ خدا تعالي کا انسان کے اعمال کے بارے میں ہر لحاظ سے مکمل آگاہ ہونا_ واللہ بما تعملون علیم

۱٤_ خدا تعالي کی طرف سے امانت میں خیانت کرنے والوں اور گواہی چھپانے والوں کو تنبیہ_

فلیؤد الذی اؤتمن امانته ... ولاتکتموا الشهادة ... واللہ بما تعملون علیم

۱۵_ انسان کے اعمال سے خداوند عالم کی مکمل آگاہی کی طرف متوجہ رہنا الہی احکام پر عمل اور خداتعالي کی نافرمانی سے اجتناب کا پیش خیمہ ہے_ واللہ بما تعملون علیم

۱٦_ رہن کی شرط یہ ہے کہ جو چیز رہن میں دی جارہی ہے اس قبضہ کرلیا جائے_

فرهان مقبوضة اس مطلب کی مؤید امام باقر(ع) سے یہ روایت ہے کہ فرمایا لارهن الا مقبوضا (۱) رہن تب ہوتا ہے جب قبضہ کرلیا جائے_

۱۷_ گواہی کا چھپانا، چھپانے والے کے باطنی کفر کی حکایت کرتا ہے_ ولاتکتموا الشهادة و من یکتمها فانه آثم قلبه

امام باقر(ع) آیت "فانه آثم قلبه" کے بارے میں فرماتے ہیں_ کافر قلبه (۲) اس کا دل کافر ہے_

احکام: ۱، ۲، ٤، ۳، ۵، ٦، ۱۰، ۱٦

اعتماد: اعتماد کی اہمیت ۷

اقتصاد: اقتصاد اور اخلاق ۸

اقتصادی نظام: ۷، ۸

---

۱) تہذیب شیخ طوسي ج ۷ ص ۱۷٦ حدیث ۳٦، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۰۱ حدیث ۱۲۰٤_

۲) من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۳۵ حدیث ۵، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۰۱ حدیث ۱۲۰۷_

امانت: امانت کا لوٹانا ۹ امانت کی اہمیت ۷; امانت کے احکام ۳، ٤، ٦ ; امانت میں خیانت ٦، ١٤
انسان: انسان کا عمل ١٣
تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ١٥; تقوي کے اثرات ۹
خداتعالي: خداتعالي کا علم ١٣، ١٥ خداتعالي کی تنبیہ ١٤
دستاویز: دستاویز تیار کرنا ١
دل: دل کا کفر ١٧; دل کا گناہ ١٢
روایت: ١٦، ١٧
رہن: احکام رہن ١، ٢، ٤، ٥، ١٦
شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل ۹، ١٥
قرض: قرض کے احکام ١، ٢
گواهي: گواہی کے احکام ١٠ گواہی کا چھپانا ١٠، ١١، ١٢، ١٤، ١٧
مالی روابط: ٧
محرمات: ٦، ١٠
واجبات: ٣، ٥

لِلَّهِ ما فِي السَّمَاواتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَإِن تُبْدُواْ مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاء وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاء وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٢٨٤)

اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی کل کائنات ہے _ تم اپنے دل کی باتوں کا اظہار کرو یا ان پر پردہ ڈالو وہ سب کا محاسبہ کرے گا _ وہ جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس پر چاہے گا عذاب کرے گا وہ ہر شے پر قدرت و اختیار رکھنے والا ہے _

١_ آسمانوں اور زمین کی تمام موجودات کا تنہا مالک خداوند عالم ہے_لله ما فى السماوات و ما فى الارض

٢_ خدا وند متعال کی مطلق مالکیت پر توجہ مالی و اقتصادی روابط میں عدل و انصاف اور احکام الہی پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ہے_اذا تداینتم بدین ... و ان کنتم علی سفر ... لله ما فى السماوات و ما فى الارض

٣_ خدا وند متعال اس کا حساب لے گا جو آدمی کے دل میں ہے چاہے اسے ظاہر کرے یا چھپائے رکھے_
وان تبدوا ما فى انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله

٤_ گواہی چھپانے والوں کو خداتعالي کی تنبیہہ اور ان کے گناہ کا محاسبہ_و من يكتمها فانه اثم قلبه ... و ان تبدوا ما فى انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله

٥_ خداوند عالم، انسان کی نفسیانی صفات و صلاحیتوں اور نیتوں کا حساب بھی لے گا_و ان تبدوا ما فى انفسكم ... يحاسبكم به الله

"ما فى انفسكم"نیتوں کے علاوہ نفسیانی صفات (جیسے شجاعت، بزدلي، بخل وغیرہ) کو بھی شامل ہو سکتا ہے لیکن اگر"فی انفسکم" جار و مجرور استقرار کے متعلق ہو نہ صرف وجود کے تو نفس میں یہی صفات مستقر ہیں _

٦_ انسان کا نفس اور باطن اس کے اعمال کا سرچشمہ ہے_ و ان تبدوا ما فى انفسكم او تخفوه

جملہ"و ان تبدوا ..."کا مطلب یہ ہے کہ انسان سے مقام عمل میں وہی اعمال صادر ہوتے ہیں جو اس کے دل میں ہوتے ہیں یعنی مقام عمل میں اعمال، انسان کے باطن اور نفس کا مظہر ہیں _

٧_ انسان کے اعمال اور اس کی نیتوں کا مالک خداوند متعال ہے_ لله مافى السماوات و ما فى الارض وان تبدوا ما فى انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله

٨_ خداتعالي کی مطلق مالکیت انسان کے اعمال، اس کی نیتوں اور ان کے حساب پر حکمرانی کی علت ہے_

لله ما فى السماوات و ما فى الارض و ان تبدوا ما فى انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله

جملہ"لله ما فی السماوات ..."،"ان تبدوا ..."کیلئے تمہید کے طور پر ہے یعنی خداوندعالم سب چیزوں کا حقیقی مالک ہے کہ جن میں سے انسان کے اعمال اور اس کی نیتیں بھی ہیں_ اورچونکہ وہ حقیقی مالک ہے لہذا انسان کے اعمال اور نیتوں کا حساب لینے پر قدرت رکھتا ہے_

٩_ خداوند عالم، انسان کے اعمال اور نیتوں کا حساب لینے کے بعد یا اسے معاف کردے گا یا عذاب کرے گا_

و ان تبدوا ... فيغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء

١٠_ انسان کے گناہوں کی بخشش یا ان پر عذاب کرنا خداوند متعال کی مشیت سے وابستہ ہے_

فيغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء

١١_ خداوند متعال کی رحمت و مغفرت اس کے عذاب، قہر اور غضب پر مقدم ہے_ * فيغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء یہ نکتہ عذاب سے پہلے مغفرت کے ذکر سے حاصل کیا گیا ہے_

١٢_ انسانوں کو سزا دینا ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ اور انجام ہے_

و ان تبدوا ما فى انفسكم ... يحاسبكم به الله ... و يعذب من يشاء

۱۳_ قرآن کریم کا انسانوں کی تربیت میں خوف و رجاء (خوف و امید) کی روش سے استفادہ کرنا_

يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء

۱٤_ خداتعالي انسان کے اعمال اور اس کی نیتوں کا حساب لینے اور اسے بخشنے یا عذاب کرنے پر قادر ہے_

و ان تبدوا ... يحاسبكم به الله فيغفر ... و يعذب ... والله على كل شى قدير

۱٥_ خداوند عالم کی قدرت، مطلقہ ہے_ و الله على كل شى قدير

۱٦_ خداوند متعال، قدیر ہے_ و الله على كل شى قدير

آسمان: آسمان کا مالک ۱

اسماء و صفات: قدیر ۱٦

انسان: انسان کا عمل ۷، ۸، ۹، ۱٤ انسان کا مالک ۷، انسان کی نیت ۳، ٥، ۷، ۸، ۹، ۱٤

تربیت: تربیت کا طریقہ ۱۳

خداتعالي: خداتعالي کا حساب لینا ۳، ٤، ٥، ۸، ۹، ۱٤ ;خداتعالي کا عذاب ۱۱، ۱٤;خداتعالي کا معاف کرنا ۹; خداتعالي کی تنبیہ٤; خداتعالي کی رحمت ۱۱ خداتعالي کی طرف سے سزا ۹; خداتعالي کی قدرت ۱٥، ۱٦ ;خداتعالي کی مالکیت ۱، ۲، ۷، ۸ ;خداتعالي کی مشیت ۱۰; خداتعالي کی مغفرت ۱۱، ۱٤

خوف: خوف اور امید۱۳

راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ٦

زمین: زمین کا مالک ۱

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل ۲

عدل و انصاف: عدل و انصاف قائم کرنا ۲

علم: علم کے اثرات ۲

عمل: عمل کا پیش خیمہ ۲; عمل کی سزا ۱۲ ; عمل کے اثرات ۱۲

گناہ: گناہ کی بخشش ۱۰ ; گناہ کی سزا ۱۰

مالی روابط: ۲

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (۲۸۵)

رسول ان تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہے جو اس کی طرف نازل کی گئي ہیں اور مومنین بھی سب اللہ اور ملائکہ اور مرسلین پر ایمان رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہم رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے _ ہم نے پیغام الہی کو سنا اور اس کی اطاعت کی _ پروردگار اب تیری مغفرت درکار ہے اور تیری ہی طرف پلٹ کرآنا ہے _

۱_ پیغمبر اکرم (ص) کا اس چیز پر ایمان جو پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئي_ آمن الرسول بما انزل الیه من ربه

۲_ دین کی تبلیغ و ترویج کرنے والوں کا دین پر یقین ہونا چاہیئے_ آمن الرسول بما انزل الیه من ربه

خداوند متعال کا اس نکتہ پر توجہ کرنا کہ آنحضرت(ص) خود قرآن اور اپنے اوپر نازل کیئے جانے والے احکام پر ایمان رکھتے تھے مذکورہ بالا نکتے کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_

۳_ قرآن کریم اور وحی کا نازل ہونا خداوند عالم کی

ربوبیت سے نشأة پاتا ہے_ آمن الرسول بما انزل الیه من ربه

٤_ خداوند متعال کے نزدیک پیغمبر اکرم (ص) کا عظیم المرتبہ ہونا_ آمن الرسول بما انزل الیه من ربه

کلمہ" رب "کی ضمیر کی طرف اضافت تشریفیہ ہے کہ جس سے آنحضرت(ص) کے مقام کی عظمت کا پتہ چلتا ہے_

٥_ پیغمبر اکرم(ص) کے ایمان کا دوسرے مومنین کے ایمان پر افضل و برتر ہونا_ * آمن الرسول بما انزل الیه من ربه و المؤمنون کل آمن رسول خدا (ص) کا ایمان "والمؤمنون کلّ ... "میں بیان کیا جاسکتا تھا اسے جدا ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن آنحضرت (ص) کے ایمان کی امتیازی حیثیت اور برتری کو واضح کرنے کی خاطر علیحدہ ذکر کیا گیا ہے_

٦_ ایمان کے کئي مراتب ہیں_ * آمن الرسول ... و المؤمنون کل امن باللہ "آمن الرسول" اور "والمؤمنون کل آمن"میں ایمان کا تکرار کرنا اس کے مختلف مراتب کی حکایت کرتا ہے_

٧_ پیغمبر اسلام (ص) اور مومنین کا ملائکہ، آسمانی کتابوں اور انبیاء (ع) پر ایمان_ آمن الرسول ... و المؤمنون کل آمن بالله و ملائکته و کتبه و رسله کلمہ "کل" مومنین کے علاوہ پیغمبر اکرم (ص) کو بھی شامل ہے یعنی پیغمبر اکرم (ص) اور مؤمنین سب کے سب خدا اور... پر ایمان رکھتے ہیں_

٨_ مومنین کا اس چیزپر ایمان جو آنحضرت(ص) پر خداتعالي کی طرف سے نازل کیا گیا ہے_ آمن الرسول بما انزل الیه من ربه و المؤمنون یہ اس صورت میں ہے کہ کلمہ "المومنون" کا "الرسول" پر عطف ہو نہ کہ یہ بتدا ہو یعنی آنحضرت (ص) اور مومنین اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ(ص) پر نازل ہوا ہے_

٩_ رسول اکرم (ص) اور مومنین ہر ایک پیغمبر پر ایمان رکھتے ہیں اور کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتے_
لانفرق بین احد من رسله

١٠_ مومنین کی نظر میں تمام انبیائے (ع) الہی کا عقیدہ اورہدف ایک تھا_
و المومنون کل آمن بالله ... و کتبه و

رسله لانفرق بين احد من رسله

۱۱_ تمام انبیاء اور آسمانی کتابوں میں سے ہر ایک پر ایمان ضروری ہے_ کل آمن ... و کتبه و رسله لانفرق بين احد من رسله

۱۲_ آنحضرت (ص) کا تمام سابقہ انبیاء (ع) اور آسمانی کتابوں پر ایمان_ کل آمن ... لانفرق بين احد من رسله

یہ اس صورت میں ہے کہ کلمہ "کل" تمام مومنین کے علاوہ پیغمبر اکرم (ص) کو بھی شامل ہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جملہ "لانفرق ... " پیغمبر اکرم (ص) کا قول بھی بن جائے گا_

۱۳_ ایمان کا لازمہ قبول کرنا، اطاعت کرنا اور سر تسلیم خم کرنا ہے_ لانفرق بين احد من رسله و قالوا سمعنا و اطعنا

"سمعنا" (سمع سے سننے کے معنی میں) قبول کرنے سے کنایہ ہے_

۱٤_ مؤمنین خداوندعالم کی مغفرت کے طلبگار ہیں_ غفرانك ربنا

۱٥_ خدا اور انبیاء (ع) کی اطاعت کرنا اور مغفرت طلب کرنا مؤمنین کی خصوصیات میں سے ہے_ و قالوا سمعنا و اطعنا غفرانك ربنا

۱٦_ خداوند عالم کے احکام کی اطاعت کرنا اور انہیں قبول کرنا الله تعالي کی بخشش کا ذریعہ ہے_ و قالوا سمعنا و اطعنا غفرانك ربنا پیغمبر اکرم (ص) اور مؤمنین جو کہ تمام انسانوں کیلئے نمونہ کے طور پر ذکر کیئے گئے ہیں، اطاعت اور قبول کرنے کے بعد خداتعالي کی مغفرت کی امید کو پیش کرتے ہیں_

۱۷_ خدا وند متعال کی بخشش اس کی ربوبیت کا تقاضا ہے_ غفرانك ربنا

۱۸_ خداوند عالم کے سامنے اپنے فرائض انجام دینے کے بارے میں مومنین کا عاجزی کا اظہار و احساس_

قالوا سمعنا و اطعنا غفرانك ربنا مومنین کا خداوند عالم کے احکام کو قبول کر کے ان کی اطاعت کرنے کے باوجود مغفرت طلب کرنا دلالت کرتا ہے کہ وہ خداوند متعال کے حضور اپنے فرائض کی انجام دہی سے عاجز ہیں_

۱۹_ خداوند متعال کے انبیاء (ع)، اس کی مغفرت کے محتاج اور طالب ہیں_ قالوا سمعنا و اطعنا غفرانك ربنا

یہ اس صورت میں ہے کہ "قالوا" کی ضمیر مؤمنین کے علاوہ رسل کی طرف بھی لوٹے_

۲۰_ مؤمنین کا معاد اور خداتعالي کی طرف لوٹنے پر اعتقاد و یقین_ و الیك المصیر

۲۱_ کائنات کی حرکت صرف خدا کی طرف ہے_ و الیك المصیر المصیر میں "ال" جنس کا ہے یعنی ہر قسم کی حرکت و تحول خداتعالي کی طرف ہے اور تمام کائنات میں تغیر و تبدل اور حرکت پائي جاتی ہے_

آنحضرت (ص): آپ (ص) کا ایمان ۱، ۵، ۷، ۹، ۱۲ ; _آپ (ص) کے فضائل ٤

اطاعت: اطاعت کی اہمیت ۱۳ ; اطاعت کے اثرات ۱٦; انبیاء (ع) کی اطاعت ۱۵ ;خدا کی اطاعت ۱۳، ۱۵، ۱٦

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کا عقیدہ ۱۰ ; انبیاء (ع) کی دعا ۱۹ ;انبیاء (ع) کی ہم آہنگی ۱۰ ; انبیاء (ع) کے اہداف ۱۰

ایمان: آسمانی کتابوں پر ایمان ۷، ۱۱، ۱۲ ;انبیاء (ع) پر ایمان ۷، ۹، ۱۱، ۱۲;ایمان کے اثرات ۱۳; ایمان کے مراتب ۵، ٦;خدا پر ایمان ۷ ;خدا کے مبعوث کیئے گئے پر ایمان ۱، ۸; قیامت پر ایمان ۲۰ ;ملائکہ پر ایمان ۷

خداتعالي: خداتعالي کی ربوبیت ۳، ۱۷ ;خداتعالي کی مغفرت ۱٤، ۱۷، ۱۹

سر تسلیم خم کرنا: اسکی اہمیت ۱۳

عالم خلقت: اس کا انجام ۲۱ ;اسکی حرکت ۲۱

قرآن کریم: قرآن کریم کا نزول ۳

مغفرت: مغفرت کا پیش خیمہ ۱٦

مقربین: ٤

مومنین: مومنین کا استغفار ۱۵; مومنین کا ایمان ۷، ۸، ۹، ۲۰ ; مومنین کا عقیدہ ۱۰ ;مومنین کی دعا ۱٤ مومنین کی صفات ۱۵، ۱۸

وحي: اس کا نزول ۳

لاَ يُكَلِّفُ اللّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (٢٨٦)

الله کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ـ ہر نفس کے لئے اس کی حاصل کی ہوئی نیکیوں کا فائدہ بھی ہے اور اس کی کمائي ہوئي برائیوں کا مظلمہ بھی ـ پروردگار ہم جو کچھ بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے اس کا ہم سے مواخذہ نہ کرنا ـ خدایا ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا پہلے والی امتوں پر ڈالا گیا ہے ـ پروردگار ہم پر وہ بار نہ ڈالنا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو ـ ہمیں معاف کر دینا ہمیں بخش دینا ہم پر رحم کرنا تو ہمارا مولا اور مالک ہے اب کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما ـ

١ـ خداوند متعال ہر انسان پر اس کی عادی توان و استعداد سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ـ لایکلف اللہ نفسا الا وسعها

اس نکتے میں "عادي" کی قید کلمہ "وسع" سے سمجھی گئي ہے کہ جس کے معني "مايسهل عليه من المقدور" کے ہیں یعنی جو اس کی توان کے لحاظ سے اس پر آسان ہو ـ

٢ـ عادی توان شرعی ذمہ داری کی شرط ہے ـ لایکلف اللہ نفسا الا وسعها

٣ـ خداوند عالم کی جانب سے عائد کردہ فرائض و تکالیف ہر انسان کی ظرفیت اور صلاحیت کے مطابق ہیں ـ

لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا

٤_ الہی فرائض کے تحمل و برداشت کرنے میں انسانوں کی توان و ظرفیت فرق کرتی ہے_ لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا

کلمہ "نفسا" کو مفرد لانا کہ جو ہرہر انسان کی طرف اشارہ ہے اور "وسعہا" کی ضمیر کو "نفسا" کی طرف لوٹانا، ممکن ہے اس حقیقت کے بیان کرنے کی خاطر ہو کہ ہر انسان مخصوص قدرت اور قوت برداشت کا حامل ہے_

٥_ انسان کے اچھے، برے اعمال کے نتائج خود اس کی طرف پلٹتے ہیں_ لھا ما کسبت و علیھا ما اکتسبت

٦_ اعمال اور ان کے نتائج ایک نظام اور قانون کے تحت ہیں_ لھا ما کسبت و علیھا ما اکتسبت

٧_ مومنین کی خداوند عالم سے یہ درخواست کہ شرعی فرائض میں ان کی خطا اور فراموشی پر انہیں عذاب نہ کرے_ لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا ...ربنا لاتو اخذنا ان نسینا او اخطا نا

٨_ مومنین اگر غلطی کی وجہ سے یا بھول کر خداوند متعال کے احکام کو انجام نہ دے سکیں تو اپنے آپ کو عذاب کا مستحق سمجھتے ہیں_ ربنا لاتو اخذنا ان نسینا او اخطانا عذاب کے معاف کرنے کی درخواست ضمناً استحقاق عذاب کا اعتراف ہے_

٩_ خداوند متعال کے احکام میں خطا اور نسیان سے بچنے کی کوشش کرنا ضروری ہے_* ربنا لاتو اخذنا ان نسینا او اخطا نا خطا اور نسیان پر عذاب نہ کرنے کی درخواست سے پتہ چلتا ہے کہ بھول کر یا غلطی سے احکام الہی کو چھوڑ نے والے کو بھی عذاب کا احتمال ہے پس الہی احکام میں حتی الامکان خطا اور نسیان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے_

١٠_ مؤمنین گناہوں کے ترک اور احکام پر عمل کرنے کے پابند ہوتے ہیں_ و قالوا سمعنا و اطعنا ... ربنا لاتو اخذنا ان نسینا او اخطا نا خداتعالي کے احکام میں خطا اور نسیان کے نتائج پر توجہ اور ان کے مورد میں مغفرت کی درخواست مومنین کی اپنے اعمال و کردار پر خاص توجہ رکھنے کا غماز ہے_

١١_ خطا اور نسیان انسان کی ترقی کے موانع میں سے

ہیں_* ربنا لاتو اخذنا ان نسینا او اخطا نا

۱۲_ پہلی امتوں پر خداوند متعال کی طرف سے پر مشقت و دشوار فرائض ڈالے جاتے تھے_

ولاتحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا "اصر" اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو محبوس کردے اور اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دے اور آیت میں "اصر" مشکل اورپر مشقت فرائض سے کنایہ ہے_

۱۳_ مومنین کا خداتعالي سے یہ درخواست کرنا کہ ان پر مشکل اورپر مشقت فرائض نہ ڈالے_ ربنا لاتحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا

۱٤_ مومنین کا سابقہ امتوں کی تاریخ پر توجہ کرنا اور اس سے عبرت حاصل کرنا_ ربنا لاتحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا

۱۵_ مومنین کا خداتعالي سے یہ درخواست کرنا کہ انہیں ایسے عذاب میں بتلا نہ کرے جس کو برداشت کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہے_ و لاتحملنا ما لاطاقة لنا به کیونکہ پہلے والی آیات میں دشوار اورپر مشقت فرائض کا ذکر اور ان کی نفی ہوچکی ہے (لایکلف الله نفسا الا وسعها) پس ضروری ہے کہ آیت کے اس حصہ میں دشواری اور مشقت سے مراد فرائض سے ہٹ کر ہوگی اور وہ عذاب و عقاب ہے_

۱٦_ انسان کی طاقت و توان محدود ہے_ و لاتحملنا مالاطاقة لنا به

۱۷_ مومنین معافی (گناہوں کے اثرات ختم کرنے)، بخشش اور اپنے پروردگار کی رحمت کے طلبگار ہیں_
واعف عنا و اغفرلنا و ارحمنا

۱۸_ عفو اور مغفرت خداوند عالم کی خاص رحمت کا پیش خیمہ ہیں* واعف عنا و اغفرلنا و ارحمنا

کیونکہ عفو اور مغفرت خداتعالي کی رحمت کا جلوہ ہیں لہذا "وارحمنا" سے مراد خدا کی خاص رحمت کا طلب کرنا ہوگا اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عفو و مغفرت کو پہلے ذکر کرنا ان کے خدا کی خاص رحمت کا پیش خیمہ ہونے کی علامت ہے_

۱۹_ مؤمنین کا اپنے اوپر خداوند متعال کی ولایت کا اعتراف، اقرار اور اعتقاد_ ربنا ... انت مولانا

۲۰_ مومنین کو معاف کرنا، بخشنا اور ان پر رحمت نازل کرنا خدا وند عالم کی ولایت کا پرتوہیں_ واعف عنا و اغفرلنا و ارحمنا انت مولانا جملہ "انت مولانا" سابقہ مطالب کی درخواست کی علت کے طور پر ہے یعنی "خدا یا چونکہ تو ہمارا مولا ہے ہمیں معاف کردے ..."

۲۱_ عفو و درگذر اور مہربانی سے پیش آنا معاشرہ کے منتظمین اور اہل حل و عقد افراد کا فریضہ ہے_ واعف عنا و اغفرلنا و ارحمنا انت مولانا کیونکہ جملہ "انت مولانا" سابقہ جملہ کی علت کے طور پر ہے لہذا یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ جس کسی کو بھی اذن خدا کے ساتھ ولایت حاصل ہے اسے عفو و درگذر و غیرہ سے کام لینا چاہیئے_

۲۲_ معاشرہ کے سربراہوں کو افراد کی طاقت سے زیادہ ان پر فرائض عائد نہیں کرنے چاہئیں_ لایکلف الله نفسا الا وسعها ... انت مولانا

۲۳_ کافروں سے مڈبھیڑ کے وقت مومنین کی خدا تعالي سے مدد و نصرت کی درخواست_ فانصرنا علی القوم الکافرین

۲٤_ مومنین ہمشیہ کافروں کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہیں_ فانصرنا علی القوم الکافرین

یہ آیت طول تاریخ میں مومنین کے دائمی حالات و افکار کو بیان کر رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مومنین ہمیشہ اپنے آپ کو کافروں کے ساتھ کسی نہ کسی طرح جنگ کی حالت میں دیکھتے ہیں اور خدا تعالي سے ان کے خلاف مدد مانگتے ہیں_

۲۵_ کافروں کے ساتھ جنگ میں مومنین کا اپنے آپ کو خدا تعالي کی مدد کا نیازمند ظاہر کرنا انکی خصوصیات میں سے ہے_ فانصرنا علی القوم الکافرین

۲٦_ کافروں کے مقابلہ میں مومنین کی مدد و نصرت کرنا مومنین پر خدا تعالي کی ولایت کا پرتوہے_ انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین جملہ "فانصرنا" کو جملہ "انت مولانا" پر متفرع کرنا اس حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ خداوند عالم کی مومنین پر ولایت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی مدد کرے_

۲۷_ سابقہ امتوں کو الہی احکام میں خطا اور نسیان برتنے پر عذاب و عقاب کا سامنا ہوتا تھا_

لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطا نا ربنا ولاتحمل علینا اصراکما حملته علی الذین من قبلنا

حضرت امیرالمؤمنین(ع) فرماتے ہیں "... وکانت الامم السالفه اذا نسوا ما ذکروا به فتحت علیهم ابواب العذاب ... و اذا اخطاوا اخذوا بالخطاء و عوقبوا علیه" سابقہ امتیں جب اس چیز کو بھول جاتیں جسکی انہیں یاددہانی کرائی گئی تھی تو ان پر عذاب کے دروازے کھول دیئے جاتے ... اور جب وہ خطا کے مرتکب ہوتے تو انہیں اس پر عذاب دیا جاتا ... (۱)

۲۸_ امت اسلامی سے خطا و نسیان کا عذاب اٹھا لیا گیا ہے_ ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا ا و اخطا نا

پیغمبر اکرم(ص) فرماتے ہیں رفع عن امتی اربع خصال: خطائها ونسیانها ... وذلک قول الله عزوجل "ربنا لاتؤاخذنا ..." (۲) میری امت سے چار چیزیں اٹھا لی گئی ہیں امت کی خطا، اس کا نسیان ... اور اسی نکتے کو یہ آیہ مبارکہ بیان فرمارہی ہے "ربنا لاتؤاخذنا ..."_

احکام: ان کی تشریع ۱

امت: امت مسلمہ ۲۸; سابقہ امتوں کی نافرمانی ۲۷ سابقہ امتوں کے شرعی فرائض ۱۲

انسان: انسان کا عمل ٦; انسان کی صفات ٦; انسانوں کا تفاوت و فرق ٤

تاریخ: تاریخ سے عبرت حاصل کرنا ١٤

ترقی و رشد: اسکے موانع ۱۱

حکومت: اسکی ذمہ داری ۲۱، ۲۲

خداتعالي: خداتعالي کا معاف کرنا ۱۷، ۱۸; خداتعالي کي

---

۱) احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۳۲۸ نورالثقلین ج ۱ ص ۳۰٦ حدیث ۱۲۲۷ _

۲) کافی ج ۲ ص ٤٦۲ حدیث ۱، نورالثقلین ج ۱ ص ۳۰۵ حدیث ۱۲۲٦ _

امداد ۲۳، ۲۵; خدا تعالي کی رحمت ۱۷، ۱۸ ; خدا تعالي کی مغفرت ۱۷، ۱۸ ; خدائي ولایت ۱۹، ۲۰، ۲۶

خطا: اسکے اثرات ۱۱

رحمت: رحمت جن کے شامل حال ہے ۲۰ ; رحمت کے اسباب ۱۸

روایت : ۲۷ ، ۲۸

رہن سہن: اسکے کے آداب ۲۱

شرعی فریضہ: اس پر قدرت ۱ ، ۲ ; اسکی آسانی ۳، ٤، ۱۳ ;اسکی اہمیت ۷، ۱۰ ; اسکی شرائط ۱ ، ۳

عمل: اسکے اثرات ٦ ; بد عملی کا انجام ٥

فراموشي: فراموشی کے اثرات ۱۱

فقہی قاعدہ: ۲۸

کفار: کفار کی دشمنی ۲٤ ;کفار کے ساتھ مقابلہ ۲۵، ۲٦

معاف کرنا: اسکی اہمیت ۲۱; اسکی درخواست ۱۵، ۱۷

مغفرت: مغفرت کی درخواست ۹ معفرت جن کے شامل حال ہوتی ہے ۲۰

منتظم: اسکی ذمہ داری ۲۱

مومنین: ان کا ایمان ۱۹ ;ان کی امداد ٦ ۲ ; انکی خصوصیت ۲۵ ; ان کی دعا ۷، ۱۳ ، ۱۷ ، ۲۳ ، ۲۵ ;ان کی ذمہ داری ۱۰ ; ان کی صفات ۸، ۱۰ ، ۱٤ ، ۱۵ ، ۲۰ ; مومنین اور کفار ۲٤، ۲۵، ۲٦ ;

مہرباني: اس کی اہمیت ۲۱

نافرماني: اس کی سزا ۸، ۲۷

نیکي: اس کا انجام ٥

سوره آل عمران

آیه ۱ تا ۱۰۹

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عظیم

اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے _

الم (۱)

ا_ سورہ آل عمران میں "الم" کا مطلب ہے میں خداوند مجید ہوں _الم امام صادق(ع) فرماتے ہیں "الم" فی اول آل عمران، فمعناه انا الله المجيد_(۱)

اسماء و صفات: مجید ۱

روایت: ۱

قرآن کریم: حروف مقطعہ ۱

اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (۲)

اللہ کے جس علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے اور ہر شے اسی کے طفیل میں قائم ہے_

ا_ خداوند متعال کے علاوہ کوئی موجود زندہ و پائندہ نہیں ہے_الله لا اله الا هو الحی القیوم

'قیوم" اسے کہا جاتا ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا (تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۸)_

---

۱) معانی الاخبار ص ۲۲، ح ۱، تفسیر برھان ج ۱ ص ۲۶۹ ح ۱ نورالثقلین ج ۱ ص ۳۰۹ ح ۲ _

۲_ صرف خدا تعالی لائق عبادت ہے_ الله لا اله الاهو

۳_ خداوند عالم، حی (زندہ) اور قیّوم (پائندہ) ہے_ الله لا اله الاهو الحی القیوم

٤_ عالم وجود کا قیام اور دوام خدا تعالی کے ذریعے ہی ہے_ الله لا اله الا هو الحی القیوم

قیّوم اسے کہتے ہیں جو خود قائم ہو اور دوسری تمام چیزوں کا محافظ اور انہیں قوام بخشنے والا ہو (مفردات راغب)_

٥_ صرف خدا ہی وہ زندہ ہے جو قائم بالذات ہے_ الله لا اله الا هوالحی القیوم

قیوم اسے کہتے ہیں جو کسی دوسرے پر اعتماد کیئے بغیر ثابت اور قائم ہو (روح المعاني) مذکورہ بالا نکتے میں حصر اس لحاظ سے ہے کہ "الحی القیوم" "الله" کیلئے خبر ہو_

٦_ معبود ایسا ہونا چاہیئے جو زندہ اورقائم بالذات ہو_ الله لا اله الا هو الحی القیوم دو صفات حیی اور قیّوم عبادت کو خداوند متعال میں منحصر کرنے کی علت بیان کررہی ہیں یعنی صرف وہ معبود بن سکتا ہے جو زندہ اور قائم بالذات ہو_

۷_ خداوند عالم دوسروں سے بے نیاز ہے_ الله ...الحی القیوم

قیوم (قائم بالذات) یعنی اسکے قوام میں اسکی ذات کافی ہے اور اس کا لازمہ غیر سے بے نیازی ہے_

۸_ کائنات کا مدیر و مدبر اور منتظم صرف خدا تعالی ہے_ الله ...القیوم

قیوم اسے کہتے ہیں جو خود ثابت و قائم ہو اور دوسری چیزوں کو ثبات و قوام بخشنے والا ہو(مفردات راغب)_

اسماء و صفات: حی: ۱ ،۳، ٥;قیوم: ۱ ، ۳ ، ٤ ،٥;صفات جمال ۷

توحید: توحید افعالي٤;توحید ذاتی ٥ ، ٦;توحید عبادی ۱ ، ۲

خدا تعالی: خدا تعالی کی بے نیازی ۷; خدا تعالی کی تدبیر ۸

عالم خلقت : اسکا نظام ۸; اسکی تدبیر ۸; اسکی نیازمندی ٤ عبادت ۲

معبود: معبود کی خصوصیت ٦

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ(۳)

اس نے آپ پر وہ بر حق کتاب نازل کی ہے جو تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور توریت و انجیل بھی نازل کی ہے_

۱_ قرآن کریم کا پیغمبر اکرم(ص) پر تدریجاً نازل ہونا_ نزل عليك الكتاب بالحق "تنزیل" عموماً تدریجی نزول کیلئے استعمال کیا جاتا ہے_

۲_ قرآن کریم پیغمبر اکرم(ص) پر نزول کے دوران ہر قسم کے باطل کے ساتھ مخلوط ہونے سے محفوظ رہا_

نزل عليك الكتاب بالحق یہ اس صورت میں ہے کہ "بالحق" ، "نزّل" کے متعلق ہو_

۳_ قرآن کریم ہمیشہ حق کے ساتھ اور باطل سے پاک و منزّہ ہے_ نزل عليك الكتاب بالحق

یہ اس صورت میں ہے کہ "بالحق" میں "بائ" مصاحبت کیلئے اور محذوف کے متعلق ہو یعنی ایسی کتاب جو کہ حق کے ساتھ ہے_

٤_ قرآن کریم کا پیغمبر اکرم(ص) پر تحریری صورت میں نازل ہونا_* نزل عليك الكتاب

قرآن مجید پر "الکتاب" کا اطلاق یا تو اس لحاظ سے ہو سکتا ہے کہ نزول کے وقت لکھا ہوا تھا اور یا اس لحاظ سے کہ نزول کے زمانہ میں ہی

اسے لکھ لیا جاتا تھا، مذکورہ نکتہ پہلے احتمال کی بنیاد پر ہے_

٥_ "الکتاب"قرآن مجید کے ناموں میں سے ایک نام_* نزل عليك الكتاب

٦_ قرآن کریم کا پیغمبر(ص) اسلام پر نازل ہونا آپ(ص) کیلئے خدا کی طرف سے اعزاز اور تکریم ہے_

نزل عليك الكتاب ظرف"علیک"کا مفعول صریح پر مقدم ہونا اور خدا تعالی کا پیغمبر اسلام (ص) کو خطاب کرنا آنحضرت (ص) کی نسبت خدا تعالی کی تکریم پر دال ہے_

٧_ نزول کے زمانے میں ہی قرآن، کاتبان وحی کے ذریعے لکھ لیا جاتا تھا_* نزل عليك الكتاب

"الکتاب"کا قرآن پر اطلاق اس لئے ہے کہ قرآن مجید لکھا ہوا نازل ہوا یا نزول کے ساتھ ہی لکھ لیا جاتا تھا اور کتاب کی صورت میں ہو جاتا تھا مذکورہ بالا نکتہ دوسرے احتمال کی بنیاد پر ہے_

٨_ قرآن مجید ایسی کتاب ہے جو حقائق اور واقعیات کے مطابق ہے_ نزل عليك الكتاب بالحق

حق اس خبر کو کہتے ہیں جو واقعیت کے مطابق ہو (تفسیر المیزان)_

٩_ قرآن کریم کا پیغمبر(ص) اسلام پر نازل ہونا خود آنحضرت(ص) کی لیاقت و صلاحیت کی بنیاد پر تھا_ *

نزل عليك الكتاب بالحق یہ اس صورت میں ہے کہ"بالحق"،"نزل" کے متعلق ہو"علیک"کی قید کے ساتھ

١٠_ قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں کی تائید کرتا ہے (جیسے تورات اور انجیل وغیرہ)_ مصدّقا لما بين يديه و انزل التورات و الانجيل

١١_ آسمانی کتابیں ایک جیسی اور آپس میں ہم آہنگ ہیں_ مصدّقا لما بين يديه و انزل التورات و الانجيل

یہ اس صورت میں ہے کہ مصدق ہونے کا مطلب آسمانی کتابوں کے مطالب کی تصدیق ہو تو اس کا لازمہ ان میں ہم آہنگی اور مطابقت ہوگی_

١٢_ تورات و انجیل انسانوں کی ہدایت کیلئے اور ایک ہی دفعہ نازل ہوئیں نہ تدریجاً_ *

و انزل التورات و الانجيل من قبل هدی للناس "انزل" ایک ہی دفعہ نازل ہونے کیلئے استعمال ہوتا ہے_

۱۳_ قرآن کریم، خداوندعالم کے جامع نام (اللہ) کی تجلی ہے_ الله لااله الا هو الحی القیوم نزل علیك الکتاب

قرآن کریم کے نازل کرنے کو "اللہ" کی طرف نسبت دینے (اللہ ... نزل علیک) کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اس (با عظمت) مقام سے صادر ہوا ہے_

١٤_ قرآن کریم، تورات اور انجیل کا نازل ہونا خدا تعالی کی توحید، حیات اور قیومیت (قائم بالذات اورعالم ہستی کو ثبات دینے والا) کی تجلی ہے_ الله لااله الا هو الحی القیوم _ نزل علیك الکتاب

کیونکہ "نزل" کو "اللہ" کی طرف توحید، حیات اور قیومیت کی صفات کے ساتھ نسبت دی گئی ہے_

١٥_ قرآن کریم گذشتہ آسمانی کتابوں (جیسے تورات و انجیل) کی حقانیت کی دلیل ہے_* مصدّقا لما بین یدیه و انزل التورات و الانجیل کیونکہ تورات و انجیل میں قرآن حکیم کے نازل ہونے کی بشارت دی گئی ہے طبعی بات ہے کہ قرآن کریم کا نازل ہونا ان کتابوں کی سچائی و صحت کی دلیل ہے_ یہ احتمال قرآن کریم کے دوسری آسمانی کتابوں کیلئے مصدّق ہونے کے سلسلے میں ہے_

آسمانی کتابیں: ۳، ٤، ۷، ۱۰، ۱۱ آسمانی کتابوں کی ہم آہنگی ۱۱ آسمانی کتابوں کے اہداف ۲;

آنحضرت (ص): آپ(ص) کا مرتبہ و منزلت ٦، ۹

اسماء و صفات: حی ١٤، قیوم ١٤

انجیل: ۱۰، ۱۲، ١٤، ١٥

تکوین و تشریع: ۸

توحید: اسکے دلائل ١٤

تورات: ۱۰، ۱۲، ١٤، ١٥

خدا تعالی: ۱۳

دين: اديان ميں ہم آہنگی ۱۱

قرآن کریم: قرآن کریم اور آسمانی کتابیں ۱۰، ۱۵; قرآن کریم کا نزول ۱ ، ۲ ، ٤ ، ٦ ، ۹ ، ١٤; قرآن کریم کی تاریخ ۷; قرآن کریم کی خصوصیت ۲، ۳، ۸، ۱۳

قرآن کریم کی کتابت ٤، ۷; قرآن کریم کے نام ٥

وحي: ۱

ہدایت: اسکے عوامل ۱۲

مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِآيَاتِ اللّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَاللّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ (٤)

اس سے پہلے لوگوں کے لئے ہدایت بنا کر اور حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب بھی نازل کی ہے بیشک جو لوگ آیات الٰہی کا انکار کرتے ہیں ان کے واسطے شدید عذاب ہے اور خدا سخت انتقام لینے والا ہے _

۱_ لوگوں کیلئے الٰہی ہدایت کا پروگرام ہر دور میں رہا ہے_ نزل عليك الكتاب ... و انزل التورات و الانجيل من قبل هدى للناس

۲_ آسمانی کتابوں کے نزول کا اصلی فلسفہ اور اہم ترین خصوصیت انسانوں کی ہدایت ہے_ نزل عليك الكتاب ... و انزل التورات و الانجيل من قبل هدى للناس

۳_ پیغام کے پہنچانے اور اہداف انبیاء (ع) کے پورا کرنے میں آسمانی کتابیں مؤثر کردار رکھتی ہیں_
نزل عليك الكتاب ... و انزل التورات و الانجيل من قبل هدى للناس

٤_ لوگوں کو آسمانی کتابوں اور الہی ہدایت کی ضرورت ہے_ نزل علیك الكتاب ... من قبل هدى للناس

انسانوں کا آسمانی کتابوں اور الہی ہدایت سے مستفید ہونا لوگوں کی ان چیزوں کی طرف احتیاج سے حکایت کرتا ہے_

٥_ فرقان، قرآن کریم کے ناموں میں سے ایک نام_ و انزل الفرقان بہت سارے مفسرین کے اس قول کی بناپر کہ "فرقان" سے مراد قرآن مجید ہے_

٦_ قرآن کریم انسانوں کی ہدایت کے سلسلے میں حق و باطل کو جدا جدا کرتا ہے_ هدى للناس و انزل الفرقان

مجمع البیان کے مطابق "الفرقان" یعنی وہ چیز جو حق کو باطل سے تمیز دے اور "ھدی للناس" قرینہ بنے گا کہ اس سے مراد ہدایت کے موارد ہیں_

٧_ قرآن حکیم کا خداوند متعال کی طرف سے نازل کیا جانا سابقہ آسمانی کتابوں کے اہداف کو آگے بڑھانے کی خاطر تھا_ و انزل التورات و الانجیل من قبل ... و انزل الفرقان

٨_ قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتابوں کا خطاب عام لوگوں کیلئے ہے نہ کسی خاص طبقہ یا قبیلہ کیلئے_
نزل علیك الكتاب ... هدى للناس

٩_ آیات الہی کا انکار کرنا کافروں پر خدا تعالی کے سخت عذاب کا موجب ہے_ ان الذین كفروا بآیات الله لهم عذاب شدید

١٠_ کفار کیلئے سخت عذاب ان پر آسمانی کتابوں کے ذریعے حجت تمام کرنے کے بعد ہے_ نزل علیك الكتاب ... ان الذین كفروا بایات الله لهم عذاب شدید

١١_ آسمانی کتابیں (قرآن مجید، تورات اور انجیل) خدا تعالی کی آیات میں سے ہیں_ انزل التورات و الانجیل ... و انزل الفرقان ان الذین كفروا بایات الله

١٢_ عذاب الہی کے کئي مراتب ہیں_ * عذاب شدید

١٣_ اہل کتاب (یہود و نصاري) کو خدا تعالی کی آیات، قرآن کریم، تورات اور انجیل کا انکار کرنے کی صورت میں سخت عذاب کی دھمکي_ نزل علیك ... ان الذین كفروا ... لهم عذاب شدید

آیت کے شان نزول سے پتہ چلتا ہے کہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے_

١٤_ خداوندعالم، عزیز (غلبے والا) اورذوانتقام (سخت انتقام لینے والا) ہے_و الله عزیز ذو انتقام

"عزیز"ناقابل شکست اور غالب کو کہا جاتا ہے (مفردات راغب)"انتقام"کی تنوین شدت اور عظمت پر دلالت کرتی ہے اور"ذو انتقام" انتقام میں مبالغہ ہے_

١٥_ خداوندعالم کو کافروں کے کفر سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا_ان الذین کفروا ... و الله عزیز

کافروں کے کفر کے بعد"عزیز"(غلبے والا ناقابل شکست) کا ذکر مذکورہ نکتے پر دلالت کرتا ہے_

١٦_ کافروں کا سخت عذاب میں بتلا ہونا خدا تعالی کا ان سے انتقام ہے اور خداوند عالم کے ناقابل شکست ہونے کی دلیل ہے_ان الذین کفروا ... لهم عذاب شدید والله عزیز ذو انتقام

١٧_ فرقان، آیات محکم (غیر متشابہ) اورکتاب پورا قرآن ہے_و انزل الفرقان

امام صادق(ع) فرماتے ہیں الفرقان ہوکل امر محکم و الکتاب ہو جملة القرآن فرقان امر محکم ہے اور کتاب پورا قرآن ہے ...(١)

آسمانی کتابیں: ٣، ٤، ٧، ١٠، ١١ انکے اہداف ٢

آیات خدا: ١١ ان کا کفر و انکار ١٣،٩

اسماء و صفات: عزیز ١٤; منتقم ١٤

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی رسالت ٣، انبیاء (ع) کے اہداف ٣

انجیل: ١١، ١٣

انسان: انسان کی معنوی ضروریات ٤

اہل کتاب: ان کو دھمکی ١٣

---

١) تفسیر قمی ج ١ ص ٩٦ تفسیر برہان ج ١ ص ٢٦٩ ح ٢_

تورات: ۱۱، ۱۳ حجت تمام کرنا: ۱۰

حق و باطل: ٦

خدا تعالی: خدا کا انتقام ١٤، ١٦; خدا تعالی کو نقصان پہچانا ١٥; خدا کی حجتیں ١٠; خدا کی دھمکی ١٣; خدا کی سنتیں ١

عذاب: اہل عذاب ۹، ۱۰، ١٦; عذاب کے اسباب ۹، ۱۳ عذاب کے مراتب ۱۲;

عيسائي: عیسائیوں کو دھمکی ۱۳

فرقان: ٥، ١٧ نزول فرقان ٧

قرآن کریم : ۱۱، ۱۷ قرآن کریم کے نام ٥; قرآن کریم کے محکمات ۱۷; قرآن کریم کی خصوصیت ٦

کفار: انکی سزا ۱۰، ١٦

کفر: کفر کی سزا ۹، ۱۳

ہدایت: ۱، ٤ ہدایت کا پیش خیمہ ٦ ;ہدایت کے عوامل ۲

یہود: یہودیوں کو دھمکی ۱۳

إِنَّ اللّهَ لاَ يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ (٥)

خدا کے لئے آسمان و زمین کی کوئي شے مخفی نہیں ہے_

١_ زمین و آسمان میں کوئي چیز خدا وند عالم سے پوشیدہ نہیں ہے_ان الله لايخفى عليه شى فى الارض و لافي السماء

۲_ خداوند متعال کیلئے سب چیزوں کا آشکار ہونا اس کی قیومیت (قائم بالذات ہونے) کا جلوہ ہے_

لا اله الا هو الحی القیوم ... ان الله لایخفی علیه شي

۳_ خداوند عالم پر کسی کا کفر پوشیدہ نہیں ہے_ان الذین کفروا ... ان الله لایخفی علیه شي

٤_ خداوند عالم کا وسیع علم اس کے انتقام اور غلبے کا پیش خیمہ ہے_ والله عزیزذوانتقام_ ان الله لایخفی علیه شي

خداتعالی اس وقت سب چیزوں پر غالب ہوسکتا ہے کہ جب کوئي چیز اس پر مخفی نہ ہو کیونکہ اگر کوئي چیز خداتعالی سے پوشیدہ و مخفی ہو تو وہ اس کے مقابلے میں اپنے وجود کا اظہار کر سکتی ہے پس غالب وہ ہوگی نہ خدا_

٥_ خداتعالی کے عذاب کی بنا اور سند اسکا علم ہے_لهم عذاب شدید ... ان الله لایخفی علیه شي

٦_ خداوند عالم کا علم وسیع اور لامحدود ہے_ان الله لایخفی علیه شی فی الارض و لافی السماء

زمین و آسمان تمام کائنات سے کنایہ ہے_

۷_ خداتعالی کا وسیع علم اور اس کا ناقابل شکست ہونا اس کی کفار کو سخت عذاب کی دھمکی کا سرچشمہ ہے_

ان الذین کفروا لهم عذاب شدید و الله عزیز ... ان الله لایخفی علیه شي

ثواب و عذاب: ٥

خداتعالی: خداتعالی کا انتقام ٤; خداتعالی کا علم ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦; خداتعالی کی دھمکیاں ۷; خداکی قیومیت ۲

کفار: کفار کو دھمکی ۷

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٦)

وہ خدا جس طرح چاہتا ہے رحم مادر کے اندر تصویریں بناتا ہے اسکے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ صاحب عزّت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی۔

١۔ خداوند متعال اپنی مشیت کے مطابق انسان کو رحم میں شکل و صورت عطا فرماتاہے۔هو الذی یصور کم فی الارحام کیف یشاء

٢۔ بچے (جنین) کا رحم میں شکل و صورت سے آراستہ ہونا خدا تعالی کی قیومیت (کائنات کو قوام و ثبات دینے والے) کا جلوہ ہے۔لا اله الا هو الحی القیوم ... هو الذی یصور کم فی الارحام کیف یشاء

٣۔ رحم مادر میں صرف خدا تعالی کی طرف سے بچے کو شکل و صورت کا عطا کیا جانا اس کی توحید کی دلیل ہے۔
هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء لااله الا هو العزیز الحکیم

٤۔ انسان کا رحم میں شکل و صورت سے آراستہ ہونا خدا تعالی کی قدرت اور حکمت کی نشانی ہے۔
هو الذی یصورکم ...لا اله الا هو العزیز الحکیم

٥۔ طبعی عوامل و اسباب خدا وند عالم کی مشیت کے مطابق کام کرتے ہیں۔هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء

انسان کی شکل و صورت تشکیل دینے میں طبعی عوامل کا دخل ہے لیکن خدا تعالی نے شکل و صورت دینے کو اپنی مشیت کی طرف نسبت دی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طبعی عوامل مشیت الہی سے کام کرتے ہیں۔

٦۔ خدا تعالی کی مشیت اور چاہنا، حکمت کی بنیاد پر ہیں۔

كيف يشاء لا اله الا هو العزيز الحكيم

۷_ انسان کی شخصیت رحم میں تشکیل پاتی ہے_* هو الذى يصوركم فى الارحام كيف يشاء

چونکہ سابقہ آیات میں ہدایت اور کفر کے بارے میں گفتگو تھی اس سے لگتا ہے کہ رحم میں شکل و صورت حاصل کرنا شخصیت کی تشکیل (ہدایت یافتہ ہونا، یا کافر ہونا وغیرہ) کو بھی شامل ہے_

۸_ رحم میں بچے کی شکل و صورت سے آراستگی کی کیفیت کے بارے میں خدا تعالی کی مشیت کو کوئی طاقت روک نہیں سکتي_ هو الذى يصوركم فى الارحام كيف يشاء لا اله الا هو العزيز الحكيم یہ نکتہ کلمہ "عزیز" (ناقابل شکست غلبے والا) کے انسان کے مشیت الہی سے شکل و صورت حاصل کرنے کے ساتھ ارتباط سے استفادہ ہوتا ہے_

۹_ عزیز و حکیم خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے_ لا اله الا هو العزيز الحكيم

۱۰_ خدا عزیز اور حکیم ہے_ لا اله الا هو العزيز الحكيم

۱۱_ خدا کافروں سے مغلوب نہیں ہے بلکہ کافروں کا فکری اور جسمانی نظام خداوند عالم کی مشیت سے چلتا ہے_

ان الذين كفروا ... هو الذى يصوركم فى الارحام كيف يشاء جملہ "هو الذى يصوركم ..." اس سوال کا جواب ہے کہ اگر خدا عزیز و غالب ہے تو پھر کیوں بعض لوگ اس کے بارے میں کفر اختیار کرتے ہیں ؟ خداوند عالم جواب میں فرماتا ہے کہ ہر انسان کی جسمانی اور فکری تشکیل خدا تعالی کی مشیت سے ہوتی ہے چاہے وہ کافر ہی ہو_

۱۲_ کافروں کا کفر اختیار کرنا بھی خدا تعالی کی مشیت سے خارج نہیں ہے_ ان الذين كفروا ... و الله عزيز ... هو الذى يصوركم فى الارحام كيف يشاء

۱۳_ آسمانی کتابوں میں پائے جانے والے معارف و حقائق انسان کی حقیقی ساخت سے مناسبت رکھتے ہیں_

الله لا اله الاهو الحى القيوم _ نزل ... هو الذى يصوركم خدا تعالی کی قیومیت اور اس کا انسان کو اپنی مشیت کے مطابق خلق کرنا، نیز خدا کا مطلق علم

اور انسانی ہدایت کیلئے کتاب کا نازل کرنا بتلاتا ہے کہ قوانین انسان کی ساخت سے مناسبت رکھتے ہیں_

١٤_تکوین و تشریع کے قوانین کی ہم آہنگی_الحی القیوم ... نزل ... یصورکم ... ھو العزیز الحکیم

تکوینی قوانین (انسان کو شکل و صورت دینا) اور تشریعی قوانین (آسمانی کتابوں کا نازل کرنا) دونوں کا بنانے والا خداوند حکیم ہے اور اس کی حکمت تقاضا کرتی ہے کہ یہ دو قانون آپس میں ہم آہنگی رکھتے ہوں_

اسماء و صفات: حکیم ٩، ١٠; عزیز ٩، ١٠; قیوم ٢

انسان: انسان کا اختیار ١٢ انسان کی خلقت ١، ٢، ٣، ٤، ٨، ١١

تکوین و تشریع: ١٣، ١٤

جنین: جنین رحم میں ٧; جنین کا شکل و صورت حاصل کرنا ٢، ٣، ٨

خدا تعالی: خدا تعالی کی حکمت ٤، ٦; خدا تعالی کی قدرت ٤; خدا تعالی کی مشیت ١، ٥، ٦، ٨

رحم (بچہ داني): ١، ٢، ٣، ٤

رفتار و کردار: رفتار و کردار کی بنیادیں ١١

شخصیت: شخصیت کے تشکیل پانے کے عوامل ١، ٧

طبعی اسباب: ٥

علت اور معلول: ٥

قانون سازي: ١٣

کفر: ١٢

معارف: معارف کا نظام ١٣، ١٤

نظریہ کائنات: ٥

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلاَّ اللّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُوْلُوا الأَلْبَابِ (٧)

اس نے آپ پر وہ کتاب نازل کی ہے جس میں سے کچھ آیتیں محکم اور واضح ہیں جو اصل کتاب ہیں اور کچھ متشابہ ہیں _ اب جن کے دلوں میں کجی ہے وہ انھیں متشابہات کے پیچھے لگ جاتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور من مانی تاویلیں کریں حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف خدا کو ہے اور انھیں جو علم میں رسوخ رکھنے والے ہیں _ جن کا کہنا یہ ہے کہ ہم اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب کی سب محکم و متشابہ ہمارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے اور یہ بات سوائے صاحبان عقل کے کوئي نہیں سمجھ سکتا ہے _

١_ پیغمبر اکرم (ص) پر کتاب (قرآن) نازل کرنے والا خدا تعالی ہے _

هو الذی انزل علیك الكتاب

٢_ پیغمبر اکرم(ص) پر قرآن کریم کا مکتوب صورت میں نازل ہونا_* هو الذی انزل علیك الكتاب

"الکتاب"کا قرآن مجیدپر بولا جانا یا تو اس لحاظ سے ہے کہ قرآن کریم لکھا ہوا پیغمبر(ص) اسلام پر نازل ہوا یا قرآن اسی زمانے میں کتاب کی صورت میں آجاتا تھا مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بنیاد پر ہے_

٣_ "الکتاب" قرآن کریم کے ناموں میں سے ایک نام ہے_* هو الذی انزل علیك الكتاب

٤_ نزول کے زمانے میں قرآن کا لکھا جانا_* هو الذی انزل علیك الكتاب

٥_ قرآن کریم میں محکم اور متشابہ آیات پائي جاتی ہیں_ منه آیات محكمات ... و اخر متشابهات

٦_ آیات محکمات قرآن مجید کی اصل و اساس ہیں_ منه آیات محكمات هن ام الكتاب

ہر چیز کی اصل و اساس کو"ام"کہا جاتا ہے_ (مفردات راغب)

٧_ متشابہ آیات کی تفسیر اور انہیں سمجھنے کا سر چشمہ محکم آیات ہیں_ منه آیات محكمات هن ام الكتاب و اخر متشابهات "ام"عربی زبان میں ہر اس شئے کو کہا جاتاہے جس کی طرف کسی دوسری شئے کی بازگشت ہو(روح المعانی ج / ٣ ص ٧٠)

٨_ متشابہ آیتوں کو محکم آیات کی طرف لوٹائے بغیر ان سے استفادہ اور مطالب نکالنا جائز نہیں ہے_
فامّا الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه

٩_ حق کو باطل کیلئے دستاویزاور سند قرار دینے کا امکان_ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة

١٠_ قرآن کریم کی محکم آیتیں ایک دوسرے سے مربوط اور منسجم ہیں_* منه ایات محكمات هن ام الكتاب

"ام"جو کہ مفرد ہے اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ

قرآن کریم کی تمام محکم آیات باہمی ارتباط و انسجام رکھتی ہیں_

١١_ منحرف (کج فکر) لوگ فتنہ و فساد پیدا کرنے کی خاطر متشابہ آیتوں کے در پے رہتے ہیں_فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة

١٢_ منحرف دل فتنہ و فساد کا سرچشمہ ہیں_فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة

١٣_ منحرف لوگ فتنہ و فساد پیدا کرنے کیلئے قرآن کریم سے سوء استفادہ کرتے ہیں_فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة

١٤_ فکر اور معاشرے کی حرکت کا صحیح و سالم ہونا دلوں کے صحیح و سالم ہونے پر منحصر ہے_فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویله

١٥_ فتنہ خواہی اور قرآن مجید کی غلط تاویل کرنا جائز نہیں ہے_فاما الذین فی قلوبهم زیغ ... ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویله

١٦_ منحرف لوگ محکمات کی تاویل کرنے کی خاطر متشابہات سے تمسک کرتے ہیں_فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویله یہ اس صورت میں ہے کہ"تاویلہ"کی ضمیر"ام الکتاب"کی طرف لوٹے کہ جس سے مراد محکم آیات ہیں_

١٧_ قلب و فکر کا سالم و معتدل ہونا قرآن کریم کے صحیح سمجھنے کا پیش خیمہ ہے_فاما الذین فی قلوبهم زیغ ... و ابتغاء تاویله دل کا انحراف قرآن کی نا صحیح تاویل کا موجب ہے لہذا دل کا سالم ہونا قرآنی آیات کے صحیح سمجھنے کا موجب ہوگا_

١٨_ قرآنی آیات تاویل رکھتی ہیں_و ما یعلم تاویله الا الله اس نکتے میں "تاویلہ"کی ضمیر قرآن کی طرف لوٹائی گئی ہے_

۱۹_ منحرف وکج فکر لوگ قرآن کریم کی تاویلات کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے_فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ و ابتغاء تاویلہ و ما یعلم تاویلہ الا اللہ مذکورہ بالا معنی میں "تاویلہ" کی ضمیر قرآن کریم کی طرف لوٹائی گئی ہے_

۲۰_ قرآن مجید کے محکم اور متشابہ کی پہچان کے بغیر اس سے صحیح استفادہ اور اسے سمجھنا ناممکن ہے_

ھن ام الکتاب ... فاما الذین فی قلوبھم زیغ متشابہ آیات کا سمجھنا انہیں محکم آیتوں کی طرف لوٹانے پر موقوف ہے کیونکہ محکم آیات "ام" اور "مرجع" ہیں لہذا قرآن کو سمجھنے کیلئے پہلے محکم اور متشابہ آیات کی تشخیص ضروری ہے_

۲۱_ قرآن کریم کی تاویل خداوند متعال اورراسخون فی العلم (باریک بین اور گہرا علم رکھنے والے علماء) کے ساتھ مختص ہے_و ما یعلم تاویلہ الا اللہ و الراسخون فی العلم

یہ اس صورت میں ہے کہ "الراسخون"، عطف ہو "اللہ" پر_ اس مذکورہ بالا مطلب کی تائید امام محمد باقر(ع) کی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ جس میں آپ (ص) آیت "و ما یعلم تاویلہ ..." کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی تاویل القرآن کلہ الا اللہ و الراسخون فی العلم پورے قرآن کی تاویل فقط اللہ تعالی اور علم میں راسخ لوگ جانتے ہیں_(۱)

۲۲_ قرآن کریم ایسی تاویلوں (معارف) پر مشتمل ہے جو کسی کیلئے منکشف نہیں ہیں اور ان کا علم صرف خدا تعالی کی ذات کو ہے_و ما یعلم تاویلہ الا اللہ

۲۳_ علم میں راسخ ہونا پورے قرآن مجید پر کامل ایمان کا پیش خیمہ ہے_و الراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا

۲٤_ علم میں راسخ لوگ (گہرا علم رکھنے والے علماء) محکم اور متشابہ آیتوں کو خدا تعالی کی طرف سے سمجھتے ہوئے ان پر ایمان رکھتے ہیں_

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۱٦٤، ح ٦_ تفسیر برہان، ج ۱ ص ۲۷۱، ح ۱۳_

و الراسخون فى العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا

۲۵_ *علم میں رسوخ (پختگي) کی قدر و قیمت اور اہمیت*_ و الراسخون فى العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا

۲٦_ *جو کچھ خدا وند متعال کی طرف سے ہے اس پر ایمان ضروری ہے*_ يقولون امنا به كل من عند ربنا

۲۷_ *علم میں راسخ لوگ بہت بلند مقام و مرتبہ رکھتے ہیں*_ و الراسخون فى العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا

۲۸_ *قرآن مجید کی متشابہ اور محکم آیات پر ایمان کا اظہار کرنا راسخون فی العلم کا شیوہ ہے*_

و الراسخون فى العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا *"یقولون ..." بتلاتا ہے کہ راسخون فی العلم اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں*_

۲۹_ *انسان کی تربیت میں محکم و متشابہ آیات میں سے ہر ایک کارآمد ہے*_ كل من عند ربنا

*محکم اور متشابہ آیات میں سے ہر ایک نے خدا تعالی کے مقام ربوبیت (من عند ربنا) سے نشات پائي ہے پس ہر دو قسم کی آیات تربیت کیلئے ہیں*_

۳۰_ *کج فکری اور دل کا باطل کی طرف میلان علم میں رسوخ (پختگي) سے مانع ہے*_ * فاما الذين فى قلوبهم زيغ ... و الراسخون فى العلم *یہ نکتہ ان دو گروہوں (کج فکروں اور راسخون فی العلم) کے درمیان مقابلے سے سمجھا گیا ہے*_

۳۱_ *قرآن کریم میں ایسے معارف موجود ہیں جن کا سمجھنا صرف ایک مخصوص طبقے کیلئے میسر ہے*_

و ما يعلم تاويله الا الله و الراسخون فى العلم

۳۲_ *علم میں رسوخ خداوند متعال اور اس کی آیات کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا پیش خیمہ ہے*_

و الراسخون فى العلم يقولون امنا به *جملہ "آمنا ..." اور آیت کا انداز ان کے سر*

تسلیم خم کرنے پر دلالت کرتا ہے_

۳۳_ صاحبان عقل و خرد کے علاوہ کسی میں محکم و متشابہ آیات کی خصوصیات کے ادراک کی قدرت و صلاحیت نہیں پائي جاتي_ و ما یذکر الا اولوا الالباب ظاہر یہ ہے کہ "وما یذکر" کا متعلق وہی مطالب ہیں جو اس آیت میں بیان ہوئے ہیں

۳٤_ قرآن کریم کے حقائق اور اس کی خصوصیات کے ادراک کیلئے عقلمندی شرط ہے_و ما یذکر الا اولوا الالباب

۳۵_ راسخون فی العلم، خرد مند و عقلمند ہیں_و الراسخون فی العلم ... و ما یذکر الا اولوا الالباب

اگر حق کے سامنے سر جھکانا راسخین کا خاصہ ہے اور حق کے سامنے سر جھکانے کے لازمی ہونے کا ادراک صرف عقلمندوں کو ہوسکتاہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ دو عنوان ایک ہی گروہ میں منحصر ہیں یعنی راسخین ہی عقلمند لوگ ہیں_

۳٦_ منسوخ آیتیں متشابہ کا مصداق ہیں اور انکی ناسخ محکم آیتیں ہیں_منه آیات محکمات ... و اخر متشابهات

امام محمد باقر(ع) فرماتے ہیں: ...فالمنسوخات من المتشابهات والمحکمات من الناسخات منسوخ آیات متشابہات میں سے ہیں اور ناسخ محکمات میں سے ہیں (۱)

۳۷_ ائمہ معصومین(ع) راسخین فی العلم کا واضح ترین مصداق ہیں اور قرآن کریم کی تاویل کے عالم ہیں_

و ما یعلم تاویله الا الله و الراسخون فی العلم امام صادق(ع) نے فرمایا: نحن الراسخون فی العلم و نحن نعلم تاویله (۲) ہم ہی علم میں راسخ اور تاویل کے عالم ہیں

۳۸_ کج فکر لوگوں کا متشابہ آیتوں کے ساتھ تمسک کرنے سے مقصد کفر کو وسعت دینا ہے_فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة امام صادق(ع) فرماتے ہیں یہاں فتنہ سے مراد کفر ہے_ المراد بالفتنة ہا ہنا الکفر (۳)

---

۱) کافی ج ۲ ص ۲۸، ح ۱_ نور الثقلین/ ج ۱، ص ۳۱۳، ح ۱۹_

۲) کافی ج ۱ ص ۲۱۳ ح ۱ نور الثقلین ج ۱ ص ۳۱٦ ح ۳٤_

۳) مجمع البیان ج ۲ ص ۷۰۰ نور الثقلین ج ۱ ص ۳۱۳ ح ۱۷_

۳۹_ پیغمبر اکرم(ص) راسخون فی العلم میں سب سے افضل ہیں_و الراسخون فی العلم

امام محمد باقر(ع) اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: "رسول الله (ص) افضل الراسخین "پیغمبر(ص) راسخین فی العلم میں سے سب سے افضل ہیں (۱)

۴۰_ محکم آیتوں پر ایمان کے ساتھ ساتھ عمل ضروری ہے جبکہ متشابہ آیتوں پر صرف ایمان ہونا چاہیئے اور انہیں عمل کیلئے معیار نہ بنایا جائے_منه آیات محکمات و اخر متشابهات امام صادق(ع) فرماتے ہیں: ان القرآن فیه محکم و متشابه فاما المحکم فنؤمن به و نعمل به و ندین و اما المتشابه فنؤمن به ولا نعمل به و هو قول الله تبارك و تعالی " فاما الذین فی قلوبهم ..." قرآن میں محکم بھی ہے اور متشابہ بھي_ محکم پر تو ہم ایمان بھی رکھتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں لیکن متشابہ پر ہم ایمان رکھتے ہیں عمل نہیں کرتے یہی مراد ہے خدا کے اس فرمان سے "فاما الذین فی قلوبهم ... " (۲)

۴۱_ قرآن کریم کے باطن کا علم قرآن مجید کی تاویل کا علم ہے_و ما یعلم تاویله الا الله جب امام محمد باقر(ع) سے اس حدیث "ما من القرآن آیة الا ولها ظهر و بطن" قرآن کی ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن" کے معنی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ(ع) نے فرمایا: "ظهره تنزیله و بطنه تاویله ..." اس کا ظاہر تنزیل اور باطن تاویل ہے_(۳)

۴۲_ جن آیات سے، انبیاء (ع) سے گناہ صادر ہونے کا وہم و گمان ہوتا ہے وہ متشابہات میں سے ہیں اور ان کی تاویل صرف خدا تعالی اور راسخون فی العلم جانتے ہیں_و اخر متشابهات ... و ما یعلم تاویله

امام رضا (ع) فرماتے ہیں: ... اتق الله و لاتنسب الی انبیائ(ع) الله الفواحش و تتأوّل کتاب الله برأیك، فان الله

---

۱) بصائر الدرجات صفار ص ۲۰۳ ح ۴ ب ۱۰ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۶۴ ح ۶_

۲) بصائر الدرجات صفار ص ۲۰۳ ح ۳ ب ۱۰ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۶۲ ح ۴_

۳) بصائر الدرجات صفار ص ۱۹۶ ح ۷ ب ۷ بحار الانوار ج ۹۲ ص ۹۷ ح ۶۴_

عزوجل قد قال:"وما يعلم تاويله الا الله و الراسخون فی العلم..."(۱) خدا سے ڈرو اور انبیاء (ع) کی طرف گناہوں کی نسبت نہ دو اور اپنی رائے کے مطابق قرآن کی تاویل نہ کرو کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے اسکی تاویل کا علم صرف خدا اور راسخین فی العلم کو ہے_

٤٣_ قرآن کریم کے متشابہات کی اگر ایسے لوگ تاویل کریں جو علم میں راسخ نہیں ہیں تو یہ تاویل بالرائے ہے_

و ما یعلم تاویله الا الله و الراسخون فی العلم امام رضا(ع) فرماتے ہیں: لاتتاول كتاب الله برايك فان الله عزوجل قد قال "ومايعلم تاويله الاالله والراسخون في العلم اپنی رائے کے مطابق قرآن کی تاویل مت کرو کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے" اس کی تاویل کا علم صرف خدا اور راسخین فی العلم کو ہے"(۲)

٤٤_ قرآن کریم کی متشابہ آیتوں میں بحث و مجادلہ سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہئے جو متشابہ آیتوں میں مجادلہ کرتے ہیں_ هو الذی انزل علیك ... فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه

آیت"هو الذی انزل علیك ..."کے بارے میں پیغمبر اسلام(ص) فرماتے ہیں: "اذا رأيتم الذين يتبعون ما تشابه منه و الذين يجادلون فيه فهم الذين عنى الله فلا تجالسوهم" جب ایسے لوگوں کو دیکھو جو

۱،۲) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ۱۹۲ ح ۱ ب ١٤ بحار الانوار ج ۱۱ ص ۷۲ ح ۱ _

متشابہات کے پیچھے ہیں اور ان میں مجادلہ کرتے ہیں تو انکی ہمنشینی چھوڑدو (۱)

٤٥_ اسلامی حکمران کے خلاف خروج کرنے والے ایسے کج فکرہیں جو آیات متشابہ کی پیروی کرتے ہیں _

فاما الذین فی قلوبهم زیغ آنحضرت(ص) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا" هم الخوارج" (۲)

٤٦_ اپنی قسم پوری کرنے والے، بات میں سچے، ثبات قلب کے مالک، شکم اور شہوت کے معاملے میں عفیف و پاکدامن لوگ راسخون فی العلم میں سے ہیں_ و الراسخون فی العلم رسول گرامی اسلام (ص) سے جب راسخون فی العلم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آنحضرت(ص) نے فرمایا; من برت یمینہ و صدق لسانہ و استقام قلبہ و من عفّ بطنہ و فرجہ فذلک من الراسخین فی العلم جسکی قسم سچی ہو اور زبان سچ بولے دل ثابت قدم ہو اپنے شکم و شرم گاہ کے سلسلہ میں پاکدامن ہو وہ راسخون فی العلم میں سے ہے (۳)

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) - کا مقام و مرتبہ ۳۹

ائمہ(ع) : ان کے فضائل ۳۷

احکام: ۱۵

انبیاء (ع) : انکی عصمت ٤۳

ایمان: ایمان کا پیش خیمہ ۲۳; ایمان کا متعلق ۲۳، ۲۸، ٤۰

تربیت: تربیت میں مؤثر عوامل ۲۹

ترقی و رشد: ترقی کے موانع ۳۰

۱،۲) الدرالمنثورج ۲ص ١٤٨_

۳) الدرالمنثورج ۲ص ۱۵۱_

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ۲۲

دین: دین سے سوء استفادہ ۹، ۱۱، ۳۸ راسخین فی العلم: ۲۱، ۲٤، ۲۷، ۲۸، ۳۵، ۳۹، ۳۷، ٤۲، ٤٦

روایت: ۳٦، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ٤۱، ٤۰، ٤۳، ٤۲، ٤٤، ٤٦، ٤٥

سچائي: ٤٦ سر تسلیم خم کرنا: سر تسلیم خم کرنے کا پیش خیمہ ۳۲

صاحبان عقل:۳۳، ۳۵

عفت : عفت کے عوامل ٤٦

علم : علم کی قدر و قیمت ۲۵ ، علم کے موانع ۳۰ علم میں رسوخ: ۲۳، ۲۵، ۳۰، ۳۲

غور وفکر: غور و فکر کی قدر و قیمت: ۳۳، ۳٤

فساد: فساد کا پیش خیمہ : ۱۱، ۱۲، ۱۳

قرآن کریم: ۵، ٦ قرآن اور پیغمبر اسلام(ص) ۱، ۲;قرآن کریم سے سوء استفادہ ۱۳ ; قرآن کریم کا لکھنا ٤; قرآن کریم کا نزول ۱، ۲ قرآن کریم کو سمجھنا ۱۷ ، ۲۰، ۳۳ ;قرآن کریم کی آیات ۱۰ ; قرآن کی تاریخ ٤; قرآن کریم کی تاویل ۱۵، ۱٦، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۳۱، ٤۱، ۳۷، ٤۲، ٤۳، قرآن کریم کی تفسیر ۷، ۸، ۱۵، ۲۰، ۳۳، ۳۱، ۳٤، ٤۱; قرآن کریم کی تفسیر بالرائے ٤۳; قرآن کریم کے اسماء ۲، ۳; قرآن کریم کے متشابہات ۵، ٦، ۷، ۸، ۱۰، ۱٦، ۲۰، ۲۸، ۲٤، ۲۹، ۳۳، ۳٦، ۳۸، ٤۰، ٤۲، ٤۳، ٤٤، ٤٥

قسم: اس کو پورا کرنا ٤٦

قلب: قلب اور فساد ١٢; قلب سلیم ١٤، ١٧ ;قلب کا اعتدال ١٧

کفر: کفر کے عوامل٣٨

گمراہ لوگ: ١٦، ١٩، ٤٥ انکے اہداف ٣٨

گمراہي: گمراہی کے اثرات ١١، ١٢، ١٦، ١٩

مجادلہ: ممنوع مجادلہ ، ٤٤

معاشرہ: معاشرے کی ترقی کے عوامل ١٤

میلان: باطل کی طرف میلان ٣٠

ناسخ و منسوخ: ٣٦

رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ (٨)

ان کا کہنا ہے کہ پروردگا رجب تو نے ہمیں ہدایت دے دی ہے تو اب ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا ہونے پائے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما کہ تو بہترین عطا کرنے والا ہے_

١_ علم میں راسخین ،خداوند متعال سے فکری انحراف سے بچنے اور راہ ہدایت سے نہ ہٹنے کی دعا کرتے ہیں_

والراسخون فى العلم يقولون ... ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا

٢_ علم میں پختہ علماء خداوند متعال سے اس کی خاص رحمت کے طلبگار ہیں_والراسخون فى العلم يقولون ... ربّنا ... وهب لنا من لدنك رحمة

٣_ہدایت کے بعد انحراف و گمراہی کا خطرہ سب کیلئے ہے (حتی کہ راسخین فی العلم کیلئے بھي)_
والراسخون فى العلم ... ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا

٤_ راہ ہدایت پر استوار و ثابت قدم رہنے کیلئے انسان کو خدا تعالی کی مدد کی ضرورت ہے_ ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا

٥_ پورے قرآن مجید (محکمات اور متشابہات) پر ایمان، خدا تعالی کی ہدایت کا نتیجہ ہے_ والراسخون فى العلم يقولون امنّا به كل من عند ربنا ... ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا "آمنا به کل من عند ربنا" کے بعد جملہ "هديتنا" ان کے پورے قرآن پر ایمان کی تفسیر ہوسکتا ہے_

٦_ علم میں راسخ ہونا خداوند متعال کی ہدایت تک پہنچنے کا پیش خیمہ_ والراسخون فى العلم يقولون ... ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا

٧_ راسخون فی العلم علماء کا ہمیشہ راہ ہدایت سے منحرف ہونے کے خطرے کے بارے میں فکرمند رہنا_
والراسخون فى العلم يقولون ...ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذهديتنا

٨_ راسخون فی العلم علمائ; خداوند عالم کی ربوبیت اور اس کی طرف سے فیض ہدایت و رحمت کا یقین رکھتے ہیں_
والراسخون فى العلم يقولون ... ربّنا لاتزغ قلوبنا ... من لدنك رحمة

٩_ پختہ علم والے، گمراہی میں بتلا ہونے سے خائف اور خدا تعالی کی رحمت اور اس کی طرف سے ہدایت کی حفاظت کے امیدوار ہیں_ والراسخون فى العلم يقولون ... ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا و هب لنا من لدنك رحمة

١٠_ "قلب" قرآن حکیم کی اصطلاح میں ہدایت اور گمراہی کا مقام ہے_ فامّا الذين فى قلوبهم زيغ ... رّبنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا

١١_ خداوند متعال کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ بندوں پر رحمت کرے، انہیں ہدایت کرے اور گمراہی سے بچائے_
ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا

۱۲_ انسان کی ہدایت و گمراہی خدا تعالی کی مشیت سے وابستہ ہے_ ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا مذکورہ بالا آیت میں انسان کی ہدایت اوردل کی گمراہی کو خداوند عالم کی طرف نسبت دی گئي ہے پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دل کا انحراف اور انسان کی ہدایت خدا تعالی کی مشیت سے ہے_

۱۳_ ہدایت کا دائمی رہنا دعا اور خداوند عالم سے مدد طلب کرنے کے ذریعے ہوسکتا ہے_ ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا

۱٤_ خدا تعالی کی ہدایت جیسی نعمت کے حصول کی حالت میں اس پر باقی رہنے کی دعا کرنا راسخین فی العلم کا شیوہ و طریقہ ہے_ والراسخون فى العلم ... ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا

۱٥_ ہدایت کا دائمی رہنا خداوند متعال کی خاص رحمت ہے_ * ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنك رحمة یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ "وھب لنا ..."جملہ "لاتزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا" کی تفسیر ہو_

۱٦_ صرف خداوندعالم وھّاب (بغیر معاوضہ کے دینے والا) ہے_ انک انت الوھاب

حصر، ضمیر فصل (انت) سے سمجھا گیا ہے اور "ھبۃ" کے معنی بغیر معاوضے کے دینا ہے_ (مفردات راغب)_

۱۷_ خداوند عالم کے علاوہ ہر کسی کا عطا کرنا کسی توقع اور معاوضے کی خاطر ہے_ انك انت الوهاب

مذکورہ بالا نکتہ حصر کے مفہوم سے سمجھا گیا ہے_

۱۸_ پختہ علم والے علماء خداوند عالم اس کی رحمت کے خواست گار ہیں جو کہ ہدایت اور اس کی بقا سے بالاتر ہے_

ربنا لا تزغ قلوبنا ... وهب لنا من لدنك رحمة یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ "وھب لنا" سابقہ جملہ کی تفسیر نہ ہو اور چونکہ ہدایت کی نعمت کے بعد اس کی درخواست کی گئي ہے اس سے اس کی برتری اور فضلیت کا پتہ چلتا ہے_

اسماء و صفات: وہاب ۱٦، ۱۷

امیدوار ہونا: ۹

انسان: انسان کی معنوی ضروریات ٤

ایمان: ایمان کا متعلق ٥

تربیت: تربیت کا نظام ٩

خدا تعالی: خدا تعالی سے مدد مانگنا ١٣; خدا تعالی کی امداد ٤; خدا تعالی کی ربوبیت ٨، ١١; خدا تعالی کی رحمت ٢، ٨، ٩، ١١، ١٥، ١٨، خدا تعالی کی مشیت ١٢; خدا تعالی کی ہدایت ٣، ٥، ٦، ٧، ٨، ١٥ خوف: ٧، ٩

دعا: دعا کے آداب ١٤; دعا کے اثرات و نتائج ١٣

دل: ١٠ علم میں راسخین: ٣، ٧، ٨، ٩، ١٤ ان کی دعا ١، ٢، ١٨ علم میں رسوخ: ٦

قرآن کریم: ٥ قرآن کریم کے متشابہات ٥

گمراہي: ١٠ گمراہی کا خطرہ ٣; گمراہی کے عوامل ١٢

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ١، ٦; ہدایت کی اہمیت ٤; ہدایت کے عوامل ١١، ١٢، ١٣

ربّنا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لاَّ رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ (٩)

خدایا تو تمام انسانوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئي شک نہیں ہے _ اوراللہ کا وعدہ غلط نہیں ہوتا _

١_ راسخ علم والوں کا یقین کہ قیامت خداوند عالم کے وعدہ کی بنیاد پر واقع ہوگي_

والراسخون فى العلم ... ربنا انك جامع الناس ليوم لاريب فيه ان الله لايخلف الميعاد

٢_ خدا کی رحمت اورہدایت سے محرومیت آخرت کی

مشکلات میں پھنسنے کا موجب ہے_ ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب ... رحمة ... ربّنا انك جامع الناس جملہ "ربنا انک جامع الناس"جو کہ قیامت کا اقرار ہے اس درخواست کی علت کے طور پر ہے جو ما قبل کی آیت میں ہے_

۳_ قیامت کا اعتقاد انسان میں خدا تعالی کی رحمت و ہدایت کی احتیاج کا احساس پیدا کرتا ہے_ ربّنا لاتزغ قلوبنا ...ربّنا انك جامع الناس یہ اس صورت میں ہے کہ "ربنا انک جامع الناس"خدا تعالی کی ہدایت کے دوام اور رحمت کے طلب کی علت ہو_

٤_ خداوند عالم تمام لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا_ ربّنا انّك جامع الناس ليوم لاريب فيه

یہ اس صورت میں ہے کہ "لیوم"،"فی یوم"کے معنی میں ہو_

٥_ انسانوں کو دنیا میں پیدا کرنے کا مقصد انہیں قیامت میں حاضر کرنا اور اعمال کی جزا دینا ہے_ *

ربّنا انّك جامع الناس ليوم لاريب فيه یہ اس صورت میں ہے کہ "لیوم"کی لام غایت کیلئے ہو نہ "في"کے معنی میں_

٦_ قیامت ناقابل تردید دن ہے_ ربّنا انّك جامع الناس ليوم لاريب فيه

٧_ قیامت سب کے منزل یقین پر پہنچنے اور شک و تردید کے اٹھ جانے کا دن_

ليوم لاريب فيه جملہ "لاریب فیہ"کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ اس دن کسی قسم کا شک نہیں پایا جائے گا اور وہ یقین کا دن ہے نہ کہ مراد یہ ہے کہ اس دن کے واقع ہونے کے بارے میں کوئی شک و شبہہ نہیں جیسا کہ اس سے پہلے والے نکتے میں بیان ہوچکا ہے_

٨_ قیامت یوم الجمع ہے_ انك جامع الناس ليوم یہ اس صورت میں ہے کہ "جامع الناس لیوم"سے مراد "فی یوم" ہو_

٩_ قیامت کا واقع ہونا خداوند عالم کی ربوبیت کا جلوہ ہے_ ربّنا انّك جامع الناس ليوم لاريب فيه

١٠_ خدا تعالی وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا_ ان الله لايخلف الميعاد

آخرت: آخرت پر ایمان کے اثرات ۳

انسان: انسان کی معنوی ضروریات ۳

ایمان: ایمان کا متعلق ۱، ۳

ترغیب: ترغیب دلانے کے عوامل ۳

خدا تعالی: خدا تعالی کی ربوبیت ۹;خدا تعالی کی رحمت ۲، ۳; خدا تعالی کی ہدایت ۲، ۳ خدا تعالی کے وعدے ۱، ۱۰

دنیا: دنیا کا رابطہ آخرت کے ساتھ ۵

عذاب: عذاب کے اسباب ۲

علم میں راسخین: ۱

عمل: عمل کی سزا ۵

قیامت: ۱، ۳ قیامت کا برپا ہونا ۹; قیامت کا یقینی ہونا ٦; قیامت کی خصوصیت ۷; قیامت کے نام ٤; قیامت میں حقیقتوں کا ظاہر ہونا ۷; قیامت میں جمع ہونا ٤

یوم الجمع: ٤، ۸

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلاَ أَوْلاَدُهُم مِّنَ اللّهِ شَيْئًا وَأُولَـئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ (۱۰)

جو لوگ کافر ہوگئے ہیں ان کے اموال و اولاد کچھ بھی کام آنے والے نہیں ہیں اور وہ جہنّم کا ایندھن بننے والے ہیں

۱_ کفار خداوند متعال کی رحمت پر بھروسہ کرنے کے بجائے اپنے مال اور اولاد پر بھروسہ کرتے ہیں_

ربّنا ... هب لنا من لدنك رحمة ... انّ الذين كفروا لن تغنى عنهم اموالهم و لااولادهم

٢_ کفار بے نیازی کو مال اور اولاد میں تلاش کرتے ہیں جبکہ اسے کبھی نہیں پا سکیں گے_

انّ الذین کفروا لن تغنی عنهم اموالهم ولااولادهم من الله شیئا

٣_ خداوند متعال کے غیر پر بھروسہ کبھی بھی انسان کی معنوی و حقیقی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا_

لن تغنی عنهم اموالهم ولااولادهم من الله شیئا

٤_ مال اور اولاد خداوند عالم کی طرف تمایل سے روکنے والے بت ہیں_

لن تغنی عنهم اموالهم ولااولادهم من الله شیئا

٥_ مال اور اولاد انسان کو ہرگز خداوند متعال سے بے نیاز نہیں کرسکتے_

لن تغنی عنهم اموالهم ولااولادهم من الله شیئا

٦_ کفار ایسے معنوی خلا کا شکار ہیں جو کبھی بھی پر نہیں ہوسکتا_ لن تغنی عنهم اموالهم ولااولادهم من الله شیئا

آیت ان لوگوں کے خیالات کو رد کر رہی ہے جو مال اور اولاد کو خدا اور روحانیت و معنویت سے بے نیازی کا سبب سمجھتے ہیں_

٧_ انسان ہر حالت میں خدا تعالی کا محتاج ہے_ لن تغنی عنهم اموالهم ولااولادهم من الله

٨_ صرف کافر جہنم کا ایندھن ہیں_ اولئك هم وقود النار حصر ضمیر فصل "هم" سے سمجھا گیا ہے اور "وقود" اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے آگ شعلہ ور ہوتی ہے_

٩_ خدا تعالی کا کافروں کو ان کے بُرے انجام کے بارے میں انتباہ_ انّ الذین کفروا ... و اولئك هم وقود النار

١٠_ جہنم کی آگ کافروں کے اندر سے شعلہ ور ہے_ اولئك هم وقودالنار وقود کے لغوی معنی "هو الحطب المجعول للوقود" (جلانے کیلئے تیار کیا جانے والا ایندھن) کے پیش نظر مذکورہ بالا استفادہ کیا گیا ہے_

١١_ کافروں کو ان کا مال اور اولاد ہرگز خدا تعالی کے عذاب اور جہنم کی آگ سے نہیں بچا سکیں گے_

لن تغنى عنهم اموالهم ولااولادهم من الله شيئا

"اولئک هم وقود النار" کے قرینہ کے پیش نظر "من اللہ" کے معنی خدا تعالى کے عذاب سے بچانے کے ہیں نہ خود خداوند متعال سے۔

انسان: انسان کی معنوی ضروریات ۳، ٤، ٥، ٦، ٧

اولاد: اولاد پر انحصار ۱، ۲; اولاد کی قدر و قیمت ٥; اولاد کی محبت ٤

ایمان: ایمان کے موانع ٤

جہنم: جہنم کا ایندھن ۹; جہنم کی آگ ۱۰

خدا تعالى: خدا کی رحمت ۱; خدا کی دھمکیاں ٥

دنیا پرستي: دنیا پرستی کے اثرات ٤

شرک: شرک افعالی ۳

عذاب: اہل عذاب ۹، ۱۰، ۱۱

کفار: ۸، ۹، ۱۰ کفار کا انجام ۹; کفار کا مال ۱۱; کفار کی اولاد ۱۱; کفار کی دنیا پرستی ۱، ۲; کفار کے عقائد ۲

کفر: کفر کی سزا ۹، ۱۰; کفر کے اثرات ۱۰

مال: مال پر انحصار ۱، ۲; مال سے محبت ٤; مال کی قدر و قیمت ٥

نفسیاتی اضطراب: ٦

ہدایت: ہدایت کے موانع ٤

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَاللّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ (١١)

جو حالت فرعون والوں كى اور ان سے پہلے والوں كى ہوئي كہ انھوں نے ہمارى آيات كى تكذيب كى تو اللہ نے ان كے گناہوں كے سبب ان كى گرفت كرلى اور اللہ سخت عذاب دينے والا ہے _

١_ مال اور اولاد پر بھروسہ كرنا اور خدا سے بے نيازى و استغنا كا احساس كرنا فرعونيوں اور ان كے اسلاف كا شيوہ ہے_لن تغني عنهم ... كدأب آل فرعون والذين من قبلهم

٢_ فرعون كے پيروكار، ان كفار كا واضح نمونہ ہيں جنہيں ان كے مادى اور انسانى وسائل عذاب سے چھٹكارا نہ دلا سكے اور خدا تعالى سے انہيں بے نياز نہ كرسكے_ انّ الذين كفروا ... كدأب آل فرعون

٣_ فرعون كے پيروكار اور ان كے پيش روجنہوں نے آيات خدا كو جھٹلايا تھا، جہنم كا ايندھن ہيں _

اولئك هم وقود النار_ كدأب آل فرعون والذين من قبلهم كذبوا بآياتنا "كداب آل" يہ يا بعثت پيغمبر(ص) كے زمانے كے كافروں كو فرعونيوں اور ان سے پہلے والوں كے ساتھ تشبيہ دينے كيلئے ہے يا ان كفار كے لئے نمونہ و مثال ہے جو اپنے آپ كو خدا تعالى سے بے نياز سمجھتے تھے اور جہنم كا ايندھن بن گئے_

٤_ فرعون كے پيروكار اور ان كے پيشرو خدا تعالى كى آيات كو جھٹلانے والے ہيں _ كدأب آل فرعون والذين من قبلهم كذبوا بآياتنا

٥_كفار اور الہى آيات كو جھٹلانے والوں كو سزا دينا خدا تعالى كى سنتوں ميں سے ہيں _
كدأب آل فرعون والذين من قبلهم كذبوا

بآياتنا فأخذهم الله بذنوبهم

خدا تعالی نے تمام کافروں کو ہر دور میں عذاب کی دھمکی دی ہے_ اس سے کافروں کے بارے میں خدا وند متعال کی اس سنت کا عمومی ہونا سمجھا جاسکتا ہے_

٦_ خدا تعالی کی آیات کو جھٹلانا بہت بڑا گناہ ہے_ کذبوا بآياتنا فأخذهم الله بذنوبهم والله شديد العقاب

عذاب کی شدت سے گناہ کے بڑے ہونے کا پتہ چلتا ہے_

٧_ خدا تعالی کے عذاب میں مبتلا ہونا گناہوں کا نتیجہ ہے_ فأخذهم الله بذنوبهم یہ اس صورت میں ہے کہ "بذنوبہم" میں "بائ" سببیہ ہو_

٨_ فرعون کے پیروکار اور ان کے پیشرو جو خدا کی آیات کے جھٹلانے والے تھے خداوند متعال کے سخت عذاب میں مبتلا ہوئے_ کذبوا بآياتنا فأخذهم الله بذنوبهم والله شديد العقاب

٩_ فرعونیوں کی سرگذشت پوری تاریخ والوں کیلئے عبرت ہے_ انّ الذين كفروا ... كدأب آل فرعون ... فأخذهم الله فرعونیوں کا ذکر بعنوان مثال دلالت کرتا ہے کہ وہ مستقبل میں آنے والے انسانوں کیلئے نمونہ عبرت ہیں_

١٠_ الہی آیات کا مقابلہ اور ان کا جھٹلایا جانا پوری تاریخ میں رہا ہے_ كدأب آل فرعون والذين من قبلهم كذبوا بآياتنا

١١_ کفار کے عذاب کا سبب و وسیلہ خود ان کے اپنے گناہ ہیں_ فأخذهم الله بذنوبهم یہ اس صورت میں ہے کہ "بذنوبہم" میں "بائ" استعانت کیلئے ہو_

١٢_ فرعون اور اسکے پیروکار آیات الہی کے جھٹلانے کے علاوہ دوسرے گناہوں کے بھی مرتکب ہوتے تھے_ *

كذبوا بآياتنا فأخذهم الله بذنوبهم "ذنوب" کو اسم ظاہر اور جمع کی صورت میں لانا مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_ ورنہ فرمانا چاہیئے تھا "فاخذهم الله بذنبهم" یا "فاخذهم الله به "_

۱۳_ خداوند عالم کا ارادہ تاریخ کے تحرک پر حاکم ہے_انّ الذین کفروا ... فأخذهم الله بذنوبهم خدا تعالی کی حکمرانی کو "فاخذہم اللہ "اور تاریخکو"آل فرعون والذین من قبلہم" سے لیاگیاہے جو کہ تاریخی تحرک کی نشاندہی کرتا ہے_

۱٤_تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے_ کدأب آل فرعون والذين من قبلهم

۱۵_ خدا تعالی کی سزا بہت سخت اور طاقت فرسا ہے_واللہ شدید العقاب

آل فرعون: ۲، ۳، ٤، ۸، ۱۲ ان کا انجام ۹; آل فرعون کی دنیا پرستی ۱

آیات الہی: آیات الہی کو جھٹلانا ۳، ٤، ۵، ٦، ۸، ۱۰، ۱۲

انسان: انسان کی معنوی ضروریات ۱، ۲

اولاد: اولادپر بھروسہ ۱

تاریخ: تاریخ پر حاکم سنتیں ۱۳; تاریخ سے عبرت ۹; تاریخ کا فلسفہ ۱٤; تاریخ کی حرکت ۱٤; تاریخ کے فائدے ، ۹

جہنم: جہنم کا ایندھن ۳

جھٹلانے والے: جھٹلانے والوں کی سزا ۵، ۸

خدا تعالی: خدا تعالی کا ارادہ ۱۳; خدا تعالی کا عذاب ۲، ۷، ۸، ۱۵; خدا تعالی کی حکمرانی ۱۳; خدا تعالی کی سنتیں ۵، ۱۳

عذاب: اہل عذاب ۳، ۸، ۱۱;عذاب کے اسباب ۳، ۵، ۷، ۸، ۱۱; عذاب کے مرتبے ۱۵

کفار: کفار کا انجام ۹;کفار کی دنیا پرستی ۲;کفار کی سزا ۵

گناہ: گناہ کبیرہ ٦;گناہ کی سزا ۷، ۱۱;گناہ کے اثرات ۱۱

گناہگار: ۱۲

مال: مال پر بھروسہ ۱

قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُواْ سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (۱۲)

پیغمبر آپ ان کافروں سے کہہ دیں کہ عنقریب تم بھی مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنّم کی طرف محشور ہو گے جو بدترین ٹھکانا ہے_

۱_ الٰہی سنتوں کا انکار کرنے والوں کو بالآخر شکست ہوگي_ قل للذين كفروا ستغلبون و تحشرون إلى جهنم

۲_ ایمان کی کفر پر فتح و ظفرمندی خدا تعالی کے وعدوں میں سے ہے_ قل للذين كفروا ستغلبون و تحشرون إلى جهنم

۳_ پیغمبر اسلام(ص) کو یہ اعلان کرنے کا حکم کہ بالآخر کافروں کو شکست ہوگی اور انہیں جہنم کی طرف بھیجا جائے گا_
قل للذين كفروا ستغلبون و تحشرون إلى جهنم

٤_ کفار، دنیا میں مؤمنوں سے مغلوب ہیں اور آخرت میں خدا کے قہر و غضب میں گرفتار_ *
قل للذين كفروا ستغلبون و تحشرون إلى جهنم

٥_ دشمن کی حوصلہ شکنی کیلئے کافروں کی عنقریب شکست کا اعلان کرنا قرآن کریم کی روشوں میں سے ہے_
قل للذين كفروا ستغلبون

٦_ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح و ظفرمندی کے بعد یہودیوں کو سخت شکست و ہزیمت کی دھمکي_
قل للذين كفروا ستغلبون اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ جب جنگ بدر کے بعد پیغمبر اکرم(ص) بنی قینقاع کی طرف لوٹ رہے تھے تو یہ آیت نازل ہوئي_

۷_ قرآن کریم کا زمانہ پیغمبر(ص) کے یہودیوں کی

عنقریب شکست کی غیبی خبر دینا_ قل للذین کفروا ستغلبون یہ اس صورت میں ہے کہ "للذین کفروا" سے مراد یہودی ہوں جیساکہ آیت کے شان نزول میں آیا ہے_

٨_ جہنم برا ٹھکانا ہے_ و تحشرون إلی جهنم و بئس المهاد

آخرت: ٤

آنحضرت(ص): آپ(ص) کی رسالت ٣

ایمان: ایمان کے اثرات ٢

تاریخ: صدر اسلام کی تاریخ ٦، ٧; فلسفہ تاریخ ، ١

تبلیغ: تبلیغ کے طریقے ٥

جہنم: ٨

حوصلہ شکني: ٥

خدا تعالی: خدا تعالی کی سنتیں ١; خدا تعالی کے وعدے ٢

عذاب: اہل عذاب ٣

غزوہ بدر: ٦

فتح: فتح کے عوامل ٢

قرآن کریم: اسکی پیشگوئي ٧

کفار: ٤ کفار آخرت میں ٤; کفار کی ذلت ٤; کفار کی شکست ١، ٣، ٤، ٥; مومنین اور کفار ٤

کفر: کفر کے اثرات ٢،٤

مقابلہ: مقابلے کی روش ٥

مؤمنین: ٤ مومنین اور کفار ٤

نفسیاتی جنگ: ٥، ٦

یہود: یہود کو دھمکی ٦; یہود کی شکست ٧

قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَأُخْرَى كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ وَاللّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لَّأُوْلِي الأَبْصَارِ (١٣)

تمھارے واسطے ان دونوں گروہوں کے حالات میں ایک نشانی موجود ہے جو میدان جنگ میں آمنے سامنے آئے کہ ایک گروہ راہ خدا میں جہاد کر رہا تھا اوردوسرا کافر تھا جو ان مومنین کو اپنے سے دوگنا دیکھ رہا تھا اور اللہ اپنی نصرت کے ذریعہ جس کی چاہتا ہے تائید کرتا ہے اور اس میں صاحبان نظر کے واسطے سامان عبرت و نصیحت بھی ہے_

۱_ جنگ بدر، کافروں کی شکست و ہزیمت کے بارے میں خدا تعالی کے وعدوں کے سچا ہونے کی واضح علامت_

قد کان لکم آیة فی فئتین التقتا مفسرین کے بقول مذکورہ بالا آیت جنگ بدر کے بارے میں ہے اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس آیت کے شان نزول کے بارے میں کوئي اختلاف نہیں ہے_

۲_ یہودیوں کا مسلمانوں کے مقابلے میں آنا باوجود اس کے کہ وہ ان کی جنگ بدر میں معجزانہ فتح دیکھ چکے تھے_

قل للذین کفروا ... قد کان لکم آیة فی فئتین التقتا یہ اس صورت میں ہے کہ"الذین کفروا" سے مرادیہودی ہوں جیساکہ اس آیت کے شان نزول کے بارے میں آیا ہے_

۳_ بدر کے مجاہدین کی راہ خدا میں جنگ اور خدا تعالی

کی طرف سے اسکی تعریف_ فئة ... تقاتل فی سبیل اللہ کیونکہ خداوند متعال نے ان کی جنگ کے"فی سبیل اللہ"
ہونے کی تائید کی ہے اس سے خداوندعالم کی طرف سے اس کی تعریف کا استفادہ ہوتا ہے_

٤_ بدر کے مقام پر خداوند متعال کی راہ میں جہاد کرنے والے مؤمنین اور کفار کا آمنا سامنا_
فئة تقاتل فی سبیل اللہ و أخری کافرة

٥_ جنگ بدر میں مشرکین کو مسلمانوں کی فوج دوگنا نظر آئي_ یرونہم مثلیہم رأی العین یہ اس صورت میں ہے کہ "یرون" کی ضمیر فاعل کافروں کی طرف لوٹے اور ضمیر"ہم"دونوں مقامات پر مسلمانوں کی طرف لوٹے_

٦_ جنگ میں مسلمان باوجود اس کے کہ دشمن ان سے تین گنا زیادہ تھے انہیں اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے_
یرونہم مثلیہم رأی العین یہ اس صورت میں ہے کہ"یرونہم"کی ضمیر فاعل مسلمانوں کی طرف اور"مثلیہم"کی ضمیر"ہم" کافروں کی طرف لوٹے کافروں کا ان سے تین گنا زیادہ ہونا آیت کے شان نزول سے سمجھا گیا ہے_ (مجمع البیان)

٧_ کافر جنگ بدر میں مسلمانوں کی فوج کو اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے_ یرونہم مثلیہم رأی العین
یہ اس صورت میں ہے کہ"یرون"کی ضمیر فاعل مشرکوں اور ضمیر مفعولي"ہم"مسلمانوں کی طرف اور"مثلیہم"کی ضمیر مجرور"ہم" مشرکین کی طرف لوٹائي جائے_

٨_ دشمن کی فوج کی تعداد کا جان لینا جنگ کے انجام اور سپاہیوں کا حوصلہ بڑھانے میں انتہائي مؤثر کردار ادا کرتا ہے_
یرونہم مثلیہم رأی العین

٩_ دکھاوے کی فوجی کاروائیاں کامیابی میں مؤثر کردار ادا کرتی ہیں_ یرونہم مثلیہم رأی العین
کیونکہ مشرکین کا مسلمانوں کی فوج کے بارے میں غلط اندازہ جنگ بدر میں مشرکوں کی شکست کا باعث بنا_

١٠_ آنکھ (ظاہری حواس) کی خطا کا امکان_ یرونہم مثلیہم رأی العین

۱۱_ حق کی باطل پر کامیابی میں غیبی امداد کا مؤثر کردار_ يرونهم مثليهم رأى العين و الله يؤيد بنصره من يشآء

۱۲_ کافروں کی مادی برتری کے باوجود مسلمانوں کی جنگ بدر میں فتح و کامراني_

قد كان لكم آية ... يرونهم مثليهم کیونکہ اس صورت میں جنگ بدر آیت الٰہی اور عبرت بن سکتی ہے کہ طبعی شرائط و حالات کے لحاظ سے مسلمانوں کی فتح ممکن نہ ہو جبکہ کافروں کو وسائل کے لحاظ سے برتری حاصل ہو_

۱۳_ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فوج کا خلاف واقع جلوہ نما ہونا ان کیلئے خدا تعالی کی طرف سے امداد تھي_

يرونهم مثليهم رأى العين و الله يؤيد بنصره من يشآء

۱٤_ خداوند متعال جسے چاہتا ہے اپنی غیبی امداد کے ذریعے اس کی تائید فرماتا ہے_ و الله يؤيد بنصره من يشآء

۱۵_ جنگ بدر میں خدا کی راہ میں جنگ کرنے والوں کی کفار پر فتح خداوند متعال کی مشیت کے زیر سایہ تھي_

قد كان ... و الله يؤيد بنصره من يشآء

۱٦_ خدا کی راہ میں جنگ و جہاد کرنا الٰہی امداد کے حصول کا پیش خیمہ ہے_

فئة تقاتل فى سبيل الله ... و الله يؤيد بنصره من يشآء اس لحاظ سے کہ خداوند عالم نے کامیاب اور تائید کئے جانے والے مؤمنین کی یوں توصیف کی کہ ان کا جہاد"في سبيل الله " تھا معلوم ہوتا ہے کہ"في سبيل الله " ہونا خدا تعالی کی تائید حاصل کرنے کا پیش خیمہ ہے_

۱۷_ طبعی اسباب و عوامل میں تصرف کرنا الٰہی امداد کے عملی ہونے کا ذریعہ ہے_ يرونهم مثليهم رأى العين و الله يؤيد بنصره من يشآء

۱۸_ جنگ بدر میں خداوند متعال کی امداد اور مسلمانوں کی کامیابی صاحبان بصیرت کیلئے بہت بڑی عبرت ہے_

قد كان ... إن فى ذلك لعبرة لأولى الأبصار "عبرة" کے نکرہ لانے سے اس کی عظمت سمجھی جاسکتی ہے یعني"عبرةً عظيمةً"_

۱۹_ جو لوگ جنگ بدر کے واقعہ سے عبرت حاصل نہ کریں وہ دانش و بصیرت سے عاری ہیں_
قد كان ... إن فى ذلك لعبرة لأولى الأبصار

۲۰_جنگ بدر میں عبرت کی نشانیاں بہت واضح و روشن تھیں_قد كان ... إن فى ذلك لعبرة لأولى الأبصار

عبرت کی نشانیوں کا واضح ہونا کلمہ "ابصار" سے سمجھا گیا ہے یعنی جنگ بدر میں مؤمنین کی حقانیت کی نشانیاں قابل مشاہدہ تھیں_

۲۱_ قرآن حکیم میں تاریخی واقعات کی تحلیل اور نقل کا ایک مقصد ان سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا ہے_
قدكان لكم ...إن فى ذلك لعبرة لأولى الأبصار

۲۲_ تاریخی حوادث و واقعات سے نصیحت و عبرت حاصل کرنے کی شرط سمجھداری اور بصیرت (صحیح فکر) ہے_
قد كان لكم آية ... إن فى ذلك لعبرة لأولى الأبصار

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ٤، ٥، ٦، ۷، ۱۱، ۱۳، ۱٥

بصیرت: ۲۲ بصیرت کی اہمیت ۱۸

تاریخ: تاریخ سے عبرت حاصل کرنا۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲; تاریخ کو بیان کرنے کا ہدف ۲۱، ۲۲

جنگ: جنگ میں اطلاعات و معلومات ۸;جنگ میں دھوکہ ۹ ;جنگ میں کامیابی کے عوامل ۸، ۹

جہاد: ١٦ جہاد کی فضیلت ۳; جہاد میں کامیابی کے عوامل ۱۲، ۱٥، ۱۷

حوصلہ افزائی: ٦ اس کے عوامل ۸

خدا تعالی: خدا تعالی کی امداد۱۳، ١٤، ۱۷، ۱۸; خدا تعالی کی امداد کا پیش خیمہ ١٦;خدا تعالی کی مشیت ١٤، ۱٥; خدا تعالی کے وعدے ۱

دشمن: ٦ سبیل اللہ : ۳، ٤، ١٦

طبیعی اسباب: ۱۷

غزوہ بدر: ۱، ۲، ۳، ٤، ۵، ٦، ۳،۱۲ا، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰ غزوہ بدر اور کفار ۷

غیبی امداد: ۵، ٦، ۷، ۱۱

قرآن کریم: قرآن کریم سے عبرت حاصل کرنا ۲۱

کفار: ٤، ۷، ۱۲ کفار کی شکست ۱

مجاہدین: مجاہدین اور کفار ٤; مجاہدین کا اجر ۳

مسلمان: مسلمان اور ان کے دشمن ٦; مسلمان اور کفار ۱۲

مشرکین: ۵

مقابلہ: مقابلے کی روش ۹

نظر کی خطا: ۱۰، ۱۳

یہود: ۲

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ (۱٤)

لوگوں کے لئے خواہشات دنیا _ عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، تندرست گھوڑے یا چوپائے، کھیتیاں سب مزیّن اور آراستہ کردی گئي ہیں کہ یہی متاع دنیا ہے اور اللہ کے پاس بہترین انجام ہے_

۱_ مادیات پر توجہ اور ان سے محبت، وعظ و نصیحت حاصل کرنے اور صحیح بصیرت سے محرومیت کا باعث ہے_

ان فى ذلك لعبرة لاولى الابصار_ زين للناس حب الشهوات مذکورہ بالا نکتہ اس آیت کے سابقہ آیت کے ساتھ ارتباط سے حاصل ہوتاہے_ گویا "زيّن" بیان کررہاہے کہ کیوں سب انسان بابصیرت نہیں ہیں_

۲_ شہوت پرستی اور مال و ثروت جمع کرنا، آیات الہی کے جھٹلانے اور کفر کا موجب بنتا ہے_

زين للناس حب الشهوات ... من الذهب و الفضة یہ اس صورت میں ہے کہ "للناس" سے مراد کافر ہوں جیسا کہ سابقہ آیات سے یہی لگتاہے کیونکہ ان میں کفار کے بارے میں گفتگو تھي_

۳_ مادی چیزوں کی قدر و قیمت اور حیثیت کے بارے میں لوگوں کے غیر حقیقی تصورات _

زين للناس حب الشهوات

٤_ شیطان، انسان کیلئے دنیا کی محبت کو مزیّن و زیبا بنا کر پیش کرتا ہے_* زين للناس حب الشهوات من النساء یہ اس صورت میں ہے کہ "زین" کا فاعل محذوف شیطان ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے_ کہ "زين لهم الشيطان" (۱)

٥_ لوگ عورتوں ، اولاد نرینہ، سونے چاندی (مال و دولت) اور ممتاز گھوڑوں کے شیدائي ہیں_

زين للناس حب الشهوات من النساء و البنين والقناطير المقنطرة من الذهب و الفضة و الخيل المسومة

٦_ لوگوں کا حیوانوں ، کھیتی باڑی اور مادی وسائل کا شیدائي ہونا_ زين للناس حب الشهوات ... والأنعام و الحرث

۷_ مادی اور دنیاوی امور کی خیالی کشش و جاذبیت کے بارے میں خداوند متعال کا انتباہ_

زين للناس حب الشهوات ... متاع الحيوة الدنيا

۸_ لوگوں کے فریفتہ ہونے میں جنسی میلانات کا مرکزی کردار_ زين للناس حب الشهوات من النساء کیونکہ "النسائ" کو دوسری تمام چیزوں سے پہلے ذکر کیا گیا ہے_

۹_ گمراہ کرنے والے ، انسان کے طبعی میلانات سے سوء استفادہ کرتے ہیں_ زين للناس حب الشهوات

---

۱) الدر المنثور ج ۲ ص ۱٦۱_

یہ اس صورت میں ہے کہ"زیّن"کا فاعل محذوف شیطان ہو جو کہ گمراہ کرنے والوں میں سے ایک ہے_

١٠_ مادی وسائل اور ان کی طرف میلان صرف دنیاوی زندگی گزارنے کا ذریعہ ہیں نہ کہ ہدف خلقت_

زین للناس ... ذلك متاع الحيوة الدنيا

١١_ دنیاوی متاع کی قدر و قیمت وقتی اور محدود ہے_ ذلك متاع الحيوة الدنيا

١٢_ دنیاوی وسائل و فوائد کے زوال پذیر ہونے کے بارے میں خدا تعالی کا انتباہ_ ذلك متاع الحيوة الدنيا

١٣_ اچھا ٹھکانا اور انجام صرف خدائے بزرگ و برتر کے ہاں ہے_ و الله عنده حسن المئاب

١٤_ مادی جذبوں کو کمزور کرنا اور معنوی جذبوں کی تقویت کرنا انسان کی تربیت کیلئے قرآن کریم کی ایک روش ہے_

زین للناس ... و الله عنده حسن المئاب

١٥_ مادی رجحانات کو کمزور کرنا، معنوی جذبوں کی تقویت کا پیش خیمہ ہے_ ذلك متاع الحيوة الدنيا و الله عنده حسن المئاب کیونکہ مادی رجحانات کو کمزور کرنا (ذلك متاع الحياة الدنيا) پہلے ذکر ہوا ہے اور معنوی امور کی طرف تشویق و ترغیب(والله عنده حسن المآب) بعد میں_

١٦_ دنیاوی زندگی کے وسائل پر فریفتہ ہونا انسان کو اچھے انجام کے حصول سے روک دیتا ہے_

ذلك متاع الحيوة الدنيا و الله عنده حسن المئاب

١٧_ دنیا اور آخرت میں مردوں کی سب سے بڑی لذت عورتوں سے ہے_

زین للناس حب الشهوات من النساء ... ذلك متاع الحيوة الدنيا و الله عنده حسن المئاب

امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ماتلذذ الناس فى الدنيا والاخرة بلذة اكثرلهم من لذة النساء و هو قول الله عزوجل: زین للناس ... (١) لوگوں کے لئے دنیا و آخرت میں سب سے بڑی لذت عورتوں سے

---

١)کافی ج ٥ ص ٣٢١ ح ١٠_ تفسیر عیاشی ج ١ ص ١٦٤ ح ١٠

لذت ہے جیسے کہ خدا تعالی نے بھی فرمایا ہے زین للناس۔

آیات الہی: آیات الہی کو جھٹلانا۲

اچھا انجام:۱۳

اولاد: اولاد کے ساتھ محبت ۵

انسان: انسان کی مادی ضروریات ۱۰;انسان کے رجحانات٦، ۹

بصیرت: بصیرت کے موانع ۱

تربیت: تربیت کا طریقہ ١٤; تربیتی نظام ١٤، ١٥

ترغیب: ترغیب کے عوامل ١٥

تمایلات و رجحانات: مادی رجحانات ٥، ١٠; ناپسندیدہ رجحانات ۱، ٥، ۷، ١٤

جذبہ: مادی جذبہ ١٤; معنوی جذبہ ١٤ جنسی غریزہ:۸

خدا تعالی: خدا تعالی کا انتباہ ۷، ۱۲;خدا تعالی کے حضور ۱۳

خلقت: اس کا ہدف۱۰

دنیا: دنیا کی لذتیں ۱۷;دنیا کے وسائل ۱۰، ۱۱، ۱۲

دنیا پرستي: ٤، ٥، ٦، ۷دنیا پرستی کے اثرات ۱، ۲، ١٦

رشد و ترقي: رشد و ترقی کے موانع ١٦

روایت: ۱۷

شہوت پرستي: شہوت پرستی کے واثرات ۲

شیطان: شیطان کا ورغلانا ٤

ضروریات زندگی کوپورا کرنا:۱۰

عورت و مرد: ۱۷

قدر و قیمت: قدر و قیمت کے معیارات ۳ قدر و قیمت کے غلط اندازے: ۳

کفر: کفر کا پیش خیمہ ۲

گمراہي: گمراہی کا پیش خیمہ ۱، ۸; گمراہی کے عوامل ۹

مال: مال کی محبت ٦ مال و ثروت اکٹھا کرنا: ۲، ۵، ٦

نصیحت قبول کرنا : نصیحت قبول کرنے کے موانع ۱

نعمت: نعمت کی قدر و قیمت ۱۱

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۱٤، ۱۵

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (۱۵)

پیغمبر آپ کہہ دیں کیا میں ان سب سے بہتر چیز کی خبر دوں _ جو لوگ تقوی اختیار کرنے والے ہیں ان کے لئے پروردگا ر کے یہاں وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں _ ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہیں اور اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ اپنے بندوں کے حالات سے خوب باخبر ہے _

۱ _ خداوند عالم انسان کو دنیاوی املاک سے برتر و افضل وسائل کی طرف رہنمائي فرماتا ہے _

ذلك متاع الحيوة الدنيا ... قل أونبئكم بخير من ذلكم

۲_ تقوي اختيار كرنے والے مادي اور شهواني ميلانات پر فريفته نهيں هوتے_ زين ... ذلك متاع الحيوة الدنيا ... للذين اتقوا عند ربهم

۳_ اخروي لذتيں (جنتي باغات، خدا تعالى كى رضا و خوشنودي اور پاكيزه عورتيں) دنياوي وسائل اور خوشيوں سے بڑھ كے ہيں_ بخير من ذلكم ... جنات ... و أزواج مطهرة و رضوان من الله

٤_ ہميشه ہميشه كيلئے جنت، پاكيزه بيوياں اوراللہ تعالى كى رضا ايسا اجر ہے جسكى خداوند متعال كى طرف سے متقين كو ضمانت دى گئي ہے_ للذين اتقوا ... جنات ... خالدين فيها و أزواج مطهرة و رضوان من الله

٥_ متقين كا اجر خداوند عالم كى ربوبيت كے زيرسايه ہے_ للذين اتقوا عند ربهم

٦_ آخرت كى مخصوص نعمتيں متقيوں كے لئے خاص ہيں_ للذين اتقوا عند ربهم ... و رضوان من الله

متقيوں كے ساتھ خاص ہونا، خبر كى بتداء پر تقديم سے سمجھا گيا ہے اور نعمتوں كا خاص ہونا"عند ربہم" سے سمجھا گيا ہے_

۷_ متقين اپنے پروردگار كے ہاں مقرب ہيں_ للذين اتقوا عند ربهم

متقين كا اس بہشت سے مستفيد ہونا جو پروردگار كے ہاں ہے اس كا لازمه يه ہے كه متقين خدا تعالى كا تقرب ركھتے ہيں_

۸_ ہوا و ہوس كے رجحانات سے پرہيز دائمى جنت اور رضائے الہى كے حصول كا سبب ہے_

للذين اتقوا عند ربهم سابقه آيت كے قرينه كے مطابق "اتقوا" كا مفعول خود آيت ميں مذكور موارد كو سمجھا جاسكتا ہے اور وه مذكور موارد شہوات و غيره كى محبت و فريفتگى ہے اور "اتقوا" كے لغوى معنى پرہيز و دورى كے ہيں_

۹_ جنتى درختوں كے نيچے ہميشه نہريں جارى ہيں_ جنات تجرى من تحتها الأنهار

مذكوره بالا نكتے ميں "تحتہا" كى ضمير جنتى درختوں كى طرف لوٹائي گئي ہے كه جسے عربى اصطلاح ميں استخدام كہا جاتا ہے_

۱۰_ اخروى اور دنياوى نعمتيں ظاہرى طور پر ايک

دوسرے کے مشابہ ہیں_ جنات تجری ... و أزواج مطهرة

١١_ آخرت میں متقین کیلئے متعدد باغات ہونگے_ للذین اتقوا عند ربهم جنات تجری من تحتها الأنهار

١٢_ متقین جنت میں ہمیشہ زندہ رہیں گے_ للذین اتقوا عند ربهم جنات ... خالدین فیها

١٣_ انسان ابدیت کا فریفتہ اور دائمی زندگی کا خواہاں ہے_ خالدین فیها

ہمیشہ رہنے کا وعدہ تب نوید و خوشخبری شمار ہوگا جب انسان میں اس کی خواہش ہو_

١٤_ جنت میں ملنے والی بیویاں پاکدامن اور پاکیزہ ہونگی_ و ازواج مطهرة

١٥_ زندگی اور گھریلو روابط میں پاکدامنی اور پاکیزگی کی قدروقیمت اور اہمیت_ و ازواج مطهرة

١٦_ متقین کا جنت میں خوش و خرم رہنا ان پر خداوند متعال کی موہبت و عنایت ہے_ للذین اتقوا ... و رضوان من الله

١٧_ جنت میں متقیوں سے خداوند عالم کی رضا و خوشنودی ان کیلئے بہت بڑی نعمت ہے_ للذین اتقوا ... و رضوان من الله

یہ اس صورت میں ہے کہ "من" ابتدائیہ ہو یعنی خدا تعالی کی رضا متقیوں کی نسبت_

١٨_ خدا تعالی کا بندوں سے ہر طرح آگاہ و عالم ہونا_ و الله بصیر بالعباد

١٩_ خدا تعالی کا بندوں کے بارے میں عالم ہونا متقین کے اجر اور کفار کی سزا کی ضمانت فراہم کرتا ہے_

قل للذین کفروا ... للذین اتقوا عند ربهم ... و الله بصیر بالعباد اگر خدا تعالی بندوں کے بارے میں ہر طرح سے آگاہ نہ ہو تو جزا و سزا کی ضمانت نہیں رہے گی یہی وجہ ہے کہ خدا تعالی نے جزا و سزا کے بیان کرنے کے بعد اپنے بندوں کے حالات سے مکمل طور پر آگاہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے_

٢٠_ جنتی بیویاں حیض اور حدث سے پاک ہوں گی_ و ازواج مطهرة

اس آیت کے بارے میں امام صادق(ع) فرماتے ہیں_ لایحضن ولایحدثن_ (۱) نہ ان کو حیض آئے گا اور نہ ان سے حدث سرزد ہوگا_

آخرت: آخرت کی لذتیں ۳; آخرت کی نعمتیں ۶، ۱۰

اقدار: ۳

اسماء و صفات: بصیر ۱۸، ۱۹

انسان: انسان کی خصوصیات ۱۳;انسان کی کمال طلبی ۱۳; انسان کے رجحانات ۱۳

پاکدامني: پاکدامنی کی قدرو قیمت ۱۵; گھر میں پاکدامنی ۱۵

پاکیزگي: پاکیزگی کی قدرو قیمت ۱۵; خاندانی روابط میں پاکیزگی ۱۵

تقوي: تقوي کے اثرات ۲، ۷، ۸، ۱۷

جنت: جنت کا ہمیشہ رہنا ٤، ۸; جنت کی صفات ٤; جنت کی عورتیں ۲۰;جنت کی نعمتیں ۳، ۹، ۱۱، ۱۷;جنت کی نہریں ۹;جنت کے باغات ۱۱; جنت میں ملنے والی بیویاں ۳، ٤، ۱٤; جنت میں ہمیشہ رہنا ۱۲

جنسی اخلاق: ۱۵

خدا تعالی: خدا تعالی کا اجر ٤; خدا تعالی کا علم ۱۸;خدا تعالی کی ربوبیت ۵; خدا تعالی کی رضا ۳، ٤، ۸، ۱۷; خدا تعالی کی نعمتیں ۱۷; خدا تعالی تعالی کی ہدایت ۱;خدا تعالی کے عطیئے ۱٦

دنیا: دنیاوی وسائل ۳، ۱

رجحانات: مادی رجحانات ۲ ، ۸

روایت : ۲۰ شہوت پرستي: ۸

کفار: کفار کی سزا ۱۹

متقین: متقین جنت میں ۱۲، ۱٦، ۱۷; متقین کا رتبہ۷; متقین کی پاداش ٤، ۵، ٦، ۱۱، ۱۹; متقین کي

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ص ۱٦٤ ح ۱۱_ نور الثقلین ج ۱ص ۳۲۱ح۵۷،۵۸_

صفات ۲ مقربین : ۷

اَلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (١٦)

قابل تعریف ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ پروردگار ہم ایمان لے آئے _ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں آتش جہنّم سے بچالے_

۱_ متقیوں کا ایمان اورخدا کے حضور دعا میں تسلسل اور دوام_ للّذین اتقوا ... الذین یقولون ربّنا

استمرار و دوام فعل مضارع "یقولون" سے سمجھا گیا ہے اور "والذین یقولون""الذین اتقوا" کی خصوصیات کو بیان کررہا ہے_

۲_ متقین ہمیشہ خداوند عالم سے اپنے گناہوں کی بخشش اور جہنم کے عذاب سے نجات طلب کرتے ہیں_

للّذین اتقوا ... فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار "الذین یقولون"، "للذین اتقوا" کی خصوصیات کا بیان ہے_

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۱

۳_ پرہیزگاروں کا ہمیشہ اپنے کردار اور خدا تعالی کے عذاب کے بارے میں فکرمند رہنا_

للّذین اتقوا ...یقولون ربّنا ... فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار استمرار و دوام فعل مضارع "یقولون" سے سمجھا گیا ہے_

٤_ ایمان، خداوند عالم کی مغفرت اور جہنم کے عذاب سے بچنے کا پیش خیمہ ہے_ امنّا فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار مذکورہ بالا نکتہ مغفرت کے "فائ" کے ذریعے ایمان پر ترتّب سے سمجھا گیا ہے_

٥_ دعا سے پہلے ایمان کا اظہار کرنا مغفرت طلب کرنے اور دعا کے آداب میں سے ہے_
امنّا فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار

٦_ بندوں کے گناہ بخشنا خدا وند عالم کی ربوبیت کا جلوہ ہے_ ربّنا ... اغفرلنا چونکہ مغفرت کی نسبت مقام ربوبیت کی طرف دی گئي ہے_

٧_ دعا کرنا اور سب کیلئے دعا کرنا پسندیدہ ہے_ ربّنا ... اغفرلنا

٨_ خداوند متعال کی طرف سے بندوں کے گناہوں کا بخشا جانا ان کے عذاب سے بچنے کا پیش خیمہ ہے_
فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار پرہیزگار لوگ پہلے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں، اس کے بعد عذاب سے بچنے کی دعا کرتے ہیں_

٩_ خدا تعالی کے مقام ربوبیت سے درخواست کرنا اور اپنے اعمال صالحہ پر بھروسہ نہ کرنا دعا کے آداب میں سے ہے_ ربّنا انّنا امنّا قرآن حکیم میں ہمیشہ ایمان اور صالح عمل اکھٹے ذکر ہوتے ہیں لیکن یہاں پر چونکہ مقام دعا ہے لہذا کہنے والا باوجود عمل صالح (تقوي) رکھنے کے ، اس کا ذکر نہیں کرتا_

استغفار: استغفار کے آداب ٥

ایمان: ایمان کے اثرات ٤

جہنم: ٢

خدا تعالی: خدا تعالی کا عذاب ٣; خدا تعالی کی ربوبیت ٦، ٩; خدا تعالی کی مغفرت ٤، ٥، ٦، ٨

خوف: پسندیدہ خوف ٣;عذاب سے خوف ٣

دعا: دعا کے آداب ٥، ٧، ٩

عذاب: ٣ عذاب جہنم ٢; عذاب سے نجات کے عوامل ٤، ٨

عمل صالح: ٩

متقین : متقین کا استغفار ٢; متقین کا ایمان ١، متقین کی دعا ١ ، ٢; متقین کی صفات ١، ٢، ٣

اَلصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ (١٧)

یہ سب صبر کرنے والے سچ بولنے والے ، اطاعت کرنے والے ، راہ خدا میں خرچ کرنے والے اور ہنگام سحر استغفار کرنے والے ہیں ـ

١ـ گفتار میں صداقت وصبر، خداوند عالم کے سامنے خشوع و خضوع، انفاق اور سحر کے وقت استغفار کرنا پرہیزگاروں کی صفات میں سے ہیں ـللذين اتقوا ...الصابرين ... بالأسحار مذکورہ بالا آیت (الصابرين و الصادقين ...) "للذين اتقوا"کا ایک اور بیان و وضاحت ہے ـ

٢ـ اسلام میں اخلاق اور اقتصادیات کا ارتباط ـللذين اتقوا ... و المنفقين و المستغفرين بالأسحار

"المنفقين"کو "متقين" کی صفت کے طور پر ذکر کرنا اس ارتباط کو بیان کرتا ہے ـ

٣ـ تقوي کا لازمہ اچھے معاشرتی مزاج اور اچھے اخلاق کا حامل ہونا ہے ـ

للذين اتقوا ... الصابرين و الصادقين و القانتين و المنفقين آیت میں مذکورہ صفات سے اچھے اخلاق اور اچھے معاشرتی مزاج کو اخذ کیا گیا ہے ـ

٤ـ سحر کا وقت خداوند متعال کی بارگاہ میں استغفار اور گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کا بہترین وقت ہے ـ

و المستغفرين بالأسحار

٥ـ دعا اور اس کی قبولیت کیلئے بعض اوقات کو دوسرے بعض پر فضیلت و برتری حاصل ہے ـ

و المستغفرين بالأسحار

٦ـ صبر، سچائي، خضوع، انفاق اور سحر کے وقت استغفار کرنا یہ وہ اخلاقی اور معنوی اقدار ہیں جن پر اسلام نے خاص توجہ دی ہے ـالصابرين ... و المستغفرين بالأسحار

مذکورہ بالا صفات کو برگزیدہ افراد کیلئے اقدار کے طور پر ذکر کرنا اس نکتے کی طرف اشارہ کرتا ہے ـ

٧ـ دائمی سحر خیزی پرہیزگاروں کا شیوہ رہا ہے ـلللذين اتقوا ... و المستغفرين بالأسحار کلمہ "الاسحار" جمع ہے اور الف و لام استغراق رکھتا ہے لہذا یہ اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ پرہیزگار ہمیشہ سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں ـ

۸_ سحر کے وقت ستر (۷۰) مرتبہ استغفار کرنا متقین کا وطیرہ ہے_

للذین اتقوا ... و المستغفرین بالأسحار امام صادق(ع) فرماتے ہیں: من قال فی وترہ اذا اوتر" استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ" سبعین مرّۃ...کتبہ اللہ عندہ من المستغفرین بالاحسار" جو شخص اپنی نماز وتر میں ستر مرتبہ "استغفراللہ ربی و اتوب الیہ" کہے خداوند متعال اسے "مستغفرین بالاسحار" میں سے شمار کرے گا_(۱)

۹_ سحر کے وقت نماز پڑھنا متقین کے اوصاف میں سے ہے_للذین اتقوا ... و المستغفرین بالأسحار

امام صادق(ع) آیت "والمستغفرین بالاسحاب" کے بارے میں فرماتے ہیں: المصلین فی وقت السحر یعنی سحر کے وقت نماز پڑھنے والے_(۲)

۱۰_ جو شخص نماز وتر میں ایک سال تک ستر (۷۰) مرتبہ'استغفرالله ربی و اتوب الیہ" کہتا ہے وہ"مستغفرین بالاسحار"میں سے ہے_و المستغفرین بالأسحار امام صادق(ع) نے فرمایا: ...من قال فی وترہ اذا اوتر " استغفرالله ربی واتوب الیه" سبعین مرّة و واظب علی ذلك حتی تمضی له سنة کتبه الله عنده من المستغفرین بالاسحار جو شخص اپنی نماز وتر میں ستر مرتبہ "استغفراللہ ربی و اتوب الیہ" کہے اور ایک سال تک اس پر پابندی کرے خدا اسے"مستغفرین بالاسحار" میں سے شمار کرے گا_(۳)

۱۱_ جو شخص چالیس راتیں نماز وتر کے قنوت کے آخر میں سومرتبہ "استغفراللہ ربی و اتوب الیہ" کہے وہ"مستغفرین بالاسحار"میں سے ہے_و المستغفرین بالأسحار

امام صادق(ع) فرماتے ہیں :من قال آخرقنوتة

---

۱) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۳۰۹ ح ٤ خصال صدوق ص ۵۸۱ ح ۳ باب السبعین، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۲۱ ح ۶۲_

۲) مجمع البیان ج ۲ ص ۷۱٤ نور الثقلین ج ۱ ص ۳۲۱ ح ۶۰_

۳) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۳۰۹ ح ٤، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۲۱ ح ۶۲ خصال صدوق ج ۲ ص ۵۸۱ ح ۳ باب السبعین_

فی الوتر" استغفرواللہ ربی و اتوب الیہ " ماۃ مرّۃ اربعین لیلۃ کتبہ اللہ من المستغفرین بالاسحار جو شخص وتر کے قنوت کے آخر میں چالیس راتوں تک سو مرتبہ "استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ" کہے خدا اسے "مستغفرین بالاسحار" میں سے شمار کرے گا_(۱)

اخلاق: اخلاق اور اقتصادیات ۲;معاشرتی اخلاق ۳

اقدار: اخلاقی اقدار ٦; نظام اقدار ۳

استغفار: سحر کے وقت استغفار ٤، ۱، ٦، ۸، ۱۰، ۱۱

اسلام: اسلام کی خصوصیات ۲

اقتصادیات: ۲ اقتصادی نظام ۲

انفاق: انفاق کی قدروقیمت ٦

تقوي: تقوي کے اثرات ۳

توابین: توابین کی تہجد ۱۰، ۱۱

تہجد: تہجد کا وقت ٤; تہجد کی قدروقیمت ٦; تہجد کی آداب ۸، ۱۰، ۱۱

چالیس کا عدد: ۱۱

خضوع: خضوع کی قدروقیمت ٦

دعا: دعا کا وقت ٥;دعا کی شرائط قبولیت ٥;دعا کے آداب ٤، ٥

روایت: ۸، ۹، ۱۰، ۱۱

ستر کا عدد: ۸، ۱۰

سچائي: سچائي کی قدروقیمت ٦

صبر: صبر کی قدروقیمت ٦

---

۱) بحار الانوار ج ۸۷ ص ۲۲٤ ح ۳٥ (جنۃ الامان سے)_

متقین : متقین کا استغفار ۱; متقین کا ا نفاق ۱; متقین کا خضوع ۱; متقین کا صبر ۱; متقین کی تہجد ۱، ۷; متقین کی سچائی ۱; متقین کی صفات ۱، ۷، ۸، ۹

مناجات: مناجات کا وقت ٤

نماز شب: ۹، ۱۰، ۱۱

شَهِدَ اللّهُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُوْلُواْ الْعِلْمِ قَآئِمَاً بِالْقِسْطِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۱۸)

اللہ خود گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے ملائکہ او رصاحبان علم گواہ ہیں کہ وہ عدل کے ساتھ قائم ہے _ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے او روہ صاحب عزّت و حکمت ہے _

۱_ خدا تعالی جو عدل و قسط کا برپا کرنے والا ہے اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں _

شهد الله أنه لا إله إلا هو ... قائما بالقسط "قائما بالقسط"، "الله "کیلئے حال ہے_

۲_ نظام خلقت خدا وند عالم کی وحدانیت کا گواہ ہے_ شهد الله أنه لا إله إلا هو یہ اس صورت میں ہے کہ خدا تعالی کی گواہی سے عملی و فعلی گواہی بھی مراد ہو یعنی خدا اپنے فعل (نظام خلقت) کے ذریعے اپنی توحید کی گواہی دیتا ہے اور"قائما بالقسط"اس احتمال کی تائید کرتا ہے_

۳_ خدا، فرشتے اور اہل علم توحید پر گواہ ہیں_ شهد الله أنه لا إله إلا هو و الملائكة و أولوا العلم

٤_ خدائے یکتا عدل و قسط کا برپا کرنے والا ہے_ لا إله إلا هو ... قائما بالقسط

۵_ تکوینی اور تشریعی نظام میں عدل الٰہی کا فرشتے اور صاحبان دانش مشاہدہ کرسکتے ہیں_ *

شهد الله ... و الملائكة و أولوا العلم قائما بالقسط "قائما بالقسط" شہادۃ کے متعلق ہوسکتا ہے یعنی علماء اور فرشتے خدا کی توحید کے علاوہ اس کے عدل کی گواہی بھی دیتے ہیں اور قابل ذکر ہے کہ عدل کے تشریعی نظام کو بھی شامل ہونے کا بعد والی آیت سے استفادہ کیا گیا ہے_

٦_ قرآن کریم کی نظر میں اہل علم وہ شخص ہے جو کائنات کے عادلانہ نظام کو دیکھ کر خداوند عالم کی وحدانیت کی گواہی دے_ شهد الله ... و أولوا العلم قائما بالقسط ایسا لگتا ہے کہ "قائما بالقسط" خدا تعالی کی وحدانیت پر دلیل کے طور پر ہے_

۷_ نظام خلقت پر قسط و عدل کی حکمرانی_ شهد الله ... قائما بالقسط

۸_ نظام تکوینی پر عدل و انصاف کی حکمرانی فرشتوں اور علماء کیلئے خداوند متعال کی وحدانیت کی گواہی کی دلیل ہے*

شهد ...الملائكة و أولوا العلم قائما بالقسط ایسا لگتا ہے کہ "قائما بالقسط" جو کہ "الله" کیلئے حال ہے ملائکہ اور علماء کی گواہی کی علت کی طرف اشارہ ہے، اسی وجہ سے بعد میں ذکر کیا گیا ہے_

۹_ سچے علماء اپنے عمل اور حرکت کے ذریعے توحید پر گواہ ہیں_ شهد الله أنه لا إله إلا هو ... و أولوا العلم قائما بالقسط

یہ اس صورت میں ہے کہ علماء کی گواہی سے مراد ان کی عملی گواہی ہو جو کہ ان کا عمل و کردار ہے_

۱۰_ خدا تعالی کی وحدانیت کے سمجھنے اور اس کے اقرار میں علم کی تاثیر_ شهد الله ... و أولوا العلم

۱۱_ خداوند عالم ہر قسم کے شرک سے پاک و منزّہ ہے_ ا إله إلا هو

۱۲_ خدا وند متعال کے نزدیک فرشتے اور علماء فضیلت رکھتے ہیں_ شهد الله ... و الملائكة و أولوا العلم

کیونکہ خدا تعالی نے اپنے نام کے ساتھ اپنی توحید کے گواہوں کے طور پر فرشتوں اور علماء کا

ذکر کیا ہے_

۱۳_ خداوند متعال کی قدرت و اقتدار اور حکمت اس کے عدل و قسط کی بنیاد ہے_ قائما بالقسط لاإله إلا هو العزیز الحکیم

۱٤_ خلقت کا عادلانہ نظام خداوند متعال کی وحدانیت، قدرت و اقتدار اور حکمت کی علامت ہے_

قائما بالقسط لاإله إلا هو العزیز الحکیم گویا جملہ "لا اله الا هو ..."، "قائما بالقسط" ایکلے نتیجہ کا بیان ہے یعنی عادلانہ نظام خدا تعالی کی توحید، عزت، قدرت اور حکمت پر دلالت کرتا ہے_

۱۵_ خدا تعالی عزیز اور حکیم ہے_ هو العزیز الحکیم

۱٦_ انبیاء (ع) اور اوصیاء (ع) اہل علم ہیں اور توحید کے گواہ_ شهد الله أنه لا إله إلا هو و الملائکة و أولوا العلم قائما بالقسط امام محمد باقر(ع) فرماتے ہیں: ...اما قوله "و اولوا العلم قائما بالقسط" فان اولی العلم الانبیاء و الاوصیاء ... صاحبان علم انبیاء اور اوصیاء ہیں (۱)

اسماء و صفات: حکیم ۱۵، عزیز ۱۵

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کی گواہی ۱٦

اوصیاء (ع): اوصیاء (ع) کی گواہی ۱٦

ایمان: ایمان کا پیش خیمہ ۱۰

توحید: ۲، ۳، ۵، ٦، ۸، ۱۰، ۱٤ توحید ذاتی ۱۱; توحید عبادی ۱، توحید کی دلیلیں ۱، ۳، ۸، ٦، ۱٤; توحید کے گواہ ۱، ۲، ۳، ٦، ۸، ۹، ۱٦

خدا تعالی: خدا تعالی کا عدل ۱، ٤، ۵، ۷، ۸، ۱۳; خدا تعالی کی حکمت ۱۳، ۱٤; خدا تعالی کی قدرت ۱۳، ۱٤; خدا تعالی کی گواہی ۱، ۳، خدا تعالی کے حضور ۱۲

خلقت: خلقت کا نظام ۵، ٦، ۷، ۱٤

عدل: عدل کا سرچشمہ ۱۳; عدل نظام تشریعی میں ۵; عدل نظام تکوینی میں ۵، ۷، ۸

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱٦۵ ح ۱۸ نور الثقلین ج ۱ ص ۳۲۳ ح ٦٦_

علم: علم اور توحید ۱۰; علم و ایمان کا رابطہ ۱۰ علماء:٦، ۹ علماء اور توحید ۳، ۵، ٦; علماء کی گواہی ۸، ۹، ١٦; علماء کا مقام ۱۲

فرشتے: فرشتوں کا مقام ۱۲; فرشتوں کی گواہی ۳، ۸; فرشتے اور توحید ۵

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۱۰

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّهِ الإِسْلاَمُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ إِلاَّ مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّهِ فَإِنَّ اللّهِ سَرِيعُ الْحِسَابِ (۱۹)

دین ، اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے اور اہل کتاب نے علم آنے کے بعدہی جھگڑا شروع کیا ہے صرف آپس کی شرارتوں کی بناپر اور جو بھی آیات الہی کا انکار کرے گا تو خدا بہت جلد حساب کرنے والا ہے _

۱_ خدا تعالی کی وحدانیت ، عدل اور اس کے عزیز و حکیم ہونے کا اعتقاد اور اقرار ہی خدا کا قابل قبول دین ہے _

قائما بالقسط لااله الا هو العزيز الحكيم_ انّ الدين عندالله الاسلام

۲_ خداوند متعال کی توحید، قدرت اور حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان صرف اس کے سامنے سر جھکائے_

قائما بالقسط لااله الا هو العزيز الحكيم_ انّ الدين عندالله الاسلام یہ نکتہ اس آیت کے سابقہ آیت کے ساتھ ارتباط سے حاصل ہوتا ہے_

۳_ خداوند عالم کے نزدیک قابل قبول دین صرف

اسلام (خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا) ہے_انّ الدین عندالله الاسلام

٤_ دین کی حقیقت و روح اپنے آپ کو خدا کے کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے_انّ الدین عندالله الاسلام

٥_ قرآن کریم کی نظر میں توحید، عدل اور دین باہم ارتباط رکھتے ہیں_لا اله الا هو ... قائما بالقسط ... انّ الدین

٦_ اہل کتاب کے علماء خداوند عالم کے سامنے سر جھکانے کے لازمی ہونے سے آگاہ ہونے کے باوجود اختلافات میں پڑ گئے_إن الدين عند الله الأسلام و ما اختلف الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جآئهم العلم

٧_ دینی اختلافات کا سرچشمہ متجاوز اور حاسد علماء ہیں_و ما اختلف ... إلا من بعد ما جآئهم العلم بغيا

"بغیا"کے معنی تجاوز کے ہیں اور حسد کے معنی میں بھی آیا ہے_(مجمع البیان)_

٨_ حسد اور اخلاقی نقائص علماء کی لڑائی کے اسباب میں سے ہیں_و ما اختلف ... بغيا بينهم

٩_ حسد اور سرکشی اہل کتاب (یہود و نصاري) کی طرف سے خدا کے قابل قبول دین کی مخالفت کے اسباب_
و ما اختلف الذين أوتوا الكتاب ... بغيا بينهم

١٠_ حسد اورحد سے تجاوز، علماء کی روشن فکری اور حقیقت شناسی کی حس کیلئے خطرہ ہے_و ما اختلف الذين أوتوا الكتاب ... بغيا بينهم

١١_ حاسد علماء کا ایک دوسرے سے جھگڑنا ان کی بے دینی اوران کے خدا تعالی کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنے کی علامت ہے_إن الدين عند الله الأسلام و ما اختلف الذين ... بغيا بينهم

١٢_ دین کی حقیقت کے ادراک کے بعد اس میں اختلافات پیدا کرنا کفر ہے_و ما اختلف ... و من يكفر بآيات الله

١٣_ فکري، معاشرتی اور دینی اختلافات کا پیدا ہونا الہی ادیان کے عادلانہ قوانین سے تجاوز کا نتیجہ ہے_

و ما اختلف الذين ... بغيا بينهم

١٤_ الہی آیات کا جان بوجھ کر انکار کرنا خدا تعالی کی سزا کو جلدی لانے کا موجب ہے_

و من یکفر بآیات اللہ فإن اللہ سریع الحساب

١٥_ خداوند عالم کی طرف سے کافروں کو کفر سے روکنے کیلئے دھمکي_ ومن يكفر بآيات الله فإن الله سريع الحساب

١٦_ خداوند عالم جلدی حساب لینے والا ہے_ فإن الله سريع الحساب

١٧_ اعتقاد اورقلبی یقین کے ساتھ سر جھکانا ہی خداوند متعال کے نزدیک قابل قبول دین ہے_

ان الدين عند الله الاسلام مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام محمد باقر(ع) فرماتے ہیں: یعنی وہ دین جس میں ایمان ہے "الدین فیہ الایمان"_(١)

آیات الھي: ان کو جھٹلانا ١٤

اختلاف: اختلاف کی سرزنش ١١; اختلاف کے عوامل ٧، ٨، ٩، ١٣; دینی اختلاف ١٢; دینی اختلاف کے عوامل ١٣

اسلام: اسلام کی خصوصیات ٣

اسماء و صفات: حکیم ١; سریع الحساب ١٦; عزیز ١

اہل کتاب: اہل کتاب کا اختلاف ٦;اہل کتاب کا حسد ٩;اہل کتاب کے علماء ٦

ایمان: ایمان توحید پر ١; ایمان خدا پر ١

تجاوز: تجاوز کے اثرات ٧، ١٠، ١٣

تربیت: تربیت کا طریقہ ١٥

توحید: ٢

حسد: حسد کے اثرات ٧، ٨، ٩، ١٠، ١١

---

١) تفسیر عیاشی ج ١ ص ١٦٦ ح ٢٢، نور الثقلین ج ١ ص ٣٢٣ ح ٦٨_

حق: حق کے ادراک کے موانع ۱۰

خدا تعالی: خدا تعالی کا حساب لینا ۱٦ ;خدا تعالی کا عدل ۱، ۲; خدا تعالی کی حدود ۱۳ ; خدا تعالی کی حکمت ۲; خدا تعالی کی دھمکیاں ۱۵ ;خدا تعالی کی قدرت ۲

دین: ۱۲، ۱۳ برگزیدہ دین ۳، ۱۷ ;دین اور عدل ۵;دین کا انکار ۱۲ ; دین کی حقیقت ٤، ۱۲

روایت: ۱۷

سر تسلیم خم کرنا: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۳، ٤; دل سے سر تسلیم خم کرنا ۱۷ ; سر تسلیم خم کرنے کا پیش خیمہ ۲

شناخت: شناخت کے موانع ۱۰

عدل:۵

عذاب: عذاب کے اسباب ١٤

علماء: ۷، ۱۰ علماء کا اختلاف ۸، ۱۱

عیسائی: عیسائیوں کا حسد ۹

کفار: کفار کو دھمکی ۱۵ ; کفار کی سزا ١٤

کفر: ۱۲

معارف: معارف کا نظام ۵

نافرمانی: نافرمانی کے عوامل ۹

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۱۵

یہود: یہود کا حسد ۹

فإِنْ حَآجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ وَالأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُواْ فَقَدِ اهْتَدَواْ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلاَغُ وَاللّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (٢٠)

اے پیغمبر اگر یہ لوگ آپ سے کٹ حجتی کریں تو کہہ دیجئے کہ میرا رخ تمامتر اللہ کی طرف ہے او رمیرے پیر و بھی ایسے ہی ہیں اور پھر اہل کتاب اور جاہل مشرکین سے پوچھئے کیا تم اسلام لے آئے _ اگر وہ اسلام لے آئے تو گویا ہدایت پا گئے او راگر منھ پھیر لیا تو آپ کا فرض صرف تبلیغ تھا او راللہ اپنے بندوں کو خوب پہچانتا ہے _

١_ اہل کتاب کے علماء کا حقیقت جاننے کے باوجود پیغمبر اکرم (ص) سے مجادلہ اور جھگڑا کرنا_ من بعد ماجائهم العلم ...فإن حآجوك فقل

٢_ پیغمبر اسلام (ص) اور ان کے پیروکاروں کا مکمل طور پر خدا تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا_
فقل أسلمت وجهى لله و من اتبعن

٣_ خدا تعالی کی طرف سے پیغمبر (ص) اسلام کو جھگڑالو اہل کتاب سے مجادلہ نہ کرنے کی ہدایت_ فإن حآجوك فقل أسلمت

٤_ حق کے سامنے سر جھکانا اور جھگڑے والی باتوں سے اجتناب لازمی ہے_ فان حاجوك فقل أسلمت

٥_ پیغمبر(ص) اسلام کے دین کا محور، خدا تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے_
فقل أسلمت وجهى ... ء أسلمتم فإن أسلموا

٦_ پیغمبر (ص) اسلام کا فریضہ اہل کتاب، مشرکین مکّہ اور کتاب سے محروم ان پڑھ لوگوں کو خدا تعالی

کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی دعوت دینا تھا_وقل للذين أوتواالكتاب و الأميين ء أسلمتم

۷_ خدا تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہدایت پانا ہے_فإن أسلموا فقد اهتدوا

۸_ انسان اپنے اختیار سے دین کو قبول کرتا ہے یا اس سے روگردانی کرتا ہے_فإن أسلموا فقد اهتدوا و إن تولوا

۹_کافروں کی خدا کے سامنے سرجھکانے (ہدایت) سے روگردانی کے بارے میں پیغمبر اسلام(ص) کی فکرمندي_

و إن تولوا فإنما عليك البلاغ پیغمبر(ص) اسلام کے فریضے کو خدا کے پیغام کے پہنچانے میں منحصر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا آنحضرت(ص) پیغام پہنچانے کے علاوہ لوگوں کو خدا کے سامنے جھکانا بھی اپنا فریضہ سمجھتے تھے_

۱۰_ آنحضرت (ص) کی اس بارے میں فکر مندی کہ شاید صرف پیغام پہنچا کر انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری نہ کی ہو_

و إن تولوا فإنما عليك البلاغ یہ اس صورت میں ہے کہ "فانّما علیک البلاغ" آنحضرت(ص) کی انجام فریضہ کی فکرمندی کے مقابلے میں ہو_

۱۱_آنحضرت(ص) کا فریضہ صرف لوگوں تک خدا تعالی کا پیغام پہنچانا ہے نہ انہیں ایمان پر مجبور کرنا_

فإنما عليك البلاغ

۱۲_خداوند عالم کی طرف سے آنحضرت(ص) کے فریضہ کی حدود بیان کرنا آپ(ص) کے اطمینان خاطر کا باعث تھا_ لگتاہے کہ جملہ "فانما ..." پیغمبر اکرم(ص) کے اطمینان خاطر کیلئے ذکر کیا گیا ہے_

۱۳_ خدا تعالی کا بندوں کے بارے میں ہر طرح سے عالم و بصیر ہونا_ و الله بصير بالعباد

۱٤_ خداوند عالم کی کافروں کو دھمکي_و إن تولوا ... و الله بصير بالعباد و ان تولوا ... کے بعد جملہ "والله بصیر بالعباد" جو کہ خدا کی مکمل آگاہی کا بیان ہے کا

ذکر کرنا ان کیلئے دھمکی ہے جو حق سے منہ موڑتے ہیں (کفار)_

۱۵_ مومنین کی طرح کفار بھی خدا تعالی کے زیر نظارت اور اس کی حکمرانی کے تحت ہیں_

و الله بصیر بالعباد کفار کیلئے کلمہ "عبد" کے استعمال سے حکمرانی کا معنی لیا گیا ہے_

۱٦_ انسان کا اپنے لئے ہدایت کا انتخاب قدروقیمت رکھتا ہے_ئص أسلمتم فإن أسلموا فقد اهتدوا و إن تولوا فإنما علیك البلاغ

۱۷_ آنحضرت(ص) کا دین کو پہنچانا خدا تعالی کی طرف سے بندوں پر اتمام حجت ہے_ فإنما علیك البلاغ و الله بصیر بالعباد

آنحضرت(ص): آپ (ص) اور اہل کتاب ۱، ۳، ٦ ; آپ (ص) اور کفار ۹; آپ (ص) اور مشرکین٦; آپ (ص) کی اطاعت ۲; آپ(ص) کی رسالت ٦، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۷ ;آپ(ص) کے پیروکار ۲ اتمام حجت: ۱۷

اسلام: اسلام کی خصوصیات ۵، ۷; صدر اسلام کی تاریخ ۱

اطمینان: اطمینان کے عوامل۱۲

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی دعوت ٦، ۱۰، ۱۱، ۱۷; انبیاء (ع) کی ذمہ داری کی حدود ۱۱، ۱۲

انسان: انسان کا اختیار۸، ۱٦ ;انسان اوردین۸

اہل کتاب: ۱، ۳، ٦ اہل کتاب کے علماء ۱، ۳

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ۱۳ ;خدا تعالی کی حکمرانی ۱۵ ; خدا تعالی کی دھمکیاں ۱٤ ; خدا تعالی کی نظارت ۱۵

دعوت: ٦، ۱۱،۱۰، ۱۷

دین:۸ دین کی حقیقت ۵

سر تسلیم خم کرنا: حق کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ٤; خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۲، ۵، ۷، ۹; سر تسلیم خم کرنے کی دعوت ٦

قدر و قیمت: قدر و قیمت کے معیار ۱٦

کفار: ۹، ۱۵ کفار کو دھمکی ۱٤; کفار کی ہدایت ۹

مجادلہ اور جھگڑا کرنا: ممنوع مجادلہ ٤; ناپسند مجادلہ ۱، ۳

مشرکین: ٦ مشرکین مکہ ٦

مومنین: ۱۵

ہدایت: ہدایت کی قدر و قیمت ۱٦; ہدایت کے عوامل ۷

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الِّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۱)

جو لوگ آیات الہیہ کا انکار کرتے ہیں اور ناحق انبیاء کو قتل کرتے ہیں اور ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دینے والے ہیں انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے _

۱_ جن لوگوں نے خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے روگردانی کی وہ کافر ہیں_ و ان تولّوا ... إن الذين يكفرون بآيات الله

۲_ آیات الہی کے ساتھ کفر برتنے والے دردناک عذاب کے مستحق ہیں_ إن الذين يكفرون بآيات الله ... فبشرهم بعذاب أليم

۳_ خدا تعالی کی آیات کا کفر، انبیاء (ع) اور عدل و عدالت چاہنے والوں کے قتل کا موجب بنتا ہے_

إن الذين يكفرون ... و يقتلون النبيين ... يقتلون الذين يأمرون بالقسط

٤_ *انبیاء (ع) اورعدل و عدالت چاہنے والوں کے قتل پر خدا تعالی کی کافروں کو دھمکي*_ إن الذين يكفرون ... و يقتلون النبيين ... فبشرهم بعذاب أليم

٥_ *اہل کتاب اور مشرکین کے درمیان آیات الہی کے منکر اور انبیاء (ع) و عدل خواہوں کے قاتلین موجود تھے*_
قل للّذين اوتوا الكتاب و الامّيّن ... إن الذين يكفرون بآيات الله و يقتلون النبيين ... و يقتلون

٦_ *انبیاء (ع) اورعدل خواہوں کا قتل کرنا اور الہی آیات کا انکار کرنا گناہ کے لحاظ سے برابرہیں*_
إن الذين يكفرون ... و يقتلون النبيين ... و يقتلون *گناہ کا یکساں ہونا سزا کے یکساں ہونے سے سمجھا گیا ہے*_

٧_ *کافروں کا انجام اور انبیاء (ع) و عدل خواہوں کے قاتلوں کا انجام ایک جیسا ہے*_ إن الذين يكفرون ... فبشرهم بعذاب أليم

٨_ *عقیده، انسان کے اعمال کا سرچشمہ*_ يكفرون ... و يقتلون

٩_ *انبیاء (ع) الہی کا قتل، ناحق اورناقابل توجیہ عمل ہے*_ و يقتلون النبيين بغير حق

١٠_ *کفار، توجیہ اور حق کے اظہار کے ساتھ انبیاء (ع) اورعدل خواہوں کو قتل کرتے تھے اورتاویلیں کرتے تھے*_
إن الذين يكفرون ... و يقتلون النبيين بغير حق و يقتلون الذين يأمرون بالقسط *"بغیرحق"کی تصریح و تاکید دلالت کرتی ہے کہ کافر حق نمائي کا مظاہرہ کرتے تھے*_

١١_ *بہت سے انبیاء (ع) اورعدل خواہ کفار کے ہاتھوں قتل ہوئے*_ إن الذين يكفرون ... و يقتلون النبيين بغير حق و يقتلون الذين يأمرون بالقسط

١٢_ *سابقہ امتوں میں ایسے عدل خواہ لوگ تھے جنہوں نے عدل و عدالت کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں*_
و يقتلون الذين يأمرون بالقسط

۱۳_ انبیاء (ع) اور عدل خواہ لوگوں کے قتل پر خداوند عالم کا شدید غضبناک ہونا_ *

و یقتلون النبیین بغیر حق و یقتلون الذین یأمرون بالقسط لگتا ہے کلمہ "یقتلون" کا تکرار قتل کے سخت ناپسند ہونے کے بیان کیلئے ہے_

۱۴_ عدل کی راہ میں قتل ہونے کا خطرہ، امر بالمعروف اور برائی سے نبرد آزمائی کے جواز سے مانع نہیں ہے_

و یقتلون الذین یأمرون بالقسط کیونکہ آیت کا انداز ان قتل ہونے والوں کی تعریف و مدح ہے کہ جو عدل کی راہ میں امر بالمعروف کرنے والے تھے_

۱۵_ ایسے عدل خواہ لوگ جنہوں نے قسط و عدالت کی راہ میں اپنی جانیں قربان کردیں انبیاء (ع) کے بعد والے رتبے پر فائز ہیں_ و یقتلون النبیین بغیر حق و یقتلون الذین یأمرون بالقسط من الناس فبشرهم بعذاب أليم

انبیاء (ع) اور عدل چاہنے والوں کے قاتلوں کا ایک جیسا عذاب بیان کرنا ان کے رتبہ کے نزدیک ہونے پر دلالت کرتا ہے اور انبیاء (ع) کو عدل خواہوں سے پہلے ذکر کرنا انبیاء (ع) کے رتبہ کے ان پر برتر و بلند ہونے کی حکایت کرتا ہے_

۱۶_ انبیاء (ع) اور عدل کا حکم دینے والوں کا قتل معاشرے کو ناقابل برداشت مشکلات میں مبتلا کردینے کا موجب ہے_ و یقتلون النبیین بغیر حق ... فبشرهم بعذاب أليم یہ اس صورت میں ہے کہ "فبشرھم بعذاب الیم" سے مراد دنیاوی اور اخروی دونوں طرح کی مشکلات ہوں_ بعد والی آیت کے قرینہ سے کہ جس میں فرمایا "حبطت اعمالھم فی الدنیا و الآخرۃ" یہی ظاہر ہوتا ہے_

۱۷_ عدل خواہی اور عدل خواہوں کا خدا کے نزدیک بلند مرتبہ ہونا_ و یقتلون النبیین ... و یقتلون الذین یأمرون بالقسط انبیائے (ع) الہی کے ذکر اور ان کے قاتلوں کو دردناک عذاب کی دھمکی دینے کے بعد عدل چاہنے والوں کے ذکر کرنے سے یہ مطلب لیا گیا ہے_

۱۸_ پیغمبر اکرم (ص) کے دور کے کفار کا گذشتہ لوگوں کے ہاتھوں انبیاء (ع) کے قتل پر راضی ہونا انہیں الہی عذاب کی دھمکی دینے کی علت ہے_* و یقتلون النبیین ... فبشرهم بعذاب أليم انبیاء (ع) کے قاتلوں کے خاندان کو عذاب کی دھمکی تب صحیح ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے ان گذشتہ لوگوں کے اعمال پر راضی ہوں_

۱۹_ معاشرہ کی سعادت و نیک بختي، ایمان، انبیاء (ع) کی خدمات اور عدل خواہوں کی زحمات کی مرہون منت ہے_

إن الذين يكفرون ... فبشرهم بعذاب أليم معاشرہ میں ایمان، انبیاء (ع) اور مصلح حضرات کا نہ ہونا مشکلات اور بدبختی کا باعث ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا وجود سعادت و نیک بختی کا پیش خیمہ ہے_

۲۰_ بنی اسرائیل، انبیاء (ع) اور ان کے حامیوں کے قاتل تھے_ و يقتلون النبيين بغير حق و يقتلون الذين يأمرون بالقسط رسول اکرم(ص) نے فرمایا: قتلت بنواسرائيل ثلاثة و اربعين نبيّاً ... فقام ماة رجل و اثنا عشر رجلاً من عبّاد بنی اسرائيل فصاصمصرُوا من قتلهم بالمعروف و نهوهم عن المنكر فقتلوا جميعا ...بنی اسرائیل نے تینتالیس (۴۳) نبیوں (ع) کو قتل کیا ... تو بنی اسرائیل سے ایک سو بارہ (۱۱۲) زاہد و عابد اشخاص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی خاطر اٹھے تو انہوں نے ان سب کو بھی قتل کردیا ...(۱)

۲۱_ انبیاء (ع) اور امر بالمعروف کرنے والوں کے قاتلوں کو خدا تعالی کا سخت ترین عذاب ہوگا_

و يقتلون النبيين بغير حق و يقتلون الذين يأمرون بالقسط رسول اسلام (ص) سے سوال ہوا ايّ الناس اشد عذاباً يوم القيامة؟ قال(ص) : رجل قتل نبياً او رجلاً امر بمعروف او نهی عن منكر کہ قیامت کے دن کس شخص کو سب سے سخت عذاب ہوگا؟ تو آنحضرت (ص) نے فرمایا وہ شخص جس نے کسی نبی کو یا کسی امر بالمعروف کرنے اور نہی عن المنکر کرنے والے کو قتل کیا ہو اس کے بعد آپ(ص) نے یہ آیت تلاوت فرمائي:"ان الذين يكفرون ..." (۲)

۲۲_ بنی اسرائیل کو تینتالیس (۴۳) انبیاء (ع) اور ایک سو بارہ (۱۱۲) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والوں کے قتل پر دردناک عذاب کی وعید_ و يقتلون النبيين بغير حق و يقتلون الذين يأمرون بالقسط من الناس فبشرهم بعذاب أليم پیغمبر اسلام (ص) نے مذکورہ بالا آیت کے مصداق کے طور پر بیان فرمایا: قتلت بنواسرائيل ثلاثة و اربعين نبياً اول النهار فی ساعة واحدة فقام مائة رجل واثنى عشر رجلاً عبّاد من بنی اسرائيل فامروا

---

۱) تفسیر طبری ج ۳ ص ۱۴۴ ، مجمع البیان ج ۲ ص ۷۲۰ تفسیر تبیان ج ۲ ص ۴۲۲_

۲) تفسیر طبری ج ۳ ص ۱۴۴ ، مجمع البیان ج ۲ ص ۷۲۰ ، تفسیر تبیان ج ۲ ص ۴۲۲_

من قتلهم بالمعروف و نهوهم عن المنكر فقتلوا جميعاً من آخر النهار فی ذلك الیوم_بنی اسرائیل نے صبح کے وقت ایک ہی گھڑی میں تینتالیس (٤٣) نبیوں (ع) کو قتل کیا تو ایک سو بارہ بنی اسرائیل کے عابد و زاہد لوگ اٹھے اور انہوں نے قتل کرنے والوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تو انہوں نے ان سب کو اسی دن شام کے وقت قتل کردیا_(۱)

۲۳_ حضرت زکریا(ع) اور حضرت یحیي (ع) کے قاتلوں کو دردناک عذاب کا وعدہ_

و يقتلون النبيين بغير حق ... فبشرهم بعذاب أليم امیر المؤمنین(ع) مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرماتے ہیں : ...

انّ نبی اللہ زکریا قد نشر بالمناشیر و یحیی ابن زکریا قتلہ قومہ و ہو یدعوہم الی اللہ کہ زکریا (ع) نبی کو آروں سے چیر دیا گیا اور یحیي ابن زکریا(ع) کو ان کی قوم نے قتل کردیا حالانکہ وہ انہیں خدا کی طرف بلا رہے تھے(۲) _

آیات الہی : ان کو جھٹلانا ٥;ان کے بارے میں کفر ۳، ٦; ان کے منکرین ٥

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۸

اصلاح طلب لوگ: اصلاح طلب لوگوں کا قتل ۲۲

امر بالمعروف: ۲۱، ۲۲ امر بالمعروف کی اہمیت ١٤;امر بالمعروف کے احکام ١٤

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا قتل ۳، ٥، ٤، ٦، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۸; انبیاء (ع) کی تاریخ ۱۱;انبیاء (ع) کی خدمات ۱۹;انبیاء (ع) کے قتل کی سزا ۷، ١٦، ۲۳، ۲۱

اہل کتاب: ٥

ایمان: ایمان اور عمل ۸;ایمان کے معاشرتی اثرات ۱۹

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور انبیاء (ع) کا قتل ۲۰، ۲۲

حضرت زکریا(ع) : حضرت زکریا (ع) کے قتل کی سزا ۲۳

---

۱) تفسیر طبری ج ۳ ص ١٤٤ ، مجمع البیان ج ۲ ص ۷۲۰، تفسیر تبیان ج ۲ ص ٤۲۲_

۲) تفسیر برہان ج ۱ ص ۲۷٤ ح ۱

حضرت يحيي (ع) : حضرت يحيي کے قتل کی سزا ۲۳
خدا تعالی: خدا تعالی کا عذاب ۱۸، ۲۱; خدا تعالی کا غضب ۱۳ ; خدا تعالی کی دھمکی ٤; خدا تعالی کے وعدے ۲۲، ۲۳
راہ وروش: راہ و روش کی بنیاد ۸
روایت: ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳
سر تسلیم خم کرنا: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۱
سعادت: سعادت کے عوامل ۱۹
عدل: عدل کیلئے جد و جہد ۱۲، ۱٤
عدل خواہ لوگ: ان کا رتبہ ۱۵، ۱۷; ان کا قتل ٦،۵،٤،۳،۱۰،۷، ۱٦،۱۳، ۱۱; انکی خدمات ۱۹، یہ لوگ تاریخ میں ۱۲
عدل خواہي: عدل خواہی کی قدر و قیمت ۱۵،۱۷
عذاب: عذاب کے اسباب ۲۱،۱۸،۲، ۲۲ ، ۲۳; عذاب کے مراتب ۲، ۲۱ ;عذاب کے مستحق ۲۱،۲
عقیدہ: عقیدہ کے اثرات ۸
عمل: ۸ ناشائستہ عمل ۹
قتل نفس: قتل نفس کی سزا ۲۱
کفار: ۱، ۲، ۱۰، ۱۱ کفار کا انجام ۷; کفار کودھمکي ٤، ۱۸
کفر: کفر کی سزا ۲; کفر کے اثرات ۱۳ ; کفر کے عوامل ۱
گناہ: گناہ پر راضی ہونا ۱۸ ; گناہ کے درجات ٦
معاشرہ: معاشرتی انحطاط و پستی کے عوامل ١٦ ; معاشرتی ترقی کے عوامل ۱۹
مشرکین: ۵

نافرماني: نافرمانی کے اثرات ١

نہی عن المنکر: ٢٢ اسکے احکام ١٤; نہی از منکر کی اہمیت ١٤

أُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (٢٢)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی برباد ہو گئے اور آخرت میں بھی ان کا کوئی مددگار نہیں ہے _

١_ کفار اورانبیاء (ع) وعدل خواہ لوگوں کے قاتلوں کے اعمال کا دنیا و آخرت میں حبط و اکارت ہوجانا_
انّ الذین یکفرون ... أولئك الذین حبطت أعمالهم فی الدنیا و الآخرة

٢_ کفر اختیار کرنا اور انبیاء (ع) وعدل کیلئے قیام کرنے والوں کا قتل ایسا عظیم گناہ ہے جو تمام اعمال کو نابود اور برباد کردیتا ہے_ انّ الذین یکفرون ... أولئك الذین حبطت أعمالهم

٣_ ایمان، نیک اعمال کی قدر و قیمت کا معیار اور ان کے انجام دینے کی صورت میں ان پر خدا تعالی کے اجر دینے کی شرط_ انّ الذین یکفرون ... أولئك الذین حبطت أعمالهم

٤_ کفار اور انبیاء (ع) و عدل کیلئے قیام کرنے والوں کے قاتلین کے اعمال اجتماعی قدر و قیمت اور اعتبار سے عاری ہیں_* انّ الذین یکفرون ... حبطت أعمالهم ایسا لگتا ہے دنیا میں اعمال کی نابودی یا ان کے حبط ہونے کا مطلب ان کا اثرات سے خالی اور غیر معتبر ہونا ہے_

٥_ انسان کے نیک اعمال قابل قدر اور دنیاوی و اخروی نتائج کے حامل ہیں_
حبطت أعمالهم فی الدنیا و الآخرة

٦_ نیک عمل سرمایہ ہے اور انسان کے لیئے دنیا و آخرت میں مددگار_ حبطت أعمالهم فی الدنیا و الآخرة و ما لهم من ناصرین

٧_ بعض ناشائستہ اعمال ماضی کے اچھے اعمال کو بھی اکارت کردیتے ہیں_ حبطت أعمالهم ... و ما لهم من ناصرین

٨_ انبیاء (ع) و عدل کی خاطر قیام کرنے والوں کے قاتلین اور کفار خداوند عالم کے سامنے اپنے اعمال کی نابودی پر نہ کوئي مددگار رکھتے ہیں اور نہ کوئي شفاعت کرنے والا_ انّ الذین یکفرون ... حبطت أعمالهم ... و ما لهم من ناصرین

٩_ انبیاء (ع) اورعدل کی خاطر قیام کرنے والوں کے قاتل اور کفار کوئي راہ نجات نہیں رکھتے_ انّ الذین یکفرون ... و ما لهم من ناصرین

١٠_ کفر اور انبیاء (ع) اورعدل کی خاطر قیام کرنے والوں کا قتل شفاعت کرنے والوں کی مدد سے محرومیت کا باعث ہے_ انّ الذین یکفرون ... و ما لهم من ناصرین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جملہ "و ما لہم من ناصرین" میں بعض اعمال کی کمی کو پورا کرنے کی خاطر کچھ مددگار (شفاعت کرنے والے) فرض کئے گئے ہیں لیکن آیت میں مذکور اشخاص کو ان کی مدد شامل نہیں ہوگي_

اقدار: ٥ معاشرتی اقدار ٤

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کا قتل ٢، ٤، ١٠; انبیاء (ع) کے قتل کی سزا ١، ٨، ٩

انسان: انسان کا سرمایہ ٦

ایمان: ایمان کے اثرات ٣

شفاعت: شفاعت کے موانع ٨، ١٠

عدل و عدالت کی خاطر قیام کرنے والے: ان کا قتل ١، ٢، ٤، ١٠; ان کے قتل کی سزا ٨، ٩

عذاب: عذاب کے مستحق ٩

عمل:

حبط عمل ٤، ١، ٨; عمل صالح ٥، ٦; عمل صالح کی قدر و قیمت ٣; عمل کا اجر ٣; عمل کی قدروقیمت ٤; عمل کے اثرات ٥، ٦، ٧; عمل کے حبط ہونے کے عوامل ١، ٧; ناشائستہ عمل ٧

قدروقیمت: قدر و قیمت کے معیارات ٣

کبیرہ گناہ: ٢

کفار: ٩

کفار کا عمل ١، ٤، ٨

کفر: کفر کی سزا ٨، ٩; کفر کے اثرات ١٠; کفر کے مراتب ٢

گناہ: گناہ کے اثرات ٢

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوْتُواْ نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ (٢٣)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب کا تھوڑاسا حصّہ دے دیا گیا کہ انہیں کتاب خدا کی طرف فیصلہ کے لئے بلایا جاتا ہے تو ایک فریق مکر جاتا ہے او ربالکل کنارہ کشی کرنے والے ہیں_

١_ فیصلے کیلئے کتاب خدا کی طرف بلائے جانے پر اہل کتاب کا سرکشی کرنا بہت تعجب آور ہے_

ألم ت-رالی الذین ... و ھم معرضون

٢_ اہل کتاب کا کتاب خدا کی حکمرانی سے سرکشی کرنا ان کے کفر کی دلیل ہے_

ألم ت-رالی الذین أوتوا نصیبا ... و ھم معرضون لگتاہے یہ آیت اہل کتاب کے کفر کو بیان کررہی ہے کہ جس کی پہلے والی آیت میں تصریح کی گئی ہے_

٣_ بعض اہل کتاب (یہودیوں) کی اپنی آسمانی کتاب کے بارے میں ناقص معلومات_

ألم ترالی الذین أوتوا نصیبا من الکتاب

٤_ سابقہ آسمانی کتابوں کے حقائق کی تحریف اور اہل کتاب کی صرف بعض حقائق تک دسترسي_* أوتوا نصیبا من الکتاب

٥_ آسمانی کتاب سے ہدایت پانا اس کے بارے میں مکمل علم حاصل کرنے پر موقوف ہے_
ألم ت–رالی الذین أوتوا نصیبا من الکتاب

٦_ تورات کو فیصل قرار دینے کے بارے میں پیغمبر اکرم (ص) کی رائے کے بعد بعض یہودی علماء کا اسے قبول نہ کرنا_ ألم ت–رالی الذین أوتوا نصیبا من الکتاب ... و ھم معرضون مذکورہ بالا نکتہ آیت کے نقل کردہ شان نزول کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے_ (مجمع البیان)

٧_ آسمانی کتاب قانون اور فیصلے کی کتاب ہے_ یدعون إلی کتاب اللہ لیحکم بینھم

٨_ قرآن حکیم کا مخالفین کے ساتھ منطقی برتاؤ_ یدعون إلی کتاب اللہ لیحکم بینھم
کیونکہ قرآن مجید نے خود انہی کی کتاب کو فیصل قرار دیا ہے_

٩_ انبیاء (ع) اور عدل و عدالت کی خاطر قیام کرنے والے جو کافروں کے ہاتھوں مارے گئے آسمانی کتابوں کی حکمرانی کے خواہاں تھے_* یدعون إلی کتاب اللہ لیحکم بینھم یہ اس صورت میں ہے کہ "یدعون" کا محذوف فاعل وہی قتل کئے جانے والے لوگ ہوں جو اس سے پہلی آیت میں مذکور ہیں یعنی یدعوہم المقتولون الی کتاب اللہ (یہ قتل کئے جانے والے لوگ انہیں کتاب خدا کی طرف بلاتے ہیں)_

١٠_ اہل کتاب کے بعض علماء نے کتاب خدا کی حکمرانی اور فیصل ہونے کو قبول کرلیا_
ثم یتولی فریق منھم بعض کا قبول نہ کرنا کچھ دوسرے بعض کے قبول کرنے پر مفہومی دلالت رکھتا ہے_

١١_ پیغمبر اکرم(ص) کے زمانے میں بعض اہل کتاب کے علماء کا اسلام کی حقانیت کو قبول کرلینا_
ثم یتولی فریق منھم

١٢_ آسمانی کتاب کے فیصل بنانے کے بارے میں اہل کتاب کے علماء کے درمیان متضاد آراء پائی جاتی تھیں_
ثم یتولی فریق منھم

١٣_ تورات میں پیغمبر اسلام (ص) کی سچائي کی علامتیں موجود تھیں _ *

يدعون إلى كتاب الله ليحكم بينهم اگر ایسی نشانیاں تورات میں نہ ہوتیں تو پیغمبر اکرم (ص) کی تورات کے فیصل بنانے کی دعوت صحیح نہ ہوتي_

١٤_ پیغمبر اکرم (ص) کا یہودیوں میں تورات کی بنیاد پر فیصلے فرمانا اور ان میں سے بعض کا تورات کے حکم کو نہ ماننا_

يدعون إلى كتاب الله ليحكم بينهم ثم يتولى فريق منهم اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ ایک یہودی مرد و عورت نے زنا کیا تو پیغمبر اکرم (ص) نے انہیں تورات کے مطابق سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اس سے یہودیوں میں غم و غصّہ کی لہر دوڑ گئي_

آسمانی کتابیں: ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٧، ١٠، ١٢، ١٤ آسمانی کتابوں کی تحریف ٤، آسمانی کتابوں کی حکمرانی ٩

آنحضرت (ص): آپ (ص) اور آسمانی کتابیں ١٣; آپ (ص) اور تورات ١٣; آپ (ص) اور یہودی ٦، ١٤; آپ (ص) کی صداقت ١٣

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٦، ١٠، ١١، ١٢، ١٤

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کے اہداف ٩; انبیاء (ع) کا قتل ٩

اہل کتاب ١١: ان کا کفر ٢; ان کی سرکشی ١، ٢; ان کے علماء ١٠، ١١، ١٢; ان کے مومنین ١١; اہل کتاب اور آسمانی کتابیں ١، ٢، ٣، ٤، ١٠، ١٢، ١٤; اہل کتاب اور تورات ٣; اہل کتاب کا اختلاف ١٢

بصیرت: بصیرت کی اہمیت ٥

تورات: ٣، ٦، ١٣

عدل خواہ لوگ: ان کا قتل ٩

قانون: قانون کے منابع و مصادر ٧

قرآن کریم: قرآن کریم کی منطق ٨

مخالفین: مخالفین کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ ۸

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ٥

یہود: ٦، ١٤ ان کی ناآگاہی ٣; علمائے یہود ٦; یہود اور تورات ٦

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلاَّ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ (٢٤)

یہ اس لئے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ انھیں آتش جہنم صرف چند دن کے لئے چھوئے گی اور ان کو دین کے بارے میں انکی افتراپردازیوں نے دھوکہ میں رکھا ہے۔

١۔ خرافات کی پابندي، بے بنیاد عقیدے اور خیالی امن کا احساس وہ عوامل ہیں جن کی وجہ سے اہل کتاب نے اسلام سے روگردانی کي۔ ثمّ یتولی فریق منهم ... ذلك بأنهم قالوا لن تمسنا النار

٢۔ بعض اہل کتاب کا یہ باطل عقیدہ کہ وہ چند دن سے زیادہ جہنم کی آگ میں نہیں رہیں گے۔

ثمّ یتولی فریق منهم ... ذلك بأنهم قالوا لن تمسنا النار

٣۔ جہنم کی آگ میں ہمیشہ نہ رہنے کے احساس نے اہل کتاب کو گمراہ کرنے میں مؤثر کردار ادا کیا۔

ثمّ یتولی فریق منهم ... ذلك بأنهم قالوا لن تمسنا النار ... و غرّهم

٤۔ جھوٹے اور خرافاتی عقائد و نظریات گمراہی اور فریب کا موجب ہیں۔ قالوا لن تمسنا النار ... و غرهم فی دینهم

٥۔ اہل کتاب کے علماء جو کتاب خدا کے فیصلے سے روگرداں تھے اپنے گناہکار ہونے کا پورا یقین رکھتے تھے۔

لن تمسنا النار إلا أیاما معدودات

٦۔ اہل کتاب کا اپنی قومی اور نسلی برتری کا معتقد ہونا۔*

لن تمسنا النار

یہودیوں کا یہ سمجھنا کہ انہیں معمولی سا عذاب ہوگا "لن تمسنا" میں "نا" کے قرینہ سے یہ احتمال دیا جاسکتا ہے کہ ان کا یہ سمجھنا اپنے آپ کو برتر نسل سمجھنے کی وجہ سے تھا۔

۷_ اہل کتاب قیامت اور اپنے اعمال کی سزا کا اعتقاد رکھتے تھے_ لن تمسنا النار إلا أياما

۸_ بعض اہل کتاب قیامت کے دن سزاؤں میں امتیاز کے قائل تھے_*لن تمسنا النار إلا أياما

کیونکہ اپنے بارے میں تھوڑے عذاب کا اعتقاد رکھتے تھے جبکہ دوسروں کے بارے میں یہ گمان نہیں کرتے تھے یعنی قیامت اور سزاؤں میں امتیاز و برتري

۹_ عذاب میں ہمیشہ رہنے سے محفوظ ہونے کا نظریہ وہ جھوٹ ہے جو اہل کتاب نے خود گھڑا اور اس کے ذریعے اپنے آپ کو فریب دیا_ و غرهم فی دينهم ما كانوا يفترون

۱۰_ دین میں جھوٹ بولنا اور بدعتیں قائم کرنا اہل کتاب کا شیوہ ہے_

وغرهم فی دينهم ما كانوا يفترون "ماكانوا" ماضی استمراری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بدعتیں پیدا کرنا اہل کتاب کا ہمیشہ کا شیوہ و وتیرہ تھا_

آسمانی کتابیں: ۵

اسلام: ۱

اہل کتاب: ۱ ان کا تحریف کرنا ۹، ۱۰; ان کی گمراہی ۳;ان کے عقائد ۱، ۲، ۶، ۷، ۸، ۹; ان کے علماء ۵; اہل کتاب اور آسمانی کتابیں ۵

ایمان: ایمان قیامت پر ۷

بدعتیں قائم کرنا: ۱۰

جزا و سزا: ۷، ۸

جہنم: اس میں ہمیشہ رہنا ۳، ۹

جھوٹ: ۹، ۱۰

خدا تعالی: خدا تعالی کا عذاب ۸

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱، ۲، ٤، ۸، ۹; خرافاتی عقیدہ ۱، ٤

فریب: فریب کے عوامل ۳، ٤، ۹

قیامت: قیامت میں عدل ۸

گمراہي: گمراہی کے عوامل ۱، ۳، ٤

گناہگار افراد:٥

نسلی امتیازات و تعصبات: ٦

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لاَّ رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (۲٥)

اس وقت کیا ہوگا جب ہم سب کو اس دن جمع کریں گے جس میں کسی شک او رشبہہ کی گنجائش نہیں ہے اور ہر نفس کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا او رکسی پر کوئي ظلم نہیں کیا جائے گا _

۱_ اہل کتاب کو ان کے الہی آیات کے کفر و انکار، انبیاء (ع) اورعدل و انصاف کی خاطر قیام کرنے والوں کے قتل اور دین میں جھوٹ گھڑنے پر خدا تعالی کی طرف سے دھمکي_قالوا لن تمسّنا النار ... فكيف إذا جمعناهم

۲_ عذاب کی کمی کے بارے میں انسان کے خود ساختہ نظریات و اعتقادات خدا تعالی کی عادلانہ سزا کو تبدیل نہیں کرسکتے_قالوا لن تمسّنا النار الاّ ایاماً ... فكيف إذا جمعناهم اگرچہ اہل کتاب کہتے تھے لن تمسنا النار... لیکن خداوند متعال نے فرمایا یہ غلط عقیدہ ان کی سزا میں تبدیلی نہیں کرسکتا_

۳_ قیامت کو یاد کرنا انسان کے اعمال اور عقائد کو صحیح کرنے میں مؤثر کردار ادا کرسکتا ہے_فكيف إذا جمعناهم ليوم لاريب فيه

٤_ قیامت یوم الجمع ہے_ فكيف إذا جمعناهم ليوم لاريب فيه

٥_ قیامت ناقابل شک و تردید دن ہے_ ليوم لاريب فيه یہ اس صورت میں ہے کہ "لاریب فیہ" کے معنی "لاریب فی وقوعہ" کے ہوں_

٦_ قیامت، سب کے منزل یقین پر پہنچنے اور شک و تردید کے پردے اٹھنے کا دن ہے_

ليوم لاريب فيه "لاريب فيه" کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ اس دن میں کسی قسم کا شک باقی نہیں رہے گا وہ یقین کا دن ہے نہ یہ کہ اس دن کے واقع ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے جیساکہ اس سے پہلے والے نکتے میں کہا گیا ہے_

٧_ قیامت کے دن سب حقیقتیں یقینی اورروشن و ظاہر ہوجائیں گی_ ليوم لاريب فيه

٨_ قیامت ایسا دن ہے جس میں ہر شخص اپنے ذخیرہ کئے ہوئے اعمال پورے پورے دریافت کرے گا_

و وفيت كل نفس ما كسبت

٩_ دنیا، ذخیرہ اندوزی اور سرمایہ حاصل کرنے کا مقام ہے اور آخرت اس سرمائے کو دریافت کرنے کا دن ہے_

و وفيت كل نفس ما كسبت

١٠_ قیامت میں انسان کے دنیاوی اعمال کا حاضر و ظاہر ہونا_ و وفيت كل نفس ما كسبت کیونکہ "وفیت" کی خود "ماكسبت" کی طرف نسبت دی گئی ہے نہ اس کے نتیجہ کی طرف_

١١_ دنیا میں آدمی کا کردار مٹتا نہیں بلکہ محفوظ ہوجاتا ہے_ و وفيت كل نفس ما كسبت کسب کردہ کو دریافت کرنے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ چیز "ماكسبت" موجود ہو_

١٢_ بعض اہل کتاب کی یہ غلط سوچ کہ ان کے بُرے اعمال قیامت میں مٹ جائیں گے_

لن تمسّنا النار ... و وفيت كل نفس ما كسبت لگتا ہے جملہ "وفیت کل ..." اہل کتاب کی اس سوچ "لن تمسنا النار" کی علت کی طرف اشارہ ہے_

۱۳_ قیامت ایسا دن ہے جس میں انسان پر ظلم نہیں ہوگا_ و هم لایظلمون

آخرت: آخرت پر ایمان کے اثرات ۳

آیات الہی: ان کا کفر و انکار ۱

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کا قتل ۱

اہل کتاب: اہل کتاب کا تحریف کرنا ۱; اہل کتاب کا کفر ۱; اہل کتاب کو دھمکی ۱; اہل کتاب کے عقائد ۱۲;

ایمان: ایمان کے اثرات ۳

ترغیب: ترغیب کے عوامل ۳

ثواب اور عذاب: ۲، ۸

جزا و سزا: ۸، ۲ جزا و سزا کا نظام: ۲

خدا تعالى: خدا تعالى کی دھمکیاں ۱; خدا تعالى کی سنتیں ۲

دنیا اور آخرت: ۹

دین: دین میں جھوٹ گھڑنا ۱

عدل خواہ لوگ: ان کا قتل ۱

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۲، ۲

عمل: عمل کا باقی رہنا ۸، ۱۰، ۱۱; عمل کا مجسم ہونا ۱۰ ; عمل کی پاداش ۹، ۱۲

قیامت: قیامت کا یقینی ہونا ٥; قیامت کی خصوصیات ٦، ۷، ۸، ۱۰، ۱۳; قیامت کے دن پاداش ۹، ۱۲; قیامت کے دن حساب ۸; قیامت کے دن عدل ۱۳; قیامت کے نام ٤; قیامت میں حقائق کا ظہور ٦، ۷ یوم الجمع: ٤

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاء وَتُعِزُّ مَن تَشَاء وَتُذِلُّ مَن تَشَاء بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىَ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٢٦)

پیغمبر آپ کہئے کہ خدایا تو صاحب اقتدار ہے جس کو چاہتا ہے اقتدار دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلب کر لیتا ہے _ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے _ سارا خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور تو ہی ہر شے پر قادر ہے _

١_ خداوند متعال کا پیغمبر اکرم(ص) کو حمد اور دعا کا طریقہ تعلیم دینا_ قل اللّھم مالك الملك

٢_ خدا کی حمد کرنا پیغمبر اسلام(ص) کا فریضہ ہے_ قل اللّھم مالك الملك

٣_ خدا تعالی کی مالکیت، مطلق قدرت اور یہ کہ تمام اچھائیاں اسی کے اختیار میں ہیں، کا اقرار ضروری ہے_
قل اللّھم مالك الملك تؤتی الملك من تشاء ... بیدك الخیر

٤_ خدا کی الوہیت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے کائنات پر بطور مطلق تسلط حاصل ہو_ قل اللّھم مالك الملك

٥_ کائنات پر مکمل اختیار اور قدرت صرف خداوند عالم کی شان ہے_ قل اللّھم مالك الملك

٦_ صرف خداوند متعال ہے جو جسے چاہے قدرت عطا کر سکتا ہے_ تؤتی الملك من تشآء

٧_ انسانی معاشروں کی سیاسی و سماجی تبدیلیوں پر خدا تعالی کی حکمراني_ تؤتی الملك من تشآء ... و تعز من تشآء

۸_ مظاہر کائنات پر انسان کا اختیار و تسلط خداوند عالم کی مرضی اور مشیت کے ساتھ ہے_ تؤتی الملك من تشآء
"مُلک"(یعنی تسلط) خدا انسان کو دیتا ہے پس انسان کو جو بھی تسلط حاصل ہے خدا کی طرف سے ہے_

۹_ خداوند عالم جسے چاہتا ہے مُلک (قدرت و حکمراني) عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے_
تؤتی الملك من تشآء و تنزع الملك ممن تشآء

۱۰_ خدا تعالی جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے_و تعز من تشآء و تذل من تشآء

۱۱_ جنگ خندق میں مشکل حالات و شرائط کے باوجود خدا تعالی کا مسلمانوں کو مستقبل میں اقتدار کی امید دلانا_
قل اللّهم مالك الملك اس آیت کے شان نزول میں وارد ہوا ہے کہ پیغمبر اکرم(ص) نے جنگ احزاب میں خندق کھودتے ہوئے فرمایا امت مسلمہ ، حیرہ، ایران، روم اور یمن کے شاہوں کے محل فتح کرے گي_

۱۲_ خدا تعالی کی مشیت میں اصل، انسان کو خیر اور رحمت عطا کرنا ہے_تؤتی الملك من تشآء ... و تعز من تشآء

مُلک دینے کو ملک لینے سے مقدم کرنے (تؤتی الملک ... و تنتزع ...) اور اسی طرح عزت دینے کو ذلت دینے پر مقدم کرنے سے (تعز من تشاء و تذل ...) اس مطلب کا استفادہ ہوتا ہے_

۱۳_ حکومت اور حکمرانی دلچسپی پیدا کردیتی ہے_و تنزع الملك ممن تشآء
چونکہ نزع کے معنی کھینچنے کے ہیں اور کھینچنا وہاں ہوتا ہے جہاں دو چیزیں آپس میں اتصال رکھتی ہوں اور حکومت کے مورد میں اسے دلچسپي سے تعبیر کیا جائے گا_

۱٤_ کائنات میں ہر قسم کی خیر و اچھائي کا سرچشمہ خداوند عالم کی ذات ہے_ بیدك الخیر
اس نکتہ میں خبر کے بتدا پر مقدم ہونے سے انحصار سمجھا گیاہے اور عموم (ہر قسم کي) "الخیر" کے الف لام استغراق سے سمجھا گیا ہے_

۱٥_ خداوند عالم کا ارادہ اور مشیت سوائے خیر کے کسی اور چیز کے متعلق نہیں ہوتے_* بیدك الخیر

۱٦_ ملک اور عزت کا دینا یا واپس لینا خداوند متعال کی طرف سے صرف خیر اور مصلحت کی بنیاد پر ہے_
مالك الملك تؤتى الملك ... بيدك الخير

۱۷_ خدا تعالی کی مطلق قدرت کا تقاضا ہے کہ ہر قسم کی خیر خدا سے نشأت پائے_ بيدك الخير إنك على كل ش قدير

۱۸_ شر، ضعف اور ناتوانی سے پیدا ہوتا ہے_ بيدك الخير انك على كل شى قدير

جملہ "انک علي ..." جملہ "بیدک الخیر" کی علت بیان کررہا ہے یعنی چونکہ خدا مطلق قدرت رکھتا ہے اسلئے اس سے صرف خیر صادر ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام شرور، (برائیاں) نقائص اور کمزوریوں کا نتیجہ ہیں_

۱۹_ خدا تعالی کی قدرت مطلقہ اس کی ذات اقدس سے ہر قسم کے شر کی نفی کا تقاضا کرتی ہے_ بيدك الخير إنك على كل ش قدير

۲۰_ خدا تعالی کی قدرت مطلقہ حکمرانی اور عزت دینے کا سرچشمہ ہے_ تؤتى الملك من تشآء ... و تعز من تشآء ... إنك على كل ش قدير

۲۱_ انسانوں کو خداوند عالم کی طرف سے حکمرانی اور کامیابی کے دیئے جانے سے خدا کی قدرت مطلقہ میں کوئي کمی واقع نہیں ہوتي_ مالك الملك ... إنك على كل ش قدير

اس لحاظ سے کہ خدا دادی قدرتوں اور عزتوں کے ذکر سے پہلے خدا تعالی کی مالکیت کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کے بعد خدا کی قدرت مطلقہ پر تاکید کی گئي ہے اس سے مذکورہ نکتہ حاصل کیا گیا ہے_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۱

اسماء و صفات: صفات جلال ۱۹

امیدوار ہونا: ۱۱

انسان: انسان اور فطرت ۸، انسان کے رجحانات ۱۳

ایمان: ایمان کا متعلق ۳

پیغمبر اسلام(ص) : آپ (ص) کو تعلیم دینا ۱; آپ (ص) کی رسالت ۲

تاریخ: تاریخ کی حرکت ۷; خدا اور تبدیلیاں ۷

تعلیم: حمد کی تعلیم ۱ ; دعا کی تعلیم ۱

جانچ پڑتال: جانچ پڑتال کے معیارات ۱٦

حکومت: حکومت کا سرچشمہ ۹، ۲۰، ۲۱;حکومت کے اثرات ۱۳

حوصلہ بڑھانا: ۱۱

خدا تعالی: خدا کا احاطہ ٥; خدا کا ارادہ ٦، ۱٥ ; خدا کی حکمرانی ٤، ۷; خدا کی حمد ۲;خدا کی قدرت ۳، ٥،٦، ۱۷، ۱۹، ۲۰، ۲۱; خدا کی مالکیت ۳، ٤; خدا کی مشیت ٦، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱٥ ; خدا کی نعمتیں ٦، ۱۲، ۱٦، ۲۰، ۲۱; خدا کے عطیّے ۹، ۱۲

خیر: ۱٦ خیر کا سرچشمہ ۳، ۱۲، ۱٤، ۱٥، ۱۷

دنیا پرستي: دنیاپرستی کے عوامل ۱۳

ذلت: ذلت کے عوامل ۱۰

شر: شرکا سرچشمہ ۱۸

عزت: عزت کے عوامل ۱۰، ۱٦، ۲۰

غزوہ خندق: ۱۱

فطرت: ۸

قدرت: قدرت کا سرچشمہ ۹،٦

کامیابي: کامیابی کا سرچشمہ ۲۱

تُولِجُ اللَّيْلَ فِي الْنَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۲۷)

تو رات کو دن او ردن کو رات میں داخل کرتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اورزندہ کو مردہ سے نکالتا ہے او رجسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے _

۱_ شب و روزکی مدت میں کمی بیشی (گردش ایام کا نظم) قدرت الہی کے مظاہر میں سے ہے_

انّك على كل ش قدير_ تولج الليل فى النهار و تولج النهار فى الليل "تولج النہار..." کے معنی دن کو رات میں داخل کرنا اور رات کو دن میں داخل کرنا ہے_ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کے کم ہونے سے دوسرے میں اضافہ ہوجاتاہے اور "تولج" فعل مضارع ہے جو اس معنی کے استمرار و دوام پر دلالت کرتا ہے_

۲_ دن اور رات کی مدت میں کمی و زیادتی انسان کے فائدے اور خیرپر مشتمل ہے_

بيدك الخير ... تولج الليل فى النهار

۳_ رات اور دن کا تدریجاً ایک دوسرے میں بدلنا (طلوع فجر اور غروب پھر غروب اور طلوع فجر کے درمیان فاصلہ) خداوند عالم کی قدرت اور حکمت سے ہے_ انّك على كل ش قدير_ تولج الليل فى النهار یہ اس صورت میں ہے کہ "ولوج" کے معنی تدریجاً بدلنے کے ہوں_

٤_ خدا کی قدرت سے زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے وجود میں آنا_ و تخرج الحى من الميت و تخرج الميت من الحي

٥_ دست خدا سے زندگی اور موت کی دائمی پیدائش

اس کی قدرت کی علامت ہے_و تخرج الحی من المیت

٦_ کائنات کے مردہ و بے جان موجودات کے درمیان حیات کا سلسلہ شروع ہونا_و تخرج الحی من المیت "تخرج الحي ..."کي"تخرج المیت ..."پر تقدیم سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مردہ موجودات خلق ہوئے پھر ان سے زندہ موجودات پیدا ہوئے_

٧_ خدا تعالی جسے چاہتا ہے اور جتنی چاہتا ہے روزی دیتا ہے_و ترزق من تشاء بغیر حساب

یہ اس صورت میں ہے کہ "بغیر حساب" سے مراد روزی کا لا محدود ہونا ہو_

٨_ خداوند تعالی جسے چاہتا ہے طبعی اسباب و عوامل سے ہٹ کر روزی دیتا ہے_

و ترزق من تشاء بغیر حساب "بغیر حساب"یعنی ایسے وسیلے سے رزق دینا جو بشر کے حساب سے خارج ہو اور وہ یہ ہے کہ طبعی اسباب و عوامل سے ہٹ کر ہو_

٩_ خدا تعالی کے پاس فیض کے ختم نہ ہونے والے خزانے موجودہیں_و ترزق من تشاء بغیر حساب

بے حساب روزی دینے کا لازمہ یہ ہے کہ خداوند عالم کے پاس فیض اور رزق کے ختم نہ ہونے والے خزانے موجود ہوں_

١٠_ انسانوں کی روزی اور معیشت میں فرق خداوند عالم کی مشیت سے ہے_و ترزق من تشاء بغیر حساب کیونکہ فرمایاہے خداجسے چاہتا ہے فراواں رزق دیتا ہے یہ نہیں فرمایا کہ سب کو فراواں رزق دیتا ہے_

١١_ عالم طبیعت اور فطرت پر حاکم نظام ایک تدبیر کے تابع ہے اور خدا تعالی کی مشیت کے مطابق ہے_

قل الّلھم مالك الملك ... و ترزق من تشاء بغیر حساب

١٢_ خداوند عالم کبھی کافر سے مؤمن کو اور کبھی مؤمن سے کافر کوپیدا کرتا ہے_و تخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحي امام صادق (ع) فرماتے ہیں:...ان اللہ عزوجل یقول"یخرج الحی من المیت و یخرج ..."، "یعنی المؤمن من الکافر والکافر من المؤمن"یعنی مومن میں سے کافر اور کافریں سے مؤمن کو_(١)

---

١) معانی الاخبار ص ٢٩٠ ح ١٠، مجمع البیان ج٢ ص ٧٢٨_

انسان: انسان کے مصالح ۲

توحید: ۱۱

خدا تعالی: خدا تعالی کا رزق ۷، ۸، ۱۰; خدا تعالی کا فیض ۹;خدا تعالی کی حکمت ۳; خدا تعالی کی قدرت ۱; ۳، ٤، ۵، ٦; خدا تعالی کی مشیت ۷، ۸، ۱۰، ۱۱

خدا کی آیات: ۵

خلقت: خلقت کی تدبیر ۱۱، نظام خلقت ۱۱

خیر: خیر کے عوامل ۲

دن اور رات: ۱، ۲، ۳

رزق: رزق میں تفاوت ۱۰

روایت: ۱۲

زمانہ: زمانے کی پیدائش ۱، ۳

زندگي: زندگی کی پیدائش ٤، ۵، ٦

طبعی اسباب: ۸

کفار: ۱۲

مومنین: ۱۲

نظریہ کائنات: ٤، ٦

لاَّ يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُوْنِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّهِ فِي شَيْءٍ إِلاَّ أَن تَتَّقُواْ مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللّهِ الْمَصِيرُ (٢٨)

خبردار صاحبان ایمان مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا ولی او رسرپرست نہ بنائیں کہ جو بھی ایسا کرے گا اس کا خدا سے کوئي تعلق نہ ہو گا مگر یہ کہ تمھیں کفار سے خوف ہو تو کوئي حرج بھی نہیں ہے اورخدا تمھیں اپنی ہستی سے ڈراتا ہے او راسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے_

١_ اگر مؤمن خدا کی قدرت مطلقہ کا اعتقاد پیدا کرلیں تو پھر کافروں کی ولایت کو قبول کرنے کا کوئي سوال ہی پیدا نہیں ہوتا_ قل اللّهم مالك الملك ... لايتخذ المؤمنون الكافرين أولياء گویا یہ آیت نتیجہ ہے آیت "قل اللهم ..." پر اعتقاد کا_

٢_ مؤمنوں کے لئے کافروں کی ولایت و سرپرستی کا قبول کرنا حرام ہے_ لايتخذ المؤمنون الكافرين أولياء

٣_ دوستی ، ولایت اور ارتباط میں کفار کا انتخاب اور انہیں مؤمنین پر ترجیح دینا حرام ہے_
لايتخذ المؤمنون الكافرين أولياء من دون المؤمنين

٤_ اسلامی معاشرہ کی سرپرستی اور سربراہی مؤمنین کے ساتھ مختص ہے_ لايتخذ المؤمنون الكافرين أوليآء من دون المؤمنين

٥_ ولایت اور سرپرستی معاشرتی نظام کی ضرورت ہے_ * لايتخذ المؤمنون الكافرين أولياء

ایسا لگتا ہے کہ آیت میں سرپرست کے تعین کو یقینی سمجھا گیا ہے اور صرف اس کے مصداق کے بارے میں یاددہانی کرائی گئی_

٦_ اسلامی نظام میں سرپرستی اور سربراہی کے شائستہ ہونے کیلئے اہم معیار ایمان ہے_ لایتخذ المؤمنون الکافرین أولیاء من دون المؤمنین

٧_ خدا تعالی کی تکوینی ولایت کے اعتقاد کا لازمہ اسلامی معاشرتی نظام میں مؤمنین کی ولایت کا قبول کرنا ہے_

قل اللهم مالك الملك ... لایتخذ المؤمنون الکافرین أولیاء گویا مورد بحث آیت نتیجہ ہے آیت "قل اللهم ..." کے مطلب پر اعتقاد کا_

٨_ جو کافروں کی ولایت قبول کرلے خداوند عالم اسے خود اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہے_ و من یفعل ذلك فلیس من الله فی شَیْءٍ

٩_ خداوند عالم کی ولایت کو قبول کرنے کے ساتھ ساتھ کافروں کی ولایت کو قبول کرنا دو متضاد چیزیں ہیں_
و من یفعل ذلك فلیس من الله فی شَیْءٍ

١٠_ اسلام کے سماجی نظام میں ولایت و سرپرستی کو اہم حیثیت حاصل ہے_ لایتخذ المؤمنون ... و من یفعل ذلك فلیس من الله فی شَیْءٍ

١١_ مؤمنین کے معاملات پر کافروں کی سرپرستی اور حکمرانی ان کے زوال اور انہیں خدا کی بارگاہ میں گھٹیا و بے قدر کرنے کا سبب ہے_ لایتخذ المؤمنون الکافرین أولیاء ... و من یفعل ذلك فلیس من الله فی شَیْءٍ
کیونکہ خداوندعالم کی ولایت سے خروج کا لازمہ پستی ہے_

١٢_ کفار کی دوستی قبول کرنے کا مطلب خداوند عالم سے رابطہ توڑنا ہے_ لایتخذ المؤمنون الکافرین أولیاء ... و من یفعل ذلك فلیس من الله فی شَیْءٍ یہ اس صورت میں ہے کہ ولایت ، دوستی کے معنی میں ہو_

١٣_ کفار کی سرپرستی مجبوری اور تقیہ کے علاوہ جائز نہیں ہے_ لایتخذ المؤمنون الکافرین أولیاء ... إلا أن تتقوا منهم تقیة

یہ اس صورت میں ہے کہ ولایت کے معنی سرپرستی کے ہوں_

١٤_ تقیہ، مجبوری اور خوف و ہراس کی صورت میں کفار کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے جاسکتے ہیں _

لایتخذ المؤمنون الکافرین أولیاء ... إلا أن تتقوا منهم تقیة یہ اس صورت میں ہے کہ ولایت دوستی کے معنی میں ہو_

١٥_ خداوند متعال کا تاکید کے ساتھ ان مؤمنین کو دھمکی دینا اور ڈرانا جنہوں نے کفار کی ولایت و سرپرستی کو قبول کرلیا ہو_ لایتخذ المؤمنون الکافرین أولیاء ... و یحذرکم الله نفسه و إلی الله المصیر

١٦_ خدا تعالی کا خوف کافروں کی ولایت کے ماننے سے اجتناب کا موجب ہے_ لایتخذ المؤمنون الکافرین أولیاء ... و یحذرکم الله نفسه

١٧_ الہی احکام و فرائض پر عمل کی حدود معین و مشخص کرنے میں تقیہ کا کردار_ إلا أن تتقوا منهم تقیه

١٨_ انسانوں کا خداوند عالم کی طرف لوٹنا_ و إلی الله المصیر

١٩_ انسان کا خدا تعالی کی طرف لوٹنے کی جانب متوجہ رہنا اور اس کا اعتقاد رکھنا موجب بنتا ہے کہ وہ کفار کی ولایت نہ ماننے پر استقامت اختیار کرے_ لایتخذ المؤمنون الکافرین أولیائ ... و إلی الله المصیر

٢٠_ انسان کا خداوند عالم کی طرف لوٹنے کا اعتقاد اس کے قہر و غضب سے بچنے کا تقاضا کرتا ہے_

و یحذرکم الله نفسه و إلی الله المصیر "الی الله المصیر"خداوند عالم کی انسان پر قدرت کے احاطہ کو بیان کر رہا ہے پس ضروری ہے کہ خداوند متعال کے غضب سے بچا جائے_

٢١_ کافروں کے مقابل مجبوری کے وقت تقیہ کرنا ضروری ہے_ إلا أن تتقوا منهم تقیة

آنحضرت(ص) نے فرمایا: لاایمان لمن لاتقیة له، قال الله عزوجل:"الا ان تتقوا منهم تقیة"(١) بے ایمان ہے وہ شخص جو تقیہ پر عمل نہیں کرتا چونکہ خدا تعالی نے فرمایا ہے "الا ان تتقوا منهم تقیة"

احکام:

---

١) تفسیر عیاشی ج ١ ص ١٦٦ ح ٢٤، نورالثقلین ج ١ ص ٣٢٥ ح ٨٣_

احکام ثانوی ١٣، ١٤

استقامت: استقامت کے عوامل ١٩ اضطرار: اضطرار کے احکام ١٣، ١٤، ٢١

انتظامی صلاحیت: انتظامی صلاحیت کے معیارات ٦

انحطاط: انحطاط کے عوامل ١١

انسان: انسان کا انجام ١٨

ایمان: آخرت پر ایمان کے عملی اثرات ١٩، ٢٠؛ ایمان اور عمل ٧، ١٩، ٢٠؛ ایمان کی قدروقیمت ٦؛ ایمان کے اثرات ١

تشویق: تشویق کے عوامل ١٩، ٢٠

تقیہ: تقیہ کے اثرات ١٧؛ تقیہ کے احکام ٢١؛ تقیہ کے موارد ١٣، ١٤

تولا و تبرا: ٢، ٣، ١١، ١٢، ١٥

خدا تعالی: خدا تعالی کا غضب ٢٠؛ خدا تعالی کی دھمکیاں ١٥؛ خدا تعالی کی قدرت ١؛ خدا تعالی کی ولایت ٧، ٩

خوف: پسندیدہ خوف ١٦؛ خدا تعالی سے خوف ١٦، ٢٠؛ خوف کے اثرات ١٦

روایت: ٢١

سیاسی نظام: ١٠

علم: ١٩

عمل: شرعی فریضہ پر عمل ١٧؛ علم اور عمل ١٩

قدروقیمت: قدر و قیمت کے معیارات ٦، ١١

کفار: کفار کی دوستی ٣، ١٢، ١٤؛ کفار کی سرپرستی ١، ٨، ٩، ١١، ١٣، ١٥، ١٦، ١٩؛ کفار کی سرپرستی کا حرام ہونا ٢، ٣؛ مسلمان اور کفار ١، ٢، ٣، ٨، ١١، ١٢، ١٣، ١٤، ١٥

محرمات: ٢، ٣ مسلمان: ١، ٢، ٣، ٨، ١١، ١٢، ١٣

معاشرہ:اسلامی معاشرہ ۷;اسلامی معاشرے کی سربراہی ٤، ٦، ١٠; بین الاقوامی تعلقات ٢، ٣، ١٤; معاشرتی تعلقات ٣، ١٤;معاشرتی نظام ٥، ٧، ١٠; معاشرے کی سربراہی ٥

مومنین: ١

مومنین کا مقام ١١، ٤;مومنین کو دھمکی ١٥; مومنین کی سرپرستی ٧

نظریہ کائنات اور آئیدیالوجی :١

واجبات: ٢١

ولایت تکوینی: ٧ ولایت و امامت: ٥، ٦، ٧، ٨، ١٠، ١١، ١٣، ١٥، ١٦، ١٩

قُلْ إِن تُخْفُواْ مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٢٩)

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم دل کی باتوں کو چھپاؤ یا اس کا اظہار کرو خدا تو بہرحال جانتا ہے اور وہ زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتا ہے اور ہر شے پر قدرت و اختیار رکھنے والا بھی ہے_

١_ انسان کا سینہ اس کے افکار و خیالات کا خزانہ ہے_إن تخفوا ما فى صدوركم

٢_ جو کچھ انسان کے سینہ میں ہے اس سے خدا تعالی کا مطلع ہونا،چاہے انسان اسے مخفی رکھے یا ظاہر کردے_

قل إن تخفوا ما فى صدوركم أو تبدوه يعلمه الله

٣_ انسان کو اس خدائے بزرگ و برتر کی طرف لوٹ کر جانا ہے جو علم مطلق اور قدرت مطلقہ رکھتا ہے_

و الى الله المصير_ قل إن تخفوا ... و الله على كل ش قدير یہ نکتہ اس آیت کے "و الی اللہ المصیر" کے ساتھ ارتباط سے حاصل کیا گیا ہے_

٤_ خدا تعالی کے مطلق علم اور قدرت پر توجہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کے قہر و غضب سے بچا جائے_ *
و یحذرکم الله نفسه ... قل إن تخفوا ما فی صدورکم ... یعلمه الله

٥_ ظاہر و باطن کے بارے میں خداوند عالم کے علم اور اس کی قدرت مطلقہ پر توجہ انسان کو تقیہ سے ناجائز استفادہ کرنے سے روکتی ہے_ الا ان تتقوا منهم تقیة ... قل ... و الله علی کل ش قدیر

٦_ کفار کے ساتھ خفیہ تعلقات اور ان کی ولایت کا انتخاب خداوند عالم کے احاطہ علم سے خارج نہیں ہے_
لایتّخذ المؤمنون الکافرین ... قل إن تخفوا ما فی صدورکم ... یعلمه الله

٧_ جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے خدا تعالی کا اس کے بارے میں عالم ہونا_ و یعلم ما فی السموات و ما فی الارض

٨_ خدا تعالی کے مطلق علم پر توجہ اور اس پر ایمان توجیہات گھڑنے سے مانع ہوجاتا ہے_
الاّ ان تتقوا منهم ... و یعلم ما فی السموات و ما فی الارض

٩_ نظام کائنات میں متعدد آسمانوں کا وجود_ و یعلم ما فی السموات

١٠_ آسمانوں میں موجودات پائے جاتے ہیں_ و یعلم ما فی السموات

١١_ خداوند متعال ہر چیز پر قادر ہے_ (خدا کی مطلق قدرت)_ و الله علی کل ش قدیر

١٢_ خداوند عالم کے علم و قدرت پر ایمان مذہبی ضمیر اور وجدان کو زندہ کرنے کا سبب ہے_ قل إن تخفوا ... و یعلم ما فی السموات ... و الله علی کل ش قدیر

١٣_ خدا تعالی کی ان لوگوں کو دھمکی جو بغیر تقیہ کے کفار کی ولایت قبول کرلیں_ لا یتخذ ...قل إن تخفوا ... یعلمه الله ... و الله علی کل ش قدیر

١٤_ خدا تعالی کی مطلق قدرت مخالفوں کو دی جانے والی دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کیلئے پشت پناہ ہے_
قل ان تخفوا ما فی صدورکم ... والله علی کل شيء قدیر

آسمان: آسمانوں کا متعدد ہونا ۹;آسمانوں میں موجودات ۱۰

انسان: انسان کا انجام ۳

ایمان: ایمان کے اثرات ۸، ۱۲

تقیہ: تقیہ سے ناجائز استفادہ کرنا ۵;تقیہ کے موارد ۱۳

خداتعالی: خداتعالی کا احاطہ ٦;خداتعالی کا علم ;۳، ٤، ۵، ٦، ۷، ۸، ۱۲; خداتعالی کا غضب ٤;خداتعالی کی دھمکیاں ۱۳، ۱٤; خداتعالی کی قدرت ۳، ٤، ۵، ۱۱، ۱۲، ۱٤

خوف: خوف خدا ٤

دل: ۱

علم: ٤، ۵، ۸

عمل: علم اور عمل ٤، ۵، ۸

غوروفکر: ۱

کفار: کفار کی ولایت ٦، ۱۳

معاشرتی تعلقات: ٦

نظریہ کائنات اور آئیدیالوجی : ۵

وجدان: مذہبی وجدان ۱۲

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّهُ نَفْسَهُ وَاللّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ (۳۰)

اس دن کو یاد کرو جب ہر نفس اپنے نیک اعمال کو بھی حاضر پائے گا او راعمال بد کو بھی جن کو دیکھ کر یہ تمنّا کرے گا کہ کاش ہمارے او ران برے اعمال کے درمیان طویل فاصلہ ہو جاتا او رخدا تمھیں اپنی ہستی سے ڈراتا ہے او روہ اپنے بندوں پر مہربان بھی ہے _

۱_ خداوند عالم کے علم و قدرت کی تجلی اس دن ہوگی جس دن ہر کوئي اپنے اعمال و کردار کو حاضر پائے گا_

قل ان تخفوا ... یعلمه الله ... والله علی کل ش قدیر_ یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا یہ اس صورت میں ہے کہ"یوم تجد" ظرف ہو"یعلمہ اللہ "اور"قدیر"کیلئے_

۲_ انسان کا خدا تعالی کی طرف اس دن لوٹنا جس میں ہر شخص اپنے اعمال و کردار کو حاضر پائے گا_

و الی الله المصیر ... یوم تجد کل نفس ما عملت یہ اس صورت میں ہے کہ"یوم تجد"،"و الی اللہ المصیر"کے المصیر سے متعلق ہو_

۳_ قیامت، خداوند عالم کے عذاب اورقہر کے عملی ہونے اور اچھے یا بُرے اعمال پانے کا دن_

و یحذرکم الله نفسه ... یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر ... من سوء

٤_ انسان کے اچھے اوربرے اعمال عالم ہستی میں باقی رہتے ہیں_ تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا ... من سوء قیامت کے دن اپنے اعمال پانا (کہ یوم تجد کل نفس ما عملت) ان کے موجود

ہونے پر موقوف ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اعمال باقی رہتے ہیں_

٥_ قیامت، انسان کے نیک و بد اعمال کے ہی اس کے سامنے حاضر ہونے کا دن ہے_ یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا ... من سوء کیونکہ حاضر ہونے کی نسبت خود اعمال کی طرف دی گئي ہے (ما عملت) نہ ان کی جزا و سزا کی طرف_

٦_ قیامت، نیک و بد اعمال کی جزا و سزا پانے کا دن_* یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر ... من سوء یہ اس صورت میں ہے کہ "ما عملت" کے معني "جزاء ما عملت" کے ہوں_

٧_ بدکار لوگ قیامت کے دن آرزو کریں گے کہ اے کاش ان کے اور ان کے اعمال کے درمیان بے انتہا مدت کا فاصلہ ہوتا_ و ما عملت من سوء تود لو أن بینها و بینه أمدا بعیدا

٨_ بدکاروں کا قیامت کے دن اپنے کردار سے سخت بیزار ہونا_ تود لو أن بینها و بینه أمدا بعیدا

٩_ انسان کا قیامت کے دن قبول کرنا کہ اس نے اعمال اپنے اختیار سے انجام دیئے تھے_ تود لو أن بینها و بینه أمدا بعیدا انسان کا یہ پسند کرنا کہ اس کے اور اس کے اعمال کے درمیان فاصلہ ہوتا اور یہ نہ کہنا کہ میں مجبور تھا_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اعمال کے اختیاری ہونے کو قبول کرلے گا_

١٠_ انسان نیک یا بد اعمال انجام دینے میں مجبور نہیں ہے_ تود لو أن بینها و بینه أمدا بعیدا قیامت کے دن جو کہ حقیقتوں کے ظاہر ہونے کا دن ہے عمل کو "اپنا کیا ہوا" کے عنوان سے قبول کرلینا دلیل ہے کہ عمل پر مجبور نہیں تھا_

١١_ قیامت، بدکاروں کے لئے غم اور افسوس کا دن ہے_ تود لو أن بینها و بینه أمدا بعیدا

١٢_ قیامت میں اچھے اور برے اعمال کے حضور کا اعتقاد خدا تعالی کے قہر و غضب سے بچنے کا موجب ہے_ یوم تجد کل نفس ... و یحذرکم الله نفسه

۱۳_ خداوند عالم بندوں کو اپنی نافرمانی سے ڈراتا ہے_ و یحذرکم اللہ نفسہ

۱٤_ خوف خدا، برے کردار کو چھوڑنے کا سرچشمہ ہے_ و ما عملت من سوء تود ... و یحذرکم اللہ نفسہ

۱٥_ خداوند متعال کی بندوں پر وسیع اور گہری نرمی و رافت_ و اللہ رؤف بالعباد

۱٦_ خدا کی بندوں کے ساتھ نرمی اور محبت انہیں لازمی تنبیہات کی علت ہے_ و یحذرکم اللہ ... و اللہ رؤف بالعباد

۱۷_ خوف و امید کو ملانا انسانوں کی تربیت کیلئے قرآن کریم کی ایک روش ہے_ و یحذرکم اللہ ... و اللہ رؤف بالعباد

۱۸_ خداوند عالم رؤف ہے_ و اللہ رؤف بالعباد

اسماء و صفات: رئوف ۱۸

اطاعت: ۱۳

امیدوار ہونا: ۱۷

انسان: انسان کا اختیار ۹، ۱۰; انسان کا انجام ۲

ایمان: آخرت پر ایمان کے عملی اثرات ۱۲; ایمان اور عمل ۱۲

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۲، ۱٤

تربیت: تربیت کا طریقہ ۱۷; نظام تربیت ۱۷

ثواب و عذاب: ۳، ٦

جبر و اختیار: ۹

خدا تعالی: خدا تعالی کا عذاب ۳; خدا تعالی کا علم ۱; خدا تعالی کا غضب ۳، ۱۲; خدا تعالی کی تنبیہیں ۱۳، ۱٦; خدا تعالی کی قدرت ۱; خدا تعالی کی محبت ۱٦; خدا تعالی کی نرمی ۱٥، ۱٦

خوف: ۱۷ پسندیدہ خوف ۱٤; خوف خدا ۱۲; خوف کے اثرات ۱٤

عمل: ۱۲ عمل صالح ۳، ٤، ۱۰; عمل کا باقی رہنا ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ۱۲; عمل کی پاداش ٦; ناشائستہ عمل ۳، ٤، ۷، ۸، ۱۰،

قیامت: قیامت کی خصوصیات ۳، ۵، ٦;قیامت کے دن آرزو ۷; قیامت کے دن انسان ۹; قیامت کے دن حسرت ۷، ۱۱; قیامت کے دن حقیقتوں کا ظاہر ہونا ۱; قیامت کے دن غم و اندوہ ۱۱; قیامت کے دن گناہ گار لوگ ۷، ۸، ۱۱

گناہ: ۸ گناہگار لوگ : ۷، ۸، ۱۱ گناہگار لوگوں کی آرزو ۷; گناہگار لوگوں کی پشیمانی ۸

نافرماني: ۱۳ نظریہ کائنات اور آئیدیا لوجي: ۱۲

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۳۱)

اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پس میری پیروی کرو_ اللہ تم سے محبت کرے گا او رتمھارے گناہوں کو بخش دے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا او رمہربان ہے_

۱_ پیغمبر اکرم (ص) کو حکم ہے کہ خدا تعالی سے محبت کرنے والوں کو اپنی پیروی کی طرف بلائیں_

قل ان كنتم تحبون الله فا تبعوني

۲_ خداوند متعال سے سچی محبت کرنے والے پیغمبر اکرم(ص) کے پیرو کاراورتابع ہیں_قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني

۳_ سچی محبت کا لازمہ اسکے لوازم کی پابندی ہے_قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني

٤_ پیغمبر اکرم(ص) کی مخالفت خداوند عالم کی محبت کے منافی ہے_قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني

٥_ پیغمبر اسلام (ص) کی پیروی لازمی ہے_قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني

٦_ محبت اوردوستی انسان میں عمل کا شوق اور تحریک پیدا کرتی ہے_قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني

۷_ انسان کو عمل پر آمادہ کرنے کے لیئے قرآن کریم کا جذبات اور محبتوں سے استفادہ کرنا_ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

۸_ انسان کا کردار اس کے اندرونی تمایلات اور رجحانات کو ظاہر کرتا ہے_ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعوني

۹_ الہی رہبروں کی ولایت و سرپرستی کے قائل ہونے اور انکی پیروی کرنے کی اہمیت _

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم قرآن کریم ، خداوند متعال کی محبت اور گناہوں کے بخشے جانے کو الہی رہبروں کی ولایت کی قبولیت کا مرہون منت سمجھتا ہے_

۱۰_ پیغمبر اسلام (ص) کی پیروی ، خدا تعالی کی محبت حاصل کرنے اور تمام گناہوں کے بخشے جانے کی باعث ہے_

فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم جمع مضاف " ذنوبکم "، عموم کا فائدہ دیتی ہے_

۱۱_ خداوند عالم کی محبت حاصل کرنا، دین اور دینداری کا آخری ہدف ہے_

فاتبعونی یحببکم اللہ کیونکہ فرمایا ہے پیغمبر اسلام (ص) کی پیروی خداوند عالم کی محبت کی موجب ہے_

۱۲_ انسان میں خدا تعالی کی محبت پیدا کرنے میں الہی رہبروں کا مؤثر کردار_*

فاتبعونی یحببکم اللہ کیونکہ محبت الہی کی راہ کا مرشد و راہنما پیامبر اسلام (ص) کو متعارف کرایا گیا ہے_

۱۳_ خدا کی محبت اور بخشش، پیغمبر اسلام --- کے --پیروکاروں کے لیئے بشارت ہے_فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم

۱٤_ الہی رہبروں کو قبول کرنا اور ان کی پیروی کرنا گناہوں کی بخشش کا پیش خیمہ ہے_

۱۵_ خدا ، غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (بہت رحم کرنے والا) ہے_واللہ غفور رحیم

۱٦_ خداوند عالم کی بندوں کے ساتھ محبت ان کے سب گناہوں کی بخشش کاپیش خیمہ ہے_*

یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم خدا کی محبت کو گناہوں کی مغفرت پر مقدم کرنا اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ خدا کی محبت گناہوں کی بخشش میں مؤثر واقع ہوتی ہے اور تمام گناہوں کا بخشا جانا " ذنوب" جمع کے اضافے سے سمجھا گیا ہے کیونکہ جمع مضاف عموم کا فائدہ دیتی ہے_

۱۷_ عیسائیوں کا یہ دعوي ہے کہ وہ خدا سے محبت کرتے ہیں_قل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني

جملہ " ان کنتم ..."میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ مخاطب ،خدا کے ساتھ محبت کا دعوي کرتے تھے_اور جیسا کہ مجمع البیان میں آیت کی شان نزول میں ہے کہ آیت کے مخاطب عیسائی ہیں_

۱۸_ خدا تعالی کا لوگوں کو پیغمبر اکرم (ص) کی پیروی ، تصدیق اور آپ کی دعوت کے قبول کرنے کی تشویق دلانا_

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني امیر المؤمنین (ع) نے فرمایا:فقال تبارك و تعالى فى التحريض على اتباعه و الترغيب فى تصديقه والقبول لدعوته "قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى "خداوند عالم نے پیغمبر اسلام (ص) کی پیروی پر ابھارتے ہوئے ،آپ(ص) کی تصدیق کی ترغیب دلاتے ہوئے اور آپ(ص) کی دعوت کو قبول کرانے کے لیئے فرمایا "ان كنتم تحبون الله فاتبعونى "(۱)

۱۹_ پیغمبر خدا (ص) کی سنت سے روگردانی ، خدا تعالی کی محبت سے محرومیت کا موجب ہے_

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني پیغمبر اکرم (ص) نے یہ حدیث "مصنْ رغب عن سنّتی فلیس منّی" فرمانے کے بعد مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرمائی (۲)

۲۰_ تقوي ، نیکی ، تواضع اور خضوع و خشوع میں پیغمبر اکرم(ص) کی پیروی کرنا خدا کی محبت کے حصول کا سبب ہے_قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله مذکورہ بالا آیت کے بارے میں رسول خدا (ص) نے فرمایا على البرّ والتقوي و التواضع و ذلة النفس (۳)نیکي، تقوي ، تواضع اور خضوع میں اتباع کرو_

۲۱_ دین کچھ نہیں ہے سوائے محبت کے_قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله

امام محمد باقر (ص) فرماتے ہیں : هل الدين الا الحبّ؟ الا ترى الى قول الله تعالى "قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله "(٤)دین سوائے محبت کے

---

۱) کافی ج۸ ص ۲٦ حدیث ٤ ، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۲٦ حدیث ۸۷

۲، ۳) الدرّ المنثور ج ۲ ص ۱۷۸

٤) محاسن برقی ج ۱ ص ۲٦۲ حدیث ۳۲۷ ، خصال شیخ صدوق ج ۱ ص ۲۱ حدیث ۷٤

کچھ نہیں_ اس لئے تو اللہ تعالی نے فرمایا ہے: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ_

۲۲_ خدا کی خاطر محبت کرنا یا بغض رکھنا، حقیقت دین ہے_ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

رسول خدا (ص) نے فرمایا...و هل الدین الا الحب و البغض فی اللہ قال اللہ تعالی "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ..." (۵)دین، خدا کی خاطر حب و بغض رکھنے کے علاوہ کچھ نہیں_ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعون ...

آنحضرت(ص): آنحضرت(ص) کی ذمہ داری ۱; آنحضرت(ص) کی سیرت ۱۹;آنحضرت(ص) کے پیروکار ۲، ۱۳

اسماء و صفات: رحیم ۱۵ ; غفور ۱۵

اطاعت: اطاعت کے اثرات ۹، ۱٤ ;پیغمبر اکرم (ص) کی اطاعت ۱، ۵، ۱۰، ۱۸، ۲۰ رہبر کی اطاعت ۸، ۱٤

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کی دعوت ۱۸

انسان: انسان کے رجحانات ۷

بخشش: بخشش کا پیش خیمہ۹، ۱٤، ۱٦

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۰،٦،۳

تربیت: تربیت کا طریقہ ۱۰

تقوي: تقوي کے نتائج ۲۰

جذبات و احساسات ۱۰ حب و بغض: ٤، ٦، ۱۰، ۲۱

خدا تعالی: خدا تعالی کا تشویق دلانا، ۱۸;خدا تعالی کی محبت ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱٦، ۲۰;خدا تعالی کی مغفرت ۱۳

خدا تعالی کے دوست:۱۷،۲،۱

خضوع: خضوع کے اثرات ۲۰

دوستی: دوستی کے اثرات ٦

۱) الدرالمنثور ج ۲/ ص ۱۷۹_

دین : دین کی حقیقت ۲۰ ;دین کے اہداف ۲۱
دینداری : دینداری کے اثرات ۱۲
راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ۶، ۷
روایت : ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱
شرعی فریضہ : شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ۱۰
عمل : عمل کا پیش خیمہ۶ ; عمل کے اثرات ۷
عیسائي : عیسائیوں کے دعوے ۱۷
محبت : محبت کے اثرات ۳، ۶
مسلمان: مسلمانوں کو بشارت ۱۳
واجبات : ۵ ولایت و امامت: ۸، ۱۱

قُلْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ فإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (۳۲)

کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو_ جو اس سے روگردانی کرے گا تو خدا کافرین کو ہرگز دوست نہیں رکھتا ہے _

۱_ پیغمبر اکرم(ص) کا فریضہ لوگوں کو خدا تعالی اور رسول کی اطاعت کی طرف بلانا ہے_قل اطیعوا اللہ و الرسول

۲_ خدا و رسول (ص) کی اطاعت لازمی ہے_ اطیعوا اللہ والرسول

۳_ وحی اور قرآن کریم میں آنے والے احکام و اوامر کے علاوہ پیغمبر اسلام (ص) کے دیگر احکام و اوامر بھی تھے_

اطیعوا اللہ والرسول اگر پیغمبر اکرم (ص) قرآن کریم میں آنے والے اوامر و احکام کے علاوہ احکام و اوامر نہ رکھتے ہوتے تو آنحضرت (ص) کی اطاعت کا لازمی کرنا لغو ہوتا_

٤_ آنحضرت (ص) کی اطاعت خداوند عالم کی اطاعت ہے_ اطیعوا اللہ والرسول

٥_ اطاعت، محبت کا لازمہ ہے_ ان کنتم تحبون اللہ ... اطیعو ا اللہ

٦_ خداوند عالم اور رسول اسلام (ص) کی اطاعت سے روگردانی کرنے والے کافر اور خدا کی محبت سے محروم ہیں_
قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولّوا فان اللہ لا یحب الکافرین

٧_ کافر، خدا تعالی کی محبت سے محروم ہیں_ فان تولّوا فان اللہ لا یحب الکافرین_

٨_ صرف خداوند عالم اور رسول اسلام (ص) کی اطاعت کرنے والے خدا کے محبوب ہیں_
اطیعوا اللہ والرسول فان تولّوا فان اللہ لا یحب الکافرین اطاعت کرنے والوں اور کافروں کے مقابلہ اور کفار کو محبت الہی سے محروم کرنے سے اس حصر کا استفادہ کیا گیا ہے_

٩_ کفر، خدا تعالی کی محبت سے محرومیت کا باعث ہے_ فان تولّوا فانّ اللہ لا یحبّ الکافرین

١٠_ انسان میں خدا تعالی کی محبت حاصل کرنے کا رجحان_* یحببکم اللہ ... فانّ اللہ لا یحبّ الکافرین
کسی عمل کے انجام دینے کی تشویق کیلئے جو کچھ اجر کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے ضروری ہے کہ جن لوگوں کو اسکی تشویق دلائی جارہی ہے وہ اسکی خواہش بھی رکھتے ہوں_

١١_ پیغمبر اکرم (ص) کی گفتار و رفتار حجت ہے_ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ... اطیعوا اللہ والرسول
فعل کی حجیت "اتبعونی" سے مستفاد ہوتی ہے اس بنا پر کہ اتباع سے مراد عملی اتباع ہو "اطیعوا" کے قرینہ سے کہ جس سے مراد کلام میں اتباع کرنا ہے_

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) سے روگردانی ٦; آنحضرت (ص) کا عمل ١١ ; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ١ ; آنحضرت (ص) کی گفتار ١١ ; آنحضرت (ص) کے اوامر ٣

اطاعت : آنحضرت (ص) کی اطاعت ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ۸ ، اطاعت کا پیش خیمہ ٥ ;خدا تعالی کی اطاعت ۱ ، ۲ ، ٤ ، ۸

انسان : انسان کے رجحانات ۱۰

خدا تعالی: خدا تعالی سے روگردانی ٦ ;خدا تعالی کی محبت ٦ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، ۱۰

سنت : سنت کا حجت ہونا ۱۱

قرآن کریم:۳

کفار : کفار کی محرومیت ٦ ، ۷

کفر : کفر کے اثرات ۹

محبت : محبت کے اثرات ٥

نافرمانی : نافرمانی کے اثرات ٦

واجبات : ۲

إِنَّ اللّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ (۳۳)

اللہ نے آدم ، نوح او رآل ابراہیم او رآل عمران کو منتخب کر لیا ہے _

۱ _ حضرت آدم (ع) ، حضرت نوح (ع) ، حضرت ابراہیم (ع) کا خاندان، اورحضرت عمران (ع) کا خاندان تمام کائنات والوں میں سے خدا کے برگزیدہ ہیں_ انّ الله اصطفي آدم و نوحا و آل ابراهيم وآل عمران على العالمين

۲ _ حضرت آدم (ع) ،حضرت نوح (ع) ،حضرت ابراہیم (ع) کا خاندان اورحضرت عمران (ع) کا خاندان مخصوص لیاقتوں کے حامل تھے_ انّ الله اصطفي آدم و نوحا و آل ابراهيم و آل عمران على العالمين

خداوند متعال کا انتخاب یقیناً صلاحیت کی بنیاد پر تھا کیونکہ خداوند حکیم کے بارے میں ترجیح بلا مرجح محال ہے_

٣_ انبیاء (ع) کی مخصوص لیاقتیں ان کی اطاعت کے واجب ہونے کی علت ہیں_

قل اطیعوا الله والرسول ... انّ الله اصطفي آدم و نوحا و آل ابراهیم و آل عمران_

کیونکہ رسول اسلام (ص) کی اطاعت کے بعد انبیاء کے برگزیدہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے_

٤_ خداوند عالم غیر شائستہ افراد کی پیروی کا حکم نہیں دیتا_ اطیعوا الله والرسول ... ان الله اصطفي

خدا تعالی پیغمبر اسلام (ص) کی اطاعت کے واجب ہونے کے اعلان کے بعد فرماتاہے کہ یہ اطاعت کا وجوب بغیر معیار کے نہیں ہے بلکہ انبیاء (ع) کی اطاعت انکی صلاحیتوں اوراستعداد کی وجہ سے واجب کی گئی ہے_

٥_ انبیاء (ع) تمام انسانوں حتی فرشتوں سے ممتاز اور برتر انسان ہیں_ ان الله اصطفی ... علی العالمین

٦_ سابقہ انبیاء (ع) کا امتیاز اوران کی فضلیت کا ذکر پیغمبر اکرم (ص) کی اطاعت کو آسانی سے قبول کرنے کا سبب ہے_* اطیعوا الله والرسول ... انّ الله اصطفي پیغمبر اکرم (ص) کی اطاعت کا حکم دیتے ہی گذشتہ انبیاء (ع) کا امتیاز ذکر کیا گیا تا کہ یہ بات سمجھائي جاسکے کہ سابقہ امتوں کو بھی اطاعت کا حکم دیا گیا تھا کہ شاید اس طرح سے آنحضرت (ص) کی اطاعت آسان ہوجائے_

٧_ زمین پر اترنے کے بعد حضرت آدم(ع) کی عصمت اور ان کا نبوت کے لیئے انتخاب _

ان الله اصطفي آدم امام رضا (ع) فرماتے ہیں و کانت المعصیة من آدم (ع) فی الجنة لا فی الارض ... فلما اهبط الی الارض و جعل حجة و خلیفة عصم بقوله عزوجل: ان الله اصطفي آدم... آدم (ع) کی معصیت جنت میں تھی نہ کہ زمین پر... جب انھیں زمین پر اتارا گیا اور انہیں حجت اور خلیفہ بنادیا گیا تو انہیں معصوم بنادیا اس کی دلیل یہ آیہ مجیدہ ہے "ان الله اصطفی آدم" (١)

٨_ خداوند عالم نے انبیاء (ع) کو علم ، ایمان ، اسم اعظم ، علمی میراث اور علم نبوت کے آثاردے کر انہیں چن لیا_

---

١) عیون اخبار الرضا (ع) ج ١ ص ١٩٣ حدیث ١ باب ١٤ نور الثقلین ج ١ ص ٣٢٨ حدیث ٩٨_

امام محمد باقر(ع) فرماتے ہیں...یامحمد ... فانی لم اقطع العلم و الایمان و الاسم الاکبرومیراث العلم وآثار علم النبوّہ ... من بیوتات الانبیاء الذین کانوا بینك و بین ابیك آدم و ذلك قول الله تبارك و تعالی" ان الله اصطفي... اے محمد(ص) میں نے علم، ایمان، اسم اکبر، میراث علم اور آثار علم نبوت کا سلسلہ ان انبیاء (ع) کے گھروں سے منقطع نہیں کیاجو تیرے اور تیرے باپ آدم کے درمیان گزرے ہیں اور اللہ تعالی کے اس فرمان "ان الله اصطفي آدم ..." سے یہی مراد ہے_(۱)

آل عمران (ع): آل عمران (ع) کا انتخاب ۱ ;آل عمران (ع) کا رتبہ ۲

احکام: احکام کا فلسفہ ۳ ;احکام کے معیارات ٤

اطاعت: ٤ آنحضرت (ص) کی اطاعت ٦ ;انبیاء (ع) کی اطاعت ۳

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کا ایمان ۸ ;انبیاء (ع) کا برگزیدہ ہونا ۵ ، ۸; انبیاء (ع) کا ذکر ٦ ;انبیاء (ع) کا رتبہ و مقام ۵ ، ٦;انبیاء (ع) کا علم ۸; انبیاء کی نبوت ۸

برگزیدہ لوگ: ۱

حضرت آدم (ع): حضرت آدم (ع) کا انتخاب ۱ ، ۷;حضرت آدم (ع) کا رتبہ ۲ ;حضرت آدم (ع) کا ھبوط ۷; حضرت آدم (ع) کی عصمت ۷

حضرت ابراہیم (ع) کی آل: حضرت ابراہیم (ع) کی آل کا انتخاب ۱ ;حضرت ابراہیم (ع) کی آل کا رتبہ و مقام ۲

حضرت نوح (ع): حضرت نوح (ع) کا انتخاب ۱ ;حضرت نوح (ع) کا رتبہ و مقام ۲

خدا تعالی: خدا تعالی کے عطیّے ۸

ذکر: ذکر کے اثرات ٦

روایت: ۷،۸

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ٦

نافرمانی: ٤ واجبات: ۳

---

۱) کافی ج۸ ص ۱۱۷ حدیث ۹۲ ، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱٦۸ حدیث ۳۱_

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۳٤)

یہ ایک نسل ہے جس میں ایک کا سلسلہ ایک سے ہے اور اللہ سب کی سننے والا اور جاننے والا ہے_

۱_ حضرت آدم (ع)، حضرت نوح (ع)، حضرت ابراہیم (ع) کا خاندان اور حضرت عمران (ع) کا خاندان ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے تھے_انّ الله اصطفى ... ذرية بعضها من بعض مذکورہ بالا مطلب کی تائید امام صادق (ع) کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں فرمایا: الذين اصطفاهم الله بعضهم من نسل بعض (۱) جن کو اللہ تعالی نے انتخاب کیا ان میں سے بعض، دیگر بعض کی نسل سے ہیں_

۲_ انسانوں کی شخصیت کی تعمیر میں وراثت کا کردار_* ذرية بعضها من بعض

۳_ ایک ہی ہدف تک پہنچنے کے لیئے انبیائے (ع) الہی ایک دوسرے کے مددگار تھے_* ذرية بعضها من بعض مرحوم طبرسی نے جملہ "بعضها من بعض" کو ایک دوسرے کی مدد کرنے کے معنی میں لیا ہے_(مجمع البیان)_

٤_ خدا تعالی، سمیع (بہت سننے والا) اور علیم (بہت جاننے والا) ہے_والله سميع عليم

٥_ انبیاء (ع) کی اہلیت و صلاحیت کی پہچان اور ان کا انتخاب خدا تعالی کے سمیع ہونے اور ہمہ پہلو علم کی بنیاد پر ہے_ان الله اصطفى ... والله سميع عليم

٦_ انبیاء (ع) کے مقابل انسانوں کے کردار کے بارے میں خداوند عالم کی مکمل اور وسیع آگاہی_
اطيعوا الله والرسول ... والله سميع عليم

۷_ برگزیدہ بندوں کی گفتار و رفتار اور نیتوں پر خداوند متعال کی مکمل اور کڑی نظر_* ان الله اصطفى ... والله سميع عليم

۸_ پیغمبر اکرم (ص) حضرت

---

۱) مجمع البیان ج۲ ص ۷۳۵_

ابراہیم (ع) سے ہیں اور حضرت ابراہیم (ع) آنحضرت (ص) سے تھے اورآپ (ص) کا دین و سنّت وہی ابراہیمی (ع) دین و سنت ہے_ ذرية بعضها من بعض

رسول خدا (ص) نے فرمایا:لانى من ابراهيم و ابراهيم منى دينه دينى و سنته سنتى وانا افضل منه و فضلى من فضله و فضله من فضلى و تصديق قولى قول ربي"ذرية بعضها من بعض" میں ابراہیم (ع) سے ہوں اور ابراہیم (ع) مجھ سے ہیں ان کا دین میرا دین ہے اور ان کی سنّت میری سنت ہے اور میں ان سے افضل ہوں میری فضیلت انکی فضیلت سے ہے اور ان کی فضیلت میری فضیلت سے ہے اور میری بات کی تصدیق میرے ربّ کا یہ فرمان ہے "ذرية بعضها من بعض" (۱)

آل عمران (ع): آل عمران (ع) کی نسل ۱

آنحضرت (ص): ۸

اسماء و صفات: سمیع ٤; علیم ٤

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کا انتخاب ٥ ;انبیاء (ع) کی نسل ۱ ;انبیاء (ع) کی ہم آہنگی ۳; انبیاء (ع) کے اہداف ۳

برگزیدہ انسان: ۷

حضرت آدم (ع): حضرت آدم (ع) کی نسل ۱

حضرت ابراہیم (ع): آل ابراہیم (ع) کی نسل ۱; آنحضرت (ص) اور حضرت ابراہیم (ع) ۸; دین ابراہیم (ع) اور اسلام ۸

حضرت نوح (ع): حضرت نوح (ع) کی نسل ۱

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ٥ ، ٦;خدا تعالی کی نظارت ۷

روایت: ۱ ، ۸

شخصیت: شخصیت تشکیل پانے کے عوامل ۲

عمل: ٦ وراثت: وراثت کے اثرات ۲

---

۱) محاسن برقی ج ۱ص ۱٥۲ ح ۷٤ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱٦۹ ح ۳۳_

إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (٣٥)

اس وقت کو یاد کرو جب عمران کی زوجہ نے کہا میرے پروردگار میں نے اپنے شکم کے بچّے کو تیرے گھر کی خدمت کے لئے نذر کردیا ہے اب تو قبول فرما لے کہ تو ہر ایک کی سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا ہے_

١_ حضرت عمران (ع) کی بیوی نے اپنے شکم میں موجود بچے کے بارے میں خدا کے لیئے منّت مانی اور اپنی ہر طرح کی خدمت سے اسے آزاد کردیا_ اذ قالت امراة عمران ربّ انى نذرت لك ما فى بطنى محرّراً

٢_ سابقہ شریعتوں میں بچے کو راہ خدا میں خدمت گزاری کے لئے وقف کرنے کی نذر جائز تھي_
ربّ انى نذرت لك ما فى بطنى محرراً

٣_ جملہ "ربّ انى نذرت لک ..." کہنے سے نذر متحقق ہوجاتی ہے_ رب انّى نذرت لك ما فى بطنى محرراً

٤_ بچے کے لیئے ماں کی خدمت کرنا ماں کا طبعی حق ہے کہ جس سے ماں صرف نظر کرسکتی ہے_
ربّ انى نذرت لك ما فى بطنى محررا

٥_ حضرت عمران (ع) کی بیوی کو اپنے بچے پر ولایت حاصل تھي_ رب انّى نذرت لك ما فى بطن

٦_ سابقہ شریعتوں میں ماں کو بھی اولاد پر ولایت و سرپرستی حاصل تھی_* رب انى نذرت لك ما فى بطني

٧_ اپنے بچے کو راہ خدا میں خدمت کیلئے وقف کرنے کی نذر میں حضرت عمران (ع) کی بیوی کی نیت کا خالص ہونا_

ربّ انیّ نذرت لك" لک "خلوص نیت کو بیان کررہاہے_

۸_ حضرت عمران (ع) کی بیوی کی مخلصانہ منت، اللہ تعالی کی طرف سے آل عمران کے لیئے نبوت کے انتخاب کا پیش خیمہ بنی_ ان الله اصطفی ... آل عمران ... اذ قالت امراة عمران رب انی نذرت لك_

" اذ"، " اصطفي"کے متعلق ہے یعنی اس وقت خدا نے آل عمران کو منتخب کیا جب عمران کی بیوی نے مخلصانہ منت مانی_ اخلاص کو"لک"سے سمجھا گیا ہے_

۹_ خداوندعالم کے مقام ربوبیت سے درخواست کرنا دعا کے آداب میں سے ہے_ ربّ انی نذرت لك

۱۰_ حضرت عمران (ع) اس وقت زندہ نہیں تھے جب انکی بیوی نے اولاد کے سلسلہ میں خدا کے حضور منت مانی *

اذ قالت امرا ة عمران ربّ انی نذرت لك ما فی بطنی محررّا کیونکہ اگر والد موجود ہوتو عموماً مائیں اولاد کے بارے میں ایسے فیصلے نہیں کرتیں_

۱۱_ اپنی اولادپر حضرت عمران (ع) کی بیوی کی ولایت اس وقت تھی جب حضرت عمران (ع) زندہ نہیں تھے*
ربّ انیّ نذرت لك

۱۲_ حضرت عمران (ع) کی بیوی کی بارگاہ الہی میں دعا اور منت کی قبولیت کی درخواست_ ربّ انی نذرت لك ... انك انت السميع العليم

۱۳_ اللہ تعالی کے وسیع و مطلق علم و سماعت پر حضرت عمران (ع) کی بیوی کا پختہ اور گہرا ایمان_ ربّ ... انك انت السميع العليم

۱٤_ حضرت عمران (ع) کی بیوی کے ذہن میں یہ تھا کہ "حمل " بیٹا ہے_ ربّ انی نذرت لك ما فی بطنی محرّراً

کیونکہ اس وقت رسم یہ تھی کہ بیٹے کو عبادت کے لیئے وقف کرتے تھے اور حضرت مریم (ع) کی ماں نے اپنی منّت کو" حمل" کے بیٹا ہونے کے ساتھ مشروط نہیں کیا اور دوسری طرف بچے کی پیدائش پر افسوس اور تعجب کے ساتھ کہا" انیّ وضعتها انثي"

۱۵_ خداوندعالم کے سمیع ہونے اور اسکے وسیع و مطلق علم کا اقرار دعا کے آداب میں سے ہے_
ربّ ... انك انت السميع العليم

۱٦_ صرف خداوند متعال، سمیع (بہت سننے والا) اور علیم (بہت جاننے والا) ہے_ انك انت السميع العليم

۱۷_ سمیع اور علیم پروردگار کی بارگاہ میں اپنے حضور کا احساس کرنا دعا کے آداب میں سے ہے_ ربّ ... فتقبّل منى انك انت السميع العليم" حضور کا احساس"خطاب کی ضمیروں سے سمجھا گیا ہے_

۱۸_ خدا تعالی کا حضرت عمران (ع) کو بیٹا دینے کا وعدہ موجب ہوا کہ ان کی بیوی یہ گمان کرے کہ اس کے شکم میں بیٹا ہے_ ربّ انىّ نذرت لك ... فتقبل منيّ امام صادق (ع) نے فرمایا: ان الله تعالى اوحى الى عمران انى واهب لك ذكراً سويا مباركاً ...فحدث عمران امراته حنّة بذلك ... خداوند عالم نے حضرت عمران(ع) کو وحی کی کہ میں تجھے، کامل الخلقة، مبارک بیٹا عطا کروں گا تو حضرت عمران نے اپنی بیوی حنة کو بات بتلادی ... (۱)

۱۹_ حضرت عمران (ع) کی بیوی نے ہمیشہ کے لیئے اپنے بچے کو عبادت گاہ کا خدمتگار بنانے کی منت مانی_

ربّ انى نذرت لك ما فى بطنى محرراً امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں: ...ان امراة عمران نذرت مافى بطنها محرّراً والمحرّر للمسجد يدخله ثم لا يخرج منه ابداً ... حضرت عمران (ع) کی بیوی نے اپنے شکم میں موجود بچے کو محرر بنانے کی منت مانی اور محرر وہ کہلاتا ہے جو ایک دفعہ مسجد میں داخل ہو تو پھر کبھی بھی وہاں سے نہیں نکلتا_ (۲)

ادیان: ٦

اسماء و صفات: سمیع ۱٦ ، ۱۷ ; علیم ۱٦ ، ۱۷

انتخاب: انتخاب کے عوامل ۸ اولاد: ۷ ، ۱۹

اولاد پر ولایت ۵ ، ۱۱ ; اولاد کی ذمہ داری ٤

توحید: توحید صفاتی ۱٦

حضرت عمران (ع): آل عمران (ع) کی نبوت ۸; حضرت عمران (ع) کی بیوی ۵ ، ۱۱ ، ۱۳ ، ۱٤ ، ۱۸ ; حضرت عمران (ع) کی بیوی کی دعا ۱۲ ; حضرت عمران (ع) کی بیوی کی منت ۱ ، ۷ ، ۸ ، ۱۰ ، ۱۲ ، ۱۹ ;حضرت عمران(ع) کی موت ۱۰

---

۱) کافی ج ۱ ص ۵۳۵ حدیث ۱، مجمع البیان ج ۲ ص ۷۳۷_

۲) کافی ج ۳ ص ۱۰۵ حدیث ٤، نورالثقلین ج ۱ ص ۳۳۲ حدیث ۱۱۳_

خدا تعالی: خدا تعالی کا سننا ۱۳ ، ۱۵ ;خدا تعالی کا علم ۱۳ ، ۱۵ ; ۱۷;خدا تعالی کے حضور ۱۷ ;خدا تعالی کے وعدے ۱۸

دعا : دعا کے آداب ۹ ، ۱۵، ۱۷

روایت : ۱۸ ، ۱۹

عمل : عمل کا قبول ہونا ۱۲

قرآن کریم : قرآن کریم کے واقعات ۱ ، ۱۰

منت : اولاد کی منت ۷ ، ۱۹;منت کے احکام ۲ ، ۳

نیت : نیت میں خلوص ۷، ۸

والدین : والدین کی ولایت ۵ ، ٦ ;والدین کے ساتھ نیکی ٤

ولایت : ۵ ، ۱۱ سابقہ ادیان میں ولایت ٦

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَى وَاللّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالأُنثَى وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (٣٦)

اس کے بعد جب ولادت ہوئی تو انھوں نے کہا پروردگا ریہ تو لڑکی ہے حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا ہے او روہ جانتا ہے کہ لڑکا اس لڑکی جیسا نہیں ہو سکتا _ او رمیں نے اس کا نام مریم رکھا ہے او رمیں اسے او راس کی اولاد کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں _

۱_ حضرت عمران (ع) کی بیوی نے ولادت کے بعد یقین نہ کرتے ہوئے اپنے حمل کو بیٹی کی صورت میں پایا_

فلمّا وضعتها قالت ربّ انی وضعتها انثي

٢_ حضرت عمران(ع) کے زمانے میں معاشرہ میں عموماً رواج یہ تھا کہ بیٹوں کو عبادت گاہ کا خدمت گار بنایا جاتا تھا_ *

قالت رب انیّ وضعتها انثي حضرت عمران (ع) کی بیوی کا حیران رہ جانا اس خیال کی دلیل ہے کہ بیٹیوں کو خدمتگار نہیں بنایا جاسکتا تھا_

٣_ حضرت عمران (ع) کی بیوی کا یہ سمجھ کر غمگین اور متاسف ہونا کہ ان کی منت قبول نہیں ہوئی_

انیّ نذرت ... قالت ربّ انی وضعتها انثي

٤_ خداوند عالم کے نزدیک حضرت مریم (ع) کی شخصیت کی عظمت_ واللہ اعلم بما وضعت و لیس الذکر کالانثي یہ اس صورت میں ہے کہ " الانثي" میں الف لام عہد حضوری کا ہو یعنی جو بیٹا تم چاہتی تھیں اس بیٹی کی طرح نہیں ہوسکتا جو ہم نے تم کو دی ہے_ اس قسم کا انداز حضرت مریم (ع) کی عظیم شخصیت پر دلالت کرتا ہے_

٥_ حضرت مریم (ع) کی ولادت کے دور میں اجتماعی و معاشرتی ذمہ داریوں اور عہدوں کو سنبھالنے کے لیئے عورت اور مرد کی صلاحیتوں میں فرق پایا جاتا تھا_ رب انی وضعتها انثی ... و لیس الذکر کالانثي یہ اس صورت میں ہے کہ "و لیس الذکر کالانثي" حضرت مریم (ع) کی ماں کا کلام ہو_

٦_ خداوند متعال کے نزدیک قدر و قیمت کا معیار بیٹا ہونا نہیں ہے_ واللہ اعلم بما وضعت کیونکہ خدا کا فرمانا "واللہ اعلم ..." حضرت مریم (ع) کی والدہ کی اس حسرت کے اظہار کے جواب میں تھا جو انہوں نے بیٹی ہونے پر کیا، اس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ بیٹی ہونا یا بیٹا ہونا خداوند متعال کے نزدیک قدر شمار نہیں ہوتا_

٧_ حضرت مریم (ع) کا اپنے زمانے کے تمام مردوں سے بلند مرتبہ ہونا_

و لیس الذکر کالانثي " الانثي"میں الف لام عہد حضوری کا ہے جو کہ حضرت مریم (ع) کی طرف اشارہ ہے اور "الذکر" میں الف لام جنس کا یا استغراق کا ہے البتہ مذکورہ بالا استفادہ میں جملہ "و لیس الذکر کالانثي" کو خدا تعالی کا کلام سمجھا گیا ہے_

٨_ خدا تعالی کا حضرت مریم (ع) کی والدہ کو بیٹی کے

روشن مستقبل کے بارے میں تسلّی و امید دلانا_و لیس الذکر کا لانثي یہ اس صورت میں ہے کہ " و لیس الذکر کالانثي"خدا وند متعال کا کلام ہو_

۹_ حضرت عمران (ع) کی بیوی نے نومولود کا نام مریم (ع) رکھا_و انّی سمیتها مریم

۱۰_ حضرت مریم (ع) حضرت عمران (ع) کی بیٹی تھیں_امراة عمران ... و انی سمیتها مریم

۱۱_ حضرت مریم (ع) کی والدہ کی خداوند عالم سے یہ دعا کہ مریم (ع) اور اسکی نسل کو ہمیشہ کے لیئے شیطان کے شرّ سے بچائے_و انّی اعیذها بك و ذریتها من الشیطان الرجیم فعل مضارع "اعیذ" سے دوام و استمرار کا استفادہ کیا گیا ہے_

۱۲_ حضرت مریم (ع) کی ماں کا اپنی نسل کی سعادت مندی سے لگاؤ_ و انی اعیذ ها بك و ذریتها

۱۳_ انسان کا اپنی نسل کی سعادت مندی سے لگاؤ_انی اعیذها بك و ذریتها

۱٤_ حضرت مریم (ع) کی والدہ (عمران (ع) کی بیوی) کی روحی اور معنوی عظمت_

اذ قالت ... ربّ ... انی سمیتها مریم و انی اعیذها حضرت مریم (ع) کی والدہ کی خدا کی طرف توجہ، منت میں آپ کا خلوص اور آپ نے اپنی بیٹی کا جو نام رکھا (مریم کے معنی عبادت کرنے والی کے ہیں) اس سے مذکورہ بالا مطلب حاصل کیا گیا ہے_

۱۵_ اولاد کی نیک بختی اور سعادت میں ماں کی دعا اور اسکے معنوی کمالات کی تاثیر_ربّ انی نذرت ... و انّی اعیذها بك

۱٦_ شیطانی وسوسوں سے انسان کے لیئے پناہ خداوند متعال کی ذات اقدس ہے_و انی اعیذها بك ... من الشیطان

۱۷_ حضرت مریم (ع) کی والدہ کا اپنی منت کی پابندی کرتے ہوئے مریم کو خدا کی عبادت کے لیئے وقف کردینا_

رب انّی نذرت ... و انّی سمیتها مریم اس لحاظ سے کہ والدہ نے اپنی بچی کا نام مریم (عابدہ) رکھا_

۱۸_ شیطان، ایسا خطرہ جو انسان کی تاک میں رہتا ہے_و انی اعیذها بك و ذریتها من الشیطان الرجیم

۱۹_ شیطان درگاہ الٰہی سے دھتکارا ہوا_ من الشیطان الرجیم

۲۰_ انبیاء (ع) کا انتخاب خواتین میں سے نہیں ہوتا_ و لیس الذکر کالانثي امام صادق (ع) فرماتے ہیں :"فلما وضعتھا قالت رب انی و ضعتھا انثي ...و لیس الذکر کالانثي""ای لا یکون البنت رسولاً" یعنی بیٹی رسول نہیں ہوسکتي(۱)

۲۱_ حضرت عمران (ع) کی بیوی کا مریم (ع) کی پیدائش کے بعد اس بات پر افسوس کرنا کہ اس کی منت پوری نہیں ہوسکی چونکہ اسکی بیٹی حیض کی وجہ سے مسجد میں نہیں رہ سکے گی لہذا محرّصر (جسے عبادت کے لئے خاص کردیا جائے) نہیں بن سکے گی_ ربّ انیّ وضعتھا انثی ... و لیس الذکر کالانثي امام صادق (ع) فرماتے ہیں..."و لیس الذکر کالانثي" ان الانثي تحیض فتخرج من المسجد و المحرر لا یخرج من المسجد کہ عورت کو حیض آتا ہے جس کی وجہ سے اسے مسجد سے نکلنا پڑتا ہے جبکہ محرّر مسجد سے نہیں نکلتا (۲)

۲۲_ حضرت عمران (ع) کی بیوی کی مریم (ع) اور اسکی اولاد کو شرّ شیطان سے بچانے کی دعا کی قبولیت _

و انی اعیذھا بك و ذریتھا من الشیطان الرجیم رسول خدا (ص) فرماتے ہیں...وقال عیسی (ع) فیما یثنی علی ربه: و اعاذنی وامّی من الشیطان الرجیم فلم یکن له علینا سبیل حضرت عیسی (ع) نے اپنے ربّ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے فرمایا خدا نے مجھے اور میری والدہ کو شیطان کے شرّ سے بچایا لہذا شیطان کو ہمارے اوپر کوئی تسلط نہیں تھا(۳)

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا انتخاب ۲۰;انبیاء (ع) کی نوع ۲۰

انسان : انسان کے رجحانات ۱۳

اولاد : اولاد ذکور ٦ ; اولاد کی محبت ۱۳;اولاد کے لئے دعا ۱۵

حضرت عمران (ع) : ۲

---

۱) کافی ج ۱ ص ٥۳٥ حدیث ۱، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۳٤ ح ۱۱۹_

۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۷۰ ح ۳۷، بحار الانوار ج ۱٤ ص ۲۰٤ ح ۱۸-

۳) الدّر المنثور ج ۲ ص ۱۸٤-

حضرت عمران (ع) کی بیٹی ۱۰ ;حضرت عمران (ع) کی بیوی ۹ ، ۲۱;حضرت عمران (ع) کی بیوی کا غم ۳; حضرت عمران (ع) کی بیوی کا وضع حمل ۱ ;حضرت عمران (ع) کی بیوی کی دعا ۲۲ ;حضرت عمران (ع) کی بیوی کی منزلت ۱٤ ;حضرت عمران (ع) کی بیوی کی منت ۳

حضرت مریم (ع) : حضرت مریم (ع) کا رتبہ ٤ ، ۷ ، ۸ ، ۲۲ ; حضرت مریم (ع) کا نام رکھنا ۹;حضرت مریم (ع) کی عبادت ۱۷ ; حضرت مریم (ع) کی ماں ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱٤ ;حضرت مریم (ع) کی ماں کی منت ۱۷ ، ۲۱ ;حضرت مریم (ع) کی ولادت ۱; حضرت مریم (ع) کے والد ۱۰

خدا تعالی : خدا تعالی کی بشارت ۸

دعا : دعا کی تاثیر ۱۵ ;دعا کی قبولیت ۲۲

روایت ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲

سعادت : سعادت کے عوامل ۱۵; سعادت کے موانع ۱۸

شرّ: شر کا منبع ۲۲

شیطان : شیطان سے پناہ مانگنا ۱۱ ، ۱٦ ; شیطان کا خطرہ ، ۱۸ ، ۲۲; شیطان کا راندہ ہوا ہونا ۱۹

شیطان سے پناہ مانگنا : ۱۱ ، ۱٦

عورت : عورت معاشرہ میں ۵

قدر و قیمت : قدر و قیمت کے معیارات ٦

معاشرہ : ۵

منت: منت کو پورا کرنا ۱۷ ; عبادت کی منت ۱۷

والدین : والدین کی دعا ۱۵

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقاً قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللّهِ إنَّ اللّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (۳۷)

تو خدا نے اسے بہترین انداز سے قبول کرلیا او راس کی بہترین نشوونما کا انتظام فرما دیا او رزکریا نے اس کی کفالت کی کہ جب زکریا محراب عبادت میں داخل ہوتے تو مریم کے پاس رزق دیکھتے اورپوچھتے کہ یہ کہاں سے آیا او رمریم جواب دیتیں کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے _ وہ جسے چاہتا ہے رزق بے حساب عطا کر دیتا ہے_

۱_ والدہ کی منت کے بعد مریم (ع) کو خداوند متعال کی طرف سے حسن و خوبی کے ساتھ قبول کرلیا گیا_فتقبلها ربّها بقبول حسن

۲_ حضرت مریم (ع) کی ماں کی مریم کے بارے میں اس دعا کی قبولیت کہ مریم کو خدا تعالی شرّ شیطان سے بچالے_
انی اعیذها ... فتقبلها ربها ... و انبتها نباتاً حسناً

۳_ حضرت مریم (ع) کی معنوی تربیت و تکامل پر خداوند متعال کی خاص عنایت و توجہ_و انبتها نباتاً حسناً

٤_ خداوند متعال کی بعض افراد پر خاص عنایت اور توجہ انکی خاص رشد و عظمت کا موجب ہے_فتقبلها ربها ... و انبتها نباتاً حسناً

٥_بندوں کی خلوص نیت سے کی جانے والی دعا کی قبولیت خدا تعالی کی ربوبیت کا جلوہ ہے_
فتقبلها ربها بقبول حسن

٦_ انسان کی پوشیدہ صلاحیتوں کی ترقی اور نکھار خدا تعالی کی ربوبیت کے سائے میں_
فتقبلها ربها ... و انبتها نباتاً حسناً

۷_ حضرت مریم (ع) کی عصمت اور معنوی بلندی و عظمت_فتقبلها ربها ... و انبتها کیونکہ خدا تعالی نے خود مریم (ع) کو قبول کرلیا معلوم ہوتاہے کہ مریم (ع) سے خدا وند متعال ہر لحاظ سے راضی ہے اور اس کا لازمہ عصمت ہے_

۸_ شیطان کے شرّ سے محفوظ رہنا اور معنوی پرورش، تربیت کے وہ دو پہلو ہیں جو خداوند عالم نے حضرت مریم (ع) کے لیئے قرار دیئے_ و انیّ اعیذھا بك و ذریتھا من الشیطان الرجیم فتقبلھا ربھا ...و انبتھا نباتاً حسناً

۹_ انسان کو اپنے معنوی رشد و تکامل کی خاطر، شیطان کے شرّ سے بچنے کے لیئے خدا تعالی کی پناہ کی ضرورت ہے_
و انی اعیذھا بك و ذریتھا ... و انبتھا نباتاً حسناً

۱۰_ انسان کی تربیت کے لیئے ضروری ہے کہ صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے اور ترقی کی آفات کو دور کیا جائے_
و انی اعیذھا بك و ذریتھا ... و انبتھا نباتاً حسناً شیطان کے شرّ سے پناہ مانگنا آفتوں کو روکنا ہے اور "انبات حسن" صلاحیتوں کی نشو و نما ہے_

۱۱_ حضرت زکریا خدا تعالی کی طرف سے حضرت مریم کے سرپرست تھے_
و کفلھا زکریا" کصفّصلص "ان افعال میں سے ہے جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں لہذا "کفلہا زکریا" کے معنی یوں ہونگے "جعل اللہ زکریا کفیلاً لمریم "یعنی خدا نے زکریا (ع) کو مریم (ع) کا سرپرست بنایا_

۱۲_ خداوند متعال کی عنایات ، اچھی تربیت، پروردگار کی عبادت اور صحیح خوراک یہ وہ عوامل و اسباب ہیں جو انسان کے معنوی رشد و ترقی میں مؤثر واقع ہوتے ہیں_ و انبتھا نباتاً حسناً و کفلھا زکریا ... المحراب و جد عندھا رزقا

۱۳_ حضرت مریم (ع) کی معنوی ترقی اور بلندی میں حضرت زکریا (ع) کی سرپرستی کا کردار_
و انبتھا نباتاً حسنا و کفلھا زکریا "انبتہا ..." کے بعد خدا تعالی کا یہ تصریح کرنا کہ مریم (ع) کی کفالت زکریا (ع) کے سپرد کی گئي حضرت مریم (ع) کی معنوی ترقی اور حضرت زکریا (ع) کی سرپرستی کے درمیان ارتباط کو بیان کرتا ہے_

۱٤_ انسان کی معنوی ترقی اور بلندی میں نیک تربیت کرنے والے اور سرپرست کا کردار_

و انبتها نباتاً حسناً و کفلها زکریا " انبتہا ..." کے بعد حضرت مریم (ع) کی سرپرستی حضرت زکریا (ع) کے سپرد کرنے کی تصریح کرنا اس حقیقت کا بیان ہے کہ حضرت زکریا(ع) نیک و صالح مربی کے عنوان سے اس کی معنوی ترقی میں مؤثر کردار رکھتے ہیں جو انکے زیر کفالت و تربیت ہے_

۱۵_ خداوند متعال نے حضرت مریم (ع) کی مناسب جسمانی نشو و نما کرنے کے بعد حضرت زکریا (ع) کو ان کا سرپرست بنایا_ و انبتها نباتاً حسناً و کفلها زکریا یہ اس صورت میں ہے کہ " انبتہا" سے مراد جسمانی پرورش بھی ہو اور یہ بات قابل توجہ ہے کہ "انبتہا" کو " کفلہا " سے پہلے ذکر کرنا اس نکتہ کا بیان ہوسکتا ہے کہ مریم (ع) کی ذمہ داری زکریا(ع) کو مریم (ع) کی جسمانی نشو و نما کے بعد سونپی گئی تھی_

۱۶_ جب بھی حضرت زکریا (ع) حضرت مریم (ع) کی عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو وہاں رزق موجود پاتے_
کلما دخل علیها زکریا المحراب وجدها عندها رزقاً

۱۷_ حضرت مریم (ع) کے پاس مخصوص رزق دیکھ کر حضرت زکریا (ع) کی حیرانگي_ وجد عندها رزقا قال یا مریم انی لك هذا

۱۸_ حضرت زکریا (ع) کا حضرت مریم (ع) سے اس رزق کے بارے میں استفسار کرنا جو مریم کے پاس تھا_
وجد عندها رزقا قال یا مریم انی لك هذا

۱۹_ حضرت زکریا(ع) کی حضرت مریم (ع) کی زندگی پر مکمل اور گہری نظارت_ کلما دخل علیها ...قال یا مریم انی لك هذا

کیونکہ حضرت زکریا (ع) کی حضرت مریم (ع) کی غذا پر بھی توجہ تھی کہ کہاں سے آئي ہے_

۲۰_ اگر انسان کسی کی سرپرستی قبول کرلے تو تحت تربیت فرد کے تمام معاملات پر نظر رکھنا چاہیئے_
و کفلها زکریا کلما دخل علیها زکریا ... قال یا مریم انی لك هذا

حضرت زکریا (ع) کے مریم (ع) کے ساتھ برتاؤ سے مذکورہ بالا مطلب سمجھا گیا ہے_

۲۱_ انسان کی معنوی بلندی اور ترقی اسکی تربیت کرنے والے کی ہر لحاظ سے توجہ اور دائمی نظر کے زیر سایہ ہو سکتی ہے_ انبتها ... کفلها ... کلما دخل علیها ... قال یا مریم انی لك هذا

۲۲_ عورت کی نامحرم مرد کے ساتھ گفتگو جائز ہے_ کلما دخل علیها ... قال یا مریم ... قالت هو

۲۳_ حضرت مریم (ع) کا خداوند عالم کے مخصوص رزق سے مستفید ہونا_ وجد عندها رزقا ... قالت هو من عند الله

۲٤_ حضرت مریم (ع) کی کرامت اور خلاف عادت امور کا ان کے لیئے ظاہر ہونا_ وجد عندها رزقا ... قالت هو من عند الله

۲٥_ خدا جسے چاہتا ہے بے حساب اور عادی و طبعی اسباب و عوامل سے ہٹ کر رزق دیتا ہے_

ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب

۲٦_ حضرت مریم (ع) کے پاس عبادت گاہ میں سردیوں میں گرمیوں کا پھل اور گرمیوں میں سردیوں کا پھل موجود ہوتا_ وجد عندها رزقاً امام محمد باقر (ع) یا امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں ... فکان (زکریا (ع)) یدخل علیها فیری عندها ثمرة الشتاء فی الصیف و ثمرة الصیف فی الشتاء حضرت زکریا (ع) حضرت مریم (ع) کے ہاں جاتے تو سردیوں کا پھل گرمیوں میں اور گرمیوں کا پھل سردیوں میں ان کے پاس پاتے (۱)

انسان: انسان کی معنوی ضروریات ۹

برگزیدہ انسان: ۱

پناہ مانگنا: ۲، ۸، ۹

تربیت: تربیت کا نمونہ ۱۳; تربیت کے طریقے ۸; تربیت میں مربی ۱٤، ۲۱; تربیت میں مؤثر عوامل ٤، ٦، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۲۱; نظام تربیت ۱۰

ترقی: ترقی کے عوامل ٤، ٦، ۹، ۱۲، ۱٤، ۲۱; ترقی کے موانع ۱۰

حضرت زکریا (ع): حضرت زکریا (ع) اور مریم (ع) ۱۱، ۱۳، ۱٥، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹; حضرت زکریا (ع) کا تعجب ۱۷

حضرت عمران (ع): حضرت عمران (ع) کی بیوی کی دعا ۲

حضرت مریم (ع): ۱۱، ۱۳، ۱٥، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۷۰ حدیث ۳۸، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۳۲ حدیث ۱۱۲، ۱۱٤_

حضرت مریم (ع) کا انتخاب ۱ ; حضرت مریم (ع) کا رتبہ ۱ ،۳، ۷، ۸، ۲۳ ; حضرت مریم (ع) کا رزق ۱٦ ، ۱۷ ، ۱۸ ، ۲۳ ، ۲٦; حضرت مریم (ع) کا قصہ ، ۱۱ ; حضرت مریم (ع) کی سرپرستی ۱۱ ، ۱۳ ، ۱۵ ، ۱۹ ; حضرت مریم (ع) کی عبادت گاہ ۱٦ ; حضرت مریم (ع) کی عصمت ۷ ; حضرت مریم (ع) کی کرامت ۲٤ ; حضرت مریم (ع) کی ماں ۲ ; حضرت مریم (ع) کی ماں کی منت ۱

خدا تعالی : خدا تعالی کا رزق ۲۳ ، ۲۵ ، ۲٦ ; خدا تعالی کا فضل ، ۱۲ ; خدا تعالی کی خاص رحمت ۳ ، ٤ ، ۱۲ ; خدا تعالی کی ربوبیت ۵ ، ٦ ; خدا تعالی کی مشیت ۲۵

خوراک : خوراک کے اثرات ۱۲

دعا : دعا کی قبولیت ۲ ، ۵

روایت : ۲٦

سرپرستی : سرپرستی نظارت ۲۰

شخصیت : شخصیت کی تشکیل پانے کے عوامل ٦

شیطان : شیطان سے پناہ ۲ ، ۸ ، ۹

معجزہ : ۲٤

نامحرم : نامحرم کے احکام ۲۲ ; نامحرم کے ساتھ گفتگو ۲۲

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ (۳۸)

اس وقت زکریا نے اپنے پروردگا رسے دعا کہ مجھے اپنی طرف سے ایک پاکیزہ اولاد عطا فرما کہ تو ہر ایک کی دعا کا سننے والا ہے_

۱_ حضرت زکریا (ع) کا حضرت مریم (ع) کی سچائي پر مکمل اعتماد_ هنالك دعا زكريا ربّه

حضرت مریم (ع) نے جو حضرت زکریا (ع) سے کہا " هو من عند الله "تو حضرت زکریا (ع) نے اسے قبول کر لیا اور خداوند عالم سے پاک ذریت کی دعا کي_

۲_ حضرت زکریا (ع) کا حضرت مریم (ع) کے عظیم معنوی مقام و رتبے کا یقین کرنا _
قالت هو من عند الله ... هنالك دعا زكريا

۳_ حضرت زکریا(ع) کا حضرت مریم (ع) کے حالات و درجات سے متاثر ہوکر اپنے لیئے پاک نسل اور بیٹے کی دعا کرنا
_ هنالك دعا زكريا ربّه یہ اس صورت میں ہے کہ " ھنالک" اسم اشارہ کا مشار الیہ حضرت مریم (ع) کے اعلي درجات کا مشاہدہ ہو_

٤_ حضرت زکریا(ع) نے حضرت مریم(ع) کے پاس ایسا رزق دیکھ کر جوانہیں طبعی اسباب سے ہٹ کر عطا کیا گیا تھا بڑھاپے کے باوجود خدا تعالی سے بیٹے کی درخواست کی_ هنالك دعا زكريا ربّه

یہ اس صورت میں ہے کہ " ھنالک "کا مشارالیہ حضرت مریم (ع) کو خدا تعالی کی طرف سے غیر طبعی طریقے سے رزق عطا کرنا ہو کہ جسکی طرف پروردگاریوں اشارہ فرماتاہے_ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب

٥_ بڑے انسانوں کے معنوی حالات کا مشاہدہ انسان کو خداوند عالم کی طرف متوجہ کرنے کا سبب ہے_ هنالك دعا زكريا ربّه

٦_ دوسروں کے کمالات دیکھنا انسان کو ترغیب و تشویق دلاتاہے کہ وہ اپنے لیئے بھی ان کمالات کی خداوند متعال سے درخواست کرے_ هنالك دعا زكريا ربّه

٧_ پروردگار کے مقام "ربوبیت " سے درخواست کرنا دعا کے آداب میں سے ہے_ قال ربّ هب لي

٨_ پاک بیٹے اور نسل کے لئے حضرت زکریا (ع) کی خداوند عالم سے دعا_ قال رب هب لی من لدنك ذرية طيّبة

٩_ حضرت زکریا(ع) کے صاحب اولاد ہونے کے لیئے طبعی اسباب و عوامل کار آمد نہیں تھے اورحضرت زکریا (ع) کو اس بات کا یقین تھا_ هنالك دعا زكريا ربه ... هب لی من لدنك ذريةطيبه

اس لحاظ سے کہ حضرت زکریا(ع) کا اس موضوع پر متوجہ ہونے کے بعد کہ پروردگار متعال عام طریقوں سے ہٹ کر بھی روزی دیتاہے اور اس لحاظ سے کہ عرض کیا "من لدنك" (اپنی طرف سے) معلوم ہوتاہے کہ حضرت زکریا (ع) اپنے صاحب اولاد ہونے کے لیئے طبعی طریقوں کو کارآمد نہیں سمجھتے تھے_

۱۰_ انسان کے اپنی آرزوؤں تک پہنچنے کے لیئے خدا کے حضور درخواست و دعا کی تاثیر_

هنالك دعا زكريا ربّه قال ربّ هب لى من لدنك ذرية طيبة

۱۱_ پاک اور صالح نسل والا ہونا ایک بلند آرزو_ قال ربّ هب لى من لدنك ذرية طيبة حضرت زکریا (ع) کا جو کہ خود انبیاء (ع) میں سے تھے، پاک نسل کی دعا کرنا بتلاتا ہے کہ یہ دعا و درخواست بلند و عظیم ہے_

۱۲_ خداوند عالم بندوں کی دعا کو سنتا ہے اور اسے شرف قبولیت بخشتا ہے_ انك سميع الدعاء

" سمیع الدعاء " صرف دعا سننے کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اسکی قبولیت سے بھی کنایہ ہے_

۱۳_ رشک کرنا (دوسروں کی اچھائي دیکھ کر اپنے لیئے اسکی آزو کرنا) جائز اور پسندیدہ ہے_

هنالك دعا زكريا ربّه کیونکہ حضرت زکریا(ع) نے حضرت مریم (ع) کا مقام و منزلت جاننے کے بعد خدا سے اپنے لیئے مریم(ع) کی طرح پاکیزہ اولاد کی درخواست کي_

۱٤_ دعا کی قبولیت میں مسجد و محراب (مقدس مقامات) کی تاثیر_ * دخل عليها زكريا المحراب ... هنالك دعا زكريا ربه مذکورہ بالا مطلب اس چیز کے پیش نظر ہے کہ "ھنالک" کا مشار الیہ "المحراب" ہو اور جملہ "و ھو قائم یصلّی فی المحراب" جو بعد والی آیت میں ہے اس مطلب کی تائید کرتا ہے_

۱۵_ نمونہ پیش کرنا انسان کی تربیت کے لیئے قرآن کریم کی روشوں میں سے ہے_ كلمّا دخل عليها ... هنالك دعا زكريا ربّه

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ واقعہ لوگوں کی ہدایت اور تربیت کے لیئے نقل کیا گیا ہے_

۱٦_ حضرت زکریا (ع) کی خدا تعالی سے پاک نسل کی دعا ماہ محرم کی پہلی کو کی گئي تھي_

هنالك دعا زكريا ربه قال ربّ هب لى من لدنك ذرية طيبة کوئي شخص امام رضا (ع) کی خدمت میں پہلی محرم کو حاضر ہوا تو حضرت (ع) نے اس سے فرمایا" ان ہذا الیوم ہو الذی دعا فیہ زکریّا (ع) ربّہ عزّوجل فقال رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ" یہ وہی دن ہے جس میں حضرت زکریا(ع) نے اپنے ربّ سے دعا کرتے ہوئے

عرض کیا "ربّ هب لی من لدنك ذرية طيبة...(۱)

اخلاق : اخلاق کے فضائل : ۱۳

اسماء و صفات : سمیع ۱۲; مجیب ۱۲

اقدار : ۱۱ ، ۱۳ انسان : انسان کی آرزوئیں ۱۰ ، ۱۱

تحریک: تحریک کے عوامل ۵، ٦

تربیت : تربیت کا نمونہ ۵ ، ٦ ;تربیت کے طریقے ۱۵ ; تربیت میں نمونے کی تاثیر ۱۵

حضرت زکریا(ع) : ٤ ، ۹ حضرت زکریا(ع) اور جناب مریم(ع) ۱ ، ۲;حضرت زکریا(ع) کی دعا ۳ ، ٤ ، ۸ ، ١٦

حضرت مریم (ع) : ۱ ، ۲ حضرت مریم (ع) کا معجزہ ٤ ; حضرت مریم (ع) کا مقام و منزلت ۲ ، ۳ ، ٤;حضرت مریم (ع) کی سچائی ۱

خدا تعالی: خدا تعالی کی ربوبیت ۷ ;خدا تعالی کے عطیّے ٤

دعا : دعا کا پیش خیمہ٦;دعا کا وقت ١٦ ; دعا کی تاثیر ۱۰; دعا کی قبولیت ۱۲ ، ١٤ ;دعا کے آداب ۷ ;دعا کے اثرات ۱۰ ; ماہ محرم میں دعا ١٦ ; مسجد میں دعا ١٤

رشد : رشد کے عوامل ۱۰

رشک کرنا : رشک کرنے کا جواز ۱۳ ;رشک کرنے کی قدر و قیمت ۱۳

روایت : ١٦

طبعی اسباب : ۹

مقدس مقامات : مقدس مقامات کی فضیلت ١٤

نیک اولاد: ۳ ، ۸ ، ۱۱ ، ١٦

ہدایت : ہدایت کا پیش خیمہ ۵

---

۱) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ۲۹۹ حدیث ۵۸ امالی شیخ صدوق ص ۱۱۲ حدیث ۵ مجلس ۱۷-

فَنَادَتْهُ الْمَلآئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ (۳۹)

تو ملائکہ نے انھیں اس وقت آواز دی جب وہ محراب میں کھڑے مصروف عبادت تھے کہ خدا تمھیں یحیی کی بشارت دے رہاہے جو اس کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا، سردار، پاکیزہ کردار او رصالحین میں سے نبی ہو گا_

۱_ خدا تعالی کی طرف سے حضرت زکریا کو بشارت کا پیغام پہنچانے والے فرشتے متعدد تھے_ فنادته الملائكة ... يبشرك

۲_ فرشتوں کی حضرت زکریا(ع) کے لیئے پیغام رسانی آواز پیدا کرنے کی صورت میں تھي_ * فنادته الملائكة

نداء کے معنی آواز بلند کرنے اور ظاہر کرنے کے ہیں (مفردات راغب)

۳_ حضرت زکریا (ع) کی اولاد کے بارے میں دعا کی اللہ تعالی کی طرف سے قبولیت_ قال ربّ هب لى من لدنك ذرية ... فنادته الملائكة

٤_ خداوند متعال سے پاک ذريّت کی دعا کی قبولیت کے جواب میں حضرت زکریا(ع) کو يحيي (ع) جیسا بیٹا عطا کرنے کی بشارت_ فنادته الملائكة ... ان الله يبشرك بيحيي

٥_ حضرت زکریا(ع) محراب میں نماز پڑھ رہے تھے تو انھیں يحيي (ع) عطا کرنے کی بشارت دی گئی_

و هو قائم يصلى فى المحراب ان الله يبشرك بيحيي

٦_ گذشتہ ادیان میں بھی نماز کا حکم تھا_ يصلى فى المسجد

٧_ نماز اور معنوی حالات، خدا تعالی کے الطاف

دریافت کرنے کا پیش خیمہ ہیں_فنادته ... و هو قائم یصلی فی المحراب مذکورہ بالا مطلب کی امام صادق (ع) کے اس فرمان سے تائید ہوتی ہے:انّ طاعة الله عزوجلّ خدمته فی الارض و لیس شيء من خدمته یعدل الصلوة فمن ثصمّص نادت الملائکة زکریا و هو قائم یصلی فی المحراب (۱) "خداوند عالم کی اطاعت زمین میں اسکی خدمت ہے اور خدا کی خدمت نماز سے بڑھ کر کسی چیز سے ممکن نہیں یہی وجہ ہے کہ ملائکہ نے حضرت زکریا(ع) کو اس وقت پکارا جب وہ محراب میں نماز پڑھ رہے تھے_

۸_ حضرت یحیي(ع) اور حضرت زکریا (ع) کا خدا کی بارگاہ میں بلند مقام و مرتبہ فنادته الملائکة ... یبشرك بیحیي

ملائکہ کا حضرت زکریا(ع) پر نازل ہونا آپ (ع) کی عظمت پر دلالت کرتاہے اور خدا تعالی کی انہیں یحیي(ع) کے عطا کئے جانے کی بشارت حضرت یحیي (ع) کے بلند مقام پر دلالت کرتی ہے_

۹_ حضرت یحیي (ع) کا نام خداوند عالم کی طرف سے رکھا جانا_ان الله یبشرك بیحیي

۱۰_ حضرت یحیي(ع)، حضرت عیسي(ع) بن مریم (ع) کی نبوت اور رسالت کے مبلغ اور تصدیق کرنے والے تھے_مصدقاً بکلمةمن الله "کلمة الله "حضرت عیسي ابن مریم (ع) ہیں جیسا کہ سورہ آل عمران / ۴۵، میں آیا ہے_

۱۱_ حضرت مسیح (ع) خدا تعالی کا کلمہ ہیں_ بکلمة من الله

۱۲_ حضرت یحیي (ع) کی حیات جاوید_* یبشرك بیحیي یحیي کے لغوی معنی (جو زندہ رہے) کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جو فعل مضارع کی صورت میں ہے اور دوام و استمرار پر دلالت کرتاہے_

۱۳_ حضرت یحیي(ع) شریف، کریم، عفت و پاکدامنی کی خاطر عورتوں سے گریزان اور صالح پیغمبر تھے_

ان الله یبشرك بیحیي ... و سیّداً و حصورا و نبیاً من الصالحین" حصور" اسے کہتے ہیں جو عورتوں سے دور رہے یا تو جنسی کمزوری کی وجہ سے یا پھر عفت و پاکدامنی کی وجہ سے جنسی رجحانات پرقابو پاتے ہوئے (مفردات راغب) کیونکہ آیت حضرت یحیي (ع) کی تعریف کر رہی ہے لہذا معلوم ہوتاہے کہ عورتوں سے انکی دوري

---

۱) من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۳۳ حدیث ۲ باب ۳۰، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۷۳ حدیث ۴۶_

پاکدامنی کی وجہ سے تھی نہ جنسی کمزوری کی وجہ سے_ اس مذکورہ بالا مطلب کی تائید امام باقر (ع) کی روایت سے ہوتی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا:"و سيداً و حصوراً" و الحصور الذى يابى النساء ..."(۱)حصور اسے کہتے ہیں جو عورتوں سے گریزاں ہو

۱٤_ حضرت عیسي (ع) کی نبوت پر ایمان حضرت يحيي(ع) کے لئے قابل قدر تھا_ مصدقا بكلمة من الله

۱۵_ جنسی رجحانات پر کنٹرول رکھنا خدا تعالی کی جانب سے مورد تعریف ہے_ سيدا و حصورا

امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں "وسيّداً و حصوراً" الحصور الّذى يابى النساء (۲)

اخلاق : اخلاق کے فضائل ۱۵

اقدار : ۱٤

جنسی غریزہ : جنسی غریزہ میں اعتدال۱۵

حضرت زكريا (ع) : ۱ ، ۲ حضرت زكريا (ع) كا رتبہ ۸ ; حضرت زكريا (ع) كو بشارت ۱ ، ٤ ، ۵;حضرت زكريا (ع) کی دعا ۳، ٤; حضرت زكريا (ع) کی نماز ، ۵

حضرت يحيي(ع) : ٤ ، ۵ حضرت يحيي (ع) كا رتبہ ۱۲۸ ، ۱۳ ، ۱٤ ;حضرت يحيي (ع) كا زهد ۱۳ ; حضرت يحيي (ع) كا نام رکھنا ۹;حضرت کی رسالت ۱۰ ; حضرت يحيي (ع) کی شرافت ۱۳ ; حضرت يحيي (ع) کی عفت ۱۳

حضرت عيسي (ع) : حضرت عيسي (ع) كا رتبہ ۱۱ ; حضرت عيسي کی نبوت ۱۰ ، ۱٤

خدا تعالی : خدا تعالی کا لطف ۷;خدا تعالی کی بشارت ۱ ، ٤ ، ۵;خدا تعالی کی مدح ۱۵ ;خدا تعالی کے کلمات ، ۱۱

دعا : دعا کی قبولیت ۳ ، ٤

روایت : ۱۳

صالحین :۱۳

صالح اولاد : ۳

ملائکہ : حضرت زکریّا (ع) او رملائکہ ۲، ۱; ملائکہ کی آواز ۲

۱،۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۷۲، حدیث ٤۵، مجمع البیان ج ۲ ص ۷٤۲_

قال رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلاَمٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَلِكَ اللّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (٤٠)

انھوں نے عرض کی میرے یہاں کس طرح اولاد ہوگی جب کہ مجھ پر بڑھاپا آگیا ہے اور میری عورت بھی بانجھ ہے تو ارشاد ہوا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے کرتا ہے_

١_ حضرت زکریا(ع) کا اس بات پر تعجب کا اظہار کہ ان کی بانجھ بیوی بڑھاپے میں ان کے لیئے بیٹا جنے گی_
قال ربّ انّى يكون لى غلام و قد بلغنى الكبر و امراتى عاقر

٢_ طبعی اسباب و عوامل حضرت زکریا(ع) کی اولاد سے مایوسی کا سبب تھے_قال رب انّى يكون لى غلام و قد بلغنى الكبر و امراتى عاقر

٣_ حضرت زکریا(ع) کی خدا تعالی سے یہ درخواست کہ انہیں بیٹا دیئے جانے کی کیفیت سے آگاہ کیا جائے_ربّ انّى يكون لى غلام

٤_ حضرت زکریا(ع) کا خداوند عالم کے ساتھ گفتگو میں آداب کا خیال رکھنا_و قد بلغنى الكبر جملہ "و قد بلغنى الكبر" جنسی تعلقات میں کمزوری و ناتوانی سے کنایہ ہے_

٥_ خداوند متعال کے ساتھ گفتگو میں آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے_و قد بلغنى الكبر

٦_ انبیا(ع) کا علم محدود ہے_انّى يكون لى غلام

۷_ کائنات میں خارق العادۃ چیزوں کا واقع ہونا خدا تعالی کی مشیت پر موقوف ہے_ انّی یکون لی غلام ... قال کذلك الله یفعل ما یشاء

۸_ طبیعی و فطری قوانین پر خدا وند عالم کی مشیت کی حکمرانی ہے_ کذلکالله یفعل مایشاء

۹_ خدا وند عالم اپنے کاموں میں طبعی اسباب و عوامل کا محتاج نہیں ہے_ کذلك الله یفعل ما یشاء

حضرت زکریا(ع) نے جب مادی ذرائع کے ناکارہ ہونے کا اظہار کیا تو خداوند عالم نے فرمایا "کذلک الله یفعل مایشائ" یعنی خدا تعالی کے کام تو طبعی اسباب پر موقوف نہیں ہوتے_

۱۰_ کائنات کے واقعات و حوادث میں تنہا طبعی علل ہی کارفرمانہیں ہیں_ کذلك الله یفعل ما یشاء

۱۱_ خارق العادۃ امور کے وقوع پذیر ہونے کی تنہا توجیہہ خدا وند عالم کی مطلق مشیت کا اعتقاد ہوسکتا ہے_

کذلکالله یفعل ما یشاء کیونکہ حضرت زکریا (ع) کے جواب میں خدا تعالی نے صرف اپنی قدرت و مشیت مطلق (یفعل ما یشاء) کا تذکرہ کیا ہے_

۱۲_ خداوند متعال جو چاہے کرتا ہے_ الله یفعل ما یشاء

۱۳_ حضرت یحیي (ع) کی خلقت معجزہ کے ہمراہ تھي_ انّ الله یبشرك بیحیی ... کذلك الله یفعل ما یشاء

۱٤_ مادی علل و اسباب خدا تعالی کی مشیت مطلق کے اثر ونفوذ کے ادراک و پہچان سے مانع اور حجاب ہیں *

انّی یکون لی غلام ... کذلك الله یفعل ما یشاء کیونکہ عموماً خدا وند عالم کائنات کے معاملات طبعی اسباب و عوامل کے ذریعے انجام دیتا ہے اس سے یہ تصوّرپیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالی کی مشیت صرف اسی طریقے سے پوری ہو سکتی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ " قد بلغنی الکبر" کے بعد " الله یفعل ما یشاء"

اس حقیقت کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ تم کیوں ہر کام کو طبعی اسباب و عوامل سے وابستہ سمجھتے ہو حالانکہ خداوند متعال کی مشیت مطلق ہے۔

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا علم ٦

حضرت زکریا (ع) : حضرت زکریا(ع) کا ادب ٤ ;حضرت زکریا(ع) کا تعجب ١; حضرت زکریا (ع) کی دعا٣;حضرت زکریا (ع) کی ناامیدی ٢

حضرت یحیي (ع) : حضرت یحیي(ع) کا معجزہ ١٤

خداتعالى : خداتعالى کی مشیت ٨ ، ٩ ، ١٢ ، ١٣ ، ١٥ ;خداتعالى کے افعال ، ١٠ ، ١٣

شناخت: پہچان کے موانع ١٥

طبعی اسباب ١٠ ، ١٥ طبعی اسباب کی تاثیر ١١

علت و معلول :٩

گفتگو : گفتگو کے آداب ٤ ، ٥

معجزہ: معجزے کا سرچشمہ ٨ ، ١٢

مناجات : خداوندعالم کے ساتھ مناجات ٤ ، ٥ ، ٧

ناامیدی : نا امیدی کے عوامل ٢

نظریہ کائنات: ٨،٩

وضع حمل : بڑھاپے میں وضع حمل ١

قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلاَّ تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِلاَّ رَمْزًا وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالإِبْكَارِ (٤١)

انھوں نے کہا کہ پروردگا رمیرے لئے قبولیت دعا کی کوئی علامت قرار دے دے _ ارشاد ہوا کہ تم تین دن تک ارشاروں کے علاوہ بات نہ کر سکو گے اور خدا کا ذکر کثرت سے کرتے رہنا اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہنا _

١_ حضرت زکریا(ع) نے پروردگار سے ذریّت (بیٹا) کے عطا کرنے کی بشارت کے عملی ہونے کے لئے نشانی کی درخواست کی_ قال ربّ اجعل لی آیةً

٢_ دعا کرتے ہوئے حضرت زکریا(ع) کی خداوند عالم کے مقام ربوبیت پر توجہ_ قال ربّ اجعل لی آیة

٣_ حضرت زکریا (ع) کا تین دن گفتگو سے عاجز ہوجانا خدا تعالی کی اپنی مشیت کے پورا کرنے کی قدرت کی ایک جھلک_ کذلك الله یفعل ما یشاء _ قال ربّ اجعل لی آیة قال آیتك الا تکلم الناس ثلاثة ایام " الاّ تکلّم" کا ظہور متکلم کی قدرت کلام کی نفی میں ہے_

٤_ حضرت زکریا(ع) کا تین دن تک کلام نہ کر سکنا، بیٹے کے عطا کئے جانے والی بشارت کے الہی ہونے کی نشانی_

قال ربّ اجعل لی آیة قال آیتك الاّ تکلم الناس ثلاثة ایام حضرت زکریا(ع) کا نشانی کی درخواست کرنا (اجعل لی آیة) بشارت کے الہی ہونے کی تعیین و پہچان کی خاطر تھا_

٥_ حضرت زکریا (ع) کی خداوند متعال سے گفتگو_ قال ربّ ... قال آتیك

٦_ حضرت زکریا(ع) کا صرف خدا تعالی کے ذکر اور تسبیح پر قادر ہونا، انھیں دی جانے والی بشارت کے الہی ہونے کی علامت تھی * قال آیتك الا تکلم الناس ... و اذکر ربّك کثیرا وسبح یہ اس صورت میں ہے کہ " اذکر" کے معنی زبان سے ذکر کرنے کے ہوں_

٧_ حضرت زکریا، بیٹا دیئے جانے پر اپنے قلبی اطمینان کی خاطر ایک محسوس اور قابل مشاہدہ نشانی کے خواہش مند تھے* قال ربّ اجعل لی آیة قال آیتك الا تکلم الناس

٨_ حضرت زکریا(ع) کی جانب سے الہی بشارت کے پورا ہونے کے وقت کو جاننے کی شدید خواہش اور اس کی نشانی کی درخواست_* قال ربّ اجعل لی آیة ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا(ع) کو اصل بشارت (صاحب اولاد ہونا) کی نسبت اطمینان تھا کیونکہ فرشتوں نے اسکی وضاحت کردی تھی لہذا انہوں نے صرف خدا تعالی سے بشارت کے پورا ہونے کے وقت کی کوئي علامت مانگی تھي_

٩_ سابقہ ادیان میں چپ کا روزہ تھا_* قال آیتك الاّ تکلم الناس

١٠_ حقائق کے اثبات کیلئے معجزہ کا کارآمد ہونا_ قال آیتك الا تکلم الناس ثلاثة ایّام

١١_ حضرت زکریا(ع) کو خداوند عالم کی طرف صبح و شام کثرت سے ذکر و تسبیح بجالانے کا حکم_و اذکر ربك کثیرا و سبح بالعشی و الابکار

١٢_ صبح و شام خدا وند متعال کی تسبیح اور کثرت سے اسکی یاد خدا وند عالم کو مطلوب ہے_و اذکر ربّك کثیراً و سبح بالعشی و الابکار

١٣_ خداوند عالم کی کثرت سے یاد اور تسبیح اسکی نعمتوں کا شکر ہے_ آیتك ... و اذکر ربك کثیراً و سبح

بیٹے کی بشارت اور اس بشارت کے الہی ہونے پر علامت قرار دیئے جانے کے بعد حضرت زکریا(ع) کو ذکر خدا کا حکم دیا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر کا حکم ان نعمتوں کے شکرانے کے طور پر تھا_

١٤_ دن کا آغاز اور اختتام ذکر الہی کے لیئے بہت مناسب اوقات_و اذکر ربك ... بالعشی و الابکار

١٥_ حضرت زکریا(ع) کے اپنی آرزو تک پہنچنے کے لئے (صالح بیٹا پانے کے لیئے) تین دن تک چپ کا

روزہ (اشارہ کے علاوہ گفتگو نہ کرنا) اور خدا تعالی کا ذکر اور تسبیح کثرت سے کرنا* قال آیتك الا تکلم ... و اذکر ربك کثیراً و سبح مذکورہ بالا مطلب میں فعل " الا تکلم "جو کہ صیغہ نفی ہے، نہی کے معنی میں لیا گیا ہے فعل امر "اذکر" کے قرینہ سے کہ جسے " الا تکلم" پر عطف کیا گیا ہے_

١٦_ حضرت زکریا (ع) نے اس بشارت کے غیر الہی ہونے کے امکان کے پیش نظر خداوند متعال سے نشانی کی درخواست کي_ انّ الله يبشرك بيحيي ... قال ربّ اجعل لی آیة امام صادق (ع) فرماتے ہیں ان زکریّا دعا ربه ان یهب له ذکراً فنادته الملائکة بما نادته به احب ان یعلم ان ذلك الصوت من الله ...و ذلك قول الله : رب اجعل لی آیة... حضرت زکریا(ع) نے جب بیٹے کی خدا تعالی سے دعا کی تو فرشتوں نے آپ(ع) کو ندا دی جس پر حضرت زکریا(ع) نے خواہش کی کہ وہ جان لیں کہ یہ آواز خدا تعالی کی طرف سے تھی ... (١)

١٧_ سر کے ساتھ اشارے کرنا تین دن تک حضرت زکریا(ع) کا لوگوں سے بولنے کا انداز_ الا تکلم الناس ثلاثة ایام الاّ رمزا امام محمد باقر (ع) یا جعفر صادق (ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا : فکان یوٴمی براسه و الرّمز(٢)" وہ سر کے ذریعے اشارةً بات کرتے ..."

آیات الہي: ٤

ادیان : ٩

اطمینان : اطمینان کے عوامل ٧

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی دعا ١ ، ٢ ، ٧

تسبیح : تسبیح کی قدر و قیمت ١٢; تسبیح کے آداب ١١ ، ١٥; تسبیح کے اثرات ١٣

حضرت زکریا (ع) :٣ حضرت زکریا(ع) کا روزہ ١٥ ، ١٧;حضرت زکریا(ع) کو بشارت ١ ، ٤ ، ٦ ، ٨ ، ١٦ ;حضرت زکریا(ع) کی

---

١) تفسیر عیاشی ج ١ ص ١٧٢ حدیث ٤٣ ، تفسیر برہان ج ١ ص ٢٨٣ حدیث ١١_

٢) تفسیر عیاشی ج ١ ص ١٧٢ حدیث ٤٤ تفسیر برہان ج ١ ص ٢٨٣ حدیث ١١_

تسبیح ۱۱ ; حضرت زکریا(ع) کی دعا ۲ ، ۷ ، ۱٦ ; حضرت زکریا(ع) کی مناجات ۵
حضرت یحیي (ع) : ۱٦
خدا تعالی : خدا تعالی کی بشارت ۸ ; خدا تعالی کی ربوبیت ۲ ; خدا تعالی کی قدرت ۳; خدا تعالی کی مشیت ۳;خدا تعالی کے اوامر ۱۱ ، ۱۵
دعا : دعا کی قبولیت کا پیش خیمہ ۱۵ ;دعا کے آداب ٤
ذکر : ادیان میں ذکر ۹;ذکر خدا ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱٤ ، ۱۵ ذکر کا وقت ۱٤ ;ذکر کے آداب ۱۵
روایت :۱٦ ، ۱۷
روزہ : ادیان میں روزہ ۹;سکوت کا روزہ ۱۵، ۹
شکر : شکر نعمت ۱۳
شناخت حسّی شناخت۷
معجزہ: معجزہ کی اہمیت ۱۰
مناجات : ۵

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللہَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَآءِ الْعَالَمِينَ (٤٢)

او راس وقت کو یا د کرو جب ملائکہ نے مریم کو آواز دی کہ خدا نے تمھیں چن لیا ہے او رپا کیزہ بنا دیا ہے او رعالمین کی عورتوں میں منتخب قرار دیدیا ہے _

۱_ خدا وند عالم کی طرف سے حضرت مریم (ع) کے انتخاب اور بر گزیدہ ہونے پر فرشتوں کا آپ (ع) کو

بشارت دینا_و اذ قالت الملائکة یا مریم ان الله اصطفاك

۲_ فرشتوں کا انبیاء (ع) کے علاوہ دوسرے لوگوں سے گفتگو کرنے کا امکان_و اذ قالت الملائکة یا مریم

۳_ حضرت مریم(ع) کا خداوند متعال کے نزدیک بلند مقام و مرتبہ_و اذ قالت الملائکة یا مریم انّ الله اصطفاك

حضرت مریم(ع) پر فرشتوں کا نزول اور حضرت مریم(ع) کا برگزیدہ ہونا حضرت مریم(ع) کے خداوند عالم کے نزدیک بلند مرتبہ ہونے پر دلالت کرتا ہے_

٤_ حضرت مریم (ع) کو خداوند متعال کا فرشتوں کے ذریعے پیغام_و اذ قالت الملائکة یا مریم ان الله اصطفاك

٥_ حضرت مریم (ع) کا خداتعالی کی طرف سے چن لیا جانا اور پاکیزہ کیا جانا_یا مریم ان الله اصطفاك و طهرك

٦_ حضرت مریم (ع) کی پاکیزگی اور برگزیدہ ہونا حضرت عمران(ع) کے خاندان کے برگزیدہ ہونے کا پیش خیمہ بنا_

یا مریم ان الله اصطفاك یہ " اذقا لت ... " آیت ۳۵ کے " اذقالت ..."پر عطف ہے اور "اصطفی ... آل عمران" کے لیئے ظرف ہے یعنی اس وقت حضرت عمران (ع) کے خاندان کو چن لیا گیا جب حضرت مریم (ع) کو خداوند متعال نے پاکیزہ کیا اور برگزیدہ کرلیا_

۷_ مریم مقام عصمت (گناہ سے پاک مقام) پر فائز تھیں_ان الله اصطفاك و طهرك "طہرک "کا متعلق محذوف ہے اور متعلق کا حذف عموم پر دلالت کرتا ہے یعنی ہر قسم کی پلیدی سے پاک کرنا اور ہر گناہ پلیدی ہے پس حضرت مریم (ع) ہر قسم کے گناہ سے پاک اور مبرّا ہیں_

۸_ خداوند عالم کی حضرت مریم (ع) پر خاص عنایت_یا مریم ان الله اصطفاك

۹_ حضرت مریم (ع) کا پاک ہونا ان کے خالص ہونے کے سائے میں_ ان الله اصطفاك و طهرك و اصطفاك علی نساء العالمین اس لحاظ سے کہ جملہ "و طہرک ..." "اصطفاک "کے بعد آیا ہے معلوم ہوتا ہے

کہ حضرت مریم(ع) کا خالص کیا جانا ان کے پاک کیئے جانے میں دخیل تھا، یہ بات قابل ذکر ہے کہ "اصطفاء "کا معنی پلیدیوں سے پاک کرنا ہے جن میں دوسرے لوگ مبتلا ہوتے ہیں (مفردات راغب)_

۱۰_ حضرت مریم (ع) خدا تعالی کی برگزیدہ اور عالمین کی عورتوں کی سردارہیں_ یا مریم انّ اللہ ... واصطفاك علی نساء العالمین "اصطفاء "جب" علي" کے ساتھ متعدی ہو تو مقدم ہونے اور برتر و افضل ہونے کے معنی میں آتا ہے اور اگر بطور مطلق ذکر ہو تو انتخاب کے معنی میں آتا ہے لہذا "ان الله اصطفاک "میں "اصطفائ" کے معنی حضرت مریم (ع) کے انتخاب کے ہونگے اور "واصطفاك علی نساء العالمین" میں "اصطفاء "کے معنی حضرت مریم (ع) کے دوسروں پر مقدم و برتر ہونے کے ہونگے_

۱۱_ مریم کا خلوص، پاکیزگی اور برگزیدگی ان کے دنیا کی عورتوں پر برتر ہونے کا سبب بنا_

ان الله اصطفاك و طهرك و اصطفاك علی نساء العالمین معلوم ہوتا ہے کہ "اصطفاک و طہرک" کا "اصطفاک علی نساء العالمین "پر مقدم ہونا دلالت کرتا ہے کہ حضرت مریم (ع) کی برگزیدگی اور طہارت ان کے برتر و بالاتر ہونے میں دخالت رکھتے ہیں_

۱۲_ حضرت مریم (ع) دنیا کی تمام عورتوں کے لیئے نمونہ ہیں_ واصطفاك و طهرك و اصطفاك علی نساء العالمین

۱۳_ برائي سے پاکیزگی خدا تعالی کے برگزیدہ بندوں کے یہاں قدر و قیمت رکھتی ہے_ طهرك و اصطفاك

۱٤_ عورت کے مقام کو جانچنے کا معیار اسکی طہارت وپاکدامنی ہے_ طهرك و اصطفاك

۱۵_ حضرت مریم (ع) انبیائے الہی کی نسل سے خداوند عالم کی برگزیدہ ہستي_

یا مریم ان الله اصطفاك امام باقر (ع) مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرماتے ہیں ... اصطفاک من ذریۃ الانبیاء (۱)

۱٦_ حضرت عیسي (ع) کو بغیر باپ کے پیدا کرنے کے لیئے دنیا کی خواتین میں سے حضرت مریم (ع) کو منتخب کیا گیا_ واصطفاك علی نساء العالمین

امام باقر (ع) مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرماتے ہیں : ... اصطفاک لولادۃ عیسی من غیر فحل (۱) یعنی حضرت عیسي (ع) کو بغیر باپ کے پیدا کرنے کیلئے تیرا (مریم) انتخاب کیا_

---

۱) مجمع البیان ج ۲ ص ۷٤٦، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۳٦ حدیث ۱۳۰_

۱۷_ حضرت مریم (ع) کے آباء و اجداد کا زنا سے پاکدامن ہونا_ طهرك و اصطفاك على نساء العالمين

امام محمد باقر (ع) مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرماتے ہیں ...: و طہّرہا ان یکون فی ولادتہا من آبائہا و امہاتہا سفاح ... کہ خدا تعالی نے مریم (ع) کو پاک کردیا اس چیز سے کہ ان کی ولادت میں ان کی ماؤوں اور آباء میں سے کوئی بھی زنا کار ہو ... (۲)

۱۸_ حضرت مریم (ع) اپنے زمانے کی عورتوں میں سے برگزیدہ اور برتر تھیں_

واصطفاك على نساء العالمين امام صادق (ع) فرماتے ہیں کہ فرشتوں نے حضرت فاطمہ زہراء (ع) سے کہا ان مریم كانت سيدة نساء عالمها ... مریم (ع) اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں ... (۳)

آل عمران : ٦

اقدار : اقدار کے معیار ۱۳ ، ۱٤

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی نسل ۱۵

برگزیدہ انسان ۱ ، ۵ ، ٦ ، ۱۰ ، ۱۵ ، ۱٦ ، ۱۸ برگزیدہ انسانوں کی پاکی ۱۳

پاکیزہ لوگ : ۵ ، ٦ ، ۷ ، ۹

پاکی : پاکی کی قدر و قیمت ۱۳ ، ۱٤ ؛پاکی کے اثرات ۱۱

پاکیزگی : پاکیزگی کے عوامل ٦

تربیت : تربیت کا نمونہ ۱۲

حضرت عيسي (ع) : ۱٦

حضرت مریم (ع) ۱ ، ٤

حضرت مریم (ع) کا برگزیدہ ہونا ۱ ، ۵ ، ٦ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۵ ، ۱٦ ، ۱۸ ; حضرت مریم (ع) کا مرتبہ ۳ ، ۵ ، ٦ ، ۷

---

۱) مجمع البیان ج ۲ ص ۷٤٦ ، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۳٦ حدیث ۱۳۰ _

۲) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۱۷۳ حدیث ٤۷ ، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۳٦ حدیث ۱۲۷ ، بحار الانوار ج ۱٤ ص ۱۹۲ حدیث ۲ _

۳) علل الشرائع ص ۱۸۲ حدیث ۱ باب ۱٤٦ ص ۳۳۷ ، حدیث ۱۳۱ ،نور الثقلین ج ۱ ص ۳۳٦ حدیث ۱۲۹ _

۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۷، ۱۸ ; حضرت مریم (ع) کو بشارت ۱ ;حضرت مریم (ع) کی پاکی ۵ ، ۹; حضرت مریم (ع) کی عصمت ۷ ;حضرت مریم (ع) کے آباء و اجداد ۱۷

خدا تعالی : خدا تعالی کا لطف ۸

خلوص : خلوص کے اثرات ۹ ، ۱۱

روایت : ۱۵ ، ۱٦ ، ۱۷ ، ۱۸

عورت : عورت کا مقام ۱٤ ، عورت کی پاکدامنی ۱٤

عورتیں ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۵ ، ۱٦ ، ۱۸ فرشتے ۱ ، ٤ فرشتوں کا کلام کرنا ۲

قدر قیمت کا اندازہ لگانا: قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا معیار ۱٤

مخلصین : مخلصین کا مقام و مرتبہ ۱۱

مقربین : ۳

يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ (٤٣)

اے مریم تم اپنے پروردگا رکی اطاعت کرو ، سجدہ کرو ، او رركوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو_

۱_ حضرت مریم (ع) کو اپنے پروردگار کے سامنے خضوع کے ساتھ اطاعت کرنے اور سجدہ و رکوع کرنے (نماز پڑھنے) کا حکم_ يا مريم اقنتى لربك و اسجدى واركعي

۲_ فرشتوں کی حضرت مریم (ع) کے ساتھ گفتگو اور انہیں خضوع کے ساتھ خدا تعالی کی اطاعت کرنے کا حکم دینا _

و اذ قالت الملائكة ... يا مريم اقنتى لربك و اسجدي ظاہراً یہ جملہ "یا مریم اقنتي" فرشتوں کا حضرت مریم(ع) کے ساتھ کلام ہے_

۳_ خدا تعالی کی نعمتیں اور فضل و کرم، ذمہ داری لاتے ہیں_ ان الله اصطفاك و طهرك ... يا مريم اقنتی لربك کیونکہ جب خدا وند متعال نے حضرت مریم (ع) کو چن لیا اور انہیں پاکیزہ کردیا ... تو انہیں اطاعت اور خضوع کا حکم دیا _

٤_ خدا وند عالم کی ربوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ اسکے سامنے خضوع کیا جائے _ اقنتی لربك

٥_ خدا وند متعال کے سامنے خضوع اسکے ربوبی فیض کو پانے کا پیش خیمہ ہے_ اقنتی لربك

٦_ خدا تعالی کی نعمتوں سے مالامال ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ انکساری کے ساتھ اس کی اطاعت کی جائے_

ان الله اصطفاك ... يا مريم اقنتي

٧_ انکساری کے ساتھ اطاعت کرنے اور نفس کے ناخالص چیزوں سے پاک ہونے کے درمیان رابطہ_ *

اصطفاك ... يا مريم اقنتي خدا وند متعال نے تین نعمتیں حضرت مریم(ع) کو عطا کیں ، انتخاب کرنا (اصطفاک) پاکیزہ کرنا (طھرک) اور برتری و فضیلت (اصطفاک علی نساء العالمین) ان تین نعمتوں کے مقابلے میں خدا تعالی نے حضرت مریم (ع) سے تین ذمہ داریاں طلب کیں قنوت، سجود اور رکوع ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا تینوں نعمتیں ترتیب وار ان میں سے ہر ایک ، ایک ذمہ داری کو طلب کرتی ہے _

٨_ سجدہ کا آلودگیوں سے پاکیزگی کے ساتھ رابطہ_* و طهرك و ... واسجدي

٩_ خداوند عالم کی طرف سے انسان کے برتر ہونے کے ساتھ رکوع کا رابطہ_ * واصطفاك على نساء العالمين ... واركعى مع الراكعين

١٠_ سابقہ ادیان میں سجود اور رکوع (نماز) موجود تھے_ واسجدی و ارکعي

١١_ رکوع اور سجود نماز کے اہم اجزاء میں سے ہیں * واسجدی و ارکعي

یہ اس صورت میں ہے کہ رکوع اور سجود سے مراد نماز ہو اور نماز کو رکوع اور سجود کہنا ان دونوں اجزاء کی اہمیت کی دلیل ہے_

١٢_ حضرت مریم (ع) کو دوسرے نمازیوں کے ساتھ نماز پڑھنے (نماز با جماعت) کا حکم *

وارکعی مع الراکعین یہ اس صورت میں ہے کہ رکوع سے مراد نماز ہو یعنی مجازاً کل کو جزء کا نام دیا گیا ہے_

١٣_ اکٹھے ادا کی جانے والی عبادت (نماز با جماعت) میں عورتوں کی شرکت مطلوب ہے_ وارکعی مع الراکعین

١٤_ سابقہ شریعتوں میں نماز باجماعت اوراجتماعی طور پر کی جانے والی عبادت موجود تھي_ وارکعی مع الراکعین

١٥_ مل کر عبادت کرنا قدر و قیمت رکھتاہے اور انسان کے رشد وتکامل اور عظمت میں مؤثر ہے_

وارکعی مع الراکعین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم(ع) کو سب کے ساتھ عبادت کرنے (نماز با جماعت) کا حکم آیت ٣٧ ، میں" و انبتہا نباتاً حسنا "کے قرینہ سے حضرت مریم (ع) کے رشد وتکامل کے لئے تھا_

١٦_ خدا تعالی کی برگزیدہ ہستیوں کو معاشرتی مسائل میں شرکت کرنی چاہیئے_ ان الله اصطفاك ... وارکعی مع الراکعین

١٧_ خداوند متعال کا لوگوں کو اجتماعی عبادت کے ذریعے اتحاد و ہم آہنگی کا حکم دینا * وارکعی مع الراکعین

اجتماعی عبادت کا حکم اتحاد و ہم اہنگی کی مطلوبیت پر دلالت کرتاہے_

١٨_ نماز با جماعت میں رکوع کی اہمیت و کردار_ وارکعی مع الراکعین کیونکہ نماز کو رکوع کہا گیا ہے اس سے رکوع کی خاص اہمیت کا پتہ چلتاہے_

١٩_ اس زمانے میں حضرت مریم (ع) کے علاوہ بھی خدا تعالی کی عبادت کرنے والے اور نماز پڑھنے والے موجود تھے_ وارکعی مع الراکعین

٢٠_ عورت کے لیئے مردوں کے ہمراہ نماز باجماعت میں حاضر ہونا جائز ہے_ وارکعی مع الراکعین چونکہ مذکورہ بالا آیت میں حضرت مریم (ع) کو رکوع کرنے والی عورتوں کے ساتھ رکوع کرنے کا حکم نہیں ہوا بلکہ فرمایا گیا ہے رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ (عورتیں ہوں یا مرد)

۲۱_ سابقہ شریعتوں میں عورتوں اور مردوں کا عبادت کے لیئے اجتماع جائز تھا_ وارکعی مع الراکعین

اتحاد: اتحاد کی اہمیت ۱٦ ، ۱۷

ادیان: ۱۰ ، ۱٤ ، ۲۱

اطاعت: اطاعت کے اثرات ۷; اطاعت کے عوامل ٦

اقدار ۱۵

انتخاب: انتخاب کے عوامل ۹

انسان: انسان کی ذمہ داری ۳

برکت: برکت کے نزول کا پیش خیمہ ۵

برگزیدہ افراد: برگزیدہ افراد کی ذمہ داری ۱٦

پاکی: پاکی کا پیش خیمہ ۸

ترقی و تکامل: ترقی و تکامل کا پیش خیمہ ۱۵

حضرت مریم (ع): ۲، ۱۹ حضرت مریم (ع) کا خضوع ، ۱ ، ۲ ; حضرت مریم (ع) کا رکوع ۱ ; حضرت مریم (ع) کا سجدہ ۱ ; حضرت مریم (ع) کی ذمہ داری ۱; حضرت مریم (ع) کی نماز ، ۱ ، ۱۲

خدا تعالی: خدا تعالی کا فضل ۳;خدا تعالی کا فیض ۵ ; خدا تعالی کی ربوبیت ٤ ;خدا تعالی کی نعمتیں ۳ ، ٦;خدا تعالی کے اوامر ۱ ، ۱۷

خشوع و خضوع: خشوع و خضوع کے اثرات ۵،۷; خشوع و خضوع کے عوامل ٤،٦

خودسازی: خودسازی کے عوامل۷

رکوع: رکوع ادیان میں ۱۰;رکوع کے اثرات ۹

سجدہ: سجدہ ادیان میں سجدہ ۱۰ ; سجدہ کے اثرات ۸

عبادت : اجتماعی عبادت ۱۳ ، ۱٤ ، ۱۵ ، ۱۷ ، ۲۰ ، ۲۱ ;ادیان میں عبادت ۱٤ ، ۱۹

عورتیں ۱۲ : عورتوں کی نماز باجماعت ۱۳ ، ۲۰ ، ۲۱

فرشتے : فرشتوں کا گفتگو کرنا ۲

نماز : احکام نماز ۲۰ ;ادیان میں نماز ۱۰ ، ۲۱ ;ارکان نماز ۱۱ ;نماز با جماعت ۱۲ ، ۱٤ ، ۱۸ نماز میں رکوع ۱۱ ، ۱۸ ; نماز میں سجدہ ۱۱ نمازی ۱۹

ذَلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيكَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلاَمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ (٤٤)

پیغمبر یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کررہے ہیں او رآپ توان کے پاس نہیں تھے جب وہ قرعہ ڈال رہے تھے کہ مریم کی کفالت کون کرے گا او رآپ ان کے پاس نہیں تھے جب وہ اس موضوع پر جھگڑا کر رہے تھے _

۱_ حضرت مریم (ع) اور حضرت زکریا (ع) کی سرگذشت سے مربوط حقائق پہلی مرتبہ پیغمبر اکرم (ص) کو بتلائے گئے _

ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك اگر مذکورہ حقائق دوسری آسمانی کتابوں میں آئے ہوتے تو انہیں غیب نہ کہا جاتا_

۲_ وحي، پیغمبر(ص) اسلام کے لیئے غیبی خبریں اورگذشتہ انسانوں کی تاریخ جاننے کا ذریعہ ہے _

ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك

۳_ غیب کی خبریں بیان کرنا قرآن کریم کے معجزہ ہونے کا ایک جلوہ_ ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك

٤_ وحي، ایسے تاریخی حقائق کو بیان کرتی ہے جو انسان پر پوشیدہ ہوں_ ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك

۵_ حضرت زکریا (ع) اورحضرت مریم (ع) کی تاریخ کے کچھ حقائق کا اہل کتاب کیلئے ناشناختہ ہونا_

ذلك من انباء الغيب یہ آیات نجران کے وفد کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں پس یہ اہل کتاب پر طعن و طنز ہے جو انبیاء (ع) کی سرگذشت بالخصوص حضرت مسیح (ع) اورحضرت مریم(ع) کے بارے میں مطلع ہونے کا اظہار کرتے تھے_

٦_ پیغمبر اکرم(ص) کی حضرت زکریا (ع) اور حضرت مریم (ع) کی تاریخ کے خفیہ گوشوں سے آگاہی آپ (ص) کے وحی کے ساتھ ارتباط کے دعوي کی سچائي پر گواہ ہے_ ذلك من انباء الغيب ... و ما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايّهم يكفل مريم

٧_ کنیسہ کے سرکردہ افراد کا حضرت مریم (ع) کی سرپرستی پر جھگڑا اور سرپرست کی تعیین کے لیئے ان کا قرعہ پر عمل کرنا_ اذ يلقون اقلامهم ايّهم يكفل مريم ... اذ يختصمون

٨_ کنیسہ کے سرکردہ افراد کے حضرت مریم (ع) کی سرپرستی پر جھگڑے کی عجیب سرگذشت اور ان کا قرعہ کو وسیلہ بنانا_* و ما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايّهم يكفل مريم و ما كنت لديهم اذ يختصمون ایسا لگتا ہے کہ "و ما كنت لديهم" کا تکرار جھگڑے کی عجب سرگذشت کی طرف اشارہ ہے_

٩_ حضرت مریم(ع) کی عظیم معنوی شخصیت موجب بنی کہ کنیسہ کے سرکردہ افراد آپ (ص) کی سرپرستی کے لیئے رقابت کریں_* و ما كنت لديهم اذيلقون اقلامهم ايّهم يكفل مريم ... اذ يختصمون

ظاہر یہ ہے کہ افراد میں جھگڑا حضرت مریم(ع) کی سرپرستی حاصل کرنے کی خاطر تھا نہ جان چھڑانے کی خاطر_

١٠_ حضرت مریم (ع) کی معنوی شخصیت ان کے اپنے زمانے میں زبان زد عام تھي*

ايهم يكفل مريم ... اذ يختصمون کیونکہ کنیسہ کے سرکردہ افراد میں سے ہر ایک حضرت مریم (ع) کی سرپرستی کا خواہاں تھا اور اسی پر ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے تھے اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت مریم (ع) کی عظیم شخصیت سب پر واضح اور آشکار تھي_

١١_ اختلاف دور کرنے کے لیئے قرعہ سے استفادہ کرنا جائز ہے_

اذ يلقون اقلامهم ايهم يكفل مريم

۱۲_ حضرت مریم (ع) کا سرپرست معیّن کرنے کے لیئے چھ افراد کے درمیان قرعہ کشی _

و ما کنت لدیهم اذ یلقون اقلامهم ایهم یکفل مریم امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں: اول من سوهم علیه مریم بنت عمران وهو قول الله عزوجل "و ماکنت لدیهم اذ یلقون اقلامهم ایهم یکفل مریم "والسهام ستة_ سب سے پہلا شخص جس کے لیئے قرعہ ڈالا گیا مریم بنت عمران تھیں جیسا کہ خدا تعالی نے فرمایا " و ما کنت لدیہم اذیلقون اقلامہم ایہم یکفل مریم "اور قرعہ میں حصہ لینے والے چھ افراد تھے(۱)

۱۳_ جب حضرت مریم (ع) کے والد کی وفات ہوئی تو اس وقت ان کی سرپرستی کے سلسلہ میں قرعہ کشی کی گئی _

اذ یلقون اقلامهم ایّهم یکفل مریم امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں ..."اذ یلقون اقلامهم ایهم یکفل مریم"حین ایتمت من ابیها (۲) قرعہ اس وقت ڈالا گیا جب حضرت مریم کے والد فوت ہوگئے اور آپ یتیم ہوگئیں _

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) (ص) اور جناب زکریا (ع) ٦ ;آنحضرت(ص) اور جناب مریم(ع) ٦ ;آنحضرت(ص) کا علم ٦ ;آنحضرت(ص) کو وحی ۲ ، ٦; آنحضرت(ص) کی سچائی ٦

انبیاء (ع) :تاریخ انبیاء (ع) ۱ ، ۵، ٦

اہل کتاب : ۵

تاریخ : ۲ تاریخ کے منابع ٤

حضرت زکریا (ع) : ٦ حضرت زکریا(ع) اور اہل کتاب ۵;حضرت زکریا (ع) کا قصہ ۱ ، ۵

حضرت مریم (ع) : حضرت مریم (ع) کا قصّہ ۱ ; حضرت مریم (ع) کا مقام و مرتبہ ۹ ، ۱۰ ;حضرت مریم (ع) کی سرپرستی ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳

روایت : ۱۲ ، ۱۳

شناخت : شناخت کے ذرائع ۲ ، ٤

عالم غیب : ۲ عورتیں ۷، ۸، ۹، ۱۰ ، ۱۲ ، ۱۳

۱) من لا یحضرہ الفقیہ ج۳ص ۵۱حدیث ۱ باب ۳۸، خصال صدوق ص ۱۵٦ حدیث ۱۹۸ باب الثلاثة_

۲) تفسیر عیاشی ج ۱ص ۱۷۳ حدیث ٤۷، بحار الانوار ج ۱٤ ص ۱۹۲ حدیث ۲_

قرآن کریم : قرآن کریم کا اعجاز ۳ ; قرآن کریم کی پیشگوئیاں ۳; قرآن کریم کے قصّے ۱ ، ۷ ، ۸

قرعہ : قرعہ کا جواز ۱۱ ;قرعہ کے احکام ۱۱ ; قرعہ کے موارد ۷ ، ۸ ، ۱۲ ، ۱۳

وحی : وحی کا کردار ٤

إِذْ قَالَتِ الْمَلآئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ (٤٥)

او راس وقت کو یاد کرو جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم خدا تم کو اپنے کلمہ مسیح عیسی بن مریم کی بشارت دے رہاہے جو دنیا او رآخرت میں صاحب وجاہت او رمقربین بارگاہ الٰہی میں سے ہے _

۱_ فرشتوں کی حضرت مریم (ع) کے ساتھ گفتگو اور انہیں حضرت عيسي (ع) کی بشارت دینا _

اذ قالت الملائكة يا مريم انّ الله يبشرك بكلمة منه اسمه المسيح عيسى ابن مريم

۲_ فرشتے، خدا وند عالم کا پیغام لانے والے_

اذ قالت الملائكة يا مريم ان الله يبشرك بكلمة

۳_ حضرت مریم (ع) کو حضرت عيسي (ع) کی پیدائش کي خداوند عالم کی طرف سے فرشتوں کے ذریعے بشارت_

اذ قالت الملائكة يا مريم انّ الله يبشرك بكلمة ... عيسى ابن مريم

٤_ حضرت عيسي (ع) کے حضرت مریم (ع) کو عطا کیئے جانے کی بشارت کی اہمیت اور عظمت _

اذ قالت الملائكة يا مريم ان الله يبشرك

کیونکہ اس بشارت کے لانے والے کئي فرشتے تھے نہ ایک فرشتہ اس سے بشارت کی اہمیت اور عظمت کا پتہ چلتاہے_

۵_ حضرت عيسي (ع) خدا وند عالم کی طرف سے عظیم کلمہ تھے_انّ الله يبشرك بكلمة منه اسمه المسيح عيسى ابن مريم

"کلمۃ"کا نکرہ ہونا اسکی عظمت پر دلالت کرتا ہے گویا وہ ایسا کلمہ ہیں کہ عظمت کے لحاظ سے ناشناختہ ہیں_

٦_ حضرت مریم (ع) کے بیٹے کانام مسیح اور عیسی خدا تعالی کی طرف سے رکھا جانا_ اسمه المسيح عيسى ابن مريم

٧_ حضرت مریم (ع)، حضرت عيسي (ع) کے لیئے قابل قدر اور قابل فخر ماں تھیں_ *عيسى ابن مريم

٨_ مسیح، حضرت عيسي(ع) کے القابات میں سے ہے_ اسمه المسيح عيسى ابن مريم

کیونکہ ایک شخص کے دو نام نہیں رکھے جاتے لہذا ان دو میں سے ایک لقب ہوگا اور چونکہ عموماً اصلی نام کی صفت" ابن "کے ساتھ لائی جاتی ہے لہذا آپ (ع) کا نام عيسي اور لقب مسیح ہوگا_

٩_ دنیا اور آخرت میں حضرت عيسي(ع) کا صاحب عزت و شرف ہونا_ اسمه المسيح عيسى ابن مريم وجيها فى الدنيا و الآخرة

١٠_ دنیا اور آخرت میں عزت دار اور صاحب مرتبہ ہونا انسان کے لیئے ایک قدر و منزلت ہے_ وجيهاً فى الدنيا و الآخرة

١١_ دنیاوی اور اخروی عزت کا حاصل کرنا ایک دوسرے سے منافات نہیں رکھتا_ و جيها فى الدنيا و الآخرة

١٢_ حضرت عيسي(ع) حضرت مریم(ع) کے بیٹے تھے نہ خدا کے_ عيسى ابن مريم

خدا تعالی کا تاکید کے ساتھ عيسي(ع) کو مریم(ع) کا بیٹا کہنا ان لوگوں کے تصور کے ردّ میں ہے جو حضرت عيسي (ع) کو خداوند عالم کا بیٹا سمجھتے ہیں_

١٣_ حضرت عيسي (ع)، بارگاہ الہی کے مقرّبین میں سے تھے_ عيسى ابن مريم ... و من المقربين

١٤_ خدا وند متعال کے نزدیک حضرت عيسي(ع) کی عظمت_ يبشرك بكلمة منه ... وجيها ... و من المقربين

۱۵_ خداوند متعال نے مریم(ع) کو مطلّع کردیا کہ ان کے ہاں باپ کے بغیر بیٹا ہوگا_ انّ الله يبشرك بكلمة منه ... عيسى ابن مريم کیونکہ عموماً بیٹے کو باپ کے نام کے ساتھ منسوب کرتے ہیں خدا وند عالم نے عیسي (ع) کو ماں کے نام کے ساتھ منسوب (عیسی ابن مریم) کرکے یہ سمجھا دیا کہ اس کا بیٹا باپ کے بغیر پیدا ہوگا_

آبرو : آبرو کی اہمیت ۱۰ ، ۱۱ اقدار ۵

حضرت عیسي (ع) : ۷ حضرت عیسي (ع) کا بشر ہونا ۱۲ ; حضرت عیسي (ع) کا مقام و مرتبہ ٤، ۵، ۹، ۱۳، ۱٤ ;حضرت عیسي (ع) کا لقب ۸; حضرت عیسي (ع) کا نام رکھنا ٦;حضرت عیسي (ع) کی پیدائش ۱ ، ۳، ۱۵

حضرت مریم (ع) ۱ ، ۳، ۱۲ ، ۱۵ حضرت مریم (ع) کا مقام و مرتبہ ۷ ;حضرت مریم (ع) کو بشارت ۱ ،۳، ٤

خدا تعالی : خدا تعالی کی بشارت ۳; خدا تعالی کے کلمات ۵

عورتیں : ۱۵

فرشتے : فرشتوں کا کلام کرنا ۱ ،فرشتوں کی ذمہ داری ۲

مقربین ۱۳ ، ۱٤

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلاً وَمِنَ الصَّالِحِينَ (٤٦)

وہ لوگوں سے گہوارے میں بھی بات کرے گا اور بھرپور جوانی کے بعد بھی اور صالحین میں سے ہو گا _

۱_ حضرت عیسي (ع) گہوارے میں ایسے ہی لوگوں سے گفتگو کرتے تھے جیسے بڑے ہو کر کرتے تھے_

ويكلم الناس فى المهد و كهلا و من الصالحين

۲_ خدا تعالی کی حضرت مریم (ع) کو یہ بشارت کہ عيسي (ع) ادھیڑ عمری تک زندہ رہیں گے _

يبشرك ... و يكلم الناس ... و كهلا" کھل" کے معنی ادھیڑ عمری کے ہیں (مجمع البیان)

۳_ لوگوں کو تبلیغ وہدایت کرنا حضرت مسیح (ع) کی ساری عمر کی رسالت _و يكلم الناس فى المهد و كهلا

کیونکہ بڑا ہوکر صرف گفتگو کرنا توحضرت مسیح (ع) کے لیئے کوئي خاص فضیلت نہیں لہذا ضروری ہے کہ خاص قسم کی گفتگو کرنا مراد ہو جو کہ نبوت کی مناسبت سے لوگوں کو تبلیغ وہدایت کرنا ہے_

٤_ حضرت عيسي (ع) ممتاز اور استثنائي انسان تھے_و يكلم الناس فى المهد و كهلا

حضرت عيسي (ع) کا گہوارے میں گفتگو کرنا ان کے ممتاز اور استثنائي ہونے کی علامت ہے_

٥_ حضرت عيسي (ع) صالحین کی نسل سے صالح انسان تھے_اسمه المسيح عيسى ابن مريم ... و من الصالحين

٦_ حضرت عيسي (ع) کی اہلیت و صلاحیت کی خداوند عالم کی طرف سے حضرت مریم (ع) کو خوش خبری _

يبشرك بكلمة منه ... و من الصالحين

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی ذمہ داری ۳

حضرت عيسي (ع) : حضرت عيسي (ع) کا مقام و مرتبہ ٤ ، ٥ ، ٦ ;حضرت عيسي (ع) کا واقعہ ۲ ; حضرت عيسي (ع) کی ذمہ داری ۳; حضرت عيسي (ع) کے معجزے ۱

حضرت مریم (ع) : حضرت مریم (ع) کو بشارت ۲ ، ٦

خدا تعالی : خدا تعالی کی بشارت ۲ ، ٦

صالحین : ٥

عورتیں : ۲

قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَلِكِ اللّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ (٤٧)

مریم نے کہا کہ میرے یہاں فرزند کس طرح ہو گا جب کہ مجھ کو کسی بشر نے چھوا بھی نہیں ہے _ ارشاد ہوا کہ اسی طرح خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا او روہ چیز ہو جاتی ہے _

١_ حضرت مریم (ع) کا عیسي (ع) کی بشارت پر حیرت و تعجب کا اظہار کرنا کیونکہ کسی مرد کا آپ سے رابطہ نہ تھا _
قال ربّ انیّ یکون لی ولد و لم یمسسنی بشر

٢_ حضرت مریم(ع) کا خدا وند عالم سے یہ پوچھنا کہ کس طرح انہیں مسیح (ع) عطا کیا جائے گا _
قالت ربّ انیّ یکون لی ولد لفظ " انّي"میں حیرانگی کے علاوہ کیفیت کے معنی بھی پائے جاتے ہیں _

٣_ حضرت عیسي (ع) کی خلقت خارق العادہ تھي انیّ یکون لی ولد و لم یمسسنی بشر

٤_ خداوند عالم کے برگزیدہ افراد کو دنیاوی معاملات میں خدا تعالی کے ارادہ کے وقوع پذیر ہونے کے سلسلہ میں طبعی علل و اسباب کی دخالت کی توقع ہوتی ہے_ یا مریم انّ الله اصطفاك ... قالت ربّ انیّ یکون لي

یہ مسلم ہے کہ حضرت مریم(ع) خارق العادہ امور کی منکر نہیں تھیں اور خدا تعالی کو ہر کام کے انجام پر قادر سمجھتی تھیں اسی لئے جیسا کہ سابقہ آیات میں بیان ہوچکا ہے انہوں نے حضرت زکریا(ع) سے کہا "هو من عند الله" لہذا جملہ "انّي ..."بتلاتاہے کہ حضرت مریم(ع) اور سب اولیائے الہی سمجھتے ہیں کہ کائنات کے معاملات میں خداوند عالم کے ارادہ کے پورا ہونے میں

اصل یہ ہے کہ وہ طبعی اسباب و عوامل کے ذریعہ سے ہوں نہ کہ وہ ہمیشہ معجزہ کے منتظر رہتے تھے_

۵_ حضرت مریم (ع) کو خداوند متعال کے حضور اور تقرب کا احساس_ قالت الملائكة ... قالت ربّ

کیونکہ حضرت مریم (ع) نے فرشتوں کی بشارت کے جواب میں یہ نہیں کہا کہ میری طرف سے خدا تعالی کو کہہ دو بلکہ خود خدا وند عالم سے کلام کیا (ربّ انّى ...) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم (ع) اپنے آپ کو خداوند متعال کے حضور میں سمجھتی تھیں_

٦_ خدا وند متعال کی برگزیدہ ہستیوں کا بلند مقام و مرتبہ اور خداوند عالم کے افعال کے بارے میں ان کے سوال و حیرانگی میں کوئی منافات نہیں_ يا مريم ان الله اصطفاك ... قالت ربّ انّى يكون لى ولد

۷_ حضرت مریم (ع) اور خداوند عالم کی گفتگو_ قالت ربّ ... قال

۸_ خداوند عالم کے ساتھ گفتگو کرنے میں حضرت مریم (ع) کا ادب_ قالت ربّ ... و لم يمسسنى بشر چونکہ مباشرت کے بجائے چھونا کی تعبیر استعمال کی ہے_

۹_ خدا وند عالم مادی و سائل و اسباب پر بھروسہ کئے بغیر اور انکی محتاجی کے بغیر جو چاہے خلق کرتا ہے_
كذلك الله يخلق ما يشاء

۱۰_ کائنات کے واقعات میں صرف طبعی عوامل علّت نہیں ہیں_ كذلك الله يخلق ما يشاء

۱۱_ خدا وند عالم کی مشیت کا کائنات میں نافذ ہونا اس کے ارادوں کے بے چون و چرا پورا ہونے کی علامت ہے_
كذلك الله يخلق ما يشاء

۱۲_ کسی بشر کے چھوئے بغیر حضرت مریم (ع) کو عیسي (ع) عطا کرنے کا خداوند عالم کا قطعی ارادہ_ كذلك الله يخلق ما يشاء

۱۳_ طبعی اسباب و عوامل پر خداوند عالم کی مشیت کی حکمراني_ كذلك الله يخلق ما يشاء

١٤_ جس چیز کے متعلق خدا کا ارادہ ہوجائے جوں ہی اسے کہے ہوجا وہ ہوجاتی ہے_ اذا قضى امرا فانّما يقول له كن فيكون

۱۵_ قضائے الہی اور فرمان الہی کے یکے بعد

دیگرے دو مرحلوں کے بعد موجودات عالمخلقت میں واقع ہوجاتے ہیں_اذا قضی امراً فانّما یقول له کن فیکون

برگزیدہ افراد: ٤، ٦

توحید: توحید افعالی ١١

حضرت عیسي (ع) ١، ٢، ١٢: حضرت عیسي (ع) کی ولادت ٣

حضرت مریم (ع): ١٢ حضرت مریم (ع) کا ادب ٨; حضرت مریم (ع) کا حمل ١; حضرت مریم (ع) کا مقام و مرتبہ ٥، ٧، ٨; حضرت مریم (ع) کو بشارت ١; حضرت مریم (ع) کی دعا٢

خدا تعالی: خدا تعالی کا ارادہ ٤، ١٢، ١٤; خدا تعالی کی بشارت ١; خدا تعالی کی حکمرانی ١٣; خدا تعالی کی خلقت ٩، ١٤، ١٥; خدا تعالی کی قدرت ٩، ١٤; خدا تعالی کی مشیت ١١، ١٣; خدا تعالی کے افعال ٦; خدا تعالی کے ساتھ گفتگو ٧، ٨

خلقت: خلقت کے مراتب ١٥; نظام خلقت: ١٠

سوال و جواب ٦

طبعی اسباب: ٤، ٩، ١٠، ١٣ قضا و قدر ١٥

گفتگو: ٨

معجزہ: ٣

مقربین: ٥

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ (٤٨)

او رخدا اس فرزند کو کتاب و حکمت او رتوریت و انجیل کی تعلیم دے گا_

١_ خداوند عالم حضرت عیسي (ع) کا معلّم_و یعلّمه الکتاب والحکمة

٢_ شاگرد کی شخصیت کی تعمیرو تشکیل میں استاد کا کردار_یعلّمه الکتاب

مذکورہ بالا آیت جو کہ حضرت عیسي (ع) کا مقام و

مرتبہ بیان کرنے کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ بیان کرتی ہے کہ حضرت عیسي (ع) کا معلّم واستاد خداوند عالم ہے۔

۳۔ الہی کتاب و حکمت کی تعلیم و تعلّم بہت بڑی سعادت ہے۔و یعلّمه الکتاب والحکمة

٤۔ خداوند متعال نے حضرت عیسي (ع) کو کتاب (الہی قوانین) حکمت (الہی معارف)، تورات اورانجیل کی تعلیم دی۔و یعلّمه الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل

٥۔ تورات اورانجیل (آسمانی کتابیں) خداوند عالم کے معارف اور قوانین پر مشتمل تھیں* و یعلمه الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل تورات اورانجیل کا کتاب و حکمت پر عطف فرد کا جنس پر عطف ہے۔

آسمانی کتابیں:۳، ٥

اقدار: ۳

انجیل: ٤، ٥ انجیل کے قوانین ٥;انجیل میں حکمت ٥

تعلیم و تعلّم: ٤

تورات: تورات کے قوانین ٥;تورات میں حکمت ٥

حکمت: حکمت کی تعلیم ٤

حضرت عیسي (ع): حضرت عیسي(ع) اور تورات ٤; حضرت عیسي (ع) اورانجیل ٤; حضرت عیسي (ع) کی تعلیم ٤; خدا اورحضرت عیسي(ع) ١

خداتعالى: خداتعالى کی حکمت ۳

شخصیت: تعمیر شخصیت کے عوامل ۲

معلّم: ١ معلّم کا کردار ۲

وَرَسُولاً إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّهِ وَأُبْرِىءُ الأكْمَهَ والأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (٤٩)

اور اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنائے گا اور وہ ان سے کہے گا کہ میں تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں کہ میں تمھارے لئے مٹی سے پرندہ کی شکل بناؤں گا اور اس میں کچھ دم کردوں گا تو وہ حکم خدا سے پرندہ بن جائے گا اور میں پیدائشی اندھے اور مبروص کا علاج کروں گا اور حکم خدا سے مردوں کو زندہ کروں گا اور تمھیں اس بات کی خبردوں گا کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا گھر میں ذخیرہ کرتے ہو_ ان سب میں تمھارے لئے نشانیاں ہیں اگر تم صاحبان ایمان ہو_

۱_ حضرت عيسي(ع) خداوند عالم کی طرف سے بنی اسرائیل کی طرف رسول بناکر مبعوث کیئے گئے_و رسولا الی بنی اسرائیل

۲_ حضرت عيسي(ع) کی رسالت کے اصلی مخاطب بني اسرائیل تھے*و رسولا الی بنی اسرائیل

۳_ رسول کو روشن نشانیوں (معجزوں) کے ساتھ بھیجنا خدا وند عالم کی ربوبیت کا جلوہ ہے_
و رسولاً ... انّی قد جئتکم بآیة من ربّکم

٤_ انسانوں كى تربيت اور ہدايت ميں معجزہ كى تاثير و كردار_ بآية: من ربّكم "ربّكم" كے معنى (تم انسانوں كى تربيت كرنے والا) كے پيش نظر معلوم ہوتاہے كہ انبيائ(ع) كے معجزے انسانوں كى تربيت اور ہدايت كے ليئے تھے_

٥_ حضرت عيسي (ع) كے واضح معجزے انكى دعوت كى صداقت پر دليل تھے_ انّى قد جئتكم بآية: من ربّكم

كيونكہ حضرت عيسي (ع) رسالت كے دعوے دار تھے پس ضرورى ہے كہ پہلے اسے ثابت كريں لہذا "بآية من ربكم" ميں آيت اور نشانى سے مراد حضرت عيسي (ع) كى نبوت كى نشانى ہوگا_

٦_ انبيائے الہى كے واضح معجزے انكى رسالت كى صداقت كى علامت تھے_ بآية: من ربّكم

٧_ معجزہ، انبياء (ع) كى نبوت پر انسانوں كے اطمينان كا ذريعہ_ قد جئتكم بآية من ربكم

٨_ مٹى سے پرندہ بناكر اس ميں پھونكنے سے اس كا اذن الہى سے پرندہ بن جانا، حضرت عيسي(ع) كا معجزہ_

انّى اخلق لكم من الطين كهيئة الطير فانفخ فيه

٩_ مادى عناصر كى تشكيل كے بعد روح كا اس سے متعلق ہونا زندگى كے وقوع پذير ہونے كا كلى نظام_*

انّى اخلق لكم من الطين كهيئة الطير فانفخ فيه جو كچھ حضرت عيسي(ع) معجزہ كے عنوان سے انجام ديتے تھے اسے بيان كرنا زندگى كے وقوع پذير ہونے كے كلى نظام كى طرف اشارہ ہے ورنہ اگر صرف حضرت عيسي (ع) كے معجزے كو بيان كرنا مقصود ہوتا تو مدارج بيان كرنے كى ضرورت نہيں تھي_

١٠_ انبياء (ع) كے معجزے اذن الہى سے انجام پاتے ہيں_ انّى اخلق ... باذن الله

١١_ نظام حيات پر خدا تعالى كا اذن حاكم ہے_ انّى اخلق ... باذن الله

١٢_ اذن الہى كے زير سايہ انسان كے ليئے مادى عناصر سے زندہ موجود كا بنانا ممكن ہے_ انّى اخلق ... باذن الله

۱۳_ مادرزاد اندھوں کو آنکھیں اور برص والے مریضوں کو شفا دینا حضرت عيسي (ع) کا معجزہ_و ابري الاكمه والابرص

۱٤_ مردوں کو اذن الہی کے پرتو میں زندہ کرنا حضرت عيسي (ع) کا معجزہ_و احيي الموتي باذن الله

۱۵_ حضرت عيسي (ع) کے زمانے میں اندھے پن اور برص کی بیماری کا عام ہونا *و ابريء الاكمه والابرص

اس زمانے کی لاعلاج بیماریوں میں سے صرف اندھے پن اور برص کے شفا دینے کو ذکر کرنا، اس زمانے میں ان دو بیماریوں کے عام ہونے کی حکایت کرتا ہے_

۱٦_ یہ خبر دینا کہ لوگوں نے جو کچھ کھایا ہے اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ کر رکھا ہے حضرت عيسي (ع) کا ایک معجزہ_
و انبئكم بما تأكلون و ما تدخرون فى بيوتكم

۱۷_ حضرت عيسي (ع) ولایت تکوینی رکھتے تھے_انّى اخلق لكم ... فانفخ فيه فيكون طيراً

۱۸_ حضرت عيسي (ع) علم غیب جانتے تھے_و انبئكم بما تأكلون و ما تدّخرون فى بيوتكم

۱۹_ جو لوگ حضرت عيسي (ع) پر ایمان لائے اور حقیقت کے متلاشی تھے ان کے لیئے حضرت عيسي (ع) کے معجزے کافی تھے_انّ فى ذلك لاية لكم ان كنتم مؤمنين

جملہ " ان كنتم مؤمنين "ظاہراً حقیقت کی تلاش کے معنی میں ہے کیونکہ اگر ایمان دار ہونے کے معنی میں ہو تو آیہ کا لانا ضروری نہیں ہے کیونکہ آیہ لانے کا ہدف تمایل و رجحان اور ایمان لانا ہے_

۲۰_ آیات الہی سے انسان کا استفادہ اسکی مخصوص صلاحیتوں کے ساتھ مشروط ہے_انّ فى ذلك لاية لكم ان كنتم مؤمنين

۲۱_ حضرت عيسي (ع) کے مخاطب (بنی اسرائیل) خدا تعالی پر ایمان کے دعوے دار تھے_ان كنتم مؤمنين

بعض مفسرّین کے نزدیک "ان كنتم مؤمنين" کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم خدا پر ایمان رکھتے ہو تو یہ معجزے میری نبوت (عيسي (ع) کی نبوت) کی دلیل ہیں_

۲۲_ حضرت عيسي(ع) کا بیماروں کو شفا دینے والا معجزہ اس

زمانے میں بیماریوں کے عام ہونے اوراس زمانے میں لوگوں کی طبّی ضروریات کے مناسب تھا_

امام رضا (ع) فرماتے ہیں " ان اللہ تبارک و تعالی بعث عیسي (ع) فی وقت ظہرت فیہ الزمانات و احتاج الناس الی الطب ....بما احیا لہم الموتی و ابرء (لہم) الاکمہ و الابرص " و ابري الاكمه والابرص و احيي الموتي باذن الله خدا تعالی نے حضرت عیسي (ع) کو اس دور میں مبعوث فرمایاجب بیماریاں عام تھیں اور لوگوں کو طبّ کی ضرورت تھي ... ایسے معجزوں کے ساتھ کہ حضرت عیسي(ع) ان کے مردوں کو زندہ کریں اور ان کے اندھوں کو آنکھیں دیں اور برص والوں کو شفا دیں (۱)

۲۳_ حضرت عیسي(ع) کا سات یا آٹھ سال کی عمر میں بنی اسرائیل کے کھانے پینے کی اشیاء اور گھروں میں انکے ذخائر کے بارے میں غیبی خبریں دینا_ و انبئكم بما تاكلون و ما تدخرون فى بيوتكم

امام صادق (ع) فرماتے ہیں : ...و مكث عيسي (ع) حتى بلغ سبع سنين او ثمانياً فجعل يخبرهم بما ياكلون وما يدّخرون فى بيوتهم _سات یا آٹھ سال کی عمر میں حضرت عیسي (ع) انہیں خبر دینے لگے کہ وہ کیا کھاتے ہیں اور اپنے گھروں میں کن چیزوں کا ذخیرہ کئے ہوئے ہیں _(۲)

آیات الہي: ۲۰

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی دعوت ٦ ; انبیاء (ع) کی سچائي ٦ ; انبیاء (ع) کی نبوت ۷ ;انبیاء (ع) کے معجزے ٦، ۱۰

ایمان : ایمان کا پیش خیمہ ۷، ۱۹

بنی اسرائیل : ۱، ۲، ۲۱، ۲۳بنی اسرائیل کے انبیاء (ع) ۱

تربیت : تربیت میں مؤثر عوامل ٤

حضرت عیسي (ع) : ۱۵ حضرت عیسي (ع) اوربنی اسرائیل ۱، ۲، ۲۱، ۲۳ ; حضرت عیسي (ع) کا علم ۱۸ ;حضرت عیسي (ع) کی دعوت ۵ ; حضرت عیسي (ع) کی ذمہ داری ۲;حضرت عیسي (ع) کی سچائي ۵; حضرت عیسي (ع) کی ولایت ۱۷; حضرت عیسي (ع) کے معجزے ۵، ۸، ۱۳، ١٤، ١٦، ۱۹، ۲۲، ۲۳

---

۱) عیون اخبار الرضاج ۲، ص ۸۰ حدیث ۱۲، ب ۳۲، علل الشرائع ص ۱۲۱ حدیث ٦ باب ۹۹_

۲) بحار الانوار ج ١٤، ص ۲۵۱ حدیث ٤۳ تفسیر برہان ج ۱ ص ۲۸٤ حدیث ٤ _

خدا تعالی: خدا تعالی کا اذن ۸ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱٤ ; خدا تعالی کی حکمرانی ۱۱; خدا تعالی کی ربوبیت ۳

خلقت: نظام خلقت ۱۱

روایت: ۲۲ ، ۲۳ روح اور مادہ ۹

زندگی: زندگی میں تبدیلی کا وقوع پذیر ہونا ۱۲ ، ۹ ;مادہ میں زندگی ۱۲ ، ۹

شفا: اندھے پن سے شفا ۱۳ ; برص سے شفا ۱۳ مریض کو شفا ۲۲

علم غیب: ۱۸ ، ۲۳

غیبی خبریں: ۱٦

مردوں کا زندہ کرنا: ۱٤

مرض: اندھے پن کا مرض ۱۵ ;برص کا مرض ۱۵

معجزہ ۳: معجزے کا کردار و اہمیت ٤ ، ۷ ، ۱۹

نبوت: ۳ ، ۷

ولایت تکوینی: ۱۷

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۲۰ ;ہدایت کے عوامل ٤ ، ۱۹

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَأَطِيعُونِ (٥٠)

اور میں اپنے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میں بعض ان چیزوں کو حلال قراردوں گا جو تم پر حرام تھیں اور تمھارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں لہذا اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو_

١_ حضرت عيسي (ع) تورات کی تصدیق کرنے والے تھے_ و مصدقا لما بين يديّ من التوراة

٢_ حضرت عيسي (ع) کے زمانے تک تورات میں تحریف نہیں ہوئی تھی* و مصدقاً لما بين يديّ من التوراة ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جملہ "لما بين يديّ من التوراة" اسی تورات کی طرف اشارہ ہے جو اس وقت لوگوں کے پاس تھی لہذا اسکی تصدیق کرنا اس زمانے تک اسکی تحریف کی نفی پر بھی دلالت کرتا ہے _

٣_ تورات کے بعض احکام کا حضرت عيسي (ع) کے ذریعے منسوخ ہوجانا_ و لاحلّ لكم بعض الذى حرم عليكم

کیونکہ حضرت عيسي (ع) کے مخاطب بنی اسرائیل تھے اوربنی اسرائیل حضرت عيسي (ع) سے پہلے حضرت موسي (ع) کی شریعت پر تھے لہذا جو چیزیں حضرت عيسي (ع) نے ان پر حلال کیں وہ وہی چیزیں تھیں جنہیں تورات نے حرام کیا تھا_

٤_ حضرت موسي (ع) کی شریعت کی نسبت حضرت عيسي (ع) کی شریعت آسان تھي_ و لاحل لكم بعض الذى حرم عليكم

٥_ حضرت عيسي (ع) کا بنی اسرائیل کو شریعت موسي (ع) کے

بعض محرمات کی حرمت اٹھانے کا وعدہ دینا _و لاحل لکم بعض الذی حرّم علیکم

٦_ حضرت عیسي مستقل شریعت کے حامل تھے_و لاحلّ لکم بعض الذی حرّم علیکم

٧_ بعض الہی احکام کے تغیّر و تبدّل میں زمانے اور وقت کی تاثیر_و لاحل لکم بعض الذی حرّم علیکم

٨_ حضرت عیسي (ع) کے زمانے میں بنی اسرائیل میں خدا تعالی، تورات اور اس کے احکام کے بارے میں اعتقاد پایا جاتا تھا_و لاحلّ لکم بعض الذی حرّم علیکم

٩_ خداوند عالم کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ انبیاء (ع) کو معجزوں کے ساتھ بھیجے_و جئتکم بآیة من ربکم

١٠_ حضرت عیسي (ع) کے معجزات خداوند عالم کی طرف سے اپنی رسالت کے ثابت کرنے اور انکی طرف سے بعض احکام الہی کے تبدیل کرنے کی درستگی پر دلیل تھے_و لاحل لکم ... و جئتکم بآیة: من ربکم

بعض احکام کی تبدیلی کے بعد جملہ "و جئتکم بآیۃ:" کا لانا اس حقیقت کے بیان کی خاطر ہے کہ احکام کا بدلنا صرف پیغمبروں (ع) کے ذریعے (اپنی نبوت کے ثابت کرنے کے لیئے معجزے دکھانے ہی کی صورت میں) ممکن ہے_

١١_ حضرت عیسي (ع) نے معجزات دکھانے کے بعد بنی اسرائیل کو خدا تعالی کی مخالفت سے روکا اور اپنی اطاعت کی انہیں دعوت دي_و جئتکم بآیة من ربکم فاتقوالله واطیعون

١٢_ تقوي الہی اور اسکے رسولوں کی اطاعت میں تلازم پایا جاتا ہے_فاتقوا الله واطیعون

١٣_ خداوند عالم کی طرف سے انبیاء (ع) کے بھیجے جانے کے بعد انسانوں کا فریضہ خدا سے ڈرنا اور انبیائ(ع) کی اطاعت کرنا ہے_و رسولاً ... و جئتکم بآیة من ربکم فاتقوا الله واطیعون

١٤_ احکام کی تبدیلی (جو کہ نئے نبی (ع) کے ذریعے پہنچتیہے) کو نہ ماننا تقوی کے برخلاف ہے_و لاحلّ لکم ... فاتقوا الله

١٥_یہودیوں کا اپنے دینی اور معاشرتی اصولوں اور قوانین کی نسبت تعصّب اور لگاؤ_و لاحل لکم ... فاتقوا الله و اطیعون بعض احکام کی تبدیلی کے بعد اطاعت اور

تقوي کا حکم دینا بتلاتا ہے کہ نئے احکام کے مقابلے میں یہودیوں کے تعصبّ اور انکار کی توقع تھي۔

آسمانی کتابیں : آسمانی کتابوں میں تحریف ۲

آیات خدا : ۱۰ احکام : نسخ احکام ۷ ، ۱۰ ، ۱٤

اطاعت : ۱۲ ، ۱۳

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی اطاعت ۱۲ ، ۱۳ ; انبیاء (ع) کی دعوت ۱۱

انسان : انسان کی ذمہ داری ۱۳

بنی اسرائیل : بنی اسرائیل تورات میں ۸ ; بنی اسرائیل کے عقائد ۸

تقوي : تقوی کی آمادگي ۱۲ ، ۱۳ ; تقوي کے اثرات ۱٤

تورات : ۱ ، ۲ ، ۳ تورات کے احکام کا منسوخ ہونا ۳

حضرت عیسی (ع) : حضرت عیسی (ع) اور بنی اسرائیل ۵، ۱۱ ; حضرت عیسی (ع) اور تورات ۱ ، ۲ ، ۳; حضرت عیسی (ع) کا دین ۱٦ ; حضرت عیسي(ع) کا قصہ ۸ ; حضرت عیسی (ع) کی رسالت ۱۰; حضرت عیسی (ع) کے معجزے ۱۰ ، ۱۱

خدا تعالی : خدا تعالی کی ربوبیت ۹

دین : دین میں تعصّب ۱۵

رسوم میں تعصب: ۱۵

عیسائیت : عیسائیت میں آسانی ٤

قانون : قانون کے بارے میں تعصّب ۱۵ معجزہ ۹

نبوت : ۹ نبوت کے دلائل ۱۰

وقت : وقت کی تاثیر و اہمیت ۷

یہود: دین یہود ۵، ٤ ; دین یہود کے محرمات ۵

إِنَّ اللّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (٥١)

الله میرا اور تمھارا دونوں کا رب ہے لہذا اس کی عبادت کرو کہ یہی صراط مستقیم ہے۔

١۔ حضرت عيسي (ع) نے بنی اسرائیل کو توحید ربوبی اور خدا تعالی کی عبادت کی دعوت دي۔ ان اللہ ربّی و ربکم فاعبدوہ

٢۔ حضرت عيسي (ع) اپنے آپ کو دوسرے لوگوں کی طرح ربوبیت الہی کا محتاج سمجھتے تھے۔ انّ اللہ ربی و ربکم

٣۔ خداوند متعال کی ربوبیت اسکی الوہیت کا ایک جلوہ۔ انّ اللہ ربی و ربکم

٤۔ خدا وند عالم کی ربوبیت کا اعتقاد اسکی عبادت کا تقاضا کرتا ہے۔ انّ اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ

٥۔ عبادت، ربوبیت الہی کے قبول کرنے کا عملی ثبوت ہے۔ ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ

٦۔ پروردگار عبادت کے لائق ہے۔ ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ

جملہ " ان الله ربي ..."(خدا کامل و اکمل پروردگار ہے) عبادت کے لازمی ہونے پر دلیل کے طور پر لایا گیا ہے اور یہ استدلال ایک کلی اصول پر مبنی ہے اور وہ یہ کہ جو بھی ربّ ہو وہ عبادت کے لائق ہے۔

٧۔ حضرت عيسي (ع) کی دعوت کا محور خدا تعالی کی ربوبیت کو بیان کرنا اور لوگوں کو خداوند عالم کی عبادت کی طرف ہدایت کرنا تھا۔ انّ اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ

٨۔ صراط مستقیم خداوند عالم کی عبادت اورپرستش ہے۔ ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم

٩۔ خدا کی عبادت و پرستش اس (کمال مطلق) تک

پہنچنے كا سيدھا راستہ ہے_ فاعبدوه هذا صراط مستقيم

انبياء (ع) : انبياء (ع) كى دعوت ٧; انبياء (ع) كے فرائض ، ١

انسان : انسان كى معنوى احتياجات ٢

ايمان : ٢ ، ٤ بنى اسرائيل ١

توحيد: توحيد صفاتى ، ١ ; توحيد عبادى ١ ، ٦;توحيد كى دعوت ١

حضرت عيسي (ع) : حضرت عيسي (ع) اور بنى اسرائيل ١ ; حضرت عيسي (ع) پر ايمان ٢ ;حضرت عيسي (ع) كى دعوت ٧

خدا تعالى : خدا تعالى كى ربوبيت ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٥ ، ٧

رشد و ترقى : رشد و ترقى كے عوامل ٩ صراط مستقيم ٨ ، ٩

عبادت : ٤ عبادت خدا ٦ ، ٧ ، ٨ ، ٩; عبادت كى دعوت ٧ ;عبادت كى قدر و قيمت ٥

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللهِ آمَنَّا بِاللهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (٥٢)

پھر جب عيسى نے قوم سے كفر كا احساس كيا تو فرمايا كہ كون ہے جو خدا كى راہ ميں ميرا مددگار ہو_ حواريين نے كہا كہ ہم اللہ كے مددگارہيں_ اس پر ايمان لائے ہيں او رآپ گواہ رہيں كہ ہم مسلمان ہيں_

١_ حضرت عيسي (ع) كے معجزات ديكھنے كے با وجود بنى اسرائيل كا انكى رسالت كا انكار كرنا_

انّى قد جئتكم بآية من ربكم ... فلما احسّ عيسي منهم الكفر

۲_بني اسرائيل كے ايمان نہ لانے اور كفر پر مصرّ رہنے كے بارے ميں حضرت عيسي (ع) كو يقين حاصل تھا_

فلما احسّ عيسي منهم الكفر باوجود اس كے كہ كفر باطنى امر ہے اور ناقابل احساس ہے ليكن اس كے ليئے كلمہ "احسّ" استعمال كيا گيا ہے يہ ان كے كفر كى شدت كى طرف اشارہ ہے يعنى گويا ان كے كفر كو محسوس كيا جاسكتا ہے اسى وجہ سے مذكورہ بالا مطلب ميں ہم نے " احس" كو يقين كے معنى ميں ليا ہے_

۳_بني اسرائيل كى جانب سے حضرت عيسي (ع) كى رسالت كا واضح و آشكار انكار_ فلما احس عيسي منهم الكفر

٤_بني اسرائيل كے كفر كو ديكھ كر حضرت عيسي (ع) اتمام حجت كرنے اور حق و باطل كے محاذوں كو ايك دوسرے سے جدا كرنے كى سوچنے لگے_ فلما احسّ عيسى منهم الكفر قال من انصارى الى الله

٥_ حجت تمام ہونے كے بعد اور دين كى حقيقت كے ادراك كے بعد اس كا انكار كرنا كفر ہے_

انى قد جئتكم ... فلمآ احسّ عيسي منهم الكفر كيونكہ معجزات دكھانے كے بعد حضرت عيسي (ع) نے منكروں كو كافر كہا_

٦_تقوي الہى كى رعايت نہ كرنا ، انبياء (ع) كى اطاعت نہ كرنا اور خداوند متعال كى بندگى و عبادت نہ كرنا كفر ہے_

فاتقوالله واطيعون ... فاعبدوه ... فلما احس عيسى منهم الكفر سابقہ آيات بنى اسرائيل كے كفر كے مصاديق كو بيان كررہيہيں_

٧_ خداوند عالم كى طرف حركت كرنے كے ليئے حضرت عيسي (ع) نے بنى اسرائيل كو اپنى مدد كے لئے پكارا_
قال من انصارى الى الله

٨_ انبياء (ع) كو اپنے بلند اہداف تك پہنچنے كے ليئے مومنين كى مدد كى ضرورت ہوتى ہے_
من انصارى الى الله

٩_ كفر كے محاذ كے خلاف مؤمنين كو صف آراستہ كرنے كے ليئے حضرت عيسي (ع) كى كوششيں_
فلّما احسّ ... قال من انصارى الى الله

١٠_ اہداف كو آگے بڑھانے كے ليئے نظم و انسجام كى

اہميت و کردار_ فلما احس ... قال من انصاري جملہ " من انصاري" منظم کرنے کے ليئے حضرت عيسي(ع) کی کوششوں کو بيان کرتاہے اور طبعی سی بات ہے کہ يہ چيز اہداف کو بڑھانے ميں مؤثر ہے_

١١_ کفر کی مورچہ بندی کے خلاف مومنين کيلئے منظم ہونا اور دفاعی لائين بنانا ضروری ہے_ من انصاری الی اللہ

١٢_ دين خدا کی مدد کرنا ضروری ہے_ من انصاری الی اللہ قال الحواريون نحن انصار اللہ

جملہ" من انصاری الی اللہ "کے جواب ميں" نحن انصار اللہ "کہنا اس حقيقت کو بيان کرتاہے کہ خدا کی طرف حرکت شروع کرنے کے ليئے حضرت عيسي(ع) کی مدد کرنا ہی خدا اور اسکے دين کی مدد ہے_

١٣_ صرف حضرت عيسي کيلئے راہ خدا ميں حرکت کی درخواست پر لبيک کہنے والے حواريون تھے_

من انصاری الی اللہ قال الحواريون نحن انصار اللہ

١٤_ حواريوں نے حضرت عيسي(ع) کی دعوت پر اپنی حمايت اور ايمان کا اظہار کرديا_

من انصاری الی اللہ ... قال الحواريون نحن انصار اللہ

١٥_ دين خدا کی مدد کرنا ، خدا پر ايمان لانے والوں اور اس کے سامنے سر تسليم خم کرنے والوں کا طرہ امتياز ہے_

نحن انصار اللہ امنّا باللہ و اشھد بانّا مسلمون جملہ "آمنا باللہ ..."حواريوں کی طرف سے خدا کی مدد کرنے کے دعوی پر دليل و برہان کے عنوان سے ہے_

١٦_ خداوند متعال پر ايمان اور اسکے سامنے سر تسليم خم کرنا انبياء (ع) کے مددگاروں کی خصوصيت ہے_

من انصاری الی اللہ ... آمنّا باللہ و اشھد بانّا مسلمون

١٧_ اللہ کی طرف بلانے والے سچوں کی مدد کرنا خدا کی مدد کرنا ہے_

قال من انصاری الی اللہ ... نحن انصار اللہ کيونکہ جب حضرت عيسي (ع) نے کہا کون ميری مدد کرے گا_ حواريوں نے کہا ہم ہيں خدا کی مدد کرنے والے_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ نبی (ع) کی مدد کرنا خدا کی مدد کرنا ہے_

۱۸_ حواری ، خدا تعالی پر ایمان لانے اور حضرت عيسي(ع) کی مدد کرنے میں سب سے آگے تھے_
قال الحواریون نحن انصار الله

۱۹_ خداوند متعال پر ایمان اوردین کی مدد میں سبقت اور جلدی کرنا انتہائي قابل قدر ہے_

قال الحواریون نحن انصار الله ایسا لگتا ہے باوجود اس کے کہ حضرت عيسي(ع) پر ایمان لانے والے بہت تھے لیکن خداوند عالم کا حواریوں کی تعریف کرنا ان کی خدا پر ایمان اوردین کی مدد میں دوسروں پر سبقت کی وجہ سے تھا_

۲۰_ حواریوں کی حضرت عيسي (ع) سے یہ درخواست کہ ان کے سر تسلیم خم کرنے کی گواہی دیں_
امنّا بالله واشهد بانّا مسلمون

۲۱_ خدا تعالی کے دین کی مدد کرنا اور خدا پر ایمان اسکے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی علامت ہے_
نحن انصار الله آمنا بالله و اشهد بانّا مسلمون

۲۲_ حواریوں کا قیامت اور حساب پر ایمان و اعتقاد* و اشهد بانّا مسلمون کیونکہ حواریوں کا دنیا میں گواہ بنانا تو ظاہراً انھیں کوئي فائدہ نہیں دے سکتا لہذا ان کا حضرت عيسي(ع) کو گواہ بنانا آخرت کے لئے ہوگا_

۲۳_ حواریوں کا یہ عقیدہ کہ قیامت میں انبیاء (ع) کی گواہی فائدہ مند ہوگی* و اشهد بانا مسلمون

۲٤_ الہی قائدین قیامت میں اپنی امت کے گواہ ہونگے* و اشهد بانّا مسلمون

۲۵_ حواری حضرت عيسي (ع) کے مخلص اور پاکباز مددگار تھے_ وہ لوگوں کو وعظ کرنے والے اوردین خدا کے مبلّغ تھے_قال الحواریون نحن انصار الله امام رضا (ع) سے سوال ہوا :لم سمّیَ الحواریون الحواریین ؟حواریوں کو حواری کیوں کہا گیا؟ تو آپ (ع) نے فرمایا ... لانهم کانوا مخلصین فی انفسهم و مخلصین لغیرهم من اوساخ الذنوب بالوعظ و التذکیر کیونکہ وہ خود مخلص تھے، اوردوسروں کووعظ و نصیحت کے ذریعے گناہوں سے پاک کرتے تھے (۱)

۲٦_ حضرت عيسي(ع) کا بنی اسرائیل سے کفر آمیز باتیں اور اعمال سننا اور دیکھنا_

---

۱) عیون اخبار الرضا ج۲ ص ۷۹ حدیث ۱۰ ، علل الشرائع ج ۱ ص ۸۰ حدیث ۱_

فلما احس عیسی منهم الکفر مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام صادق (ع) نے فرمایا : "ای لما سمع و رای انهم یکفرون" یعنی حضرت عیسي (ع) نے جب ان سے سنا اور دیکھا کہ وہ کفر کرتے ہیں (۱)

اتمام حجّت کرنا ٤ ، ٥

اطاعت :٦

اقدار : ١٩

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) اور مومنین ٨;انبیاء (ع) کی اطاعت ٦ ; انبیاء (ع) کی رسالت ٤ ; انبیاء (ع) کی گواہی ٢٣ ;انبیاء (ع) کے اہداف ٨ ;انبیاء (ع) کے پیروکاروں کی صفات ١٦

ایمان : خداپرایمان ١٦ ، ٢١ ; قیامت پر ایمان٢٢

بنی اسرائیل : بنی اسرائیل کا کفر، ١ ، ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٢٦;بنی اسرائیل کی تاریخ ٧

تبلیغ: ٢٥

توحید : توحید کی دعوت ١٧

تولا اور تبرا : ١١

حضرت عیسي (ع) : حضرت عیسي (ع) اوربنی اسرائیل ١ ، ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٦ ، ٧ ، ٢٦ ; حضرت عیسي (ع) اور مؤمنین ٩ ;حضرت عیسي (ع) کا مدد مانگنا ٧ ، ١٣ ; حضرت عیسي (ع) کا نظم ونسق ٩ ; حضرت عیسي (ع) کی دعوت ١٣ ; حضرت عیسي (ع) کی گواہی ٢٠; حضرت عیسي (ع) کے حواریوں ١٣ ، ١٤ ، ١٨ ، ٢٠ ، ٢٢ ، ٢٣ ، ٢٥ ; حضرت عیسي (ع) کے معجزے ١

حواری : حواریوں کا ایمان ١٨ ;حواریوں کی تبلیغ ٢٥

دین : دین کا انکار ٥ ;دین کی حفاظت ١٢ ، ١٥ ، ١٧ ، ١٩ ; دین میں سبقت ١٩

دینی قیادت : ٢٤

روایت : ٢٥ ، ٢٦

سر تسلیم خم کرنا : خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا١٦ ، ٢٠ ، ٢١

---

١) تفسیر قمی ج ١ ص ١٠٣ ، بحار الانوار ج ١٤ ، ص ٢٧٢ حدیث ١ _

قیامت : قیامت پر ایمان ۲۲; قیامت میں حساب ۲۲ ; قیامت میں گواہ ۲۳ ، ۲٤

کفار: ۱۱

کفر: کفر کے موارد ٥ ، ٦

معجزہ : ۱

مومنین: ۸،۹ مومنین کی اطاعت ۱٥ ;مومنین کی صفات ۱٥

نافرمانی : نافرمانی کے اثرات ٦

نظم و انسجام : ۹ نظم و انسجام کی اہمیت ۱۰ ، ۱۱

ہدف اور وسیلہ :۱۰

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ (٥٣)

پروردگار ہم ان تمام باتوں پر ایمان لے آئے جو تو نے نازل کی ہیں اور تیرے رسول کا اتباع کیا لہذا ہمارا نام اپنے رسول کے گواہوں میں درج کرلے _

۱_ خدا وند عالم کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ جو کچھ اس نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لائیں _ ربنا آمنا بما انزلت

۲_ خداوند عالم کی ربوبیت کے ساتھ تمسک و ارتباط، دعا و مناجات کے آداب میں سے ہے_ ربّنا آمنا بما انزلت

۳_ خدا وند عالم کی ربوبیت پر توجہ انسان کو دعا کی تشویق و ترغیب دلاتی ہے_ ربنا آمنا بما انزلت

٤_ خداپر ایمان اور اسکے مقابل سر تسلیم خم کرنے کا

لازمہ یہ ہے کہ جو کچھ اس نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لایا جائے اور اس کے نبي(ص) کی پیروی کی جائے_*
آمنا بالله ... ربنا آمنا بما انزلت و اتبعنا الرسول

٥_ حواریوں کا اس پر ایمان لانا جو کچھ (آسمانی کتابیں) خداوند عالم نے نازل کیا اور اس کے رسول (حضرت عیسي (ع))کی پیروی کا واضح اظہار کرنا_ ربنا امنا بما انزلت و اتبعنا الرسول

٦_ بارگاہ ربوبیت الہی میں اس کی کتاب پر ایمان اور اس کے رسولوں کی پیروی کا اظہار اچھی چیز ہے_
ربّنا آمنا بما انزلت و اتبعنا الرسول

٧_ حواریوں نے دعا کی کہ وہ ہمیشہ دنیا اور آخرت میں اپنے گواہوں (انبیاء (ع)) کے ساتھ رہیں_ فاکتبنا مع الشاهدین

٨_ ان لوگوں کا مرتبہ بلند ہے جو قیامت میں اپنی امتوں کے اعمال پر گواہی دیں گے_ فاکتبنا مع الشاهدین
حواریوں کی خدا وند عالم سے یہ دعا کہ انھیں گواہوں کے ساتھ قرار دے بتلاتا ہے کہ وہ (گواہ) بلند مرتبے پر فائز تھے_

٩_ آسمانی کتاب پر ایمان اور پیغمبر(ع) کی پیروی انبیائ(ع) کی منزلت تک پہنچے کا ذریعہ_
و اشهد بانا مسلمون ربنا آمنا بما انزلت و اتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین "واشهد..." کے قرینہ سے "الشاہدین" سے مراد حضرت عیسي (ع) اور دوسرے انبیاء (ع) ہیں_

١٠_ انبیاء (ع) کا ساتھ اور انکی ہم نشینی سچے مومنین کی قلبی آرزو_ واشهد بانا مسلمون ربنا آمنا ... و اتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین

١١_ انسان کی زندگی میں دعا کی قدر و منزلت اور تاثیر_ ربنا ... فاکتبنا مع الشاهدین

آسمانی کتابیں: ٥، ٦، ٩

اطاعت: اطاعت کا پیش خیمہ ٤

اقدار: ١١

امتوں کے گواہ: ۸
انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی اطاعت ۹،۵،۴ ; انبیاء (ع) کی گواہي۷
ایمان : آسمانی کتابوں پرایمان ۵ ،۹،۶;ایمان کا اقرار ٦ ;ایمان کے اثرات ۹ ; خدا پرایمان ٤ ; خدا کے بھیجے ہوئے پرایمان ۱ ، ٤، ۵
تحریک: تحریک کے عوامل ۳
ترقی : ترقی کاپیش خیمہ ۹
توسلّ : توسل کے آداب ۲
حضرت عیسي (ع) کے حواری :۵ حضرت عیسي (ع) کے حواریوں کی دعا ۷
خدا تعالی : خدا تعالی کی ربوبیت ۱ ، ۳
دعا:۷ دعا کا پیش خیمہ ۳ ; دعا کی تاثیر ۱۱ ; دعا کے آداب ۲
سر تسلیم خم کرنا: خدا کے حضور سر تسلیم خم کرنا ٤
علم : ۳
عمل : ۳
قیامت : قیامت میں گواہ۸
مثبت آرزوئیں : ۱۰
مؤمنین : مومنین کی آرزو ۱۰

وَمَكَرُواْ وَمَكَرَ اللّهُ وَاللّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (٥٤)

اور يہوديوں نے عيسى سے مكارى كى تو اللہ نے بھى جوابى تدبير كى خدا بہترين تدبير كرنے والا ہے_

١_بنى اسرائيل كا حضرت عيسي (ع) كے خلاف مكرو فريب كرنا_فلما احس عيسى منهم الكفر ... و مكروا

٢_بنى اسرائيل كے كافروں كا حضرت عيسي (ع) كے قتل كے ليئے مكراور كوشش كرنا_

ومكروا ... اذ قال الله يا عيسى انّي متوفيك بعد والى آيت كہ جس ميں حضرت عيسي(ع) كے اٹھاليئے جانے كى بات كى گئي ہے اس پر توجہ سے معلوم ہوتاہے كہ ان كا مكر حضرت عيسي (ع) كے قتل كے سلسلہ ميں تھا_

٣_ حضرت عيسي (ع) كے خلاف سازشى كفار كے حيلہ و مكر كے مقابلے ميں خدا تعالى كا ايسا ہى جواب_
و مكروا و مكر الله

٤_كفار كو سازش كا جواب دينے ميں خداوند عالم كا غالب اور قادر ہونا_و مكر الله والله خير الماكرين

٥_ حضرت عيسي (ع) كے خلاف بنى اسرائيل كے مكرو حيلہ كى شكست_و مكروا و مكر الله والله خيرا لماكرين

٦_ اگر انسان خدا تعالى كے ساتھ حيلہ و فريب سے كام لے تو اسكى شكست يقينى ہے_و مكر الله والله خير الماكرين

٧_ انسان كا خدا كے ساتھ فريب سے كام لينے كا لازمہ يہ ہے كہ خداوند عالم بھى اسے ايسا ہى جواب دے_
و مكروا و مكر الله

٨_ انسانى كردار كا نتيجہ اس كے كيئے جيسا ہوگا (جيسا كروگے ويسا بھروگے)_

و مكروا و مكر الله

۹_ خداوند متعال کا انسان کے ساتھ مکر کرنا انسان کے اپنے پُر فریب عمل کا نتیجہ ہے_ و مکروا و مکر الله

۱۰_ کفار کے ساتھ خدا تعالی کے مکر کا مطلب انہیں ان کے مکر و فریب پر سزا دینا ہے_ و مکروا و مکر الله

مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام رضا (ع) نے فرمایا ..."ان الله تبارك و تعالى ... لايمكر ... و لكنه عزّ وجل يجازيهم ... جزاء المكر" خدا مکر و فریب نہیں کرتا ... بلکہ انہیں مکر و فریب پر سزا دیتا ہے (۱)

انبیاء (ع): ۲

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور انبیاء (ع) کا قتل ۲ ;بنی اسرائیل کی سازش ۱ ، ۲;بنی اسرائیل کی شکست ۵

حضرت عيسي (ع): حضرت عیسی (ع) اور بنی اسرائیل ۱ ، ۲ ، ۵

خدا تعالی: خدا تعالی کا مکر ۳ ، ٤ ، ۷ ، ۹ ،۱۰ ; خدا تعالی کی قدرت ٤

روایت: ۱۰

شکست: شکست کے عوامل ٦

عمل: عمل کی سزا ۸ ; عمل کے اثرات ۸ ، ۹

کفار: کفار کا مکر و فریب ۱۰ ;کفار کی سازش ۳ ، ٤;کفار کی سزا ۱۰ مکر و فریب ۳ ، ٤ ، ٦ ، ۷ ، ۹

خدا کے ساتھ مکر و فریب ٦ ، ۷;مکر و فریب کے اثرات ۹

---

۱) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ۱۲٦ حدیث ۱۹ ، باب ۱۱ ، معانی الاخبار ص ۱۳ ، حدیث ۳_

إِذْ قَالَ اللّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (٥٥)

اورجب خدا نے فرمایا کہ عیسی ہم تمھاری مدّت قیام دنیا میں پوری کرنے والے اور تمھیں اپنی طرف اٹھا لینے والے او رتمھیں کفار کی خباثت سے نجات دلانے والے او رتمھاری پیروی کرنے والوں کو انکار کرنے والوں پر قیامت تک کی برتری دینے والے ہیں_ اس کے بعد تم سب کی بازگشت ہماری طرف ہوگی او رہم تمھارے اختلافات کا صحیح فیصلہ کردیں گے_

١_ توفی (نجات) ، اوپر اٹھا لینا ، حضرت عيسي(ع) کو پاک کرنا اور حضرت عيسي(ع) کے پیروکاروں کا دشمنوں پر غالب ہوجانا یہ سب کافروں کے مکر، فریب کے مقابلے میں خداوند عالم کامکر ہے_

و مکروا و مکر الله ... اذ قال الله یا عیسي انّی متوفیك ... فوق الذین کفروا یہ اس صورت میں ہے کہ " اذ" "مکر الله"کے متعلق ہو یعنی خدا وند متعال نے اس وقت کفار کے مکر کا جواب دیا جب عيسي(ع) کو اپنی طرف اٹھا لیا ...

٢_ خدا تعالی کی حضرت عيسي(ع) کو یہ بشارت کہ انہیں کفار کے مکر سے نجات دے گا _

فلما احسّ عیسي منهم الکفر ... و مکروا و مکرالله ...اذ قال الله یا عیسی انّی متوفیك

٣_ کافروں کے ہاتھوں سے حضرت عيسي (ع) کی نجات ایسا واقعہہے جو اس قابل ہے کہ آنحضرت (ص) اور مؤمنین کو بتایاجائے_ اذ قال الله یا عیسی انّی متوفیك

یہ اس صورت میں ہے کہ " اذ" مفعول بہ ہو محذوف "اذکر"یا "اذکروا" کے لیئے_

٤_ حضرت عیسي (ع) کی پروردگار متعال کے توسط سے نجات اور تطہیر_ انیّ متوفيك ... و مطهرك

٥_ خدا تعالی نے حضرت عیسي(ع) کو اپنی طرف اٹھالیا_ انی متوفيك و رافعك اليّ

٦_ حضرت عیسی (ع) کا خداوند متعال کے ہاں تقرب او ربلندمرتبہ_ انی متوفيك و رافعك الي "رافعک الی "حضرت عیسي (ع) کی خدا تعالی سے قربت سے کنایہ ہے کیونکہ مکان کے لحاظ سے تو قریب ہونے کا تصور ممکن نہیں ہے_

٧_ خداوند متعال نے حضرت عیسي(ع) کو کفر آلود معاشرے سے نجات دلائي_ و رافعك الی و مطهرك من الذين كفروا

٨_ بنی اسرائیل کے کافروں، حضرت عیسي(ع) کے منکروں اور ان کے معاشرے کا کثیف ہونا_ و مطهرك من الذين كفروا

٩_ حضرت عیسي(ع) پرکفار کی ناروا تہمتوں سے خدا تعالی کا انہیں پاک و منزّہ کرنا_

و مطهرك من الذين كفروا یہ اس صورت میں ہے کہ سابقہ آیات کے قرینہ سے "مطہرک" کا تعلق ان تہمتوں سے ہو جو انہوں نے حضرت عیسي(ع) پر لگائیں اور" منْ "نشویہ ہو_

١٠_ کفر آلود معاشروں کی کثافتوں کی انسان میں تاثیر_ و مطهرك من الذين كفروا کافروں کے درمیان سے حضرت عیسي(ع) کو نجات دینا کہ جس کے لیئے "تطہیر"کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس بات سے تلازم رکھتا ہے کہ معاشرے کی کثافت انسان پر اثر انداز ہوسکتی ہے_

١١_ خدا تعالی کا حضرت عیسي (ع) کو یہ وعدہ کہ ان کے سچے پیروکار قیامت تک کفار(یہودیوں) پر غالب رہیں گے_

و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الی يوم القيامة

١٢_ یہودیت اور عیسائیت قیامت تک باقی رہے گي_ و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الی يوم القيامة

یہ اس صورت میں ہے کہ "الذین کفروا" سے مرادیہودی ہوں، جس کا نتیجہ دونوں

دینوں کا قیامت تک باقی رہنا ہوگا_

۱۳_ حضرت عیسي(ع) کے پیروکاروں کا یہودیوں پر قیامت تک غالب و برتر رہنا_ و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة

١٤_ مسلمانوں کی یہودیوں پر فتح و کامیابی * و جاعل الذين اتبعوك احتمال ہے کہ حضرت عیسي(ع) کے پیروکاروں سے مراد ان کے سچے پیروکار ہوں جو کہ یقیناً مسلمانوں پر منطبق ہوتا ہے کیونکہ حضرت عیسي (ع) بنی اسرائیل پر پیغمبر اکرم (ص) کی پیروی لازم قرار دی تھی اور " الذين كفروا" سے مراد یہودی ہیں_

۱۵_ کفار کے مکر و فریب پر پریشانی کی وجہ سے خداوند عالم نے حضرت عیسي(ع) کی دلجوئی کی_
فلما احسّ عيسى ... قال ... انى متوفيك و رافعك ... و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا

١٦_ انبیاء (ع) کی صحیح پیروی کافروں پر کامیابی کی موجب ہے_ و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا
کیونکہ کامیابی کی نسبت ان لوگوں کی طرف دی گئي ہے جو پیروکار ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی کی علت انبیاء (ع) کی پیروی ہے_

۱۷_ انسانوں کی ابتدا خداوند متعال سے ہے اوران کی بازگشت بھی اسی کی طرف ہے_ ثمّ الى مرجعكم "رجوع" کے معنی کے پیش نظر جو کہ سابقہ مقام پر لوٹنا ہے_

۱۸_ قیامت میں یہودیوں اور عیسائیوں کے اختلافات کو حل کرنے والاحاکم اور مرجع، خدا تعالی کی ذات اقدس ہے_
ثم اليّ مرجعكم فاحكم بينكم فيما كنتم فيه تختلفون

۱۹_ قیامت اختلافات کے حل کی آخری جگہ_ ثمّ اليّ مرجعكم فاحكم بينكم فيما كنتم فيه تختلفون

۲۰_ حضرت عیسي(ع) اکیس ماہ رمضان کو خدا تعالی کی طرف اٹھائے گئے_

اذ قال الله يا عيسي انى متوفيك و رافعك الي امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں: ...وليلة احدى وعشرين (من شهر رمضان)...و فيها رفع عيسى ابن مريم (ع) (۱) ماہ رمضان کی اکیس کو حضرت عیسي (ع) کو اٹھایا گیا_

---

۱) خصال صدوق ص۵۰۸ حدیث ۱ باب ۱۷، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۴۶ حدیث ۱۵۵_

اختلاف : ۱۸

اطاعت : اطاعت کے اثرات ۱٦ ; انبیاء (ع) کی اطاعت ۱٦

انبیاء (ع) : ۱٦ انبیاء (ع) کا ذکر ۳;انبیاء (ع) کی تاریخ ۳

انسان : انسان کا انجام ۱۷

بشارت : بشارت کے موارد ۲

بنی اسرائیل :بنی اسرائیل کے کفار ۸

پاک لوگ : ۱ ، ٤

تاریخ : تاریخ سے عبرت لینا ۳

تربیت : ماحول اور تربیت ۱۰

حضرت عیسي (ع) : حضرت عیسي (ع) پر تہمت ۹ ;حضرت عیسي (ع) کا اٹھایا جانا ۱ ، ٥;حضرت عیسي (ع) کا مقام و مرتبہ ٦ ; حضرت عیسي (ع) کی دلجوئي ۱٥ ;حضرت عیسي (ع) کی طہارت ۱ ، ٤ ، ۹;حضرت عیسي (ع) کی نجات ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ۷ ;حضرت عیسي (ع) کے پیروکار ۱ ، ۱۱ ، ۱۳

خدا تعالی : خدا تعالی کا مکر ۱ ; خدا تعالی کی امداد ۱ ، ٤ ، ۷;خدا تعالی کی حکمرانی ۱۸

رشد و ترقی : رشد و ترقی کے موانع ۱۰

روایت : ۲۰

شب قدر ۲۰

عیسائي : عیسائي اور یہود ۱۸ ;عیسائیوں کا اختلاف ۱۸

فتح و کامیابی : ۱٤ فتح وکامیابی کے عوامل ۱٦

قرآن کریم : قرآن کریم کی پیشگوئي ۱۱

قیامت : قیامت کی خصوصیات ۱۹

کفار: ۸ کفار کا مکر ۱ ، ۱۵ ;کفار کی آلودگی ۸ ;کفار کی سازش ۲

گمراہی: گمراہی کے عوامل ۱۰

ماحول: ماحول کے اثرات ۱۰

مسلمان: مسلمان اوریہودی ۱٤; مسلمانوں کی فتح ۱٤

مسیحیت : مسیحیت کا باقی رہنا ۱۲

ماہ رمضان: ۲۰

معاد: ۱۷

مقربین: ٦

معاشرتی تعلقات: ۱۰

مکر و فریب: ۱ ، ۱۵

نظریہ کائنات: ۱۷

یہود: ۱٤ ، ۱۸ یہودیوں کا اختلاف ۱۸ ;یہودیوں کا دوام ۱۲ ;یہودیوں کی ذلّت ۱۳ ;یہودیوں کی شکست ۱۱ ، ۱٤

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُواْ فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (٥٦)

پھر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان پر دنیا او رآخرت میں شدید عذاب کریں گے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا _

۱_ کافروں (یہودیوں) کو دنیا و آخرت میں سخت عذاب الہی ہوگا _ فاما الذین کفروا فاعذبهم عذاباً شدیدا فی الدنیا و الآخرة

۲_ کفر، دنیا و آخرت میں عذاب کا موجب ہے_ فامّا الذین کفروا فاعذبهم ... فی الدنیا و الآخرة

۳_یہودیوں کا حضرت عیسي(ع) کی پیروی نہ کرنا ان کے دنیاو آخرت میں سخت عذاب کا موجب ہے_

فاما الذين كفروا فاعذبهم عذابا شديدا فى الدنيا و الآخرة جملہ "فامّا الذين كفروا" میں موردنظر مصداق حضرت عیسي(ع) کا انکار کرنے والے ہیں_

٤_ حضرت عیسي(ع) کے پیروکاروں کی یہودیوں پر برتری اور غلبہ یہودیوں کو سخت دنیاوی عذاب دینے کا موجب ہے_و جاعل الذين اتبعوك ... فاما الذين كفروا یہ اس صورت میں ہے کہ دنیاوی عذاب کے ذکر کے قرینہ سے جملہ "فامّا الذين ..." جملہ "جاعل الذين ..."کا نتیجہ ہو یعنی یہودیوں کو دنیاوی عذاب عیسائیوں کے ان پر غلبہ کی وجہ سے ہے_

٥_ کفار (یہودي) کا دنیاو آخرت میں خدا تعالی کے عذاب کے مقابلے میں کوئي یاور و مددگار نہیں ہے_
فامّا الذين كفروا ... و ما لهم من ناصرين

٦_ قیامت میں مددگار(شفاعت کرنے والے) موجود ہونگے_ما لهم من ناصرين " لہم "کا " من ناصرين "پر مقدم کرنا حصر کا فائدہ دیتاہے جس کا مطلب یہ بنے گا کہ صرف کفار مددگاروں سے محروم ہونگے پس قیامت میں مددگار ہونگے_

حضرت عیسي (ع) : ۳ حضرت عیسي (ع) کے پیروکار ٤

شفاعت : ٦ عذاب : عذاب دنیاوی ۲ ، ۳ ، ٤ ، ٥; عذاب کے اسباب ۲ ، ۳ ، ٤;عذاب کے اہل ۱ ، ٤

قیامت : ٦

کفار: کافروں کی سزا ۱ ،٥

کفر: کفر کے اثرات ۲

نافرمانی : نافرمانی کے اثرات ۳

یہود:۳یہودیوں کی سزا، ۱ ،۳ ، ٤ ، ٥

وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (٥٧)

اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک اعمال کئے انکو مکمل اجر دیں گے اور خدا ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا _

١_ نیک عمل انجام دینے والے مؤمنین کو خدا تعالی کی طرف سے مکمل اجر ملے گا_و امّا الذین آمنوا وعملوا الصالحات فیوفیهم اجورهم

٢_ ایمان کا عمل صالح کے ہمراہ ہونا اس کے نتیجہ بخش ہونے کی شرط ہے_و امّا الذین آمنوا و عملوا الصالحات

٣_ قیامت میں کافروں کو اپنے اچھے اعمال کا کوئي فائدہ نہیں ہوگا_و امّا الذین آمنوا و عملوا الصالحات فیوفیهم اجورهم

کیونکہ خداوند عالم کا اجر ایمان اور عمل صالح کے یکجا ہونے کے ساتھ مشروط ہے لہذا ایمان کے بغیر عمل صالح کا اجر نہیں ملے گا_

٤_ قیامت میں اجر انسان کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے_*فیوفیهم اجورهم اجر اور اجرت کا استعمال عموماً انسان کے عمل کے مقابلے میں ہوتا ہے_

٥_ حضرت عیسي (ع) کے مومن پیروکار جو نیک اعمال بجا لاتے تھے انھیں خدا تعالی کا مکمل اجر ملے گا_

و جاعل الذین اتبعوك ... و امّا الذین آمنوا و عملوا الصالحات فیوفیهم اجورهم

جملہ " فاما الذین آمنوا"میں سابقہ آیات کے قرینہ سے مورد نظر مصداق حضرت مسیح (ع) پر ایمان لانے والے ہیں_

٦_ اللہ کے رسول (حضرت عیسي (ع)) کی پیروی کی حقیقت ، ایمان اور عمل صالح ہے_

و اتبعنا الرسول ... جاعل الذین اتبعوك ... و اماالذین آمنوا و عملوا الصالحات

۷_ ایمان اور عمل صالح انسان کو دنیا و آخرت میں خدا تعالی کے عذاب سے نجات دلانے کا موجب ہے_

فامّا الذین کفروا فاعذبهم عذاباً شدیداً فی الدنیا والآخرة ... و اما الذین آمنوا و عملوا الصالحات

۸_ خداوندعالم کا کامل اجران مومنین کے لیئے ہے جن کے تمام اعمال صالح ہوں_

و امّا الذین آمنوا و عملوا الصالحات فیوفیهم اجورهم کلمہ " الصالحات " جمع معرّف باللّام ہے جو کہ عموم پر دلالت کرتا ہے یعنی وہ تمام نیک اعمال کو انجام دیتے ہوں_

۹_ قرآن کریم کی نظر میں انسانی معاشروں کی تقسیم کا معیار ایمان اور کفر ہے_ فامّا الذین کفروا ... و اما الذین آمنوا

۱۰_ حضرت عیسي (ع) کے بارے میں کفر کرنے والے (یہودي) ظالم اور خدا تعالی کی محبت سے محروم ہیں_

فامّا الذین کفروا ... والله لا یحب الظالمین کلمہ " الظالمین "میں مورد نظر مصداق سابقہ آیات کے قرینہ سے وہ یہود ہیں جو حضرت عیسي (ع) پر ایمان نہ لائے_

۱۱_ ظالم، خدا تعالی کی محبت اور اسکے اجر سے محروم ہیں_ واما الذین آمنوا ...فیوفیهم اجورهم والله لا یحب الظالمین

۱۲_ کفر (پیغمبر (ع) کا انکار) ظلم ہے اور کفار ظالم ہیں_ فامّا الذین کفروا ... والله لا یحبّ الظالمین

یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ " والله لایحب الظالمین "کافروں کی سزا کے لیئے علت کا بیان ہو کیونکہ کافر ظالم ہیں لہذا سزا کے مستحق ہیں_

۱۳_ نیک عمل کرنے والے مومنین خداوند متعال کے محبوب ہیں_ والله لا یحب الظالمین

یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ " والله لایحب الظالمین " "فاما الذین کفروا "اور" و اما الذین آمنوا "کی علت کا بیان ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کافر اپنے ظلم کی وجہ سے خدا تعالی کے ناپسندیدہ ہیں اور اس کا مفہوم یہ نکلے گا کہ نیک عمل کرنے والے مومن خداوندعالم کے محبوب ہیں_

۱۴_ جو مؤمنین نیک اعمال بجانہ لاتے ہوں وہ ظالم ہیں_ *

و اما الذين آمنوا و عملوا الصالحات فيوفيهم اجورهم واللہ لا يحب الظالمين

كيونكہ خداتعالى كا اجر اور نجات ايمان كے ہمراہ نيك عمل كے مرہون منت ہيں لہذابغير عمل كے ايمان پر اجر اور نجات نہيں ملے گى اور نہ ہى خداتعالى كى محبت حاصل ہوسكے گى، جوكہ "لا يحب الظالمين "كے مفہوم سے مستفاد ہوتى ہے _ لہذا مذكورہ بالا گروہ ظالمين ميں شمار ہوگا_

١٥_ عمل كے مقابلے ميں پورا اجر نہ دينا ظلم ہے_ واللہ لا يحبّ الظالمين

يہ اس صورت ميں ہے :كہ جملہ "واللہ لا يحب الظالمين" جملہ "فيوفيهم اجورہم "كى علت كا بيان ہو_

اطاعت: انبياء (ع) كى اطاعت ٦

انبياء : انبياء (ع) كو جھٹلانا ١٢

ايمان: ٢، ٦، ٧ ايمان كى قدر و قيمت ٩ ;ايمان كا اجر ١، ٥

حضرت عيسي (ع): ١٠ حضرت عيسي (ع) كے پيروكار ٥

خداتعالى: حداتعالى كى محبت ١٠، ١١، ١٣; خداتعالى كے محبوب ١٣

دين: دين كى حقيقت ٦

ظالمين: ١٢،١٤ ظالمين كى محروميت ١١

ظلم: ظلم كے اثرات ١١ ;ظلم كے موارد ١٠، ١٢، ١٥

عذاب: عذاب سے نجات كے عوامل ٧

عمل: ايمان اور عمل ٢، ٦، ٧; صحيح عمل كى شرائط ٣; عمل صالح ٦، ٧، ٨، ١٣; عمل صالح كى جزا ١، ٥; عمل كى اہميت ١٤; عمل كى جزا و سزا ٤

قدر و قيمت كا اندازہ لگانا: قدر و قيمت كا اندازہ لگانے كا معيار ٩

قيامت: ٤

كفار: ١٢

کفار قیامت میں ۳; کفار کے عمل کی نابودی ۱۰

کفر: پیغمبر اسلام (ص) کے بارے میں کفر ۱۲; حضرت عيسي (ع) کے بارے میں کفر ۱۰; کفر کی قیمت ۹; کفر کے اثرات ۳،۱۰

مزدور: مزدور کے حقوق ۱۵

معاشرتی گروہ: ۹

مؤمنین: بے عمل مؤمنین ١٤ ; صالح مؤمنین ۵ ، ۱۳ ; مؤمنین کا اجر ۱ ، ۸

یہود: یہود کا ظلم ۱۰

ذٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ (۵۸)

یہ تمام نشانیاں اور پر از حکمت تذکرے ہیں جو ہم آپ سے بیان کررہے ہیں_

۱_ حضرت زکریا (ع)، حضرت مریم (ع)، حضرت يحيي (ع)، حضرت عيسي (ع) اور حضرت عيسي (ع) کے پیروکاروں کی سرگذشت آیات الہی میں سے ہے اور حکیمانہ وعظ و نصیحت ہے_ ذلك نتلوه عليك من الآيات و الذكر الحكيم "ذلک" ان لوگوں کی سرگذشت کی طرف اشارہ ہے جن کا ذکر سابقہ آیات میں ہوچکا ہے_

۲_ پیغمبر اسلام (ص) پر قرآن کریم کی آیات کا اللہ تعالی کی جانب سے تلاوت کیا جانا_ ذلك نتلوه عليك من الآيات

۳_ حضرت زکریا (ع)، حضرت مریم (ع)، حضرت يحيي (ع) اور حضرت عيسي (ع) کی سرگذشت کا بیان کرنا پیغمبر اسلام (ص) کے معجزات اور آپ (ص) کی سچائي کی علامتوں میں سے ہے_

ذلك نتلوه عليك من الآيات یہ اس صورت میں ہے کہ "الآیات" کے لغوی معنی (نشانیوں) کے پیش نظر اس سے مراد پیغمبر اکرم (ص) کی صداقت کی نشانیاں ہوں_

٤_ " الذکر الحکیم " قرآن کریم کے ناموں میں سے ہے_

ذلك نتلوه عليك من الآيات والذكر الحكيم مذکورہ بالا مطلب کی تائید رسول(ص) خدا کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ جس میں آنحضرت(ص) نے فرمایا ... كتاب الله هو الذكر الحكيم (١)

٥_ قرآن کریم یادآوری کا باعث ہے_ والذكر الحكيم

٦_ قرآن کریم، حکمت سے سرشار کتاب ہے (محکم اور ناقابل خلل)_ والذكر الحكيم

٧_ حضرت زکریا (ع)، حضرت عیسي (ع)، حضرت یحیي (ع) اور حضرت مریم (ع) کی داستان پوری کی پوری حکمت اور یادآوری کی موجب ہے_ ذلك نتلوه عليك من الآيات والذكر الحكيم

آنحضرت(ص): آنحضرت(ص) کی سچائي ٣; آنحضرت(ص) کے معجزے ٣

آیات خدا: ١

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کی تاریخ ١ ، ٣ ، ٧; انبیاء (ع) کے پیروکار ١

حضرت زکریا (ع): حضرت زکریا (ع) کا قصہ ١ ، ٣ ، ٧

حضرت عیسي (ع): حضرت عیسي کا قصہ ١ ، ٣،٧; حضرت عیسي (ع) کے پیروکار ١

حضرت مریم (ع): حضرت مریم (ع) کا قصہ ١ ، ٣ ، ٧

حضرت یحیي (ع): حضرت یحیي (ع) کا قصہ ١ ، ٣ ، ٧

حکمت: ٦ ، ٧

قرآن کریم: قرآن کریم کی اہمیت ٥; قرآن کریم کی تلاوت ٢ ; قرآن کریم کی خصوصیات ٦; قرآن کریم کے نام ٤

وحی: ٢

یادآوری: یادآوری کے عوامل ٥ ، ٧

---

١) الدرالمنثور ج ٢ ص ٢٢٧_

إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِندَ اللّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثِمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (٥٩)

عیسی کی مثال اللہ کے نزدیک آدم جیسی ہے کہ انھیں مٹی سے پیدا کیا اور پھر کہا ہوجا اور وہ ہوگیا_

١_ حضرت عيسي (ع) اور حضرت آدم(ع) کی خلقت میں مشابہت_انّ مثل عیسی عند الله کمثل آدم

٢_ حضرت عيسي (ع) اورحضرت آدم(ع) کی خلقت استثنائَ تھي_ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم

٣_ حضرت عيسي (ع) ، حضرت آدم(ع) کی طرح خداوند عالم کی مخلوق تھے نہ کہ بیٹے_

ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب کیونکہ یہ آیت حضرت عيسي(ع) کی داستان کے بعد آئي ہے لہذا یہ عیسائیوں کے نظریہ اور اس کے ردّکی طرف اشارہ ہوگی جوکہتے ہیں عيسي (ع) باپ نہ رکھنے کی وجہ سے خداتعالی کے بیٹے ہیں_

٤_ خداوند متعال کا عیسائیوں کے غلط نظریے

(کہ حضرت عيسي (ع) خداوند عالم کے بیٹے ہیں) کو رد کرنے کیلئےَ دلیل و برہان پیش کرنا_ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب

٥_ خداوند عالم نے آدم(ع) کو مٹی سے خلق کیا _ خلقه من تراب

٦_ حضرت آدم(ع) کی خلقت کے دو مرحلے تھے (خاک سے خلق ہونے کا مرحلہ اور امر کا مرحلہ) خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون

٧_ خدا کا قول اور فرمان عین اس کا پیدا کرنا اور ایجاد کرناہے_ثم قال له کن فیکون

٨_ خدا وند عالم نے انسان کو دو پہلو (مادی اور غیر مادي) والا خلق فرمایا _

خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون "تراب "کا لفظ انسان کے مادی پہلو کی طرف اشارہ ہے اور ہونے کا حکم (کُنْ) اس کے انسانی پہلو کی طرف اشارہ ہے_

۹_ انسان کے مادی پہلو کی تشکیل اس کے انسانی پہلو کی ایجاد کا پیش خیمہ ہے_ خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون جملہ " خلقہ من تراب" آدم (ع) کے مادی پہلو کی خلقت سے حکایت کرتا ہے کیونکہ "خلقہ"کی ضمیر مفعول آدم (ع) کی طرف لوٹتی ہے لہذا وہ چیز جو "کُن"کے امر سے وجود میں آئي وہ آدم(ع) کا انسانی پہلو ہے_

۱۰_ انسان کی حقیقت اور اس کی تشکیل میں اصل شے اس کا غیر مادی پہلو ہے_

خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون جب آدم(ع) خاک سے خلق ہوگئے تو انہیں کہا گیا ہوجاؤ (کن) گویا اس سے پہلے وہ نہیں تھے کیونکہ انسانی حقیقت نہیں رکھتے تھے_

۱۱_ حضرت عيسي (ع) حضرت آدم (ع) کی طرح باپ کے بغیر پیدا ہوئے_

ان مثل عیسی ... خلقه من تراب رسول خدا نے فرمایا:"ان عيسي عبد مخلوق ...قالوا:فمن ابوه؟ ... فقال: قل لهم ما تقولون فی آدم اکان عبداً مخلوقاً؟ ...فقالوا:نعم قال :فمن ابوه فبهتوا ... فانزل الله"ان مثل عيسي..." بے شک عيسي (ع) خدا کے بندے اور مخلوق ہیں ... انہوں نے کہا تو اس کا باپ کون ہے ؟ ... تو فرمایا ان سے کہو آدم(ع) کے بارے میں کیا کہتے ہو کیا وہ عبد اور مخلوق تھے؟ ... تو انہوں نے کہاہاں تو فرمایا ان کا باپ کون ہے؟ تو وہ لاجواب ہوکر رہ گئے ... تو یہ آیت نازل ہوئي "انّ مثل عيسي ..." (۱)

استدلال : ٤

انسان : انسانی پہلو ۸ ، ۹ ، ۱۰ ;انسان کی خلقت ۸ ، ۹ ، ۱۰

حضرت آدم(ع) : حضرت آدم (ع) کی خلقت ۱ ، ۲ ، ۵ ، ٦ ، ۱۱

حضرت عيسي (ع) : حضرت عيسي (ع) اور عیسائي ٤ ;حضرت عيسي (ع) کی خلقت ۳ ;حضرت عيسي (ع) کی ولادت ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۱۱

خدا تعالی : خدا تعالی کی خالقیت ۷ ;خدا تعالی کے افعال ۷; خدا تعالی کے اوامر ۷

---

۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۰٤ ، نور الثقلین ج ۱ ص ۳٤۷ ح ۱۵۷_

روایت : ۱۱

زندگی : زندگی کا تکامل ٦

شخصیت : شخصیت کی تشکیل کے عوامل ۹ ، ۱۰

عیسائي : عیسائیوں کے عقائد ٤

قرآن کریم : قرآن کریم کی تشبیہات ۱ ، ۳

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلاَ تَكُن مِّن الْمُمْتَرِينَ (٦٠)

حق تمھارے پروردگار طرف سے آچکا ہے لہذا خبردار اب تمھارا شمار شک کرنے والوں میں نہ ہو چاہئیے _

۱_ قرآن کمریم میں حضرت زکریا(ع) ، حضرت عیسي(ع) ، ، حضرت مریم (ع) ، حضرت یحیي (ع) کی داستان اور حضرت آدم(ع) کی خلقت کا بیان حق اورپروردگار کی طرف سے ہے_

الحق من ربّك کلمہ " الحق " بتدا محذوف کے لیئے خبر ہے جو کہ "ہو"ہے اور اس سے مراد حضرت مریم(ع) اور ان انبیاء (ع) کی داستانہے کہ جن کا تذکرہ سابقہ آیات میں ہوا ہے_

۲_ ہر حق کا سرچشمہ خداوند عالم کی ذات اقدس ہے_ الحق من ربك

۳_ حقائق کا بیان خدا وند عالم کی ربوبیت کا ایک جلوہ ہے_ الحق من ربك

٤_ تربیت و تعمیر ، حقائق کے بیان پر موقوف ہے_ الحق من ربك

کیونکہ خداوند متعال " ربّ " (تربیت کمرنے والا) ہے حق کو بیان کرتا ہے اس سے تربیت اور حق میں ارتباط کا پتہ چلتا ہے_

٥_ خدا تعالى كا پيغمبر اكرم (ص) كو اپنى رسالت ميں قاطع اور دو ٹوك ہونے كا حكم_ الحق من ربك فلا تكن من الممترين

٦_ حضرت عيسي (ع) كى خلقت كى كيفيت اور اس كے بارے ميں عيسائيوں كى دروغ بافياں شبہہ پيدا كرنے كا پيش خيمہ ثابت ہوئيں_ فلا تكن من الممترين جو چيز قرآن كريم كے مخاطبين كے ليئے حضرت مسيح (ع) كے بارے ميں شك و ترديد پيدا كرسكتى ہے وہ حضرت عيسي (ع) كى استثنائي خلقت ہے اور " انّ مثل ..." پر توجہ كرنے سے يہ شبہہ دور ہوجاتا ہے_

٧_ پيغمبر (ص) اكرم شك و ترديد كے خطرے ميں_* فلا تكن من الممترين

چونكہ پيغمبر اكرم (ص) بشر ہيں لہذا يہ حالتيں امكان ركھتى تھيں ليكن خداوند عالم نے حقائق بيان كركے آنحضرت (ص) سے ترديد كا مورد ہى ختم كرديا_

٨_ اس حقيقت پر توجہ كہ تمام حقائق خداوند عالم كى طرف سے ہيں انسان سے الہى معارف و تعليمات كے بارے ميں شك و ترديد كے اسباب كو ختم كرديتى ہے_ الحق من ربك فلا تكن من الممترين

آنحضرت (ص) : ٧ آنحضرت (ص) كى ذمہ دارى ٥

انبياء (ع) : انبياء (ع) كى تاريخ ١

تربيت : تربيت ميں مؤثر عوامل ٤

حضرت آدم (ع) : حضرت آدم (ع) كى خلقت ١

حضرت عيسي (ع) : حضرت عيسي (ع) كا قصہ ١ ، ٦

حضرت مريم (ع) : حضرت مريم (ع) كا قصہ ١

حضرت يحيي (ع) : حضرت يحيي (ع) كا قصہ ١

حق : حق كا اظہار ٣ ، ٤; حق كا سرچشمہ ٢ ، ٨

خدا تعالى : خدا تعالى كى ربوبيت ٣ ; خدا تعالى كى نصيحتيں ٥ ;خدا تعالى كے اوامر ٥

شبہ : شبہ کا پیش خیمہ ٦

علم : علم کے اثرات ٨

عيسائي : عیسائیوں کے عقائد ٦

قاطعیت قاطعیت کی اہمیت ٥

قرآن کریم : قرآن کریم کے قصص ١

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ (٦١)

پیغمبر علم کے آجانے کے بعد جو لوگ تم سے کٹ حجتی کریں ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ ہم لوگ اپنے اپنے فرزند، اپنی اپنی عورتوں اور اپنے نفسوں کو بلائیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں دعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں _

١_ عیسائیوں کے خلاف دلیلیں قائم کرنے کے بعد آنحضرت (ص) کو انہیں مباہلہ کی دعوت دینے کا حکم _

ان مثل عيسى ... فمن حاجّك ... فقل تعالوا ... ثمّ نبتهل

٢_ وحی کے ذریعے حضرت عيسي (ع) اور حضرت مریم (ع) کی

داستانکے بیان ہونے کے بعد آنحضرت (ص) کا اس سے مطلع ہونا_فمن حاجك فيه من بعد ما جاء ك من العلم

٣_ حضرت عيسي (ع) کے بارے میں نصاري کے گمان باطل کو آنحضرت (ص) کی طرف سے دلیل کے

ذریعے رد کیا جانا_ان مثل عيسي ... فمن حاجك فيه من بعد ما جائك من العلم

٤_ حضرت عيسي (ع) کے بارے میں دلیل قائم کرنے کے باوجود نصاري نے آنحضرت (ص) کے ساتھ، ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا_فمن حاجك فيه من بعد ما جاء ك من العلم فقل تعالوا

٥_ دلیل قائم کرنے کے بعد اثبات حق کے لئے نتیجہ بخش راستہ مباہلہ ہے_ان مثل عيسي ... فمن حاجك فيه من بعد جاء ك من العلم فقل تعالوا اس مطلب میں "فیہ" کی ضمیر "الحق" کی طرف لوٹائي گئي ہے

٦_ مباہلہ میں حق کے مقابل کے بارے میں نفرین و بد دعا کی قبولیت کی ضمانت فراہم کی گئي ہے_
فمن حاجك ... فقل تعالوا ... نبتهل فنجعل لعنت الله على الكاذبين

٧_ مباہلہ کے اقدام کرنے کی شرط علم و یقین ہے فمن حاجك فيه من بعد ما جاء ك من العلم فقل تعالوا ... ثم نبتهل

خداوندعالم نے جب آنحضرت (ص) کو حقائق سے آگاہ فرما دیا (جاء ک من العلم) تو آپ (ص) کو اس مورد میں مباہلہ کا حکم دیا_

٨_ دشمن کی حق کے مقابلے میں ہٹ دھرمي، ان کو مباہلہ کی دعوت کی شرط ہے_فمن حاجك ... فقل تعالوا ... ثم نبتهل

٩_ آنحضرت (ص) کو ماموریت دی گئي کہ نصاري کو مباہلہ کی دعوت دیں اس طرح کہ اس میں طرفین کی خواتین اور بیٹے بھی شریک ہوں_فمن حاجك ... فقل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء كم و نساء نا و نساء كم

١٠_ مباہلہ کا اس وقت وقوع پذیر ہونا جب مباہلہ کرنے والا اور اس کے نزدیک ترین افراد:بیٹے، مرد اور خواتین شرکت کریں_* فمن حاجك ...فقل تعالو ا ندع ابنا ء نا ... ثم نبتهل

١١_ آیہ مباہلہ میں " ابنا ء نا " کا واحد مصداق امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) ہیں_
ابناء نا و ابناء كم تاریخ کی مسلم حقیقت ہے کہ آنحضرت (ص) مباہلہ میں شرکت کے لئے امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کو لے گئے_ پس "ابناء نا" سے مراد یہ دو

ہستیاں ہیں_ اس مطلب کی تائید امام کاظم (ع) کی ایک روایت بھی کرتی ہے_ آپ(ص) نے فرمایا ... اللہ تعالی کے اس قول "ابنائنا" کی تاویل حسن (ع) اور حسین (ع) ہیں (۱)

۱۲_ انسان کا نواسہ اس کا بیٹا ہے_ ابناء نا و ابناء کم کیونکہ امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) آنحضرت (ص) کی بیٹی کے بیٹے اور "ابناء نا" کے مصداق ہیں_

۱۳_ حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کی انتہائي عظمت_ نساء نا و نساء کم مباہلہ میں تمام خواتین میں سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فقط حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کو لے گئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے "نساء نا" سے مراد حضرت زہرا (ع) ہیں اور چونکہ جمع کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے بی بی (ع) کی عظمت معلوم ہوتی ہے_ اس کی تائید امام رضا (ع) کی ایک روایت سے ہوتی ہے کہ: ... وعنی بالنساء فاطمۃ علیہا السلام_ یعنی النساء سے مراد حضرت فاطمہ (ع) ہیں_ (۲)

۱۴_ حضرت علی (ع) پیغمبر اسلام (ص) کے نفس اور انتہائي با عظمت مقام و منزلت کے مالک ہیں_

و انفسنا و انفسکم تاریخ کا مسلّمہ امر ہے کہ مباہلہ کے شرکت کرنے والوں میں سے علی علیہ السلام بھی تھے اور "انفسنا" کی تاویل علی ابن ابی طالب (ع) ہیں اس کی تائید بہت سی روایات سے ہوتی ہے ان میں سے ایک روایت امام کاظم (ع) سے ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: ... فکان تاویل قولہ تعالی ... (و انفسنا) علی بن ابی طالب(ع) یعنی اللہ تعالی کے اس فرمان (و انفسنا) کی تاویل علی ابن ابی طالب (ع) ہیں (۳)

۱۵_ اہم معاشرتی مسائل میں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین کی شرکت بھی جائز ہے_ و نساء نا و نساء کم

۱۶_ حق کے مقابل ہٹ دھرمی اور اس کو جھٹلانا اللہ تعالی کی لعنت و نفرین کے استحقاق کا سبب بنتا ہے_

فمن حاجك ... فنجعل لعنة الله على الكاذبين

---

۱) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ۸۵ ح ۹ ب ۷، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۴۸ ح ۱۶۲_

۲) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ۲۳۲ ح ۱ ب ۲۳، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۴۹ ح ۱۶۳_

۳) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ۸۵ ح ۹ ب ۷، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۴۸ ح ۱۶۲_

۱۷_ نصاري با وجود اس كے كہ حضرت عيسي (ع) كے بارے ميں الوہيت اور آپ (ع) كے فرزند خدا ہونے كا دعوي كرتے تھے ليكن خود اس بارے ميں عقيدہ نہ ركھتے تھے_ ان مثل عيسى ... فنجعل لعنة الله على الكاذبين

"الكاذبين" سے مراد عيسائي ہيں_ ان كو "كذب" كى نسبت دينا اس بات كى علامت ہے كہ وہ لوگ خود اس دعوي پر اعتقاد نہ ركھتے تھے_

۱۸_ نصاري كے ساتھ مباہلہ ميں اللہ تعالى نے آنحضرت (ص) كى قطعى و يقينى مدد و نصرت كا وعدہ فرمايا_

فنجعل لعنة الله على الكاذبين مباہلہ كى تجويز آنحضرت (ص) كى جانب اللہ تعالى كى طرف سے آئي اس بات كا لازمہ پيغمبر اسلام (ص) كى نصرت كرنا ہے_

۱۹_ مباہلہ اس وقت وقوع پذير ہوتا ہے جب مباہلہ كرنے والے شريك ہوجائيں اور باطل كى نابودى كے لئے اللہ تعالى سے لعنت كى درخواست كريں_ ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين

۲۰_ پيغمبر اسلام (ص) نے يہوديوں كو مباہلہ كى دعوت دي فقل تعالوا ندع ابناء نا

تفسير الميزان ميں ابن جرير سے نقل كيا ہے كہ جب آيہ مجيدہ "فمن حاجك فيه ..." نازل ہوئي تو آنحضرت (ص) نے يہود كو مباہلہ كى دعوت دى_

۲۱_ مباہلہ ميں پيغمبر اسلام (ص) كے ساتھى (حضرت على (ع)، حضرت فاطمہ (ع)، امام حسن (ع)، امام حسين (ع)) عزيزترين اور برترين انسان ہيں_ ندع ابناء نا و ابناء كم ونساء نا و نساء كم و انفسنا و انفسكم

امام رضا عليہ السلام سے روايت ہے: ... فبرز النبي(ص) علياً و الحسن و الحسين و فاطمة صلوات الله عليهم ... فهذه خصوصية لايتقدمهم فيها احد و فضل لا يلحقهم فيه بشر_ پس نبى (ص) على، حسن، حسين اور فاطمہ صلوة اللہ عليہم كو لے كے نكلے ... يہ ايسى خصوصيت ہے كہ اس ميں كوئي بھى ان ہستيوں سے آگے نہيں ہے اور نہ ہى كوئي بشر اس فضيلت ميں ان كے ساتھ شامل ہوسكتا ہے_ (۱)

۲۲_ دعا ميں " ابتهال" كا معنى ہاتھوں اور كہنيوں كو كھولنا اور آسمان كى طرف بلند كرنا ہے_ ثم نبتهل

---

۱) عيون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ۲۳۲ح ۱ ب ۲۳، نور الثقلين ج ۱ ص ۳۴۹ ح ۱۶۳_

امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ...والابتهال تبسط يديك وذراعيك الى السماء (۱) ابتہال سے مراد یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں اور کہنیوں کو آسمان کی طرف بلند کرے۔

۲۳_ اگر مباہلہ واقع ہوجاتا تو نصاري کے نمائندوں پر آسمان سے آگ کی بارش نازل ہوتی۔

ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين نصاري بخران کی نمائندگی میں عاقب اور طیب پیغمبر اسلام (ص) کی خدمت میں حاضر ہوئے...اور جب وہ مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے تو آنحضرت (ص) نے ارشاد فرمایا "والذى بعثنى بالحق نبيّا لو فعلا لامطر عليهما الوادى ناراً (۲) اس ہستی کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایاہے اگر یہ مباہلہ کرتے تو ان پر آگ کی بارش برستي۔

آنحضرت (ص): آنحضرت اور عیسائي ٤، ۹، ۱۸ ;آنحضرت اور یہود۲۰ ;آنحضرت (ص) کا استدلال ۳ ;آنحضرت کا علم ۲ ;آنحضرت کا مباہلہ ۱، ۹، ۱۱، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۳

آگ: آگ کی بارش ۲۳

احکام: ۱۵، ۱۲

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲۰، ۹، ۱

اہل بیت (ع): اہل بیت (ع) کے فضائل ۲۱، ۱٤، ۱۳، ۱۱

باطل عقائد: ۳

بیٹی کی اولاد: ۱۲ حضرت حسن ابن علی (ع): ۲۱، ۱۱ حضرت حسین ابن علی (ع): ۱۱، ۲۱

حضرت علی (ع) ۲۱: حضرت علی (ع) کا مقام و مرتبہ ۱٤

حضرت عیسي (ع): ٤ حضرت عیسی (ع) کا ایمان ۱۷ ; حضرت عیسي (ع) کا قصہ ۲

حضرت فاطمہ زہرا (ع): ۲۱ حضرت فاطمہ کے فضائل ۱۳

حضرت مریم (ع): حضرت مریم (ع) کا قصہ ۲

---

۱) کافی ج ۲ ص ٤۸۰ ح ٤، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۵۰ ح ۱۷۱_

۲) مناقب ابن المغازلی ص ۲٦۳ (طبع اسلامیہ) ۱٤۰۳ قمری ہجري۔

حق: حق ثابت کرنے کے طریقے ٥ ;حق چھپانے کے اثرات ١٦ ;حق کو جھٹلانا ١٦ ; حق کے مقابلے میں ہٹ دھرمی ١٦

خدا تعالی: خدا تعالی کی لعنت ١٦، ١٩ ;خدا تعالی کی مدد١٨ ; خدا تعالی کے اوامر ١ ، ٩ ; خدا تعالی کے وعدے ١٨

دشمن: دشمنوں کی ضد و ہٹ دھرمي٨

دعا : دعا کے آداب ٢٢

دلیل وبرہان : ٥

روایت : ١١، ٢٣، ٢٢، ٢١، ١٤

شناخت و معرفت : شناخت کے ذرائع ٢

عورت: معاشرے میں عورت ١٥ ; مباہلہ میں عورت ٩

عیسائي ١٨، ٩، ٤، ١ عیسائیوں کے عقائد ١٧، ٣ بخران کے عیسائي ٢٣

لعنت ١٩ لعنت کے اسباب ١٦

نفرین : نفرین کا قبول ہونا ٦

مباہلہ: ١ ، ٩ ، ١١ ، ١٨ ، ٢٠ ، ٢١ ، ٢٣ عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ ١ ، ٩ ، ١٨ ;مباہلہ کا قبول ہونا ٦ ;مباہلہ کی اہمیت ٥ ;مباہلہ کی شرائط ٧ ، ٨ ، ١٠ ، ١٩ ; مباہلہ میں یقین و علم ٧ معاشرہ:١٥

وحی : وحی کی اہمیت ٢

یہود:٢٠

إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلاَّ اللّهُ وَإِنَّ اللّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٦٢)

یہ سب حقیقی واقعات ہیں اور خدا کے علاوہ كوئي دوسرا خدا نہیں ہے اور وہی خدا صاحب عزّت و حکمت ہے_

١_ حضرت عيسي (ع) کے بارے میں صرف وہ حق ہے جو کچھ قرآن کریم میں بیان ہوا ہے نہ کہ وہ جو عيسائي سمجھتے ہیں_

ان هذا لهو القصص الحق

حصر ضمیر فصل (لہو) سے سمجھا گیا ہے اور اس جملہ میں قصر قصر قلب ہے_

٢_ انبیاء (ع) کے بارے میں جو واقعہ بھی توحید کے منافی ہو وہ باطل اور گھڑا ہوا ہے_

انّ هذا لهو القصص الحق و ما من اله: الا الله شرک کی نفی جوکہ جملہ "و ما من الہ الاّ اللہ" سے استفادہ ہوتی ہے حضرت عيسي (ع) کے بارے میں نصرانیوں کے دعووں کے جھوٹا ہونے کی علت کا بیان ہے اور نیز انبیاء (ع) سے مربوط تمام داستانوں کے لیئے معیار بھی ہے_

٣_ غیر خدا کی الوہیت کی نفی_ و ما من اله الاّ الله

٤ حضرت مسیح(ع) کی الوہیت کی نفي_ ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب ... ما من اله الا الله

٥_ الوہیت، صرف خدا تعالی کے شایان شان ہے_ و ما من اله الا الله

٦_ نصرانی حضرت عيسي(ع) کی الوہیت کے مدعّی ہیں اور خدا تعالی کی طرف سے ان کے دعوی کی نفی_

ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب ... و ما من اله الا الله

جملہ "و ما من اله الا الله" جو الوہیت کو خدا تعالی میں منحصر کررہاہے سابقہ آیات کے قرینہ سے عیسائیوں کے لیئے بھی کنایہ ہے_

٧_ خداوند متعال، عزیز اور حکیم ہے_ و ان الله لهو العزیز الحکیم

۸_ عزت (غلبے و الا ہونا) اور حکمت خدا وند عالم کی ذات میں منحصر ہے_و ان اللہ لھو العزیز الحکیم

۹_ ایسا عزیز جو حکیم ہو صرف خداوند عالم کی ذات ہے_و ان اللہ لھو العزیز الحکیم یہ اس صورت میں ہے کہ عزیز کے لیئے حکیم صفت ہو اس کا مطلب یہ نکلے گا کہ وہ عزیز جو کہ حکیم بھی ہو صرف خدا ہے_

۱۰_ عزت او ر حکمت مطلقہ الوہیت کا معیار ہے و ما من الہ الا اللہ و ان اللہ لھو العزیز الحکیم

جملہ " و ان اللہ ..." " ما من الہ ..." کے لیئے علت کا بیان ہے_

اسماء و صفات : حکیم ۷، ۸، ۹ ، عزیز ۷، ۸، ۹

الوہیت : الوہیت کے معیارات ۱۰

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی تاریخ ۲

توحید : ۲ توحید ذاتی ۳، ۵

حضرت عیسي (ع) : ۱ ، ٤ حضرت عیسي (ع) اور عیسائی ٦

حکمت : ۱۰

شرک : شرک کی نفی ۳ ، ٤

عزت : ۱۰

عقیدہ : باطل عقیدہ ۲ ، عقیدہ صحیح ہونے کے معیارات ۲

عیسائی : ٦ عیسائیوں کے عقائد ۱ ، ٦

قرآن کریم : قرآن کریم کے قصے ۱

فَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ (٦٣)

اب اس کے بعد بھی یہ لوگ انحراف کریں توخدا مفسدین کو خوب جانتا ہے_

١_ خدا وند عالم کی یہ پیشگوئی کہ نصاري نجران مباہلہ کی دعوت قبول نہیں کریں گے*فقل تعالوا ندع ... فان تولّوا فانّ الله عليم بالمفسدين ظاہراً " فان تولّوا..."اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائي مباہلہ کی دعوت کو قبول نہیں کریں گے_

٢_ نصاري نجران کوتوحید قبول نہ کرنے پر خداوند متعال کا دھمکی دینا_و ما من اله الا الله ... فان تولّوا فان الله عليم بالمفسدين انکی مخالفت اورگناہ کے بیان کرنے کے بعد خداتعالی کے علم کی طرف توجہ دلانامخالفت کرنے والوں کے لیئے دھمکی ہے_

٣_ فسادکرنے والوں کو خداتعالی کی دھمکي_فانّ الله عليم بالمفسدين

٤ توحید سے روگردانی (شرک) فسادبرپا کرنا ہے_فانّ تولّوا فانّ الله عليم بالمفسدين

٥_ فسادی خداتعالی کے احاطہ علمی میں ہیں_فانّ الله عليم بالمفسدين

٦_ نصرانیوں کا ہمیشہ فسادبرپا کرنا_فانّ الله عليم بالمفسدين

یہاں پر فساد کرنے والوں کا مصداق نصرانی ہیں اور"مفسدین"کی اصطلاح ایک دفعہ فسادبرپا کرنے کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی بلکہ استمرار و دوام میں ظہور رکھتی ہے_

٧_ حضرت مسیح(ع) کی الوہیت کا عقیدہ رکھنا اورتوحید کو نہ ماننا، فساد وتباہی برپا کرنے کا نتیجہ ہے_*

فانّ تولّوا ... فانّ الله عليم بالمفسدين احتمال ہے کہ کلمہ " المفسدین" شرک کی

علت اور بنیاد کی طرف اشارہ ہو_

۸_ نصاري نجران کے علماء فسادی ، مشرک، جھگڑا لو ، حق نہ ماننے والے اور خدا تعالی کی دھمکی کا مورد تھے_

فمن حاجك ... فان تولّوا فان الله عليم بالمفسدين اس آیت کے شان نزول میں ہے کہ یہ آیت علمائے نجران کے بارے میں نازل ہوئي_

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کا مباہلہ ۱

اسلام : صدر اسلام کی تاریخ ۱

اہل کتاب : اہل کتاب کے علماء ۸

حضرت عیسي (ع) : ۷

حق ماننا : حق ماننے کے موانع ۷

خدا تعالی : خدا تعالی کا احاطہ ۵ ;خدا تعالی کا علم ۵;خدا تعالی کی دھمکیاں ۲ ،۳، ۸

شرک : شرک کے عوامل ٤ ، ۷

عیسائي: عیسائیوں کا فساد برپا کرنا ٦; عیسائیوں کی ہٹ دھرمی ۸; نجران کے عیسائي ۱ ، ۲ ، ۸

فساد: فساد کے اثرات ۷ ;فساد کے موارد ٤

قرآن کریم : قرآن کریم کی پیشگوئي ۱

مشرکین ۸

مفسدین ۵ ، ٦ ، ۸ مفسدین کو دھمکی ۳

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلَمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللّهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ اشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (٦٤)

اے پیغمبر آپ کہہ دیں کہ اہل کتاب آؤایک منصفانہ کلمہ پراتفاق کرلیں کہ خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں آپس میں ایک دوسرے کو خدائي کا درجہ نہ دیں اور اس کے بعد بھی یہ لوگ منھ موڑیں تو کہہ دیجئے کہ تم لوگ بھی گواہ رہنا کہ ہم لوگ حقیقی مسلمان اور اطاعت گذارہیں_

۱_ غیر خداکی پرستش کی نفی ، شرک کی نفی اور غیر خداکی حکمرانی قبول نہ کرنا یہ تمام الہی ادیان میں قدر مشترک ہے_

یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الاّ الله و لا نشرك به شیئاً و لا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دو ن الله

۲_پیغمبر اسلام (ص) کا اہل کتاب کو عبادت میں توحید، شرک کی نفی اور غیر خداکی حکمرانی نہ ماننے کی طرف بلانا_

یا اهل الکتاب تعالوا ... و لا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله

۳_توحید عبادي، شرک کی نفی اور غیر خداکی حاکمیت کو ردّ کرنا منطقی اور عادلانہ بات ہے_

تعالوا الی کلمة سواء بیننا ... و لا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله" سواء "عدل کے معنی میں ہے_

٤_ عبادت اور ربوبیت میں توحید، وحدت کا معیار و اساس ہے_

تعالوا الى كلمة سواء بيننا و بينكم الا نعبد الاّ الله ... ارباباً من دون الله

٥_ توحیدی عقیدہ انسان کی اعلي ظرفی اور عظمت کا موجب ہے_

تعالوا الى كلمة سواء "تعالوا" کی اصل " علو" ہے جس کا معنی بلندی ہے یہ مذکورہ بالا مطلب کی دلیل ہے_

٦_ عبادت خدا تعالی کے لئے مختص ہے_ الاّص نعبدالاّ الله

٧_ حضرت عيسي (ع) کی الوہیت کی نفي_ و لا نشرك به شيئاً جملہ " ولا نشرک ..."عیسائیوں کے لئے تعریضہے_

٨_ ربوبیت، خداوند عالم میں منحصر ہے_ لا يتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون الله

٩_ تمام انسان ایک دوسرے کے برابرہیں اور کسی کو دوسرے پر ربوبیت حاصل نہیں _

لا يتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون الله

١٠_ پیغمبر اسلام (ص) کو حکم دیا گیا کہ اہل کتاب کو فکری آزادی اور آزاد و مستقل شخصیت بننے کی طرف دعوت دیں _تعالوا ... ولا يتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون الله

١١_ جب مخالفین، خداوند عالم کے سامنے سر جھکانے سے انکار کریں تو مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ خداوند متعال کے حضور اپنی اطاعت و تسلیم کا اظہار کریں_ فان تولّوا فقولوا اشهدوا بانّا مسلمون

١٢_ پیغمبر اکرم(ص) اور ان کے پیروکار خدا تعالی کے حضور سر تسلیم خم کرتے ہیں_ فقولوا اشهدوا بانّا مسلمون

١٣_ خدا کی بندگی، شرک کی نفی اور غیر خدا کی حاکمیت کا انکار مسلمانوں کی خصوصیات_ فقولوا اشهدوا بانّا مسلمون

١٤_ خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا الہی ادیان کی روح ہے_ فقولوا اشهدوا بانّا مسلمون چونکہ سابقہ تمام احکام (خدا کی عبادت، نفی شرک ...) کو سر تسلیم خم کرنا کہا گیا ہے_

١٥_ استدلال اور مقابل کی طرف سے اسکی قبولیت سے انکار کے بعد مناظرہ ختم کردینا ضروری

ہے_فان تولّوا فقولوا اشهدوا بانّا مسلمون

١٦_دوسروں کے حلال و حرام (آئین و قانون) کو ماننا انہیں بعنوان ربّ قبول کرنا ہے_

و لا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون الله کسی کی یہ بات کہ ہم تو انکی عبادت نہیں کرتے تھے، کے جواب میں پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: اما کانوا یحلون لکم ویحرمون فتاخذون بقولهم؟فقال نعم فقال النبي(ص) ہو ذاک کیا وہ تمہارے لیئے اشیاء کو حلال اور حرام نہیں کرتے تھے اور تم ان کے قول کو قبول نہیں کرلیتے تھے؟ تو اس نے کہا ایسا ہی تھا تو حضور (ص) نے فرمایا یہی تو عبادت کرنا ہے (۱)

آزادی: آزادی فکر ۱۰

اتحاد: اتحاد کے عوامل ٤

ادیان: ادیان میں ہم آہنگی ۱

انبیاء (ع): انبیاء (ع) اور آزادی ۱۰ ; انبیاء (ع) کی دعوت ۲ ، ۱۰

انسان: انسان کی شخصیت ۱۰ ;انسانوں میں برابری ۹

اہل کتاب: ۲ ، ۱۰

پیامبر اسلام (ص): پیامبر اسلام (ص) اور اہل کتاب ۲، ۱۰;پیامبر اسلام (ص) کا سر تسلیم خم کرنا ۱۲ ;پیامبر اسلام (ص) کے پیروکار ۱۲

توحید: توحید صفاتي ٤ ;توحید عبادی ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ٦ ;توحید کے اثرات ٥

حضرت عیسي (ع): ۷

خدا تعالی: خدا تعالی کی حکمرانی ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۱۳ ; خدا تعالی کی ربوبیت ۸

دین: دین کی حقیقیت ١٤

رشد و ترقی: رشد و ترقی کے عوامل ٥

روایت: ١٦

۱) مجمع البیان ج۲ ص ٧٦٧_

سر تسلیم خم کرنا: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۱۱، ۱۲، ۱٤

شرک: شرک کی نفی ۱، ۲، ۳، ۷، ۱۳;قانون سازی میں شرک ١٦

عبودیت: ۱ خدا کی عبودیت ۱۳

قانون سازی :١٦

کلام: کلام میں عدل ۳

مجادلہ: مجادلہ کے آداب ۱٥

مساوات: ۹

مسلمان: مسلمانوں کی خصوصیات ۱۳; مسلمانوں کی ذمہ داری ۱۱

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنزِلَتِ التَّورَاةُ وَالإنجِيلُ إِلاَّ مِن بَعْدِهِ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (٦٥)

اے اہل کتاب آخر ابراہیم کے بارے میں کیوں بحث کرتے ہو جب کہ توریت اور انجیل ان کے بعد نازل ہوئی ہے کیا تمھیں اتنی بھی عقل نہیں ہے_

۱_ حضرت ابراہیم (ع) کی ممتاز شخصیت حتی کہ اہل کتاب میں بھي_ يا اهل الكتاب لم تحاجون فى ابراهيم

یہود و نصاری میں سے ہر ایک کا اپنے آپ کو حضرت ابراہیم (ع) کی طرف منسوب کرنا ان کے نزدیک حضرت ابراہیم (ع) کے بلند مقام و منزلت پردلالت کرتاہے_

۲_یہود و نصاري کا دین ابراہیمی (ع) کے بارے میں جھگڑا_ يا اهل الكتاب لم تحاجون فى ابراهييم

جملہ "وما انزلت ..." سے معلوم ہوتاہے

کہ جھگڑا دین ابراہیم (ع) کے بارے میں تھا_

۳_ نصرانی حضرت ابراہیم (ع) کو نصرانی اوریہودی انہیں یہودی سمجھتے تھے_ لم تحاجون فی ابراهيم و ما انزلت التوراة و الانجيل

٤_ یہودیوں اور نصرانیوں کا ایک دوسرے کے خلاف اپنے آپ کو حضرت ابراہیم (ع) سے دینی طور پر منسوب کرنے پر استدلال کرنا اور فریق مخالف کی ان کے ساتھ نسبت کی نفی کرنا_ يا اهل الكتاب لم تحاجون فى ابراهيم

آیت ٦٨ میں " انّ اولی الناس بابراہیم ..." سے پتہ چلتاہے کہ یہود و نصاري کے ایک دوسرے کے خلاف بعض استدلال حضرت ابراہیم (ع) کی پیروی اور ان کے ساتھ اپنے دینی تعلق کا دعوی اور دوسرے فریق سے اسکی نفی کرنا تھا_

٥_ تورات اور انجیل کا حضرت ابراہیم (ع) کے بعد نازل ہونا_ و ما انزلت التوراة و الانجيل الاّ من بعده

٦_ عیسائیوں کا یہ تصور کہ دین الہی صرف نصرانیت میں منحصر ہے اوریہودیوں کا یہ تصور کہ دین الہی صرف یہودیت میں منحصرہے* يا اهل الكتاب ... و ما انزلت التوراة و الانجيل الاّ من بعده

حضرت ابراہیم (ع) کے یہودیت اور عیسائیت سے پہلے ہوگذرنے کے پیش نظر یہودیت یا عیسایت کا حضرت ابراہیم (ع) سے منسوب ہونا اسی باطل تصور کی پیدا وارہے جو مذکورہ بالا مطلب میں بیان ہوچکاہے_

٧_ تورات اور انجیل کا حضرت ابراہیم (ع) کے بعد نازل ہونا حضرت ابراہیم (ع) کے یہودی یا نصرانی ہونے کے دعوی کے باطل ہونے کی دلیل ہے_ يا اهل الكتاب لم تحاجون فى ابراهيم و ما انزلت التوراة و الانجيل الا من بعده

٨_ اہل کتاب (یہود و نصاري) کے حضرت ابراہیم(ع) کو یہودیت اور نصرانیت کی طرف منسوب کرنے کی حماقت پر توبیخ_ يا اهل الكتاب ... افلا تعقلون

٩_ غور و فکر کرنا بے جا استدلال سے مانع ہے_ لم تحاجون ... افلا تعقلون

١٠_ غور و فکر کی قدر و قیمت اور اہمیت_ افلا تعقلون

۱۱_ عقل شناخت کے وسائل میں سے اور تعقل و تدبر واقعیات تک پہنچنے کا بہترین راستہ_ لم تحاجون ... افلا تعقلون

استدلال: بے جا استدلال ۹

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی طرف سے توبیخ ۸

انجیل : انجیل کا نزول ۵ ، ۷

اہل کتاب: ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ۸

حضرت ابراہیم (ع) ۵ حضرت ابراہیم (ع) اہل کتاب کے نزدیک ۱ ، ۲ ،۳ ، ٤ ، ۸ ، ۲ ، ۳ ، ۷; حضرت ابراہیم (ع) کا دین ۲ ، ۳ ،

۷ ; حضرت ابراہیم (ع) کا مقام و منزلت ۱

تورات : تورات کا نازل ہونا ۵ ، ۷

شناخت : شناخت کے وسائل ۱۱ ; عقلی شناخت ۱۱

عيسائي: عیسائیوں کا استدلال ۲ ، ٤; عیسائیوں کی توبیخ ۸ ; عیسائیوں کے عقائد ۳ ، ٦ ، ۷

غور و فکر: غور و فکر کی قدر و قیمت ۱۰ ;غور و فکر کے اثرات ۹ ، ۱۱ ; غور و فکر نہ کرنے کے اثرات ۸

یہود ٤ ،۲ :یہودیوں کا استدلال ۲ ، ٤;یہودیوں کو توبیخ ۸;یہودیوں کے عقائد ۳ ، ٦ ، ۷

هَاأَنتُمْ هَؤُلاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِ عِلمٌ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (٦٦)

اب تک تم نے ان باتوں میں بحث کی ہے جن کا کچھ علم تھا تو اب اس بات میں کیوں بحث کرتے ہو جس کا کچھ بھی علم نہیں ہے بیشک خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو_

١_ حضرت عیسي (ع) کی نبوت کے ثابت کرنے کے لیئے نصرانیوں کا یہود کے خلاف صحیح استدلال_ حاججتم فیما لکم به علم نصرانیوں کا استدلال اس مورد میں جس کا انھیں علم تھا وہ حضرت عیسي(ع) کی نبوت تھی اور ان کا یہ احتجاج حق تھا_

٢_ یہودیوں کا نصرانیوں کے خلاف صحیح استدلال کہ حضرت عیسي(ع) نہ الوہیت رکھتے ہیں اور نہ خدا تعالی کے بیٹے ہیں_ حاججتم فیما لکم به علم یہودیوں کا اس مورد میں استدلال جس کا انھیں علم تھا وہ حضرت عیسي(ع) کی الوہیت کی نفی تھا اور... اور یہ استدلال بر حق تھا_

٣_ اہل کتاب (یہود و نصاري کے علماء) کی ان کے جھگڑنے اور حضرت ابراہیم (ع) کو یہودیت اور نصرانیت کی طرف جاہلانہ طور پر منسوب کرنے پر سرزنش_ فلم تحاجون فیما لیس لکم به علم

وہ چیز جس کا یہود و نصاری کو علم نہیں تھا اوراس کے بارے میں استدلال کرتے تھے وہ حضرت ابراہیم (ع) کو یہودیت اور نصرانیت کی طرف منسوب کرنا تھا اور اسی پر انکی سرزنش کی گئ_

٤_ ایسے مسائل کے بارے میں بحث و مباحثہ کرنا جن کا علم نہ ہو، قابل مذمت ہے_ فلم تحاجون فیما لیس لکم به علم

٥_ خدا تعالی کا مکمل علم اس دین کے بارے میں

جس پر حضرت ابراہیم (ع) کا ربند تھے_واللہ یعلم و انتم لا تعلمون

٦_ اہل کتاب کا اس دین سے جاہل ہونا جس پر حضرت ابراہیم (ع) کا ربند تھے_واللہ یعلم و انتم لا تعلمون

استدلال: بے جا استدلال ٤

اہل کتاب ٦: اہل کتاب کے علماء ٣

حضرت ابراہیم (ع) : حضرت ابراہیم (ع) اہل کتاب میں ٣ ، ٦ ;حضرت ابراہیم (ع) کا استدلال ٣ ; حضرت ابراہیم (ع) کا دین ٥ ، ٦

حضرت عیسي (ع) : حضرت عیسی (ع) کا بشر ہونا ٢ ; حضرت عیسی (ع) کی نبوت ١

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ٥

عقیدہ : باطل عقیدہ ٢ ، ٣

عیسائي: عیسائیوں کا استدلال ٢، ١ ;عیسائیوں کی توبیخ ٣ ; عیسائیوں کے عقائد ٢; عیسائیوں کے علماء ٣ مذموم مناظرہ ٤

یہود ١ ، ٢

یہود کا استدلال ١ ، ٢;یہود کی توبیخ ٣ ;یہودی علماء ٣

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلاَ نَصْرَانِيًّا وَلَكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (٦٧)

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائي وہ مسلمان حق پرست اور باطل سے کنارہ کش تھے اور وہ مشرکین میں سے ہرگز نہیں تھے_

١_ حضرت ابراہیم (ع) نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی_ ما کان ابراهیم یهودیّاً و لا نصرانیاً

۲_ یہود، حضرت ابراہیم (ع) کے یہودی ہونے کے دعوے دار اور نصرانی، حضرت ابراہیم(ع) کے نصرانی ہونے کے دعوے دار تھے_ یا اهل الکتاب ... ما کان ابراهیم یهودیا و لا نصرانیاً

۳_ حضرت ابراہیم (ع) کے یہودی ہونے کا دعوي یہودیوں کے لیئے نصاري کے مقابلے میں اپنی حقانیت کی دلیل * یا اهل الکتاب لم تحاجون فی ابراهیم ... ما کان ابراهیم یهودیا و لا نصرانیا

٤_ حضرت ابراہیم (ع) کے عیسائي ہونے کا دعوي عیسائیوں کے لیئے یہودیوں کے مقابلے میں اپنی حقانیت کی دلیل * یا اهل الکتاب لم تحاجون فی ابراهیم ... ما کان ابراهیم یهودیا و لا نصرانیا

٥_ حتی اہل کتاب کے درمیان حضرت ابراہیم(ع) کی ممتاز شخصیت و مقام و منزلت_ ما کان ابراهیم یهودیا و لا نصرانیا یہود و نصاري میں سے ہر ایک کی کوشش کی تھی کہ حضرت ابراہیم (ع) کو اپنے ساتھ منسوب کریں اور یہ چیز حضرت ابراہیم (ع) کے ممتاز مرتبے کی حکایت کرتی ہے_

٦_ حضرت ابراہیم (ع)، حنیف (حق کے گرویدہ) اور خدا کے حضور سر تسلیم خم کرنے والے تھے_
و لکن کان حنیفاً مسلماً

۷_ حضرت ابراہیم (ع) ہرگز مشرک نہیں تھے_ و ما کان من المشرکین

۸_ یہودی اور نصرانی حق سے منحرف، گناہ گار اور مشرک تھے_ ولکن کان حنیفا مسلماً وما کان من المشرکین

یہ اس صورت میں ہے کہ "و لکن کان ..." یہودیوں اور نصرانیوں کو تعریض ہو_

۹_ حضرت ابراہیم (ع) کا بتوں کی عبادت سے پاک و صاف ہونا_ و لکن کان حنیفا مسلما

امام صادق (ع) نے "حنیفا مسلما" کے بارے میں فرمایا "خالصاً مخلصاً لیس فیہ شيء من عبادة الاوثان" (۱) ایسا پاک و پاکیزہ جس نے ذرہ برابر بتوں کی عبادت نہیں کي_

۱۰_ حضرت ابراہیم (ع) دین محمد(ص) مصطفی پر تھے_ و لکن کان حنیفا مسلما

حضرت امیر المؤمنین (ع) نے "و لکن کان حنیفاً مسلما" کے بارے میں فرمایا کان علی دین محمد: (۲)

---

۱) کافی ج ۲ ص ۱۵ حدیث ۱، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۰_

۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۷۷ ح ٦٠ بحار الانوار ج ۱۲ ص ۱۱ ح ۲۹_

اخلاص: ٩

اسلام: ١٠

اہل کتاب: ٢، ٣، ٤، ٥ اہل کتاب کے اختلافات ٤

حضرت ابراہیم (ع): حضرت ابراہیم (ع) اور اسلام ١٠ ; حضرت ابراہیم (ع) اوراہل کتاب ٤، ٥ ; حضرت ابراہیم (ع) اور شرک ٧;حضرت ابراہیم (ع) اہل کتاب کے نزدیک ٢، ٣ ; حضرت ابراہیم (ع) کا اخلاص ٩ ; حضرت ابراہیم (ع) کا حنیف ہونا ٦، ٩ ;حضرت ابراہیم (ع) کا دین ١، ٢، ٣، ٤، ٦، ٧، ١٠;حضرت ابراہیم (ع) کا سر تسلیم خم کرنا ٦;حضرت ابراہیم (ع) کا مقام ومرتبہ ٥

روایت: ٩، ١٠

شرک: ٨ شرک سے برائت ٧

عیسائي: عیسائیوں کا شرک ٨ ;عیسائیوں کی گمراہی ٨; عیسائیوں کی نافرمانی ٨ ; عیسائیوں کے عقائد ٢ ٤

مشرکین: ٨

یہود٣، ٤ یہود کا شرک ٨ ;یہود کی گمراہی ٨یہود کی نافرمانی ٨;یہود کے عقائد ٢، ٣

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَاللّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ (٦٨)

یقینا ابراہیم سے قریب تر ان کے پیرو ہیں او رپھر یہ نبی اور صاحبان ایمان ہیں او راللہ صاحبان ایمان کا سرپرست ہے_

١_ حضرت ابراہیم (ع) کے ساتھ منسوب ہونے کا معیار ان کی پیروی ہے_انّ اولی الناس بابراهیم للّذین اتبعوه

٢_ انبیاء (ع) کے ساتھ ارتباط اور نسبت کا معیار انکی پیروی ہے_انّ اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه

٣_ حق کی طرف میلان (حنیف ہونا) اور خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی حضرت ابراہیم(ع) اور دوسرے انبیاء (ع) کی پیروی کی حقیقت ہے_و لكن كان حنيفا مسلما و ما كان من المشركين _ ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه

٤_یہودیوں اور عیسائیوں کا حضرت ابراہیم (ع) کے دین (خداوند عالم کے حضور سر تسلیم خم کرنا) سے کوئي واسطہ نہیں_ جملہ "انّ اولى ..."یہودیوں اور عیسائیوں کو تعریض ہے جو کہ ایسے نہیں ہیں_

٥_یہود و نصاري ہر ایک حضرت ابراہیم (ع) کے ساتھ دینی تعلق اور انتساب کا دعوے دار_
يا اهل الكتاب لم تحاجون فى ابراهيم ... انّ اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه

٦_ حضرت ابراہیم(ع) کے ساتھ دینی تعلق اور منسوب ہونے میں پیغمبر اسلام (ص) اور مؤمنین زیادہ حق دار ہیں نہ یہود ونصاري_ما كان ابراهيم يهودياً و لا نصرانياً ... انّ اولى الناس بابراهيم ... و هذا النبى و الذين آمنوا

٧_ پیغمبر اکرم (ص) اور ان پر ایمان لانے والے حضرت ابراہیم (ع) کی طرح موحّد، حنیف اور خدا کے حضور تسلیم محض تھے_و لكن كان حنيفا مسلماً ... ان اولى الناس ... و هذا النبى والذين آمنوا

٨_ پیغمبر اکرم(ص) اور ان پر ایمان لانے والوں کا خدا کے نزدیک بلند مقام و مرتبہ_
و هذالنبى و الذين آمنوا باوجود اس کے کہ " الذين اتبعوه"پیغمبر(ص) اور مؤمنین کو شامل تھا انھیں جداگانہ ذکر کرنے سے مذکورہ بالا مطلب حاصل کیا گیا ہے_

٩_ خداوند عالم، مؤمنین کا ولی و سرپرست ہے_ والله وليّ المؤمنين

١٠_ اہل کتاب کے مقابلے میں خدا کا مؤمنین اور پیغمبر اسلام (ص) کی حمایت کرنا_ والله وليّ المؤمنين

١١_ انبیاء (ع) کے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جو انکی رسالت کے زیادہ پابند ہوں_
انّ اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه امیر المؤمنین (ع) فرماتے ہیں: انّ اولى الناس بالانبيائ(ع) اعلمهم بما جاؤا به" اس کے

بعد حضرت نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائي (۱)بعض نسخوں میں "اعلمھم" آیا ہے_

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی پیروی ۳ ;انبیاء (ع) کے پیروکار ۲ ، ۱۱

اہل کتاب : ۱۰،۵ مومن اہل کتاب ۱۰

ایمان : خدا پر ایمان ۳

پیامبر اسلام (ص) ٦ ، ۷ پیامبر اسلام (ص) اور اہل کتاب ۱۰ ;پیامبر اسلام (ص) کا مقام و مرتبہ ۸ ;پیامبر اسلام (ص) کی حمایت ۱۰ ;پیامبر اسلام (ص) کے پیروکار ۸

حضرت ابراہیم (ع) : پیامبر اسلام (ص) اور حضرت ابراہیم (ع) ٦ ، ۷ ;حضرت ابراہیم (ع) اور اہل کتاب ٥ ; حضرت ابراہیم (ع) اور عیسائي ٤ ، ٥ ، ٦ ;حضرت ابراہیم (ع) اوریہودی ٤ ، ٥ ، ٦; حضرت ابراہیم (ع) کا حنیف ہونا ۷; حضرت ابراہیم (ع) کا دین ٤ ;حضرت ابراہیم (ع) کے پیروکار ۱ ، ۳ ، ٦

خدا تعالی : خدا تعالی کی ولایت ۹

رجحانات : پسندیدہ رجحانات ۳

روایت : ۱۱

سر تسلیم خم کرنا: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۳ ، ٤ ، ۷

عیسائیٔ ٤ ، ٦ عیسائیوں کے عقائد ٥

موحدین : ۷

مؤمنین : ۹ مومنین کا مقام و مرتبہ ٦ ، ۷ ، ۸ ; مومنین کی حمایت ۱۰

یہود: ٤ ، ٦

یہود کے عقائد ٥

---

۱) مجمع البیان ج ۲ ص ۷۷۰،نور الثقلین ج ۱ ص ۳۵۳ حدیث ۱۸۳_

وَدَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلاَّ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (٦٩)

اہل کتاب کا ایک گروہ یہ چاہتا ہے تم لوگوں کو گمراہ کردے حالانکہ یہ اپنے ہی کو گمراہ کررہے ہیں اور سمجھتے بھی نہیں ہیں_

١_ بعض اہل کتاب کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش اور آرزو_ودّت طائفة من اهل الکتاب لو یضلّونکم

٢_ پیغمبر اکرم (ص) پر ایمان لانے والوں کو گمراہ کرنے سے اہل کتاب کی مایوسی *لويضلونكم

٣_ خداوند متعال کی طرف سے مؤمنین کے بارے میں اہل کتاب کی بدنیتی کا اظہار_ودّت ... لو یضلونکم

٤_ کافروں کی طرف سے گمراہ کرنے کی کوششوں کے بارے میں خدا تعالی کا مؤمنین کو متنبّہ کرنا_ودّت ... لو یضلونکم

٥_ اہل کتاب کا وہ گروہ جو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کي کوشش کرتا تھا در حقیقت لاشعوری طور پر اپنے آپ کو مزید گمراہ کرتا تھا_ودّت ... لو یضلونکم و ما یضلون الّا انفسهم و ما یشعرون

٦_ دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرنا اپنی گمراہی کو زیادہ کرنا ہے_ودّت ... لو یضلونکم و ما یضلّون الاّ انفسهم

٧_ صدر اسلام کے مؤمنین کو گمراہ کرنے کیلئے اہل کتاب کی کوششوں کا بے اثر رہنا_و ما یضلّون الاّ انفسهم

٨_ جو لوگ دوسروں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں وہ بے خبری میں اپنی گمراہی میں اضافہ کرلیتے ہیں_
و ما یضلون الاّ انفسهم و ما یشعرون

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کے پیروکار ۲

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۷

افشاء کرنا:۳، ٤

اہل کتاب: اہل کتاب اور گمراہ کرنا ۱، ۲، ٤، ۵، ۷;اہل کتاب اور مسلمان ۱، ۲، ۳، ٤، ۵، ۷

خدا تعالی: خدا تعالی کا متنبّہ کرنا ٤ گمراہ کرنا ۱، ۲، ٤، ۵، ۷ گمراہ کرنے کی سرزنش ٦، ۸

گمراہ لوگ: ۵

گمراہی: گمراہی کے عوامل ٦، ۸ مسلمان: ۱، ۲، ۳، ٤، ۵، ۷ مسلمانوں کو متنبہ کرنا ٤

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ (۷۰)

اے اہل کتاب تم آیات الہیہ کا انکار کیوں کررہے ہو جب کہ تم خود ہی ان کے گواہ بھی ہو_

۱_ اہل کتاب کے علما کا خداوند عالم کی آیات (قرآن کریم اور پیغمبر اسلام (ص)) کو جانتے ہوئے انکار کرنا اور خدا کا انھیں توبیخ و سرزنش کرنا_ یا اهل الكتاب لم تكفرون بآيات الله و انتم تشهدون سابقہ اور بعد والی آیات پر توجہ کرنے سے

جو کہ جھگڑا کرنے، چھپانے اور حق کو باطل سے ملانے کے بارے میں ہیں، معلوم ہوتاہے کہ اہل کتاب سے مراد ان کے علماء ہیں_

۲_ اہل کتاب کی طرف سے الہی آیات کو چھپانا اور ان کا انکار کرنا دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ_

ودّت طائفة من اهل الكتاب لو يضلونكم ... لم تكفرون بآيات الله

"كفر"(باء کے ساتھ استعمال ہو یا اس کے بغیر) لغت میں انکار اور چھپانے کے معنی میں آیا ہے (القاموس المحیط)

٣_ مؤمنین کو گمراہ کرنا الہی آیات کا کفر ہے* ودّت طائفة ... یا اهل الکتاب لم تکفرون بایآت الله

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "لم تکفرون" یا تو "لو یضلونکم" کے معنی میں ہے یا اس کے مصداق کا بیان ہے_

٤_ اہل کتاب کی اپنے علماء کے ناجائز کاموں (دوسروں کو گمراہ کرنا) پر راضی ہونے کی وجہ سے مذمت اور توبیخ*

ودّت طائفة من اهل الكتاب لو يضلونكم ... لم تكفرون بآيات الله کیونکہ سرزنش تمام اہل کتاب کی ہوئی ہے جبکہ دوسروں کو گمراہ کرنا ان کے علماء کے ساتھ مخصوص ہے اس سے مذکورہ بالا مطلب حاصل کیا جاسکتا ہے_

٥_ الہی آیات کا جانتے بوجھتے ہوئے انکار کرنا قابل مذمت ہے_لم تكفرون بآيات الله و انتم تشهدون

٦_ علم و عمل میں دو غلہ پن قابل مذمت ہے_لم تكفرون بآيات الله و انتم تشهدون

٧_ اہل کتاب پر خداوند عالم کی آیات (پیغمبر اکرم (ص) اور قرآن کریم) کی حقانیت روشن و واضح تھي_

یااهل الکتاب لم تكفرون بآيات الله و انتم تشهدون

آسمانی کتابیں : ١

آنحضرت(ص) : ١ آنحضرت (ص) اور اہل کتاب ٧

آیات خدا : ٧ آیات خدا کو جھٹلانا ٢ ، ٣ ، ٥

اہل کتاب : ٧ اہل کتب اور آسمانی کتابیں ١ ; اہل کتاب اور حق کو چھپانا ٢; اہل کتاب اور لوگوں کو گمراہ کرنا ٢ ، ٤; اہل کتاب کا کفر ١ ;اہل کتاب کی سرزنش ١ ، ٤ ;اہل کتاب کے علماء ١ ، ٤ حق کو چھپانا : ٢

خدا تعالی : خدا تعالی کی طرف سے سرزنش ١

علم : ٦

عمل : ٦

کفر : آیات خدا کے ساتھ کفر ٣ ، ٥ ;پیامبر اسلام (ص) کے ساتھ کفر ١ ; قرآن کریم کے ساتھ کفر ١ ;کفر کی سرزنش ٥

گمراہ کرنا ٢ ، ٤

گمراہی : گمراہی کے عوامل ١

گناہ : گناہ پر راضی ہونا ٤

مؤمنین : ٣

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (٧١)

اے اہل کتاب کیوں حق کو باطل سے مشتبہ کرتے ہو اور جانتے ہوئے حق کی پردہ پوشی کرتے ہو_

١_یہودی اور نصرانی علماء کا جانتے ہوئے حق کو باطل کے ساتھ ملانا اور خدا تعالی کی طرف سے ان کی مذمت_

يا اهل الكتاب لم تلبسون الحق بالباطل و تكتمون الحق و انتم تعلمون

٢_ اہل کتاب کے علماء حق کو باطل کے ساتھ ملاکر اور حق کو چھپاکر لوگوں کو گمراہ کرتے تھے_

ودّت طائفة من اهل الكتاب لو يضلونكم ...يا اهل الكتاب لم تلبسون الحق بالباطل

٣_ قرآن کریم کی حقانیت اور پیغمبر اکرم(ص) کی رسالت کے بارے میں یہودی اور نصرانی علماء کی آگاہی اور علم_

يا اهل الكتاب ...و انتم تعلمون اس بات پر توجہ کرتے ہوئے کہ مسلمانوں اور اہل کتاب کے اختلاف کا محور قرآن کریم اور پیغمبر اسلام (ص) کی حقانیت تھی_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلمہ "الحق" سے مراد قرآن کریم اور رسول اکرم (ص) کی رسالت ہے_

٤_ حق کو چھپانا اور اسے باطل کے ساتھ ملانا حرام ہے_لم تلبسون الحق بالباطل و تکتمون الحق و انتم تعلمون

٥_ حق کو ظاہر کرنا اور اسے باطل کے ساتھ نہ ملانا علماء اور آگاہ انسانوں کا فریضہ ہے_

یا اھل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل و تکتمون الحق و انتم تعلمون اگر حق کو چھپانا حرام ہو تو ضروری ہے کہ اس کا ظاہر کرنا واجب ہو کیونکہ کوئي تیسری صورت یہاں فرض نہیں کی جاسکتي_

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) اور اہل کتاب ٣

اہل کتاب: ٣ اہل کتاب اور حق کو چھپانا ١ ، ٢; اہل کتاب اور لوگوں کو گمراہ کرنا ٢ ; اہل کتاب کے علماء ١ ، ٢ ، ٣

حق : حق کو چھپانا ١ ، ٢ ;حق کو ظاہر کرنا ٥

خدا تعالی : خدا تعالی کی طرف سے توبیخ ١

علمائے دین : علمائے دین کے فرائض ٥

عیسائي: عیسائي علمائ ١ ، ٣

قرآن کریم : ٣

گمراہی : گمراہی کے عوامل ٢

محرمات : ٤

مخلوط کرنا : مخلوط کرنے کی حرمت ٤; مخلوط کرنے کی سرزنش ١; مخلوط کرنے کے اثرات ٢

یہود: علمائے یہود ١ ، ٣

وَقَالَت طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُواْ بِالَّذِيَ أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُواْ وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُواْ آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (٧٢)

اور اہل کتاب کی ایک جماعت نے اپنے ساتھیوں سے کہا جو کچھ ایمان والوں پر نازل ہوا ہے اس پر صبح کو ایمان لے آؤ اور شام کو انکار کردو شاید اس طرح وہ لوگ بھی پلٹ جائیں_

١_ اہل کتاب کی طرف سے ظاہری طور پر اسلام اور قرآن کو قبول کرلینا اور پھر ان دونوں کا انکار کردینا حق کو باطل کے ساتھ ملانے کی روشوں اور راہوں میں سے ایک ہے_ یا اهل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل ... و قالت طائفة من اهل الکتاب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ" لم تلبسون الحق ..." کے بعد "و قالت طائفۃ..." حق کو باطل کے ساتھ ملانے کے مصداق کا ذکر ہے_

٢_ مؤمنین کو اسلام سے منحرف کرنے کے لیئے بعض اہل کتاب کا دوسروں کو یہ مشورہ کہ صبح قرآن پر ایمان کا اظہار کرو اور شام کو اس کا انکار کرو_ و قالت طائفة من اهل الکتاب ... لعلّهم یرجعون یہ اس صورت میں ہے کہ "وجہ النہار"، "آمنوا" کے متعلق ہوا اور "آخرصہ"، "اکفروا" کے متعلق ہو_

٣_ صبح کو ایمان کا اظہار اور شام کو کفر کا اظہار کرنا ، مؤمنین کو متزلزل کرنے کے لیئے یہودیوں کا حیلہ و فریب_

و قالت طائفة ... لعلّهم یرجعون شان نزول کے لحاظ سے مفسرین نے اس آیت کو یہودیوں پر حمل کیا ہے_

٤_ مؤمنین کو متزلزل کرنے کے سلسلے میں یہودیوں کی سازش کو بے نقاب کرکے خداوند عالم نے انہیں رسوا کردیا_

و قالت طائفة ... لعلهم یرجعون

٥_ مسلمانوں کو متزلزل کرنے کی خاطر جھوٹ موٹ ایمان کا اظہار کرکے ان کی صفوں میں گھس جانا دین کے دشمنوں کا ایک حیلہ ہے_ و قالت طائفة ... لعلهم یرجعون

٦_ کسی مکتب فکر کے لوگوں کو بدل کرنے کا مؤثر ترین طریقہ یہ ہے کہ اس مکتب فکر کے عقیدہ کا اظہار کرکے اس سے انکار کردیا جائے * و قالت طائفة لعلهم یرجعون کیونکہ اس بارے میں خدا تعالی یہودیوں کی سازش کو بے نقاب کررہا ہے ،معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا یہ کام مؤمنین پر مخصوص اثرات کا موجب بنا_

۷_ یہودیوں نے اس کو قبول کرلیا جو پیغمبر اسلام (ص) پر دن کے پہلے وقت نازل ہوا (بیت المقدس کا قبلہ ہونا) اور جو دن کے آخری وقت نازل ہوا (کعبہ کا قبلہ ہونا) اس کا کفر کیا تا کہ مؤمنین کو گمراہ کرسکیں_ و قالت طائفة ... لعلهم يرجعون بعض مفسرین کے نزدیک "وجہ النہار" اور "آخرہ"، "انزل" کے متعلق ہیں اور آیت کے سیاق سے پتہ چلتاہے کہ "الذي" سے مراد خاص حکم ہے اور بعض روایات دلالت کرتی ہیں کہ وہ خاص حکم قبلہ کی تبدیلي- ہے کہ جب عصر کے وقت پیغمبر اسلام (ص) کو حکم ہوا کہ نماز کعبہ کی طرف منہ کرکے پڑھیں اور مسلمانوں کا قبلہ جو اس دن صبح کے وقت بیت المقدس تھا تبدیل کردیا جائے_

۸_ اہل کتاب کو یہ احتمال کہ (انکے پروپیگنڈے سے) مومنین متاثر ہوکر مرتد ہوجائیں گے_ آمنوا بالّذی ... لعلّهم يرجعون

۹_ خدا تعالی کا مومنین کو اہل کتاب اور دشمنان اسلام کی منافقانہ کوششوں کی نسبت تنبیہہ_ قالت طائفة ... لعلهم يرجعون

۱۰_ یہودی علماء کا اپنے پیروکاروں کو حکم دینا کہ بیت المقدس کو قبلہ کے عنوان سے قبول کریں اور کعبہ کی مخالفت کریں_ و قالت طائفة من اهل الكتاب آمنوا بالذی انزل ... و اكفروا آخره

امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں: ... فقالوا صلی محمد(ص) الغداة و استقبل قبلتنا فامنوا بالذی انزل علی محمد (ص) وجه النهار و اكفروا آخره يعنون القبلة حين استقبل رسول الله (ص) المسجد الحرام_ انہوں نے کہا کہ محمد(ص) نے صبح کی نماز پڑھی تو ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا تم اس حکم پر ایمان لے آؤ جو محمد (ص) پر دن کے پہلے وقت نازل ہوا اور

اس کا انکار کرو جو اس پر دن کے آخری وقت نازل ہوا ان کی مراد قبلہ تھی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے مسجد الحرام کی طرف منہ کیا (۱)

۱۱_یہودیوں کی یہ توقع کہ کعبہ کی بجائے ،بیت المقدس دوبارہ مسلمانوں کا قبلہ بن جائے_

لعلھم یرجعون امام محمد باقر (ع) مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرماتے ہیں :... لعلھم یرجعون الی قبلتنا (۲) "یہودی سمجھتے تھے کہ شاید وہ (مسلمان) ہمارے قبلہ کی طرف لوٹ آئیں"

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) اوریہودی ۷ اسلام ۱ ، ۹ صدر اسلام کی تاریخ ۱ ، ۳، ۷

افشا کرنا: ٤ اہل کتاب : ۱ ، ۹ ، ۱۰ اہل کتاب اور لوگوں کو گمراہ کرنا ۲ ، ۷ ;اہل کتاب کاکفر ۱ ، ۲ ;اہل کتاب کی سازش ۱ ، ۲ ، ۹;اہل کتاب کے عقائد ۸; اہل کتاب کے علماء ۱۰ ; کعبہ اوراہل کتاب ۱۰ ; مسلمان اوراہل کتاب ۲ ، ۸

بیت المقدس ۷ ، ۱۰

خداتعالی : خداتعالی کا انتباہ ٦

خداکی آیات : ۱ ، ۲ ، ۳

دشمن: دشمنوں کی سازش ، ۵ ، ۹

روایت : ۱۰ ، ۱۱

قرآن کریم : ۱ ، ۲

کعبہ : ۷ ، ۱۰ ، ۱۱

کفار: کفار اور مسلمان ۵ گمراہ کرنا ۲ ، ۳ ، ٤ ، ۵ ، ۷

محاذ آرائي : محاذ آرائي کے طریقے ٦

مخلوط کرنا : ۱

---

۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۰۵ ، تفسیر برہان ج ۱ ص ۲۹۲ حدیث ۱۱_

۲) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۰۵ ، بحار الانوار ج ۸۳ ص ۹۸_

مسلمان: ۲ ، ۳ ، ٤ ، ٥ ، ۸

منافقت : منافقت کے اثرات ٥ ، ٦

مؤمنین : مؤمنین کا مرتد ہونا ۸ ; مؤمنین کو انتباہ ۹; مؤمنین کو گمراہ کرنا ۲ ، ۳ ، ٤ ، ٥ ، ۷

یہود: ۷ یہود کی سازش ۳ ، ٤ ، ۷ ;یہود کی منافقت ۷

وَلاَ تُؤْمِنُواْ إِلاَّ لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَى هُدَى اللهِ أَن يُؤْتَى أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (۷۳)

اورخبردار ان لوگوں کے علاوہ کسی پر اعتبار نہ کرنا جو تمھارے دین کا اتباع کرتے ہیں_ پیغمبر آپ کہہ دیں کہ ہدایت صرف خدا کی ہدایت ہے_ او رہرگزیہ نہ ماننا کہ خدا ویسی ہی فضیلت او ربنوت کسی اورکو بھی دے سکتا ہے جیسی تم کو دی ہے یا یہ کہ وہ پیش پروردگار بحث بھی کر سکتا ہے_ پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ فضل و کرم خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے او روہ صاحب وسعت بھی ہے اورصاحب علم بھی_

۱_یہودی علماء نے اپنے پیروکاروں کو متنبہ کیا کہ اپنے ہم مذہب کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہ کریں_

و لا تؤمنوا الاّ لمن تبع دینکم یہ اس صورت میں ہے کہ "لا تومنوا" کے معنی بھروسہ نہ کرنے کے ہوں نہ تصدیق و یقین نہ کرنے کے_*

۲_یہودی علماء نے اپنے پیروکاروں کو متنبہ کیا کہ

اپنے ہم مذہب کے علاوہ کسی پر ایمان نہ لائیں_ و لا تؤمنوا الاّ لمن تبع دینکم یہ اس صورت میں ہے کہ ایمان کے معنی یقین کرنے اور میلان رکھنے کے ہوں_

٣_ اسلام کے خلاف کی جانے والی سازش کے افشا پر یہودی علماء کی پریشانی و فکرمندی_ و قالت طائفة من اهل الکتاب ... و لا تؤمنوا الاّ لمن تبع دینکم مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے کے بعد یہودی علماء کا اپنے پیروکاروں کو اپنے ہم مذہبوں کے علاوہ کسی اور پر اعتماد کرنے سے روکنا انکی سازش کے ظاہر ہونے کے خوف کو بیان کرتا ہے_

٤_ یہودی علماء کا اپنے پیروکاروں کو اپنے ہم مذہبوں کے علاوہ کسی کے سامنے سازش کو ظاہر کرنے سے روکنا_
و قالت طائفة ... آمنوا بالذی ... و لا تومنوا الاّ لمن تبع دینکم

٥_ یہودی علماء کی اپنے پیروکاروں کے اسلام کی طرف مائل ہوجانے کے بارے میں فکر مندی _

و لا تومنوا الاّ لمن تبع دینکم یہودی علماء کا اپنے پیروکاروں کو اپنے ہم مذہبوں کے علاوہ کسی اور کی طرف مائل ہونے سے روکنا ان کی فکر مندی کو بتلاتا ہے (یہ اس صورت میں ہے کہ ایمان کے معنی مائل ہونے کے ہوں)

٦_ یہودی علماء خیال کرتے تھے کہ پیغمبر(ص) کو ان میں سے مبعوث ہونا چاہیئے تھے_ و لا تؤمنوا الاّ لمن تبع دینکم

٧_ یہودیوں کا اپنے دین کے بارے میں احساس برتری اور بے جا تعصّب_ و لا تومنوا الاّ لمن تبع دینکم

٨_ پیغمبر اسلام (ص) کو یہ پیغام پہنچانے کا حکم کہ حقیقی ہدایت صرف خداوند عالم کی ہدایت ہے_
قل انّ الهدي هدی الله

٩_ یہودی علماء کا ایک دوسرے کو یہ مشورہ کہ پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت کی دلیلوں کو چھپائیں *
و لا تؤمنوا ... ان یؤتی احد مثل ما اوتیتم احتمال ہے کہ "ما اوتیتم "سے مراد رسالت کی دلیلیں ہوں_

١٠_ یہودی علماء مسلمانوں کو پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت پر دلیل قائم کرنے پر قادر نہیں سمجھتے تھے_ و لا تومنوا الاّ لمن تبع دینکم ... او

يحاجّوكم عند ربكم يہ اس صورت ميں ہے كہ " او يحاجوكم" جو كہ "ان يؤتى "پر عطف ہے " لا تؤمنوا" كے ليئے " لا" كى تقدير كے ساتھ مفعول لہ ہو يعنى لان لا يحاجوكم عند ربكم_

١١_ يہودى علماء كي، مسلمانوں كے ان كے ساتھ خدا كے حضور حجت قائم كرنے كے بارے ميں فكرمندي_
و لا تؤمنوا ... او يحاجوكم عند ربكم

١٢_ مسلمانوں كے خلاف يہودى علماء كى سازش كا خدا تعالى كى طرف سے افشا_
و لا تومنوا الّا لمن تبع دينكم ... او يحاجوكم عند ربكم

١٣_ ہر فضل خدا كے ہاتھ ميں ہے_ قل انّ الفضل بيد الله

١٤_ خداوند عالم جسے چاہتا ہے اپنا فضل اسكے شامل حال كرديتا ہے_ قل انّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء

١٥_ پيغمبرى اور ہدايت خداوندعالم كا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا كرديتا ہے_

و لا تؤمنوا الاّ لمن تبع دينكم ... قل انّ الفضل بيد الله يوتيه من يشاء ظاہراً " قل انّ الفضل ..."يہوديوں كى اس سوچ كا ردّ ہے جو سمجھتے تھے كہ پيغمبر(ص) صرف ان ميں سے منتخب ہونا چاہيئے_

١٦_ خداوند متعال، واسع (بہت زيادہ وسعت وجودى ركھنے والا) اور عليم (بہت زيادہ عالم) ہے_ والله واسع عليم

١٧_ خداوند عالم كى طرف سے كسى كو پيغمبر(ص) منتخب كرنا اس كے علم كى بنياد پر ہے_

قل ان الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم يہ اس صورت ميں ہے كہ فضل خدا سے مراد جيسا كہ بيان ہوچكا ہے نبوت اور نبى كا انتخاب ہو_

آنحضرت (ص) ٩، ١٠ آنحضرت (ص) كى ذمہ دارى ٨

اسلام: ٣، ٤، ٥

اسماء و صفات: عليم ١٦ ; واسع ١٦

افشا کرنا: ۳، ۱۲

انبیاء (ع): کا انتخاب ۱۷

اہل کتاب: اہل کتاب اور آنحضرت (ص) ۹، ۱۰ ; اہل کتاب اور اسلام ۳، ٤; اہل کتاب اور حق کو چھپانا ۹ ; اہل کتاب کی خصلتیں ۱، ۲ ;اہل کتاب کے عقائد ٦ ; اہل کتاب کے علماء ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۹، ۱۰، ۱۲،۱۱ ; مسلمان اوراہل کتاب ۱۰، ۱۱

حق کو چھپانا: ۹

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ۱۷ ;خدا تعالی کا فضل ۱۳، ۱٤، ۱٥ ; خدا تعالی کی مشیت ۱٤، ۱٥، خدا تعالی ہدایت ۸

مسلمان: ۱۰، ۱۱، ۱۲

نبوت: ۱٥ نبوت کی دلیلیں ۱۰

ہدایت: ۱٥

یہود: آنحضرت (ص) اوریہود ۹، ۱۰ ;اسلام اوریہود ۳، ٤، ٥ ; مسلمان اوریہود ۱۰، ۱۱، ۱۲ ;یہود اور حق کو چھپانا ۹ ; یہود کا احساس برتري ۷ ;یہود کی سازش ۳، ٤، ۱۲ ;یہود کی صفات ۱، ۲، ۷ ;یہود کی نسل پرستی ۱، ۲، ۷ ;یہود کے عقائد ٦

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (٧٤)

وہ اپنی رحمت سے جسے چاہتا ہے مخصوص کرتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے _

۱_ نبوت اورہدایت خدا وند متعال کی خاص رحمت ہے_و لا تومنوا الاّ لمن تبع دينكم قل انّ الهدي ہدی اللہ ... قل انّ الفضل بید اللہ ... یختص برحمتہ من یشاء جملہ "یختص برحمتہ "یہودیوں کے

اس خیال کا ردّ ہے کہ نبی صرف انہی میں سے مبعوث ہوسکتا ہے لہذا آیت میں "رحمتہ" سے مراد نبوت ہوگی_

٢_ خداوند متعال کی رحمت سے بہرہ مند ہونا اسکی مشیت پر موقوف ہے_ يختص برحمته من يشاء

٣_ پیغمبر اسلام (ص) خدا وند عالم کی خاص رحمت سے بہرہ مند ہیں_ قل ان الفضل بيد الله ... يختص برحمته من يشاء یہ اس صورت میں ہے کہ فضل خدا سے مراد نبوت اور نبی (ص) کا انتخاب ہو_

٤_ خداوند عالم کی خاص رحمت کا سرچشمہ اس کا عظیم فضل ہے_ يختص برحمته من يشاء و الله ذوالفضل العظيم

جملہ "واللہ ذو الفضل" جملہ "يختص برحمته" کے لیئے علت ہے_

٥_ خداوند عالم عظیم فضل و کرم کا مالک ہے_ والله ذوالفضل العظيم

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا مقام ومرتبہ ٣

خداتعالی: خداتعالی کا فضل ٤، ٥; خداتعالی کی رحمت ١، ٢، ٣، ٤; خداتعالی کی مشیت ٢

رحمت: خاص رحمت ١، ٢، ٣، ٤; رحمت جن کے شامل حال ہے ٣; نبوت والی رحمت ١; ہدایت والی رحمت ١

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لاَّ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلاَّ مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (٧٥)

او راہل کتاب میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس ڈھیر بھر مال بھی امانت رکھ دیا جائے تو واپس کردیں گے او رکچھ ایسے بھی ہیں کہ ایک دینار بھی امانت رکھ دی جائے تو اس وقت تک واپس نہ کریں گے جب تک ان کے سرپر کھڑے نہ رہو_ یہ اس لئے کہ ان کا کہنا یہ ہے کہ عربوں کی طرف سے ہمارے اوپر کوئي ذمہ داری نہیں ہے_ یہ خدا کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں او رجانتے بھی ہیں کہ جھوٹے ہیں_

١_ اہل کتاب میں بھی بہت امانت دار لوگ پائے جاتے ہیں_و من اهل الكتاب من ان تامنه بقنطار يؤدّه اليك

٢_ خداوند عالم کا بعض اہل کتاب کی امانت داری کی وجہ سے ان کی قدر کرنا_و من اهل الكتاب من ان تامنه بقنطار يؤدّة اليك

٣_ افراد کی قدر و قیمت جانچنے کا معیار انکی امانت داری ہے_و من اهل الكتاب من ان تامنه بقنطار يؤدّه اليك

٤_ لوگوں کے ساتھ (دوست ہوں یا دشمن) منصفانہ اور حقیقت پسندانہ برتاؤ کرنا ضروری ہے_
و من اهل الكتاب من ان تامنه

قرآن کریم نے اہل کتاب کی جو پسندیدہ صفت تھی اسے ذکر کیا اور اس پر ان کی تعریف کی اور یہ مؤمنین کے لیئے درس ہے_

۵_ بعض اہل کتاب کی خیانت حتی کہ انتہائي کم قیمت امانتوں میں_ و منهم من ان تامنه بدينار لا يؤدّه اليك

٦_ بعض اہل کتاب صرف طاقت کے زور پر امانت واپس کرنے پر تیار ہونگے_ الاّ ما دمت عليه قائماً

جملہ " ما دُمت ..." مذکورہ بالا مطلب سے کنایہ ہے_

۷_ اجتماعی اورانفرادی حقوق پرڈاکہ ڈالنے والوں کے خلاف مسلسل قیام ہی انہیں اس کام سے روکنے کا طریقہ ہے_ و منهم من ان تامنه بدينار: لا يؤدّه اليك الاّ ما دمت عليه قائماً

۸_ بعض اہل کتاب (یہودیوں) کے ہاتھوں دوسروں کے حقوق کے ضائع کیئے جانے کا سبب یہود کا احساس برتری ہے ذلك بانهم قالوا ليس علينا فى الاميين سبيل

۹_ یہود کی غیر مذہب لوگوں کے بارے میں متفاوت نظر باعث بنی کہ وہ ان کی امانتوں کی حفاظت کریں یا خیانت _

و من اهل الكتاب ... و منهم من ان تامنه ... ذلك بانهم قالوا ليس علينا فى الاميين سبيل "ذلک "دوسرے گروہ کی طرف اشارہ ہے_

۱۰_ بعض اہل کتاب کا غیر مذہب لوگوں کے حقوق کے بارے میں ذمہ داری کا احساس نہ کرنا_ ذلك بانهم قالوا ليس علينا فى الاميين سبيل

۱۱_ بعض اہل کتاب کا یہ غلط نظریہ تھا کہ دوسروں کے اموال میں ان کے لیئے تصرّف اور ان کے حقوق ضائع کرنا جائز ہے، یہ امر موجب بنا کہ وہ اپنے غیر مذہب لوگوں کے حقوق میں خیانت کریں_ ذلك بانهم قالوا ليس علينا فى الاميين سبيل

۱۲_ نسل پرستی اور احساس برتری دوسروں کے حقوق پر تجاوز کا پیش خیمہ_ و منهم من ان تامنه ... ذلك بانّهم قالوا ليس علينا فى الاميين سبيل

۱۳_ اہل کتاب غیر مذہب لوگوں پر اپنی برتری نیز ان کے اموال میں ناجائز تصرف کی جھوٹی نسبت خداوند عالم کی طرف دیتے تھے_ ذلك بانهم قالوا ليس علينا فى الاميين سبيل و يقولون على الله الكذب

۱٤_ اہل کتاب اپنے گھڑے ہوئے عقائد کو جان بوجھ کر خدا وند عالم کی طرف منسوب کرتے ہیں_
و يقولون على الله الكذب و هم يعلمون

۱۵_ اپنی نسلی برتری اوردوسروں کے حقوق کے ضیاعکے جواز کو خدا تعالی کی طرف نسبت دینا جھوٹ اورناجائز کام ہے_ ذلك بانهم قالوا ليس علينا فى الاميين سبيل و يقولون على الله الكذب و هم يعلمون

۱٦_ بدعت قائم کرنا، ظلم و ستم اور اجتماعی و معاشرتی معاہدوں کو توڑنے کی توجیہ کا ذریعہ ہے_ و منهم من ان تامنه بدينار لا يؤدّه اليك ... و يقولون على الله الكذب

۱۷_ امانت میں خیانت کے جواز کو خداوند عالم کی طرف منسوب کرنا خدا پر جھوٹ باندھنا ہے_ و منهم من ان تامنه بدينار لا يؤدّه اليك ... قالوا ليس علينا فى الاميين سبيل و يقولون على الله الكذب و هم يعلمون اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول خدا (ص) نے فرمایا: "كذب اعداء الله ما من شيء كان في الجاهلية الاّ و هو تحت قدميّ هاتين الاّ الامانة فانّها مؤدّاة الى البرّ و الفاجر" کہ خدا کے دشمن جھوٹ بولتے ہیں، جو کچھ جاہلیت میں تھا وہ میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے مگر امانت جو ادا کی نیک اور بدکار دونوں طرح کے افراد کو ادا کی جائے_(۱)

افترا: خدا پر افترا باندھا ۱۳ ، ۱٤ ، ۱۵ ، ۱۷

امانت داری: ۹ امانت داری کی قدر و قیمت ۲ ، ۳; امانت داری میں خیانت ۵ ، ۹ ، ۱۷

انصاف: ٤

انقلاب: انقلاب کی اہمیت ۷

اہل کتاب: ۱۰

---

۱) الدرالمنثور ج ۲ ص ۲٤٤ مجمع البیان ج ۲ ص ۷۷۸_

اہل کتاب کا تکبّر ۱۳; اہل کتاب کی خصلتیں ۸، ۱۳ ; اہل کتاب کی خیانت ٥ ; اہل کتاب کے اختلافات ۹ ; اہل کتاب کے امین لوگ ۱ ، ۲; اہل کتاب کے خیانت کار ٦ ; اہل کتاب کے عقائد ۹ ، ۱۱ ، ١٤

بدعت: بدعت کے اثرات ١٦

تکبر: ۱۳ تکبر کے اثرات ۱۲ حق مانگنا ٦ ، ۷

حقوق : لوگوں کے حقوق پر تجاوز۷ ، ۸ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱٥ ، ١٦

خیانت : ٥ ، ۹ ، ۱۷ خیانت کے اسباب ۹ ،۱۱

روایت : ۱۷

ظلم : ظلم کا پیش خیمہ ١٦

عقیدہ : باطل عقیدہ ١٤

عہد: عہد توڑنا ١٦

قدرت : قدرت کی اہمیت ٦

قدر و قیمت : قدر و قیمت کے معیار ۲ ، ۳

معاشرت: معاشرت کے آداب ٤

معاشرتی تعلقات : ٤

نسلی امتیاز: ۱٥ نسلی امتیاز کے اثرات ۱۲

نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی : ۹ ، ۱۱

یہود : یہود کا احساس برتری ۸

بَلَى مَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ وَاتَّقَى فَإِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ (٧٦)

بیشک جو اپنے عہد کو پورا کرے گا اور خوف خدا پیدا کرے گا تو خدا متقین کو دوست رکھتا ہے _

١_ اہل کتاب کے اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھنے کے نظریے کا ردّ و ابطال_ ذلك بانهم قالوا ... بلي من اوفي

٢_ امانت داری اور وفائے عہد کی قدر و قیمت اور اہمیت_ بلی من اوفی بعهده

٣_ عہد کی وفا، امانت داری اور خیانت سے اجتناب کرنا تقوي کی علامات ہیں_ بلی من اوفی بعهده و اتقی فان الله يحب المتقين جملہ "يحب المتقين "بیان کررہاہے کہ عہد کی وفا تقوي کی علامت ہے_

٤_ خداوند عالم کے نزدیک انسان کی قدر و قیمت کا معیار وفائے عہد اور تقوي کی رعایت ہے نہ کہ کسی خاص نسل و قوم کی طرف منسوب ہونا_ ذلك بانهم قالوا ليس علينا ... بلی من اوفی بعهده و اتقی فان الله يحب المتقين

٥_ وفائے عہد، امانت داری او تقوي خداوند متعال کی محبت حاصل کرنے کے ذرائع ہیں_ بلی من اوفي بعهده واتقی فان الله يحب المتقين

٦ متقین خدا تعالی کے محبوب ہیں_ فان الله يحب المتقين

٧ خداوند عالم کے ساتھ کئے گئے عہد کی پابندی اور خیانت سے پرہیز کرنا خدا کی محبت کے حصول کا پیش خیمہ ہے_

بلی من اوفی و اتقی فانّ الله يحب المتقين جملہ "يحب المتقين "بیان کررہاہے کہ عہد کی وفا تقوي کی علامت ہے_

٤_ خداوند عالم کے نزدیک انسان کی قدر و قیمت کا معیار وفائے عہد اور تقوي کی رعایت ہے نہ کہ کسی خاص نسل و قوم کی طرف منسوب ہونا_ ذلك بانهم قالوا ليس علينا ... بلی من اوفی بعهده و اتقی فان الله يحب المتقين

٥_ وفائے عہد، امانت داری او تقوي خداوند متعال کی محبت حاصل کرنے کے ذرائع ہیں_
بلی من اوفي بعهده واتقی فان الله يحب المتقين

٦_ متقین خدا تعالی کے محبوب ہیں_ فان الله يحب المتقين

۷_ خداوند عالم کے ساتھ کئۓ گئۓ عہد کی پابندی اور خیانت سے پرہیز کرنا خدا کی محبت کے حصول کا پیش خیمہ ہے _

بلى من اوفى و اتقى فانّ الله يحب المتقين یہ اس صورت میں ہے کہ بعد والی آیت کے قرینہ سے " بعہدہ "کی ضمیر " الله "کی طرف لوٹے جو کہ پہلے والی آیت میں مذکور ہے_

۸_ اہل کتاب کا دین میں بدعتیں پیدا کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کا سرچسمہ بے تقوي ہونا ہے _

و منهم من ان تامنه بدينار ... و يقولون على الله الكذب ... بلى من اوفى بعهده واتقي

۹ تقوي انسان کو، اپنے آپ کو برتر سمجھنے اور دین میں بدعتیں ایجاد کرنے سے روکتا ہے_

قالوا ليس علينا ... و يقولون على الله الكذب ... بلى ... واتقي

۱۰ اہل کتاب بھی اگر عہد پورا کریں اور تقوي اختیار کریں تو خدا وند عالم کے محبوب ہوجائیں گے _

و من اهل الكتاب ... بلى من اوفى بعهده واتقى فان الله يحب المتقين

اقدار: ۲

امانت داری : امانت داری کی اہمیت ۲ ;امانت داری کی قدر و قیمت ۲ ، ۳ ;امانت داری کے اثرات ۵ ، ۷;امانت داری میں خیانت ۸

انسان : انسان کی قدر و قیمت ۱۰

اہل کتاب: ۱۰ اہل کتاب کا فسق ۸;اہل کتاب کے عقائد ۱

بدعت : دین میں بدعت ۸ ، ۹

بدعت قائم کرنے والے : ۸

تقوي : تقوي کی اہمیت ٤ ;تقوی کی نشانیاں ۳ تقوي کے اثرات ۵ ، ۷ ، ۹ ، ۱۰

تکبر:تکبر کے موانع ۹

خدا تعالى : خدا تعالى کی محبت ۵ ، ٦ ، ۷ ، ۱۰ ; خدا تعالى کے محبوب٦ ، ۱۰

خیانت :۸

دین : ۸ ، ۹

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱

عہد: وفائے عہد ۲، ۳، ٤، ۵، ۷; وفائے عہد کے اثرات ۱۰

فسق: فسق کے اثرات ۸

قدر و قیمت: قدر و قیمت کے معیار ٤

متقین: متقین کا مقام ٦

نسلی امتیاز ٤:

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّهُ وَلاَ يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٧٧)

جو لوگ اللہ سے کیئے گئے عہد او رقسم کو تھوڑی قیمت پربیچ ڈالتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے او رنہ خدا ان سے بات کرے گا او رنہ روز قیامت ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انھیں گناہوں کی آلودگی سے پاک بنائے گا او ران کے لئے دردناک عذاب ہے _

۱_ اہل کتاب (کے علماء) کا اپنے دنیاوی مقاصد تک پہنچنے کے لیئے عہد شکنی اوردین فروشی کرنا _

ان الذین یشترون بعھد اللہ و ایمانھم ثمناً قلیلاً سابقہ آیات کے قرینہ سے"ان الذین ..."کے واضح مصادیق اہل کتاب ہیں اورچونکہ عموماً دین فروشی اوربدعت علمائے دین کے ہاتھوں انجام پاتی ہے لہذا ہم نے مذکورہ

بالا مطلب میں علماء کا اضافہ کیا ہے_

۲_ اہل کتاب اپنے دنیاوی مقاصد تک پہنچنے کے لیئے اپنی قسمیں توڑدیتے ہیں_ انّ الذین یشترون بعهدالله و ایمانهم ثمناً قلیلاً

۳_ امانت داری اور معاشرتی حقوق خدا تعالی کے عہدہیں*و منهم من ان تامنه بدینارلا یؤدّه الیك ... انّ الذین یشترون بعهد الله

٤_یہودی علماء عہد خدا (پیغمبر اسلام سے مربوط حقائق)میں تحریف کرنے اور اسے چھپانے میں دنیاوی مقاصد رکھتے ہیں_ انّ الذین یشترون بعهد الله و ایمانهم

آیت کے شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے "عهد الله" سے مراد پیغمبر اسلام (ص) سے مربوط حقائق ہیں جو تورات میں تھے اور یہودی علماء نے ان میں تحریف کردی_

۵_ عہد الہی اور اس سے پیدا ہونے والی ذمہ داریوں پر سوداگری کرنے کی اصل وجہ دنیاپرستی ہے_

ان الذین یشترون بعهد الله ... ثمناً قلیلاً

٦_ اہل کتاب کے نزدیک عہد الہی اور اس کی ذمہ داریاں بے وقعت و کم ارزش ہیں_

یشترون بعهد الله ... ثمناً قلیلاً الہی معاہدوں کوکم قیمت پر بیچنا انہیں کم قیمت سمجھنے کی دلیل ہے_

۷_ عہد الہی بیچ کردنیاوی قیمت حاصل کرنا اگرچہ بہت زیادہ ہو پھر بھی کم ہے_

ان الذین یشترون بعهد الله و ایمانهم ثمناً قلیلاً ظاہراً جو قیمت (ریاست اور مال وثروت) آیات الہی بیچنے والے لیتے تھے کم نہیں تھی لیکن خدا تعالی نے اسے کم کہا ہے_

۸_ اخروی نعمتوں سے یہودی علماء ،عہد الہی کے سوداگروں اور عہد وپیمان توڑنے والوں کا محروم ہونا_

انّ الذین یشترون ... اولئك لاخلاق لهم فی الآخرة

۹_ عہد الہی اور اپنے وعدوں دمعاہدوں کی پابندی اخروی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کا موجب ہے_

ان الذین یشترون بعهد الله و ایمانهم ... لاخلاق لهم فی الآخرة

۱۰_ دنیاوی نعمتوں کا اخروی نعمتوں کے مقابلے میں

بے ارزش و بے وقعت ہونا_ ان الذین یشترون بعهد الله ... ثمناً قلیلاً اولئك لاخلاق لهم فی الاخرة

جملہ " لاخلاق ..."دنیاوی نعمتوں کے کم ہونے کی دلیل ہوسکتاہے یعنی چونکہ وہ اخروی نعمتوں سے محروم ہوجائیں گے لہذا جو کچھ دنیا میں حاصل کرتے ہیں وہ کم ہے_

۱۱_ عہد الہی کے سوداگر اور عہد توڑنے والے خداوند عالم کے غضب کا شکار اور آخرت میں خداتعالی کی توجہ اور گفتگو سے محروم ہونگے_ ان الذین یشترون ... و لا یکلمهم الله و لا ینظر الیهم یوم القیامة

۱۲_ خداوند متعال کے عہد اور اپنے وعدوں کی پابندی خداوند عالم کی توجہ اور گفتگو سے بہرہ مند ہونے کا موجب ہے_
ان الذین یشترون ... و لا یکلمهم الله و لا ینظر الیهم یوم القیامة

۱۳_ خداوند متعال کا قیامت کے دن لوگوں سے گفتگو کرنا_ و لا یکلمهم الله ... یوم القیامة

۱٤_ عہد الہی کے سوادگر اور عہد توڑنے والے قدرت الہی سے رشد و ترقی کرنے اور پاک ہونے سے محروم ہیں_
ان الذین یشترون بعهد الله ... و لا یزکیهم تزکیہ "زصکصوص"یا "زصکی "کے مادہ سے ہے جس کے معنی پاک ہونے نیز ترقی و رشد حاصل کرنے کے ہیں_

۱۵_ علمائے اہل کتاب; عہد الہی کی سوداگری اورپیمان شکنی کی وجہ سے خداوند متعال کے غضب کا شکار، قیامت میں اس کی نظر اور گفتگو سے محروم اور اسکے تزکیہ سے بے بہرہ ہیں_
و منهم من ان تامنه بدینار ... انّ الذین یشترون ... و لایکلمهم الله و لا ینظر الیهم یوم القیامة و لا یزکیهم

۱٦_ عہد الہی اور اپنے معاہدوں کی پابندی خداتعالی کے تزکیہ سے بہرہ مند ہونے کا ذریعہ ہے_
انّ الذین یشترون بعهد الله و ایمانهم ... و لا یزکیهم مذکورہ بالا مطلب آیت کے مفہوم سے حاصل کیا گیا ہے_

۱۷_ عہد الہی کی سوداگری اور عہد شکنی قیامت میں خداتعالی کے دردناک عذاب کی موجب ہے_
ان الذین یشترون ... و لهم عذاب الیم

۱۸_ علمائے اہل کتاب عہد الہی کی تجارت اور

عہد شکنی کی وجہ سے قیامت میں خدا تعالی کے دردناک عذاب کے مستحق ہوں گے_و من اهل الکتاب ... ان الذین یشترون ... و لهم عذاب الیم

۱۹_ انسانوں کا تکامل و ترقی اور نیز ان کا سقوط و انحطاط مراتب رکھتا ہے_* ان الذین یشترون ... و لهم عذاب الیم

احتمال ہے کہ مذکورہ بالا مختلف عذاب (اخروی نعمتوں سے محروم ہونا ، خدا کا نظر نہ کرنا ، تکلم نہ کرنا) انحطاط کے مراتب کی طرف اشارہ ہو_

۲۰_ خداوند متعال کے عہد اور اپنی قسموں کو توڑکر تجارت کرنا گناہ کبیرہ ہے_ان الذین یشترون ... و لهم عذاب الیم

سخت عذاب کا وعدہ گناہ کے کبیرہ ہونے کی علامت ہے_

۲۱_ بندوں کے ساتھ قیامت میں کلام کرنا، نظر کرنا اور دنیا میں ان کا تزکیہ کرنا، ان کے ساتھ خداوند عالم کی محبت کا جلوہ ہے_ بلی من اوفی بعهده و اتقی فانّ الله یحب المتقین ان الذین یشترون ... ولا یزکیهم

سابقہ آیت کے اس آیہ کے مفہوم کے ساتھ ارتباط سے مذکورہ بالا مطلب حاصل کیا گیا ہے اور چونکہ جملہ "لا یزکیهم" کو اس سے پہلے جملوں کے برخلاف"یوم القیامة" کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا ، لہذا کہا جاسکتا ہے کہ تزکیہ دنیا سے مربوط ہے_

۲۲_ دنیا پرستی ، اخروی نعمتوں اور قیامت میں خدا تعالی کی نظر اور گفتگو سے محرومیّت کی موجب اور انسان کی ترقی و تکامل اور اس کے پاک ہونے سے مانع ہے_ان الذین یشترون ... ثمناً قلیلاً ... و لا یزکیهم

۲۳_ قیامت میں خدا وند عالم کا لوگوں پر نظر کرنا ان پر اس کی رحمت ہے_و لا ینظر الیهم

امیر المؤمنین (ع) نے آیت " و لاینظر الیهم یوم القیامة" کے بارے میں فرمایا : فنظره الیهم رحمة منه لهم (۱)پس خدا تعالی کا انکی طرف نظر کرنا ان کیلئے اس کی رحمت ہے_

۲۴_ جو لوگ جھوٹی قسم کھاتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور دردناک عذاب ان کے انتظار میں ہے_

ان الذین ... و ایمانهم ثمناً قلیلاً امام صادق(ع) نے گناہان کبیرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: و الیمین الغموس اور جھوٹی قسم کیونکہ خدا فرماتا ہے:

---

۱) توحید صدوق ص ۲٦۵ حدیث ۵ ، تفسیر برہان ج ۱ ص ۲۹۳ حدیث ۱۳_

"ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمناً قليلاً اولئك لاخلاق لهم فى الآخرة ..."(۱)

۲۵ جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال حاصل کرلے وہ خدا وند عالم کا مغضوب ہے_

ان الذين يشترون بعهدالله ... لهم عذاب اليم رسول خدا (ص) نے فرمایا :"من حلف يميناً يقتطع بها مال اخيه لقى الله عزوجلّ و هو عليه غضبان فانزل الله تصديق ذلك فى كتابه " ان الذين يشترون ..."جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے بھائي کا مال ہتھیا لے وہ خدا تعالی سے ملاقات کرے گا اس حال میں کہ خدا وند عالم اس پر غضبناک ہوگا اور خدا نے اسکی تصدیق قرآن کریم میں بھی نازل فرمائي ہے " ان الذین یشترون ..."(۲)

اخروی اجر: ۹

امانت داری : امانت داری کی اہمیت ۳

اہل کتاب: اہل کتاب کا عہد توڑنا ۱ ، ۱۵ ، ۱۸ ;اہل کتاب کی خصلتیں ۲; اہل کتاب کی دین فروشی ۱ ، ۱۵ ، ۱۸ ;اہل کتاب کے علماء ۱ ، ٦ ، ۱۵ ، ۱۸

تحریف :٤

ترقی : ترقی کے عوامل ١٤ ;ترقی کے مراحل ۱۹ ;ترقی کے موانع ١٤

تکامل :تکامل کے مراتب ۱۹

حق کو چھپانا : ٤

خدا تعالی : خدا تعالی کا عہد ۳ ، ٤ ، ۵ ، ٦ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ١٤ ، ۱۵ ، ١٦ ، ۱۷ ، ۱۸ ، ۲۰ ; خدا تعالی کا غضب ۱۱ ، ۱۵ ، ۲۵; خدا تعالی کا کلام ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۵ ، ۲۱ ، ۲۲ ; خدا تعالی کی توجہ ۱۱ ، ۱۲ ، ۲۱ ، ۲۲; خدا تعالی کی رحمت ۲۳ ;خدا تعالی کی محبت ۲۱ ;خدا تعالی کی نعمتیں ۹ ، ۱۰

---

۱) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ۲۸۷ حدیث ۳۳ ، نورالثقلین ج ۱ ص ۳۵۵ حدیث ۱۹۵_

۲) امالی شیخ طوسی ج ۱ ص ۳٦۸ جزء ۱۲ ، نورالثقلین ج ۱ ص ۳۵۵ حدیث ۱۹۳_

خودسازي: خودسازی کا پیش خیمہ ۱۶،۲۱; خودسازی کے موانع ۱٤،۱٥،۲۲

دنیا پرستی : ۷ دنیا پرستی کے اثرات ٥، ۲۲

دنیاوی وسائل : ۲ دین فروشی :۱،۷،۸،۱۱،۱٤،۱٥،۱۷،۱۸ دین فروشی کا پیش خیمہ ٥ ; دین فروشی کی سزا ۱۸

روایت : ۲۳ ، ۲٤ ، ۲٥

عذاب : اہل عذاب ۱۷،۱۸ ;عذاب کے موجبات ۱۷،۱۸،۲٤

عہد : عہد توڑنا ۸،۱۱ ،۱٤،۲۰;عہد توڑنے کی سزا ۱۷ ; وفائے عہد ۹،۱۲،۱٦

قسم : جھوٹی قسم کی سزا ۲٤;جھوٹی قسم کے اثرات ۲٥; قسم توڑنا ۲، ۲۰

قیامت : ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱٥ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳

گناہان کبیرہ:۲۰ لوگوں کے حقوق : ۳

مورد غضب لوگ : ۱۱ ، ۱٥ ، ۲٥

نعمت : اخروی نعمت کی قدر و قیمت ۱۰ ; دنیاوی نعمت کی قدر و قیمت ۱۰

یہود: علمائے یہود ٤ ، ۸ ;یہود اور حق کو چھپانا ٤ ;یہود کا تحریف کرنا ٤ ;یہود کا دنیا کی طرف رجحان ٤، ۸

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (۷۸)

انھیں یہودیوں میں سے بعض وہ ہیں جو کتاب پڑھنے میں زبان کو توڑ موڑ دیتے ہیں تاکہ تم لوگ اس تحریف کو بھی اصل کتاب سمجھنے لگو_ حالانکہ وہ اصل کتاب نہیں ہے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ اللہ کی طرف سے ہرگز نہیں ہے یہ خدا کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ سب جانتے ہیں_

۱_ بعض اہل کتاب (ان کے علماء)کا دین میں بدعت ایجاد کرنا اور تورات و انجیل کی تحریف کرنا_
و ان منهم لفريقا يلون السنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب

۲_ دینی زبان و روایات کو انکی تحریف کا ذریعہ بنانا و انّ منهم لفريقاً يلون السنتهم بالكتاب

۳_ خداوند عالم کی کتابیں لوگوں کے درمیان خدا تعالی کا عہدہیں_ان الذين يشترون بعهد الله ... و ان منهم لفريقا يلون السنتهم بالكتاب

٤_ بعض اہل کتاب کا آسمانی کتابوں میں تحریف کے ذریعے دھوکہ و فریب دینا_و ان منهم لفريقا ... لتحسبوه من الكتاب

٥_ آسمانی کتابیں دوسری تمام تحریروں اور گفتاروں سے مشخص و ممتاز قالب اور اسلوب و انداز رکھتی ہیں *
يلون السنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب کیونکہ یہودی اپنی تحریروں کو تورات کے انداز

سے پڑھتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ تورات کا اپنا خاص قالب اور اسلوب تھا_

٦_ بعض اہل کتاب (ان کے علماء) عوام کو دھوکہ دینے کے لیئے اپنی تحریروں کی کتاب خدا کی طرح تلاوت کرتے تھے_و ان منهم لفريقا يلون السنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب

٧_ بعض اہل کتاب (ان کے علماء) مسلمانوں کو منحرف کرنے کے لئے اپنی تحریروں کوتورات و انجیل کے طور پر پیش کرتے تھے_و ان منهم لفريقاً ... لتحسبوه من الكتاب مذکورہ بالا مطلب " لتحسبوہ"جو کہ مسلمانوں اورمؤمنین کو خطاب ہے کے ظاہر سے حاصل کیا گیا ہے_

٨_ بعض اہل کتاب (ان کے علماء) اپنی تحریروں کو کتاب خدا کے عنوان سے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے_
و يقولون هو من عند الله و ما هو من عند الله

٩_ بعض اہل کتاب (ان کے علماء) کا آگاہانہ خدا تعالی اور اسکے دین پر افترا پردازی کرنا اور جھوٹ باندھنا_
ويقولون هو من عندالله ... و يقولون على الله الكذب و هم يعلمون

١٠_ معاشروں کے انحراف و گمراہی میں تحریف کرنے والے علماء اور آسمانی کتابوں کی تحریف کا کردار و تاثیر_
و ان منهم لفريقا ... و يقولون على الله الكذب و هم يعلمون

تحریف کے ذکر، اسکی کیفیت کے بیان اور آیت کے علمائے اہل کتاب کے بارے میں سخت لہجے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عمل لوگوں کے گمراہ کرنے میں بہت زیادہ مؤثر تھا_

آسمانی کتابیں : ٣ ، ٥ ، ٦ ، ٧آسمانی کتابوں کی تحریف ٤ ، ١٠

افترا: خدا پر افترا ٩ ; دین پر افترا ٩

انجیل : انجیل میں تحریف ١

اہل کتاب : اہل کتاب اور آسمانی کتابیں ٦ ، ٨ ;اہل کتاب اور لوگوں کو گمراہ کرنا ٧; اہل کتاب کا تحریف کرنا ١ ، ٤ ، ٦ ، ٧; اہل کتاب کا مکر و فریب ٤ ، ٦ ;اہل کتاب کے علماء ١ ، ٦ ، ٧ ، ٨ ، ٩

بدعت : ۱

تورات : تورات میں تحریف ۱

خدا تعالی : خدا تعالی کا عہد ۳

دین : ۹ دین سے سوء استفادہ ۲ ، ۶ ، ۸;دین کی تحریف ۲ ;دین میں بدعت ۱

علماء : ۱۰

گمراہی : گمراہی کے عوامل ۷ ، ۱۰

معاشرہ : معاشرہ کے انحراف کا پیش خیمہ ۱۰

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُواْ عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللّهِ وَلَكِن كُونُواْ رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ (۷۹)

کسی بشر کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ خدا اسے کتاب و حکمت اور نبوت عطا کر دے اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ خدا کو چھوڑ کر ہمارے بندے بن جاؤ بلکہ اس کا قول یہی ہوتا ہے کہ اللہ والے بنو کہ تم کتاب کی تعلیم بھی دیتے ہوا ور اسے پڑھتے بھی رہتے ہو_

۱_ کسی نبی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ لوگوں کو اپنی بندگی اور اپنے سامنے خشوع و خضوع کا حکم دے_

ما کان لبشر : ان یؤتیه الله الکتاب ... ثمّ یقول للناس کونوا عباداً لي

۲_ انبیاء (ع) کی طرف منسوب کرنا کہ وہ لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف بلاتے ہیں ، آسمانی کتابوں میں تحریف کرنے والوں کی گھڑی ہوئی بات ہے_

و انّ منهم لفریقاً یلون السنتهم بالکتاب لتحسبوه من الکتاب ...ما کان لبشر ان یؤتیه الله الکتاب ... ثمّ یقول للناس کونوا عباداً لي سابقہ آیت کے اس آیہ کے ساتھ ارتباط سے یہ استفادہ ہوتاہے_

۳_ خداوندعالم کی طرف سے حضرت عیسی (ع) کی الوہیت کی نفی_ انّ مثل عیسی عند الله ... (آیت ۵۹) ما کان لبشر ان یوتیه الله الکتاب اس آیت کے مورد نظر مصادیق میں سے حضرت مسیح (ع) ہیں کیونکہ سابقہ آیات اہل کتاب کے بارے میں ہیں_

٤_ انبیاء (ع) انسانوں میں سے افضل اور فوقیت رکھنے والے ہیں نہ کہما فوق انسان_ ما کان لبشر ان یوتیه الله الکتاب و الحکم

۵_ کتاب اور حکمت ، انبیاء (ع) کو خداوند متعال کا عطیہ_ ان یوتیه الله الکتاب والحکم یہ اس صورت میں ہے کہ "الحکم" کے معنی حکمت کے ہوں_

٦_ حکومت ، انبیاء (ع) کو خدا وند عالم کا عطیہ_ ان یوتیه الله الکتاب و الحکم یہ اس صورت میں ہے کہ "الحکم" حکومت کے معنی میں ہو_

۷_ انبیاء (ع) لوگوں کو صرف خدا تعالی کی بندگی کی دعوت دیتے تھے_ ما کان لبشر ... ثم یقول للناس کونوا عباداً لی من دون الله و لکن کونوا ربانیّین

۸_ انبیاء (ع) نے کبھی بھی اپنے منصب اوردین خدا سے سوء استفادہ نہیں کیا_ ما کان لبشر ... ثم یقول للناس کونوا عباداً لی من دون الله

۹_ مقام نبوت پر فائز ہونا اور کتاب و حکمت والا ہونا اس بات سے مناسبت نہیں رکھتا کہ لوگوں کو اپنی بندگی کی طرف دعوت دی جائے_ ما کان لبشر: ... ثم یقول للناس کونوا عباداً لی من دون الله

۱۰_ خداوند متعال کی عبودیت اور غیر خدا سے عبودیت کی نفی ، انبیاء (ع) کی دعوت کا اصلی محورہے_ ما کان لبشر ...ثم یقول للناس کونوا عباداً لی من دون الله و لکن کونوا ربّانیین ربّانی اسے کہتے ہیں جو ربّ سے انتہائی ارتباط رکھتاہو اور اسکی بہت عبادت کرے_

۱۱_ ادیان کے پیروکاروں کے اپنے انبیاء (ع) کے بارے میں مشرکانہ اعتقادات خود ان انبیاء (ع) کی تعلیمات کے برخلاف ہیں_

ما كان لبشر ... ثم يقول ... و لكن كونوا ربانيين

۱۲_ انبیاء (ع) کی رسالت خدائی انسانوں کی تربیت ہے_ و لكن كونوا ربانيين

۱۳_ آسمانی کتابوں کا پڑھانا اور پڑھنا انسان کے ربانی ہونے کا ذریعہ_ كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب و بما كنتم تدرسون

١٤_ آسمانی کتابوں سے سیکھی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے_ كونوا ربانيين بما كنتم تعملون الكتاب و بما كنتم تدرسون کیونکہ ربّانی ہونے کا حکم ان لوگوں کو دیا گیا ہے جنہوں نے آسمانی کتابوں کو سیکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ان کا علم کافی نہیں ہے بلکہ ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے_

١٥_ ربّانی علماء و دانشمند انسانوں کی آسمانی کتابوں کی تعلیمات کی بنیاد پر پرورش انبیاء (ع) کے اہداف میں سے ہے_
كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب

١٦_ آسمانی کتابیں سیکھنے اور سکھانے کے لیئے ہیں_ بماكنتم تعلمون الكتاب وبما كنتم تدرسون

١٧_ لوگوں کو اپنی طرف دعوت دینے کے لیئے دینی منصب اور عہدے سے ناجائز استفادہ کرنا ممنوع ہے_
ما كان لبشر ان يوتيه الله الكتاب ... ثمّ يقول للناس كونوا عباداً لي

١٨_ علمائے دین آسمانی کتابوں کے علم کے مقابل ذمہ دارہیں_ و لكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب و بما كنتم تدرسون

١٩_ آسمانی کتابیں لوگوں کے لئے قابل ادراک و فہم ہیں_ بما كنتم تعملمون الكتاب و بما كنتم تدرسون

٢٠_ آنحضرت (ص) کا اپنے بارے میں لوگوں کو غلو (حد سے بڑھانا) کرنے سے منع فرمانا_

ماكان لبشر ان يوتيه ... ثمّ يقول للناس كونوا عباداً لي رسول خدا (ص) نے فرمایا: "لا ترفعونى فوق حقى فان الله تعالى اتخذنى عبداً قبل ان يتخذنى نبياً "مجھے میرے مقام سے نہ بڑھاؤ کیونکہ خداوند عالم نے مجھے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا، اس کے بعد آپ (ص) نے

مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرمائي (۱)

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) کےے نواہی ۲۰ آسمانی کتابیں : ۵ ، ۹ ،۱۳ ، ۱۹ آسمانی کتابوں کی تحریف ۲;آسمانی کتابوں کی تعلیمات ۱٤ ;آسمانی کتابوں کے اہداف ۱٦

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) اور تربیت ۱۲ ; انبیاء (ع) کا مقام و مرتبہ٤ ; انبیاء (ع) کی تعلیمات ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۵ ; انبیاء (ع) کی حکمت ۵ ، ۹;انبیاء (ع) کی حکومت ٦ انبیاء (ع) کی دعوت ۷ ، ۹ ، ۱۰; انبیاء (ع) کی ذمہ داری کا دائرہ ۱ ، ۱۰ ;انبیاء (ع) کی عصمت ۸ ;انبیاء (ع) کی نبوت ۹;انبیاء (ع) کے اہداف ۱۲ ، ۱۵

تربیت : ۱۲

ترقی : ترقی کے مراحل ۱۳

تعلیم و تعلّم ۱۳ ، ۱۷ توحید عبادی : ۳ ، ۷ ، ۹ ، ۱۰

حضرت عیسی (ع) : حضرت عیسی (ع) کی الوہیت ۳

خدا تعالی : خدا تعالی کی بندگی ۷ ، ۱۰ ; خدا تعالی کے عطیّے ۵ ، ٦;خدا تعالی کے نواہی ۱

خودسازی : خود سازی کے عوامل ۱۳

دین : دین سے ناجائز استفادہ ۸ ، ۱۷

ذمہ داری : علم اور ذمہ داری ۱۸

روایت : ۲۰ عقیدہ : باطل عقیدہ ۲ ، ۱۱

علمائ: ۱۳ ، ۱۵ ، ۱۸

عمل : عمل کی اہمیت ۱٤

غلو : ۲۰

نبوت : ۹

---

۱) عیون اخبار الرضا (ع) ج۲ ص ۲۰۱ حدیث ۱ باب ٤٦ نور الثقلین ج ۱ ص ۳۵۷ حدیث ۲۰۹ _

وَلاَ يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُواْ الْمَلاَئِكَةَ وَالنِّبِيِّيْنَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (٨٠)

وہ تمہیں یہ حکم بھی نہیں دے سکتا کہ ملائکہ یا انبیاء کو اپنا پروردگار بنا لو کیا وہ تمھیں کفر کا حکم دے سکتا ہے جب کہ تم لوگ مسلمان ہو_

١_ انبیاء (ع) نے کسی کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ فرشتوں اور انبیاء (ع) کو اپنا ربّ بنائیں_

ما كان لبشر ... ولا يامركم ان تتخذوا الملائكة والنبيين ارباباً

٢_ انبیاء (ع) اور فرشتوں کی ربوبیت کا اعتقاد انبیاء (ع) کے اہداف کے ساتھ سازگار نہیں_

ولايامركم ان تتخذوا الملائكة والنبيين ارباباً

٣_ بعض اہل کتاب کا، انبیاء (ع) اور فرشتوں کی ربوبیت کا معتقد ہونا_ ولايامركم ان تتخذوا الملائكة والنبيين ارباباً

یہ آیت بعض اہل کتاب کے اعتقاد کی طرف ناظر ہے_

٤_ انبیاء (ع) اور فرشتوں (غیر خدا) کی ربوبیت کا اعتقاد کفر ہے_ و لا يامركم ... ا يامركم بالكفر

٥_ انبیاء (ع)، فرشتے اور جو کچھ غیر خدا ہے کائنات کی ربوبیت میں مستقل کوئی تاثیر نہیں رکھتے_

و لا يامركم ... ارباباً ايامركم بالكفر

٦_ خداوند عالم کے سامنے سرجھکانا کفر (غیر خدا کی ربوبیت کا عقیدہ) کے ساتھ سازگار نہیں_ ايا مركم بالكفر بعد اذ انتم مسلمون

٧ خداوند متعال کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور اسکی توحید، انبیاء (ع) کی دعوت کی روح ہے_

ولا يامركم ان تتخذوا ... ا يامركم بالكفر بعد اذ انتم مسلمون

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) اور اہل کتاب ۳ ;انبیاء (ع) اور توحید ۷; انبیاء (ع) اور خلقت ۵;انبیاء (ع) کی تعلیمات ۱ ; انبیاء (ع) کی دعوت ۱ ، ۷;انبیاء (ع) کے اہداف ۲ ; ربوبیت اورانبیاء (ع) ٤

اہل کتاب ۳ : اہل کتاب اور انبیاء (ع) ۳ ; اہل کتاب کے عقائد ۳ ;فرشتے اوراہل کتاب ۳

توحید : ۷ توحید صفاتی ۱

دین : دین کی حقیقت ۷

سر تسلیم خم کرنا: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ٦ ، ۷;سر تسلیم خم کرنا اور کفر ٦

شرک : شرک کی نفی ۲ ;شرک کے موارد ٦

عالم خلقت : ۵ عالم خلقت کی تدبیر ۵ ; فرشتے اورعالم خلقت ۵

عقیدہ : باطل عقیدہ ۲ ، ۳ ، ٤

فرشتے : ۱ ،۳ ، ٤، ۵

کفر : ٦ کفر کے موارد ٤

وَإِذْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُواْ أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُواْ وَ أَنَاْ مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ (٨١)

اور اس وقت کو یاد کرو جب خدا نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ ہم تم کو جو کتاب و حکمت دے رہے ہیں اس کے بعد جب وہ رسول آجائے جو تمھاری کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے تو تم سب اس پر ایمان لے آنا اور اس کی مدد کرنا _ اور پھر پوچھا کیا تم نے ان باتوں کا اقرار کرلیا اور ہمارے عہد کو قبول کرلیا تو سب نے کہا کہ بیشک ہم نے اقرار کرلیا _ ارشاد ہوا کہ اب تم سب گواہ بھی رہنا اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں میں ہوں _

١_ خداتعالی کا انبیاء (ع) اور ان کے پیروکاروں سے یہ عہد وپیمان لینا کہ وہ بعد والے نبی (ع) پر ایمان لائیں گے اور اسکی مدد کریں گے_ اذ اخذ الله ميثاق النبيين ... ثمّ جاء كم رسول ... لتؤمنن به و لتنصرنّه "میثاق النبیین" میں میثاق سے مراد ہوسکتاہے خداوند عالم کا انبیاء (ع) سے لیا جانے والا عہد وپیمان ہو اور ہوسکتاہے لوگوں سے انبیاء (ع) کے لیئے لیا جانے والا میثاق ہو_

٢_ خداوند عالم کا اہل کتاب کو وہ میثاق یاد دلاکر جو گذشتہ انبیاء (ع) سے پیغمبر اسلام (ص) کے بارے میں لیا گیا تھا، انکے خلاف استدلال کرنا_ و اذ اخذ الله ميثاق النبيين یہ اس صورت میں ہے کہ "اذ" "اذکروا" کے متعلق ہو اور اس کے مخاطب سابقہ آیات کے قرینہ سے اہل کتاب ہوں_

٣_ کتاب اور حکمت، انبیاء (ع) کیلئے خداوند عالم کا

عطیہ_ لما آتیتکم من کتاب: وحکمة

٤_ پیغمبر اسلام (ص) کو حکم کہ وہ لوگوں کو سابقہ انبیاء (ع) سے لیا جانے والا وہ عہد وپیمان یاد دلائیں جو بعد والے پیغمبر (ص) پر ایمان لانے کے لازمی ہونے کے بارے میں تھا_ و اذ اخذ الله میثاق النبیین ... لتؤ منن به

یہ اس صورت میں ہے کہ " اذ"، " اذکر" سے متعلق ہو_

٥_ تمام انبیاء (ع) کا ایک ہی راستہ اور ایک ہی ہدف ہے_ و اذ اخذ الله میثاق النبیین ... لتؤمنن به و لتنصرنّه

٦_ ایک ہی پیغمبر (ص) کی پیروی کے نتیجہ میں امّتوں کی وحدت کے لئے، انبیاء (ع) سے خداوند عالم کا عہد وپیمان_

و اذ اخذ الله میثاق النبیین ... لتؤمنن به و لتنصرنه بعد والے نبی (ع) پر ایمان اور اسکی پیروی کا لازمی ہونا بتلاتاہے کہ ہر زمانے میں ایک ہی نبی (ع) محور رہاہے کہ اسکی پیروی کی بنیاد پر امّتیں متحد ہوجاتی تھیں_

٧_ سابقہ انبیاء (ع) آنے والے رسولوں (ع) کی بعثت کا پیش خیمہ ہیں_ و اذ اخذ الله میثاق النبیین ... ثمّ جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن به

٨_ خداوند عالم کا انبیاء (ع) کو کتاب اور حکمت دینے سے پہلے عہد وپیمان لینا_ و اذ اخذ الله میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمة یہ اس صورت میں ہے کہ " لما" شرطیہ ہو_

٩_ پیغمبر اسلام (ص) پر ایمان اور آپ (ص) کی مدد کرنا، خداتعالی کا گزشتہ انبیاء (ع) اور انکے پیروکاروں سے لیا جانے والا عہد وپیمان_ ثمّ جاء کم رسول مصدق لما معکم یہ اس صورت میں ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کو خطاب ہو اور " رسول "سے مراد پیغمبر اکرم (ص) ہوں_

١٠_ انبیاء (ع) کی باہمی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک دوسرے کی حمایت کریں_ و اذ اخذ الله ... ثمّ جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به و لتنصرنّه سابقہ انبیاء (ع) کا بعد والے انبیاء (ع) پر ایمان لانے کی نصیحت کرنا اور بعد والے انبیاء (ع) کا سابقہ انبیاء (ع) کی تصدیق کرنا مذکورہ بالا مطلب پر دلالت کرتاہے_

۱۱_ پیغمبر اکرم (ص)، سابقہ انبیاء (ع) اور سابقہ الہی کتابوں کی تصدیق فرمانے والے ہیں_
ثمّ جاء کم رسول مصدق لما معکم یہ اس صورت میں ہے کہ " رسول "سے مراد پیغمبر اسلام (ص) ہوں_

۱۲_ دعوائے پیغمبری کی صحت کی شرط سابقہ انبیاء (ع) اور آسمانی کتابوں کی تصدیق ہے_
ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم

۱۳_ صاحبان کتاب و حکمت پر پیغمبر اکرم (ص) کی حمایت کی ذمہ داری_ لما آتیتکم من کتاب و حکمة ... لتؤمنن به

کیونکہ کہ انبیاء (ع) کتاب و حکمت رکھتے تھے انھیں پیغمبر اسلام (ص) کی حمایت کا حکم ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جس میں بھی یہ خصوصیت ہو اگرچہ بالواسطہ طور پر اس پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوگي_

۱٤_ مکتب پہ ایمان کے ساتھ ساتھ اسکے اجرا کی جد وجہد کرنا ضروری ہے_ لتؤمنن به و لتنصرنه

۱٥_ نئے دین کو قبول کرنا اور پہلے دین کو چھوڑنا مشکل امر ہے_ و اذ اخذ الله میثاق النبیین ... و اخذتم علی ذلکم اصري

تاکید کے ساتھ عہد وپیمان لینا بتلاتا ہے کہ ہر دین و مذہب والے نئے دین کو قبول کرنے میں ضد و سختی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور پہلے دین سے ہاتھ اٹھانا مشکل کام ہے_

۱٦_ گذشتہ انبیاء (ع) اور امّتوں کا بعد والے رسولوں (ع) پر ایمان لانے اور انکی مدد کرنے کے بارے میں لیئے گئے میثاق الہی کا اعتراف کرنا_ قال ء اقررتم و اخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا

" ء اقررتم " انبیاء (ع) سے اقرار لینا ہے اور "اخذتم" امتوں سے انبیاء (ع) کے ذریعے عہد وپیمان لینے کا بیان ہے اور "اقررنا" تمام انبیاء (ع) اور امتوں کا اقرار ہے_

۱۷_ خداوند عالم کا انبیاء (ع) اور انکی امّتوں کو ان سے لیئے گئے عہد وپیمان پر گواہ بننے اور گواہی دینے کا حکم_
قالوا اقررنا قال فاشهدوا و انا معکم من الشاهدین جملہ " فاشهدوا ..." گواہ بننے اور گواہی دینے دونوں پر دلالت کررہا ہے_

۱۸_ انبیاء (ع) پر ایمان لانے اور انکی مدد کرنے کے

سلسلہ میں خداوند متعال کی طرف سے لیئے گئے عہد و پیمان کی عظمت_و اذ اخذ الله ... قال فاشهدوا

عہد و پیمان لینا اور پھر اس پر گواہ بننے اور گواہی دینے کا حکم عہد و پیمان کی عظمت پر دلالت کرتا ہے_

١٩_ انبیاء (ع) پر ایمان لانے اور انکی مدد کرنے کے سلسلہ میں خداتعالی کے عہد و پیمان کے گواہ خدا وند عالم اور انبیاء (ع) ہیں_و انا معکم من الشاهدین

٢٠_ خداتعالی کا انبیاء (ع) کو پیغمبر اکرم (ص) کی حقانیت پر گواہ بنانا اور اس حقانیت پر ان کے ساتھ خود خداوند متعال کا گواہ ہونا_ثم جاء کم رسول ... قال فاشهدوا و انا معکم من الشاهدین یہ اس صورت میں ہے کہ " رسول"سے مراد پیغمبر اکرم (ص) ہوں_

٢١_ گذشتہ انبیاء (ع) کی آنے والے انبیاء (ع) کے بارے میں بشارت_و اخذتم علی ذلکم اصري

" اصر" عہد کے معنی میں ہے اور لوگوں سے آئندہ انبیاء (ع) پر ایمان لانے اور انکی مدد کرنے کا عہد لینا خود ان کے آنے کی بشارت ہے_

٢٢_ انبیاء (ع) کا فریضہ ہے کہ لوگوں کو انبیاء (ع) ،پر ایمان اور انکی مدد کے بارے میں خداوند متعال کے ان سے تاکیدی عہد و پیمان سے مطلع کریں_و اخذتم علی ذلکم اصری ... فاشهدوا و انا معکم من الشاهدین یہ اس صورت میں ہے کہ " فاشھدوا" انبیاء (ع) کو حکم ہو کہ امتوں کے سامنے شہادت دو_

٢٣_ پیغمبر اسلام (ص) اپنے سے پہلے انبیاء (ع) اور آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والے ہیں_

ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم امام صادق (ع) فرماتے ہیں : ... " ثمّ جاء کم رسول مصدق لما معکم"میں رسول سے مراد رسول اسلام (ص) ہیں (١)

٢٤_ انبیائے (ع) الہی کی ذمہ داریہے کہ وہ لوگوں کو پیغمبر اسلام ، ان کی بعثت اور انکے اوصاف کی پہچان کرائیں اور تصدیق کا حکم دیں_و اذ اخذ الله میثاق النبیین امیر المؤمنین (ع) فرماتے ہیں : انّ الله تعالی اخذ المیثاق علی الانبیاء قبل نبیّنا ان یخبروا اممهم بمبعثه و نعته و یبشروهم به و یامروهم بتصدیقه (٢)

---

١) تفسیر قمی ج ١ ص ٢٤٧ آیت ١٧٢ سورہ اعراف کے ذیل میں ، نور الثقلین ج ١ ص ٣٥٨ حدیث ٢١١_ ٢) مجمع البیان ج ٢ ص ٧٨٤ ، نور الثقلین ج ١ ص ٣٥٩ حدیث ٢١٥_

اللہ تعالی نے ہمارے نبی (ص) سے پہلے انبیاء (ع) سے یہ عہد لیا کہ وہ اپنی امتوں کو آنحضرت (ص) کی بعثت و صفت کی خبردیں_ انہیں آنحضرت (ص) کی بشارت دیں اور ان کو حکم دیں کہ وہ آپ (ص) کی تصدیق کریں_

۲۵_ خداوند عالم کا سابقہ انبیاء (ع) کی امتّوں سے اپنے اپنے پیغمبر(ص) کی تصدیق اور اسکی تعلیمات پر عمل کرنے کے بارے میں عھد وپیمان لینا_ و اذ اخذ الله میثاق النبیین امام صادق (ع) فرماتے ہیں: تقدیرہ و اذ اخذ الله میثاق امم النبیین بتصدیق کلّ امّة نبیّها والعمل بما جاء هم به (۱) یعنی اس آیت کی اصل یوں بنے گی کہ خدا نے نبیوں کی امتوں سے عہد لیاکہ ہر امت اپنے نبی (ص) کی تصدیق کرے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرے_

آسمانی کتابیں: ۳، ۸، ۱۱، ۱۲، ۲۳، ۲۴

آنحضرت(ص): آنحضرت(ص) اور آسمانی کتابیں ۱۱، ۲۳; آنحضرت(ص) اور انبیاء ۹، ۱۱، ۲۳، ۲۴; آنحضرت(ص) اور اہل کتاب ۲ ;آنحضرت(ص) کی حقانیت ۲۰ ; آنحضرت(ص) کی حمایت ۱۳ ; آنحضرت(ص) کی ذمہ داری ۲ ، ٤

ادیان: ادیان کی ہم آہنگی ۵

استدلال کرنا: ۲

امّت واحدہ: ٦ انبیاء (ع) ۱، ٤، ٦، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱٦، ۱۸، ۲۲، ۲۳، ۲٤

انبیاء (ع) کا پے درپے آنا ۷; انبیاء (ع) کی بشارت ۲۱ انبیاء (ع) کی تعلیمات ۲۵; انبیاء (ع) کی حکمت ۳، ۸; انبیاء (ع) کی دعوت ۲۲; انبیاء (ع) کی ذمہ داری ۱۰، ۱۱، ۱۷، ۲۲ ;انبیاء (ع) کی گواہی ۱۹، ۲۰; انبیائے (ع) ماسلف ۲۱، ۷

اہل کتاب: ۲

ایمان: آسمانی کتابوں پرایمان ۱۲ ; انبیاء (ع) پر ایمان ۱۲، ۱٦، ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۲۵ ;پیغمبر اسلام(ص) پر ایمان۹، ۲٤ ; دین پر ایمان۱۵; نبوت پر ایمان ۱، ٤، ۹، ۱۹

خداتعالی: خدا تعالی کا عہد ۱، ۲، ٤، ٦، ۸، ۹، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۲ ; خدا تعالی کی گواہی ۱۹ ; خدا تعالی کے اوامر ۱۷ ;خداتعالی کے عطیّے ۳

۱) تفسیر تبیان ج ۲ ص ۵۱٤، مجمع البیان ج ۲ ص ۷۸٤_

دین : دین اور عینیت ١٤

روایت ٢٣ ، ٢٤ ، ٢٥

علماء : علماکی ذمہ داری ١٣

عہد : انبیاء (ع) کے ساتھ عہد ١ ، ٤ ، ٦ ، ٨ ، ٩ ، ١٦ ، ١٧

نبوت : ١ ، ٤ ، ٩ ، ١٩ ، نبوت کی دلیلیں ١٢

فَمَن تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (٨٢)

اس کے بعد جو انحراف کرے گا وہ فاسقین کی منزل میں ہوگا _

١ _ انبیاء (ع) پر ایمان نہ لانا اور انکی مدد نہ کرنا فسق و فجور ہے _لتومنن به و لتنصرنه ... فمن تولّى بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون

٢ _ جو لوگ پیغمبر اسلام (ص) پر ایمان نہ لائیں اور آپ (ص) کی مدد نہ کریں وہ فاسق ہیں _لتومنن به و لتنصرنه ... فمن تولى بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون یہ اس صورت میں ہے کہ سابقہ آیت میں "رسول" سے مراد رسول اکرم (ص) ہوں

٣ _ دین کے مرکز سے نکلنا ، ہر زمانے میں انبیائے (ع) الہی کی مخالفت کرنا اور دوسرے ادیان کی طرف مائل ہونا فسق ہے _و اذ اخذ الله ... فمن تولى بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون

٤ _ الہی عہد و پیمان کا توڑنا فسق ہے اور توڑنے والے فاسق ہیں _و اذ اخذ الله میثاق ... فمن تولى بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون

آنحضرت (ص) : ٢

ارتداد : ٣

انبیاء (ع) : ١

عہد: عہد کا توڑنا ٤

فاسقین : ٢، ٤

فسق : ١، ٣، ٤

کفر:

انبیاء (ع) کے بارے میں کفر ١ ، ٢ ;پیغمبر اسلام (ص) کے بارے میں کفر ٢

أَفَغَيْرَ دِينِ اللّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ (٨٣)

کیا یہ لوگ دین خدا کے علاوہ کچھ اور تلاش کر رہے ہیں جب کہ زمین و آسمان کی ساری مخلوقات بہ رضا و رغبت یا بہ جبر و کراہت اسی کی بارگاہ میں سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے اور سب کو اسی کی بارگاہ میں واپس جانا ہے _

١_ اہل کتاب کا دین خدا (پیغمبر اسلام (ص) پر ایمان اور انکی مدد کرنے) سے منحرف ہونا _

افغير دين الله يبغون سابقہ آیات پر توجہ کرتے ہوئے جو کہ اہل کتاب کے بارے میں تھیں یہ آیت بھی اہل کتاب کی طرف اشارہ ہے_

٢_ خداوند عالم کے عہد و پیمان (انبیاء (ع) پر ایمان لانا اور انکی مدد کرنا) پر عمل پیرا ہونا دین خدا ہے_

واذاخذ الله ميثاق ...افغير دين الله يبغون

٣_ دین کی طرف میلان فطری امر ہے_*

افغير دين الله يبغون "بغي" طلب کے معنی میں ہے اور فعل مضارع "یبغون" دائمی و مستمر طلب پر دلالت کرتا ہے لہذا آیت میں فرض کیا گیا ہے کہ لوگ دائمی طور پر دین کی طرف مائل رہتے ہیں_

٤_ غیر خدا کے دین کا انتخاب نظام ہستی کی حرکت سے مناسبت نہیں رکھتا_ افغير دين الله يبغون و له اسلم من فى السماوات والارض

٥_ پیغمبر اکرم (ص) پر ایمان اور انکی مدد کرنا دین خدا ہے_

ثمّ جاء کم رسول ... افغیر دین اللہ یبغون یہ اس صورت میں ہے کہ گذشتہ دو آیتوں میں "رسول" سے مراد پیغمبر اسلام (ص) ہوں _

٦_ خدا تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی دین کی حقیقت ہے_ افغیر دین اللہ یبغون و لہ اسلم من فی السماوات

٧_ تمام باشعور موجودات خواہ نخواہ خدا وند متعال کے حضور سر تسلیم خم کرتے ہیں_ افغیر دین اللہ یبغون و لہ اسلم من فی السماوات والارض طوعاً و کرھا کلمہ "مَنْ"پر توجہ کرتے ہوئے جو کہ صاحبان عقل موجودات کے لیئے آتا ہے یہاں پر مراد باشعور موجودات ہیں_

٨_ آسمانوں میں باشعور موجودات کا ہونا_ و لہ اسلم من فی السماوات والارض

٩_ خداوند عالم کے حضور سر تسلیم خم کرنا نظام ہستی کے کلی تحرک کی ہمراہی ہے_ولہ اسلم من فی السماوات و الارض طوعاً و کرھاً

١٠_ نظام ہستی میں قوانین الہی کی حکمرانی_ و لہ اسلم من فی السماوات والارض

١١_ تمام موجودات کا خداوند متعال کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، دین کو قبول کرنے اور خدا وند عالم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے ضروری ہونے کی دلیل ہے_ افغیر دین اللہ یبغون و لہ اسلم من فی السماوات والارض

١٢_ تمام موجودات خداوند عالم کی طرف لوٹنے پر مجبور ہیں_ و الیہ یرجعون

١٣_ تمام موجودات کے خداوند متعال کی طرف جبری رجوع کی طرف توجہ دین خدا کو قبول کرنے کا پیش خیمہ ہے_ افغیر دین اللہ ... و الیہ یرجعون جملہ "والیہ ..." دین خدا کی قبولیت کے لازمی ہونے کی دلیل کے طور پر ہے جو کہ "افغیر دین ..."سے مستفاد ہے_

١٤_ تمام باشعور موجودات تکوینی طور پر توحید خدا کے قائل ہیں_ و لہ اسلم من فی السماوات والارض طوعاً و کرھا مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام صادق (ع)

نے فرمایا: ہو توحید ہم لله عزوجل(۱)

۱۵_ عالم ذرمیں اصحاب یمین کا خدا کی ربوبیت کے بارے میں اپنی رغبت و میلان سے اعتراف اور اصحاب شمال کا مجبوراً اعتراف_و له اسلم من فی السماوات والارض طوعاً و کرهاً

امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ...فخلق تربة آدم ... فقبض قبضة من کتفه الایمن فخرجوا الذر ... فقال لهم جمیعا الست بربکم؟ قال اصحاب الیمین بلی طوعاً و قال اصحاب الشمال بلی کرهاً ...فذلك قوله تعالی "وله اسلم من فی السماوات والارض طوعاً وکرهاً" خداوند عالم نے آدم(ع) کی تربت کو خلق کیا... پس اس کے دائیں کندھے سے ایک مٹھی مٹی لی اس سے لوگ ذرّوں کی صورت میں نکلے... پھر خدا تعالی نے ان سے کہا "الست بربکم" پھر اصحاب یمین نے رغبت سے اقرار کیا اور اصحاب شمال نے مجبوراً اعتراف کیا... یہ ہے مراد الله تعالی کے اس فرمان سے "و له اسلم من فی السموات والارض طوعاً و کرها" (۲)

۱۶_ فرشتوں کا خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا_و له اسلم من فی السموات مذکورہ بالا آیت کے بارے میں رسول خدا (ص) نے فرمایا: انا من فی السماوات فالملائکة(۳) سر تسلیم خم کرنے والے جو آسمانوں میں ہیں ان سے مراد فرشتے ہیں_

آخرت: آخرت پر ایمان کے اثرات ۱۳

آنحضرت: ۱، ۵

اطاعت: ۱۱

انبیاء (ع): ۲

اہل کتاب: اہل کتاب کی گمراہی ۱ ;پیغمبر اسلام (ص) اور اہل کتاب ۱ ایمان ۱۳ ، انبیاء (ع) پر ایمان ۲ ;ایمان اور عمل ۱۳ ;پیغمبر اسلام (ص) پر ایمان ۱ ، ۵

۱) توحید صدوق ص ٤٦ حدیث ۷ باب ۲ ، نور الثقلین ج ۱ ص ۳٦۰ حدیث ۲۲۰_

۲) علل الشرائع ص ٤۲۵ حدیث ٦ باب ۱٦۱ ، تفسیر برہان ج ۱ ص ۲۹۵ حدیث ۱_

۳) الدر المنثور ج ۲ ص ۲۵٤_

تکوین و تشریع : ٤ ، ٩

توحید : ١٤

خدا تعالی :

خدا تعالی کا عہد ٢؛خدا تعالی کی حکمرانی ١٠ ; خدا تعالی کی ربوبیت ١٥ ; خدا تعالی کی طرف بازگشت ١٢ ، ١٣

دین : دین کو قبول کرنا ٤ ، ١١ ، ١٣ ; دین کی حقیقت ٢ ، ٦ ; دین کی طرف میلان ٣

روایت : ١٤ ، ١٥ ، ١٦

زندگی : آسمانوں میں زندگی ٨

سر تسلیم خم کرنا: اللہ تعالی کے حضور سر تسلیم خم کرنا ٦ ، ٧ ، ٩ ، ١١ ، ١٥ ، ١٦

عالم خلقت : عالم خلقت اور اطاعت ١١ ;عالم خلقت کی قانونمندی ١٠ ;عالم خلقت میں شعور ٧

عالم ذرّ : عالم ذرّ میں اصحاب شمال ١٥ ;عالم ذرّ میں اصحاب یمین ١٥ عمل : ١٣

فرشتے : ١٦

فطری رجحانات : ٣

معاد : ١٢

موجودات : موجودات کا انجام ١٢ ;موجودات کی توحید ١٤

قُلْ آمَنَّا بِاللّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (٨٤)

پیغمبر ان سے کہہ دیجئے کہ ہمارا ایمان اللہ پر ہے او رجو ہم پر نازل ہوا ہے او رجو ابراہیم ، اسماعیل ، اسحاق ، یعقوب او راسباط پر نازل ہوا ہے اور جو موسی ، عیسی او رانبیاء کو خدا کی طرف سے دیا گیا ہے ان سب پر ہے _ ہم ان کے د رمیان تفریق نہیں کرتے ہیں او رہم خدا کے اطاعت گذار بندے ہیں _

۱_ پیغمبر اسلام (ص) کو خداتعالی کا حکم کہ آپ(ص) اور آپ (ص) کی امّت خداوند متعال اور ، جو کچھ آپ(ص) اور سابقہ انبیاء (ع) پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان کا اظہار کریں _قل آمنا باللہ و ما انزل علینا ... و ما اوتی موسی و عیسی و النبیون

۲_ حضرت ابراہیم (ع) ، حضرت اسماعیل (ع) ، حضرت اسحاق(ع) ، حضرت یعقوب(ع) اورآپ(ع) کے بیٹے انبیاء (ع) میں سے تھے اور انہیں خداوند عالم کی طرف سے وحی ہوتی تھي_ و ما انزل علی ابراهیم ... و الاسباط

چونکہ "الاسباط" جو نواسوں کے معنی میں ہے حضرت یعقوب(ع) کے بعد ذکر ہوا ہو ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد حضرت یعقوب(ع) کے بیٹے ہیں _

۳_ حضرت موسی (ع) اور حضرت عیسی (ع) خداوند عالم کے انبیاء (ع) میں سے اور صاحب کتاب ہیں _

و ما اوتی موسی و عیسي ظاہر یہ ہے کہ "ما اوتي" سے مراد کتاب ہے_

٤_ خداتعالی پر ایمان اور تمام انبیائے (ع) الہی اور آسمانی کتابوں پرایمان کا باہم ہونا ضروری ہے_

قل آمنا بالله ... و النبيون من ربّهم

٥_ تمام انبیاء (ع) اور آسمانی کتابوں پر ایمان خداتعالی کے عہد وپیمان پر عمل ہے _

و اذ اخذ الله ميثاق النبين ... قل آمنا بالله و ما انزل ... والنبيون من ربّهم

٦_ پیغمبر اکرم(ص) خاتم النبیین (ع) ہیں_و اذ اخذ الله ... قل آمنا بالله ... و النبيون من ربهم

کیونکہ جب دوسرے انبیاء (ع) کے یثاق کی بات ہورہی تھی تو ہر آنے والے رسول (ص) کے اقرار کا ذکر کیا گیا لیکن رسول اکرم (ص) کے ایمان میں آنے والے رسول کے اقرار کا ذکر نہیں ہے_

٧_ خداوند عالم ، تمام انبیاء (ع) اور آسمانی کتابوں پر ایمان اہم اعتقادی اصولوں میں سے ہے_

قل آمنا بالله ... و النبيون من ربهم "قل آمنا"سابقہ آیت میں مذکور"دین" کو بیان کررہاہے لہذا اس آیت میں ذکر کیئے جانے والے مطالب دین کے اہم ارکان ہوں گے_

٨_ حضرت موسی (ع) اور حضرت عیسی (ع) کی شریعتوں اور ان پر نازل کی جانے والی کتابوں (تورات و انجیل) کی خاص اہمیت_و ما اوتى موسى و عيسي

٩_ انبیاء (ع) کی نبوت اور انکی آسمانی کتابوں کا نزول خداتعالی کی ربوبیت کا جلوہ ہے_

و ما اوتى ... والنبيون من ربهم

١٠_ تمام انبیاء (ع) اور ان پر نازل کی جانے والی کتابوں پر ایمان نہ لانا خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنے کی علامت ہے_آمنا ... لا نفرق بين احد منهم و نحن له مسلمون

١١_ انبیاء (ع) پر ایمان لانے میں تفریق و تبعیض سے پرہیز ضروری ہے_لانفرق بين احد منهم آیت کی ابتداء میں "آمنا"کے قرینہ سے تفریق نہ کرنا صرف انبیاء (ع) پر ایما ن لانے کے لحاظ سے ہے نہ کہ دیگر جہات سے _

١٢_ پیغمبر اکرم(ص) کی ادیان الہی کے پیروکاروں کو اعتقادی وحدت اور انبیاء (ع) پر ایمان لانے میں فرق نہ کرنے کی طرف دعوت_لا نفرق بين احد منهم

١٣_ اعتقادی اور عملی جہات کے حوالے سے ادیان

الہی اور انبیاء (ع) میں ہم آہنگی_ آمنا باللہ وما انزل ... لانفرق بین احد منہم و نحن لہ مسلمون

١٤_ پیغمبر اکرم (ص) اور ان کے پیروکاروں کا مکمل طور پر خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا _

و نحن لہ مسلمون تسلیم کے متعلق کا حذف اسکے عموم پر دلالت کرتا ہے_

١٥_ سر تسلیم خم کرنا دین خدا (شریعت اسلام) کی روح و حقیقت ہے_ و نحن لہ مسلمون گویا "و نحن لہ مسلمون"گذشتہ مطالب کا خلاصہ ہے_

١٦_ سر تسلیم خم کرنا صرف خداوند عالم کے حضور اور خدا کی خاطر ہونا چاہیئے_

و نحن لہ مسلمون

حصر، "لہ" ظرف کے اپنے متعلق "مسلمون" پر تقدم سے حاصل ہوتا ہے_

١٧_ مؤمنین کا خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا تمام موجودات کے خدا کے حضور سر تسلیم خم کرنے کے ساتھ ہم آہنگ ہے_ و لہ اسلم من فی السموات والارض ... و نحن لہ مسلمون

آسمانی کتابیں : ٤ ، ٥ ، ٧ ، ٩ ، ١٠

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) کی خاتمیت ٦; آنحضرت (ص) کی دعوت ١٢ ; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ١; آنحضرت (ص) کے پیروکار ١ ، ١٤

ادیان : ادیان میں ہم آہنگی ١٢ ، ١٣

انبیاء (ع) : ١ ، ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٥ ، ٩ ، ١٠

انبیاء (ع) کی دعوت ١٢ ; انبیاء (ع) کی ہم آہنگی ١٣

انجیل : انجیل کی اہمیت ٨

ایمان : آسمانی کتابوں پر ایمان ٤ ، ٥ ، ٧ ; انبیاء (ع) پر ایمان ١ ، ٤ ، ٥ ، ٧ ، ١١ ، ١٢; ایمان کے ارکان ٧;خدا کے بھیجے ہوئے پر ایمان ١

تکوین و تشریع ١٧

تورات : تورات کی اہمیت ٨

حضرت ابراھیم (ع) : حضرت ابراہیم (ع) کی نبوت ۲

حضرت اسحاق (ع) : حضرت اسحاق (ع) کی نبوت ۲

حضرت اسماعیل (ع) : حضرت اسماعیل (ع) کی نبوت ۲

حضرت عیسی (ع) : حضرت عیسی (ع) کی کتاب ۳ ; حضرت عیسی (ع) کی نبوت ۳

حضرت موسی (ع) : حضرت موسی (ع) کی کتاب ۳ ; حضرت موسی (ع) کی نبوت ۳

حضرت یعقوب (ع) : حضرت یعقوب (ع) کی اولاد ۲ ; حضرت یعقوب (ع) کی نبوت ۲

خدا تعالی : خدا تعالی کی ربوبیت ۹ ; خدا تعالی کا عہد ۵ خدا تعالی کے اوامر ۱

دین : دین کی حقیقت ۱۵

سر تسلیم خم کرنا : خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۱۰ ، ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۶ ، ۱۷

عالم خلقت : عالم خلقت اور اطاعت ۱۷

کفر : انبیاء (ع) کے بارے میں کفر ۱۰ ; کفر کے اثرات ۱۰

مسیحیت : دین مسیحیت ۸

نبوت ۲ ، ۳

یہود : دین یہود ۸

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۸۵)

او رجو اسلام کے علاوہ کوئي بھی دين تلاش کرے گا تو وہ دين اس سے قبول نہ کيا جائے گا او روہ قيامت کے دن خسارہ والوں ميں ہو گا _

۱_ دين اسلام کا قبول کرنا ، خداوند متعال کا انبياء (ع) اور لوگوں سے عہد و پيمان _و اذ اخذ الله ميثاق النبيين ...

و من يبتغ غير الاسلام دينا يہ اس صورت ميں ہے کہ "الاسلام "سے پيغمبر اسلام (ص) کی شريعت مراد ہو_

۲_ اسلام کے علاوہ کسی دين کا انتخاب خداوند عالم کو قابل قبول نہيں ہے_و من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه

۳_ خدا کے سامنے سر تسليم خم کرنے کے علاوہ کوئي راہ و روش اختيار کرنا خدا تعالی کو قابل قبول نہيں ہے_

و من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه يہ اس صورت ميں ہے کہ سابقہ آيت کے قرينہ سے "الاسلام "سے مراد اس کے لغوی معنی ہوں يعنی خدا کے حضور سر تسليم خم کرنا _

٤_ اسلام ہی وہ واحد دين ہے جو عالمی ہے_و من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه

٥_ اسلام تمام سابقہ شريعتوں کو منسوخ کرنے والا ہے_و من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه

يہ اس صورت ميں ہے کہ "الاسلام "سے پيغمبر اکرم (ص) کی شريعت مرادہو_

٦_ مسلمان (خدا کے سامنے سر تسليم خم کرنے والے) سعادت و نيک بختی سے بہرہ مند اور اخروی نقصان سے محفوظ ہيں_ومن يبتغ ...وهو فی الآخرة من الخاسرين

٧_ اس حقيقت کی طرف توجہ کہ مسلمان آخرت ميں بہرہ مند ہونگے اور دوسرے لوگ نقصان ميں ہونگے اسلام قبول کرنے کا محرک ہے_ومن يبتغ ...و هو فی الآخرة من الخاسرين

۸_ آخرت، عقائد و اعمال کے نتائج کے حقیقی ظہور کا میدان_و من یبتغ ...وهوفی الآخرة من الخاسرین
"فی الآخرة"کی قید دنیاوی نقصان کی نفی نہیں ہے لہذا اخروی نقصان میں ظہور رکھنے پر حمل کی جائے گی_

۹_ اسلام کے علاوہ کسی اور شریعت کا قبول کرنا آخرت میں نقصان کا موجب ہے_و من یبتغ غیر الاسلام دینا ... و هو فی الآخرة من الخاسرین

۱۰_ خدا کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنا آخرت میں ضرر و نقصان کا موجب ہے_و من یبتغ غیر الاسلام دینا ... و هو فی الآخرة من الخاسرین

۱۱_ خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور دین اسلام کو اختیار کرنا انسان کی دور اندیشی کا نتیجہ ہے_و من یبتغ غیر الاسلام ... و هو فی الآخرة من الخاسرین

۱۲_ اسلام ایمان کے بغیر قابل قبول نہیں ہے_و من یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منه

مذکورہ بالا آیت کے بارے ایک سوال کے جواب میں میں امام صادق(ع) نے فرمایا: ہو الاسلام الذی فیه الایمان (۱)
اس سے مراد وہ اسلام ہے جس میں ایمان ہو_

ادیان: ادیان کا منسوخ ہونا ۵

اسلام: اسلام کا عالمی ہونا ٤ ; اسلام کا قبول کرنا ۲ ، ۷ ، ۹ ، ۱۱ ، ۱۲ ;اسلام منسوخ کرنے والادین ۵

انبیاء (ع): ۱

ایمان: ایمان اور علم کا رابطہ ۱

تحریک: تحریک کے عوامل ۷

خدا تعالی: خدا تعالی کا عہد ۱

دور اندیشی: دور اندیشی کے اثرات ۹ ، ۱۱

---

۱) الجوامع الفقیہ ص ٤۷ باب الاسلام والایمان ، بحار الانوار ج٦۸ ، ص ۲۹۱ حدیث۵۰_

دین : دین کا قبول کرنا ۱ ، ۲ ، ۹

روایت : ۱۲

سر تسلیم خم کرنا : خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۳،۶،۱۱

سعادت : سعادت کے عوامل ۶ ، ۷

علم : ۷

عہد : انبیاء (ع) کے ساتھ عہد ۱

قیامت : قیامت میں حقائق کا ظاہر ہونا ۸

مسلمان ۶ مسلمانوں کی سعادت ۷

منسوخ ہونا : ۵

خسارہ اخروی خسارہ ۶،۱۰

نقصان اٹھانا : نقصان اٹھانے کے عوامل ۹ ، ۱۰

نقصان اٹھانے والے : ۷

كَيْفَ يَهْدِي اللّهُ قَوْمًا كَفَرُواْ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُواْ أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۸۶)

خدا اس قوم کو کس طرح ہدایت دے گا جو ایمان کے بعد کافر ہو گئي اور وہ خود گواہ ہے کہ رسول بر حق ہے اور ان کے پاس کھلی نشانیاں بھی آچکی ہیں _ بیشک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا _

۱_ سوچ سمجھ کر ایمان لانے اور پیغمبر اکرم (ص) کی حقانیت کی گواہی دینے کے بعد کفر کرنا (ارتداد)، خداوند عالم کی ہدایت سے محرومیت کا موجب ہے_

كيف يهدى الله قوماً كفروا ... و جاء هم البيّنات والله لا يهدى القوم الظالمين

سوچنے سمجھنے كى قيد" جاء هم البينات"سے حاصل كى گئي ہے_

۲_ بعض لوگوں كا پيغمبر اسلام (ص) كى زندگى ميں اسلام سے كفر كى طرف لوٹ جانا _

كيف يهدى الله قوماً كفروا آيت كا شان نزول اور لہجہ دلالت كرتا ہے كہ پيغمبر اسلام(ص) كى زندگى ميں بعض مسلمانوں سے ارتداد واقع ہوگيا تھا (روح المعاني)_

۳_ يہودى اور عيسائي خدا تعالى كى ہدايت سے محروم ہيں كيونكہ انہوں نے پيغمبر اسلام (ص) كى حقانيت پر روشن دليلوں كے باوجود جان بوجھ كر اس كا انكار كيا _ كيف يهدى الله قوماً كفروا ... و الله لا يهدى القوم الظالمين

آيت اہل كتاب كے بارے ميں نازل ہوئي اور وہ آنحضرت (ص) كى حقانيت پر پہلے سے موجود گواہى كے باوجود آپ(ص) كى حقانيت كے منكر ہوگئے (روح المعاني)_

٤_ اہل كتاب كا پيغمبر اسلام (ص) اور اسلام كى حقانيت سے آگاہ ہونا اور اس كى گواہى دينا _و شهدوا انّ الرسول حقٌ

٥_ ظلم ، خدا وند عالم كى ہدايت سے محروميت كا موجب ہے_والله لا يهدى القوم الظالمين

٦_ سوچ سمجھ كر ايمان لانے كے بعد كفر (ارتداد)كى طرف بازگشت ظلم ہے_ كيف يهدى الله قوماً كفروا بعد ايمانهم ... والله لا يهدى القوم الظالمين

٧_ مرتدوں كى ہدايت سے محرومي، خدا تعالى كى سنّت ہے_ كيف يهدى الله قوماً ... والله لا يهدى القوم الظالمين

مرتدوں كى ہدايت كے بارے ميں استفہام انكارى اور پھر "و الله لا يهدى ..."كے ذريعے اس مسئلہ كى تاكيد سے سنّت كا استفادہ ہوتا ہے_

٨_ انسان كى ہدايت ، خدا وند متعال كے ہاتھ ميں ہے_ كيف يهدى الله ... والله لا يهدى القوم الظالمين

٩_ خداوند عالم كى ہدايت سے بہرہ مند ہونا يا اس سے محروم ہونا انسان كے اپنے عمل كا نتيجہ ہے_

كيف يهدى الله قوماً كفروا بعد ايمانهم و

شهدوا انّ الرسول حق ... وا لله لا يهدى القوم الظالمين

خدا تعالی کی طرف سے ہدایت کا نہ ہونا (کیف یھدی الله) انسان سے کفر، ارتداد اور ظلم کے وقوع پذیر ہونے کے بعد ہے۔

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) اور اہل کتاب ٤ ; آنحضرت (ص) اور عیسائی ٣ ; آنحضرت (ص) اور یہود ٣; آنحضرت (ص) کی حقانیت ٤

ارتداد: ارتداد کا ظلم ٦; ارتداد کے اثرات ١ ، ٧; مسلمانوں میں ارتداد ٢

اسلام : اسلام اور اہل کتاب ٤ ; صدر اسلام کی تاریخ ٢

اہل کتاب : ٤

حق کو چھپانا: حق کو چھپانے کے اثرات ٣

خدا تعالی : خدا تعالی کی سنّتیں ٧; ہدایت الہی ٨ ، ٩

شرعی فریضہ : علم اور شرعی فریضہ ١

ظلم : ٦ ظلم کے اثرات ٥

عمل : عمل کے اثرات ٩

عیسائی : ٣

کفر : کفر کے اثرات ٣

مرتد ملّی : ١ ، ٢ ، ٦

مسلمان: ٢

ہدایت : ہدایت کے عوامل ٨ ، ٩; ہدایت کے موانع ١ ، ٣ ، ٥ ، ٧ ، ٩

یہود: ٣

أُوْلَئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (٨٧)

ان لوگوں کی جزا یہ ہے کہ ان پر خدا، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے_

١_ واضح دلیلیں ہونے کے باوجود کفر کی طرف لوٹ جانا (مرتد ہوجانا) خدا، فرشتوں اور لوگوں کی لعنت و نفرین میں گرفتار ہونے کا موجب ہے_قوماً کفروا بعد ایمانہم ... اولئك جزاؤهم ان عليهم لعنةالله والملائكةوالناس اجمعين

٢_ مرتدّوں کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ ان پر لعنت ملامت کرنا ہے_اولئك جزاؤهم انّ عليهم لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

٣_ خدا تعالی کا مومنین کو مرتد ہونے سے ڈرانا اور اسکی طرف متوجہ کرنا_قوماًكفروا بعد ايمانهم ...اولئك جزاؤهم انّ عليهم لعنةالله والملائكة والناس اجمعين

٤_ عقیدتی انحراف و گمراہی کے مقابلے میں اسلامی معاشرے کا ردّ عمل ضروری ہے_اولئك جزاؤهم انّ عليهم ... والناس اجمعين یہ اس صورت میں ہے کہ ''الناس" سے مراد مسلمان ہوں

٥_ انسان کی بد اعمالیوں پر فرشتوں کا ردّ عمل_اولئك جزاؤهم ان عليهم ... والملائكة والناس اجمعين

٦_یہود و نصاري میں سے جنہوں نے جانتے بوجھتے ہوئے پیغمبر اسلام (ص) کی نبوت کا انکار کیا وہ خداوند متعال، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت میں گرفتار ہیں_قوماً كفروا بعد ايمانهم ... اولئك جزاوهم ان عليهم ... والناس اجمعين

٧_ آگاہ مرتدوں اور اہل کتاب کو دھتکارنا اور انکے ساتھ سخت برتاؤ کرنا ضروری ہے_*

اولئك جزاؤهم ان عليهم لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

یہ اس صورت میں ہے کہ "ان علیھم لعنۃ... والناس اجمعین" خبر کی صورت میں ضروری ہے کہ جملہ انشائیہ ہو یعنی لوگ انھیں دھتکاریں۔

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) اور عیسائي ٦ ;آنحضرت (ص) اوریہودی ٦

ارتداد: ارتداد کے اثرات ١ ; مؤمنین کا ارتداد٣

اہل کتاب : اہل کتاب کے ساتھ برتاؤ ٧

خدا تعالی : خدا تعالی کی تنبیہات ٣ ; خدا تعالی کی لعنت ١ ، ٦

عمل : بُرا عمل٥ ; عمل کے اثرات ٥ عمومی نظارت ٤

عیسائي : ٦

فرشتے : ٦، ١

کتمان حق: کتمان حق کی سزا ٦

کفار: کفار کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ ٧

کفر : کفر کی سزا ٦

لعنت :٢ لعنت شدہ لوگ : ١ ، ٦

ملائکہ کے لعنت شدہ لوگ ٦، ١

مرتد : مرتد کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ ٢ ، ٧ ; مرتد ملّی ٣

معاشرہ: معاشرے کی ذمہ داری ٤

مؤمنین:٣ نہی عن المنکر: ٤

یہود: ٦

خَالِدِينَ فِيهَا لاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلاَ هُمْ يُنظَرُونَ (۸۸)

یہ ہميشہ اسی لعنت ميں گرفتاررہيں گے_ ان کے عذاب ميں تخفيف نہ ہوگی او رنہ انھيں مہلت دی جائے گا _

۱_ ہميشہ کی لعنت اورناقابل تخفيف عذاب مرتدّوں کی سزا_قوماً كفروا بعد ايمانهم ... خالدين فيها لا يخفف عنهم العذاب

۲_يہوديوں اور عيسائيوں کيلئے ہميشہ کی لعنت اورناقابل تخفيف عذاب کی سزا، ان کے پيغمبر اکرم(ص) سے آگاہانہ انکارکی وجہ سے ہے_قوماً كفروا بعد ايمانهم ... خالدين فيها لا يخفف عنهم العذاب

یہ اس صورت ميں ہے کہ "قوماً كفروا"يہود و نصاري کو بھی شامل ہو_

۳_ خداوند عالم بغير مہلت کے مرتدوں اوريہوديوں و عيسائيوں کے کفار کو عذاب کرتا ہے_

لا يخفف عنهم العذاب و لا هم ينظرون

٤_گناہ گاروں کے علم و آگاہی کا انکے عذاب کی تعداد اور اسکی کيفيت ميں مؤثر ہونا _

كفروا بعد ايمانهم و شهدوا انّ الرسول حق و جائهم البينات ... لا يخفف عنهم العذاب

٥_يہود و نصاري اورمرتدوں کا اللہ تعالی کی نظر اورتوجہ سے محروم ہونا_قوماً كفروا بعد ايمانهم ... و لا هم ينظرون

جملہ "و لا هم ينظرون"کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہيں کہ وہ خداوند عالم کے مورد توجہ قرار نہيں پائيں گے_

خدا تعالی: خدا تعالی کا عذاب ۳;خدا تعالی کا مہلت دينا ۳

سزا: ۲ ، ٤

عذاب: عذاب کے اسباب ۲ ;عذاب کے اہل ۱ ،۳; عذاب کے مراتب ۱

عیسائي: عیسائیوں کا کفر ۲ ; عیسائیوں کی سزا ۳ ; عیسائیوں کی محرومیت ٥

کفار: کفار کی سزا ۳

کفر: پیغمبر اسلام بارے میں کفر ۲ ;کفر کی سزا ۲

گناہ گار: ٤ لعنتی افراد ۱ ، ۲

مرتد: مرتد کی سزا ۱ ، ۳;مرتد کی محرومیت ٥

یہود: یہود کا کفر ۲ ;یہود کی سزا ۳ ;یہود کی محرومیت ٥

إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُواْ فَإِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۸۹)

علاوہ ان لوگوں کے جنھوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور اصلاح کرلی کہ خدا غفور اور رحیم ہے _

۱_ جو مرتدّ توبہ کرلیں وہ خدا تعالی، فرشتوں اور لوگوں کے مورد توجہ اورقابل قبول ہوجاتے ہیں _

كفروا بعد ايمانهم ... ان عليهم لعنة الله والملائكة والناس ... الاّ الذين تابوا من بعد ذلك

۲_ نئے سرے سے خدا تعالی کی ہدایت پانے کا طریقہ توبہ ، اصلاح ، اور سابقہ غلطیوں کا ازالہ ہے _

كيف يهدى الله ... الاّ الذين تابوا من بعد ذلك واصلحوا

۳_ مرتدوں کے گناہوں کی بخشش کی شرط یہ ہے کہ ان کی توبہ، اصلاح (گذشتہ کے تدارک) کے

ہمراہ ہو_

الاالذین تابوا ... و اصلحوا فانّ اللہ غفور رحیم

٤_ اصلاح (گذشتہ کے تدارک) کے بغیر توبہ بے اثر ہے_ الاّ الذین تابوا ... واصلحوا

٥_ مرتدوں اور اہل کتاب کو توبہ ، اسلام کی طرف میلان اور انحراف و گمراہی سے بازگشت کی دعوت _

قوماً کفروا ... الاّ الذین تابوا یہ اس صورت میں ہے کہ"قوماً کفروا..." سے مراد اہل کتاب بھی ہوں کہ جنہوں نے پیغمبر اسلام (ص) کی حقانیت کے بارے میں کفر کیا_

٦_ گمراہوں کے لیئے واپسی اور توبہ و اصلاح کا راستہ کھلا رکھنا ان کی ہدایت کا ایک طریقہ ہے_

واللہ لا یھدی القوم الظالمین ... الا الذین تابوا من بعد ذلك واصلحوا

٧_ خداوند عالم ، غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (بہت رحم کرنے والا) ہے_ فان اللہ غفور رحیم

٩_ خداتعالی کی رحمت و مغفرت توبہ کرنے والوں کے شامل حال ہوتی ہے_ الاّ الذین تابوا ... فان اللہ غفور رحیم

اسماء و صفات: رحیم ٧، غفور ٧

اصلاح: ٣، ٥، ٦ اصلاح کے اثرات ٢ ، ٤

اہل کتاب : اہل کتاب کی توبہ ٥

بخشش: ٣، ٨، ٩ بخشش کی شرائط ٣

تربیت: تربیت کے طریقے ٦

توبہ: ١ ، ٣، ٥، ٦، ٨ توبہ اور اصلاح ٣ ، ٥; توبہ قبول نہ ہونے کے موارد ٤ ;توبہ کی دعوت ٥ ;توبہ کی شرائط ٤ ;توبہ کی قبولیت ١ ، ٨; توبہ کے اثرات ١ ، ٢

توبہ کرنے والے: توبہ کرنے والوں کی بخشش ٩

خداتعالی: خداتعالی کی بخشش ١ ، ٨ ; خداتعالی کی رحمت ٨،٩; خداتعالی کی ہدایت ٢

رحمت : رحمت جن کے شامل حال ہے ٩
فرشتے : ١
گمراہ افراد: گمراہ افراد کی اصلاح ٦ ; گمراہ افراد کی توبہ ٦
گناہ : گناہ کی بخشش ٣ ، ٨
مرتد : مرتد اور فرشتے ١ ;مرتد کی توبہ ١ ، ٣ ، ٥ ، ٨
ہدایت : ہدایت کا پیش خیمہ ٢ ، ٦

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُواْ كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الضَّآلُّونَ (٩٠)

جن لوگوں نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا اورپھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی او روہ حقیقی طور پر گمراہ ہیں _

١ _ مرتد کے کفر کا زیادہ ہونا (کفر پر مصرّ رہنا) اسکی توبہ کے قبول نہ ہونے کا موجب ہے _ ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثمّ ازدادوا کفراً لن تقبل توبتھم

٢ _ ارتداد اور کفر پر مصرّ رہنا خداوند متعال کی ہدایت سے محرومیت کا موجب ہے _ ان الذین کفروا ... لن تقبل توبتھم

٣ _ جو مرتد توبہ کے بعد دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جائیں انکی توبہ قبول نہیں کی جائے گی *

الاّ الذین تابوا ... ان الذین کفروا ... لن تقبل توبتھم ایسا لگتا ہے کہ "الاّ الذین تابوا" کے بعد "انّ الذین" سے مراد وہ مرتد ہیں جو توبہ کرنے کے بعد دوبارہ کافر ہوجائیں _

٤ _ جو مرتد کفر پر مصرّ رہیں انہیں ہرگز توبہ کی توفیق نہیں ہوتی _ * ان الذین کفروا ... لن تقبل توبتھم

یہ اس صورت میں ہے کہ " لن تقبل " ان کے توبہ نہ کرنے سے کنایہ ہو یعنی وہ توبہ ہی نہیں کریں گے کہ اسے قبول کیا جائے _

۵_ جو مرتد کفر پر مصرّ رہیں وہ حقیقی گمراہ ہیں_ اولئک ہم الضالّون

ارتداد: ارتداد کے اثرات ۲

توبہ: ۱ ، ۳، ٤ توبہ قبول نہ ہونے کے موارد ۱ ، ۳;توبہ کے موانع ٤

خدا تعالی: خدا تعالی کی ہدایت ۲

کفر: کفر پر اصرار ٤، ۵;کفر کے اثرات ۱ ، ۲، ۳، ٤

گمراہ لوگ: ۵

مرتد: مرتد کا کفر ۵;مرتد کی توبہ ۱ ،۳، ٤;مرتد ملّی ۳

ہدایت: ہدایت کے موانع، ۲

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَمَاتُواْ وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (۹۱)

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور اسی کفر کی حالت میں مرگئے ان سے ساری زمین بھر کا سونا بھی بطور فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئي مددگار نہیں ہے_

۱_ جو شخص کفر کی حالت میں مرجائے وہ اگر زمین بھر سونا بھی فدیہ (چھٹکارے) کے لیئے دے دے تو بھی اسے قبول نہیں کیا جائے گا_ ان الذین کفروا ... و لو افتدی بہ

۲_ قیامت میں کافروں سے ان کے چھٹکارے کے لیئے کوئي فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا_

ان الذين كفروا ... و لو افتدي به

٣_ موت ، توبہ کی مہلت کا اختتام_ ان الذين كفروا و ماتوا و هم كفار فلن يقبل من احدهم ملُ الارض ذهباً

٤_ جو لوگ کفر کی حالت میں مرجائیں وہ دردناک عذاب کے مستحق ہیں_ اولئك لهم عذاب اليم

٥_ ایمان اس قدر زیادہ قدر و قیمت رکھتا ہے کہ تمام مادیات کے ساتھ قابل قیاس نہیں ہے_
ان الذين كفروا ... فلن يقبل من احدهم ملُ الارض ذهبا

٦_ کفار قیامت میں ہر قسم کے مددگار سے محروم ہونگے_ و ما لهم من ناصرين

٧_ قیامت میں مددگار اور شفاعت کرنے والے موجود ہونگے_* و ما لهم من ناصرين" لهم "کا ناصرین پر مقدم ہونا حصر کے لیئے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مددگار اور شفاعت کرنے والے قیامت میں ہونگے لیکن صرف کفار انکی شفاعت سے محروم ہیں_

توبہ: توبہ کی مہلت ٣

عذاب: اہل عذاب ٤ ; عذاب سے نجات کے عوامل ٢ ، عذاب کے مراتب ٤

قیامت: قیامت میں شفاعت ٧ ; قیامت میں فدیہ ١ ، ٢; قیامت میں کافر ١ ، ٥ ، ٦ قیامت میں مدد طلب کرنا ٥ ، ٧

کفار ١ ، ٥ ، ٦ کفار کی سزا ٤

کفر: کفر کے اثرات ١

لَن تَنَالُواْ الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (۹۲)

تم نیکی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیزوں میں سے راہ خدا میں انفاق نہ کرو اور جو کچھ بھی انفاق کرو گے خدا اس سے بالکل باخبر ہے_

١_ انسان کا نیکیوں کو پانے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے انفاق کرے_
لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبّون

٢_ جو اموال انفاق کرنے والے کے پسندیدہ نہیں ہیں ، ان میں سے انفاق کرنا کم قدر و قیمت رکھتا ہے_
لن تنالوا البرّ حتى تنفقوا ممّا تحبون

"برّ"کو پانے کے لیئے پسندیدہ اموال سے انفاق کرنا ضروری ہے_پس ان اموال سے انفاق کرنا جو پسندیدہ نہ ہوں بالکل بے قیمت نہیں ہوگا بلکہ کم قیمت کا حامل ہوگا_

٣_ دنیا کی محبت برّ کے مقام سے محروم کردیتی ہے_لن تنالوا البرّ حتى تنفقوا مما تحبون

٤_ ایثار کرنا مقام برّ تک پہنچنے کا راستہ_لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون

٧_ بنی اسرائیل کا مقام برّ سے محروم ہونا ان کے اپنی پسندیدہ اشیاء سے انفاق نہ کرنے اور دنیا سے دل لگانے کی وجہ سے تھا_*لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون سابقہ اور ما بعد والی آیات پر توجہ کرتے ہوئے کہا جاسکتاہے کہ بنی اسرائیل بھی اس آیت کے مخاطبین میں سے ہیں_

٨_ برّ کا مقام انسانی کمال کے بلند مراتب میں سے ایک ہے_لن تنالوا البرّحتى تنفقوا مما تحبون

٩_ خداوند عالم انسانوں کے انفاق و ایثار سے مطلّع ہے اگرچہ وہ کم ہو_و ما تنفقوا من شيء فانّ الله به عليم

" شيء "کا نکرہ ہونا اس کے کم ہونے پر دلالت کرتا ہے_

۱۰_ انسان کی اپنے انفاق و ایثار کے بارے میں خدا تعالی کے علم پر توجہ اس کے انجام دینے کا پیش خیمہ ہے_

لن تنالوا ... فانّ الله به عليم جملہ "ان الله ..." ایثار و انفاق کرنے والوں کی ترغیب و تشویق کے لیئے لایا گیا ہے_

۱۱_ انسان کے نیک کاموں کے لکھے جانے پر انسان کو متوجہ کرنا اسے نیک کاموں کی تشویق دلانے کے لیئے قرآنی روشوں میں سے ہے_ لن تنالوا ... فانّ الله به عليم

۱۲_ مقام برّ تک پہنچنے کے لیئے ضروری ہے کہ انسان اپنے مال میں سے ہر سال کچھ مال امام (علیہ السلام) کی خدمت میں پہنچائے_ لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون امام صادق (ع) فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا: من مضت له سنة لم يصلنا من ماله قل او كثر لم ينظرالله اليه يوم القيامة ...اذ يقول "لن تنالوا البرّ ..."فنحن البرّو التقوي_ جسے ایک سال گذر جائے اور اسکی طرف سے ہمیں کچھ مال چاہے کم ہو یا زیادہ، نہ پہنچے تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں کرے گا، کیونکہ خدا تعالی نے فرمایا "لن تنالوا البر ..." پس ہم ہیں برّ اور تقوي (۱)

۱۳_ انسان کا ماں اور باپ پر ان کے مانگنے سے پہلے انفاق کرنا خداوند عالم کے اچھے اجر کو پانے کا ذریعہ ہے_

لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون کسی نے امام صادق (ع) سے آیت شریفہ "و بالوالدين احسانا" میں احسان کے معنی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: و ان لا تكلفهما ان يسئلاك شيئاًممّا يحتاجان اليه و ان كانا مستغنيين اليس يقول الله عزّوجل "لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون ..." اس کا مطلب یہ ہے کہ تو انہیں اپنے سے اس چیز کے بارے میں سوال کرنے کی تکلیف نہ دے جسکی انہیں ضرورت ہو اگرچہ وہ مستغنی ہوں کیا خدا تعالی کا یہ فرمان تم نے نہیں دیکھا "لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون ...(۲)

۱٤_ خداوند عالم کے نیک اجر کو پانا انسان کے انفاق پر موقوف ہے جب کہ اسے مال محبوب ہو اور فقر کا اندیشہ بھی ہو_ لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۸٤ حدیث ۸۵، نور الثقلین ج ۱ ص ۳٦٤ حدیث ۲۳۸_ ۲) کافی ج ۲ ص ۱۵۷ ح ۱ بحارالانوار ج ۷٤ ص ۷۹ ح۷۸_

رسول خدا (ص) سے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں سوال ہوا ، تو آپ (ص) نے فرمایا :هو ان ينفق العبد المال و هو شحيح يا مل الدّنيا و يخاف الفقر_کہ انسان اپنے مال سے اس حالت میں انفاق کرے کہ وہ مال سے سخت محبت رکھتا ہو اور فقر سے ڈرتا ہو (۱)

اجر : اجر کے اسباب ۱۳

انفاق : انفاق کی اہمیت ٦ ، ۹ ; انفاق کی تشویق دلانا ٥ ، ۱۰ ;انفاق کی قدر و قیمت ۲ ;انفاق کے اثرات ۱۲ ; انفاق کے انفرادی اثرات ۱ ، ٥;انفاق کے موارد ۱۳ ;انفاق نہ کرنے کے اثرات ۷ ; پسندیدہ چیزوں سے انفاق ۱ ، ۲ ، ۷ ، ١٤

اہل بیت (ع) : ۱۳

ایثار : ایثار کی اہمیت ۹ ;ایثار کی تشویق دلانا ۱۰ ; ایثار کے اثرات ٤ ، ٥

بنی اسرائیل : بنی اسرائیل کا دنیا کی طرف میلان ۷

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۰

تربیت : تربیت کی تشویق دلانا ۱۱ ; تربیت کے طریقے ۱۱

ترقی : ترقی کا پیش خیمہ ٥ ;ترقی کے عوامل ٤ ، ۸ ، ۱۲ ;ترقی کے موانع ۳ تشویق دلانا٥ ، ۱۱ ، ۱۲ جزا کا نظام

خدا تعالی: خدا تعالی کا اجر ١٤ ،خدا تعالی کا علم ۹ ، ۱۰

خوف : فقر کا خوف ١٤ ، ناپسندیدہ خوف ١٤

دنیاپرستی : دنیا پرستی کے اثرات ۳ ، ۷

روایت : ۱۲ ، ۱۳ ، ١٤

شخصیت: شخصیت بننے کے عوامل ٦

۱) مجمع البیان ج ۲ ص ۷۹۳ ، تفسیر برہان ج ۱ ص ۲۹۸ حدیث ۷_

علم: ۱۰

عمل: عمل خیر ۱; رابطہ علم و عمل ۱۰

فقر: ۱٤

نیکی: نیکی کی تشویق دلانا ۱۱; نیکی حاصل کرنے کے ذرائع ۱، ٤، ۱۲; نیکی سے محرومیت ۳،۷; نیکی کا مقام و مرتبہ ۸،۱۲

نیکی کرنا: اہل بیت (ع) کے ساتھ نیکی کرنا ۱۲; والدین کے ساتھ نیکی کرنا ۱۳

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلاًّ لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلاَّ مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَأْتُواْ بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (۹۳)

بنی اسرائیل کے لئے تمام کھانے حلال تھے سوائے اس کے جسے توریت کے نازل ہونے سے پہلے اسرائیل نے اپنے اوپر ممنوع قراردے لیا تھا_ اب تم توریت کو پڑھو اگر تم اپنے دعوی میں سچّے ہو_

۱_ تورات کے نازل ہونے سے پہلے بنی اسرائیل پر تمام کھانے کی چیزیں حلال تھیں_ کل الطعام کان حلاّ لبنی اسرائیل ... من قبل ان تنزّل التوراة "من قبل"، "کان حلاّ" کے متعلق ہے اور "الاّ ما حرّم ..." استثناء منقطع ہے_

۲_ حضرت یعقوب (ع) نے بعض چیزیں اپنے اوپر حرام کر رکھی تھیں_

الاّ ما حرّم اسرائيل على نفسه من قبل ان تنزل التوراة

۳_ انبیاء (ع) کو اپنے اوپر بعض حلال چیزیں حرام کرنے کا اختیار تھا_ الاّ ما حرّم اسرائيل على نفسه

٤_ تورات کے نازل ہونے کے بعد بنی اسرائیل پر بعض کھانے کی چیزیں حرام کردی گئیں _

كلّ الطعام كان حلاًّ لبنى اسرائيل ... من قبل ان تنزل التوراة یہ اس صورت میں ہے کہ "الاّ ما حرّم..." میں استثناء منقطع ہو_

۵_ مسلمانوں پر بعض چیزوں (اونٹ اور اونٹنی کا دودھ) کے حلال ہونے پر یہودیوں کو اعتراض تھا_

كل الطعام كان حلّا لبنى اسرائيل ... ان كنتم صادقين آیت کے شان نزول میں ہے کہ، پیغمبر اسلام(ص) کی اس بات کو کہ ہم دین ابراہیم (ع) پر ہیں رد کرنے کیلئے یہود کہتے تھے کہ اونٹ کا گوشت تو ابراہیم (ع) (ع) کی شریعت میں حرام تھا اسلام میں کیوں حرام نہیں کیا گیا ؟

٦_ بنی اسرائیل کھانے کی بعض چیزوں کے حرام ہونے کے دعوے دار تھے اور اسے تورات کی طرف منسوب کرتے تھے_ كل الطعام كان حلاًّ لبنى اسرائيل ... قل فاتوا بالتوراة فاتلوها

۷_ پیغمبر اسلام (ص) کی طرف سے یہود کو بعض کھانے کی چیزوں کی حرمت کے دعوے پر تورات سے شاہد پیش کرنے کی پیشکش_ قل فاتوا بالتوراة فاتلوها ان كنتم صادقين

۸_ کسی شریعت کی طرف منسوب نظریات اگر اس شریعت کی آسمانی کتاب کے مخالف ہوں تو باطل ہیں_

قل فاتوا بالتوراة فاتلوها ان كنتم صادقين مذکورہ بالا آیت یہود کے نظریات کے ردّ کے لیئے انہیں تورات کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دے رہی ہے_

۹_ یہودیوں کا تورات کو چھپا لینا * قل فاتوا بالتوراة فاتلوها تورات لانے اور اسے تلاوت کرنے کی دعوت بتلاتی ہے کہ یہودیوں نے تورات کو لوگوں کی پہنچ سے دور کر رکھا تھا_

۱۰_ بنی اسرائیل کا تورات کی طرف ناجائز اور جھوٹی باتیں منسوب کرنا_ قل فاتوا بالتوراة فاتلوهاان كنتم صادقين

۱۱_ جو کھانے کی چیزیں حضرت یعقوب (ع) نے اپنے اوپر حرام کر رکھی تھیں وہ بنی اسرائیل پر بھی حرام تھیں_

کل الطعام کان حلاًّ لبنی اسرائیل الاّ ما حرّم اسرائیل علی نفسه یہ اس صورت میں ہے کہ "الاّ ما حرم ..." میں استثناء متصل ہو_

۱۲_ تورات نے بنی اسرائیل پر بعض کھانے کی چیزوں کی حرمت منسوخ کردی_

کل الطعام کان حلاّ لبنی اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علی نفسه من قبل ان تنزل التوراة

یہ اس صورت میں ہے کہ "من قبل" "حرّم" کے متعلق ہو ، یعنی بنی اسرائیل پر حضرت یعقوب (ع) کی طرف سے جو چیزیں حرام کی گئی تھیں یہ تورات کے نزول سے پہلے تک تھیں_

۱۳_ شریعت کے احکام کا قابل نسخ نہ ہونا،یہودیوں کا باطل تصوّر_ الاّ ما حرّم اسرائیل علی نفسه من قبل ان تنزل التوراة قل فاتوا بالتوراة فاتلو ها یہ اس صورت میں ہے کہ "من قبل"، "حلاً" کے متعلق ہو یعنی کھانے کی بعض چیزیں تورات کے نازل ہونے سے پہلے حلال تھیں اور تورات نے انہیں حرام کردیا_

۱٤_ تمام کھانے کی اشیاء کا بنی اسرائیل پر نزول تورات سے پہلے حلال ہونا سوائے اونٹ کے گوشت کے جسے اسرائیل (ع) (یعقوب(ع)) نے اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا_ کل الطعام کان حلاً لبنی اسرائیل الاّ ما حرّم اسرائیل علی نفسه امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ان اسرائیل کان اذا اکل من لحم الابل هیّج علیه وجع الخاصرة فحرّم علی نفسه لحم الابل و ذلك قبل ان تنزل التوراة_ حضرت یعقوب(ع) جب اونٹ کا گوشت کھاتے تو انھیں کمر درد کی شکایت ہوجاتی تھی لذا انہوں نے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت حرام کرلیا اور یہ تورات کے نازل ہونے سے پہلے تھا (۱)

آسمانی کتابیں: ۸

احکام: احکام کی تشریع ۳

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کی ذمہ داریوں کی حدود ۳

اونٹ: اونٹ کا گوشت ۵ ، ۱٤ ;اونٹنی کا دودھ ۵

---

۱) کافی ج ۵ ص ۳۰٦ حدیث ۹، بحارالانوار ج ۹ ص ۱۹۱ حدیث ۳۱_

بنی اسرائیل: ٦ ، ١٠ ، ١٢ بنی اسرائیل کی کھانے کی چیزیں ١ ، ١١ ، ١٤ ;بنی اسرائیل کی نعمتیں ١ ;بنی اسرائیل کے عقائد ٦ ;بنی اسرائیل کے محرمات ٤ ، ٦ ، ١١ ، ١٢ ، ١٤

پیغمبر اسلام (ص) : ٧

تورات : ٧، ٩ ، ١٠ تورات اور بنی اسرائیل ٦ ، ١٠ ، ١٢ ;تورات اور یہود ٧ ، ٩;تورات کا نازل ہونا ١٤ ;تورات کے احکام ٤

جھوٹی نسبت دینا : تورات کی طرف جھوٹی نسبت دینا ١٠

حضرت یعقوب (ع) حضرت یعقوب (ع) کے محرمات : ٢ ، ١١ ، ١٤

حق کوچھپانا ٩ روایت : ١٤

عقائد : باطل عقائد ١٣، ١٢ ;عقائد صحیح ہونے کا معیار ٨

کھانے پینے کی چیزیں :٥ ، ٧

مسلمان: ٥ ، ٧

نسخ : ١٢ ، ١٣

یہود :

پیغمبر اسلام (ص) اوریہود ٧;یہود اور تورات ٧ ، ٩;یہود اور حق کو چھپانا ٩ ;یہود کے عقائد ١٣ ;یہود کے محرمات ٧

فَمَنِ افْتَرَىَ عَلَى اللّهِ الْكَذِبَ مِن بَعْدِ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (٩٤)

اس کے بعد جو بھی خدا پر بہتان رکھے گا اس کا شمار ظالمین میں ہوگا_

١_یہودیوں کا کھانے کی بعض اشیاء کے بارے میں حرمت کادعوي، ان کا خدا تعالی پر جھوٹ اور افترا_

كلّ الطعام كا ن ...فمن افترى على الله الكذب

٢_ خدا تعالی پر جھوٹ باندھنا (بدعت) اور افتراپردازی بہت بڑا ظلم ہے_فمن افتري ... فاولئك هم الظالمون

ضمیر فصل (ہم) ظلم کے بہت بڑے ہونے

پر دلالت کررہی ہے_

۳_ یہود; بدعتی ، بہت بڑے ظالم اور جھوٹے ہیں_ قل فاتوا بالتوراة ... فمن افتري ... فاولئك هم الظالمون

بدعت قائم کرنا : بدعت قائم کرنے کا ظلم ۲

بہتان باندھنا : خدا پر بہتان باندھنا ۱ ، ۲

تحریف کرنا : ۱

سزا : علم اور سزا ۲

ظالم لوگ : ۳ ظلم : ۲

یہود: یہود کا تحریف کرنا ۱ ; یہود کی بدعت گزاری ۳ ;یہود کی دروغ گوئی ۳

قُلْ صَدَقَ اللّهُ فَاتَّبِعُواْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۹۵)

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ خدا سچّا ہے _ تم سب ملّت ابراہیم کا اتباع کرو وہ باطل سے کنارہ کش تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے_

۱_ خداوند عالم ، کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں تورات کے حقائق کو سچ سچ بیان کرنے والا ہے_
كل الطعام كان ... قل صدق الله

۲_ خدا تعالی کا لوگوں کو حضرت ابراہیم (ع) کی شریعت کی پیروی کی طرف دعوت دینا _ فاتبعوا ملّة ابراهيم حنيفاً

۳_ اسلام دین ابراہیمی (ع) ہے_ فاتبعوا ملّة ابراهيم حنيفا
کیونکہ اسلام کی پیروی کی بجائے دین ابراہیم (ع) کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے_

٤_ حضرت ابراہیم (ع) کے دین میں تمام کھانے کی چیزیں حلال تھیں _

كل الطعام كان حلاً لبنى اسرائيل ... فاتبعوا ملّة ابراهيم حنيفا یہ اس صورت میں ہے کہ "الاّ ما حرّم" استثناء منقطع ہو_

٥_ حضرت ابراہیم ہر قسم کے انحراف و گمراہی سے دور اور حق کے راستے پر گامزن رہے_فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا "حنیف"یعنی وہ جو گمراہی سے دور ہو اورہدایت و راہ راست پر گامزن ہو_

٦_ حضرت ابراہیم (ع) کبھی بھی مشرک نہیں تھے_و ما كان من المشركين

٧_ پیغمبر اکرم (ص) کے زمانے کے یہود مشرکانہ عقائد رکھتے تھے_و ما كان من المشركين

حضرت ابراہیم (ع) سے شرک کی نفی کرنا یہودیوں کی طرف تعریض ہے_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٧

تورات: تورات کے حقائق ١

حضرت ابراہیم (ع) : ٣ اسلام اوردین حضرت ابراہیم (ع) ٣ ; حضرت ابراہیم (ع) سے شرک کی نفی ٦ ;حضرت ابراہیم (ع) کا حنیف ہونا ٥ ; دین حضرت ابراہیم (ع) ٢ ، ٤

خیر: خیر کی دعوت ٢

شرک: ٦

کھانے ، پینے کی چیزیں: ١ ، ٤

یہود: یہود کے عقائد ٧

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ (۹٦)

بیشک سب سے پہلا مکان جو لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے وہ مکّہ میں ہے مبارک ہے اور عالمین کے لئے مجسم ہدایت ہے۔

١۔ کعبہ، پہلا گھر اور لوگوں کی پہلی پناہ گاہ۔انّ اوّل بیت وضع للناس "بیت" لغت میں رات کی پناہ گاہ کے معنی میں ہے۔

٢۔ سب لوگوں کیلئے ہونا، کعبہ کے لیئے ایک قدر ہے۔ان اول بیت وضع للناس

٣۔ ہر تحریک کیلئے عوامیہونا اس کے لیئے قدرو قیمت رکھتا ہے۔*انّ اول بیت وضع للناس

٤۔ کعبہ تمام لوگوں کے لیئے ہے نہ کسی خاص گروپ' قوم یا کسی خاص نسل کے لیئے۔وضع للناس

٥۔ یہود کے باطل گمان کے باوجود کعبہ کا بیت المقدس سے افضل و باشرف ہونا۔ان اول بیت وضع للناس
آیت کے شان نزول کودیکھتے ہوئے کہ یہود کہتے تھے بیت المقدس کعبہ سے افضل اور زیادہ قابل قدر ہے۔

٦۔ کعبہ کا قدیم ہونا اسکے بیت المقدس پر باشرف و افضل ہونے کا معیار۔انّ اول بیت وضع للناس
مجمع البیان میں بیان کئے گئے شان نزول کے پیش نظر۔

٧۔ عبادت گاہوں کا تاریخی ہونا انکی اہمیت جانچنے کا معیار ہے۔*ان اول بیت وضع للناس
کیونکہ اول ہونا اس کے افضل ہونے کا معیار قرار دیا گیا ہے۔

۸_ "بکۃ"اس سرزمین کا نام جس میں بیت اللہ (کعبہ) ہے_ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة

۹_ بکّہ مکّہ کے ناموں میں سے ہے_ وضع للناس للذی ببکة

۱۰_ کعبہ ، ایک مبارک گھر (بہت زیادہ خیر و برکت والا)_ وضع للناس ببکة مبارکاً

۱۱_ کعبہ دنیا والوں کی ہدایت کا ذریعہ_ انّ اول بیت ... و ھدی للعالمین

۱۲_ لوگوں کی مکّہ میں بھیڑ کی وجہ سے اسے "بکّۃ"کہا گیا_ وضع للناس ببکّة جب امام صادق (ع) سے مکّۃ کو بکّہ کا نام دیئے جانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا : لانّ الناس یبکّ بعضھم بعضا فیھا بالایدی (۱)یعنی مکّہ میں لوگ ہاتھوں کے ساتھ ایک دوسرے کو ہٹاتے ہیں_

۱۳_ کعبہ کی عمارت والی جگہ زمین کا وہ نقطہ ہے جسے سب سے پہلے بنایا گیا_ اول بیت وضع للناس

امام صادق (ع) نے فرمایا ...لما اراداللہ تعالی ان یخلق الارض ...فجمعه فی موضع البیت ثم جعله جبلاً من زبد ثم دحی الارض من تحته وھو قول اللہ عزّوجل "ان اوّل بیت ..."جب خداوند عالم نے زمین کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا ... تو اسے بیت اللہ کی جگہ پر جمع کیا پھر اسے جھاگ کا پہاڑ بنایا اس کے بعد اس کے نیچے زمین کا فرش بچھایا اوریہی مراد ہے خدا تعالی کے اس فرمان سے "انّ اول بیت ..." (۲)

۱٤_ حضرت آدم (ع) کے زمانہ سے خانہ کعبہ میں حج کے مراسم کی ادئیگی_ انّ اول بیت وضع للناس

امام محمد باقر(ع) نے بعثت پیغمبر اکرم (ص) سے پہلے انجام حج کے بارے میں فرمایا : نعم ... ان آدم و نوحاً و سلیمان قد حجّوا البیت ... کما قال اللہ " ان اوّل بیت وضع للناس ..."آدم (ع) ، نوح (ع) اور سلیمان(ع) نے کعبہ کا حج کیا ... جیسا کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے :"ان اوّل بیت وضع للناس" (۳)

---

۱) علل الشرائع ج ۲ ص ۳۹۸ حدیث ۵ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۸۷ حدیث ۹۵_

۲) کافی ج ٤ ص ۱۸۹ حدیث ۷ نور الثقلین ج ۱ ص ۳٦۵ حدیث ۲٤٤ ، ۲٤٦_

۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۸٦ حدیث ۹۲ تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۰۰ حدیث ۱۹_

آثار قدیمہ:۷

بیت المقدس: ۵، ٦

حج: حج کی تاریخ ١٤ ;حضرت آدم (ع) اور حج ١٤

حضرت آدم (ع): ١٤

روایت: ۱۲، ۱۳، ١٤

زمین: بابرکت زمین ۱۰ ;زمین کی تاریخ ۱۳ عوامی ہونا ۲، ۳

قدر و قیمت: قدر و قیمت کے معیارات ۲، ۳، ٦

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: قدرو قیمت کا اندازہ لگانے کے معیار ات ۷

کعبہ: کعبہ کا قدیمی ہونا ٦ ;کعبہ کی برکت ۱۰; کعبہ کی جگہ ۱۳ ;کعبہ کی خصوصیت ۱، ۲، ٤; کعبہ کی قدر و قیمت ۲، ۵، ٦، ۱۱

مقدس مقامات: ۷

مکّہ: مکّہ کا نام رکھنا ۱۲ ;مکّہ کے نام ۸، ۹

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۱۱

یہود: یہود کے عقائد ۵

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (٩٧)

اس میں کھلی ہوئی نشانیاں مقام ابراہیم ہے اورجو اس میں داخل ہو جائے گا وہ محفوظ ہو جائے گا اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کاحج کرنا واجب ہے اگر اس راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اورجو کافر ہو جائے تو خدا تمام عالمین سے بے نیاز ہے_

١_ دنیا والوں کے لیئے کعبہ میں ہدایت کی روشن نشانیاں موجودہیں_ و ھدی للعالمین فیه آیات بیّنات

٢_ کعبہ کی تاریخی قدامت اور اس کے پہلی عمومی عمارت ہونے پر روشن نشانیاں موجودہیں * انّ اول بیت ... فیه آیات بیّنات

٣_ کعبہ میں مقام ابراہیم (ع) خداوند عالم کی روشن آیات میں سے ہے (آیات یعنی نشانیاں)_ فیه آیات بینات مقام ابراهیم

٤_ کعبہ حضرت ابراہیم (ع) کی عبادت گاہ * فیه آیات بینات مقام ابراهیم یہ اس صورت میں ہے کہ "مقام ابراھیم" سے مراد انکی عبادت کی جگہ ہو جیسا کہ علامہ طباطبائي نے احتمال دیا ہے_

٥_ کعبہ میں مقام ابراہیم (ع) کی اہمیت اور قدر و منزلت_ فیه آیات بینات مقام ابراهیم

٦_ خدا وند عالم کے نزدیک حضرت ابراہیم (ع) کا بلند مقام و مرتبہ_ فیه آیات بینات مقام ابراهیم

ظاہر یہ ہے کہ مقام ابراہیم (ع) کا مسجد الحرام میں محترم ہونا اس کا حضرت ابراہیم (ع) کی طرف

منسوب ہونے کی وجہ سے ہے_

۷_ جو لوگ کعبہ میں داخل ہوجائیں انہیں مکمل امنیت حاصل ہے_ و من دخله كان آمناً

۸_ کعبہ میں امن برقرار کرنا اور امن کا خیال رکھنا ضروری ہے_ و من دخله كان امنا یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ خبریہ مقام انشاء میں ہو_

۹_ حج کرنا استطاعت رکھنے والوں پر خدا تعالی کا حق_ ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً

۱۰_ استطاعت (خانہ خدا تک جانے کی قدرت) وجوب حج کی شرط ہے_ ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا

۱۱_ حج صرف خداوند متعال کی خاطر انجام دیا جائے_ و لله على الناس حج البيت

۱۲_ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا کفر ہے_ و لله على الناس ... و من كفر فانّ الله غنى عن العالمين

مذکورہ بالا مطلب کی تائید امام صادق (ع) کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت (ع) نے فرمایا : "ومن ترك فقد كفر نیز فرمایا و لم لا يكفر و قد ترك شريعة من شرايع الاسلام" جو حج کو ترک کرے اس نے کفر کیا ، نیز فرمایا کیوں کفر نہ ہو حالانکہ اس نے اسلام کے احکام میں سے ایک حکم کو چھوڑا ہے(۱)

۱۳_ حج کی غیر معمولی اہمیت اور قدر و منزلت_ ولله على الناس حج البيت ... و من كفر کیونکہ حج کا ترک کرنا کفر ہے_

۱٤_ حج کے ترک کرنے کا نقصان خود انسان کو ہوتا ہے_ و من كفر فان الله غنى عن العالمين

۱٥_ حج کے ادا کرنے والے کو کئي منافع و فائدے_ و من كفر فان الله غنى عن العالمين

خداوند عالم کے غنی ہونے کی طرف اشارہ بتلاتا ہے کہ خود حاجی حج کے فائدوں سے بہرہ مند ہوتا ہے_

۱٦_ خداوند عالم کا کائنات والوں سے بطور مطلق بے نیاز ہونا_

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۹۰ حدیث ۱۰۸ ، تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۰۳ حدیث ۱۰

فان الله غنی عن العالمین

۱۷_ خداوند عالم کا کائنات کے حوادث سے متاثر نہ ہونا_ فانّ الله غنی عن العالمین

۱۸_ حصر صم میں حیوانوں کو مکمل امن حاصل ہے اور انہیں اذیت و آزار پہنچانا جائز نہیں_

و من دخله کان آمنا امام صادق (ع) فرماتے ہیں: و من دخل الحرم ... و من دخله من الوحش و الطیر کان آمناً من ان یهاج او یؤذی حتی یخرج من الحرم _ اس میں جو جانور اور پرندے داخل ہوجائیں تو وہ اس سے امنیت میں ہیں کہ ان پر حملہ کیا جائے یا تکلیف دی جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکل جائیں (۱)

۱۹_ جو کوئي حرم سے باہر جرم کا ارتکاب کرکے حرم میں پناہ لے لے تو وہ تعاقب سے امن میں ہوگا_

و من دخله کان امنا مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام صادق (ع) فرماتے ہیں: اذا احدث العبد فی غیر الحرم جنایة ثمّ فرّ الی الحرم لم یسع لاحد ان یاخذه فی الحرم (۲) "فرمایا جو شخص حرم سے باہر جرم کرکے حرم کی طرف بھاگ جائے تو کسی کے لیئے جائز نہیں کہ اسے حرم میں پکڑے"_

۲۰_ مالداروں پر ہر سال حج کا وجوب_ ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا

امام کاظم (ع) نے فرمایا: ان الله فرض الحج علی اهل الجدة فی کلّ عام (۳) یہ روایت اور اس جیسی روایات کو اس معنی پر حمل کیا جانا چاہیئے کہ کسی سال بھی مکہ حاجیوں سے خالی نہیں رہنا چاہیئے بلکہ ہر سال حج کی رسم انجام پانی چاہیئے او راس فریضہ کا انجام دینا صاحب استطاعت لوگوں کے اوپر ہے_

۲۱_ صاحب استطاعت افراد پر حج اور عمرہ کا واجب ہونا_ و لله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلاً

مذکورہ بالا آیت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں امام صادق (ع) نے فرمایا: یعنی به الحج والعمرة جمیعاً لانّهمامفروضان

---

۱) کافی ج ٤ ص ۲۲٦ حدیث ۱ نور الثقلین ج ۱ ص ۳۷۰ حدیث ۲٦۷_

۲) کافی ج ٤ ص ۲۲٦ حدیث ۲ تفسیر برہان ج ۱ ص ۲۹۹ حدیث ۵،۱۵،۲۳_

۳) کافی ج ٤ ص ۲٦۵ حدیث ۵، نور الثقلین ج ۱ ص ۳۷۲ حدیث ۲۸۰_

اس سے مراد حج اور عمرہ دونوں ہیں کیونکہ یہ دونوں فرض ہیں (۱)

۲۲_ حج کی استطاعت یعنی بدن کی صحت ، زاد و توشہ کا ہونا، سواری کا ہونا اور راستے کا کھلا ہونا ہے_

من استطاع الیه سبیلاً مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام صادق (ع) نے فرمایا: من کان صحیحا فی بدنه مخلی سربه له زاد و راحلة فهو ممّن یستطیع الحج (۲)جو شخص صحیح و سالم ہو اس کا راستہ کھلا ہو اسکے پاس زاد راہ اور سواری موجود ہو وہ حج کیلئے استطاعت رکھتا ہے_

۲۳_ مقام ابراہیم (ع) کہ جس پر آپ (ع) کے دو قدموں کے نشان ہیں، حجر الاسود اور حضرت اسماعیل (ع) کا مسجد الحرام میں گھر خدا تعالی کی روشن نشانیاں ہیں_ فیه آیات بینات مقام ابراهیم امام صادق (ع) نے مذکورہ بالا آیت میں "آیات بینات" کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: مقام ابراهیم حیث قام علی الحجر فاثّرت فیه قدماه و الحجر الاسود و منزل اسماعیل_ کہ اس سے مراد مقام ابراہیم (ع) ہے جب حضرت ابراہیم(ع) اس پر کھڑے ہوئے تو ان کے قدموں کے نشان پتھر پر نقش ہوگئے " اور حجر اسود ہے اور اسماعیل (ع) کا گھر(۳)

۲۴_ موت، قبر اور قیامت پر توجہ اور انکے لیئے آمادگی،حج کے وجوب او راس کے خداوند عالم کے ساتھ مختص ہونے کا فلسفہ ہے_ولله علی الناس حج البیت امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ...و اعلم بانّ الله تعالی لم یفترض الحج و لم یخصّه من جمیع الطاعات بالاضافة الی نفسه بقوله عزّوجل "ولله علی الناس حج البیت ..."الا للاستعداد و الاشارة الی الموت و القبر و البعث و القیامة ...کہ خداوند متعال نے تمام عبادات میں سے صرف حج کو اپنی طرف نسبت دے کر (ولله علی الناس حج البیت ...) اس لیئے فرض کیا تا کہ موت، قبر، اٹھائے جانے اور قیامت کی طرف اشارہ ہو اور انکے لیئے تیاری کی جائے (٤)

۲۵_ وجوب حج کا منکر کافر ہے_و من کفر

---

۱) کافی ج ٤ ص ۲٦٥ حدیث ۱ تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۰۲ حدیث ۲_ ۲) کافی ج ٤ ص ۲٦۷ حدیث ۲ تفسیر نور الثقلین ج ۱ ص ۳۷۳ حدیث ۲۸۳_

۳) کافی ج ٤ ص ۲۲۳ حدیث ۱ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۸۷ حدیث ۹۹_ ٤) مصباح الشریعہ ص ٤۹ بحار الانوار ج ۹۹ ص ۱۲۵ حدیث ۱_

جب امام موسی کاظم (ع) سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی حج بجا نہ لائے تو وہ کافر ہے ؟ فرمایا لا ولکن من قال لیس هذا هکذا فقد کفر_ نہیں البتہ جو یہ کہے کہ حج واجب نہیں وہ کافر ہے(۱)

۲٦_ استطاعت کے لیئے سواری رکھنا ضروری نہیں ہے_ولله علی الناس حج البیت من استطاع

امام صادق (ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا یخرج و یمشی ان لم یکن عنده ما یرکب_ اگر اس کے پاس سواری نہ ہو تو پیدل نکل کھڑا ہو (۲)

۲۷_ اگر کسی کو حج کا خرچہ بخشا جائے تو وہ مستطیع ہے_ولله علی الناس حج البیت من استطاع

امام صادق (ع) نے اس سوال کے جواب میں کہ اگر کسی کو حج بجا لانے کا خرچہ دیا جائے اور وہ اس کے قبول کرنے سے شرم محسوس کرے تو کیا مستطیع ہے یا نہیں ؟ فرمایا " نعم ماشانه ان یستحي "ہاں اسے حیا نہیں کرنا چاہیئے(۳)

۲۸_ حج کی استطاعت میں حج کے خرچہ کے علاوہ اہل و عیال کے اخراجات کا ہونا بھی ضروری ہے_

ولله علی الناس حج البیت امام باقر (ع) نے استطاعت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا : ...السعة فی المال اذ کان یحجّ ببعض و یبقی بعضاً یقوت به عیاله ...مال اتنا زیادہ ہو کہ کچھ حج کے اخراجات میں خرچ کرے اور کچھ اہل و عیال کو خرچہ کے طور پر دے ... (٤)

اخلاص : ۱۱

اسماء و صفات : صفات جمالیہ ۱٦ ;غنی ۱٦،۱۷

انیت : ۷، ۸، ۱۸، ۱۹

تاریخ : تاریخ کے اثرات ۲

---

۱) کافی ج ٤ ص ۲٦٥ حدیث ٥ تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۰۲ حدیث ۱_

۲) استبصار ج ۲ ص ۱٤۰ حدیث ٥ باب ۸۱ تہذیب شیخ طوسی ج ٥ ص ۱۰ حدیث ۲٦_

۳) کافی ج ٤ ص ۲٦٦ حدیث ۱ تہذیب شیخ طوسی ج ٥ ص ۳ حدیث ۳_ ٤) کافی ج ٤ ص ۲٦۷ ح ۳ استبصار ج ۲ ص ۱۳۹ ح ۱ ب ۸۱_

حج : ترک حج ١٢ ، ١٤ ;حج کا انکار ٢٥ ; حج کا فلسفہ ٢٤ ; حج کی قدر و منزلت ١٣ ;حج کے احکام ١٠ ، ٢٠ ، ٢١ ، ٢٢ ، ٢٦ ، ٢٧ ، ٢٨;حج کے فائدے ١٥ ;حج میں اخلاص ١١ ;حج میں استطاعت ٩ ، ١٠ ، ١٢ ، ٢٠ ، ٢١ ، ٢٢ ،٢٦ ، ٢٧ ، ٢٨ ; وجوب حج کی شرائط ١٠ ، ٢١ ، ٢٢

حجر الاسود : ٢٣

حضرت ابراہیم (ع) : حضرت ابراہیم (ع) اور کعبہ ٤ ، ٥ ; حضرت ابراہیم (ع) کا مقام و مرتبہ ، ٦ ;حضرت ابراہیم (ع) کی عبادت گاہ ٤

حضرت اسماعیل (ع) : حضرت اسماعیل (ع) کا گھر ٢٣

حق خدا : ٩ حیوانات : حیوانات کی امنیت ١٨

خدا تعالی کی نشانیاں : ٣ خدا تعالی : خدا تعالی کی شناخت ١٧ ; خدا تعالی کے مختصات ٢٤

ذکر : ٢٤ روایت : ١٨ ، ١٩ ، ٢٠ ، ٢١ ، ٢٢ ، ٢٣ ، ٢٤ ، ٢٥ ، ٢٦ ، ٢٧ ، ٢٨

عبادت : عبادت میں اخلاص ١١

عمرہ : عمرہ کے وجوب کی شرائط ٢١

قیامت : قیامت کا ذکر ٢٤

کعبہ : ٤ ، ٥ کعبہ کا قدیم ہونا ٢ ;کعبہ کی امنیت ٧ ، ٨ ;کعبہ کی اہمیت ١

کفار : ٢٥

کفر : ١٢

مسجد الحرام ٢٣ مسجد الحرام کے احکام ٧ ، ٨ ، ١٩ ; مسجد الحرام میں امنیت ٧ ، ٨ ، ١٩

مقام ابراہیم (ع) : ٣،٥،٢٣

مقربین : ٦

موت : ٢٤

نقصان: نقصان کے عوامل ١٤

ہدایت: ہدایت کے عوامل ١

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَاللهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا تَعْمَلُونَ (٩٨)

اے اہل کتاب کیوں آیات الہی کا انکار کرتے ہو جب کہ خدا تمھارے اعمال کا گواہ ہے _

١_ پیغمبر اکرم (ص) کو اہل کتاب سے کفر کے محرّکات کے بارے میں پوچھنے کا حکم_

قل يا اهل الكتاب لم تكفرون بآيات الله

٢_ اہل کتاب کا الہی آیات کا انکار (تورات کے نزول سے پہلے دین ابراہیمی (ع) میں بعض کھانے کی حلال چیزوں کا اور کعبہ کی عمارت کے تاریخی تقدّم کا انکار) كلّ الطعام ... قل يا اهل الكتاب لم تكفرون بآيات الله

"آیات اللہ" سے مراد وہی مضامین ہیں جو سابقہ آیات میں بیان ہوئے ہیں_

٣_ اہل کتاب اور کفار کی کجرویوں کے مقابل اعتراض کرنا ضروری ہے_قل يا اهل الكتاب لم تكفرون بآيات الله

٤_ حقائق کے بیان کئے جانے کے بعد عقیدتی انحرافات کا فکری مقابلہ ضروری ہے_قل يا اهل الكتاب لم تكفرون بآيات الله یہ مطلب سابقہ آیات کے مجموعہ کے پیش نظر ہے کہ پہلے خداوند عالم نے بنی اسرائیل کے بارے میں مختلف حقائق بیان کیئے پھر ان پر اعتراض کیا_

٥_ اہل کتاب بیت اللہ میں خدا تعالی کی روشن نشانیوں کے منکر ہیں_فيه آيات بينات ... قل يا اهل الكتاب لم تكفرون بآيات الله

٦_ خدا تعالی انسانوں کے اعمال پر گواہ ہے_

والله شهيد على ما تعملون

۷_ اہل کتاب کی مسلمانوں کے خلاف خفیہ سرگرمیاں_* والله شهيد على ما تعملون ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جملہ "واللہ شہید..." خدا تعالی تمھارے اعمال کا شاہد اور ان سے آگاہ ہے، مسلمانوں کے خلاف ان کی خفیہ سرگرمیوں کے بارے میں ہے_

۸_ انسان کے اعمال کے بارے میں خداوند عالم کے علم و آگاہی کی جانبتوجہ انسان کیلئے خدا تعالی کی نشانیوں کے بارے میں کفر کرنے سے مانع ہوسکتی ہے_ و الله شهيد على ما تعملون

آنحضرت(ص): آنحضرت(ص) کی ذمہ داری ، ۱

اسماء و صفات شہید،٦

اہل کتاب : اہل کتاب اور حق کا چھپانا ٥ ;اہل کتاب کا کفر ۱ ، ۲ ;اہل کتاب کی سازش ۷; اہل کتاب کی گمراہی ۳ ، ۱ ; مسلمین اور اہل کتاب ۷

تبلیغ : تبلیغ کے طریقے ٤

تورات : تورات کا نازل ہونا ۲

حضرت ابراہیم (ع) : حضرت ابراہیم (ع) کا دین ۲

حق کو چھپانا : ٥

خدا تعالی : خدا تعالی کا علم ۸ ; خدا تعالی کی گواہی ٦ ; خدا تعالی کی نظارت ۸

خدا کی آیات :۲ خدا تعالی کی آیات کا انکار ۸

سوال و جواب : ۱

علم : ۸

عمل : ۸ عمل کے گواہ : ٦

کعبہ : ٥ کعبہ کی عمارت ۲

کفار : کفار کی گمراہی ۳ ;کفار کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ ٤

کھانے پینے کی چیزیں : ۲
گمراہی : ۳ گمراہی کے موانع ۸
مسلمین : ۷
نہی عن المنکر : ۳

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ شُهَدَاءُ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (۹۹)

کہئے اے اہل کتاب کیوں صاحبان ایمان کو راہ خدا سے روکتے ہو اور اس میں کجی تلاش کرتے ہو جبکہ تم خود اس کی صحت کے گواہ ہو اور اللہ تمھارے اعمال سے غافل نہیں ہے ـ

۱ ـ مومنین کو راہ خدا سے روکنے کی وجہ سے اہل کتاب کی توبیخ ـ قل یا اهل الکتاب لم تصدون عن سبیل الله

۲ ـ اہل کتاب کا اسلام کی پیشرفت کے راستے میں رکاوٹیں ڈالنا ـ قل یا اهل الکتاب لم تصدّون عن سبیل الله

" سبیل اللہ " سے مراد اسلام ہے کیونکہ "من آمن "جو کہ " سبیل اللہ "پر چلنے والے ہیں وہی مسلمان ہیں ـ

۳ ـ دین اسلام " سبیل اللہ "ہے ـ لم تصدّون عن سبیل الله

٤ ـ جو لوگ راہ خدا سے مانع ہوجائیں اور مؤمنین کو اس سے روکیں ان پر اعتراض اور ان کے ساتھ مقابلہ کرنا ضروری ہے ـ قل یا اهل الکتاب لم تصدون عن سبیل الله

٥ ـ یہودیوں کی مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کی کوشش ـ قل یا اهل الکتاب لم تصدون ... من آمن

بعض مفسّرین کے نزدیک مذکورہ بالا آیت یہود کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو اوس اور خزرج کے درمیان اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے تھے (مجمع البیان ج ۲)

٦_ راہ خدا سے مومنین کو روکنے کے لیئے راہ خدا کو منحرف ظاہر کرنا، یہود کی خواہش_

لم تصدون عن سبیل الله من آمن تبغونھا عوجا "تبغونہا عوجاً" یعنی تم یہود خدا تعالی کے راستے کو ٹیڑھا دکھانے کے خواہشمند ہو_

٧_ اسلام کے راستے کو منحرف ظاہر کرنا یہودیوں کا اسلام کے مقابلے میں ایک طریقہ_لم تصدون ... تبغونھا عوجا

٨_ علمائے دین اور رہبروں کا انحراف و گمراہی عوام کی گمراہی اور حقائق کی تحریف کا موجب ہے_

یا اهل الکتاب لم تصدون عن سبیل الله ... تبغونھا عوجا و انتم شهداء

ظاہر یہ ہے کہ " انتم شہداء "کے قرینہ سے اہل کتاب سے مراد ان کے علماء ہیں اور "من آمن" سے مراد عام لوگ ہیں لہذا اہل کتاب کے علماء کو عوام کی گمراہی اور حقائق کی تحریف کے سبب کے طور پر پہچنوایا گیا ہے_

٩_ اہل کتاب کے علماء کا اسلام کی حقانیت کے بارے میں آگاہی رکھنے کے باوجود اس کا مقابلہ کرنا_

قل یا اهل الکتاب لم تصدّون عن سبیل الله ... وانتم شهداء" سبیل اللہ" سے مراد اسلام ہے_

١٠_ اہل کتاب کے علماء کا اسلام کی حقانیت سے مکمل طور پر آگاہ ہونا_قل یا اهل الکتاب لم تصدّون ...و انتم شهداء

١١_ اہل کتاب کے علماء کا اپنے مکروہ عمل (مومنین کو راہ خدا سے روکنا) سے مطلع و آگاہ ہونا_

و انتم شهداء بعض کا خیال ہے کہ شہادت وہی راہ خدا سے روکنے کے بارے میں ہے_

١٢_ خداوند عالم کی انسانوں کے اعمال پر گہری نظارت_و ما الله بغافل عمّا تعملون

١٣_ خداوند متعال کا اہل کتاب کو ان کی اسلام اور مؤمنین کے خلاف خفیہ سرگرمیوں کے بارے میں متنبہ کرنا_

قل یا اهل الکتاب ... و ما الله بغافل عمّا تعملون

١٤ انسان کے اعمال کے بارے میں خداوند متعال کے علم پر توجہ انسان کو بُرے اور مکروہ اعمال سے روکتی ہے_

و ما الله بغافل عما تعملون

آنحضرت(ص) : ۱۰

اختلاف: اختلاف کے عوامل ۵ اسلام ۲ ، ٦ ، ۷ ، ۹ ، ۱۳ دین اسلام ۳

اہل کتاب : ۲ ، ٦ ، ۷ ، ۹ ، ۱۱ ، ۱۳ اہل کتاب اور حق کو چھپانا ۹ ; اہل کتاب اور لوگوں کو گمراہ کرنا ٦ ، ۷ ،۸ ، ۱۱ ;اہل کتاب کا رکاوٹ ڈالنا ۲ ; اہل کتاب کا سازش کرنا ۱۳ ; اہل کتاب کی توبیخ ۱ ;اہل کتاب کے علماء ۹ ، ۱۰ ، ۱۱

تحریف : تحریف کے عوامل ۸

خدا تعالی : خدا تعالی کا علم ١٤ ; خدا تعالی کی تنبیہات ۱۳ ; خدا تعالی کی توبیخیں ۱ ;خدا تعالی کی نظارت ۱۲

دشمن : ٤

سبیل اللہ : ۳ سبیل اللہ سے روکنا ۱ ، ٤ ، ۱۱

علم : ١٤ علمائے دین : ۸

عمل : ۱۲ ناپسندیدہ عمل ١٤

گمراہ کرنا : ٦ ، ۷ گمراہی: گمراہی کے عوامل ٦،۸

مسلمان: ۵، ٦ ، ۱۱ ، ۱۳

مومنین : مومنین اور دشمن ٤ نہی عن المنکر ٤

یہود: ۵ ، ۷یہودیوں کی سازش ۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوَاْ إِن تُطِيعُواْ فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ (١٠٠)

اے ایمان والو اگر تم نے اہل کتاب کے اس گروہ کی اطاعت کرلی تو یہ تم کو ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹا دیں گے_

١_ ایمان اور دینی عقائد کی سرحدوں کی حفاظت کرنا سب مؤمنین کی ذمہ داری ہے_ يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا ... يردوكم بعد ايمانكم كافرين

٢_ اہل کتاب کے علماء اور رہبروں کی پیروي، ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے (ارتداد) کی موجب بنتی ہے_

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا فريقا من الذين اوتوا الكتاب يردوكم سابقہ آیت "و انتم شہدا" سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب کے اس گروہ سے مراد ان کے علماء اور دانشمند افراد ہیں_

٣_ بعض اہل کتاب کی جانب سے مومنین کو منحرف و گمراہ کرنے کا عزم اور اسکی کوشش کرنا_

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا فريقا من الذين اوتوا الكتاب يردوكم

٤_ اسلام کے دشمنوں کی گمراہ کن سازشوں اور کوششوں کے مقابلے میں اہل ایمان کا ہوشیار رہنا ضروری ہے_

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا فريقا ... يردوكم بعد ايمانكم كافرين

٥_ خداوند متعال کا اہل ایمان پر خاص لطف و کرم اور توجّہ_ يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا سابقہ آیات کے مدنظر کہ جن میں اہل کتاب کو براہ راست خطاب نہیں کیا گیا لیکن اہل ایمان کو خود خطاب کیا گیا ہے_

٦_یہودیوں کا اہل ایمان (اوس و خزرج) کے

درمیان زمانہ جاہلیت کے قومی تعصّبات اور جھگڑوں کو ابھارنے کا عزم اور کوشش کرنا_

یا ایھا الذین آمنوا ان تطیعوا شاش ابن قیس یہودی کو مومنین (اوس و خزرج) کے اتحاد سے سخت غصہ آیا اور اس نے ایک یہودی کو متعین کیا کہ وہ ان کو جاہلیت کے فتنوں پر ابھارے (المیزان ج۳)

۷_ بعض اہل کتاب (یہود) کی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ دشمني_ یا ایھا الذین آمنوا ان تطیعوا فریقا من الذین اوتو الکتاب یردوکم بعد ایمانکم کافرین

۸_ اسلام اختیار کرنے کے بعد کینوں، عداوتوں اور زمانہ جاہلیت کی دیگر خصوصیات کی طرف لوٹ جانا کفر کی ایک جھلک ہے_ یردّوکم بعد ایمانکم کافرین یہود کے ابھارنے کے بعد اوس و خزرج نے سابقہ کینوں کا اظہار کیا اور جنگ پر آمادہ ہوگئے ، آیت شریفہ نے اس کینہ توزی کو کفر کی طرف میلان گردانا ہے (المیزان ج۳)_

۹ کافروں کے ساتھ تعلقات میں مؤمنین (ایمانی معاشرہ) کو اپنی ثقافتی سرحدوں کی حفاظت کرنا چاہیئے_

یا ایھا الذین آمنوا ان تطیعوا فریقا من الذین اوتوا الکتاب یردّوکم

اختلاف : اختلاف کے عوامل ٦

ارتداد: ارتداد کے عوامل ٢

اسلام : ۷ صدر اسلام کی تاریخ ٦

اہل کتاب : اہل کتاب اور لوگوں کو گمراہ کرنا ٢ ، ٣ ;اہل کتاب کے علماء ٢ ، ٣

بین الاقوامی تعلقات :۹

جاہلیت : جاہلیت کی سنّتیں ۸

خدا تعالی : خدا تعالی کا لطف و کرم ٥

دشمن: دشمنوں کی سازش ٤

دشمنی : دشمنی کے عوامل ۸

دین :

دشمنان دین ۷ ;دین کی حفاظت ۱ ، ۹

کفار : کفار کے ساتھ رابطہ ۹

کفر : کفر کے اثرات ۸ ;کفر کے عوامل ۲

گمراہ کرنا : ۲ ، ۳

مسلمان: ۳ ، ٦ ، ۷

مؤمنین : مؤمنین کا مقام و مرتبہ ٥ ; مؤمنین کی بصیرت ٤ ;مؤمنین کی ذمہ داری ۱

یہود : یہود کی سازش ٦

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ وَمَن يَعْتَصِم بِاللّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (۱۰۱)

اور تم لوگ کس طرح کافر ہو جاؤ گے جب کہ تمھارے سامنے آیات الہیہ کی تلاوت ہو رہی ہے اور تمھارے درمیان رسول موجود ہے اور جو خدا سے وابستہ ہو جائے سمجھو کہ اسے سیدھے راستہ کی ہدایت کردی گئی ـ

۱ـ الہی آیات کی مومنین پر تلاوت کرنے اور پیغمبر اکرم (ص) کے ان کے درمیان موجود ہونے کے باوجود ان کی گمراہی اور کفر (ارتداد) تعجّب کا باعث ہے ـ و کیف تکفرون و انتم تتلی علیکم آیات الله و فیکم رسوله استفہام سے مراد تعجب ہے ـ

۲ـ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم (ص) (سنّت)، ایمان اور عقیدہ کے دفاع و حفاظت کا کامل ذریعہ و سبب ہیں ـ
و کیف تکفرون و انتم تتلی علیکم آیات الله و فیکم رسوله

۳ـ قرآن کریم اور سنت انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ ہیں ـ

و کیف تکفرون و انتم تتلی علیکم آیات اللہ و فیکم رسولہ

٤_ احکام کی مخالفت کرنے والوں کی سرزنش اور ان کا عذاب ہمیشہ ان پر حجت تمام کرنے کے بعد ہونا چاہیئے_

و کیف تکفرون و انتم تتلی علیکم آیات اللہ و فیکم رسولہ یہ اس صورت میں ہے کہ استفہام توبیخی ہو اور تلاوت آیات اور وجود رسول(ص) سے مراد اتمام حجت ہو_

٥_ خداوند عالم کے ساتھ تمسک و ارتباط اور اسکی مکمل اطاعت صراط مستقیم کی ہدایت کا یقینی سبب_

ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم "ھُدِي"فعل ماضی کا بصورت صیغہ مجہول لانا دلالت کرتاہے کہ خداوند عالم سے وابستگی کی صورت میں یقینی ہدایت حاصل ہوجائے گی_

٦_ خداوند متعال کے ساتھ تمسک و ارتباط اور اسکی مکمل اطاعت اہل ایمان کو دشمنوں کے کفر کے فریب سے نجات دلاتی ہے_ان تطیعوا فریقاً ... و من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم

٧_ الہی آیات کا قبول کرنا اور انبیاء (ع) کی اطاعت و پیروي، خداوند متعال کے ساتھ تمسک ، وابستگی اور اسکی مکمل پیروی کے واضح مصادیق میں سے ہے_و انتم تتلی علیکم آیات اللہ و فیکم رسولہ و من یعتصم باللہ

ظاہر یہ ہے کہ "و من یعتصم باللہ" جملہ "و انتم تتلی علیکم"کی وضاحت ہے_

٨_ آیات الہی کی تلاوت (نزول قرآن) اور انبیائ(ع) کے بھیجنے کا ہدف و مقصد انسانوں کی صراط مستقیم کی طرف ہدایت ہے_و انتم تتلی علیکم آیات اللہ و فیکم رسولہ و من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم

٩_ خداوند متعال کی مدد سے معصوم ہر قسم کے گناہ سے محفوظ ہوتاہے_

ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم امام صادق (ع) نے فرمایا : ...المعصوم ھو الممتنع باللہ من جمیع محارم اللہ و قال اللہ تبارك و تعالی " و من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم_" معصوم خداوند متعال کی مدد سے تمام محارم الہی سے دور ہوتاہے خدا تعالی فرماتاہے "و من یعتصم باللہ فقدھدی الی صراط مستقیم "(١)

---

١) معانی الاخبار ص ١٣٢ حدیث ٢ ، تفسیر برہان ج ١ ص ٣٠٤ حدیث ١_

آسمانی کتابیں : آسمانی کتابوں کے اہداف ۸
آنحضرت(ص) : ۱
آیات خدا : ۷
اتمام حجت : ٤
اطاعت : اطاعت کے اثرات ۵ ، ٦ ; انبیاء (ع) کی اطاعت ۷ ; خدا کی اطاعت ۵ ، ٦ ،۷
انبیاء (ع) : ۷ ، انبیاء (ع) کے اہداف ۸
ایمان : ایمان کا پیش خیمہ ۲ ; ایمان کے عوامل ٦
تمسک : خدا تعالی کے ساتھ تمسک ۵ ، ٦ ، ۷ ، ۹
دین : دین کا قبول کرنا ۷;دین کی حفاظت ۲
روایت : ۹
سنت : سنت کا کردار ۲ ، ۳ صراط مستقیم ۵ ، ۸
عصمت : عصمت کی قدر و قیمت ۹
قرآن کریم : قرآن کریم کا کردار و اہمیت ۲ ، ۳ ;قرآن کریم کی تلاوت ۱ ، ۸
کامیابي: کامیابی کے عوامل٦
گمراہی : ۱
گناہ : گناہ سے اجتناب ۹
گناہ گار : گناہ گاروں کی سرزنش ٤ ;گناہ گاروں کی سزا ٤
مدد مانگنا: خدا سے مدد مانگنا ۹
مؤمنین : ۱ مؤمنین کا ارتداد ۱ ;مؤمنین کی گمراہی ۱
ہدایت : ہدایت کے عوامل ۳ ، ۵ ، ۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ (١٠٢)

ایمان والو اللہ سے اس طرح ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے او رخبردار اس وقت تک نہ مرنا جب تک مسلمان نہ ہو جاؤ_

١_ اہل ایمان تقوی الہی کی اس طرح مراعات کریں جیسے اس کا حق ہے_ يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته

٢_ کافروں کی اطاعت سے بچنا اور تفرقہ و جھگڑے سے اجتناب مؤمنین کے تقوي کی علامت ہے_

ان تطيعوا فريقا من الذين اوتوا الكتاب ... اتقوا الله حق تقاته تفرقہ اور جھگڑے سے اجتناب کا استفادہ آيت "ان تطيعوا ..."کے شان نزول سے کیا گیا ہے_

٣_ کامل اور بہترین تقوي ، ایمان کا بلند مرتبہ ہے_ يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته

٤_ کامل اور بہترین تقوي کی رعایت اور خدا کے سامنے ہر بات میں سر تسلیم خم کرنا خدا کے ساتھ_

تمسک و اعتصام ہے_ و من يعتصم بالله ... اتقوا الله حق تقاته و لا تموتن الاّ و انتم مسلمون گویا یہ آیت خدا تعالی کے ساتھ حقیقی ارتباط، تمسک اور اعتصام کا بیان ہے _

٥_ خداوند عالم کے سامنے سر جھکانا اور اسکی اطاعت دائمی اور آخری سانس تک ہونی چاہیئے_ و لا تموتن الاّ و انتم مسلمون

٦_ خوف خدا اور تقوي کی رعایت خداوند متعال کے سامنے دائمی طور پر سر جھکانے اور ہر لحاظ سے سر تسلیم خم کرنے کا پيش خيمہ ہے_ اتقوا الله حق تقاته و لا تموتن الاّ و انتم مسلمون جملہ "لا تموتن الاّ و انتم مسلمون" دوام پر دلالت کرتا ہے اور "مسلمون" کے

متعلق کا ذکر نہ کرنا خدا وند عالم کے سامنے ہر لحاظ سے سر تسلیم خم کرنے پر دلالت کرتا ہے_

۷_ کفر اور ارتداد کے حملے کے مقابلے میں مؤمنین پر آخری سانس تک اپنے اسلام کی حفاظت کرنا ضروری ہے_

ان تطیعوا فریقاً من الذین اوتوا الکتاب یردّوکم ... و لا تموتن الاّ و انتم مسلمون

۸_ تقوي کو اس طرح اختیار کرنا جیسے اختیار کرنے کا حق ہے، یہ خداوند عالم کے سامنے ہر لحاظ سے اور دائمی طور پر سر تسلیم خم کرنا ہے_ اتقوا الله حق تقاته و لا تموتن الاّ و انتم مسلمون یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ ""و لا تموتن" جو کہ ہر لحاظ سے سر تسلیم ہونے پر دلالت کررہا ہے" حق تقاتہ''کی تفسیر ہو_

۹_ خدا تعالی کی اطاعت، یاد اور اس کا شکر ادا کرنا کامل اور بہترین تقوي ہے_ اتقو الله حق تقاته

مذکورہ بالا آیت کے معنی کے بارے میں امام صادق (ع) فرماتے ہیں: یطاع فلا یعصی ، یذکر فلا ینسی و یشکر فلا یکفر (۱) "خدا کی اطاعت ایسی کی جائے کہ اس کا کفر نہ کیا جائے اس کا ذکر ایسا کیا جائے کہ اس میں نسیان نہ ہو، اس کا شکر اس طرح ادا کیا جائے کہ ناشکری نہ ہو"

اختلاف : اختلاف سے اجتناب ،۲

اطاعت : خدا کی اطاعت ۵ ، ۹ ;کافروں کی اطاعت ۲

ایمان : ایمان کا پیش خیمہ ٦ ایمان کے مراتب ۳

تقوي: ۲ تقوي کا پیش خیمہ ٤ ، ۹ ;تقوي کی اہمیت ۱ ، ٤ ، ۸ ;تقوي کی فضیلت ۳ ;تقوي کی نشانیاں ۲ تقوي کے مراتب ۳

تمسک : خدا وند عالم سے تمسک ٤

خوف : پسندیدہ خوف ٦ ;خوف خدا ٦

دین : دین کی حفاظت ۷

---

۱) معانی الاخبار ص ۲٤۰ حدیث ۱ تفسیر نور الثقلین ج ۱ ص ۳۷٦ حدیث ۲۹۹_

ذکر: ذکر خدا ۹

روایت: ۹

سر تسلیم خم کرنا: سر تسلیم خم کرنا کی اہمیت ٤، ٥; سر تسلیم خم کرنے کا پیش خیمہ ٤، ٦، ٨

شکر: ۹

کفار: ۲

مؤمنین: مؤمنین کا تقوي ۲; مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۷

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (۱۰۳)

اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ نہ پیدا کرو اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ تم لوگ آپس میں دشمن تھے اس نے تمھارے دلوں میں الفت پیدا کردی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم جہنّم کے کنارے پر تھے تو اس نے تمھیں نکال لیا اور اللہ اسی طرح اپنی آیتیں بیان کرتا ہے کہ شاید تم ہدایت یافتہ بن جاؤ_

۱_ سب لوگوں پر خدا تعالی کی رسّی کے ساتھ تمسک و وابستگی اور تفرقہ سے اجتناب ضروری ہے_

و اعتصموا بحبل الله جميعا و لا تفرقوا

۲_ تمام اہل ایمان کا اتحاد اور اپنی صفوں میں ہر قسم کے تفرقہ سے اجتناب ضروری ہے_ و اعتصموا بحبل الله جميعا و لا تفرقوا

۳_ خدا کی رسّی (قرآن و سنت) سے وابستگی اہل ایمان کی صفوں میں وحدت کا موجب ہے_

و من یعتصم باللہ ... و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا آیت ۱۰۱ کے قرینہ سے "حبل اللہ" سے مراد قرآن و سنت ہے_

٤_ خداوندعالم کے واحد دین سے وابستگی اور دیگر مختلف مذاہب و ادیان کی طرف رجحان سے اجتناب ضروری ہے_

و اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا آیت ۱۰۰ کے قرینہ سے کہ جس میں کفر کی طرف رجحان کی بات تھي، اس آیت میں تفرقہ دینی تفرقوں اور اختلافات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_

٥_ الہی دین (کتاب و سنت) کی بنیاد پر وحدت اور اس کا اعتقاد انسانوں کو آتش اختلاف سے نجات دیتاہے_

و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا

٦_ صحیح تقوي کو پانا اور خداوند متعال کے سامنے مکمل طور پر سر تسلیم خم کرنا ، خدا کی رسّی کو مضبوطی سے تھامنا ہے_* اتقوا اللہ حق تقاتہ و لا تموتن الاّ و انتم مسلمون _ و اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ " اعتصموا" "اتقوا اللہ حق تقاتہ" اور جملہ "ولاتموتن" کے لیئے بیان ہے _

٧_ ایمان ، تقوي اور سر تسلیم خم کرنا اجتماعی طور پر خداوند عالم کی رسی کو تھامنے اور اختلاف و افتراق سے بچنے کے اسباب ہیں_ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ... و اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا سابقہ آیات کے موارد کو ذکر کرنے کے بعد سب کو تمسک و وابستگی اور تفرقے سے بچنے کا حکم دینا مذکورہ مطلب کو بیان کرتاہے_

٨_ خداوندعالم کی نعمتوں کو یاد رکھنا ضروری ہے_ و اذکروا نعمة اللہ

٩_ دلوں میں الفت پیدا کرنا ، لوگوں میں اتحادپیدا کرنا اور ان کے درمیان دشمنیوں کو ختم کرنا انبیاء (ع) کے اہداف میں سے ہے_ و اذکروا نعمة اللہ علیکم اذ کنتم اعدائً فالّف بین قلوبکم

۱۰_ دلوں کو ملانے والا خداوند متعال ہے_ فالّف بین قلوبکم

۱۱_ معاشرہ کے افراد کے درمیان جذباتی تعلقات و

روابط (دوستی و دشمني) کا مرکز دل ہے_ اذ کنتم اعداء فا لّف بين قلوبكم

۱۲_ انسانوں کی تربیت میں ماضی کی یاد اور اس سے عبرت حاصل کرنے کا مؤثّر کردار_ و اذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالّف بين قلوبكم

۱۳_ مسلمان اسلام قبول کرنے سے پہلے اختلاف، تفرقہ، جنگ اور دشمنی کا شکار تھے_ اذ كنتم اعداء فا لّف بين قلوبكم

۱٤_ اسلام نے دو قبیلوں اوس و خزرج کی دشمینوں اور جھگڑوں کو اتحاد، محبت اور بھائي چارے میں تبدیل کردیا_

اذ كنتم اعداء فالّف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا یہ مطلب آیت کے شان نزول کے پیش نظر ہے جو کہ مجمع البیان میں اس آیت کے ضمن میں نقل ہوا ہے_

۱۵_ دشمینوں اور کینہ سے بھری ہوئي تاریخ کے بعد مسلمانوں کے درمیان اسلام کے سایہ میں اخوت و بھائي چارہ خدا تعالی کے اس حکم کی دلیل ہے کہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو_ و اعتصموا بحبل الله ... و اذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالّف بين قلوبكم

۱٦_ تاریخ کا مطالعہ انسانوں کی تربیت اور ہدایت کا پیش خیمہ ہے_ واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء ... كذلك يبيّن الله لكم آياته لعلكم تهتدون

۱۷_ معاشرہ کے افراد کے درمیان اتحاد، الفت اور بھائي چارہ انسانوں پر خداوند عالم کی نعمت ہے_

و لاتفرقوا و اذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالّف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا

۱۸_ اسلام دشمنیوں کو، دلوں کے مہر و محبت اور اتحاد سے بدل دیتا ہے_

فالّف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا "اذ كنتم اعداء "زمانہ جاہلیت کی طرف اشارہ ہے اور جملہ "فالّف بين ..." زمانہ بعثت اور معاشرہ میں اسلام کے ظہور کے بعد کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے_

۱۹_ مسلمانوں کی برادری ان کے دلوں کے ارتباط کی وجہ سے ہے اور دلوں کا ارتباط و ملاپ خدا تعالی کی رسی کو مظبوطی سے تھامنے کی وجہ سے ہے_ و اعتصموا بحبل الله جميعاً ... فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا

یہ مطلب" فائ" کا تقاضا ہے_ لہذا بھائي چارہ الفت پر متفرع ہے اور الفت رسی کو تھامنے پر_

۲۰_ خداوند متعال مؤمنین کو تفرقہ اور دشمنی کی آگ میں گرنے سے نجات دیتا ہے اور دلوں کے اتحاد و الفت کی طرف لے آتا ہے_ و کنتم علی شفا حفرة: من النار فانقذکم منها یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ "و کنتم علی شفا حفرة من النار" جملہ"اذ کنتم اعداء "کے لیئے تفسیر ہو_

۲۱_ خدا تعالی کی رسی کو مظبوطی سے تھامنا خداوند متعال کی نعمتوں کے مقابلے میں انسان کی ذمہ داری ہے*

واعتصموا ... واذکروا ... لعلکم تھتدون گویا خدا کی نعمتوں (اخوت و بھائي چارہ اور الفت) کے مقابل اعتصام(مضبوطی سے تھامنا) انسان کی شرعی ذمہ داری قرار دی گئي ہے_

۲۲_ زمانہ بعثت میں جزیرة العرب کا معاشرہ اختلاف و جھگڑے کی وجہ سے ہلاکت و نابودی کے کنارے پر پہنچ چکا تھا_

و کنتم علی شفا حفرة من النار یہ اس صورت میں ہے کہ "النار"ہلاکت اورنابودی سے استعارہ ہو_

۲۳_ کسی معاشرہ کے افراد کی آپس کی دشمنی اور تفرقہ اس معاشرہ کو ہلاکت و نابودی کے کنارے پر پہنچا دیتا ہے_

اذ کنتم اعداء فالّف بین قلوبکم ... و کنتم علی حفرة من النار یہ اس صورت میں ہے کہ "النار" جھگڑے اور کشمکش کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہلاکت و نابودی سے استعارہ ہو_

۲٤_ انسانوں کی ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی اور جھگڑوں کا نتیجہ و انجام جہنم کی آگ ہے*

و کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها احتمال ہے کہ " النّار"سے مراد جہنم کی آگ ہو_

۲٥_ کسی معاشرے کے افراد کا آپس کی دشمنیوں اور اختلافات سے بچنا خدا وند متعال کی نعمت ہے_

و اذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداء ... و کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها جملہ "کنتم علي" عطف ہے جملہ " کنتم اعداء "پر جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک خدا تعالی کی نعمت کا بیان ہے_

۲٦_ کسی معاشرہ کے افراد کے درمیان تفرقہ کے بعد دلوں میں الفت و اتحاد اور دشمنیوں کے بعد بھائي چارے کا پیدا کرنا بندوں کیل ے خداوند متعال کی نشانیوں میں سے ہے_ اذ کنتم اعداء ... کذلك یبین الله لکم آیاته

۲۷_ صحیح تقوي کی دعوت ، خدا کے سامنے مکمل طور پر سر تسلیم خم کرنا ، اسکی رسّی کو مضبوطی سے تھامنا اور تفرقہ سے بچنے کی تنبیہ کرنا اتحاد و ہدایت کے لیئے قرآن کریم کی روش ہے_ یا ایھا الذین آمنوا ... کذلك یبین الله لکم آیاته لعلکم تھتدون

۲۸_ خداوند عالم کی طرف سے آیات کے بیان کئے جانے کا ہدف انسانوں کی ہدایت ہے_ کذلك یبین الله لکم آیاته لعلکم تھتدون

۲۹_ دلوں میں اتحاد و الفت پیدا کرنا ، ایک معاشرہ کے افراد میں بھائي چارہ پیدا کرنا اور ان جیسی نعمتوں کی یادآوری انسانوں کی ہدایت کے اسباب میں سے ہے_ و اعتصموا بحبل الله جمیعاً ... لعلکم تھتدون یہ اس صورت میں ہے کہ "لعلّ" تمام سابقہ مطالب کی غرض و غایت کا بیان ہو_

۳۰_ ہدایت کے ماننے یا نہ ماننے میں انسان مکمل آزادی و اختیار رکھتاہے_ لعلکم تھتدون

۳۱_ قرآن کریم کے ساتھ جو کہ خدا تعالی کی رسی ہے تمسک و وابستگی ضروری ہے_ و اعتصموا بحبل الله جمیعا و لا تفرقوا رسول خدا (ص) نے مذکورہ بالا آیت میں "حبل اللہ" کے بارے میں فرمایا: انّه کتاب الله (۱)

۳۲_ آل محمد (ص) حبل اللہ کے مصادیق میں سے ہیں_ و اعتصموا بحبل الله

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا: آل محمد (ص) هُم "حبل الله" الذی امرنا بالاعتصام به فقال "وعتصموا بحبل الله ..." (۲) آل محمد (ص) خدا کی رسّی ہیں جسکے ساتھ وابستگی کا ہمیں حکم دیتے ہوئے جو خدا نے فرمایا ہے "واعتصموا ..."

۳۳_ پیغمبر اسلام (ص) مسلمانوں کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانے والے ہیں_
وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منھا

---

۱) تفسیر تبیان ج ۱ ص ۵٤۵ تفسیر قرطبی ج ٤ ص ۱۵۹_

۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۹٤ حدیث ۱۲۳ تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۰۷ حدیث ۷_

مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام صادق (ع) نے فرمایا: فبرسول الله (ص) و الله انقذوا خدا کی قسم وہ رسول خدا(ص) کے ذریعہ جہنم کی آگ میں گرنے سے بچائے گئے (۱)_

آزادی : ۳۱

آنحضرت (ص) : ۳۳

آیات خدا : ۲۶ آیات خدا کا بیان کرنا ۲۸

اتحاد : اتحاد کا پیش خیمہ ۹، ۲۷؛ اتحاد کی اہمیت ۲ ، ۱۰ ؛ اتحاد کی نعمت ۱۷ ، ۲۵ ; اتحاد کے عوامل ۳ ، ۵ ، ۱۰ ، ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۸ ، ۲۰

اختلاف: ۱۳ ، ۱۴ ، ۲۶ اختلاف سے اجتناب ۱ ، ۲ ، ۲۷ ; اختلاف کی سزا ۲۴; اختلاف کے ۲۲ ، ۲۳ ;دینی اختلاف ٤

اختیار : ۳۰

اسلام : اسلام کا کردار ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۸ ;تاریخ صدر اسلام ۱۴ ، ۱۵

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کے اہداف ۹

انسان : انسان کا اختیار ۳۰ ; انسان کی ذمہ داری ۲۱

اوس و خزرج : ۱۴

اہل بیت (ع) : ۳۲

ایمان : ایمان کے اثرات و ۷ ، ۲۷

بھائي چارہ : ۱۷ ، ۲۰ ، بھائي چارہ کی نعمت ۱۷ ، ۲۹ ;بھائي چارہ کے عوامل ۱۵ ، ۱۸ ، ۱۹

تاریخ : تاریخ سے عبرت ۱۲ ;تاریخ نقل کرنے کا ہدف ۱۲ ، ۱۶ ; زمانہ بعثت کی تاریخ ۱۳ ، ۱۵ ، ۲۲

تربیت : تربیت کے طریقے ۱۲ ، ۱٦

تقوي : تقوي کا پیش خیمہ ٦ ; تقوي کے اثرات ۷ ، ۲۷

تمسک: اللہ تعالی سے تمسک کے اثرات ۲۷ ; خدا تعالی کی رسی ساتھ تمسک ۱ ، ۳ ، ٤ ، ۷ ، ۱۵ ، ۱۹ ، ۲۱

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۱۹٤ ح ۱۲٦ ، تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۰۷ ح ٤_

جذبات و احساسات : ۱۱

جزیرۃ العرب : ۲۲

جہنم : جہنم کی آگ ۲٤

حب و بغض : ۱۱

حبل اللہ : ۳۱، ۳۲

خدا تعالی : خدا تعالی کی تنبیہات ۲۷ ; خدا تعالی کی نعمتوں کا ذکر ۸ ، ۲۹ ; خدا تعالی کی نعمتیں ۱۷ ، ۲۱ ، ۲۵ ، ۲۹

دشمني: دشمنی کی سزا ۲٤ ;دشمنی کے اثرات ۲۳

دل : دل کا کردار و اہمیت ۱۱ دلوں میں الفت پیدا کرنا ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۹ ، ۲۰ ، ۲٦ ، ۲۹

دین : ٤ ، ٥

روایت : ۳۱ ، ۳۲ ، ۳۳

سر تسلیم خم کرنا : سر تسلیم خم کرنے کے اثرات ٦ ، ۷ ، ۲۷

سنت : سنت کا کردار و اہمیت ۳ ، ٥

عذاب : عذاب سے نجات کے عوامل ۳۳

قرآن کریم : قرآن کریم کا کردار ۳ ، ٥; قرآن کریم کے ساتھ تمسک ۳۱

گمراہی : گمراہی میں اختیار ۳۰

مسلمان: ۱۳ ، ۱٥

معاشرہ : معاشرہ کی پستی کے عوامل ۲۲ ، ۲۳ ;معاشرہ کی ترقی کے عوامل ۲٥

مؤمنین : ۲۰ مؤمنین کی ذمّہ داری ۲

ہدایت : ہدایت کا پیش خیمہ ۲۷، ۲۹ ;ہدایت کی اہمیت ۲۸ ;ہدایت کے عوامل ۱٦ ، ۲۰;ہدایت میں اختیار ۳۰

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (١٠٤)

اور تم میں سے ایک گروہ کو ایسا ہونا چاہئے جو خیر کی دعوت دے ، نیکیوں کا حکم دے ـ برائیوں سے منع کرے اور یہی لوگ نجات یافتہ ہیں ـ

١ـ کچھ ایسے اہل ایمان کا وجود ضروری ہے جو خیر کی دعوت دیں اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کریں ـ

و لتكن منكم امة ... عن المنكر یہ اس صورت میں ہے کہ، " منکم" میں " منص" تبعیضیہ ہو ـ

٢ـ اتحاد، خدا تعالی کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا، دلوں میں محبت و الفت اور اہل ایمان میں بھائي چارہ خیر و نیکی کے مصادیق میں سے ہیں ـ و اعتصموا بحبل الله جميعا ... و لتكن منكم امّة يدعون الى الخير

" الخیر"میں ممکن ہے الف لام عہد ذکری کا ہو جو کہ اس سے پہلے والی آیت کے مطالب کی طرف اشارہ ہو یا دونوں آیات کے ارتباط کے پیش نظر سابقہ آیت میں مذکور خصوصیات

کلمہ "خیر"کے مورد نظر مصادیق میں سے ہوں ـ

٣ـ کچھ اہل ایمان کاوجود ضروری ہے جو معاشرہ کو اتحاد، دلوں کی محبت اور بھائي چارے کی طرف دعوت دیں ـ

و اعتصموا بحبل الله ... و لتكن منكم امة يدعون الى الخير

٤ـ خیر کی دعوت اورامر بالمعروف و نہی عن المنکر مؤمنین میں اتحادپیدا کرنے کے طریقے ہیں ـ

و اعتصموا بحبل الله جميعاً ... و لتكن منكم امة يدعون الى الخير اس آیت کے سابقہ آیت کے ساتھ ارتباط کے پیش نظر ایسا لگتا ہے کہ"و لتكن" الله

تعالی کی رسّی کو مضبوطی سے تھامنے کا طریقہ بتلارہاہے_

۵_ امربالمعروف اورنہی عن المنکر کرنے والے گروہوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا ضروری ہے_

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر "امّت"اس جماعت کو کہا جاتاہے جو ایک ہدف رکھتی ہو اس کا لازمہ ان کی آپس میں ہم آہنگی ہے_

٦_ امربالمعروف اور نہی عن المنکر خیر کی دعوت ہے*ولتکن منکم امّة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر یہ اس صورت میں ہے کہ "ویامرون""یدعون الی الخیر"کے لیئے عطف تفسیری ہو یا خیر کی دعوت کا مصداق ہو_

٧_ معاشرہ کے حالات پر نظر رکھنا دو مرحلے رکھتاہے ایک خیر کے اعمال بیان کرنا اور اس کے بعد امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا*ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر

٨_ مومنین کے درمیان اتحاد اور بھائی چارہ"معروف"کے مصادیق میں سے ہے اور ان کے درمیان تفرقہ و دشمنی "منکر"کے مصادیق میں سے ہے_واعتصموا بحبل الله جمیعا و لا تفرقوا ... ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر "المعروف"اور"المنکر"میں الف لام عہد ذکری کا ہوسکتاہے جو کہ سابقہ آیت میں بیان کئے جانے والے معروف اور منکر کی طرف اشارہ ہو_

٩_ نیکیوں کی دعوت ، امربالمعروف اور نہی عن المنکر (عمومی نظارت) اسلامی معاشرے کے تمام افراد کا فریضہ ہے_

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر یہ اس صورت میں ہے کہ "منکم"میں "منْ"بیانیہ ہو_

١٠_ خیر کی دعوت دینے والے اور امربالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے ہی فلاح و کامیابی پانے والے ہیں_

و لتکن منکم ... اولئك هم المفلحون یہ اس صورت میں ہے کہ "اولئک"کا مشار الیہ خیر کی دعوت کرنے والے ، امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہوں_

۱۱_ معاشرہ کی فلاح و کامیابی میں خیر کی طرف دعوت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بنیادی کردار و اہمیت _

و لتکن منکم امة ... و اولئك هم المفلحون یہ اس صورت میں ہے کہ "اولئک" کا مشارالیہ اسلامی معاشرہ ہو یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہی فقط کامیاب و رستگار نہیں ہیں بلکہ معاشرے کے دوسرے افراد بھی ایسے افراد کے وجود سے بہرہ مند ہو کر کامیاب و سعادت مند ہو جاتے ہیں _

۱۲_ نیک اعمال کے مثبت اثرات و کو بیان کرنا، انسانوں کو ان اعمال کی طرف ترغیب و تحریک کے لیئے قرآن کریم کا طریقہ کار_ و لتكن منكم امّة ... و اولئك هم المفلحون

۱۳_ اہداف کی پیشرفت کے لیئے اجتماعی اقدام مؤثر کردار ادا کرتا ہے_ و لتكن منكم امّة يدعون الى الخير ... و اولئك هم المفلحون "اولئك هم المفلحون" يعني "هم المفلحون فيما قصدوا" (یعنی وہ اپنے مقصود میں کامیاب ہیں) اور ان کا مقصد وہی خیر کی دعوت دینا ہے، اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ اجتماعی اقدام کا لفظ " امت" سے استفادہ کیا گیا ہے_

۱٤_ خیر، قرآن و سنت رسول (ص) کی پیروی کرنا ہے_ و لتكن منكم امة يدعون الى الخير

رسول خدا (ص) نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: الخير اتباع القرآن و سنّتي (۱)

اتحاد: ۸ اتحاد کی اہمیت ۲، ۳; اتحاد کے عوامل ٤

اختلاف: ۸ اخوت ۲، ۳، ۸

امر بالمعروف: ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۹، ۱۰ امر بالمعروف کی اہمیت ۱، ۱۱

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۲

تربیت: تربیت کے طریقے ۱۲

تمسک: خدا کی رسی کے ساتھ تمسک ۲

خیر: ۱٤،۲ خیر کی دعوت ۱، ۳، ٤، ٦، ۹، ۱۰، ۱۱

---

۱) الدرالمنثور ج ۲ ص ۲۸۹_

دشمنی: ۸ دلوں میں محبت پیدا کرنا ۲، ۳

روایت: ١٤

سنت: سنت کی اطاعت ١٤

علم: ۱۲

عمومی نظارت: ۷، ۹، ۱۳

عمل: ۱۲

فلاح: ۱۰ فلاح کے عوامل ۱۰، ۱۱

قرآن کریم: قرآن کریم کی اطاعت ١٤

معاشرہ: معاشرہ کی ترقی کے عوامل ۱۱؛ معاشرہ کی ذمہ داری ۹؛معاشرہ کے اہداف ۱۳

مؤمنین: مؤمنین کا بھائي چارہ ۲، ۳، ۸؛مؤمنین کی دشمنی ۸، مؤمنین کی ذمہ داری ۱

نظم و نسق: نظم و نسق کی اہمیت ٥

نہی عن المنکر: ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۹، ۱۰ نہی عن المنکر کی اہمیت ۱، ۱۱

نیک عمل: نیک عمل کے اثرات ۱۲

نیکی: نیکی کے موارد ۲

وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَاخْتَلَفُواْ مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۰٥)

اور خبردار ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے تفرقہ پیدا کیا اور واضح نشانیوں کے آجانے کے بعد بھی اختلاف کیا کہ ان کے لئے عذاب عظیم ہے_

۱_ مومنین کو روشن دلیلیں دکھانے کے بعد خدا کا انہیں تفرقہ و اختلاف سے بچنے پر متنبّہ کرنا_

و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاء هم البینات

۲_ نیکیوں کی دعوت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر معاشرے میں تفرقہ پیدا ہونے سے مانع ہیں_

و لتکن منکم امة یدعون الی الخیر ... و لا تکونوا کالذین تفرقوا احتمال ہے کہ جملہ "و لاتکونوا ..." سابقہ آیت کے نتیجہ کا بیان ہو_

۳_ نیکیوں کی دعوت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے کا انجام معاشرہ میں تفرقہ و اختلاف کا ظاہر ہوجانا ہے_ و لتکن منکم امة یدعون ... و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا

٤_ ایک متحد ایمانی معاشرے کو دوسرے معاشروں کی طرح ہمیشہ تفرقہ و اختلاف کا خطرہ درپیش ہے_

و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاء هم البینات

٥_ انسانی معاشرے میں اتحاد و وحدت کے حاصل کرنے کے لئے خدا تعالی کا مختلف طریقے اور راستے بتلانا_

و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جائهم البینات

٦_ خداوند عالم کی طرف سے دی جانے والی دلیلیں اور نشانیاں تمام لوگوں کے لئے قابل فہم و ادراک ہیں_

من بعد ما جاء هم البینات ایک تو یہ کہ "بیّنہ' کے لفظ میں واضح ، روشن اور قابل فہم ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ استدلال اس وقت تمام ہے اور انکی مذمت بجا ہوگی کہ "بیّنات " قابل فہم ہوں_

۷_ خداوند متعال کے پیغامات، اتحادو وحدت پیدا کرنے کا راستہ بیان کرتے ہیں_

من بعد ما جاء هم البینات اختلاف و تفرقہ کی بحث کی مناسبت سے "بیّنات" سے مراد خداوند متعال کے وحدت آفرین پیغامات ہونگے_

۸_ سابقہ ادیان کے پیروکار "بیّنات"(خدا تعالی کے پیغامات) سے لاپروائی کی وجہ سے تفرقہ و اختلاف میں گرفتار ہوگئے _ کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاء هم البینات

۹_ اتحادپیدا کرنے اور تفرقہ و اختلاف سے بچنے کے لیئے گذشتہ اقوام کی تاریخ سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا ضروری ہے_ و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاء هم البینات

۱۰_ مؤمنین کے درمیان تفرقہ و اختلاف ان کے لیئے بہت بڑے عذاب کا موجب ہے_
و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا ... و اولئك لهم عذاب عظیم

۱۱_ سابقہ ادیان کے پیروکار آپس میں تفرقہ و اختلاف کی وجہ سے سخت عذاب میں مبتلا ہوئے_
کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاء هم البینات و اولئك لهم عذاب عظیم

۱۲_ قوموں کی ہلاکت و نابودی کا راز ان کے درمیان تفرقہ و اختلاف تھا* تفرقوا و اختلفوا ... و اولئك لهم عذاب عظیم یہ اس صورت میں ہے کہ "عذاب عظیم" سے مراد دنیا میں عذاب ہو_

۱۳_ بُرے اعمال کے بُرے انجام کو بیان کرنا ، لوگوں کو ان کے ناپسندیدہ اعمال سے روکنے کے لیئے قرآن کریم کا طریقہ کار_ و لا تکونوا کالذین تفرقوا ... و اولئك لهم عذاب عظیم

۱٤_ ایمانی معاشروں کا روشن دلیلوں کے باوجود (حجت کے تمام ہونے کے بعد) اختلاف کرنا بہت بڑا گناہ ہے_
و اختلفوا من بعد ما جاء هم البینات و اولئك لهم عذاب عظیم عذاب کا عظیم ہونا گناہ کے بڑے ہونے پر دلالت کرتا ہے_

۱۵_ اتمام حجت کے بعد عذاب کا استحقاق ثابت ہوجاتا ہے_ من بعد ما جاء هم البینات واولئك لهم عذاب عظیم

۱٦_ اہل کتاب (یہود اور نصاري) کو تفرقہ و اختلاف کی وجہ سے سخت عذاب_
و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جائهم البینات و اولئك لهم عذاب عظیم

آسمانی کتابیں :

آسمانی کتابوں کا کردار ۷
آیات خدا : ٦
اتحاد : ٤ اتحاد کے عوامل ۲ ، ۵ ، ۷ ، ۹
اختلاف : ۱٤ ، ۱٦ اختلاف سے اجتناب ۱ ;اختلاف کے اثرات ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱٦ ; اختلاف کے عوامل ۳ ، ۸ ;
اختلاف کے موانع ۲
ادیان :۸ ، ۱۱ اسلامی معاشرہ : ٤
امتیں : امتوں کی نابودی کے عوامل ۱۲
امر بالمعروف : امر بالمعروف کا ترک کرنا۳ ;امر بالمعروف کے اثرات ۲
اہل کتاب : اہل کتاب کا اختلاف ۱٦
بُرا عمل : بُرے عمل کے اثرات ۱۳
تاریخ: تاریخ سے عبرت ۹
تربیت : تربیت کے طریقے ۱۳
حجت تمام کرنا : ۱ ، ۱٤ ، ۱۵
خدا تعالی : خدا تعالی کی تنبیہات ۱ ; خدا تعالی کی دلیلیں ۵ ، ٦ ، ۸
خیر (نیکي) : خیر کی دعوت ۲ ، ۳
دور اندیشي : دور اندیشی کے اثرات ۱۳
عذاب : عذاب کے اسباب ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۵ ، ۱٦
عیسائي: عیسائیوں کی سزا ۱٦
قرآن کریم : قرآن کریم کا کردار ۷ ;قرآن کریم کی آیات ٦
گناہان کبیرہ ۱٤

نہی عن المنکر: نہی عن المنکر ترک کرنا ۳; نہی عن المنکر کے اثرات ۲

وحی: وحی کا کردار و اہمیت ۷

یہود: یہود کی سزا ۱۶

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُواْ الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (۱۰۶)

قیامت کے دن جب بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض سیاہ_ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ تم ایمان کے بعد کیوں کافر ہو گئے تھے اب اپنے کفر کی بنا پر عذاب کا مزہ چکھو_

۱_ اختلاف و تفرقہ کا راستہ اختیار کرنے والوں کو اُس روز سخت سزا دی جائے گی جس روز کچھ چہرے سفید ہونگے اور کچھ سیاہ_ و اولئك لهم عذاب عظيم_ يوم تبيض وجوه و تسود وجوه "یوم تبیض"، "لھم عذاب عظیم" کے متعلق ہے_

۲_ میدان محشر میں انسانوں کے اعمال ان کے چہروں پر ظاہر ہونگے_ يوم تبيض وجوه و تسود وجوه

۳_ خداوند متعال کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا، نیکیوں کی دعوت دینا، امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا قیامت کے دن چہروں کی سفیدی کا موجب ہیں_ و اعتصموا بحبل الله ...ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف و ينهون عن المنكر ...يوم تبيّض وجوه سابقہ آیات کے ساتھ ارتباط کے پیش نظر چہرے کا نورانی ہونا سابقہ آیات میں مذکورہ نیکیوں کا اجر ہوسکتا ہے_

٤_ نیکیوں کی دعوت نہ کرنا ، امربالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کرنا قیامت میں روسیاہی کا موجب ہیں_

یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر ... و تسود وجوہ سابقہ آیات کے ساتھ ارتباط کے پیش نظر روسیاہی سابقہ آیات میں مذکور گناہوں کی سزا ہوسکتی ہے_

٥_ مرتدوں کو قیامت میں عذاب اور ان کے چہروں کا سیاہ ہونا_ فاما الذین اسودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب

٦_ کفر اور ارتداد قیامت میں عذاب اور روسیاہی کا سبب ہیں_ فاما الذین اسودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون

٧_ ایمانی معاشرے میں اتمام حجت کے بعد تفرقہ و اختلاف ، کفر و ارتداد کا موجب ہے_

و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا ... اکفرتم بعد ایمانکم گویا ارتداد (اکفرتم ...) اس تفرقہ و اختلاف کا نتیجہ ہے جس سے سابقہ آیت میں نہی کی گئی ہے_

٨_ ایمانی معاشرے میں اتمام حجت کے بعد تفرقہ و اختلاف ، کفر و ارتداد ہے_*و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا ... اکفرتم بعد ایمانکم سابقہ آیت کے قرینہ سے ارتداد (اکفرتم ...) سے مراد ممکن ہے مسلمانوں میں اتحاد کے بعد تفرقہ و اختلاف کرنا ہو_

٩_ ایمانی معاشرہ میں اختلاف و تفرقہ کا لازمہ قیامت میں عذاب اور روسیاہی ہے_ و لا تکونوا کالذین تفرقوا ... فاما الذین اسودت وجوھھم ... فذوقوا العذاب

١٠_ خداوند عالم کی نعمتوں کا کفران اور ناشکری قیامت میں روسیاہی کا موجب ہے*

و اذکروا نعمة اللہ ... فاما الذین اسودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم یہ اس صورت میں ہے کہ "اکفرتم ..." کفران نعمت کے معنی میں ہو اور سابقہ آیات کے ساتھ ارتباط کے پیش نظر جن نعمتوں کا کفران کیا گیا ان سے مراد وہی نعمتیں ہوں جو

سابقہ آیات میں مذکورہیں_

۱۱_ روسیاہ مرتدّوں سے قیامت میں حساب کتاب لیا جائے گا اور انہیں سرزنش کی جائے گی_

فاما الذین اسودت وجوههم اکفرتم بعد ایمانکم

۱۲_ خدا تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا قیامت میں چہرے کی نورانیت کا موجب ہے_*

و اذکروا نعمة الله ... یوم تبیض وجوه چونکہ قیامت میں روسیاہی کفران نعمت کی وجہ سے ہے لہذا چہرے کی سفیدی کی وجہ نعمتوں کی شکر گذاری ہوگی_

۱۳_ ان مؤمنین سے حساب کتاب لینا اور ان کی سرزنش کرنا جنہوں نے دین کے زیر سایہ اتحاد کے بعد تفرقہ و اختلاف کو اختیار کیا_ولا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعدماجائهم البینات ... اکفرتم بعد ایمانکم

سابقہ آیت کے قرینہ سے ارتداد (اکفرتم ...) سے مراد مسلمانوں میں اتحاد کے بعد تفرقہ و اختلاف ہے_

۱٤_ آدمی کا اخروی عذاب اس کے کفر اور بُرے اعمال کا نتیجہ ہے_فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون

"تکفرون ..."عملی کفر اور اعتقادی کفر دونوں کو شامل ہوسکتا ہے

۱۵_ اسلامی معاشرے میں ہوس پرست اور بدعتی لوگ قیامت کے دن روسیاہ ہونگے_فاما الذین اسودت وجوههم

امیر المؤمنین (ع) نے فرمایا'فاماالذین اسودت وجوههم ..." انهم اهل البدع و الاهواء من هذه الامة (۱)

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی سنت ۱٦

اتحاد: اتحاد کے عوامل ۱۳

اختلاف: اختلاف کی سزا ۱، ۱۳ ;اختلاف کے اثرات۷، ۸، ۹

ارتداد:

---

۱) مجمع البیان ج۲ ص ۸۰۹ نور الثقلین ج۱ ص ۳۸۲ حدیث ۳۲۵_

ارتداد کے اثرات ٦ ; ارتداد کے عوامل ٧; ارتداد کے موارد ٨ اسلامی معاشرہ : ١٥، ٩، ٨، ٧

اعتصام: حبل اللہ کے ساتھ اعتصام٣

امر بالمعروف : امر بالمعروف کا ترک کرنا ٤

بدعت قائم کرنا : بدعت قائم کرنے کی سزا ١٥

حجت تمام کرنا : ٧

خدا تعالی : خدا تعالی کی نعمات ١٢

روایت: ١٥ ، ١٦

سزا: ٥ ، ١١ ، ١٤

عذاب : عذاب کے اسباب ١ ، ٦ ، ٩ ، ١٤

عمل : بُرا عمل ١٤

قیامت : قیامت میں حقیقتوں کا ظاہر ہونا ٢ ; قیامت میں سیاہ چہروں والے ١ ، ٤ ، ٥، ٦ ، ٩ ، ١٠ ، ١١ ، ١٥ ; قیامت میں مرتد ٥ ;قیامت میں نورانی چہروں والے ١ ،٣ ، ١٢

کفر : ٨ کفر کی سزا ١٤ ; کفر کے اثرات و ٦ ;کفر کے عوامل ٧ ;

گناہ : گناہ کے اثرات و نتائج ١٤ مرتد : ٥ ، مرتد کی سرزنش ١١ ;مرتد کی سزا ٥ ، ١١

مومنین : مومنین کی سرزنش ١٣

نعمت : شکر نعمت کے اثرات ١٢ ; نعمت کا کفران ١٠

نہی عن المنکر: نہی عن المنکر کے اثرات ٣; نہی عن المنکر نہ کرنا ٤

نیکی : نیکی کی دعوت ترک کرنا ٤;نیکی کی دعوت کے اثرات ٣

ہوس پرست لوگ : ہوس پرستوں کی سزا ١٥

وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۱۰۷)

اور جن کے چہرے سفید اور روشن ہوں گے وہ رحمت الہی میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے _

۱_ قیامت میں سفید چہرے والے دائمی و جاوید رحمت میں ڈوبے ہوئے ہوں گے _

و اما الذین ابیضت و جوھھم ففی رحمة الله هم فیها خالدون

۲_ خداوند عالم کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ، نیکیوں کی دعوت دینا ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا خدا تعالی کی دائمی رحمت میں غرق ہونے کا موجب ہیں_ و اعتصموا بحبل الله ... و لتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف ... و اما الذین ابیضت وجوھھم ففی رحمة الله هم فیها خالدون اس آیت اور سابقہ آیات کے ارتباط کے پیش نظر روسفیدی سابقہ آیات میں مذکور نیک اعمال کا نتیجہ ہو سکتی ہے_

۳_ خداوند متعال کی طرف سے تفرقہ و اختلاف سے پرہیز کرنے والوں کی حوصلہ افزائی_

و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا ... و اما الذین ابیضت وجوھهم یہ اس بناپر ہے کہ گذشتہ آیات کے قرینے سے روسفید لوگوں سے مراد تفرقہ سے پرہیز کرنے والے ہوں_

٤_ خدا تعالی کی رسّی سے تمسک و وابستگی ، خیر کی دعوت ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے قیامت میں سفید رو اور خداوند متعال کی دائمی رحمت میں غرق ہونگے_ و اعتصموا بحبل الله ...یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف ... اما الذین ابیضت وجوھھم ففی رحمة الله هم فیها خالدون یہ استفادہ اس آیت اور سابقہ آیات کے ارتباط کے پیش نظر ہے_

٥_ ایمان پر ہمیشہ باقی رہنا چہرے کی نورانیت اور الہی رحمت میں ہمیشہ غرق رہنے کا موجب ہے_

اکفرتم بعد ایمانکم ... اما الذین ابیضت وجوھھم

"اکفرتم بعد ایمانکم" کے پیش نظر روسیاہی کی علت ارتداد ہے اور مقابلہ کے قرینہ سے روسفیدی کی علت ایمان پر دوام و بقا ہوگی۔

اتحاد: اتحاد کی تشویق دلانا ۳

اختلاف: اختلاف سے اجتناب ۳

امر بالمعروف: امر بالمعروف کے اثرات ۲، ٤

ایمان: ایمان کے اثرات ٥

تمسک: خدا تعالی کی کے ساتھ تمسک ۲، ٤

خدا تعالی: خدا تعالی کی رحمت ۱، ۲، ٤، ٥

رحمت: رحمت کے اسباب ۲، ٤، ٥

قیامت: قیامت میں نورانی چہروں والے ۱، ٤، ٥

نہی عن المنکر: نہی عن المنکر کے اثرات ۲، ٤

نیکی: نیکی کی دعوت کے اثرات ۲، ٤

تِلْكَ آيَاتُ اللّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَمَا اللّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ (۱۰۸)

یہ آیات الٰہی ہیں جن کی ہم حق کے ساتھ تلاوت کررہے ہیں اور اللہ عالمین کے بارے میں ہرگز ظلم نہیں چاہتا۔

۱۔ قیامت میں انسانوں کے کردار چاہے مومن ہوں یا کافر کے نتائج کا بیان کرنا خدا کی حق کی نشانیوں میں سے ہے۔

میں سے ہے۔

یوم تسود ... تلك آیات الله نتلوھا علیك بالحق

۲_ دونوں گروہوں مؤمنین اور کفار کے انجام کو بیان کرنے والی آیات حق کے ہمراہ اور ہر قسم کے بطلان اور انحراف کے شائبہ سے پاک ہیں_ یوم تسود ... تلك آيات الله نتلوها عليك بالحق یہ اس صورت میں ہے کہ "بالحقّ" آیات کی قید ہو اور "باء" مصاحبت کی ہو_

۳_ خدا تعالی کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے، تفرقہ سے اجتناب، نیکی کی طرف دعوت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم، خدا کی آیات حق میں سے ہیں_ و اعتصموا بحبل الله جميعا و لا تفرقوا ... و لتكن منكم امة ... تلك آيات الله نتلوها عليك بالحق یہ اس صورت میں ہے کہ "تلک" کا مشار الیہ سابقہ آیات کے تمام مطالب ہوں_

٤_ الہی آیات (قرآن حکیم) کی حقانیت_ تلك آيات الله نتلوها عليك بالحق

٥_ روسیاہ لوگوں (کافروں) کو عذاب اور سفید چہرے والوں کا رحمة الہی میں غرق ہونا خدا کی آیات حقّہ میں سے ہے_ فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون ... ففى رحمة الله ... تلك آيات الله یہ اس صورت میں ہے کہ "تلک" کا مشار الیہ سابقہ دو آیتوں میں مذکور مطالب ہوں_

٦_ اقدار کا معیار و میزان حقّ ہے_ نتلوها عليك بالحقّ

٧_ خدا وند متعال کا موجودات کے بارے میں ہر قسم کے ارادہ ظلم سے پاک و منزّہ ہونا_ و ما الله يريد ظلماً للعالمين

٨_ سیاہ چہرے والوں (کافروں) کو عذاب خود ان کے اپنے بُرے اعمال (تفرقہ و اختلاف اور کفر) کی وجہ سے ہے نہ خداوند عالم کی طرف سے_ فاما الذين اسودت وجوههم ... و ما الله يريد ظلماً للعالمين

٩_ خداوند عالم کے احکام بندوں پر ہر قسم کے ظلم اور بے عدالتی کے شائبہ سے دور ہیں_
و اعتصموا بحبل الله ... تلك آيات الله نتلوها عليك بالحق و ما الله يريد ظلماً للعالمين

آیات خدا: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥

اختلاف : اختلاف سے اجتناب ۳ ;اختلاف کے اثرات ۸

اسماء و صفات : صفات جلال ۷

امر بالمعروف : ۳

حق : حق کی قدر و قیمت ٦

خدا تعالی : خدا تعالی اور ظلم ۷ ، ۹ ;خدا تعالی کا عدل ۷ ، ۹; خدا تعالی کی رحمت ۵ ;خدا تعالی کے اوامر ۹

ظلم ، ۷ ، ۹

عذاب : ۵ ، ۸ عذاب کے اسباب ۸

عمل : ۱ بُرا عمل ۸ ; عمل کے اثرات ۱ ، ۸

قدر و قیمت : قدر و قیمت کے معیار٦

قرآن کریم : قرآن کریم کی حقانیت ٤

قیامت : سیاہ چہرہ والے قیامت میں ۵ ، ۸ ; قیامت میں عمل کے اثرات ۱ ; نورانی چہروں والے قیامت میں ۵

کفار: کفار کا انجام ۲; کفار کا عمل ۱; کفار کی سزا ۵ ،۸

کفر: کفر کے ۸

مضبوطی سے تھامنا : خدا تعالی کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا۳

مؤمنین: مؤمنین کا انجام ۲ ; مؤمنین کا عمل ۱

نہی عن المنکر : ۳

نیکی : نیکی کی دعوت ۳

وَلِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَإِلَى اللّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (۱۰۹)

زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اللہ کے لیے ہے اور اسی کی طرف سارے امور کی بازگشت ہے_

١_ جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے ان کا تنہا مالک خدا تعالی ہے_ و لله ما فى السموات و ما فى الارض

٢_ عالم آفرینش میں آسمانوں کا متعدد ہونا_ لله ما فى السماوات

٣_ نیازمندی اور کمي، ظلم و تجاوز کے محرّک و عامل ہیں_ و ما الله يريد ظلما للعالمين ولله ما فى السموات و ما فى الارض جملہ "ولله ما فى السموات ..." خداوند متعال کے ظلم نہ کرنے کی علت کو بیان کررہاہے_

٤_ خداوند عالم کا کائنات کا واحد مالک ہونا اسکی ذات سے ہر قسم کے ظلم و ستم کی نفی کی دلیل ہے_
و ما الله يريد ظلما للعالمين _ ولله ما فى السموات و ما فى الارض

٥_ تمام امور کی بازگشت صرف خدا تعالی کی طرف ہے_و الى الله ترجع الامور

٦_ عالم ہستی کی خلقت کا مبداء خداوند عالم کی ذات اقدس ہے_و الى الله ترجع الامور رجوع: یعنی وہیں لوٹنا جہاں سے آغاز ہوا تھا (مفردات راغب)

٧_ تمام کائنات کی حرکت کا ہدف خدا تعالی کی ذات اقدس ہے_و الى الله ترجع الامور

۸_ عالم ہستی حرکت و سیر کی حالت میں ہے_و الی اللہ ترجع الامور

۹_ تمام معاملات کی باگ ڈور اور کائنات کی تقدیریں خداوند متعال کے اختیار میں ہیں * و الی اللہ ترجع الامور اگر تمام امور حتی اسباب و وسائل بھی خدا کی طرف لوٹیں تو تمام تقدیریں بھی اسی کے اختیار میں ہونگی_

۱۰_ کائنات کے تمام امور و معاملات کا خدا کی طرف لوٹنا اس کی بارگاہ اقدس سے ہر قسم کے ظلم و ستم کے ارادہ کی نفی کی دلیل ہے_و ما اللہ یرید ظلما للعالمین ... و الی اللہ ترجع الامور

۱۱_ خدا کی طرف تمام امور کا لوٹنا جبری اور ناقابل تغیر ہے_* و الی اللہ ترجع الامور مذکورہ بالا استفادہ "ترجع" کے مجہول لانے سے کیا گیا ہے_

آسمان: ۱ آسمانوں کا متعدد ہونا ۲

اسماء و صفات : صفات جلال ٤ ، ۱۰

تحریک : تحریک کے عوامل ۳

خدا تعالی : خدا تعالی اور ظلم ٤ ، ۱۰ ;خدا تعالی کا عدل ٤ ، ۱۰ ; خدا تعالی کی مالکیت ۱ ، ٤

خدا کی طرف بازگشت : ٥

زمین : ۱

نیازمندي: نیازمندی کے اثرات ۳

ظلم : ٤ ، ۱۰ ظلم کے عوامل ۳

عالم خلقت : عالم خلقت کا انتظام ٦ ;عالم خلقت کا انجام ٥ ، ۱۰ ، ۱۱ ;عالم خلقت کا فلسفہ ۷ ;عالم خلقت کا مبدء ٦ ;عالم خلقت کی حرکت ، ۷ ، ۸

اشاریوں سے استفادہ کی روش

اشاریوں سے استفادہ کا یہ نظام حروف تہجی کی ترتیب سے منظم کیا گیا ہے یعنی اصلی الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب اور موٹے خط کے ساتھ تحریر کرنے کے بعد اسکے ذیل میں فرعی عناوین کو بھی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے لہذا مطلوبہ موضوعات تک آسانی سے پہنچنے کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر توجہ فرمایئے

۱) فرعی عناوین ،اصلی عناوین کے ذیل میں قرار دیئے گئے ہیں لہذا ان تک پہنچنے کے لیے اصلی عناوین کی طرف رجوع کیا جائے مثلاً نماز کے اثرات، ارکان ، احکام اور شرائط کو لفظ نماز میں تلاش کیا جائے_

۲) مترادف الفاظ میں سے ایسے لفظ کو اصلی عنوان قرار دیا گیا ہے جو مناسب تر ہے اور دیگر عنوان یا عناوین کے سلسلے میں (ر_ ک) (رجوع کیجئے) کی علامت کے ذریعے اسی عنوان کی طرف رجوع کرنے کیلئے کہا گیا ہے مثلاً :

آگ : ر_ ک آتش

۳) بعض اصلی عناوین کے فرعی عناوین نہیں ہیں تا ہم خود کسی اور عنوان کے تحت آئے ہیں لہذا اس عنوان کے لیے اس اصلی عنوان کی طرف رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے مثلاً :

آرزو: ر_ ک انبیاءؑ، انسان و....

٤) وہ الفاظ و موضوعات جو ایک دوسرے کے نزدیک ہیں

اور ایک موضوع کے بارے میں تحقیق کرنے کے لیے مفید اور مؤثرہیں ان میں بھی فرعی عناوین کو ذکر کرنے کے بعد نیز ر_ک (نیز رجوع کیجئے) کی علامت سے رہنمائی کی گئي ہے مثلاً آخرت : نیزر، ک ایمان ، دنیا ، قیامت ، معاد_ یاد رہے کہ جہاں رجوع کرنے کے لیے کہا گیا ہے وہاں کبھی مطلوبہ عناوین دونوں عناوین میں صراحت کے ساتھ لائے گئے ہیں اور کبھی فقط دونوں عناوین میں علمی رابطے کو ظاہر کیا گیا ہے _

٥) وہ اشاریے جنہیں " اور" کے ذریعے مرکب کیا گیا ہے ان میں ایک خاص رابطہ پایا جاتا ہے لہذا ان مرکب اشاریوں میں اگر دو مفاہیم ہیں تو پہلے اس کو ذکر کیا گیا ہے جو دوسرے میں مؤثر ہے جیسے "ایمان اور عمل"

(چونکہ ایمان عمل میں مؤثر ہے لہذا ایمان کو پہلے لکھا گیا ہے) اور اگر مفاہیم کی بجائے دو افراد یا گروہ ہوں تو پہلے واسطہ رکھنے والے کو ذکر کیا گیا ہے اور جس کے ساتھ واسطہ رکھا گیا اسے بعد میں ذکر کیا گیا ہے جیسے "آنحضرت(ص) اور اہل کتاب" اور "کفار اور قرآن کریم" کہ جنہیں "ایمان"، "آنحضرت" اور "کفار" کے عناوین میں ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے عناوین (عمل، اہل کتاب، قرآن) میں انہیں پہلے عناوین کی طرف رجوع کرنے کا کہا گیا ہے ۔

٦) بسا اوقات ایک عنوان کو اسکے مفاہیم کی وسعت اور اس کے بعض فرعی عناوین کے مستقل موضوع ہونے کی بناپر کئي اصلی موضوعات کی طرف تقسیم کردیا گیا ہے تاکہ مطلوبہ معلومات آسانی سے دستیاب ہوسکیں مثلاً "آیات خدا، اسما و صفات، توحید اور خدا" اس کے باوجود موضوع کی وحدت کو حفظ کرنے کیلئے ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی طرف رجوع کرنے کیلئے بھی کہا گیا ہے ۔

٧) اصلی عنوان کے تکرار سے بچنے کے لیے ذیلی اور فرعی عناوین میں یہ علامت "" مناسبت کے ساتھ، پہلے یا بعد میں لگا دی گئي ہے لہذا ہر کلمہ اس علامت کے ساتھ مل کر مرکب (اصلی و فرعی عنوان سے) کو تشکیل دیتا ہے جیسے ایثار: _ کا اجر، _ کی قدر و قیمت، _ کے اثرات یا آنحضرت کے پیروکار _وں کا اعراض یہ ہوجائے گا آنحضرت(ص) کے پیروکاروں کا اعراض وغیرہ ۔

ملاحظات:

١) اشاریوں میں ذکر شدہ نمبر ان آیات سے مربوط ہیں جن سے موضوعات کو اخذ کیا گیا ہے البتہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشاریوں کے یہی الفاظ آیات میں موجود ہیں بلکہ انہیں آیات سے استخراج کئے گئے نکات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے ۔

٢) کتاب کے آخر میں مذکور اشاریوں کے علاوہ ہر آیت کے ذیل میں بھی اس کے اشاریے ذکر کر دیئے گئے ہیں تاکہ قارئین محترم کیلئے مطلوبہ عناوین کی طرف رجوع کرنا آسان ہوجائے اور انہیں ہر آیت کے عناوین کا خلاصہ بھی دستیاب ہو جائے ۔

آ

آبرو: _ کی اہمیت ۴۵/۳

آثار قدیمہ : ۲/ ۲٤۸ ، ۹٦/۳ ، ۹۷ ، ۹۸

آخرت: _ کی یاد ۲ / ۲۰۳ ; _ کے لئے کوشش ۲/ ۱۹۷ ، ۲۲۳ ; توشہ _ ۲/ ۱۹۷ ، ۲۲۳ ، ۲٥٤

نیز ر _ ک ایمان، دنیا ، قیامت ، معاد

آخرت طلبي: _ اور دنیا طلبی ۲/ ۲۰۱

آدم علیہ السلام: _ اور حج ۳/ ۹٦ ; _ کا برگذیدہ ہونا ۳/ ۳۳ ; _ کا ہبوط ۳/ ۳۳; _ کی خلقت ۳/ ۵۹ ، ٦۰ _ کی عصمت ۳/ ۳۳; _ کی نبوت ۳۳/۳ ; _ کی نسل ۳٤/۳; _ کے فضائل ۳۳/۳ ; _ مٹی سے ۵۹/۳

آدم کشی : ر _ ک قتل

آرزو: پسندیدہ _ ۳/ ٥۳ نیز ر _ ک اہل کتاب ، قیامت

آزادي: فکری _ ٦٤/۳ نیز ر _ ک انبیاء (ع) ، انسان، عقیدہ ، عورت

آزادی خواہي: ر _ ک مؤمنین

آزار: ر _ ک اذیت

آزمائش : ر _ ک امتحان

آسمان :_وں کا مالک ۲/ ۲۵۵ ، ۲۸٤ ;_وں کا متعدد ہونا ۲/ ۲۵۵ ، ۳/ ۲۹ ، ۱۰۹ ;-_وں کے موجودات ۳/ ۲۹;- _وں میں زندگی ۳/ ۸۳

آسمانی کتب :_ قرآن کریم میں ۳/ ۳; _ کا نزول ۲/ ۲۱۳ ; _کا نقش ۲/ ۲۳۱ ، ۳/ ۲٤ ، ۱۰۵ ; _کی اہمیت ۳/ ۸۱ ;_کی تحریف ۲/ ۲۱۳، ۳/ ۲۳ ، ۵۰ ، ۷۸ ، ۷۹ ; _کی تعلیمات ۳/ ۷۹ ; _کی حاکمیت ۳/ ۲۳ ; _کی حقانیت ۲/ ۲۱۳ ; _کی ہم آہنگی ۳/ ۳ ; _کے اہداف ۲/ ۲۱۳ ، ۳/ ۳ ، ٤ نیز رک : انجیل ، اہل کتاب، ایمان، تورات، قرآن کریم ،یہود

آشتی : ر_ ک صلح

آگاہی : ر_ ک بصیرت ، علم

آل ابراہیم علیہ السلام :_ کا برگزیدہ ہونا ۳/ ۳۳ ; _کی نسل ۳/ ۳٤ ; _کے فضائل ۳/ ۳۳ نیز ر_ ک ابراہیم (ع)

آل عمران :_ کا برگزیدہ ہونا ۳/ ۳۳; _کی نبوت ۳/ ۳۵; _کی نسل ۳/ ۳٤ ; _کے فضائل ۳/ ۳۳ ، ۳٦ نیز ر_ ک عمران

آل فرعون : ر_ ک لشکر فرعون

آل موسی علیہ السلام :_کی وراثت ۲/ ۲٤۸ نیز ر_ ک موسی (ع)

آل ہارون :_کی وراثت ۲/ ۲٤۸

آنحضرت: صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم_ادیان میں ۳/ ۸۱ ;_ اور آسمانی کتابیں ۳/ ۲۳ ، ۸۱ ;_ اور ابراہیم (ع) ۳/ ۳٤ ، ٦۸ ;_ اور اہل کتاب ۳/ ۲۰ ، ٦٤ ، ٦۸ ، ۷۰ ، ۷۱ ، ۷۳ ، ۸۱ ، ۸۳ ، ۸٦ ، ۹۹ ;_ اور زکریا (ع) ۳/ ٤٤;_ اور سود خور ۲/ ۲۷۹;_ اور عیسائی ۳/ ٦۱ ، ۸٦ ، ۸۷ ;_ اور کفار ۳/ ۲۰ ;_ اور لوگ ۳/ ۲۰٤ ;_ اور مریم (ع) ۳/ ٤٤ ;_ اور مشرکین ۳/ ۲۰ ;_ اور منافقین ۲/ ۲۰۵ ;_ اور یہود ۳/ ۲۳ ، ٦۱ ، ۷۲ ، ۸٦ ، ۸۷ ، ۹۳ ;_ تورات میں ۳/ ۸٤ ;_سے سوال ۲/ ۲۱۵، ۲۱۷، ۲۱۹ ، ۲۲۰، ۲۲۲;_ کا استدلال ۳/ ٦۱ ;_ کا ایمان ۲/ ۲۸۵ ;_ کا تعجب ۲/ ۲۰٤ ;_ کا علم ۲/ ۲۰٤ ، ۳/ ٤٤ ، ٦۱ ;_ کا مباہلہ ۳/ ٦۱ ، ٦۳ ;_ کا معجزہ ۳/ ۵۸ ;_ کا نقش ۲/ ۲۱۵ ، ۲۵۲ ;_ کو تسلی ۲/ ۲۷۲ ;_کو تعلیم ۳/ ۲٦ ;_ کی اطاعت ۳/ ۳۰ ، ٦٤ ;_ کی تاریخ ۲/ ۲۰۷ ;_ کی تکذیب ۳/ ۵۷ ، ۷۰ ، ۸۲ ، ۸۸ ;_ کی جلاوطنی ۲/ ۲۱۷ ;_ کی حقانیت ۲/ ۲۵۲، ۳/ ۸۱، ۸٦ ;_

کی حمایت ۳/۶۸ ، ۸۱ ;_ کی خاتمیت ۳/ ۸٤ ;_ کی دعوت ۳/ ۸٤ ;_ کی ذمہ داری ۲/ ۲۱۷ ، ۲۱۹ ، ۲۲۰ ، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۷۲ ، ۳/ ۳۱ ، ۳۲ ، ٦۰ ، ۷۳ ، ۸۱ ، ۸٤ ، ۹۸;_ کی رسالت ۲/ ۲۵۲ ، ۳/ ۱۲ ، ۲۰ ، ۲٦ ;_ کی سنت ۳/ ۳۱ ، ۳۲ ، ۱۰٦ ; _ کی سیرت ۲/ ۲۰٤ ، ۲۷۲ ;_ کی طرف وحي۳/ ٤٤ ;_ کے پیروکار۳/ ۲۰ ، ٦٤ ، ٦۸ ، ٦۹ ، ۸٤ ;_ کے رجحانات ۲/ ۲۷۲ ; _ کے فضائل ۲/ ۲۱۷ ، ۲۸۵ ، ۳/ ۳ ، ۷ ، ٦۸ ، ۷٤ ;_ کے نواہی ۳/ ۷۹ نیز ر_ ک ایمان، سنت نبوي

آیات الاحکام : ر_ ک احکام

آیات الہی : ۲/ ۲۱۱ ، ۲۱۳ ، ۲۲۱ ، ۲٤۲ ، ۲۵۲ ، ۲۵۸ ، ۲۵۹ ، ۲٦٦ ، ۳/ ٤ ، ۷ ، ۲۷ ، ٤۱ ، ٤۹ ، ۵۰ ، ۵۸ ، ۷۰ ، ۷۲ ، ۹۷ ، ۹۸ ، ۱۰۱ ، ۱۰۵ ، ۱۰۸ _ کا استہزا ۲/ ۲۳۱ ;_ کی تبیین ۲/ ۲۱۹ ، ۲۲۱ ، ۲٤۲ ، ۲۵۲ ، ۳/ ۱۰۳ ;_ کی تحریف ۲/ ۲۱۱ ، ۲۱۲ ;_ کی تکذیب ۳/ ٤ ، ۱۱ ، ۱٤ ، ۱۹ ، ۲۱ ، ۲۵ ، ۷۰ ، ۹۸ ;_ کے منکر ۲/ ۲۱ _ میں غور و فکر ۲/ ۲۱۹ ، ۲۲۱ ، ۲٤۲ ، ۲٦٦

الف

ابتلا: ر_ ک امتحان

ابدیت : ر_ ک جاودانگي

ابرار: ر_ ک نیک لوگ

ابراہیم علیہ السلام :_ اور اسلام ۳/ ۳٤ ، ٦۷ ;_ اور پرندے ۲/ ۲٦۰ ;_ اور توحید ۲/ ۲۵۸ ;_ اور جبرائیل (ع) ۲/ ۱۹۸ ;_ اور شرک ۳/ ٦۷ ، ٦۸ ، ۹۵ ;_ اور عیسائي ۳/ ٦۸ ;_ اور یہود ۳/ ٦۸ ;_ اہل کتاب میں ۳/ ٦۵ ، ٦٦ ، ٦۷ ، ٦۸ ; _ حج میں ۲/ ۱۹۹ ;_ عرفات میں ۲/ ۱۹۸ ;_ کا اخلاص ۳/ ٦۷ ;_ کا استدلال ۲/ ۲۵۸ ، ۳/ ٦٦ ;_ کا اللہ تعالی سے کلام ۲/ ۲٦۰ ;_ کا حنیف ہونا ۳/ ٦۷ ، ٦۸ ، ٦۹ ، ۹۵ ;_ کا خلیل ہونا ۲/ ۲٦۰ ;_ کا دین ۳/ ٦۵ ، ۳٤ ، ٦۸ ، ٦۷ ، ٦٦ ، ۹۵ ، ۹۸ ;_ کا سوال ۲/ ۲٦۰ ;_ کا مطیع ہونا ۳/ ٦۷ ، ٦۸ ;_ کا واقعہ ۲/ ۲٦۰ ، ۲٦٦ ;_ کو حکم ۲/ ۲٦۰ ;_ کو نمونہء عمل قرار دینا ۲/ ۲۵۸ ;_ کی دعوت ۲/ ۲۵۸ ;_ کی عبادت گاہ ۳/ ۹۷ ;_ کی نبوت ۳/ ۸٤ ;_ کے پیروکار ۳/ ٦۸ ;_ کے فضائل ۳/ ٦۵ ، ٦۷ ، ۹۷ نیز ر_ ک آل ابراہیم (ع) ، آنحضرت (ص) ، اسلام

ابن السبیل: ر_ک درماندہ راہ

اتحاد:_ کا سرچشمہ ۳/ ۱۰۳;_ کی اہمیت ۲/ ۲۰۸، ۲۰۹، ۳/ ۴۳، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۷ ;_ کی نعمت ۳/ ۱۰۳، ۱۰۶ ;_ کے عوامل ۲/ ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۳، ۲۵۳، ۲۵۷، ۳/ ۶۴، ۸۱، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶ نیز ر_ک مؤمنین

اتمام حجت: ۲/ ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۵۶، ۳/ ۴، ۲۰، ۵۲، ۱۰۱، ۱۰۵، ۱۰۶

اجارہ:_ کے احکام ۲/ ۲۳۳

اجر:_ کا سرچشمہ ۲/ ۷۷;_ کا وعدہ ۲/ ۲۷۴ ;_ کی ضمانت ۲/ ۲۱۵ ;_ کے معیارات ۲/ ۲۲۵ ;_ کے موجبات ۳/ ۹۲ ; _ اخروی_ ۳/ ۷۷; کئی گنا_ ۲/ ۲۴۵ نیز ر_ک اللہ تعالی، انبیاء (ع)، انفاق، جزا و سزا کا نظام، عمل، قیامت، مؤمنین

اجرت: ر_ک اجارہ، دایہ، رضاعت

احرام:_ کے احکام ۲/ ۱۹۶ ;_ کے تروک ۲/ ۱۹۶، ۱۹۷ ;_ کے محرمات ۲/ ۱۹۶ ;_ کے میقات ۲/ ۱۹۶ نیز ر_ک حج

احساسات: ر_ک: جذبات

احکام: ۲/ ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۳، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۴، ۲۷۲، ۲۷۵، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۲، ۲۸۳، ۳/ ۲۱، ۲۸، ۳۱، ۳۲، ۳۵، ۳۷، ۳۸، ۴۳، ۴۴، ۶۱، ۷۱، ۹۷

امضائی_ ۲/ ۲۷;_ اور اخلاق ۲/ ۲۲۹ ;_ اور زمان ۳/ ۵۰ ;_ ثانویہ ۲/ ۱۹۶، ۲۳۹ ;_ کا فلسفہ ۲/ ۲۱۶، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۴۰، ۲۷۱، ۲۸۰، ۲۸۲، ۳/ ۳۳ ;_ کا نسخ ۳/ ۵۰، ۹۳ ;_ کی تشریع ۲/ ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۸، ۲۳۰، ۲۳۵، ۲۴۰، ۲۴۲، ۲۸۲، ۲۸۶، ۳/ ۹۳، ۹۵ ;_ کی خصوصیات ۲/ ۲۲۰، ۲۲۹ ;_ کی نعمت ۲/ ۲۳۱ ;_ کے مبانی ۲/ ۲۷۹ ;_ کے معیارات ۲/ ۲۱۶، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۸، ، ۲۳۳، ۲۳۵، ۳/ ۳۳ نیز ر_ک تشریع

(خاص موارد اپنے اپنے مقام پر تلاش کیئے جائیں)_

احسان جتانا: _کی سرزنش ۲/ ۲٦٤ ، ۲۷۲ ; _کے اثرات ۲/۲٦۲ ، ۲٦٤ ، ۲٦٦ ، ۲۷۰
اختیار: ر_ک انسان، ایمان، جبر و اختیار، دین ، کفر، گمراهي، ہدایت
اخلاص: _کی اہمیت ۲/۲٤٥ ; _کے اثرات ۲/۲٦٥ ، ۳/ ٤۲
نیز ر_ک ابراہیم (ع)، حج ، عیسی (ع) کے حواری ، دعا، عبادت، عبودیت ، نیت
اخلاق: _ اور اقتصاد ۲/۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۳/ ۱۷ ; _ اور حقوق ۲/ ۲۳٦ ; _کے آثار ۲/ ۲۰۷ ; _ی اقدار ۳/ ۱۷ ، ۳۸ ، ۳۹ _ پسندیدہ_ ۲/ ۲۰۱ ; معاشرتی_۳/ ۱۷ نیز ر_ک احکام
اخلاقی نظام : ۲/۲۳٦، ۲٦۱ ، ۲٦۲ ، ۲٦۳ ، ۲٦٥ ، ۲٦۷ ، ۲۸۰
اخوت: ر_ک برادري
ادب : ر_ک زکریا (ع)، مریم (ع)، معاشرت
ادراک: ر_ک انسان
ادیان : _ کا نسخ ۳/ ۸٥ ; _کی تاریخ ۲/ ۲۱۳ ; _کی تعلیمات ۳/ ۳٥ ، ۳۷ ، ۳۹ ، ٤۱ ، ٤۳ ، ٤٤ ; _کی ہم آہنگی ۲/ ۲۱۳ ، ۳/ ٦٤ ، ۸۱ ، ۸٤ ; _کے اہداف ۲/ ۲۱۳; _کے پیروکار ۳/ ۷۹ ; _ میں اختلاف ۳/ ۱۰٥ نیز ر_ک دین
اذیت: _سے اجتناب ۲/ ۲٦۲ ; _سے مبارزت ۲/ ۲۲۸ ، ۲۳۱ ; _کی سرزنش ۲/ ۲۳۱ ، ۲٦۳ ، ۲٦٤ ، ۲۷۲ ; _کی سزا ۲/ ۲٦۳ ; _کے اثرات ۲/ ۲٦۲ ، ۲٦٤ ، ۲٦٦ ، ۲۷۰
ارادہ : ر_ک اللہ تعالی
ارتداد: _ کا فسق ۳/ ۸۲ ; _کی سزا ۲/ ۲۱۷ ; _کے اثرات ۲/ ۲۱۷ ، ۳/ ۸٦ ، ۸۷ ، ۹۰ ، ۱۰٦ ; _ کے عوامل ۳/ ۱۰۰ ، ۱۰٦ ; _کے موارد ۳/ ۱۰٦ ; صدر اسلام میں _۳/ ۱۰۱ نیز ر_ک مسلمان ، مرتد، مؤمنین

ازدواج: ر_ک شادي

اسارت: _سے نجات ۲/ ۲٤۸ نیز ر_ک بنی اسرائیل

استاد: _کا نقش ۳/ ٤۸

استدلال: اہل کتاب کے ساتھ_ ۳/ ۸۱; ناپسندیدہ_ ۲/ ۲٥۸، ۳٦٥، ۳٦٦، ۳٦۷

نیز ر_ک آنحضرت (ص) ابراہیم (ع)، اللہ تعالی، برہان، نمرود نیز ر_ک

استطاعت: ر_ک حج

استعاذہ: _کے موارد ۳/ ۳٦، ۳۷ نیز ر_ک شیطان

استعانت: ر_ک مدد طلب کرنا

استغفار: _کا وقت ۳/ ۱۷; _کی اہمیت ۲/ ۱۹۹; _کی قدر و قیمت ۳/ ۱۷; _کے آداب ۳/ ۱٦; _سحر کے وقت_ ۳/ ۱۷; نیز ر_ک مؤمنین

استقامت: _کی اہمیت ۲/ ۲٥۰; _کے اثرات ۲/ ۲٤۹، ۲٥۱; _کے عوامل ۲/ ۲۱٤، ۲٤۸، ۳، ۲٤۹/ ۲۸

نیز ر_ک ایمان، جہاد، سختي

استکبار: ر_ک بنی اسرائیل

استنجا: پانی سے_ ۲/ ۲۲۲

استہزا: _کا منبع ۲/ ۲۱۳; _کی حرمت ۲/ ۲۳۱; _کی سرزنش ۲/ ۲۱۲ نیز ر_ک آیات الہی، دین، مؤمنین

اسحاق (ع) (علیہ السلام): _حج میں ۲/ ۱۹۹; _کی نبوت ۳/ ۸٤

اسرار: ر_ک راز

اسلاف: _کا انجام ۲/ ۲۱۱ ر_ک فخر کرنا، مریم (علیہا السلام)

اسلام:_ اور ابراہیم (ع) ٦٧/٣، ٩٥ ;_ اور ادیان ٨٥/٣ ;_ اور صلح ٢١٧/٢ ;_ اور یہود ٧٣/٣، ٩٩، ١٠٠ ;_ کا سہل ہونا ٢٨٠/٢ ;_ کا عالمی ہونا ٢٠/٣، ٨٥ ;_ کا نقش ١٠٣/٣ ;_ کی جامعیت ٢٠٨/٢ ;_ کی حقانیت ٨٦/٣ ;_ کی خصوصیات ٢١٥/٢، ٢٥٦، ٢٦٢، ٢٦٤، ١٧/٣، ١٩، ٢٠ ;_ کی فضیلت ١٩/٣ ;_ کی قبولیت ٢٥٦/٢، ٨٥/٣ ;_ کے دشمن ٧٣/٣، ٩٩، ١٠٠، صدر_ کی تاریخ ١٩٦/٢، ١٩٨، ٢٠٤، ٢١٧، ٢١٢، ٢٠٧، ٢٠٥، ٢١٨، ٢١٩، ٢٢٠، ٢٧٣، ٢٧٨، ١٢/٣، ١٣، ٢٠، ٢١، ٢٣، ٢٦، ٦١، ٦٣، ٦٩، ٧٢، ٨٦، ٩٥، ١٠٠، ١٠٣ نیز ر_ ک ابراہیم (ع)، اہل کتاب

اسماء و صفات الٰہی: بصیر ٢٦٥/٢، ٢٣٧، ٢٣٣، ١٥/٣ ; حکیم ٢٠٩/٢، ٢٢٠، ٢٢٨، ٢٤٠، ٢٦٠، ٦/٣، ١٨، ١٩، ٦٢، حلیم ٢٢٥/٢، ٢٣٥، ٢٦٣ ; حمید ٢٦٧/٢ ; حيّ ٢٥٥/٢، ٣/٣، ٢ ; خبیر ٢٣٤/٢، ٢٧١ ; رحیم ١٩٩/٢، ٢١٨، ٢٢٦، ٣١/٣، ٨٩ ; رؤوف ٢٠٧/٢، ٣٠/٣ ; سریع الحساب ٢٠٢/٢، ١٩/٣، سمیع ٢٢٤/٢، ٢٢٧، ٢٤٤، ٢٥٦، ٣٤/٣، ٣٥، ٣٨، شدید العقاب ١٩٦/٢، ٢١١ ; شہید ٩٨/٣ ; صفات جلال ٢٥٥/٢ ; ٢٦٧، ٢/٣، ٢٦، ١٠٨، ١٠٩، صفات جمال، ٢٥٥/٢، ٢٦٣، ٩٧/٣ عزیز ٢٠٩/٢، ٢٢٠، ٢٢٨، ٢٤٠، ٢٦٠، ٦/٣، ٤، ١٨، ٦٢، ١٩، عظیم ٢٥٥/٢، علي، ٢٥٥/٢_ علیم ٢٢٤/٢، ٢٢٧، ٢٣١، ٢٤٤، ٢٤٧، ٢٥٦، ٢٦١، ٢٦٨، ٢٨٢، ٣٤/٣، ٣٥، ٧٣ ; غفور ١٩٩/٢، ٢١٨، ٢٢٥، ٢٢٦، ٢٣٥، ٣١/٣، ٨٩ ; غنی ٢٦٣/٢، ٢٦٧، ٩٧/٣ ; قدیر ٢٨٤/٢ ; قیوم ٢٥٥/٢، ٢/٣، ٣، مجید ١/٣ ; محیي ٢٥٩/٢، ٩٧/٣ ; ممیت ٢٥٩/٢ ; منتقم ٤/٣ ; واسع ٢٤٧/٢، ٢٦١، ٢٦٨، ٧٣/٣ ; وہاب ٨/٣
نیز ر_ ک اللہ تعالي، توحید

اسماعیل (علیہ السلام):_ حج میں ١٩٩/٢ ;_ کا گھر ٩٧/٣ ;_ کی نبوت ٨٤/٣

اسوہ: ر_ ک نمونہ عمل

اشموئیل (علیہ السلام): ٢٤٦/٢

اشیائے خوردني: حرام_ ٩٥/٣ ; حلال_ ٩٣/٣، ٩٥، ٩٨ نیز ر_ ک بنی اسرائیل، کھانا

اصحاب شمال:_ عالم ذر میں ٨٣/٣

اصحاب صفّہ: ٢٧٣/٢

اصحاب یمین : _عالم ذر میں ۳/ ۸۳

اصلاح: _ ذات البین ۲/ ۲۱۳ ، ۲۲٤ ; _ کی اہمیت ۲/۲۲۰، ۲۲٤ ، ۳/ ۸۹ ; _ کے عوامل ۲/ ۲۵۱ ; _ کے موانع ۲/ ۲۰٦ نیز ر_ ک اصلاح طلب لوگ ، انبیاء (ع) ، توبہ ، گھرانہ، معاشرہ، یتیم

اصلاح طلب لوگ : ۲/ ۲۲۰

_ وں کا قتل ۳/ ۲۱ ; _ وں کا نقش ۳/ ۱۰٤ ; _وں کو بشارت ۲/ ۲۲۰

اضطرار: _ اور رفع تکلیف ۲/ ۱۹٦ ، ۲۳۹ ; _ کے احکام ۳/ ۲۸ نیز ر_ ک مضطر

اضلال: ر_ ک گمراہي

اطاعت: _ کا سرچشمہ ۳/ ۳۲، ٤۳ ، ۵۳ ; _ کی اہمیت ۲/۲۸۵ ; _ کی تشویق ۳/ ۳۱ ; _ کے اثرات ۲/ ۲۸۵ ، ۳/ ۳۱ ، ٤۳ ، ۵۵ ، ۸۱ ، ۱۰۱ ; اللہ تعالی کی _ ۲/ ۲۳۸ ، ۲٦۹ ، ۲۷٦ ، ۲۸۵ ، ۳/ ۳۲ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲

نیز ر_ ک ابراہیم (ع) ، انبیاء (ع) ، دین ، راہبر ، شیطان ، طالوت (ع) ، قرآن کریم ، کفار

اطلاعات: ر_ ک جنگ

اطمینان: _ قلب ۲/ ۲٦۰ ; _ کی اہمیت ۲/ ۲٦۰ ; _ کے اثرات ۲/ ۲٤۸ ; _ کے عوامل ۲/ ۲۱۲، ۲٤۸ ، ۲٤۹ ، ۲٦۰ ، ۲٦۲ ، ۲٦۵ ، ۲۷٤ ، ۲۷۷ ، ۳/ ۲۰ ، ٤۱ ; _ کے موانع ۲/ ۲۷۷ نیز ر_ ک عمل صالح

اعتدال: ر_ ک انفاق ، جنسی غریزہ ، قلب ، نیکی کرنا

اعتماد: _ کی اہمیت ۲/ ۲۸۳

افترا: _ اللہ تعالی پر _ ۳/ ۷۵ ، ۷۸ ، ۹٤ نیز ر_ ک انبیاء (ع) ، تورات ، دین ، قرآن کریم

افراط : _ سے اجتناب ۲/ ۲۳٦ نیز ر_ ک تفریط ، زہد

افشا: ر_ک راز، سازش، منافقین

اقتصاد: _ اور اخلاق ٢٦٢/٢، ٢٨٢، ٢٨٣; _ اور عبادت ٢٧٧/٢; _کی بنیادیں ٢٧٩/٢; _ی انحطاط کے عوامل ٢٧٦/٢; _ی انصاف ٢٧٩/٢; _ی ترقی کے عوامل ٢٧٦/٢; _ی جمود ٢٧٥/٢ نیز ر_ک اخلاق، اقتصادی نظام، رزق

اقتصادی نظام: ٢٦١/٢، ٢٦٢، ٢٧٢، ٢٧٥، ٢٧٦، ٢٧٨، ٢٧٩، ٢٨٢، ٢٨٣

اقــدار: ٢١٦/٢، ٢١، ٥، ٢١٢، ٢١٠، ٢٠٧، ١٩٨، ١٩٧، ٢١٩، ٢٢١، ٢٣٨، ٢٢٩، ٢٥٣، ٢٤٦، ٢٤٥، _، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٤، ٢٦٦، ٢٧٩، ٢٧٤، ٢٧٣، ٢٧١، ٧/٣، ١٧، ١٥، ٣٨، ٣٩، ٤٣، ٤٥، ٤٨، ٥٢، ٥٣، ١٠٨، ٩٧، ٩٦، ٩٢، ٧٦ _کا معیار ٢١٢/٢، ٢١٦، ٢١٨، ٢١٧، ٢٢١، ٢٣٨، ٢٤٣، ٢٤٤، ٢٤٦، ٢٤٩، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٥، ١٤/٣، ٢٠، ٢٢، ٢٨، ٣٦، ٤٢، ٧٥، ٧٦، ١٠٨، ٩٦، ٩١، منفی_ ٢١٦/٢، ٢٢١، ٢٧٩ نیز ر_ک قدر و قیمت کا اندازہ لگانا، قیامت

اقرار: _کے احکام ٢٨٢/٢ نیز ر_ک ایمان، توحید

اکثریت: _کو قدر و قیمت کا معیار قرار دینا ٢٤٣/٢; _کی ناشکری ٢٤٣/٢

اللہ تعالیٰ: _ اور ظلم ١٠٧/٣، ١٠٨; _ اور غفلت ٢٥٥/٢; _ اور نیند ٢٥٥/٢; _ کا اجر ٢٢٠/٢، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٧٠، ٢٧٤، ٢٧٧، ١٥/٣، ٥٧، ٩٢; _ کا احاطہ ١٩٧/٢، ٢٠٩، ٢٣١، ٢٦٥، ٢٦/٣، ٢٩، ٦٣; _ کا اذن ٢٤٩/٢، ٢٥١، ٢٥٥، ٤٩/٣; _ کا ارادہ ٢٠٩/٢، ٢٥١، ٢٥٣، ٢٥٨، ١١/٣، ٢٢، ٢٦، ٤٧; _ کا انتقام ٤،٥/٣; _ کا تکلم ٢٥٣/٢، ٢٥٩، ٢٦٠، ٧٧/٣; _ کا حساب لینا ٢٠٢/٢، ٢٢٣، ٢٢٥، ٢٨٤، ١٩/٣; _ کا حلم ٢٢٥/٢; _ کا عدل ٢٧٢/٢، ١٨/٣، ١٩، ١٠٨، ١٠٩; _ کا عذاب ١٩٦/٢، ٢١١، ٢٨٤; _ کا عفو ٢١٨/٢، ٢٨٤، ٢٨٦; _ کا علم ١٩٧/٢، ٢١٥، ٢١٦، ٢٢٠، ٢٣١، ٢٣٢، ٢٣٤، ٢٣٥، ٢٣٧، ٢٤٤، ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٥٥، ٢٥٦، ٢٦٠، ٢٦١، ٢٦٥، ٢٦٨، ٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٣، ٢٨٢، ٢٨٣، ٥/٣، ٧، ١٥، ٢٠، ٢٩، ٣٠، ٣٤، ٣٥، ٦٣، ٦٦، ٧٣، ٩٢، ٩٧، ٩٨; _ کا عہد ٧٦/٣، ٧٧، ٧٨، ٨١، ٨٢، ٨٣، ٨٤، ٨٥; _ کا غضب ٢٠٥/٢، ٢١/٣، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٧٧; _ کا فضل ١٩٨/٢، ٢٤٣، ٢٥١، ٢٦١، ٣٧/٣، ٤٣، ٧٤; _ کا فیض ٢٦٥/٢، ٢٧/٣، ٤٣; _ کا کلام ٥٩/٣، ٧٧; _ کا لطف ٢٠٧/٢، ٣٩/٣، ٤٢، ٧٧، ١٠٠; _ کا مکر ٥٤/٣، ٥٥; _ کا نام ٢٢٤/٢;

_کو ضرر پہنچانا ۳/ ٤ ;_کی امداد ۲/ ۲۱٤ ، ۲٤۹، ۲۵۰ ، ۲۵۱ ، ۲۷۰ ، ۲۸٦ ، ۳/ ۸، ۱۳ ، ۳۱ ، ۵۵ ، ٦۱ ;_کی بخشش ۲/ ۱۹۹ ، ۲۱۸ ، ۲۲۵ ،۲۲۱ ، ۲۲٦ ، ۲۳۵ ، ۲۸٤ ، ۲۸۵ ، ۲۸٦ ، ۳/ ۱٦ ، ۳۱ ، ۸۹ ;_کسی برہان ۲/ ۲۰۹ ، ۲۵۳ ;_کسی بشارت ۲/ ۲۲۰ ، ۳/ ۲٦ ، ۳۹ ، ٤۱ ، ٤۵ ، ٤٦ ، ٤۷ ;_کی بصیرت کی حدود سے تجاوز ۲/ ۲۲۹، ۲۳۱ ، ۳، ۲٤۰/ ۱۵ ;_کی بے نیازی ۲/ ۲۵۵ ، ۲٦۳ ، ۲٦۷ ، ۳/ ۲ ;_کی تدبیر ۲/ ۲۵۵ ، ۲۵۸ ، ۳/ ۲ ;_کی تشویق ۲/ ۲۲۰ ، ۲۲۸ ، ۲۲۲ ;_کی تعلیم ۲/ ۱۹۸ ، ۲۳۹ ، ۲۵۱ ، ۲۵۹ ;_کسی تنبیہات ۲/ ۲۰۵ ، ۲۰۸ ، ۲۱۷ ، ۲۲۳ ، ۲۲٤ ، ۲۲۸ ، ۲٤٤ ، ۲۵٤ ، ۲۸۳ ، ۲۸٤ ، ۳/ ۱۰ ، ۱٤ ، ۲۸ ، ۳۰ ، ۸۷ ، ۹۹ ، ۱۰۳ ، ۱۰۵ ، ۲۲۸ ;_کی توجہ ۳/ ۷۷ ، ۸۸ ;_کی توفیقات ۲/ ۲۲۱ ;_کی تہدید ۲/ ۲۰۹ ، ۲۱۰ ، ۲۲۰ ، ۲۲۸ ، ۲٤٤ ، ۲٤٦ ، ۳/ ٤، ۵ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۵ ، ۲۹ ، ۳٦ ;_کی جاودانگی ۲/ ۲۵۵ ، ;_کی حاکمیت ۲/ ۲٤٤ ، ۲٤۵ ، ۲٤۷ ، ۲٤۹ ، ۲۵۳ ، ۲۵۵ ، ۲۵۸ ، ۲٦۰ ، ۳/ ۱۱ ، ۲۰ ، ۲٦ ، ٤۷ ، ٤۹ ، ۵۵ ، ٦٤ ، ۸۳ ;_کسی حجتیں ۳/ ٤ ، ۱۰۵ ;_کی حدود ۲/ ۲۱۳ ، ۲۲۲ ، ۲۲۳ ، ۲۳۹ ، ۲۳۰ ، ۲۳٤ ، ۳/ ۱۹ ;کی حکمت ۲/ ۲۰۹ ، ۲۲۰ ، ۲۲۸ ، ۲٤۰ ، ۲٦۰ ، ۳/ ٦ ، ۱۸ ، ۱۹ ، ۲۷ ، ٤۸ ;_کی حکومت ۲/ ۲٤۷ ;_کی حمد ۲/ ۲٦۷ ، ۳/ ۲٦ ;_کی حیات ۲/ ۲۵۵ ، ۲۵٦ ;_کی خالقیت ۲/ ۲۲۸ ، ۳/ ٤۷ ، ۵۹ ;_کسی دعوت ۲/ ۲۵۸ ، ۲٦۷ ;_کسی ذات ۲/ ۲۵۵ ;_کسی رافت ۲/ ۲۰۷ ، ۲۱٦ ، ۳/ ۳۰ ;_کسی ربوبیت ۲/ ۱۹۸ ، ۲۰۰ ، ۲۰۱ ، ۲۵۸ ، ۲٦۰ ، ۲۸۵ ، ۳/ ۸ ، ۹ ، ۱۵ ، ۱٦ ، ۳۵ ، ۳۷ ، ۳۸ ، ٤۱ ، ٤۳ ، ٤۹ ، ۵۰ ، ۵۱ ، ۵۳ ، ٦۰ ، ٦٤ ، ۸٤ ;_کسی رحمت ۲/ ۱۹۹ ، ۲۱٦ ، ۲۱۸ ، ۲۲٦ ، ۲۸٤ ، ۳، ۲۸٦/ ۸ ، ۹ ، ۱۰ ، ۳۷ ، ۷٤ ، ۷۷ ، ۸۹ ، ۱۰۷ ، ۱۰۸ ;_کسی رضا ۲/ ۲۰۱ ، ۲۰۷ ، ۲٦۵ ، ۲٦٦ ، ۲۷۲ ;_کی روزی ۲/ ۲۰۱ ، ۲۱۲ ، ۳/ ۲۷ ، ۳۷ ;_کسی سرزنش ۳/ ۷۰ ، ۷۱ ، ۹۹;_کی سزا ۲/ ۲۸٤ ;_کی سنتیں ۲/ ۲۱۱ ، ۲۱٤ ، ۲٤۹، ۲۵۳ ، ۳/ ٤ ، ۱۲ ، ۱۱ ، ۲۵ ، ۸٦ ;کی شناخت ۲/ ۲۳۱ ;_کی شناخت کے راستے ۲/ ۲٤۲ ;_کی عزت ۲/ ۲۰۹ ، ۲۲۰ ، ۲۲۸ ، ۲٦۰ ;_کی عنایات ۲/ ۲۵۱ ، ۲۵۸ ۲٦۰ ، ۲٦۹ ، ۳/ ۱۵ ، ۱٦ ، ۳۳ ، ۳۸ ، ٤۷ ، ۷۳ ، ۷۹ ، ۸۱ ;_کسی قدرت ۲/ ۲۲۸ ، ۲٤۰ ، ۲٤۳ ، ۲۵۵ ، ۲۵۸ ، ۲۵۹ ، ۲٦۰ ، ۲۸٤ ، ۳/ ٦ ، ۱۸ ، ۱۹ ، ۲٦ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹ ، ۳۰ ، ٤۱ ، ٤۷ ، ۵٤ ;_کی قیومت ۲/ ۲۵۵ ، ۲۵٦ ، ۳/ ۵ ، ٦;_کی گواہی ۳/ ۱۸ ، ۸۱ ، ۹۸ ;_کی مالکیت ۲/ ۲۵۵ ، ۲۵٦; ۲۸٤ ، ۳/ ۲٦ ، ۱۰۹ ;_کی محبت ۲/ ۲۰۵ ، ۲۲۲ ، ۲۷٦ ، ۳/ ۳۱ ، ۳۲ ، ۵۷ ، ۷٦ ، ۷۷ ;_کی مدح ۳/ ۳۹ ;_کی مشیت ۲/ ۲۱۲ ، ۲۱۳ ، ۲۲۰ ، ۲٤۷ ، ۲۵۱ ، ۲۵۳ ، ۲۵۵ ، ۲٦۱ ، ۲٦۹ ، ۲۷۲ ، ۲۸٤ ، ۳/ ٦ ، ۸ ، ۱۳ ، ۲٦ ، ۲۷ ، ۳۷ ، ٤۱ ، ٤۷ ، ۷۳ ، ۷٤ ;_کی مہلت ۲/ ۲۳۵ ، ۳/ ۸۸ ;_کی نصرت ۲/ ۲۱٤ ;_

٢٥٨ کی نظارت ٢/ ٢٣٣ ، ٢٣٧ ، ٢٦٥ ، ٣/٢٠ ، ٣٤ ، ٩٨ ، ٩٩ ;_ کی نعمات ٢/ ١٩٨ ، ٢١١ ، ٢١٢ ، ٢٣١ ، ٢٥٨ ، ٢٦٧ ، ٢٨٢ ، ٣/١٥ ، ٤٣ ، ٧٧ ، ١٠٣ ، ١٠٦ ;_ کی وحدانیت ٢/ ٢٥٦ ;_ کی ولایت ٢/ ٢٥٧ ، ، ٣، ٢٨٦/٢٨، ٦٨;_ کی ہـــدایت ٢/١٩٨، ٢١٣، ٢١٦، ٢٥٧، ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦٤، ٢٧٢، ٣/٤، ٨، ٩، ١٥، ٧٣، ٨٦، ٨٩، ٩٠;_ کـــے استدلالات ٣/ ٥٩ ، ٨١ ;_ کے افعال ٢/ ٢٥٣ ، ٢٦٠ ، ٣/ ٢٧ ، ٤٠ ، ٤٧ ، ٥٩ ، ١٠٣ ;_ کے اوامر ٢/ ١٩٩، ٢٠٨ ، ٢٠٩ ، ٢١١ ، ٢٢٣ ، ٢٤٣ ، ٢٤٦ ، ٢٤٧ ، ٢٦٠ ، ٣/٣٣ ، ٤١ ، ٤٣ ، ٤٧ ، ٥٩ ، ٦٠ ، ٦١ ، ٨١ ، ٨٤ ، ١٠٨ ;_ کے حضور ٣/١٤ ، ٣٥;_ کے حقوق ٣/٩٧ ;_ کے مواعظ ٢/ ٢٧٥ ;_ کے مختصات ٢/٢٥٨، ٢٥٩، ٣/٦٤، ٩٧;_ کے نواہی ٢/٢٠٨ ، ٣/٧٩ ;_ کے وعدے ٢/١٩٩ ، ٢١٢ ، ٢١٤ ، ٢٦٥ ، ٢٦٨ ، ٢٧٤ ، ٣/٩ ، ١٢ ، ١٣ ، ٢١ ، ٣٥ ، ٥٥ ، ٦١

نیز ر_ ک آیات الہی ، اسماء و صفات، ایمان ، توحید ، خوف ، ذکر، شکر، قرض ، قیامت ، کفر ، وجہ اللہ

اللہ تعالی کی سنتیں : ر_ ک اللہ تعالی

اللہ تعالی کی رسي:_ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ٢/ ٢٥٦ ، ٣/ ١٠٣ ، ١٠٤ ، ١٠٦ ، ١٠٧ ، ١٠٨ ، _کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کے اثرات ٣/ ١٠٧ اللہ تعالی کی طرف بازگشت ٢/ ٢٠٣ ، ٢١٠ ، ٢٤٥ ، ٢٨١ ، ٣/ ٥٥ ، ٨٣ ، ١٠٩ نیز ر_ ک معاد

اللہ تعالی کے دوست : ٣/ ٣١

اللہ تعالی کے ساتھ کلام : ٣/ ٤٧

اللہ تعالی کے کلمات : ٣/ ٣٩ ، ٤٥

اللہ تعالی کے محبوب لوگ: ٢/ ٢٢٢ ، ٢٧٦ ، ٣/ ٥٧ ، ٧٦

اللہ تعالی کے مغضوب لوگ : ٣/ ٧٧

الوہیت :_ کا معیار ٣/ ٦٢

امامت : ر_ ک ائمہ (ع) ، راہبر

امام حسن (ع) :_ کے فضائل ٣/ ٦١ ;_ مباہلہ میں ٣/ ٦١

امام حسین (ع) :_ کے فضائل ٣/ ٦١ ;_ مباہلہ میں ٣/ ٦١

امانت:_ کا نقش ٢/٢٨٣;_ کو لوٹانا ٢/ ٢٨٣ ;_ کے احکام ٢/ ٢٨٣ ;_ میں خیانت ٢/ ٢٨٣ ، ٣/ ٧٥ ، ٧٦ نیز ر_ ک امانت داري

امانت داري: _ کی اہمیت ۳/ ۷۷ ; _ کی قدر و قیمت ۳/ ۷۶ ; _ کے اثرات ۳/ ۷۶ نیزر _ ک امانت

امت : _ مسلمہ ۳/ ۲۸۶ ; _ واحده ۲/ ۲۱۳ ، ۳/ ۸۱ ; _ وں کے گواه ۳/ ۵۳;گذشتہ _ وں کی نابودی کے عوامل ۳/ ۱۰۵ ; گذشتہ _ وں کی نافرمانی ۲/ ۲۸۶ ; گذشتہ _ وں کے شرعی فرائض ۲/ ۲۸۶

امتحان : اسلاف کا _ ۲/ ۲۱٤ ; _ کا فلسفہ ۲/ ۲٤٦ ، ۲٤۹; _ کا وسیع ہونا ۲/ ۲۱٤ ; _ کی اقسام ۲/ ۲۱٤ ، ۲٤۹ ; _ کی اہمیت ۲/ ۲٤۹ ; _ کے ذرائع ۲/ ۲۱٤ ; _ میں صبر ۲/ ۲۱٤ ; پانی کے ذریعے _ ۲/ ۲٤۹ ; سختی کے ذریعے _ ۲/ ۲۱٤ ; مصائب کے ذریعے _ ۲/ ۲۱٤ نیزر _ ک انبیاء (ع) ، بنی اسرائیل

امداد: _ کا سرچشمہ ۳/ ۱۳; غیبی _ ۲/ ۲۱٤ ، ۲٤۸ ، ۲۵۰ ، ۳/ ۱۳ نیزر _ ک اللہ تعالی ، انبیاء (ع) ، مؤمنین

امر بالمعروف: _ کا ترک کرنا ۳/ ۱۰۵ ، ۱۰٦ ; _ کی اہمیت ۳/ ۲۱ ; _ کے اثرات ۳/ ۱۰۵ ، ۱۰۷ ; _ کے احکام ۳/ ۲۱ ; معروف کے موارد ۲/ ۱۰٤ نیزر _ ک نہی از منکر

امن و امان : سماجی _ ۲/ ۲۱۷ نیزر _ ک حیوانات، کعبہ

امور: _ کا آغاز ۲/ ۲۱۰ ; _ کا انجام ۲/ ۲۱۰

امیدواري: اللہ تعالی سے _ ۲/ ۲۱٤ ; _ اور خوف ۲/ ۲۳۵ ، ۳/ ۳۰; _ پیدا کرنا ۳/ ۲٦ ; _ کے اثرات ۲/ ۲۳۵ ; _ کے عوامل ۲/ ۲۱۸ ; رحمت کی _ ۲/ ۲۱۸ نیزر _ ک بخشش ، جہاد، خوف، مومنین ، مہاجرین ، یہود

امیر المومنین (علیہ السلام): _ کا ایثار ۲/ ۲۰۷ ; _ کے فضائل ۲/ ۲۰۷ ، ۳/ ٦۱ ; _ مباہلہ میں ۳/ ٦۱

انبیاء (علیہم السلام): _ اور آزادی ۳/ ٦٤; _ اور اصلاح معاشره ۲/ ۲۱۳; _ اور گناه ۳/ ۷; _ اور مؤمنین ۳/ ۵۲ ; _ پر جھوٹ باندھنا ۳/ ۷۹ ; _ کا اتحاد ۲/ ۲۱۳ ، ۲۸۵،۳ ، ۲۵۳/ ۸٤، ۳٤; _ کا انتخاب ۳/ ۳٤ ، ۳٦ ، ۷۳ ; _ کا انذار ۲/ ۲۱۳ ; _ کا ایمان ۳/ ۳۳ ; _ کا برگزیده ہونا ۳/ ۳۳ ; _ کا پے در پے آنا ۳/ ۸۱; _ کا دائره علم ۲/ ۲۵۵; _ کا عقیده ۲/ ۲۸۵ ; _ کا علم ۲/ ۲۵۹ ، ۳/ ۱۸ ، ۳۳ ، ٤۰ ; _ کا علم غیب ۲/ ۲٤۸ ; _

کا عہد ۳/ ۸۱_ کا قتل ۳/ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵ ;_ کا مدد طلب کرنا ۲/ ۲۱٤ ;_ کا نقش ۲/ ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۲۰، ۲٤٦، ۲۵۲، ۳/ ۷۹، ۸۱ ;_ کی آرزو ۲/ ۲۸۵، ۳/ ۵۲;_ کی اطاعت ۲/ ۲۱٤، ۲۸۵، ۳/ ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۵۰، ۵۲، ۵۳، ۵۵، ۵۷، ٦۸، ۹۵، ۱۰۱ ;_ کی امداد ۲/ ۲۱٤، ۳/ ۸۱، ۸۲;_ کی امیدواری ۲/ ۲۱٤;_ کی بشارتیں ۲/ ۲۱۳، ۲۲۳، ۳/ ۸۱;_ کی بعثت ۲/ ۲۱۳، ۳/ ۸۱ ;_ کی تاریخ ۲/ ۲۱۳، ۲۵۸، ۲۵۹، ۳/ ۲۱، ٤۳، ۵۵، ۵۸، ٦۰، ٦۲ ;_ کی تبلیغ ۲/ ۲۱۳ ;_ کی تعلیمات ۲/ ۲۱۳، ۳/ ۷٦، ۸۰، ۸۱ ;_ کی تکذیب ۳/ ۵۷، ۸۲، ۸٤ ;_ کی حقانیت ۳/ ٤۹ ;_ کی حکمت ۳/ ۷۹، ۸۱ ;_ کی حکومت ۲/ ۲۱۳، ۳/ ۷۹;_ کی خدمات ۳/ ۲۱;_ کی دعائیں ۲/ ۲٤۳، ۲۸۵، ۳/ ٤۱;_ کی دعوت ۳/ ۲۰، ۳۰، ٤۹، ۵۰، ۵۱، ٦٤، ۷۹، ۸۰، ۸٤_ کی ذمہ داری ۲/ ۲۱۳، ۳/ ۲۰، ٤٦، ۵۱، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۹۳;_ کی ذمہ داری کا دائرہ ۲/ ۲۱۳، ۲٤٦، ۲۵۳، ۲۷۲ ;_ کی رسالت ۲/ ۲۱۳، ۳/ ٤، ۵۲ ;_ کی صداقت ۳/ ٤۹ ;_ کی عصمت ۳/ ۷۹،۷ ;_ کی قضاوت ۲/ ۲۱۳ ;_ کی گواہی ۳/ ۱۸، ۵۲، ۵۳، ۸۱ ;_ کی مخالفت ۳/ ۸۲ ;_ کی مشکلات ۲/ ۲۱٤ ;_ کی نبوت ۳/ ۳۳، ٤۹، ۷۹، ۸٤ ;_ کی نسل ۳/ ۳٤، ٤۲ ;_ کی نوع ۳/ ۳٦ ;_ کی ہم آہنگی ۲/ ۲۱۳، ۲۵۳، ۲۸۵، ۳/ ۳٤، ۸٤;_ کے آثار کی حفاظت ۲/ ۲٤۸ ;_ کے اہداف ۲/ ۲۱۳، ۲٤٦، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۷۲، ۲۷۹، ۳/ ٤، ۲۳، ۳٤، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۱۰۱، ۱۰۳ ;_ کے پیروکار ۲/ ۲۱٤، ۳/ ۵۲، ۵۷، ۵۸، ٦۸ ;_ کے ساتھ عہد ۳/ ۸۵ ;_ کے فضائل ۲/ ۲۵۳، ۳/ ۳۳، ۵۳، ۷۹ ;_ کے مصائب ۲/ ۲۱٤ ;_ کے معجزات ۳/ ٤۹ ;_ میں امتیاز ۲/ ۲۵۳ ; خاص علاقے کے _ ۲/ ۲٤٦ ۲٤۸ نیز ر_ ک ایمان، بنی اسرائیل ، عہد، کفر

(ہر نبی (ع) سے مربوط بحث کو اس کے مقام پر تلاش کیجئے)

انبیاء (ع) کا پے در پے آنا: ر_ ک انبیاء (ع)

انتخاب: _ کا معیار ۲/ ۲٤۷، ۲٤۹، ۲۵۱ ;_ کی شرائط ۲/ ۲۸۲

انتظامی صلاحیت: _ کی اہمیت ۳/ ۲۸ ;_ کی شرائط ۳/ ۲۸ نیز ر_ ک گھرانہ، معاشرہ

انتقام: ر_ ک اللہ تعالی

انجام : ر_ ک عاقبت

انجیر: ۲/ ۲۵۹

انجیل:

_ قرآن کریم میں ۳/۳ ;_ کا نزول ۳/۳ ، ٦٥ ;_ کی اہمیت ۳/ ۸٤ ;_ کی تحریف ۳/ ۷۸ ;_ کی تعلیمات ۳/ ٤۸ ;_ کی تعلیم دینا ۳/ ٤۸ ;_ کی حقانیت ۳/۳

انحراف: ر_ ک گمراہي

انحطاط: _ کا منبع ۳/ ۲۸;_ کے عوامل ۲/ ۲۲۱،۲۰۵ ، ۲۲۵ ;_ کے مراحل ۳/ ۷۷ نیزر_ ک اقتصاد، معاشرہ

اندوہ: _ سے مبارزت ۳/ ۲۷٤

نیزر_ ک قیامت

اندھاپن: اندھے پن سے شفا ۳/ ٤۹

انذار: ر_ ک انبیاء (ع)

انسان : _ اور فطرت ۳/ ۲٦ ;_ کا اختیار ۲/ ۲۱۹ ، ۲٤۰ ، ۲۵۳ ، ۲٦۸ ، ۳/ ٦ ، ۲۰ ، ۳۰، ۱۰۳ ;_ کا ادراک ۲/ ۲۵۹ ;_ کا انجام ۲/ ۲۰۳ ، ۲۲۳ ، ۲٤۵ ، ۲۸۱ ، ۳/ ۲۸ ، ۲۹ ، ۳۰ ، ۵۵;_ کا حشر ۲/ ۲۰۳ ;_ کا سرچشمہ ۲/ ۲٤۵ ، ۲۸۱ ، ۳/ ۵۵ ;_ کا سرمایہ ۳/ ۲۲ ;_ کا ضعف ۲/ ۲۳۹ ، ۲٤۷ ، ۲۵۵ ، ۲۸۰ ، ۲۸٦ ، ۳/ ۵٤ ;_ کا علم ۲/ ۲۱٦ ;_ کا عمل ۲/ ۲۱۵ ، ۲۳۳ ، ۲۳٤ ، ۲۳۷ ، ۲٦۵ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱ ، ۲۸۳ ، ۲۸٤ ، ۲۸٦ ، ۳/ ۳٤ ;_ کا مالک ۲/ ۲۸٤ ;_ کامل ۲/ ۲۵۸ ;_ کی آرزو ۳/ ۳۸;_ کی آزادی ۲/ ۲۵۳ ، ۲۵٦ ، ۲۵۷ ;_ کی جہالت ۲/ ۲۱٦ ، ۲۳۲ ;_ کی حقیقت ۲/ ۲٤۰ ;_ کی حیات ۲/ ۲٤۳ ;_ کی خصلتیں ۲/ ۲٤۷ ;_ کی خلقت ۲/ ۲۲۸ ، ۳/ ٦، ۵۹ ;_ کی ذمہ داری ۲/ ۲۰۹ ، ۲۱۱ ، ۲٤۳ ، ۳/ ٤۳ ، ۵۰ ، ۱۰۳ ;_ کی روزی ۲/ ۱۹۸ ;_ کی شخصیت ۲/ ۲۲۵ ، ۳/ ٦٤ ;_ کی صفات ۲/ ۲٤۵ ، ۲۸٦ ;_ کی ضروریات ۲/ ۲۱۳ ، ۲۵۷ ، ۲٦٦ ;_ کی عاقبت ۲/ ۲۲۳;_ کی فطرت ۲/ ۲۱۳ ;_ کی قدر و منزلت ۳/ ۷٦ ;_ کی کمال طلبی ۳/ ۱۵;_ کی مادی ضروریات ۲/ ۲۳۵ ، ۳/ ۱٤ ;_ کی مصلحتیں ۲/ ۲۲۱، ۳/ ۲۷ ;_ کی نیت ۲/ ۲۸٤ ;_ کی ہدایت ۲/ ۲۷۲ ;_ کے احساسات ۲/ ۲۱۵ ;_ کے تمایلات ۲/ ۲۱٦ ، ۲۳۵ ، ۲٦٦ ، ۳/ ۱۰ ، ۱٤ ، ۱۵ ، ۲٦ ، ۳۱ ، ۳۲ ، ۳٦;_ کے مختلف پہلو ۲/ ۲۱٦ ، ۲٤۲ ، ۳/ ۵۹ ;_ کی معنوی ضروریات ۳/ ٤، ۸ ، ۹، ۱۰ ، ۳۷، ۱۱ ، ۵۱_ کی منفعت طلبی ۲/ ۲٤۵ ، ۲۷۱ ، ۲۷۲;_ وں کا تفاوت ۲/ ۲۰۷ ، ۲۸٦ ;_ وں کی مساوات ۳/ ٦٤

انسانی حقوق: ر_ ک لوگ

انصاف: ر_ک معاشرت

انفاق: _ترک کرنے کے اثرات ٣/٩٢؛ _کا پیش خیمہ ٢/٢٤٥، ٢٥٤، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٣؛ _کا حبط ہونا ٢/٢٦٦؛ _کا دائرہ ٢/٢١٥، ٢١٩، ٢٥٤، ٢٦٧؛ _کی اہمیت ٢/٢٥٤، ٢٦٦، ٣/٩٢؛ _کی تشویق ٢/٢٤٥، ٢٦٨، ٢٧٠، ٢٧٤، ٢٨١؛ _کی جزا ٢/٢٤٥، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٦٨، ٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٢، ٢٧٤؛ _کی قدر و قیمت ٢/٢١٥، ٢٤٥، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٧، ٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٢، ٢٧٤، ٣/١٧، ٩٢؛ _کے آداب ٢/٢١٥، ٢٤٥، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٤، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٦٧، ٢٧١، ٢٧٤، ٣/١٧، ٩٢؛ _کے اثرات ٢/٢٤٥، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٨، ٢٧٢، ٢٧٦؛ _کے احکام ٢/٢٧٢؛ _کے انفرادی اثرات ٢/٢٦٢، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٦٨، ٢٦٩، ٢٧٠، ٢٧٢، ٢٧٤، ٣/٩٢؛ _کے بارے میں سوال ٢/٢١٥، ٢١٩؛ _کے ترک پر سرزنش ٢/٢٥٤، ٢٦٨، ٢٧٠؛ _کے مصارف ٢/٢١٥، ٢٥٤، ٢٧٢، ٣٧٣؛ _کے معاشرتی اثرات ٢/٢٥٤، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٨، ٢٧٠؛ _کے موانع ٢/٢٦٨؛ _میں اخلاص ٢/٢٤٥؛ _میں اعتدال ٢/٢١٩؛ _میں ترجیح ٢/٢١٥، ٢٧١؛ _میں حلم ٢/٢٦٣؛ پسندیدہ اشیاء سے _ ٢/٢٦٧، ٢٦٩، ٢٧٢، ٢٧٣، ٣/٩٢؛ پنہاں _ ٢/٢٧٤؛ خبائث سے _ ٢/٢٦٧، ٢٦٨، ٢٧٠؛ راہ خدا میں _ ٢/٢٤٥، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٩، ٢٧٢، ٢٧٤؛ غیر مسلموں پر _ ٢/٢٧٢ نیز ر_ک انفاق کرنے والے لوگ، درماندہ راہ، متقین، مساکین

انفاق کرنے والے لوگ: _وں کی جزا ٢/٢٤٥؛ _وں کے فضائل ٢/٢٦٩، ٢٧٤، ٢٧٦ نیز ر_ک انفاق

انقلاب: _کی اہمیت ٣/٧٥

انگور: _کی قدر و قیمت ٢/٢٦٦

اوس وخزرج: ٣/١٠٠، ١٠٣

اوصیاء: _کا علم ٣/١٨؛ _کی گواہی ٣/١٨

اولاد: _پر بھروسہ ٣/١٠، ١١؛ _سے محبت ٣/١٠، ١٤، ٣٦؛ _کو نقصان ٢/٢٣٣؛ _کی ذمہ داری ٣/٣٥؛ _کے احکام ٢/٢٣٣؛ _کے حقوق ٢/٢٣٣؛ بیٹا ٣/٣٦؛ بیٹی ٣/٦١؛ صالح _ ٢/٢٢٣، ٣/٣٨، ٣٩، ٤١

نیز ر_ک بچہ ، حضانت ، ولایت

اولوا الالباب: ر_ک عقلائ

اونٹ: _ کا گوشت ٩٣/٣; اونٹنی کا دودھ ٩٣/٣

اہل بیت علیہم السلام : _ کو نمونہ عمل قرار دینا ١٩٩/٢ ; _ کے ساتھ نیکی ٩٢/٣ ; _ کے فضائل ٦١/٣، ١٠٣

اہل بہشت : ٢١٤/٢ ، ١٥/٣

اہل جہنم: ١٠/٣ ، ١١ _ کی ہمیشگی ٢٥٧/٢

اہل شفاعت : ٢٥٥/٢

اہل کتاب: _ اور آسمانی کتب ٢٤/٣، ٢٣ ، ٧٠ ، ٧٨ _ اور اسلام ٩٩/٣، ٧٣ _ اور تورات ٢٣ ; _ اور کتمان حق ٧٠/٣، ٧١ ، ٧٣ ، ٩٨، ٩٩ ; _ اور مسلمان ٦٩/٣ ، ٧٢ ، ٧٣ ، ٩٨ ; _ کا اختلاف ١٩/٣ ، ٢٣ ، ٦٧ ، ٧٥ ، ١٠٥ ; _ کا تکبر ٧٥/٣ ; _ کا جھوٹ بولنا ٢٥/٣ ، ٧٥ ; _ کا حسد ١٩/٣ ; _ کا عصیان ٢٣/٣ ; _ کا عقیدہ ٢٤/٣ ، ٢٥ ، ٧٣، ٧٢، ٧٥ ، ٧٦ ، ٨٠ ; _ کا فسق ٧٦/٣ ; _ کا کفر ٢٣/٣ ، ٢٥ ، ٧٠ ، ٧٢ ، ٩٨ ; _ کا گڈمڈ کرنا ٧٢/٣ ; _ کا مکر ٧٨/٣ _ کا نفاق ٧٢/٣ ; _ کی آرزو ٦٩/٣ ; _ کی بدعت ٧٦/٣، ٧٨ ; _ کی تحریف ٢٤/٣ ، ٢٥ ، ٧٨ ; _ کی توبہ ٨٩/٣ ; _ کی تہدید ٤/٣ ، ٢٥ ; _ کی جہالت ٢٣/٣، ٦٦ ; _ کی خواہشات ٩٩/٣ ; _ کی خیانت ٧٥/٣ ; _ کی دنیا طلبی ٧٧/٣ ; _ کی رخنہ اندازی ٩٩/٣ ; _ کی سازش ٦٩/٣، ٧٢، ٣٧، ٩٨، ٩٩، ١٠٠ _ کی عہد شکنی ٧٧/٣ ; _ کی گمراہی ٢٤/٣ ، ٦٩ ، ٧٠ ، ٧١ ، ٧٢ ، ٨٣ ، ٩٨ ; _ کی گواہی ٨٦/٣ ; _ کی مایوسی ٦٩/٣ ; _ کی محرومیت ٧٧/٣ ; _ کی مغضوبیت ٧٧/٣ _ کے امین لوگ ٧٥/٣ ; _ کے خائنین ٧٥/٣ ; _ کے علماء ١٩/٣ ، ٢٠ ، ٢٣ ، ٢٤ ، ٦٣ ، ٧٠ ، ٧١ ، ٧٢ ، ٧٣ ، ٧٧ ، ٧٨ ، ٩٩ ، ١٠٠ ; _ کے مومنین ٢٣/٣ ، ٦٨

نیز ر ک آنحضرت (ص) ، استدلال، عیسائی ، یہود

اہل مکہ : ر_ک مکہ معظمہ

اہم و مہم : ٢٢٩/٢

ائمہ :(علیہم السلام) _ کے فضائل ١٩٦/٢ ، ٢٥٥ ، ٧/٣ ، ٦١

(ہر امام (ع) سے مربوط بحث کو اس کے اپنے مقام پر تلاش کریں)

ایام تشریق : ر_ ک حج

ایثار : الله کی راہ میں_ ٢/٢٠٧ ; _کا اجر ٢/٢٠٧ ; _کی اہمیت ٣/٩٢ ; _کی تشویق ٢/٢٠٧ ، ٣/ ٩٢ ; _کی قدر و قیمت ٢/ ٢٠٧ ، ٢٣٧ ; _کے اثرات ٢/ ٢٠٧ ، ٢٣٧ ، ٣/٩٢ ; _کے مراتب ٢/٢٠٧ ; _کے موارد ٣/ ٢١ نیز ر_ ک مؤمنین

ایمان : آخرت پر_ ٣/ ٩ ، ٢٤ ، ٢٥ ، ٢٨ ، ٣٠ ، ٥٢ ، ٨٣ ; آخرت پر_ کے اثرات ٢/ ٢٠٣ ، ٢٥٤ ; آخرت پر_ کے عملی اثرات ٢/ ٢٨١ ; _ آخرت پر_ کے نفسیاتی اثرات ٢/ ٢٢٣ ، ٢٤٩ ، ٢٥٤ ; آسمانی کتب پر_ ٢/ ٢٨٥ ، ٣/ ٥٣ ، ٨١ ، ٨٤ ; آنحضرت (ص) پر_ ٣/ ٨٣، ٨١ ، الله تعالی پر_ ٢/ ٢٢٨ ، ٢٣٢ ، ٢٥٦ ، ٢٥٧ ، ٢٨٥، ٣/ ١٩ ، ٢٦ ، ٥٢ ، ٥٣ ، ٦٨ ، ٨٤ ; الله کے بھیجے ہوئے پر_ ٢/ ٢٨٥ ، ٣/ ٧ ، ٨٤، ٥٣ ; انبیاء (ع) پر_ ٢/ ٢٨٥ ، ٣/ ٩٣ ، ٨١ ، ٨٣ ; _ اور عمل ٢/ ٢٠٣ ، ٢١٢ ، ٢٢٨ ، ٢٣٥ ، ٢٤٤ ، ٢٤٦ ، ٢٧٧ ، ٣/ ٢١ ، ٥٧ ، ٨٣ ; _کا اجر ٢/ ٢٧٧ ، ٣/ ٥٧ ; _کا اقرار ٢/ ٢٥٦ ، ٣/ ٥٣ ; _کا سرچشمہ ٢/ ٢٥٦ ، ٢٥٨ ، ٢٦٠ ، ٢٧٧ ، ٣/ ٧ ، ١٨ ، ٤٩ ، ١٠١ ، ١٠٢ ; _کی حقیقت ٢/ ٢٠٨ ، ٣/ ٥٧ ; _کی شرائط ٢/ ٢٦٠ ; _کی علامتیں ٣/ ٥٢ ; _کی فرصت ٢/ ٢١٠ ; _کی قدر و قیمت ٢/ ٢١٤ ، ٢٢١ ، ٣/ ٢٢ ، ٢٨ ، ٥٧ ، ٨٥ ، ٩١ ، ; _ کے اثرات ٢/ ٢١٢ ، ٢١٣ ، ٢١٧ ، ٢١٨ ، ٢٢١ ، ٢٢٨ ، ٢٤٤ ، ٢٤٥ ، ٢٤٨ ، ٢٤٩ ، ٢٥٣ ، ٢٥٧ ، ٢٧٢ ، ٢٧٧ ، ٢٧٨ ، ٢٨٢ ، ٢٨٥ ، ٣/ ٥ ، ٩ ، ١٢ ، ١٦ ، ٢٥ ، ٢٨ ، ٢٩ ، ٣٠ ، ٥٣ ، ٥٧ ، ٨٣ ، ١٠٧ ; _ کے ارکان ٢/ ٢٥٦ ، ٣/ ٨٤ ; _ کے انفرادی اثرات ٢/ ٢٠٨ ، ٢١٢ ، ٢٤٤ ، ٢٥٤ ; _ کے عوامل ٢/ ٢١٠ ، ٣/ ١٠١ ; _ کے متعلقات ٢/ ٢٠٣ ، ٢٢٣ ، ٢٢٨ ، ٢٣٢ ، ٢٤٩ ، ٢٥٣ ، ٢٥٤ ، ٢٥٦ ، ٢٥٧ ، ٢٦٠ ، ٢٨٥ ، ٣/ ٧ ، ٨ ، ٩ ، ١٩ ، ٢٤ ، ٢٥ ، ٢٦ ، ٢٨ ، ٣٠ ، ٣٩ ، ٥٢ ، ٥٣ ، ٨١ ، ٨٣ ، ٨٤ ، ; _ کے مختلف پہلو ٢/ ٢٥٦ ; _ کے مراتب ٢/ ٢٠٨ ، ٢٤٩ ، ٢٦٠ ، ٢٧٨ ، ٢٨٥ ، ٣/ ١٠٢ ; _ کے معاشرتی اثرات ٣/ ٢١ ; _ کے موانع ٣/ ١٠ ; _ میں اختیار ٢/ ٢٥٣ ; _ میں استقامت ٢/ ٢١٧ ; دین پر_ ٣/ ٨١ ; قرآن کریم پر_ ٣/ ٧ ، ٨ ; قیامت پر_ ٢/ ٢٢٨ ، ٢٣٢ ، ٢٤٩ ، ٢٨٥ ; لقاء الله پر_ ٢/ ٢٢٣ ; معاد پر_ ٢/ ٢٤٥ ، ٢٦٠ ; مفید_ ٣/ ٥٣ ; ملائکہ پر_ ٢/ ٢٨٥ ; نبوت پر_ ٢/ ٢٥٣ ، ٢٨٥ ، ٣/ ٨١ ; نیز ر_ ک انبیاء (ع)، زکریا (ع) ، علم ، عیسی (ع) کے حواري، قیامت ، مؤمنین

ایندھن : ر_ ک جہنم

ب

بادل: عذاب کے_ ۲/ ۲۱۰

بارش: آگ کی_ ۳/ ۶۱ ;_ کا نقش ۲/ ۲۶۵

بازگشت: اللہ تعالی کی طرف_ ۲/ ۲۰۳، ۲۱۰، ۲۴۵، ۲۸۱، ۳/ ۵۵، ۸۳، ۱۰۹ نیز ر_ ک معاد

باطل: _ کی تشخیص کا معیار ۲/ ۲۱۳، ۳/ ۴ ;_ کے ساتھ مبارزت ۲/ ۲۵۱ ;_ میں اختلاف ۲/ ۲۷۵

نیز ر_ ک حق و باطل کو ملانا

باغ: ر_ ک بہشت

بچہ: _ کی غذا ۲/ ۲۳۳

بخشش: _ جن کے شامل حال ہے ۲/ ۲۸۶ ;_ کا سرچشمہ ۲/ ۲۸۵، ۳/ ۱۶، ۳۱ ;_ کی امید ۲/ ۲۳۵ ;_ کی دعا ۲/ ۲۸۶ ;_ کی شرائط ۳/ ۸۹ ;_ کے اثرات ۳/ ۱۶ ;_ کے عوامل ۳/ ۳۱ نیز ر_ ک اللہ تعالی، گناہ، مجاہدین، مؤمنین

بدعت: _ کی سزا ۳/ ۱۰۶ ;_ کے اثرات ۳/ ۷۵ نیز ر_ ک اہل کتاب، بدعتی لوگ، دین بدعتی لوگ: ۳/ ۷۶، ۷۸، ۹۴ _ وں کی روسیاہی ۳/ ۱۰۶ نیز ر_ ک بدعت

بِرّ: ر_ ک نیکي

برائت: ر_ ک تبرا

برادری: _ کی اہمیت ۲/ ۲۲۰ ;_ کی نعمت ۳/ ۱۰۳، ۱۰۶ ;_ کے عوامل ۳/ ۱۰۳ نیز ر_ ک مسلمان

برص: _ کی بیماری ۳/ ۴۹ ;_ کی شفا ۳/ ۴۹

برکت: _ کے نزول کا سرچشمہ ۲/ ۲۶۵، ۳/ ۴۳ نیز ر_ ک زمین، کعبہ، مسلمان

برگزیدہ لوگ : ۲/ ۲٤۷ ، ۲٤۸ ، ۳/۳۳ ، ۳٤ ، ۳٦ ، ۳۷، ٤۲ ، ٤۳ ، ٤٤ ، ٤۷ ، ٦۱ نیز ر_ک برگزیدہ ہونا

برگزیدہ ہونا : برگزیدہ ہونے کے عوامل ۲/ ۲٤۷، ۲٥۳، ۳/ ۳٥، ٤۲، ٤۳ نیز ر_ک برگزیدہ لوگ

برہان: ۳/ ٦۱ نیز ر_ک استدلال ، اللہ تعالی

بڑھاپا: ر_ک وضع حمل

بشارت : ر_ک اللہ تعالی ، انبیاء (ع) ، مسلمان، مؤمنین

بصیرت: _سے عاری لوگ ۳/ ۱۳ ; _کی اہمیت ۳/ ۱۳ ، ۲۳ ; _کے موانع ۳/ ۱٤ ، ۱۹ ; صاحب _ لوگ ۳/ ۱۳ نیز ر_ک اللہ تعالی ، مؤمنین

بعثت: ر_ک انبیاء (ع)

بلا: _کو دفع کرنے کے عوامل ۲/ ۲٥۱

بلوغت: ر_ک گواہي

بنی اسرائیل: _ اور تورات ۳/ ٥۰، ۹۳; _ اور کتمان حق ۲/ ۲٤۸; _کا امتحان ۲/ ۲٤۹; _کا انجام ۲/ ۲۱۱; _کاتابوت ۲/ ۲٤۸، ۲٤۹; _کاتکبر ۲/ ۲٤۷; _کا جہاد ۲/ ۲٤٦; _کاضعف ۲/ ۲٤۹; _کا عصیان ۲/ ۲۱۱، ۲٤٦، ۲٤۷، ۲٤۹; _کا عقیدہ ۲/ ۲٤۷، ۳/ ٥۰، ۹۳; _کا کفر ۳/ ٥۲; _کی آلودگی ۳/ ٥٥; _کی اسارت ۲/ ۲٤٦; _کی افتراپردازیاں ۳/ ۹٤; _کی تاریخ ۲/ ۲٤٦، ۲٤۷، ۲٤۸، ۲٤۹، ۲٥۱، ۳/ ٥۰، ٥۲; _کی تحریف ۲/ ۲۱۱، ۳/ ۹۳ ، ۹٤; _کی جہالت ۲/ ۲٤۷; _کی خواہشات ۲/ ۲٤٦; _کی دربدری ۲/ ۲٤٦ ; _کی دنیا طلبی ۲/ ۲٤۷، ۳/ ۹۲; _کی سزا ۲/ ۲۱۱، ۳/ ۲۱; _کی سازش ۳/ ٥٤_کی شکست ۳/ ٥٤; _کی ضد ۲/ ۲٤۸; _کی عہد شکنی ۲/ ۲٤٦; _کی گمراہی ۲/ ۲۱۱; _کی محرومیت ۳/ ۹۲; _کی نعمتیں ۳/ ۹۲; _کے انبیاء (ع) ۲/ ۲٤٦، ۲٤۸، ۳/ ۲۱ ، ٤۹; _کے غم ۲/ ۲٤٦; _کے کفار ۳/ ٥٥; _کے محرمات ۳/ ۹۳، ۹٤; _کے مومنین ۲/ ۲٤۸; _ میں تورات ۳/ ٥۰; _میں رہبریت ۲/ ۲٥۱; _میں قتل ۳/ ۲۱، ٥٤; _میں معجزہ ۲/ ۲۱۱; _میں موسی (ع) ۲/ ۲٤٦ نیز ر_ک عیسی (ع)

بہشت :_ کی اہمیت ۲/۲۰۱؛_ کی دعوت ۲/۲۲۱؛_ کی ہمیشگی ۳/۱۵؛_ کے باغات ۳/۱۵؛_ کے موجبات ۲/۲۱۴، ۲۲۱، ۳/۱۵؛_ میں جاودانی ۳/۱۵؛_ ی بیویاں ۳/۱۵؛_ ی خواتین ۳/۱۵؛_ ی نعمتیں ۳/۱۵؛_ ی نہریں ۳/۱۵
بہشتی لوگ : ر_ک اہل بہشت
بیت المقدس : ۳/۷۲، ۹۶
بیٹا: بیٹے کی قدر و قیمت ۳/۳۶ ر_ک اولاد
بیعت : ر_ک راہبر
بیمار : _ کے احکام ۲/۱۹۶
بیماری : _ سے شفا ۳/۴۹
بین الاقوامی تعلقات :۳/۲۸، ۷۵، ۱۰۰
بیوی : ر_ک شریک حیات
بے جا توقعات : ۲/۲۱۰
بے نیازی : _ کا سرچشمہ ۲/۲۴۵؛_ کی قدر و قیمت ۲/۲۷۳ نیز ر_ک اللہ تعالی
بیوہ : ر_ک عورت

پ

پاک دامنی : ر_ک عفت
پاکیزگي: _کا سرچشمہ ۳/۴۳ ; _ کی تشویق ۲/۲۲۲ ; _ کی قدر و قیمت ۳/ ۱۵ ، ۴۲ ; _ کے اثرات ۲/ ۲۲۲ ، ۳/۴۲ ; _ کے عوامل ۲/ ۲۳۲ ; _ کے موانع ۲/ ۲۲۲ ، ۳/۷۷ نیز ر_ک گھرانہ
پاکیزہ لوگ : ۳/ ۴۲ ، ۵۵ _ وں سے محبت ۲/۲۲۲; _ وں کے فضائل ۲/ ۲۲۲

پانی :_ کے فوائد ۲/ ۲۲۲ نیز ر_ ک امتحان

پرستش : ر_ ک عبادت

پرندے: پرندوں کو ذبح کرنا ۲/ ۲٦۰ ; پرندوں کو زندہ کرنا ۲/ ۲٦۰

پشیماني: ر_ ک گناہگار لوگ

پیشین گوئي : ر_ ک قرآن کریم

پھل :_ کی قدر و قیمت ۲/ ۲٦٦

پھلوں کا جوس : ۲/ ۲۵۹

ت

تابوت : ر_ ک بنی اسرائیل

تاریخ :_ پر حاکم سنتیں ۲/ ۲۱۱، ۳/ ۱۱;_ سے عبرت ۲/ ۲۱۱ ، ۲٤۳، ۲٤٦، ۲۵۲، ۲۸٦، ۳/ ۱۱، ۱۳، ۵۵، ۵۸، ۱۰۳، ۱۰۵;_ کا آغاز ۲/ ۲۱۳;_ کا تکرار ۲/ ۲۱٤;_ کا فلسفہ ۲/ ۲۱۱، ۲٤۳، ۲٤٦، ۲۵۱، ۲۵۳، ۳/ ۱۱، ۱۲;_ کی حرکت ۳/ ۱۱، ۲٦;_ کی قدر و قیمت ۲/ ۲۱٤;_ کے ادوار ۲/ ۲۱۳;_ کے تغیرات ۲/ ۲۱۳، ۳/ ۲٦;_ کے حوادث کا ذکر ۲/ ۲٤۳، ۲۵۹، ۲٦۰، ۳/ ۳۳، ۵۵;_ کے صحیح ہونے کا معیار ۳/ ٦۲;_ کے مصادر ۳/ ٤٤; نقل_ کے فوائد ۲/ ۲٦۰، ۳/ ۱۱، ۱۳، ۱۰۳

(تمام تاریخی موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کریں)

تالیف قلوب :_ کا سرچشمہ ۳/ ۱۰۳;_ کی اہمیت ۳/ ۱۰۳، ۱۰٤

تاویل : ر_ ک قرآن کریم

تبرا :_ کا نقش ۲/ ۲۵۷;_ کے موارد ۲/ ۲۵٦، ۲۵۷ نیز ر_ ک شرک

تبلیغ:_ کی اہمیت ۲/ ۲٤۷;_ کی روش ۲/ ۲۱۳، ۲۱۹، ۲٦۱، ۲٦۵، ۲٦٦، ۲۷۵، ۲۷۸، ۳/ ۱۲، ۹۸،

۱۰۵؛_ میں قاطعیت ۶۰/۳ نیز ر_ ک انبیاء (ع)، دین، عیسی (ع) کے حواري
تجاوز: ر_ ک سرکشي
تجسم اعمال: ر_ ک عمل
تحریف: _ کی سزا ۲۱۱/۲؛_ کے ذرائع ۷۸/۳؛_ کے عوامل ۹۹/۳
نیز ر_ ک آسمانی کتب، آیات الہی، اہل کتاب، بنی اسرائیل، تورات، دین
تحریف کرنے والے: تحریف کرنے والوں کی سزا ۲۱۱/۲ نیز ر_ ک تحریف، یہود
تحریک: _ کی اہمیت ۲۴۵/۲؛_ کے اثرات ۲۳۶/۲؛_ کے عوامل ۱۹۷/۲، ۲۱۵، ۲۳۷، ۲۴۴، ۲۴۲، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۵۴، ۲۶۲، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۴۷۷، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۹/۳، ۱۴، ۲۵، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۸، ۵۳، ۹۲، ۸۵، ۱۰۴، ۱۰۹
تحقیق: _ کی اہمیت ۲۱۱/۲، ۲۶۰
تحولات و تغیرات: ر_ ک معاشرہ
تختیاں: ر_ ک موسی (ع)
تدبیر: ر_ ک اللہ تعالی، عالم آفرینش
تربیت: _ کا نظام ۸/۳، ۱۴، ۳۰، ۳۷؛_ کا نمونہ ۲۱۴/۲، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۳۷/۳، ۳۸، ۴۲؛_ کی روش ۱۹۶/۲، ۱۹۷، ۲۰۷، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۲۳، ۲۳۶، ۲۴۵، ۲۶۰، ۶۶۲، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۴، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۸۲، ۲۸۴، ۱۴/۳، ۱۹، ۳۰، ۳۱، ۳۷، ۳۸، ۸۹، ۹۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵؛_ میں تشویق ۲۱۵/۲، ۲۷۲؛_ میں دھمکی ۲۱۳/۲؛_ میں مربی ۳۷/۳، ۳۸، ۷۹؛_ میں مؤثر عوامل ۲۳۲/۲، ۲۳۳، ۲۷۵، ۷/۳، ۳۷، ۳۸، ۴۹، ۵۵، ۶۰
نیز ر_ ک نفسیات
ترقي: ر_ ک رشد
تزکیہ:

ر_ ک خودسازي

تساوی : ر_ ک مساوات

تسبیح: _ کی فضیلت ۳/ ٤١; _ کے آداب ۳/ ٤١; _ کے اثرات ۳/ ٤١ نیز ر_ ک زکریا (ع)

تسلي: ر_ ک آنحضرت (ص)، عیسی (ع)، مومنین

تشبیہات : ر_ ک قرآن کریم

تشریع: _ میں عدل ۳/ ١٨; _ وتکوین ۳/ ٦، ٨٤ نیز ر_ ک احکام

تشویق: ر_ ک اللہ تعالی، انفاق، تربیت، تعقل، جہاد، صدقہ، مومنین

تظاہر: _ کا دائرہ ۲/ ٢٠٤

تعاون : ر_ ک امداد، معاشرہ

تعبد: _ کی اہمیت ۲/ ٢١٦، ٢٣٢ نیز ر_ ک عبودیت

تعجب : ر_ ک آنحضرت (ص)، زکریا (ع)

تعصب : دینی _ ۳/ ٥٠; قانون سے _ ۳/ ٥٠

تعقل : آخرت میں _ ۲/ ٢١٩; _ کا سرچشمہ ۲/ ٢١٩، ٢٤٢، ٢٦٦; _ کی اہمیت ۲/ ٢٥٨، ٢٦٩; _ کی تشویق ۲/ ٢١٩، ٢٤٣; _ کی قدر وقیمت ۲/ ١٩٧، ٢١٩، ٢٤٢، ٢٦٦، ٢٦٩، ۳/ ٧، ٦٥; _ کے اثرات ۲/ ٢٦٩، ۳/ ٧، ٦٥; _ نہ کرنے کے اثرات ۲/ ٢٦٩، ۳/ ٦٥; دنیا میں _ ۲/ ٢١٩ نیز ر_ ک آیات الہي

تعلّم: ر_ ک سیکھا

تعلیم: _ کی اہمیت ۳/ ٤٨; _ کے اثرات ۳/ ٧٩; _ کے مصادر ۳/ ٧٩

عقاب : ر_ ک عذاب
عقل :_ سلیم ۲/۲۵۸؛_ کا کردار ۳/۶۵؛_ کی قدر و قیمت ۲/۱۹۷ نیز ر_ ک تعقل ، دین
عقلائ:۲/۱۹۷، ۳/۷_ کا عبرت حاصل کرنا ۲/۲۶۹ _کے فضائل ۲/۲۶۹،۲۶۶
عقیدہ : باطل_ ۲/۲۱۴، ۲۴۵، ۲۴۷، ۲۷۵، ۳/ ۲۵، ۲۴، ۵۹، ۶۱، ۶۲، ۶۵، ۶۶، ۷۵، ۷۶، ۷۹، ۸۰، ۹۳؛_ درست کرنا ۳/۲۵؛_ کی آزادی ۲/۲۵۶؛_ کی درستگی کا معیار ۲/۲۰۴، ۳/۶۲، ۹۳؛_ کے اثرات ۲/۲۰۷، ۳/۲۱، ۸۵
نیز ر_ ک ایمان ، بنی اسرائیل ، مومنین
علم :_ اور ایمان ۲/۲۳۳؛_ اور سزا ۲/۲۰۹، ۲۱۱؛_ اور شرعی فریضہ ۲/۲۰۹، ۲۸۲، ۲۱۱، ۳/۸۶؛_ اور عمل ۲/۱۹۶، ۱۹۷، ۲۰۳، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۲۰، ۲۳۱، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۴۴، ۲۶۱، ۲۴۶، ۲۶۲، ۲۶۷، ۲۷۰، ۳/۲۸، ۲۹، ۷۰، ۹۲؛_ کا مبدا ۲/۲۵۵؛_ کی اہمیت ۲/۲۴۷، ۲۵۱؛_ کی قدر و قیمت ۲/۲۷۳، ۳/۷؛ _ کے اثرات ۲/۲۱۵، ۲۱۶، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۶۸، ۲۴۴، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۴، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۴، ۳/۱۸، ۲۸، ۲۹، ۵۳، ۶۰، ۷۹، ۸۳، ۸۸، ۹۴، ۹۸، ۹۹، ۱۰۴
نیز ر_ ک اللہ تعالی ، انبیاء (ع) ، راسخین فی العلم ، طالوت (ع) ، علم میں رسوخ ، علم غیب
علماء : ربانی_ ۳/۷۹؛_ اور اختلاف ۲/۲۱۳؛_ کا اختلاف ۳/۱۹؛_ کا حسد ۲/۲۱۳، ۳/۱۹؛_ کا ظلم ۲/۲۱۳؛_ کا عجب ۲/۲۱۳؛_ کا کردار ۳/۹۹؛_ کی ذمہ داری ۲/۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۳، ۲۸۲، ۳/۷۱، ۸۱؛_ کی سرزنش ۲/۲۱۳؛_ کی سرکشی ۲/۲۱۳؛_ کی گواہی ۳/۱۸؛_ کی مبارزت ۲/۲۵۱؛_ کے فضائل ۲/۲۳۰، ۳/۱۸؛_ ئے دین ۲/۲۱۳، ۲۵۱، ۳/۱۹، ۷۸، ۷۹، ۹۹؛_ ئے دین کا نقش ۲/۲۵۱ نیز ر ک اہل کتاب ، عیسائیت ، یہود
علم غیب :_ کا سرچشمہ ۳/۴۴ نیز ر_ ک انبیاء (ع)
علم میں رسوخ: ۳/۷،۸
عمران (ع) :_ کی بیٹی ۳/۳۶؛_ کی زوجہ ۳/۳۵، ۳۶، ۳۷؛_

کی زوجہ کی دعا ۳/۳۵، ۳۷؛ _ کی زوجہ کی نذر ۳/۳۵؛ _ کی موت ۳/۳۵ نیز رـک آل عمران

عمرہ: تمتع ۲/۱۹۶؛ _ کی شرائط ۳/۹۷؛ _ کے احکام ۲/۱۹۶ نیز رـک حج

عمل: _ کا پیش خیمہ ۲/۳، ۲۸۴، ۲۸۲، ۳/۳۱؛ _ کا حبط ہونا ۲/۲۶۴، ۲۶۶، ۳/۲۲؛ _ کا حساب کتاب ۲/۲۰۲؛ _ کا مجسم ہونا ۲/۲۷۲، ۳/۲۵؛ _ کی بقاء ۲/۲۲۳، ۲۴۵، ۲۸۱، ۳/۲۵، ۳۰، ۹۲؛ _ کی جزا ۲/۱۹۷، ۲۰۲، ۲۲۱، ۲۲۳، ۲۲۵، ۲۴۵، ۲۶۱، ۲۷۲، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۸۱، ۳/۲۲، ۲۴، ۲۵، ۳۰، ۵۷؛ _ کی سزا ۲/۲۸۴، ۳/۲۴، ۳۰، ۵۴؛ _ کی قبولیت ۲/۲۷۲، ۳/۳۵؛ _ کی قدر و قیمت ۲/۲۱۷، ۳، ۲۶۵/۵۷، ۲۲، ۷۹؛ _ کے آداب ۲/۲۳۸، ۲۴۴؛ _ کے اثرات ۲/۲۰۵، ۲۰۷، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۲۱، ۲۳۲، ۲۴۶، ۲۵۱، ۲۶۶، ۲۷۲، ۲۸۴، ۲۸۶، ۳/۲۲، ۳۱، ۵۴، ۵۷، ۱۰۴، ۸۷، ۸۶، ۵۸، ۱۰۵؛ _ کے اخروی اثرات ۳/۱۰۸؛ _ کے حبط ہونے کے عوامل ۲/۲۱۷؛ _ کے صحیح ہونے کی شرائط ۲/۲۶۲، ۲۶۴، ۲۶۶، ۲۶۷، ۳/۵۷؛ _ کے گواہ ۳/۹۸، ۹۹؛ _ کے ناپسندیدہ اثرات ۲/۲۲۵، ۲۷۷، ۳/۱۰۵؛ _ میں اخلاص ۲/۲۳۸؛ _ میں نیت ۲/۲۶۵؛ ناپسندیدہ _ ۲/۲۲۵، ۲۶۸، ۳/۲۱، ۲۲، ۳۰، ۸۷، ۹۹، ۱۰۶، ۱۰۸؛ ناپسندیدہ _ کا انجام ۲/۲۸۱، ۲۸۶

نیز رـک انسان، ایمان، خیر، دعا، شرعی فریضہ، علم، عمل صالح، کفار، مومنین

عمل صالح: ۲/۱۹۷، ۲۱۵، ۲۲۳، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۷، ۳/۱۶، ۲۲، ۳۰، ۵۷، ۹۲

_ اور اطمینان ۲/۲۶۲، ۲۶۵؛ _ کا پیش خیمہ ۲/۲۱۰، ۲۱۵، ۲۴۵، ۲۶۲، ۲۶۷، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۷، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲؛ _ کا ترک کرنا ۲/۲۲۴؛ _ کی اہمیت ۲/۱۹۷؛ _ کی تشویق ۲/۲۷۲، ۲۷۷؛ _ کی جزا ۲/۲۱۵، ۲۷۷؛ _ کی قدر و قیمت ۲/۲۶۵؛ _ کے اثرات ۲/۲۷۴، ۲۷۷؛ _ کے اہداف ۲/۲۳۷

عمومی نظارت: ۲/۲۳۴، ۲۳۸، ۲۴۰، ۳/۸۷، ۱۰۴

عناد: رـک دشمنی

عوامی ہونا: ۳/۹۶

عورت: بیوہ _ ۲/۲۳۲، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۴۰؛ شائستہ _ ۲/۲۲۳؛ _ پر ولایت ۲/۲۳۷؛ _ زمانہ جاہلیت میں ۲/۲۲۸؛ _ سے محبت ۳/۱۴؛ _ سے نیکی کرنا

۲/۲۲۹؛_ کو نقصان پہنچانا ۲/۲۲۹؛_ کی آزادی ۲/۲۳٤؛_ کی عفت ۳/٤۲؛_ کی قدر و منزلت ۲/۲۲۳؛_ کی گواہی ۲/۲۸۲؛_ کی لغزش ۲/۲۸۲؛_ کی نماز جماعت ۳/٤۳؛_ کے احکام ۳/٦۱؛_ کے حقوق ۲/۲۲٦، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳٤، ۲۳۷، ۲٤۰، ۲٤۱، ۳/٦۱؛_ کے فضائل ۲/۲۲۸؛_ مباہلہ میں ۳/٦۱؛_ معاشرے میں ۳/۳٦، ٦۱؛ مشرک_ ۲/۲۲۱ نیز ر ـ ک ،شادی ، شریک حیات ، طلاق ، عورتیں ، گھرانہ ، مطلّقہ ، والدہ

عورتیں :۳/۳٦، ۳۷، ۳۸، ٤۲، ٤۳، ٤٤، ٤٥، ٤٦، ٤۷، ٥۸، ٦۱

برگزیدہ_ ۳/۳٦، ۳۷، ٤۲، ٤٤ نیز ر ـ ک بہشت

عہد: اللہ تعالی کے ساتھ_ ۳/۸۱؛ انبیاء (ع) کے ساتھ_ ۳/۸۱، ۸٥؛ وفائے_ ۳/۷٦، ۷۷، ۸۳؛ وفائے_ کے اثرات ۳/۷٦، ۷۷ نیز ر ک اللہ تعالی ، انبیاء ، عہد شکن لوگ ،عہد شکني

عہد شکن لوگ :_ وں کی مغضوبیت ۳/۷۷

عہد شکني:_ کا پیش خیمہ ۳/۷٥؛_ کا فسق ۳/۸۲؛_ کا گناہ ۳/۷۷؛_ کی سزا ۳/۷۷_ کے اثرات ۳/۷۷ نیز ر ـ ک بنی اسرائیل ، عہد شکن لوگ

عیسی (ع) :_ اور انجیل ۳/٤۸؛_ اور بنی اسرائیل ۳/٤۹، ٥۰، ٥۱، ٥۲، ٥٤؛_ اور تورات ۳/٤۸، ٥۰؛_ اور عیسائي ۳/٥۹؛_ اور مومنین ۳/٥۲؛_ اور یہود ۳/٥٦؛_ پر ایمان ۳/۳۹؛_ پر تہمت ۳/٥٥؛_ حضرت مریم (ع) کے بیٹے ۲/۲٥۳؛_ کا انکار ۳/٥۷؛_ کا ایمان ۳/٥۱، ٦۱؛_ کا بچپن ۳/٤٦؛_ کا برگزیدہ ہونا ۳/٤٦ ؛_ کا بشر ہونا ۳/٤٥، ٦٦؛_ کا تعلیم دینا ۳/٤۸؛_ کا تقرب ۳/٥٥ ؛_ کا دین ۳/۸٤، ٥۰؛_ کا عروج آسمانی ۳/٥٥؛_ کا علم ۳/٥۲؛_ کا علم غیب ۳/٤۹؛_ کا لقب ۳/٤٥؛_ کا مدد طلب کرنا ۳/٥۲؛_ کا معجزہ ۳/٤٦، ٤۷، ٤۹، ٥۰، ٥۲؛_ کا نام ۳/٤٥؛_ کا واقعہ ۳/٤٥، ٤٦، ٤۷، ٤۹، ٥۲، ٥٤، ٥٥، ٥۸، ٥۹، ٦۰، ٦۱؛_ کو بشارت ۳/٥٥؛_ کی الوہیت ۳/٦۱، ٦۲، ٦۳، ٦٤، ٦٦، ۷۹؛_ کی پاکیزگی ۳/٥٥؛_ کی تائید ۲/۲٥۳؛_ کی تکذیب ۳/٥٥؛_ کی حقانیت ۳/٥٥؛_ کی ذمہ داری ۳/٤٦، ٤۹؛_ کی رسالت ۳/٤۹، ٥۰، ٥۲، ؛_ کی صداقت ۳/٤۹؛_ کی کتاب ۳/۸٤؛_ کی گواہی ۳/٥۲؛_ کی مبارزت ۳/٥۲؛_ کی نبوت ۳/۳۹، ٦٦، ۸٤؛_ کی نجات ۳/٥٥؛_ کی

ولادت ۳/ ۴۲، ۴۵، ۴۷، ۹۵؛_ کی ولایت ۳/ ۴۹؛_ کے پیروکار ۳/ ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸؛_ کے زمانہ کی تاریخ ۳/ ۴۹:_ کے فضائل ۲/ ۲۵۳، ۳/ ۳۹، ۴۶، ۴۸، ۴۹، ۵۵ نیز ر_ ک عیسی (ع) کے حواری، کفار

عیسی (ع) کے حواری: ان کا اخلاص ۳/ ۵۲؛ ان کا ایمان ۳/ ۵۲؛ ان کی تبلیغ ۳/ ۵۲؛ ان کی دعا ۳/ ۵۳؛ ان کے فضائل ۳/ ۵۲

عیسائي:_ وں پر لعنت ۳/ ۸۷، ۸۸؛_ وں کا اختلاف ۳/ ۵۵؛_ وں کا استدلال ۳/ ۶۵، ۶۶؛_ وں کا جھوٹ ۳/ ۶۰؛_ وں کا حسد ۳/ ۱۹؛_ وں کا شرک ۳/ ۶۳، ۶۷؛_ وں کا عصیان ۳/ ۶۷؛_ وں کا عقیدہ ۳/ ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸؛_ وں کا فساد پھیلانا ۳/ ۶۳؛_ وں کا کفر ۳/ ۸۸؛_ وں کو تنبیہ ۳/ ۶۹؛_ وں کو دھمکی ۳/ ۴، ۶۵؛_ وں کی سرزنش ۳/ ۶۵، ۶۶؛_ وں کی سزا ۳/ ۸۸، ۱۰۵؛_ وں کی ضد ۳/ ۶۱، ۶۳؛_ وں کی گمراہی ۳/ ۱۹، ۶۷؛_ وں کی محرومیت ۳/ ۸۶، ۸۸؛_ وں کے ساتھ مباہلہ ۳/ ۶۱؛_ وں کے فضائل ۳/ ۵۶؛ نجران کے_ ۳/ ۶۱، ۶۳

نیز ر_ ک آنحضرت (ع)، اہل کتاب، عیسی (ع)، یہود

عیسائیت:_ کا آسان ہونا ۳/ ۵۰؛_ کا دین ۳/ ۸۴؛_ کی تاریخ ۳/ ۵۵؛_ کے علماء ۳/ ۷۱ نیز ر_ ک عیسائي

غ

غرور:_ کا پیش خیمہ ۲/ ۲۵۸

غزوہ بدر: ۳/ ۱۲، ۱۳

غزوہ خندق: ۳/ ۲۶

غضب: ر_ ک اللہ تعالی، مغضوب لوگ

غفلت:_ کا پیش خیمہ ۲/ ۲۳۸ نیز ر_ ک اللہ تعالی

غلام:_ کے ساتھ شادي ۲/ ۲۲۱؛ مومن_ ۲/ ۲۲۱؛ مومن_ کے فضائل ۲/ ۲۲۱

غلو:_ سے نہی ۳/ ۷۹

غور و فکر: ر_ ک تعقل

غیب: ر_ ک عالم غیب، علم غیب

غیب کی باتیں بتانا: ر_ ک علم غیب، قرآن کریم

غیر خدا پر بھروسہ:۳/۱۰، ۱۱

غیر مسلم: _کے حقوق ۲/۲۷۲

ف

فاسقین:۳/۸۲

فتح: _کا سرچشمہ ۲/۲۵۱، ۳/۲٦؛ _کے عوامل ۲/۲۵۱، ۳/۱۲، ۱۳، ۵۵ نیز ر_ ک جنگ، جہاد، حق، طالوت (ع)

فحشا: _کے عوامل ۲/۲٦۸؛ _کے موارد ۲/۲٦۸؛ _کے موانع ۲/۲٦۸

فدیہ: حج میں_ ۲/۱۹٦ نیز ر_ ک قیامت

فرار: ر_ ک جنگ

فراموشی: _کے اثرات ۲/۲۸٦

فرشتہ: ر_ ک ملائکہ

فرصت: ر_ ک ایمان، توبہ

فرقان: _کا نزول ۳/٤

فریب: ر_ ک شیطان، مکر

فساد: _کا پیش خیمہ ۲/ ۲۵۱، ۲۸۲، ۳/۷؛ _کو روکنا ۲/ ۲۲، ۲۵۱، ۲۵۲؛ _کی مبغوضیت ۲/۲۰۵؛ _ کے اثرات ۲/۲۰٦، ۲۱۷، ۳/٦۳؛ _ کے ساتھ مبارزت ۲/۲۰۷، ۲۵۱، ۲۱۷؛ _ کے عوامل ۲/۲۰۵، ۲۸۲؛ _ کے موارد ۲/۲۰۵، ۲۱۷، ۲۸۲، ۳/٦۳؛ _کے موانع ۲/۲۵۱

نیز ر_ ک قلب، مفسدین، منافقین

فساد پھیلانا : فساد پھیلانے کے موانع ۲۰۶/۲ نیز ر_ ک فساد، عیسائي، مفسدین

فسق : _ کے اثرات ۷۶/۳; _ کے موارد ۷۷/۳، ۸۶

فضل: ر_ ک اللہ تعالی

فطرت : ر_ ک انسان

فقر: _ کا خوف ۹۲/۳; _ کا منبع ۲۴۵/۲ نیز ر_ ک فقرا، مومنین

فقرا: عفیف _ ۲۷۳/۲; _ پر انفاق ۲۱۵/۲; _ کا چہرہ ۲۷۳/۲; _ کی شخصیت ۲۶۲/۲; _ کی ضرورت ۲۶۳/۲، ۲۷۱; _ کی ضروریات پوری کرنا ۲۱۵/۲، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۸۰; _ کے حقوق ۲۸۰/۲ ; _ کے ساتھ برتاؤ ۲۶۳/۲; _ کے ساتھ میل جول ۲۶۳/۲

فقہی قواعد:۱۹۶/۲، ۲۰۹، ۲۱۹، ۲۸۰، ۲۸۲، ۲۸۶

فلاح: _ کے عوامل ۱۰۱/۳، ۱۰۴

فلاح پانے والے :۱۰۴/۳

فلسفہ احکام: ر_ ک احکام

فوجی تیاري:۲۴۹/۲ نیز ر_ ک جہاد

فیض: ر_ ک اللہ تعالی

ق

قائد: ر_ ک راہبر

قاضي: _ کی ذمہ داری ۲۲۹/۲

قاطعیت : _ کی اہمیت ۶۰/۳ نیز ر_ ک تبلیغ

قانون: _ کا اجرا ۲۳۴/۲; _ کی اہمیت ۲۱۳/۲; _ کی

حفاظت ٢/٢٣٤ نیز ر_ ک تشریع، تعصب، قانون سازي

قانون سازی: _ کی شرائط ٢/٢١٦، ٢٨٢؛ _ کے منابع ٢/٢١٣، ٣/٢٣؛ _ میں شرک ٣/٦٤؛ _ میں علم ٢/٢١٦

قبر: ر_ ک ذکر

قبلہ: _ کی تبدیلی ٣/٧٢

قتل: _ کا گناہ ٢/٢١٧؛ _ کا ناپسندیدہ ہونا ٢/٢١٦؛ _ کی سزا ٣/٢١، ٢٢

نیز ر_ ک اصلاح طلب لوگ، انبیاء (ع)، بنی اسرائیل، عدالت خواہ لوگ، نسل کشي

قدرت: _ کا سرچشمہ ٣/٢٦؛ _ کی اہمیت ٣/٧٥؛ _ کے اثرات ٢/٢٠٥ نیز ر_ ک اللہ تعالی، شرعی فریضہ، طالوت (ع)، قدرت طلبي

قدرت طلبي: _ کے اثرات ٢/٢٥٨ نیز ر_ ک منافقین

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: اس کا ناپسندیدہ ہونا ٣/١٤؛ اس کی اہمیت ٢/٢٤٩؛ اس کا معیار ٢/٢١٢، ٢١٦، ٢٤٩، ٢٤٣، ٣، ٢٦٧/٢٦، ٤٢، ٥٧، ٩٦ نیز ر ک کفار

قرآن کریم: _ سے تمسک ٣/١٠٣؛ _ سے سوء استفادہ ٣/٧؛ _ کا اعجاز ٣/٤٤؛ _ کا انکار ٣/٧٠؛ _ کا باطن ٣/٧؛ _ کا عالمی ہونا ٣/٤؛ _ کا غیب کی خبریں دینا ٣/٤٤؛ _ کا فہم ٢/٢١٩؛ ٢٢١، ٣/٧؛ _ کا کردار ٢/٢١٧، ٢٣١، ٣/٤، ١٠١، ١٠٣، ١٠٥؛ _ کا نزول ٢/٢٣١، ٢٨٥، ٣/٣، ٤، ٧، ١٠١؛ _ کی آیات ٣/٧، ١٠٥؛ _ کی اطاعت ٣/١٠٤؛ _ کی اہمیت ٣/١٠٣؛ _ کی پیشین گوئی ٣/١٢، ٤٤، ٥٥، ٦٣؛ _ کی تاریخ ٣/٧؛ _ کی تاویل ٣/٧؛ _ کی تشبیہات ٢/١٩٧، ٢٦١، ٢٦٤، ٢٦٦، ٢٧٥، ٣/٥٩؛ _ کی تفسیر ٣/٧؛ _ کی تلاوت ٣/٥٨، ١٠١؛ _ کی حقانیت ٣/٧٠، ٧١، ١٠٨؛ _ کی حکمت ٣/٥٨؛ _ کی خصوصیات ٣/٣، ٤، ٥٨؛ _ کی فضیلت ٣/٣؛ _ کی کتابت ٣/٣، ٧؛ _ کی مثالیں ٢/٢٦١، ٢٦٤، ٢٦٥، ٢٦٦؛ _ کی منطق ٣/٢٣؛ _ کی نعمت ٢/٢٣١؛ _ کے ذریعہ عبرت حاصل کرنا ٣/١٣؛ _ کے قصص ٢/٢٥٢، ٣/٣٥، ٤٤، ٦٠، ٦٢؛ _ کے متشابہات ٣/٧، ٨؛ _ کے محکمات ٣/٤؛ _ کے نام ٣/٣، ٤، ٧، ٥٨

قربانی: کفارے کی_ ۱۹۶/۲ نیز ر_ ک حج

قرض: اللہ تعالی کو_ دینا ۲۴۵/۲;_ کی اخروی جزا ۲۴۵/۲;_ کی دنیوی جزا ۲۴۵/۲

قرعہ: _ ادیان میں ۴۴/۳;_ کے احکام ۴۴/۳

قریش: _ اور عرفات ۱۹۹/۲;_ کا احساس برتری ۱۹۹/۲;_ کا عقیدہ ۱۹۹/۲

قسم: جھوٹی_ ۷۷/۳; خدا کی_ کھانا ۲۰۴/۲، ۲۲۴; زمانہ جاہلیت میں_ ۲۲۴/۲;_ توڑنا ۲۲۶/۲;_ کی وفا ۷۷/۳;_ کے احکام ۲۲۴/۲، ۲۲۵، ۲۲۶; لغو_ ۲۲۴/۲، ۲۲۵ نیز ر_ ک حج قصد قربت: ۲۷۲/۲

قصص: ر_ ک قرآن کریم، خاص تاریخی موارد

قضائی نظام: ۲۱۳/۲

قضاوت: _ کا معیار ۲۱۳/۲;_ کے مبانی ۲۳/۳ نیز ر_ ک انبیاء (ع)، قضائی نظام، وجدان

قضا و قدر: ۲۱۶/۲، ۲۲۳، ۲۴۳، ۲۵۸، ۴۷/۳ نیز ر_ ک انسان

قلب: _ اور فساد ۷/۳;_ اور گمراہی ۸/۳;_ سلیم ۷/۳;_ کا اعتدال ۷/۳;_ کا کردار ۱۰۳/۳;_ کا کفر ۲۸۳/۲;_ کا گناہ ۲۸۳/۲ نیز ر_ ک اطمینان

قمار: _ صدر اسلام میں ۲۱۹/۲;_ کا ضرر ۲۱۹/۲;_ کا گناہ ۲۱۹/۲;_ کے اثرات ۲۱۹/۲;_ کے احکام ۲۱۹/۲;_ کے بارے میں سوال ۲۱۹/۲;_ کے فوائد ۲۱۹/۲

قنطار: ۱۴/۳

قیادت: ر_ ک راہبر

قیاس: _ کے اثرات ۲۷۵/۲

قیامت: _ پر ایمان ۲۱۰/۲;_ پر یقین ۹/۳;_ کا برپا ہونا ۹/۳;_ کا حتمی ہونا ۹/۳، ۲۵;_ کی خصوصیات ۲۵۴/۲، ۲۸۱، ۹/۳، ۲۵، ۳۰، ۵۵;_ کی سختی ۹/۳;_ کے نام ۹/۳، ۲۵;_ میں آرزو ۳۰/۳;_ میں اجتماع ۹/۳;_ میں اقدار ۲۱۲/۲;_ میں اللہ

تعالی کا تکلم ٣/٧٧؛_ میں اندوہ ٢/٢٧٤، ٢٦٦، ٢٧٧، ٣/٣٠؛_ میں جزا ٣/٢٥، ٥٧؛_ میں حساب کتاب ٣/٩، ٢٥، ٥٢؛_ میں حسرت ٣/٣٠؛_ میں حشر ٣/٩؛_ میں حقائق کا ظہور ٢/٢١٢، ٣/٩، ٣٠، ٢٥، ٨٥، ١٠٦؛_ میں خوف ٢/٢٧٤، ٢٧٧؛_ میں روسیاہ لوگ ٣/١٠٨؛_ میں سر تسلیم خم کرنا ٢/٢١٠؛_ میں سرزنش ٣/١٠٦؛_ میں سفیدرو لوگ ٣/١٠٧، ١٠٨؛_ میں شفاعت ٢/٢٥٤، ٣/٥٦، ٩١؛_ میں ظلم ٢/٢٨١؛_ میں عدل ٢/٢٨١، ٣/٢٤، ٢٥؛_ میں فدیہ ٣/٩١؛_ میں گواہی ٣/٥٢؛_ میں مدد طلب کرنا ٣/٩١ نیز ر_ ک آخرت ، ایمان ، ذکر ، کفار ، کفر ، معاد ، مومنین

قید:_ سے نجات ٢/٢٤٨ نیز ر_ ک بنی اسرائیل

ک

کاتب:_ کی خیانت ٢/٢٨٣؛_ کی ذمہ داری ٢/٢٨٣؛_ کی شرائط ٢/٢٨٣ نیز ر_ ک کتابت

کاریگر:_ کے حقوق ٣/٥٧

کام:_ کی قدر و قیمت ٢/١٩٨

کبوتر: ٢/٢٦٠

کتابت:_ کی اہمیت ٢/٢٨٢؛_ کی نعمت ٢/٢٨٢؛_ کے احکام ٢/٢٨٢؛_ میں عدل ٢/٢٨٢ نیز ر_ ک کاتب

کتمان حق:_ کی حرمت ٣/٧١؛_ کی سزا ٣/٨٧؛_ کے اثرات ٣/٦١، ٨٦ نیز ر_ ک اہل کتاب ، بنی اسرائیل ، یہود

کذب: ر_ ک جھوٹ

کرامات: ر_ ک مریم (ع)

کردار:_ کی بنیادیں ٢/ ٢٦١، ٢٧٣، ٢٧٥، ٢٨٤، ٣/٦، ٢١، ٣١، ٧٥

کرسی :_ سے مراد ۲/۲۵۵;_ کا کردار ۲/۲۵۵

کعبہ :_ کا قدیم ہونا۳/۹۸،۹۷،۹۶;_ کا کردار ۳/۹۶، ۹۷;_ کی برکت ۳/۹۶;_ کی بنیاد ۳/۹۷;_ کی تاریخ ۳/۹۷;_ کی خصوصیات ۳/۹۶;_ کی فضیلت ۳/۹۶;_ میں امنیت ۳/۹۷

کفـــار: ۲/۲۵۰، ۲۵٤، ۲۵٦، ۲۵۷، ۲۵۸، ۳/۵، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۵۲، ۵٦، ۵۷، ۷۲، ۸۷، ۸۸، ۹۷، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۸ _ اور عیسی (ع) ۳/۵۵;_ اور مسجد الحرام ۳/۲۱۷;_ قیامت میں ۲/۲۱۲;_ کا انجام ۳/۱۰، ۱۱، ۲۱، ۱۰۸;_ کا عقیدہ ۳/۱۰;_ کا عمل ۳/۲۲، ۱۰۸;_ کا قدر و قیمت لگانا ۲/۲۱۲;_ کا مال ۳/۱۰;_ کا مکر ۳/۵٤، ۵۵;_ کی آلودگی ۳/۵۵;_ کی اطاعت ۳/۱۰۲;_ کی اولاد ۳/۱۰;_ کی تہدید ۳/۱۹، ۲۰، ۲۱;_ کی ثروت ۲/۲۱۲;_ کی دشمنی ۲/۲۱۷، ۲۸٦;_ کی دنیا طلبی ۲/۲۱۲، ۳/۱۰، ۱۱;_ کی ذلت ۳/۱۲;_ کی ریا کاری ۲/۲٦٤;_ کی سازش ۲/۲۱۷، ۳/۵٤;_ کی سزا ۳/٤، ۱۱، ۱۵، ۱۹، ۵٤، ۵٦، ۹۱، ۱۰۸;_ کی شکست ۳/۱۲، ۱۳، ۵۵;_ کی گمراہی ۲/ ۲٦٤، ۳/۹۸;_ کی محرومیت ۳/۳۲;_ کی ولایت ۳/۲۸، ۲۹;_ کے اعمال کا حبط ہونا ۳/۵۷;_ کے برتاؤ کی روش ۲/۲۱۲، ۲۱۷، ۳/۸۷، ۹۹، ۱۰۰;_ کے ساتھ جنگ ۲/۲۱۸;_ کے ساتھ مبارزت ۲/ ۲۸٦;_ مکہ ۲/۲۱۷

نیز ر_ ک بنی اسرائیل ، دوستی ، کفر، مجاہدین ، مسلمان

کفارہ : ر_ ک روزہ، گناہ

کفالت : ادیان میں_ ۳/۳۷;_ کے احکام ۲/۲۳۲، ۲۸۲;_ میں عدل ۲/۲۸۲;_ میں نظارت ۳/۳۷

نیز ر_ ک کفیل ، مریم (ص) ، ولایت ، یتیم

کفر: اللہ تعالی کے بارے میں_ ۲/۲۱۷، ۲٦٤، ۳/۸۰; انبیاء (ع) کے بارے میں_ ۳/۵۷، ۸۲، ۸٤; عملی_ ۲/۲۲٤; قیامت کے بارے میں_ ۲/۲٦٤;_ پر اصرار ۳/۹۰;_ پر سرزنش ۳/۷۰;_ کا انجام ۳/۱۲;_ کا پیش خیمہ ۲/۲۲۱، ۲۵۸، ۳/۱٤;_ کا سبک ہونا ۲/۲۵٦;_ کا گناہ ۳/۲۱، ۲۲;_ کی سزا ۲/۱۲۷، ۲۵۷، ۳/٤، ۹، ۱۰، ۲۱، ۸۷، ۸۸، ۱۰٦;_ کے اثرات ۲/۲۱۲، ۲۵۳، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۷۷، ۳/٤، ۱۰، ۱۲، ۲۱، ۲۲، ۳۲، ۵۵، ۵٦، ۵۷، ۸٤، ۸٦، ۹۰، ۹۱، ۱۰۰، ۱۰٦، ۱۰۸;_ کے ساتھ پیوند ۲/۲۵٦;_ کے عوامل ۳/۷، ۲۱، ۲۳، ۷۲، ۱۰۰، ۱۰٦;_ کے مراتب

۲۲/۳؛_ کسے مـوارد ۲۱۲/۲، ۲۱۷، ۲۵٤، ۳، ۲٦٤/۱۹، ۵۲، ۸۰، ۹۷، ۱۰٦؛_ کسے موانع ۹۸/۲؛_ سےیں اختیـار ۲۵۳/۲، ۳/٦، ۲۰ نیزر_ک بنی اسرائیل، قرآن کریم، قلب

کفران: ر_ک نعمت

کفیل: _کے اختیارات ۲۳۷/۲

کمزور لوگ: _وں کا کفیل ۲۸۲/۲؛_ وں کی کفالت ۲۸۲/۲؛_ وں کے حقوق ۲/ ۲۸۲

کنیز: مومن_ ۲۲۱/۲

کوا: ۲٦۰/۲

کوشش: _کے اثرات ۲۷۲/۲ نیزر_ک آخرت

کھانا کھلانا: اس کے اثرات ۳۷/۳ نیزر_ک اشیائے خوردنی، بچہ

کھانے پینے کے چیزیں: ر_ک اشیائے خوردني

کھجور: _کی اہمیت ۲٦٦/۲

کھیتی باڑی: _سے محبت ۱٤/۳_کی اہمیت ۲۰۵/۲؛_کی تخریب ۲۰۵/۲

گ

گدائي: ر_ک خیرات مانگنا

گروی: ر_ک رہن

گفتگو: ر_ک سخن، نامحرم

گمراہ لوگ: ۲۵۸/۲، ۲٦٤، ۱۹/۳، ٦۷، ٦۹، ۷۲، ۹۰، ۹۸_ وں کی اصلاح ۸۹/۳؛_ وں کی توبہ ۸۹/۳؛_ وں کے اہداف ۷/۳ نیزر_ک گمراہي

گمراہی: آگاہانہ_ ۲/۲۰۹؛_ کا پیش خیمہ ۲/ ۲۰۶، ۲۱۲، ۲۲۱، ۲۵۷، ۳/ ۱۴، ۱۸، ۲۴، ۵۵، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۸، ۹۹، ۱۰۰؛_ کا خطرہ ۳/۸؛_ کا واضح ہونا ۲/۲۵۶؛_ کی سرزنش ۳/ ۶۹؛_ کے اثرات ۲/ ۲۱۱، ۳/ ۷؛_ کے ساتھ مبارزت ۳/۹۸؛_ کے عوامل ۲/ ۱۹۸، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۵۷، ۲۶۸، ۲۷۵، ۲۸۲؛_ کے موارد ۲/ ۲۸۲، ۳/ ۷۰؛_ کے موانع ۳/ ۹۸؛_ میں اختیار ۳/ ۱۰۳؛_ میں عذر ۲/ ۲۱۱

گناہ: _ سے اجتناب ۲/ ۲۲۱، ۲۶۹، ۳/ ۱۰۱؛_ سے استغفار ۲/ ۱۹۹؛_ سے پشیمانی ۳/ ۳۰؛_ سے رضایت ۳/ ۲۱، ۷۰؛_ کا پیش خیمہ ۲/ ۲۰۶؛_ کا کفارہ ۲/ ۲۷۱؛_ کبیرہ ۲/ ۲۰۳، ۲۱۷، ۲۱۹، ۲۶۹، ۲۷۹، ۳/ ۱۱، ۲۲، ۷۷، ۱۰۵؛_ کی بخشش ۲/ ۱۹۹، ۲۰۳، ۲۱۸، ۲۶۸، ۲۸۴، ۳/ ۱۶، ۸۹؛_ کی سزا ۲/ ۲۰۶، ۲۱۰، ۲۲۸، ۲۸۴، ۳/ ۱۱؛_ کے اثرات ۲/ ۲۰۶، ۲۷۶، ۲۲۵، ۲۱۹، ۳/ ۱۰۶، ۲۲، ۱۱؛_ کے مراتب ۲/ ۲۱۷، ۳/ ۲۱؛_ کے موارد ۲/ ۲۲۴، ۳/ ۷۷؛_ کے موانع ۳/ ۳۰ نیز ر_ ک توبہ، خمر، رباخوری، قلب، قمار، کفر، گناہگار لوگ گناہ گار لوگ: ۳/ ۱۱، ۸۸، ۲۴

_ قیامت میں ۳/ ۳۰؛_ وں کا مؤاخذہ ۳/ ۱۰۱؛_ وں کی آرزو ۳/ ۳۰؛_ وں کی پشیمانی ۳/ ۳۰؛_ وں کی سرزنش ۳/ ۱۰۱؛_ وں کی سزا ۲/ ۲۰۹، ۳/ ۱۰۱؛_ وں کی محرومیت ۲/ ۲۷۶

گواہ: _ قیامت میں ۳/ ۵۳؛_ کو نقصان پہنچانا ۲/ ۲۸۲؛_ کی خیانت ۲/ ۲۸۲:_ کی ذمہ داری ۲/ ۲۸۲؛_ کی شرائط ۲/ ۲۸۲؛_ وں کے فضائل ۳/ ۵۳ نیز ر_ ک اللہ تعالی، امت، انبیاء (ع)، اوصیاء، توحید

گواہی: _ دینا ۲/ ۲۸۲؛_ کا کتمان ۲/ ۲۲۸، ۲۸۳؛_ کا وجوب ۲/ ۲۸۲؛_ کی اہمیت ۲/ ۲۸۲؛_ کے احکام ۲/ ۲۸۲، ۲۸۳؛_ میں بلوغت ۲/ ۲۸۲ نیز ر_ ک اللہ تعالی، علماء، عورت، قیامت، گواہ، مرد

گود لینا: ر_ ک حضانت

گوشت: ر_ ک اونٹ

گھرانہ: اس کا انتظام ۲/ ۲۲۹، ۲۳۰؛ اس کی اہمیت ۲/ ۲۲۹، ۲۳۰؛ اس کے حقوق ۲/ ۲۲۳، ۲۲۹،

۲۳۳;اس میں اختلاف ۲/۲۲۷، ۲۲۸; اس میں اصلاح ۲/۲۲۸، ۲۳۲; اس میں پاکیزگی ۱۵/۳;اس میں روابط ۲/۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۷، ۱۵/۳; اس میں عفو ۲/۲۳۷;اس میں مشاورت ۲/۲۳۳ نیزر_ک اولاد، شادی، شریک حیات، عفت، طلاق

ل

لذائذ: اخروی_ ۱۴/۳، ۱۵; دنیوی_ ۱۴/۳

لشکر فرعون:_کا انجام ۱۱/۳;_کا کفر ۱۱/۳;_کا گناہ ۱۱/۳;_کی دنیا طلبی ۱۱/۳

لطف: ر_ک اللہ تعالی

لعنت : اللہ کی_ ۸۷/۳;_کے موجبات ۶۱/۳، ۸۷; لوگوں کی_ ۸۷/۳; ملائکہ کی_ ۸۷/۳ نیزر_ک عیسائی، مرتد، یہود

لغزش ر_ک عورت

لغو: ر_ک قسم

لقائے الہی: ۲/۲۲۳، ۲۴۹، ۷۷/۳

لوگ:_وں کے حقوق ۲/۲۴۱،۲۳۶، ۲۸۲، ۷۷/۳;_وں کے حقوق پر تجاوز ۷۵/۳ نیزر_ک آنحضرت (ص)

م

ماحول: ر_ک محیط

مادہ: _ میں حیات ۴۹/۳

مادیات: _ سے محبت ۱۴/۳، ۱۵؛ _ کی قدر و قیمت ۲۱۲/۲

مال: _ پر انحصار ۱۰/۳، ۱۱؛ _ سے محبت ۱۰/۳، ۱۴؛ _ کا خیر ہونا ۲۱۵/۲، ۲۷۲، ۲۷۳؛ _ کی قدر و قیمت ۲۲۱/۲، ۲۴۷، ۲۷۲، ۲۷۳، ۱۰/۳

نیز ر_ک جہاد، مالی روابط

مالکیت : ذاتی _ ۲/۲۷۸، ۲۷۹؛_ کی اہمیت ۲/۲۸۲ نیز ر_ ک اللہ تعالی
مالی روابط:۲/۲۸۳، ۲۸٤
مایوسی : _ کے عوامل ۳/٤٠ نیز ر_ ک اہل کتاب ، زکریا (ع)
مبارزت : _ کی روش ۳/۱۲، ۱۳، ۷۲
نیز ر_ ک اذیت ، انبیاء (ع) ، رباخور، راہبر ، عدل، علماء ، فساد، کفار، گمراہي
مباہلہ : _ کا کردار ۳/٦١؛_ کی شرائط ۳/٦١؛_ میں لعنت ۳/٦١ نیز ر_ ک آنحضرت (ص)
مبغوض لوگ :۲/۲٠۵
متخلفین : _ کو تنبیہ ۲/۲٤٤؛_ کی سزا ۲/۲٤٠
متشابہات : ر_ ک قرآن کریم
متقین : _ بہشت میں ۳/۱۵؛_ قیامت میں ۲/۲۱۲؛_ کا استغفار ۳/۱۷،۱٦؛_ کا انفاق ۳/۱۷؛_ کا ایمان ۳/۱٦؛_ کا تقرب ۳/۱۵؛_ کا خضوع ۳/۱۷؛_ کا خوف ۳/۱٦؛_ کا سرور ۳/۱۵؛_ کا صبر ۳/۱۷؛_ کی جاودانگی ۳/۱۵؛_ کی جزا ۳/۱۵؛_ کی دعا ۳/۱٦؛_ کی ذمہ داری ۲/۲٤۱؛_ کی شب بیداري۳/۱۷ ؛_ کی صداقت ۳/۱۷؛_ کی صفات ۲/۲٤۱، ۳/۱۵، ۱٦، ۱۷؛_ کے فضائل ۲/۲۱۲، ۳/۱۵، ۷٦ نیز ر_ ک مومنین
متکبرین:۲/۲٠٦_ جہنم میں ۲/۲٠٦
مثال : _ کا نقش ۲/۲٦٦ نیز ر_ ک قرآن کریم
مجادلہ : _ کے آداب ۳/٦٤؛ ممنوع _ ۳/۲٠؛ ناپسندیدہ _ ۳/۷، ۲٠
نیز ر_ ک حج، منافقین
مجاہدین : صابر_ ۲/۲٤۹؛_ اور کفار ۳/۱۳؛_ کا صبر ۲/۲۵٠؛_ کی استقامت ۲/۲۵٠؛_ کی امیدواری

۲۱۸/۲؛_ کی بخشش ۲۱۸/۲؛_ کی جزا ۱۳/۳؛_ کی صفات ۲۱۸/۲؛_ کے اہداف ۲۰۷/۲؛_ کے فضائل ۲۱۸/۲
نیز ر_ ک جہاد

محارب: ۲۷۹/۲

محاسبہ: ر_ ک حساب کتاب

محبت: _ کی اہمیت ۳۱/۳؛_ کے اثرات ۳۲/۳؛_ کے عوامل ۳۱/۳ نیز ر_ ک اللہ تعالی، توابین، جزا، دوستی

محرّم: _ تاریخ میں ۳۸/۳

محرمات: ۱۹۶/۲، ۱۹۷، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲٤، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۵، ۲۷۵، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸/۳، ۷۱_ کے فوائد ۲۱۹/۲ نیز ر_ ک بنی اسرائیل، یعقوب (ع)، یہود

محروم لوگ: ر_ ک فقرا، مساکین

محصور ہونا: اللہ کی راہ میں_ ۲۷۳/۲

محکمات: ر_ ک قرآن کریم

محلّل: _ کا فلسفہ ۲۳۰/۳؛_ کے احکام ۲۳۰/۲

محیط: _ کے اثرات ۵۵/۳

مخلصین: ۵۲/۳، ٦۷_ کے فضائل ٤۲/۳ نیز ر_ ک اخلاص

مدح: ر_ ک اللہ تعالی

مدد طلب کرنا: اللہ تعالی سے_ ۸/۳، ۱۰۱ نیز ر_ ک قیامت

مذہب: ر_ ک دین

مربی: ر_ ک تربیت

مرتد:

_ پر لعنت ۳/ ۸۷، ۸۸؛ _ کا کفر ۳/ ۹۰؛ _ کی توبہ ۲/ ۲۱۷، ۳/ ۸۹، ۹۰؛ _ کی سرزنش ۳/ ۱۰۶؛ _ کی سزا ۲/ ۲۱۷، ۳/ ۸۸، ۱۰۶؛ _ کی گمراہی ۳/ ۹۰؛ _ کی محرومیت ۳/ ۸۸، ۹۰؛ _ کے ساتھ برتاؤ ۳/ ۸۷؛ _ ملی ۳/ ۸۶، ۸۸، ۹۰ نیز ر ک ارتداد

مرد: _ کی ذمہ داری ۲/ ۲۲٦، ۲۲۹، ۲۳۳، ۲۳۷؛ _ کی گواہی ۲/ ۲۸۲؛ _ کی ولایت ۲/ ۲۲۱؛ _ کے اختیارات ۲/ ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۷؛ _ کے حقوق ۲/ ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰؛ _ کے رجحانات ۲/ ۲۳۵؛ _ کے فضائل ۲/ ۲۲۸

مردے: مردوں کو زندہ کرنا ۲/ ۲۴۳، ۲۵۲، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲٦۰، ۲٦٦، ۳/ ۴۹

مرض: ر ک بیماري

مریض: ر ک بیمار

مریم (ع) : _ اور ملائکہ ۳/ ۴۳؛ _ کا ادب ۳/ ۴۷؛ _ کا برگزیدہ ہونا ۳/ ۳۷، ۴۴؛ _ کا بیٹا ۳/ ۴۵؛ _ کا حمل ۳/ ۴۷؛ _ کا خضوع ۳/ ۳۴؛ _ کا رکوع ۳/ ۴۳؛ _ کا نام ۳/ ۳٦؛ _ کا واقعہ ۳/ ۳۵، ۳٦، ۳۷، ۴۴، ۴۷، ۵۸، ٦۰، ٦۱؛ _ کو بشارت ۳/ ۴۵، ۴۲، ۴٦، ۴۷؛ _ کو وحی ۳/ ۴۲، ۴۵؛ _ کی پاکیزگی ۳/ ۴۲؛ _ کی دعا ۳/ ۴۷؛ _ کی ذمہ داری ۳/ ۴۳؛ _ کی روزی ۳/ ۳۷؛ _ کی عصمت ۳/ ۳۷، ۴۲؛ _ کی کرامات ۳/ ۳۷، ۳۸؛ _ کی کفالت ۳/ ۳۷، ۴۴؛ _ کی مناجات ۳/ ۴۷؛ _ کی نماز ۳/ ۴۳؛ _ کی والدہ ۳/ ۳٦، ۳۷؛ _ کی ولادت ۳/ ۳٦؛ _ کے اسلاف ۳/ ۴۲؛ _ کے زمانہ کی تاریخ ۳/ ۴۷، ۳٦؛ _ کے فضائل ۳/ ۳٦، ۳۷، ۳۸، ۴۴، ۴۵، ۴۷؛ _ کے والد ۳/ ۳٦ نیز ر ک زکریا (ع)

مزدور: ر ک کاریگر

مسافرت: ر ک عزیر (ع)

مساکین: _ پر انفاق ۲/ ۱۹٦، ۲۱۵

مساوات: ر ک انسان

مستحبات: ۲/ ۲۳۷

مسجد: _ کا کردار ۳۸/۳

مسجد الحرام :۲/۱۹٦ _ سے روکنا ۲/۲۱۷؛ _ کا امن و امان ۲/۲۱۷؛ _ کا تقدس ۲/۲۱۷؛ _ کے احکام ۳/۹۷؛ _ میں امن و امان ۳/۹۷

مسلمان : صدر اسلام کے _ ۲/۲۱۷؛ _ اور اہل کتاب ۳/۹۸، ۹۹، ۱۰۰؛ _ اور کفار ۲/۲۱۷، ۳/۱۳، ۲۸، ۷۲؛ _ اور منافقین ۲/۲۰٤؛ _ اور یہود ۳/۵۵، ۷۳، ۹۲، ۹۹، ۱۰۰؛ _ وں کا احترام ۲/۲۳٤؛ _ وں کو بشارت ۳/۳۱؛ _ وں کی برادری ۳/۱۰۳؛ _ وں کی برکت ۲/۲۵۱؛ _ وں کی حوصلہ افزائي ۳/۲٦؛ _ وں کی خصوصیات ۳/٦٤؛ _ وں کی ذمہ داری ۲/۲۱٦، ۲٤٦، ۲۵٤، ۳/٦٤؛ _ وں کی سعادت ۳/۸۵؛ _ کی عبودیت ۳/٦٤؛ _ کی فتح ۳/۱۳، ۵۵؛ _ وں کے دشمن ۲/۲۰٤، ۲۰۵، ۲۱۷، ۳/۱۳، ۱۰۰؛ _ وں کے ساتھ دشمنی ۲/۲۰٤؛ _ وں میں ارتداد ۳/۸۲، ۸٦

مشاورت : ر_ ک گھرانہ

مشرکین : ۳/۱۳، ۲۰، ۲۱، ٦۳، ٦۷، ۷۷، ۹۵، ۹۷ _ اور مسجد الحرام ۲/۲۱۷؛ جہنم میں ۲/۲۲۱؛ _ کا بے قیمت ہونا ۲/۲۲۱؛ _ کا کفر ۲/۲۱۷؛ _ کی دعوت ۲/۲۲۱؛ _ مکہ ۲/۲۱۷، ۳/۲۰

مشعر الحرام : _ کا تقدس ۲/۱۹۸؛ _ میں استغفار ۲/۱۹۹؛ _ میں ذکر ۲/۱۹۸؛ _ میں وقوف ۲/۱۹۸، ۱۹۹

مشکلات : ر_ ک انبیاء (ع)، سختي

مصالح و مفاسد: ۲/۲۱٦، ۲۱۹، ۲۲۱، ۲۲۲

مصائب : _ کے اثرات ۲/۲۱٤؛ _ میں استقامت ۲/۲۱٤

مصلحین : ر_ ک اصلاح طلب لوگ

مضطر : _ کے احکام ۲/۱۹٦

مطلّقہ : _ کے حقوق ۲/۲٤۱؛ _ کے ساتھ شادی ۲/۲۲۸؛ _ کے ساتھ متعہ ۲/۲۳٦، ۲٤۰، ۲٤۱

مطہرات :۲/ ۲۲۲

معاد: جسمانی _ ۲/۲۵۹، ۲٦۰؛ _ کا اثبات ۲/۲۵۹؛ _ کے شبہات ۲/۲۵۹

نیز ر_ ک اللہ تعالی کی طرف بازگشت ، حشر ، مردے

معاشرت : آداب_ ۲/ ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۶۳، ۲۸۶; اجتماعی_ ۳/ ۲۸، ۲۹، ۵۵، ۷۵;_ میں انصاف ۳/ ۷۵

نیز ر_ ک فقرا ، یتیم معاشرتی روابط:۲/ ۲۱۳، ۲۲۱، ۲۳۷، ۲۸۲، ۳/ ۲۹، ۵۵، ۷۵

معاشرتی گروہ : ر_ ک معاشرہ

معاشرتی نظام : ۲/ ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۳۷، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۸، ۲۷۲، ۲۷۵، ۲۸۰، ۲۸۲، ۳/ ۲۸

معاشرہ : ابتدائي_ ۲/ ۲۱۳; اسلامی_ ۲/ ۲۳٤، ۲۳٦، ۲۷۲، ۳/ ۱۰۵، ۱۰٦ ; دینی_ ۳/ ۲۸، ۸۷، ۱۰۵، ۱۰٦ ; معاشرتی تعاون ۲/ ۲۷۰; معاشرتی ضروریات ۲/ ۲٥٤; معاشرتی طبقات ۲/ ۲۲۰، ۲۵۳; معاشرتی گمروہ ۲/ ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰٤، ۲۰۷، ۲۱۰ ، ۲۵۳، ۳/ ۵۷; معاشرے کا انتظام ۳/ ۲۸; معاشرے کی اصلاح ۲/ ۲۰۵، ۲۳۲;_ معاشرے کی ترقی کے عوامل ۲/ ۲۱۳، ۲۳۲، ۲٤٦، ۲۷۷، ۳/ ۷، ۲۱، ۱۰۳، ۱۰٤ ;معاشرے کی تشکیل کے عوامل ۲/ ۲۰۵; معاشرے کی ذمہ داری ۲/ ۲۳٤، ۲۳۸ ، ۲٤۰ ، ۲۷۳ ، ۲۸۲ ، ۳/ ۸۷، ۱۰٤ ; معاشرے کی ساخت ۲/ ۲۰۵; معاشرے کے انحراف کے عوامل ۲/ ۲۵۷ ; معاشرے کے انحطاط کا پیش خیمہ ۲/ ۲٦۸; معاشرے کے انحطاط کے عوامل ۲/ ۲۱۳، ۲٤٦، ۲۵۷، ۲۷۵، ۲۷۲، ۳/ ۲۱، ۱۰۳ ; معاشرے کے اہداف ۳/ ۱۰٤; معاشرے کے تحولات ۲/ ۲۱۳ ، ۲٤۹، ۲۵۱، ۲۵۳،معاشرے کے مختلف پہلو ۲/ ۲٤۱،۲۳٦ نیز ر_ ک امن و امان ، انبیاء (ع) ، معاشرتی روابط ، معاشرتی نظام ، معاشرہ شناسي

معاشرہ شناسی : ۲/ ۲۰٤، ۲٤٦، ۲۵۳

معاملہ : ربوی_ ۲/ ۲۷۵;_ کا گواہ ۲/ ۲۸۲;_ کی حلّیت ۲/ ۲۷۵;_ میں گواہي۲/ ۲۸۲; نقدی_ ۲/ ۲۸۲

نیز ر_ ک حج

معاہدہ : _ کے احکام ۲/ ۲۸۲

معبود: شائستہ و لائق_ ۲/ ۲۵۵;_ کی خصوصیات ۳/ ۲

معجزہ :

_ کا سرچشمہ ۳/ ۴۰، ۴۹، ۵۰; _ کا کردار ۳/ ۴۹; _ کی اہمیت ۳/ ۴۱; _ کی قبولیت ۲/ ۲۴۸; _ کی نعمت ۲/ ۲۱۱
نیز ر_ ک انبیاء (ع)، بنی اسرائیل، قرآن کریم
معرفت شناسی: ۲/ ۲۶۰
معروف: ر_ ک بالمعروف
معنویات: _ کا خلا ۳/ ۱۰
معیارات: عرفی _ ۲/ ۲۳۱، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۴۱، ۲۳۶; _ کا تزاحم ۲/ ۲۱۹
مغالطہ: ر_ ک نمرود
مغضوب لوگ: ۳/ ۷۷
مغفرت: ر_ ک بخشش
مفسدین: ۲/ ۲۰۶، ۲۲۰ _ جہنم میں ۲/ ۲۰۶; _ کا مبغوض ہونا ۲/ ۲۰۵; _ کو دھمکی ۲/ ۲۲۰، ۳/ ۶۳
مفلس: _ کو مہلت ۲/ ۲۸۰; _ کی بخشش ۲/ ۲۸۰; _ کے احکام ۲/ ۲۸۰ مقام ابراہیم (ع): ۳/ ۹۷
مقدسات: _ سے سوء استفادہ ۲/ ۲۰۴
مقدس ایام: ۲/ ۲۱۷
مقدس مقامات: ۲/ ۱۹۶، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۱۷، ۳/ ۹۶، ۹۷ _ کا کردار ۳/ ۳۸; _ کی فضیلت ۳/ ۳۸
مقرّبین: ۲/ ۲۵۳، ۲۸۵، ۳/ ۱۵، ۳۶، ۲۱، ۴۲، ۴۵، ۴۷، ۵۵، ۵۷
مکر: اللہ تعالی کے ساتھ _ ۳/ ۵۴; _ کا دائرہ ۲/ ۲۰۴; _ کے اثرات ۳/ ۵۴ نیز ر_ ک اللہ تعالی، اہل کتاب، دشمن، شیطان، کفار، منافقین
مکہ معظمہ: اہل _ ۲/ ۱۹۶; اہل _ کی جلا وطنی ۲/ ۲۱۷; _ کا نام رکھا جانا ۳/ ۹۶; _ کے نام ۳/ ۹۶
ملائکہ:

_ کا تکلم ۳/ ۴۲، ۴۳، ۴۵; _ کا نزول ۳/ ۲۱۰; _ کا نقش ۲/ ۲۴۸، ۳/ ۴۲، ۳۹، ۴۳، ۴۵، ۸۰، ۸۷; _ کی آواز ۳/ ۳۹; _ کی اطاعت ۳/ ۸۳; _ کی رسالت ۲/ ۲۱۰; _ کی گواہی ۳/ ۱۸ ; _ کے فضائل ۳/ ۱۸ نیز رـ ک ایمان ، لعنت ، مریم (ع)

مناجات : اللہ تعالی سے _ ۳/ ۴۰، ۴۱; _ کا وقت ۳/ ۱۷ نیز رـ ک مریم (ع)

مناسک حج: رـ ک حج

مناظرہ: _ کے آداب ۳/ ٦٦ ; ناپسندیدہ _ ۳/ ٦٦

منافقین: _ اور دین ۲/ ۲۰۵; _ کا افشائے راز ۲/ ۲۰۴; _ کا تکبر ۲/ ۲۰٦; _ کا سلوک ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰٦; _ کا فساد پھیلانا ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵; _ کا مجادلہ ۲/ ۲۰۴; _ کا مکر ۲/ ۲۰۴; _ کی حکومت ۲/ ۲۰۵; _ کی دشمنی ۲/ ۲۰۴; _ کی ریا کاری ۲/ ۲۰۴، ۲۰٦; _ کی صفات ۲/ ۲۰٦; _ کی قدرت طلبی ۲/ ۲۰۵; _ کی نسل کشی ۲/ ۲۰۵; _ کے دعوے ۲/ ۲۰۵; _

نیز رـ ک نفاق

منتظم : _ کی ذمہ داری ۲/ ۲۸٦ نیز رـ ک انتظامی صلاحیت

منفعت : _ کا کردار ۲/ ۲۱۹: _ کا معیار ۲/ ۲۲۱; _ کے موارد ۲/ ۲۱۹

منفعت طلبی : رـ ک انسان

منفی اقدار: رـ ک اقدار

منی : _ میں وقوف ۲/ ۲۰۳

موجودات : _ کا انجام ۳/ ۸۳; _ کا شعور ۳/ ۸۳; _ کی اطاعت ۳/ ۸۴; _ کی توحید ۳/ ۸۳

موحدین : ۳/ ٦۸

مور : ۲/ ۲٦۰

موسی علیہ السلام :

_ کا اللہ تعالی کے ساتھ تکلم ۲/۲۵۳; _ کا دین ۲/۲٤۸، ۳/۵۰، ۸٤; _ کی الواح ۲/۲٤۸; _ کی کتاب ۳/۸٤; _ کی نبوت ۳/۸٤; _ کے فضائل ۲/۲۵۳ نیز ر _ ک بنی اسرائیل

موضوع شناسی: ۲/۲۳۶، ۲۳۳، ۲٤۱، ۲۶۳

موعظہ: _ کے عوامل ۲/۲۳۱ نیز ر _ ک اللہ تعالی، عبرت

مومنین: صدر اسلام کے _ ۲/۲۱۲; قیامت میں _ کا اجر ۲/۲۱۲، ۲۷۷; ۳/۵۷; متقی _ ۲/۲۱۲; _ اور دشمن ۳/۹۹; _ اور کفار ۲/۲۸۶; _ کا اتحاد ۲/۲۵۷; _ کا استغفار ۲/۲۸۵; _ کا استہزا ۲/۲۱۲; _ کا انجام ۳/۱۰۸; _ کا انفاق ۲/۲۶۵; _ کا ایثار ۲/۲۰۷; _ کا ایمان ۲/۲۸۵، ۲۸۶; _ کا تقوی ۳/۱۰۲; _ کا جہاد ۲/۲٤۶; _ کا صبر ۲/۲۱٤; _ کا عقیدہ ۲/۲۸۵; _ کا عمل ۳/۱۰۸; _ کا فقر ۲/۲۱۲; _ کو بشارت ۲/۲۲۳; _ کو تسلی ۲/۲۱۲، ۲۱٤; _ کو تنبیہ ۳/۶۹، ۷۲; _ کی آرزو ۳/۵۳; _ کی آزادی خواہی ۲/۲٤۶; _ کی اطاعت ۳/۵۲; _ کی امداد ۲/۲۱٤، ۲۸۶; _ کی امیدواری ۲/۲۱٤، ۲۱۸; _ کی بخشش ۲/۲۱۸; _ کی بصیرت ۳/۱۰۰; _ کی تشویق ۲/۲۵۶، ۲/۷٤; _ کی جلا وطنی ۲/۲۱۷; _ کی حمایت ۳/۶۸; _ کی خصوصیات ۲/۲۸۶; _ کی دعا ۲/۲۸۵، ۲۸۶; _ کی ذمہ داری ۲/۲۰۸، ۲۲٤، ۲٤۳، ۲۶۷، ۲۷۸، ۲۸۶، ۳/۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰٤; _ کی روزی ۲/۲۱۲; _ کی سرزنش ۳/۱۰۶; _ کی صفات ۲/۲۱۸، ۲۳۲، ۲۷۷، ۲۸۵، ۲۸۶، ۳/۵۲; _ کی مشکلات ۲/۲۱٤; _ کی ہدایت ۲/۲۱۳، ۲۵۷، ۲۵۹; _ کے دشمن ۲/۲۰۸; _ کے سرپرست ۲/۲۵۷; _ کے فضائل ۲/۲۰۷، ۲۱۲، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۷۷، ۳/۵۷، ۶۸، ۱۰۰; _ معاشرے میں ۲/۲۸۲; _ میں ارتداد ۳/۷۲، ۱۰۱; _ میں گمراہی ۳/۱۰۱ نیز ر _ ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، منافقین

مویشی پالنا: مویشی پالنے سے محبت ۳/۱٤

مہاجرین: _ کی امیدواری ۲/۲۱۸; _ کی بخشش ۲/۲۱۸; _ کی صفات ۲/۲۱۸; _ کے فضائل ۲/۲۱۸

مہر: _ کو معاف کردینا ۲/۲۳۷; _ کے احکام ۲/۲۲۹، ۲۳۶، ۲۳۷

مہربانی: _ کی اہمیت ۲/۲۸۶

مہلت : ر_ ک اللہ تعالی

میانہ روی : ر_ ک اعتدال

ن

ناسخ و منسوخ :۷/۳

نافرمانی : ر_ ک عصیان

نام : ناموں کا کردار ۱۹۸/۲

نامحرم : _ کے احکام ۳۷/۳; _ کے ساتھ گفتگو ۲۳۵/۲، ۳۷/۳

نبوت : _ کا سرچشمہ ۴۹/۳، ۷۳; _ کی قدر و منزلت ۷۴/۳; _ کے دلائل ۵۰/۳، ۷۳، ۸۱ نیز ر_ ک انبیائ(ع) ، ایمان

ندامت : ر_ ک پشیمانی

نذر: اولاد کی _ ۳۵/۳; _ کی جزا ۲۷۰/۲; _ کی تشویق ۲۷۰/۲; _ کی وفا ۳۶/۳; _ کی وفا کرنے کا سرچشمہ ۲۷۰/۲; _ کی وفا کرنے کے اثرات ۲۷۰/۲; _ کی وفا نہ کرنا ۲۷۰/۲; _ کے آداب ۲۷۰/۲; _ کے احکام ۳۵/۳ نیز ر_ ک عمران (ع)

نسخ: ر_ ک احکام ، ادیان ، تورات، ناسخ و منسوخ

نسل: _ کی بقا ۲۲۳/۲; _ کی حفاظت ۲۰۵/۲

نسل پرست لوگ:۲٤/۳، ۷۳ نیز ر_ ک نسل پرستی

نسل پرستی : _ کی نفی ۱۹۹/۲ ; _ کے اثرات ۷۵/۳ نیز ر_ ک نسل پرست لوگ ، یہود

نسل کشی: _ کا مبغوض ہونا ۲۰۵/۲

نسلی امتیاز : ر_ ک نسل پرستی

نسیان:

ر_ک فراموشي

نصرت : ر_ک اللہ تعالی ، امداد

نظریہ کائنات : ۲/ ۲۰۷، ۲۱۹، ۳/ ۶، ۲۷، ۴۰، ۵۵_ اور آئیڈیا لوجی ۲/ ۲۲۳، ۲۵٤، ۲۶۰، ۳/ ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۷۵

نظم و نسق: _ کا کردار ۳/ ۵۲; _ کی اہمیت ۳/ ۵۲، ۱۰٤

نعمت : اخروی _ ۳/ ۱۵، ۷۷; _ کا شکر ۲/ ۲۷۶; _ کا کفران ۲/ ۲۵٤، ۲۷۶، ۳/ ۱۰۶; _ کی فراوانی ۲/ ۲۶۸; _ کی قدر و قیمت ۳/ ۱٤، ۷۷ نیز ر_ک اتحاد، احکام ، اللہ تعالی ، برادری ، بنی اسرائیل ، تمسک ، حکمت ، ذکر ، قرآن کریم ، کتابت ، معجزہ

نفاق: _ کا محرک ۲/ ۲۰۵; _ کے اثرات ۲/ ۲۰۶; ۳/ ۷۲

نیز ر_ک منافقین

نفرین: ر_ک لعنت ، مباہلہ

نفسیات : تربیتی _ ۲/ ۲۱٤، ۲۷۷ نیز ر_ک کردار، نفسیاتی اضطراب ، تحریک

نفسیاتی اضطراب : _ کے عوامل ۲/ ۲۷۵، ۲۷۷ نفسیاتی جنگ : ۳/ ۱۲

نفقہ : _ کی عدم ادائیگی ۲/ ۲۳۳; _ کے احکام ۲/ ۲٤۰، ۲۳۳

نقصان : ر_ک زیاں

نماز: _ ادیان میں ۳/ ۳۹، ٤۳; _ ترک کرنے کے اثرات ۲/ ۲۷۷; _ خوف ۲/ ۲۳۹; _ ظہر کی اہمیت ۲/ ۲۳۸; _ کا توقیفی ہونا ۲/ ۲۳۹; _ کا قیام ۲/ ۲۳۸، ۲۷۷; _ کی اہمیت ۲/ ۲۳۸، ۲۳۹; _ کی شرائط ۲/ ۲۳۹; _ کی فضیلت ۲/ ۲۷۷; _ کے آداب ۲/ ۲۳۸; _ کے اثرات ۲/ ۲۳۸، ۲۷۷; _ کے احکام ۲/ ۲۳۹، ۳/ ٤۳; _ کے ارکان ۳/ ٤۳; _ میں خضوع ۲/ ۲۳۸; _ میں دعا ۲/ ۲۳۸; _ میں رکوع ۳/ ٤۳; _ میں سجدہ ۳/ ٤۳; _ وسطی ۲/ ۲۳۸

نماز با جماعت : ۳/ ٤۳

نماز شب:۱۷/۳

نمرود:_کا استدلال ۲۵۸/۲;_کا طغیان ۲۵۸/۲;_کا ظلم ۲۵۸/۲;_کا غرور ۲۵۸/۲;_کا کفر ۲۵۸/۲;_کا مغالطہ ۲۵۸/۲;_کا واقعہ ۲۶۶/۲،۲۵۸;_کی سرکشی ۲۵۸/۲;_کی سلطنت ۲۵۸/۳;_کی قدرت ۲۵۸/۲;_کی گمراہی ۲۵۸/۲

نمونہ عمل: ر_ ک ابراہیم (ع)، اہل بیت (ع)، تربیت

نوح علیہ السلام:_کا برگزیدہ ہونا ۳۳/۳;_کی نسل ۳/ ۳٤;_کے فضائل ۳۳/۳

نور:_تک پہنچنے کا سبب ۲۵۷/۲;_سے خروج ۲۵۷/۲;_کی طرف ہدایت ۲۵۷/۲;_و ظلمت ۲۵۷/۲

نہی از منکر:_ترک کرنا ۱۰۵/۳، ۱۰٦;_کی اہمیت ۲۱/۳، ۱۰٤، ۱۰۸;_کے اثرات ۱۰۵/۳، ۱۰٦، ۱۰۷;_کے احکام ۲۱/۳;_کے موارد ۲۷۹/۲، ۸۷/۳، ۹۸، ۹۹ نیز ر_ ک امر بالمعروف، عمومی نظارت

نیت: بری_کی سزا ۲۳۵/۲;_کا حساب کتاب ۲۸٤/۲;_کا نقش ۲٦۵/۲، ۲٦۷، ۲۷۲;_کی اہمیت ۲۲۵/۲، ۲٦۵;_کے اثرات ۲٦۱/۲;_میں اخلاص ۲٤۵/۲، ۳۵/۳ نیز ر_ ک انسان، طلاق، علم، قصد قربت

نیک عمل: ر_ ک عمل صالح

نیک لوگ:_وں کی جزا ۱۹۷/۲

نیکی:_سے محرومیت ۹۲/۳;_کا انجام ۲۸٦/۲;_کا سبب ۲۷۱/۲، ۹۲/۳;_کا سرچشمہ ۲٦/۳;_کی جزا ۹۲/۳;_کے اثرات ۳۱/۳;_کے موارد ۱۰٤/۳ نیز ر_ ک نیک لوگ

نیکی کرنا: اس کی علامتیں ۱۳٦/۲; اس کی فضیلت ۲۳۷/۲; اس میں اعتدال ۲۳٦/۲

نیز ر_ ک اہل بیت (ع)، عورت

نیکی کرنے والے:

ان کی ذمہ داری ۲/ ۲۳٦

نیند: رـ ک اللہ تعالی

و

واجبات: ۲/ ۱۹٦، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۰۳، ۲۱٦، ۲۲۵، ۲۳۳، ۲٤٤، ۲۸۲، ۲۸۳، ۳/ ۲۸، ۳۱، ۳۲

وارث: ـ کی ذمہ داری ۲/ ۲۳۳

والدہ: ـ کی دعا ۲/ ۳٦; ـ کی ذمہ داری ۲/ ۲۳۳; ـ کے حقوق ۲/ ۲۳۳; ـ کے رجحانات ۲/ ۲۳۳

نیز رـ ک مریم (ع)

والدین: ـ پر انفاق ۲/ ۲۱۵، ۳/ ۳۵، ۹۲; ـ کی دعا ۳/ ۳٦; ـ کی ذمہ داری ۲/ ۲۳۳; ـ کی ولایت ۳/ ۳۵

وجدان: دینی ـ ۳/ ۲۹; ـ کی قدر و قیمت ۲/ ۲٦۷; ـ کی قضاوت ۲/ ۲٦۷

وجہ اللہ: ۲/ ۲۷۲

وحدت: رـ ک اتحاد

وحی: ـ کا کردار ۲/ ۲٤۲، ۳/ ٤٤، ۱۰۵; ـ کا نزول ۲/ ۲۸۵; ـ کی اہمیت ۳/ ٦۱ نیز رـ ک انبیاء (ع)، مریم (ع)

وراثت: ـ کا کردار ۳/ ۳٤

وسوسہ: رـ ک شیطان

وصیت: نفقہ کی ـ ۲/ ۲٤۰; ـ کے احکام ۲/ ۲٤۰

وضع حمل:

بڑھاپے میں ـ ۳/ ٤۰

وعدہ: ـ کا کردار ۲/ ۲۷۷ نیز رـ ک اللہ تعالی، جزا

وعظ و نصیحت: رـ ک موعظہ

وعید:

ر_ ک انذار

وقت: قیمتی_ ۱۷/۳; _ شناسی ۱۹۷/۲

وقوف: ر_ ک عرفات ، مشعر الحرام ، منی

ولایت : ادیان میں _ ۳۵/۳; اولاد پر_ ۳۵/۳; _تکوینی ۲٦۰/۲، ۲۸/۳، ٤۹; _ کی اہمیت ۳۱/۳

نیز ر_ ک اللہ تعالی ، انبیاء (ع) ، شادی ، طاغوت ، کفار ، مومنین ، والدین

ه

ہٹ دھرمی : ر_ ک بنی اسرائیل ، حق، دشمن ، عیسائی

ہجرت : _ کی قدر و قیمت ۲۱۸/۲ نیز ر_ ک مہاجرین

ہدایت : خاص _ ۲۱۳/۲; _ کا پیش خیمہ ۲۱۳/۲، ۲۱٦، ۲۵۹، ۲٦۰، ٤/۳، ۸، ۱٤، ۱۹، ۳۸، ٤۹، ۸۹، ۱۰۳; _ کا سرچشمہ ۲۱۳/۲; _ کی اہمیت ۸/۳، ۱۰۳; _ کی قدر و قیمت ۲۰/۳، ۷٤; _ کی نعمت ۱۹۸/۲; _ کے عوامل ۲۰۹/۲، ۲۱۳، ۲۵٦، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲٦۰، ۳/۳، ٤، ۸، ۱۵، ۱۸، ۲۰، ۳۸، ٤۹، ۸٦، ۹۷،۹٦، ۱۰۱، ۱۰۳; _ کے موانع ۲، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲٦٤، ۱۰/۳، ۷۳، ۸٦، ۹۰; _ میں اختیار ۲۰/۳، ۱۰۳ نیز ر_ ک اللہ تعالی ، انسان ، مومنین

ہدف اور وسیلہ : ۵۲/۳

ہلاکت : ر_ ک جالوت

ہمسایہ : ۲۵۱/۲

ي

یتیم : _ پر انفاق ۲۱۵/۲; _ کی شخصیت ۲۲۰/۲; _ کی کفالت ۲۲۰/۲; _ کے امور کی اصلاح ۲۲۰/۲; _ کے ساتھ معاشرت ۲۲۰/۲

یحیی علیہ السلام : _ اور زکریا علیہ السلام ۳۹/۳، ٤۰، ٤۱، ; _ کا ایمان ۳۹/۳; _ کا زہد ۳/ ۳۹; _ کا قتل ۲۱/۳; _ کا معجزہ

کے فضائل _; ۳/۳۹ کی عفت _; ۳/۳۹ کی شرافت _; ۳/۳۹ کی دعوت _; ۳/۵۸، ۶۰ کا واقعہ _; ۳/۳۹ کا نام _; ۳/۴۰
۳/۳۹

یعقوب علیہ السلام : _ کی نبوت ۳/۸۴; _ کے بیٹے ۳/۸۴; _ کے محرمات ۳/۹۳

یقین : _ کے عوامل ۲/۲۵۹ نیز رـ ک قیامت

یہود : صدر اسلام کے _ ۳/۱۳، ۹۵، ۱۰۰; _ اور تورات ۳/۲۳، ۹۳; _ اور عیسائی ۳/۵۵، ۶۵، ۶۶، ۶۷; _ اور کتمان حق ۳/۷۳، ۷۷، ۹۳; _ پر لعنت ۳/۸۷، ۸۸; _ کا احساس برتری ۳/۷۳، ۷۵; _ کا اختلاف ۳/۵۵; _ کا استدلال ۳/۶۵، ۶۶، ۶۷; _ کا تعصب ۳/۵۰; _ کا تکبر ۳/۷۵; _ کا جھوٹ ۳/۹۴; _ کا حسد ۳/۱۹; _ کا دین ۳/۵۰، ۸۴; _ کا شرک ۳/۷۷، ۹۷; _ کا عقیدہ ۳/۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۷۳، ۹۳، ۹۵، ۹۶; _ کا کفر ۳/۸۸; _ کا نفاق ۳/۷۲; _ کی افتراپردازیاں ۳/۹۴; _ کی امیدواری ۳/۷۲; _ کی بدعت ۳/۹۴; _ کی تاریخ ۳/۵۵; _ کی تحریف ۳/۷۷، ۹۴; _ کی تہدید ۳/۴، ۱۲; _ کی جہالت ۳/۲۳; _ کی دشمنی ۳/۱۳; _ کی دنیا طلبی ۳/۷۷; _ کی ذلت ۳/۵۵; _ کی سازش ۳/۷۲، ۷۳، ۹۹، ۱۰۰; _ کی سرزنش ۳/۶۵; _ کی سزا ۳/۵۶، ۸۸، ۱۰۵; _ کی گمراہی ۳/۱۹، ۶۷، ۷۲; _ کی محرومیت ۳/۵۷، ۷۷، ۸۶، ۸۸; _ کی نسل پرستی ۳/۷۳; _ کے علماء ۳/۶۶، ۲۳، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۷; _ کے محرمات ۳/۵۰، ۹۳، ۹۴

نیز رـ ک آنحضرت (ص)، اسلام، اہل کتاب، عیسی علیہ السلام، مسلمان

فہرست

چند اہم نکات: ۳

وَأَتِمُّواْ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلاَ تَحْلِقُواْ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضاً أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۱۹۶)................................ ۶

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّهُ وَتَزَوَّدُواْ فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُوْلِي الأَلْبَابِ (۱۹۷).. ۱۵

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُواْ فَضْلاً مِّن رَّبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُواْ اللّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّآلِّينَ (۱۹۸).. ۱۹

ثُمَّ أَفِيضُواْ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۹۹).. ۲۲

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُواْ اللّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ (۲۰۰)...... ۲۶

وِمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲۰۱).. ۲۸

أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُواْ وَاللّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ (۲۰۲).. ۲۹

وَاذْكُرُواْ اللّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَى وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (۲۰۳).. ۳۱

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ (۲۰۴)........................... ۳۳

وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيِهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الفَسَادَ (۲۰۵)............................ ۳۶

وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (۲۰۶).. ۴۰

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاء مَرْضَاتِ اللّهِ وَاللّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ (۲۰۷).. ۴۳

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ ادْخُلُواْ فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (۲۰۸)........................ ۴۷

فَإِن زَلَلْتُمْ مِّن بَعْدِ مَا جَاءتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۲۰۹)... ۵۰

هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَن يَأْتِيَهُمُ اللّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلآئِكَةُ وَقُضِيَ الأَمْرُ وَإِلَى اللّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (۲۱۰)...................... ۵۲

سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُم مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءتْهُ فَإِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (۲۱۱).................. ۵۵

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ الْحَيوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ اتَّقَوا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاء بِغَيْرِ حِسَابٍ (۲۱۲).............. ۵۸

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُواْ فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلاَّ الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَاءتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ لِمَا اخْتَلَفُواْ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللّهُ يَهْدِي مَن يَشَاء إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (۲۱۳)
.... ۶۳

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّهِ قَرِيبٌ (۲۱۴).. ۷۲

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (۲۱۵) ... ۷۷

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تُحِبُّواْ شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (۲۱۶).. ۸۰

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلاَ يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىَ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُواْ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُوْلَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٢١٧) ٨٣

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللهِ أُوْلَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللهِ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٢١٨) ٩٢

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذَلِكَ يُبيِّنُ اللهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ (٢١٩) ٩٥

فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلاَحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاء اللهُ لأعْنَتَكُمْ إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (٢٢٠).. ١٠٠

وَلاَ تَنكِحُواْ الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلاَ تُنكِحُواْ الْمُشِرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُواْ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُوْلَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (٢٢١) ١٠٥

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُواْ النِّسَاء فِي الْمَحِيضِ وَلاَ تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىَ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللهُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (٢٢٢)... ١١٠

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُواْ لأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُواْ اللهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّكُم مُّلاَقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (٢٢٣)........................ ١١٥

وَلاَ تَجْعَلُواْ اللهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّواْ وَتَتَّقُواْ وَتُصْلِحُواْ بَيْنَ النَّاسِ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٢٤) ١١٩

لاَّ يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيَ أَيْمَانِكُمْ وَلَكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ (٢٢٥)... ١٢٢

لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآؤُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٢٢٦)... ١٢٣

وَإِنْ عَزَمُواْ الطَّلاَقَ فَإِنَّ اللهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٢٧) ١٢٤

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُواْ إِصْلاَحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللهُ عَزِيزٌ حَكُيمٌ (٢٢٨) ١٢٩

الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَلاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُواْ مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلاَّ أَن يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللهِ فَلاَ تَعْتَدُوهَا وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (٢٢٩) ١٣٥

فَإِن طَلَّقَهَا فَلاَ تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىَ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِن طَلَّقَهَا فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (٢٣٠) ١٣٠

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النَّسَاء فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لَّتَعْتَدُواْ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلاَ تَتَّخِذُوَاْ آيَاتِ اللهِ هُزُوًا وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ وَاتَّقُواْ اللهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (٢٣١)... ١٣٣

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاء فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْاْ بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (٢٣٢).. ١٣٩

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلاَدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لاَ تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلاَّ وُسْعَهَا لاَ تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلاَ مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالاً عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُواْ أَوْلاَدَكُمْ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّآ آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُواْ اللهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (٢٣٣) ١٥٣

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (٢٣٤).. ١٦٣

وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاء أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَكِن لاَّ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلاَّ أَن تَقُولُواْ قَوْلاً مَّعْرُوفًا وَلاَ تَعْزِمُواْ عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىَ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ (٢٣٥)............ ١٦٤

لاَّ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاء مَا لَمْ تَمَسُّوهُنُّ أَوْ تَفْرِضُواْ لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدْرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ (٢٣٦)............ ١٧١

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إَلاَّ أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَن تَعْفُواْ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَلاَ تَنسَوُاْ الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (٢٣٧)............ ١٧٦

حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ (٢٣٨)............ ١٨٠

فَإنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُواْ اللّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ (٢٣٩)............ ١٨٣

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِيَ أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (٢٤٠)............ ١٨٥

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ (٢٤١)............ ١٨٨

كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (٢٤٢)............ ١٩٠

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّهُ مُوتُواْ ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَشْكُرُونَ (٢٤٣)............ ١٩١

وَقَاتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٤٤)............ ١٩٥

مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (٢٤٥)............ ١٩٨

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلإِ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ مِن بَعْدِ مُوسَى إِذْ قَالُواْ لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلاَّ تُقَاتِلُواْ قَالُواْ وَمَا لَنَا أَلاَّ نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْاْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنْهُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (٢٤٦).... ٢٠٢

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوَا أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (٢٤٧)............ ٢٠٩

وَقَالَ لَهُمْ نِبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَى وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلآئِكَةُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (٢٤٨)............ ٢١٣

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللّهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلاَّ مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُواْ مِنْهُ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ قَالُواْ لاَ طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلاَقُو اللّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّهِ وَاللّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ (٢٤٩)............ ٢١٩

وَلَمَّا بَرَزُواْ لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُواْ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (٢٥٠)............ ٢٢٦

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللّهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلاَ دَفْعُ اللّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الأَرْضُ وَلَكِنَّ اللّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ (٢٥١)............ ٢٢٨

تِلْكَ آيَاتُ اللّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (٢٥٢)............ ٢٣٣

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَاء اللّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنِ اخْتَلَفُواْ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ وَلَوْ شَاء اللّهُ مَا اقْتَتَلُواْ وَلَكِنَّ اللّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (٢٥٣)............ ٢٣٦

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (٢٥٤)............ ٢٤٠

اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (٢٥٥) ٢٣٣

لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٢٥٦) ٢٣٨

اللّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوُرِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٢٥٧) ٢٥٢

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَآجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رِبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (٢٥٨) ٢٥٦

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىَ يُحْيِي هَذِهِ اللّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللّهُ مِئَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِئَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى العِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٢٥٩) ٢٦٢

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَى وَلَكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (٢٦٠) ٢٦٤

مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ وَاللّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاء وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (٢٦١) . ٢٦٤

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ ثُمَّ لاَ يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُواُ مَنًّا وَلاَ أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (٢٦٢) ٢٦٥

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَآ أَذًى وَاللّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ (٢٦٣) ٢٦٨

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تُبْطِلُواْ صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالأذَى كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاء النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لاَّ يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُواْ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (٢٦٤)........................ ٢٨١

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاء مَرْضَاتِ اللّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (٢٦٥).. ٢٨٣

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاء فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمُ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ (٢٦٦).. ٢٨٤

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَلاَ تَيَمَّمُواْ الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلاَّ أَن تُغْمِضُواْ فِيهِ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (٢٦٧).. ٢٩١

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاء وَاللّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلاً وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (٢٦٨) ٢٩٣

يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاء وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ (٢٦٩)........................ ٢٩٤

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (٢٧٠)........................ ٣٠٠

إِن تُبْدُواْ الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاء فَهُوَ خَيْرٌ لُّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (٢٧١) ٣٠٢

لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللّهَ يَهْدِي مَن يَشَاء وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَلأنفُسِكُمْ وَمَا تُنفِقُونَ إِلاَّ ابْتِغَاء وَجْهِ اللّهِ وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لاَ تُظْلَمُونَ (٢٧٢).. ٣٠٥

لِلْفُقَرَاء الَّذِينَ أُحصِرُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاء مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لاَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنفِقُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ بِهِ عَلِيمٌ (٢٧٣).. ٣١٠

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (٢٧٤)........................ ٣١٣

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىَ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٢٧٥) ٣١٦

يَمْحَقُ اللّهُ الْرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ (٢٧٦) ٣٢١

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُواْ الصَّلَوةَ وَآتَوُاْ الزَّكَوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (٢٧٧) ٣٢٣

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (٢٧٨) ٣٢٦

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ (٢٧٩) ٣٢٩

وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَن تَصَدَّقُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (٢٨٠) ٣٣٢

وَاتَّقُواْ يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (٢٨١) ٣٣٥

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لاَ يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُواْ شَهِيدَيْنِ من رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاء أَن تَضِلَّ إْحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاء إِذَا مَا دُعُواْ وَلاَ تَسْأَمُوْاْ أَن تَكْتُبُوْهُ صَغِيرًا أَو كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللّهِ وَأَقْومُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَلاَّ تَرْتَابُواْ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلاَّ تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوْاْ إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلاَ يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيدٌ وَإِن تَفْعَلُواْ فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّهُ وَاللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (٢٨٢) ٣٣٨

وَإِن كُنتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُواْ كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّهَ رَبَّهُ وَلاَ تَكْتُمُواْ الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (٢٨٣) ٣٤٨

لِّلَّهِ ما فِي السَّمَاواتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَإِن تُبْدُواْ مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاء وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاء وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٢٨٤) ٣٥٢

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (٢٨٥) ٣٥٥

لاَ يُكَلِّفُ اللّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (٢٨٦) ٣٥٩

سوره آل عمران ٣٦٥

آیه ۱ تا ۱۰۹ .... ٣٦٥

بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عظيم ٣٦٦

الم (١) ٣٦٦

اللّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (٢) ٣٦٦

مِن قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِآيَاتِ اللّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَاللّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ (٤) ٣٤١

إِنَّ اللّهَ لاَ يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ (٥) ٣٤٣

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٦) ٣٤٦

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلاَّ اللّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُولُو الأَلْبَابِ (٧) ٣٤٩

رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ (٨) ٣٨٩

ربّنا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لاَّ رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ (٩).................... ٣٩٢

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلاَ أَوْلاَدُهُم مِّنَ اللّهِ شَيْئًا وَأُولَئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ (١٠).................... ٣٩٣

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَاللّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ (١١).................... ٣٩٤

قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُواْ سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (١٢).................... ٤٠٠

قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَأُخْرَى كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ وَاللّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لَّأُوْلِي الأَبْصَارِ (١٣).................... ٤٠٢

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ (١٤) ٤٠٦

قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (١٥) ٤١٠

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (١٦) ٤١٣

الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ (١٧).................... ٤١٦

شَهِدَ اللّهُ أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُوْلُواْ الْعِلْمِ قَآئِمَاً بِالْقِسْطِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (١٨).................... ٤١٩

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّهِ الإِسْلاَمُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ إِلاَّ مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّهِ فَإِنَّ اللّهِ سَرِيعُ الْحِسَابِ (١٩) ٤٢٢

فإِنْ حَآجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ وَالأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُواْ فَقَدِ اهْتَدَواْ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلاَغُ وَاللّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (٢٠) ٤٢٦

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الِّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (٢١) ٤٢٩

أُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (٢٢).................... ٤٣٥

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوْتُواْ نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ (٢٣) ٤٣٤

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلاَّ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ (٢٤) ٤٤٠

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لاَّ رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ (٢٥) ٤٤٢

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاء وَتُعِزُّ مَن تَشَاء وَتُذِلُّ مَن تَشَاء بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىَ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٢٦) ٤٤٥

تُولِجُ اللَّيْلَ فِي الْنَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الَمَيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (٢٧) ٤٤٩

لاَّ يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُوْنِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّهِ فِي شَيْءٍ إِلاَّ أَن تَتَّقُواْ مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللّهِ الْمَصِيرُ (٢٨) ٤٥٢

قُلْ إِن تُخْفُواْ مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٢٩) ٤٥٦

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّهُ نَفْسَهُ وَاللّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ (٣٠) ٤٥٩

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٣١) ٤٦٢

قُلْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ فإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (٣٢) ٤٦٦

إِنَّ اللّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ (٣٣) ٤٦٨

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (٣٤) ۴۷۱
إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (٣٥) ۴۷۳
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَى وَاللّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالأُنثَى وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
(٣٦) ۴۷۶
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقاً قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ
عِندِ اللّهِ إنَّ اللّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (٣٧) ۴۸۱
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ (٣٨) ۴۸۵
فَنَادَتْهُ الْمَلآئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ (٣٩) ۴۸۹
قال رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلاَمٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَلِكَ اللّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (٤٠) ۴۹۲
قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّيَ آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلاَّ تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِلاَّ رَمْزًا وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالإِبْكَارِ (٤١) ۴۹۵
وَإِذْ قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ (٤٢) ۴۹۸
يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ (٤٣) ۵۰۲
ذَلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيكَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلاَمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ (٤٤) ۵۰۶
إِذْ قَالَتِ الْمَلآئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ (٤٥) ۵۰۹
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلاً وَمِنَ الصَّالِحِينَ (٤٦) ۵۱۱
قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَلِكِ اللّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ (٤٧) ۵۱۳
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ (٤٨) ۵۱۵
وَرَسُولاً إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّهِ وَأُبْرِئُ الأكْمَهَ والأَبْرَصَ
وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (٤٩) ۵۱۷
وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَأَطِيعُونِ (٥٠) ۵۲۲
إِنَّ اللّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ (٥١) ۵۲۵
فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللّهِ آمَنَّا بِاللّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (٥٢) ۵۲۶
رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلَتْ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ (٥٣) ۵۳۱
وَمَكَرُواْ وَمَكَرَ اللّهُ وَاللّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (٥٤) ۵۳۴
إِذْ قَالَ اللّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (٥٥) ۵۳۶
فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُواْ فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (٥٦) ۵۴۰
وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (٥٧) ۵۴۲
ذلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ (٥٨) ۵۴۵
إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِندَ اللّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثِمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (٥٩) ۵۴۷
الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلاَ تَكُن مِّن الْمُمْتَرِينَ (٦٠) ۵۴۹
فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْاْ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللّهِ عَلَى
الْكَاذِبِينَ (٦١) ۵۵۱

إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلاَّ اللهُ وَإِنَّ اللهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٦٢)........ ٥٥٧
فَإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّ اللهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ (٦٣)........ ٥٥٩
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلَمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ اشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (٦٤)........ ٥٦١
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنزِلَتِ التَّورَاةُ وَالإنجِيلُ إِلاَّ مِن بَعْدِهِ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (٦٥)........ ٥٦٤
هَاأَنتُمْ هَؤُلاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِ عِلمٌ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (٦٦)........ ٥٦٧
مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلاَ نَصْرَانِيًّا وَلَكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (٦٧)........ ٥٦٨
إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَاللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ (٦٨)........ ٥٧٠
وَدَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلاَّ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (٦٩)........ ٥٧٣
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ (٧٠)........ ٥٧٤
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (٧١)........ ٥٧٦
وَقَالَت طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُواْ بِالَّذِيَ أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُواْ وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُواْ آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (٧٢)........ ٥٧٨
وَلاَ تُؤْمِنُواْ إِلاَّ لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَى هُدَى اللهِ أَن يُؤْتَى أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (٧٣)........ ٥٨١
يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (٧٤)........ ٥٨٣
وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لاَّ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلاَّ مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (٧٥)........ ٥٨٦
بَلَى مَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ وَاتَّقَى فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ (٧٦)........ ٥٩٠
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً أُوْلَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلاَ يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٧٧)........ ٥٩٢
وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِندِ اللهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (٧٨)........ ٥٩٨
مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُواْ عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللهِ وَلَكِن كُونُواْ رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ (٧٩)........ ٦٠٠
وَلاَ يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُواْ الْمَلاَئِكَةَ وَالنِّبِيِّيْنَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (٨٠)........ ٦٠٣
وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُواْ أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُواْ وَ أَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ (٨١)........ ٦٠٦
فَمَن تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (٨٢)........ ٦١١
أَفَغَيْرَ دِينِ اللهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ (٨٣)........ ٦١٢
قُلْ آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (٨٤)........ ٦١٦
وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (٨٥)........ ٦٢٠
كَيْفَ يَهْدِي اللهُ قَوْمًا كَفَرُواْ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُواْ أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (٨٦)........ ٦٢٢

أُوْلَئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللهِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (٨٧) ٦٢٥
خَالِدِينَ فِيهَا لاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلاَ هُمْ يُنظَرُونَ (٨٨).................... ٦٢٧
إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُواْ فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٨٩).................... ٦٢٨
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُواْ كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الضَّآلُّونَ (٩٠) ٦٣٠
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَمَاتُواْ وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (٩١)....... ٦٣١
لَن تَنَالُواْ الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيمٌ (٩٢).................... ٦٣٣
كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلاًّ لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلاَّ مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَأْتُواْ بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (٩٣) ٦٣٦
فَمَنِ افْتَرَىَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ مِن بَعْدِ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (٩٤).................... ٦٣٩
قُلْ صَدَقَ اللهُ فَاتَّبِعُواْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (٩٥).................... ٦٤٠
إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ (٩٦) ٦٤٢
فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (٩٧) ٦٤٥
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَاللهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا تَعْمَلُونَ (٩٨).................... ٦٥١
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ شُهَدَاءُ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (٩٩).................... ٦٥٣
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوَاْ إِن تُطِيعُواْ فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ (١٠٠).................... ٦٥٦
وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ وَمَن يَعْتَصِم بِاللهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (١٠١).................... ٦٥٨
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ (١٠٢).................... ٦٦١
وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (١٠٣).................... ٦٦٣
وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (١٠٤).................... ٦٧٠
وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَاخْتَلَفُواْ مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (١٠٥).................... ٦٧٣
يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُواْ الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (١٠٦).................... ٦٧٧
وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (١٠٧) ٦٨١
تِلْكَ آيَاتُ اللهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَمَا اللهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ (١٠٨) ٦٨٢
وَلِلهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَإِلَى اللهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ (١٠٩).................... ٦٨٥

اشاریوں سے استفادہ کی روش.................... ٦٨٧

ملاحظات:.................... ٦٨٨

آ.................... ٦٨٩

الف ٦٩١

ب ٧٠٦

پ ٤٠٨

ت ٤٠٩

غ ٤١٥

ف ٤١٦

ق ٤١٧

ک ٤٢٠

گ ٤٢٢

ل ٤٢٣

م ٤٢٥

ن ٤٣٣

و ٤٣٧

ه ٤٣٨

ي ٤٣٨